ہاتھ میں کوڑا اور بائیں ہاتھ میں گھوڑوں کی راس لیے ہوئے ...
... کہ وہی روپ آپ کا میری آنکھوں میں بسا رہے اور آپ کے
... آپ اپنے بھگتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں کہ آپ نے مہابھارت
... کبول رتھ بانی کر کے شنکھ بجاویں گے اور میں نے یہ پرن
... کر کے آپ کا پرن چھڑا کر آپ سے ہتھیار پکڑاوں اپنے
... تو کچھ ڈر نہیں پر میرے بھگت کا پرن نہ چھوٹے
... مار ڈالا ... کے رتھ کی دھجا اور دھنکھ کاٹ کر

ترجمہ شری

نولکشور

نامکمل



اور وہ پسینا تم اپنے پیتامبر سے پونچھ کر داہنے ہاتھ میں کوڑا اور بائیں ہاتھ میں گھوڑوں کی راس لیے ہوئے رتھ کو
جلدی میری طرف دوڑاتے تھے میں چاہتا ہوں کہ وہی روپ آپ کا میری آنکھوں میں بسا رہے اور آپ کے
کمل روپی چرن میرے ہردے سے باہر نہ جائیں آپ اپنے بھکتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں کہ آپ نے مہابھارت
ہونے سے پہلے پرن کیا تھا کہ ہم ہتھیار نہ چلاویں گے کیوں رتھ بانی کر کے شنکھ بجاویں گے اور میں نے یہ پرن
کیا تھا کہ جو میں بھیشم پتامہ ہوں تو آپ کو لڑائی میں بیاکل کر کے آپ کا پرن چھڑا کر آپ سے ہتھیار پکڑاؤں اپنے
بھکت پچھ کی راہ سے یہ بچار کیا کہ جو میرا پرن چھوٹ جائے تو کچھ ڈر نہیں پر میرے بھکت کا پرن نہ چھوٹنے
یہ سمجھ کر جب میں نے ارجن کے رتھ کا پہیا توڑ کر گھوڑوں کو مار ڈالا اور اُس کے رتھ کی دھجا اور دھنکھ کاٹ کر
گرادیا تب آپ کرودھ کر کے اُسی رتھ کا ٹوٹا ہوا پہیا اُٹھا کر میرے مارنے کے واسطے دوڑے اُسوقت آپ
ایسے سُندر معلوم ہوتے تھے جیسے شیام گھٹا بجلی کے ساتھ بڑے دھوم دھام سے چڑھتی دوڑتے وقت آپکا
پیتامبر جو آپ اوڑھے تھے پرتھوی پر گر پڑا اُس کے گرنے کا یہ سبب ہے کہ جب آپ نے پرتگیا چھوڑ کر ہتھیار
پکڑا تب پرتھوی مارے ڈر کے کانپنے لگی کہ شیام سندر نے میرا بوجھ اُتارنے کے لیے اوتار لیا ہے کہیں
اپنا پرن بھی نہ چھوڑ دیں تب آپ نے پرتھوی کے ہردے کی بات جان کر اُس کو دھیرج دینے کیواسطے
اپنا پیتامبر گرادیا کہ تو مت ڈر ہم نے اپنے بھکتوں کا پرن رکھنے کے واسطے اپنا پرن چھوڑ دیا تیرا بوجھ
ہم اُتاریں گے جس طرح کوئی آدمی اپنی چیز دوسرے کے دھیرج دینے کے واسطے گرو دھر دیتا ہے اسی طرح
آپ نے اپنا پیتامبر گرا کر پرتھوی کو دھیرج دیا اور جب میں چاہتا تھا کہ پانڈوں کی سب سینا مار کر ہٹا دوں
تب آپ میرے رتھ کے چاروں طرف آکر انیک روپ اپنے دکھلاتے تھے جس میں میرا چت گھبرا جاوے
جب میں بہت روپ دیکھنے سے بیاکل ہو کر یہ نہیں سمجھتا تھا کہ اس میں کون روپ سچا اور کون روپ مایا کا
ہے تب آپ پھر اپنے نج روپ سے رہ کر میری بہت تعریف کرتے تھے جب میں اُن باتوں کو سمجھتا ہوں
تب مجھ کو شرم آتی ہے اور اپنے کو اپرادھی سمجھ کر آپ کے سامنے اپنا منہ نہیں دکھلا سکتا آپ دینڈیال
اپنے بھکتوں کو گیان دے کر ان کا مطلب پورا کرنے والے ہیں اسلیئے آپ نے مجھے جو مرنے کے نز[illegible]
پہونچا ہوں بن بُلائے آکر اپنا درشن دیا نہیں تو بڑے بڑے مُن اور رکھیشور اور گیانیوں کو دھیان میں بھی
اُنکا درشن مرتے وقت جلدی نہیں ملتا کس واسطے کہ آدمی کو مرنے کے وقت اتنا دُکھ ہوتا ہے جتنا دکھ
سانپ اور بچھو کے یکبارگی ڈنک مارنے سے ہوتا ہے اس لیے اسوقت آدمی دُکھ سے اچیت ہو کر اُس کا
چت ٹھکانے نہیں رہتا ہے اُسوقت آپ کی کرپا ہونے سے جس کا گیان بنا رہتا ہے وہ آدمی آپ کے
چرنوں کا دھیان ہردے میں رکھ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اس لیے میں آپ سے یہی چاہتا ہوں کہ آپ کا
یہ سروپ میری آنکھوں کے بھیتر بسکر آپ کے چرنوں میں میرا من لگا رہے بھیشم پتامہ نے یہ استُت کر کے
دھیان جوت سروپ کو ہردے میں رکھ کر شیام سُندر اور سب رکھیشوروں اور منیشوروں کو ڈنڈوت کر کے

پنج آنکھ بند کرلی اور ساتھ جوگ ابھیاس کے تن اپنا چھوڑ کر بیکنٹھ میں باس پایا اُس وقت دیوتاؤں نے آکاش سے اُن پر پھولوں کی برکھا کی -

گیارھواں ادھیاے

راجا جدھشٹھر کا راج گدی پر بیٹھنا اور بھیشم پتامہ کی کریا کرم کرنا اور پریکھیت کے مارنے کے واسطے اشوتھاما کا برھم استر چلانا جو اترا نام ابھمن अभिमन्यु کی استری کے پیٹ میں تھا اور شری شیام سندر کا راجا پریکھیت کی رچھا کرنا

سوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ بھیشم پتامہ کے مرنے کا سوچ پانڈو اور شری کرشن جی نے بہت کیا پھر مُرلی منوہر نے راجا جدھشٹھر کو بہت سمجھایا کہ بھیشم پتامہ نے جس طرح موت دنیا میں پائی اس طرح کی دوسرے کو ملنا بہت مشکل ہے دنیا میں جس نے دیہہ دھارن کی وہ ایک دن ضرور مرے گا اس واسطے اُن کے مرنے کا سوچ چھوڑ کر خوشی منانا چاہیے جو کوئی آدمی کا تن پاکر سنساری مایا موہ میں پھنسا رہتا ہے وہ پرمیشور سے بیمکھ رہ کر جنم برتھا گنواتا ہے اُس کے واسطے رونا البتہ واجب ہے اور بھیشم پتامہ دنیا میں بھگت اور دھرم کے ساتھ رہ کر بیکنٹھ کو گئے اسلیے اُن کے مرنے کا سوچ نہ کرنا چاہیے راجا جدھشٹھر نے یہ بات سن کر اپنے من کو دھیرج دیا اور شیام سندر کی آگیا سے بھیشم پتامہ کی کریا کرم کیا جب مُرلی منوہر اور رکھیشور اور سیشوروں نے راجا جدھشٹھر کو ہستناپور میں لاکر راج گدی پر بٹھلایا تب شری کرشن جی مہابھارت ہونے اور پرتھوی کا بھار اُترنے سے بہت خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تم پرجا کا پالن کر کے اپنے کل پرواسیت راج کا سُکھ بھوگو اور جو کچھ تمہارے من میں سوچ ہے اُس کو چھوڑ دو مُرلی منوہر نے یہ بات راجا کو سمجھا کر اُن سے اشومیدھ جگیہ کرائی اور کچھ دن وہاں رہ کر راجا جدھشٹھر سے کہا کہ اب ہم دوارکا پوری کو جاویں گے جس وقت شیام سندر دوارکا پوری جانے کی اچھا رکھتے تھے اُس وقت اشوتھامانے سر مونڈنے اور من نکالنے کی شرم سے برھم استر واسطے جلا دینے راجا جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کے چلایا جب وہ برھم استر پانچ رستہ بنا کر پانڈووں کی طرف آیا اور ایک چھوٹا سا انگارا اُس برھم استر کا اُترا کے پیٹ میں جو گربھ سے تھی گھُس گیا اور اُس کے پیٹ میں آگ جلنے لگی تب وہ اُس جلن سے بیاکل ہو کر ننگے سر دوڑی ہوئی کنتی کے پاس چلی گئی تب کنتی نے اُس کو اپنے ساتھ لے کر شیام سندر کے پاس لے جاکر اُس کے پیٹ میں آگ جلنے کا حال کہا تب شری دکھ بھنجن نند نندن نے اپنے سُدرشن چکر کو آگیا دی کہ تم اُترا کے پیٹ میں جاکر برھم استر کی گرمی سے رچھا کرو اور شری کرشن جی آپ بھی انگوٹھے کے برابر اپنا روپ دھر کر اُس کے پیٹ میں چلے گئے

اور گدا ہاتھ میں لے کر وہاں گھمانے لگے پریچھت نے اس وقت سانولی صورت موہنی مورت کا درشن پا کے
سے چیتن ہو کر اُن کو دوسرا لڑکا اپنی ماں کے پیٹ میں سمجھا جب اشوتھاما کا برہم استر جو واسطے جلانے راجا جدھشٹر
آدی کے پانچ منھ بنا کر گیا تھا شیام سُندر کی بھکت رکھنے اور سُدرشن چکر کے رچھیا کرنے سے اِن پانچوں بھائیوں کو
جلانے کی سامرتھ نہ رکھ کر پھر آیا تب اشوتھاما نے اُس آگ کو منتر کے بل سے اُٹھا دیا اور اُترا جا براٹ
کی بیٹی اپنی ذات کے ابھمان سے گر کچھ بھی نہ تھی اور ہر چرنوں میں اچھی طرح پریم بھی نہ رکھتی تھی اس سے
ایک انگارا برہم استر کا اُسکے پیٹ میں چلا گیا تھا کُنتی کے کہنے سے شیام سُندر نے اُس کی بھی رچھیا کی جب
بیکنٹھ ناتھ دوارکا جانے لگے تب کُنتی اور دروپدی اور راجا جدھشٹر اور ارجن اور بھیم سین اور نکل اور سہدیو نے
اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دینا ناتھ آپ کے جانے سے ہم لوگوں کو بڑا دکھ معلوم ہوتا ہے ہماری
رچھیا یہاں کون کرے گا ہم کو جتنا سُکھ آپ کے چرنوں کے درشن پانے سے ملتا تھا اتنا سُکھ راج ملنے سے بھی
ملنے سے نہیں ہے آپ کے دیکھے بنا ہم لوگوں کو کس طرح دھیرج ہوگا اور کُنتی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہا پربھو
اب تک میں تم کو اپنے بھائی کا بیٹا سمجھ کر تمھاری مہما نہیں جانتی تھی اب مجھ کو بشواس ہوا کہ آپ پربرہم نے
اوتار ہو کر سنساری لوگوں کی اُتپت اور پالن اور ناش کرتے ہیں اور میرے بیٹے نے مہا بھارت میں آپ کی
کرپا سے جیت پائی ہے اور آپ سب رکھیشور اور مُنی اپنے بھگتوں کو درشن دینے اور بھوساگر پار اُتارنے
اور دھرم کی رچھیا کرنے کے واسطے سگن روپ دھرتے ہیں نہیں تو آپ کو کیا مطلب تھا جو سب جیووں کے
مالک ہو کر مچھلی اور سوئر آدک کا اوتار لیتے آپ نے بسدیو اور دیوکی کے گھر جنم لے کر ان کو ایک بار قید سے
چھڑایا مجھ پر اور میرے بیٹوں پر جب جب دکھ پڑا تب تب آپ نے دیا کی راہ سے آ کر ہم لوگوں کا دکھ دور کیا
اب میں ایسا جانتی ہوں کہ آپ ہم لوگوں کو راج دے کر جاتے ہیں اس سے ہماری سُدھ آپ بھول جائینگے
ہم کو راج کی اِچھیا نہ ہو کر پھر اسی طرح بپت اور بن باس چاہیے جس میں آپ کا درشن سدا ہوتا تھا یہ سُکھ اور
راج کس کام کا ہے جہاں آپ کا درشن نہ ملے دھن پانے سے ابھمان زیادہ ہو کر آپ کا بھجن نہیں بن پڑے
اس لیے آپ دُکھی پر بہت دیا کرتے ہیں آدمی کے واسطے وہ بات اچھی ہوتی ہے جس میں پرمیشور کا دھیان
بنا رہے آدمی راج اور دولت پانے سے سنساری سُکھ میں بھول کر پرمیشور کا پریم چھوڑ دیتا ہے اور آپ سب کے
مالک اور ایشور ہو کر کسی کا ڈر نہیں رکھتے آپ ہی کی آگیا سے سورج اور چندرما دن رات پھرا کرتے ہیں اور
آپ اپنے بھگتوں پر ایسی دیا اور کرپا کرتے ہیں کہ جسودا جی پر دیال ہو کر اپنی اِچھیا سے اوکھل میں بندھ گئے
نہیں تو تینوں لوک میں ایسا کون ہے جو آپ کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھ سکے آپ سے جہاں کال آدک ڈر کر
کانپتے ہیں وہاں آپ جسودا جی کی چھڑی سے ڈرتے تھے آپ نے اپنے بھگتوں کے سُکھ دینے کے واسطے
سب لیلا سنسار میں کی میں چاہتی ہوں کہ بیٹا اور بھائی آدی سب پروار کی پریت میرے من سے چھوٹ کر آٹھوں پہر
آپ کے چرنوں کا دھیان میرے ہردے میں بنا رہے جس کے پربھاؤ سے بھوساگر پار اُتر جاؤں جب یہ بات

کہ کر کنتی شیام سندر کے جانے کا سوچ کرکے بہت بلاپ سے رونے لگی تب شیام سندر اپنی مایا پھیلا کر
مسکرا کر بولے کہ ہم تم کو نہیں بھلا دیں گے تم ہماری ماتا کی جگہ ہو ہم کو دوارکا سے آئے بہت دن ہوئے
اب ہم وہاں جا کر سب کسی کو دیکھیں گے ساتوکی اور اودھو ہمارے ساتھی چلنے کے واسطے جلدی کرتے ہیں
راجا یدھشٹر نے یہ بات سن کر آکر ارجن سے کہا کہ اے بھائی تم اپنی فوج اور شور بیروں کو لے کر شیام سندر کو
بڑی جتن سے دوارکا پہونچا آؤ کس واسطے کہ میرے دشمن بہت ہیں اور مرلی منوہر مہابھارت کی لڑائی میں
ہمارے سہایک تھے ایسا نہ ہو کہ کوئی ہمارا دشمن راہ میں کچھ اپادھ کرے جب ارجن راجا یدھشٹر کی اگیا پا کر
شری کرشن جی کے ساتھ دوارکا جانے کو تیار ہوئے اور شیام سندر سب کسی سے بدا ہو کر رتھ پر بیٹھ کر چلے تب
راجا یدھشٹر آدی سب ہستناپور باسی ترجھون پت کے پریم میں بلاپ کرتے ہوئے ان کے پیچھے دوڑے اور سب
استریاں وہاں کی رو کر آپس میں کہنے لگیں کہ دھن بھاگ برج کی استریوں کا ہے جو شیام سندر ترِبھون پت کے
ساتھ راس لیلا کرکے اپنا جنم سپھل کرتی تھیں اور بڑا بھاگ رکمنی آدک سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں کا سمجھنا چاہیے
جو ایسا سندر موہنی مورت سوامی پا کر ان کے ساتھ بھوگ بلاس کرتی ہیں ایسی ایسی باتیں ایک دوسری سے
کہہ کر شیام سندر پر پھول برساتی تھیں اور کیشو مورت ان کی باتیں سن کر اور سچا پریم دیکھ کر اپنی ترچھی چتون سے
ان کو دیکھتے ہوئے اور سکھ دیتے ہوئے چلے جاتے تھے اس دن شری کرشن جی کے بچھڑنے کا دکھ جتنا
ہستناپور باسیوں کو ہوا اس کا حال برنن نہیں ہو سکتا جب شری دینا ناتھ نے دیکھا کہ یہ سب میرے پریم میں
دور تک چلے آئے تب اپنا رتھ کھڑا کرکے سب کو دھیرج دے کر بدا کیا تب وہ پچھتاتے ہوئے ہستناپور پھر گئے۔

بارھواں ادھیائے

پہونچنا شری کرشن مہاراج کا دوارکا پُری میں اور خوشی منانا سب دوارکا باسیوں کا

سوت جی نے کہا کہ جب سب ہستناپور کو پھر گئے تب شری شیام سندر ارجن سے بولے کہ رتھ کو جلدی چلاؤ
یہ بات سن کر ارجن نے رتھ ہانکا موہنی مورت کی فوج جب بدرہ विदम دیش اور کرناٹن پور اور کنتی دیش اور
پنجاب اور کشمیر کی راہ سے ہوتی ہوئی چلی تب راہ میں سب دیش کے راجوں نے آ کر اپنے اپنے دیش کی
سوغات برنداون بہاری کو بھینٹ دی اور راہ والے ان کا درشن پا کر اس طرح ان کی استت کرتے تھے کہ
دیکھو انہیں پر برہم پرمیشور نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے کے واسطے سنسار میں جنم لیا ہے جن کا درشن برہما جی
اور مہادیو جی آدک دیوتوں کو دھیان میں جلدی نہیں ملتا ان کا درشن ہم لوگوں کو بڑے بھاگ سے ملا اور
انھوں نے کورو اور پانڈوؤں سے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بوجھ اتارا اور بہت آدمی یہ کہتے تھے کہ دھن بھاگ
[illegible] منشیوں کے ہیں جو ان کو اپنا ناتے دار سمجھ کر دن رات ان کی سیوا میں رہتے ہیں اسی طرح سب چھوٹے بڑے

ان کی مہما اور لیلا کہہ کر خوش ہوتے تھے جب تیسرے دن دوارکا پُری کے نزدیک پہونچ کر اپنا پنج جنیہ
शंख पंचजन्य شنکھ بجایا تب دوارکا باسی حال آئے مُرلی منوہر کا جان کر بہت خوش ہوئے شری کرشن جی صاحب
साम्ब اپنے بیٹے اور انرُدھ अनिरुद्ध اپنے پوتے کو دوارکا پُری کی رچھیا کرنے کے واسطے چھوڑ گئے تھے
یہ دونوں شنکھ کی آواز سُنتے ہی اپنی فوج اور جدُبنشی اور براہمن اور رکھیشوروں کو ساتھ لے کر گاتے بجاتے
مُرلی منوہر کو آگے سے لینے کے واسطے گئے اور شہر میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ سب کوئی سڑک اور گلی اور اپنے
اپنے دروازے پر منگلاچار کریں سب دوارکا باسیوں نے چندن آدک سگندھ اُڑانے کے واسطے چھڑکوا دیا اور
سب استریاں اپنے اپنے دروازوں پر اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر آرتی لے کر شری بندابن بہاری کی پوجا
کرنے کے واسطے کھڑی ہو گئیں اور بہت سی استریاں سولہو سنگار کر کے اپنی اپنی کھڑکیوں اور کوٹھوں پر بیٹھ اور
کھڑی ہو کر بانکے بہاری کی چھب دیکھنے کے واسطے اچھا کرنے لگیں جس وقت وہ شیام سُندر بڑی تیاری سے
دوارکا پُری میں آئے اُس وقت سب چھوٹے بڑوں نے اُنکا درشن پا کر بھولوں کی برکھا کی اور جس طرح مُردے کی بدن
میں جان آوے اسی طرح سبھوں نے نیا جنم پا کر خوشی منائی اور مُرلی منوہر نے ملتے وقت بڑوں کو ڈنڈوت اور ہم
والوں سے گلے مل کر چھوٹوں کو اسیس دی اور پرجا لوگوں کی بھینٹ ہاتھ سے چھو کر اُنکا بھی آدر کیا اور اپنے مندر میں
جاکر ماتا اور پتا کے چرنوں پر سر رکھا بسدیو اور دیوکی اور راجا اُگرسین حال جیتنے پانڈوں کا سُن کر بہت خوش
ہوئے اور سب دوارکا باسیوں نے دینا ناتھ سے کہا کہ مہاراج ہم لوگ تمہارے دیکھے بنا اندھے ہو رہے تھے
جس طرح اندھیری رات میں بغیر چندرما کے آنکھ ہونے پر بھی کچھ دکھلائی نہیں پڑتا اور آنکھ والا چندرما کو دیکھا
کرتا ہے وہی حال ہمارا تھا اور دوارکا باسی استریاں شیام سُندر کو دیکھ کر اس طرح خوش ہوئیں جس طرح چکور چندرما کو
دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے اور شیام سُندر جب محل میں پہونچے تب رُکمنی آدی سب استریوں نے اپنے اپنے محل میں
کھڑے ہو کر اُنکا بڑا آدر کیا اور اُنھوں نے جو نند لال جی کے پیچھے اچھا گہنا اور کپڑا نہیں پہنا تھا اُس دن خوش
ہو کر سبھوں نے اپنا اپنا سنگار کیا اور ساعت بھر میں شیام سُندر اپنے بہت سے روپ دھارن کر کے سب
محلوں میں گئے اور سب چھوٹے بڑے دوارکا باسیوں کو سُکھ دیا -

تیرھواں [13] ادھیاے

جنم لینا پریچھت کا اور خوشی منانا راجا جدھشٹھر کا اور جنگل میں نکل جانا دھرتراشٹر اور گاندھاری کا اور کتھا مانڈبیہ رکھیشور کی

سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو دوسرے شاستر اور پُران سُننے سے بہت دنوں میں پرمیشور کی بھگتی
ہوتی ہے اور جب کوئی شری مدبھاگوت سُننے کی اچھا کرتا ہے اسی وقت اُس کے پاپوں کے تین کر

ایک حصہ تو سُننے کی اچھا کرتے وقت اور دوسرا جاتے وقت اور تیسرا سُننے سے چھوٹ جاتا ہے اور دوسرے
دھرم جگیہ اور برت آدک سمپورن ہونے سے اُن کے پھل ملتے ہیں اور شری مدبھاگوت جتنی سُنے اُتنا ہی پھل
پاوے راجا جدھشٹھر کو راج گدی ہستناپور کی ہونے پر بھی بنا درشن پانے شیام سندر کے کچھ اچھا نہیں لگتا تھا
دن رات اُنھیں کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر راج کاج کرتے تھے تم لوگ اب پرچھت کے
جنم لینے کا حال سُنو کہ جب پرچھت اُترا کے پیٹ سے پیدا ہوئے تب آنکھ کھول کر چاروں طرف اس اِچھا سے
دیکھنے لگے کہ جو سُروپ میں نے اپنی ماتا کے پیٹ میں دیکھا تھا وہ کہاں ہے اس بھید کو کسی نے نہیں جانا
اور راجا جدھشٹھر نے بڑی خوشی سے ناندی مکھ नान्दीमुख شرادھ کیا اور منگلاچار مناکر براہمنوں اور جاچکوں کو
منہ مانگا دان اور دچھنا دیا جب جوتشی پنڈتوں کو بُلاکر جنم لگن کا حال پوچھا تب پنڈتوں نے بچار کر کہا کہ یہ لڑکا
پیدا ہوکر آنکھ کھول کر سب کی پرچھا لیتا تھا اس لیے اُسکا نام پرچھت رکھو یہ لڑکا بڑا پرتاپی اور بلوان اور نیت وان
اور دھرماتما راجا ہوگا اور پرجا لوگ اس سے بڑا سُکھ پاویں گے اور تمھارا نام اور کیرت اور جس اس لڑکے سے
چاروں طرف زیادہ پھیلے گا یہ لڑکا بُدھ میں برہسپت اور دھیرج میں ہماچل گمبھیرتا میں سُمندر اور شورتا میں پرسرام اور
داتا ہونے میں جا دیوی کے سمان اور سُکھ بلاس کرنے میں اندر اور سچ بولنے والوں میں تمھارے برابر ہوگا اور
راج رکھ میں اس کی گنتی ہوگی اور ادھرمی اور پاپی اور کلجگ کو ڈنڈ دے کر پرجا کو بیٹے کی طرح پالے گا اور انت سمے
جب ایک لڑکا رکھیشور کا اس کو شاپ دے گا تب تچھک سانپ کے کاٹنے سے اس لڑکے کو گنگا کنارے
موت ہوگی راجا نے یہ بات جوتشیوں سے سُن کر اُداس ہوکر پوچھا کہ تم سچ بتاؤ کسی براہمن کے کرودھ سے تو نہیں
مرے گا سانپ کے کاٹنے سے مرنا ہمارے کل میں اچھا ہوتا ہے ایسا نہو کہ کسی مہاتما براہمن بیمادھو اور سنت کے
شاپ اور کرودھ سے مرے جوتشیوں نے کہا کہ اے جدھشٹھر یہ لڑکا تمھارے کل میں ہر بھگت ہوکر سادھو اور براہمن
اور مہاتماؤں کی سیوا میں رہے گا اور مرتے وقت شیام سندر کے چرنوں کا دھیان ہردے میں رکھ کر تن کو تیاگ کریگا
تمھارے کل میں ایسا پرتاپی اور پرمیشور کا بھگت آج تک دوسرا اور کوئی نہیں ہوا ہے تم کو بہت بڑے سے
پرمیشور کی بھگت ہوتی تھی اور اس کو لڑکپن سے پرمیشور کے چرنوں میں بھگت اور پریت رہے گی جدھشٹھر آدک یہ بات
سُنتے ہی بہت خوش ہوئے اور جوتشیوں کو دچھنا دیکر بدا کیا اور آپس میں اُنھوں نے کہا کہ پرمیشور نے بانجھ بھایوں
کے یہ لڑکا بھگوان دیا ہے اس سے ہمارا نام دنیا میں بنا رہے گا سب چھوٹے بڑے یہ بات سمجھ کر خوش ہوئے اور
راجا جدھشٹھر راج گدی اور پرجا پالن اچھی طرح نیت اور دھرم کے ساتھ کرنے لگے پر ان میں سنساری مایا موہ
سے الگ رہ کر دن رات یہی اچھا کرتے تھے کہ پرچھت سیانا ہو جاوے تو اس کو راج گدی پر بٹھال کر ہم بن میں
چلے جاویں اور پرمیشور کا بھجن اور سمرن کرکے اپنا پرلوک بنا دیں اور دھرتراشٹر اپنے چچا اور گاندھاری اپنی چچی کو
جنکے لڑکے مہابھارت میں مارے گئے تھے آدر پوربک رکھ کر اُن کی اگیا کے موافق راج کاج کرتے تھے اور اُن کو
دن رات اس بات کا دھیان رہتا تھا کہ دھرتراشٹر اور گاندھاری کو کسی طرح کا دُکھ نہ ہووے اُنکو دُکھ پانے سے

درجودھن آدی اپنے بیٹوں کے مارے جانے کا بڑا سوچ ہوگا اور دھرتراشٹر نے سیوا کرنا اور اگیا ماننا جدھشٹر کا
دیکھ کر کہا کہ اے راجا میں من سے کبھی یہ بات نہیں چاہتا تھا کہ تمہارے ساتھ دشمنی کروں نہیں معلوم کون میری
بدھ کو پھیر دیتا تھا راجہ جدھشٹر یہ بات سُن کر بولے کہ اے چاچا میں دن بھر لڑائی کر کے جب اپنے ڈیرے میں
جاتا تھا اُس وقت یہ بچار کرتا تھا کہ چار دن کی زندگی کے واسطے اپنے بھائی اور بندھو کو مارنا واجب نہیں ہے
کل سے میں مہابھارت بند کروں گا جب صبح سو کر اُٹھتا تھا تب پھر لڑائی کی تیاری کر کے جدھ کرتا تھا اس لیے
سمجھنا چاہیئے کہ سب کے بھاگ میں اسی طرح موت لکھی تھی ہر اچھا میں کوئی حکمت نہیں چلتی جو ایشور نے چاہا
سو کیا راجا جدھشٹر ایسی باتیں کہہ کر دھرتراشٹر اور گاندھاری کا بودھ کرتے تھے اور راجا جدھشٹر کے راج میں ایسا
دھرم تھا کہ شیام سُندر کی دیا سے پرجا کی اچھا کے موافق پانی برس کے بے فصل کے پھل اور پھول درختوں میں
لگے رہتے تھے اور سب چھوٹے بڑے خوشی سے رہ کر باگھ اور بکری ایک گھاٹ میں پانی پیتے تھے بدرجی
اُنھیں دنوں ایک برس پیچھے تیرتھ جاترا کرتے ہوئے جمنا کے کنارے تیرتھ رکھیشور کے استھان پر آئے تھے جب
اُنھوں نے رکھیشور سے حال مارے جانے درجودھن آدی کورو اور راج گدی پر بیٹھنا راجا جدھشٹر کا سُن کر بڑا سوچ
کیا اور بدرجی کو یہ بیان معلوم ہوا کہ راجا جدھشٹر دھرتراشٹر اور گاندھاری کو اپنے مکان پر خوشی اور آدر سے رکھتے
ہیں بدرجی نے یہ سماچار سنتے ہی جیت میں بڑا دُکھ کر کے کہا کہ دیکھو یہ بڑے آشچرج کی بات ہے کہ دھرتراشٹر کا
مَن ایسی بپت پڑنے اور راج چھوٹنے اور سَو بیٹوں کے مارے جانے پر بھی ابھی تک سنساری مایا موہ سے
الگ نہیں ہوا اور راجا جدھشٹر کے گھر رہنے کے واسطے چاہتا ہے ہم اس لیے دھرتراشٹر کو سنساری مایا موہ
چھوڑنے کی راہ دکھلا دیں تو اُس میں اُنکا بھلا ہوگا بدرجی نے جب ایسا بچار کر پرمیشور کی اِچھا پر سنتوکھ کیا اور
ہستناپور میں راج مندر پر گئے تب راجا جدھشٹر نے بہت آدر سنمان کر کے ہاتھ جوڑ کر اُن سے کہا کہ تم نے ہمارے
کُل میں شیام سُندر کے بھگت پیدا ہو کر بڑی کرپا سے اپنا درشن ہم کو دیا اور اپنے چرنوں سے کہ تمہارے ہردے میں
آٹھوں پہر پرمیشور کا باس رہتا ہے ہمارا گھر پوتر کیا اے بدرجی تم نے ہم پانچوں بھائیوں کو لڑکوں کے برابر
پال کر بڑے دُکھ میں ہماری سہایتا کی ہے جس سمے درجودھن اور کوروؤں نے ہم لوگوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر
چاہا تھا کہ جلا کر مار ڈالیں اُس وقت دیا کی راہ سے پہلے سے وہاں سُرنگ کھُدوا کر ہماری جان بچائی بہت
اچھا ہوا جو آپ آئے کہیے کون کون تیرتھ پر گئے تھے پرماس چھیتر میں بھی گئے ہو تو جو کچھ حال شیام سُندر کا
بتلاؤ جب سے مجھ کو راج دے کر گئے ہیں تب سے کچھ حال اُن کا نہیں پایا بدرجی نے دوسرے تیرتھوں کا
حال برنن کیا پر سب جدبنسیوں کا مارا جانا اور شری کرشن جی کے انتردھیان ہونے کا حال اس لیے نہیں کہا
کہ ارجن آکر سب حال کہے گا جو میں کہتا ہوں تو راجا جدھشٹر کو بڑا دُکھ ہوگا اچھے لوگ یہ کہہ گئے ہیں کہ ایسی بات
کسی کے سامنے نہ کہنا چاہیئے جس کے سُننے سے من اُس کا دُکھت ہو جب محل میں استریوں نے بدرجی کے
آنے کا حال سُنا تب دروپدی وغیرہ نے بدرجی کو پرمیشور کا بھگت جان کر ڈنڈوت کی اور سب ہستناپور باسی

اُن کے آنے سے خوش ہو گئے بدر جب دھرتراشٹر کے دروازے پر وہاں سے جاکر انھیں اور گاندھاری کو
ڈنڈوت کی تب دھرتراشٹر نے بدر سے گلے مل کر رو کر کہا کہ اے بھائی تمھارے جانے کے پیچھے میرے اوپر
بڑا دکھ پڑا اور میرے سب بیٹے مارے گئے راج گدی مٹ گئی بدر جی یہ بات سن کر بولے کہ اے بھائی مرلی منوہر
کی اچھا اسی طرح پر تھی اُنھوں نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا تھا اب کہو کہ راجا جدھشٹر تمھارے
ساتھ پریت اور کھانے پہرنے کا ستکار کس طرح کرتے ہیں دھرتراشٹر نے کہا کہ راجا جدھشٹر مجھ سے بڑا پریم رکھ کر
مجھ کو اپنے باپ اور گاندھاری کو اپنی ماتا کی جگہ جانتے ہیں اور ارجن بھی میرا بہت آدر کرتا ہے بھیم سین راجہ جدھشٹر
کے پیچھے مجھ کو دُربچن سنا کر یہ کہتا ہے کہ جب تمھارا بیٹا درجودھن راج گدی پر قائم تھا تب تم نے زہر ملا کر لڈو میرے
کھانے کے لیے بھیجا تھا اور پانچوں بھائیوں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر ہم کو جلا دینے کے لیے آگ لگوا دی تھی
اب تم اپنی پالنا ہم سے چاہتے ہو تمھارے برابر کوئی دوسرا پاپی اور ادھرمی دنیا میں نہو گا یہ بات بھیم سین کی مجھے
سہی نہیں جاتی اور یہ باتیں کہہ کر مجھ کو دھمکا دیتا ہے کہ جو راجا جدھشٹر سے میری چغلی کھاؤ گے تو کھانے بنا تم کو
مار ڈالوں گا بدر جی نے یہ بات سن کر بڑا دکھ کر کے کہا کہ دیکھو پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے کہ اتنی دردشا ہونے پر
بھی دھرتراشٹر اور گاندھاری گھر کو نہیں چھوڑتے جس طرح لالچی آدمی پرانے کپڑے کو نہیں چھوڑتا وہ پھٹا اُس کے
پاس ہمیشہ نہ رہ کر ایک دن نشٹ ہو جاتا ہے یہ تن اُن کا اسی طرح سدا نہ رہے گا اُن کو بڑھاپا ہونے پر بھی اپنے
تن کی پریت نہیں چھوٹتی اس لیے ان کو گیان سکھلا کر سنساری مایا سے برکت کر دینا چاہیے جس میں اُن کی مکت
بدر جی نے یہ بات بچار کر دھرتراشٹر سے کہا کہ اے بھائی یہ بات بھیم سین کی سچ جان کر اب تم کو راجا جدھشٹر کے
گھر میں کسی طرح رہنا مناسب نہیں ہے تم نے اپنے راج بھوگ کرنے کے سمے ادھرم سے کیسا کیسا دکھ بھیم سین کو
دیا تھا اور درجودھن تمھارے بیٹے نے سبھا کے بیچ اُن کی استری دروپدی کا چیر کھچوا کر ننگی کرنا چاہا اور بھیم سین کو
زہر دے کر پانچوں بھائی پانڈووں کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگوا دی اور اُن کا سب راج اور مال چھل سے
جوے میں جیت کر تیرہ ۱۳ برس بن باس دیا یہ بات تم کو یاد ہو گی اب تم انھیں کے ہاتھ سے اس شریر کو جو سدا
نہ رہے گا پالتے ہو اور تمھارا جنم سنتان اور سنساری مایا موہ میں بیت گیا اب تم بوڑھے ہوئے اور سب بیٹے
تمھارے مارے گئے تس پر تم راجا جدھشٹر کے گھر میں رہ کر کہتے ہو کہ راجا ہم کو اچھی طرح رکھتے ہیں اور اتنا دکھ
اُٹھانے پر بھی تمھارا من برکت نہیں ہوتا ہے اے بھائی ہم نے سنا تھا کہ پرمیشور کی مایا بڑی پربل ہے سو تم کو
اپنی آنکھ سے دیکھا کہ سب بیٹے اور پوتے تمھارے مارے گئے راج گدی جاتی رہی اور تم بھی مرنے کے
نزدیک پہونچے اور جس بھیم سین نے تمھارے بیٹوں کو مارا اُسی کے ہاتھ سے روٹی لے کر کھاتے ہو تم کو شرم
نہیں آتی تمھارے ایسے کھانے اور جینے پر دھرکار ہے جس طرح کتا لاٹھی مارنے سے بھاگ کر ٹکڑا روٹی کا
دینے میں پھر اُس کو کھا لیتا ہے اسی طرح تمھارا بھی حال سمجھنا چاہیے اے بھائی تم کو بڑھاپا آنے پر بھی
اپنے جینے کی آسا بنی رہی تمھارا من سنسار سے برکت نہیں ہوتا تم ہمیشہ زندہ نہیں رہو گے اس لیے تم کو

یہاں سے اُتراکھنڈ میں چلے جانا اُچت ہے وہاں ہر چرنوں میں دھیان لگا کر اپنا شریر چھوڑ دو جس میں مُکت ہے
سنسار میں تو تمھاری یہ گت ہوئی اب اپنے پرلوک کو بھی کیوں بگاڑتے ہو دھرتراشٹر نے یہ بات سُن کر کہا کہ اے
بھائی تم سچ کہتے ہو ہمارے من میں بھی یہی اچھا ہے پر ہم دونوں استری پُرش آنکھوں سے اندھے لاچار ہیں کسطرح
اُتراکھنڈ کو جاویں تب بدرجی بولے کہ ہم دونوں آدمیوں کو ہاتھ پکڑا کر اچھی طرح سے چلیں گے تم ہمارے بڑے بھائی ہو
تمھاری سیوا ہم کو کرنا اُچت ہے جب تک تم جیوگے تب تک ہم تمھارے ساتھ رہ کر تمھاری ٹہل اچھی طرح کریں گے
بدرجی کی یہ بات دھرتراشٹر و گاندھاری مان کر دونوں آدمی آدھی رات کو بدرجی کے ساتھ بغیر کہے راجہ جدھشٹر کے
اُتراکھنڈ کو ہردوار کی طرف چلے گئے آگے بدرجی دھرتراشٹر کا ہاتھ پکڑے اور گاندھاری اپنے پت کا ہاتھ پکڑے
ہوئے چلی گئی جب صبح ہوتے ہوئے راجا جدھشٹر اسنان اور نت نیم کر کے ماتا پتا کو ڈنڈوت کرنے کے واسطے
اُن کے مکان پر گئے تب سُونا مکان پا کر بڑا سوچ کر کے من میں بچار کیا کہ وہ لوگ اپنے بیٹوں کے سوچ میں یا کچھ
دُکھت ہو کر نہ معلوم کہاں چلے گئے یا میرا کچھ اپرادھ سمجھ کر گنگا جی میں ڈوب مرے جب راجا جدھشٹر یہ بات کہہ کر
رونے لگے تب سنجے نے کہا کہ میں یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں گئے پر بدرجی اُن سے کچھ باتیں کرتے تھے انہیں کے
ساتھ وہ گئے ہیں راجا جدھشٹر یہ بات سُن کر راج سنگھاسن پر بڑی اُداسی سے بیٹھے تھے اُسی وقت نارد جی وہاں
آئے راجا نے اُنکو ڈنڈوت کر کے بڑے آدر سے بٹھال کر پوچھا کہ مہاراج ہمارے ماتا اور پتا نہ جانیں کہاں
چلے گئے کوئی جنگل کا جانور اُنکو کھا جائے گا یا کہیں کنوئیں میں گر کر مر جائیں گے اُن کا حال کچھ آپ کو معلوم ہو تو
بتلا دیجیے کہ ہم جا کر اُنکو خوشامد کر کے پھیر لاویں وہ کھانے پینے بنا بہت دُکھ پاتے ہوں گے آپ نے بڑی
کرپا کی جو اس بڑے دُکھ میں ہمارے پاس آئے نارد مُن یہ بات سُن کر بولے کہ اے راجن یہ مایا روپی سنسار
جھوٹھا ہے دنیا میں جو پیدا ہوا وہ ایک دن ضرور مرے گا پرمیشور نے اسی واسطے اس کا نام مرت لوک
رکھا ہے تم دھرتراشٹر اور گاندھاری کے جانے کا سوچ بے فائدہ کرتے ہو دُکھ اور سُکھ کسی کے آدھین نہیں ہے سب
پرمیشور کے ہاتھ میں یہ دونو چیزیں ہیں جس طرح کھیلتے وقت بہت سے لڑکے ایک جگہ اکٹھا ہو کر کھیل ہو جانیکے
پیچھے الگ ہو جاتے ہیں اسی طرح نارائن جی جگت کو پیدا کر پھر مٹا دیتے ہیں اور جو تم اُن کے کھانے اور
پہرنے کا سوچ کرتے ہو یہ بھی پرمیشور کے آدھین سمجھو جب لڑکا گربھ میں رہتا ہے تب اُسے کون کھانے کو
دیتا ہے پرمیشور نے جس کی جیو کا جہاں بنا دی ہے اُس کو اُسی جگہ پہونچتی ہے اس لیے اُن کی چنتا نہ کرنا
چاہیے جس طرح آدمی بیل کو ناتھ کر جدھر چاہتا ہے اُدھر لیجاتا ہے اُسکا کچھ بس نہیں چلتا اسی طرح سنسار کا
آدمی اپنی استری اور لڑکے اور دھن کے جال میں مایا روپی رسّی سے بندھے ہیں پرمیشور جس کے اوپر دیال ہو کر
کسی سنت اور مہاتما سے بھینٹ کرا دیتے ہیں تب وہ آدمی گیان سیکھ کر اس مایا روپی پھندے سے چھوٹ کر
مُکت پدوی پر پہونچتا ہے اے راجا تم دھرتراشٹر اور گاندھاری کے واسطے کہ وہ بوڑھے ہو کر تھوڑے دن اُن کے
مرنے میں رہے ہیں کچھ چنتا نہ کرو وہ دونوں تمھارے ماتا اور پتا بدرجی کے گیان سکھلانے سے مُکت ہو کر

اُن کے ساتھ ہماچل پہاڑ کے دکھن طرف سپت رکھیشوروں کے استھان پر چلے گئے ہیں وہاں ہر چرنوں کا
دھیان کر کے آج سے ساتویں دن اپنا بدن چھوڑ دیں گے اب انھوں نے سنساری مایا چھوڑ کر اپنے بدن کا
بھی سوہ چھوڑ دیا تم کو اس وقت اُن کا بھیر[illegible] ثابت نہیں ہے سوچ تو اُن کے واسطے کرنا چاہیئے جو ہر بھگت
نہ ہوں اور جو آدمی سنساری جال سے چھوٹ کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے اُن کا سوچ کرنا برتھا ہے اس لیے
تم کچھ چنتا نہ کرو پرمیشور کو سب کا مالک جانو نارد جی یہ بات کہہ کر وہاں سے چلے گئے اور راجا جدھشٹھر کو دھرتراشٹر
اور گاندھاری کے جانے کا سوچ چھوٹ کر نارد مُن کے اُپدیش سے سنساری بیوہار جھوٹا معلوم ہوا۔ اتنی کتھا
سُن کر رکھیشوروں نے سوت جی سے پوچھا کہ بدر جی کو دھرم راج کا اوتار کہتے ہیں اُن کی کتھا کس طرح پر ہے
سوت جی نے کہا کہ ہم تھوڑا سا حال بدر جی کا کہتے ہیں سُنو کہ کسی راجا نے مانڈ بیہ رکھیشور کو جھوٹی چوری لگا کر
سولی دلوا دی جب رکھیشور کو دھرم راج کے پاس لے گئے تب رکھیشور نے دھرم راج سے کہا کہ ہم نے اپنی جان
میں آج تک کوئی برا کرم چوری آدنہیں کیا تھا کون پاپ کرنے کے بدلے ہم سولی دیے گئے اسکا حال کہو دھرم راج
نے یہ بات سُن کر کہا کہ تم نے لڑکپن میں ایک ٹیڑی کو کانٹے کی نوک سے چھید کر مار ڈالا تھا اُسی پاپ کے بدلے
تم کو سُولی دی گئی یہ بات سُن کر رکھیشور نے کہا کہ اے دھرم راج لڑکپن میں پُن اور پاپ کا گیان نہ ہو کر انجان
میں بہت ادھرم ہوتا ہے اُس پاپ کا ڈنڈ دینا نہ چاہیئے تم نے مجھ کو بے قصور سولی دلوا دی اس واسطے ہم
پرمیشور سے چاہتے ہیں کہ تم داسی کے پتر ہو کر سو برس تک مرت لوک میں رہو اسی شاپ سے دھرم راج داسی کے
پتر ہو کر سو برس تک دنیا میں رہے اور دھرم راج جب تک بدر کا اوتار لیکر دنیا میں رہے تب تک سورج دیوتا
نے کام دھرم راج کا اُن کے بدلے کیا اسی سبب سے بدر جی کو پرمیشور کی بھگت بنی تھی۔

چودھواں ادھیائے

پہونچنا ارجن کا دوارکا سے اور پوچھنا جدھشٹھر کا حال شیام سُندر کا

سوت جی نے کہا کہ اے رکھیشورو نارد مُن کے جانے کے سات دن پیچھے دھرتراشٹر اور گاندھاری نے
تن اپنا چھوڑ دیا بدر جی اُن کا کریا کرم کر کے تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے اور راجا جدھشٹھر نارد مُن کے گیان سمجھانے
سے سنساری بیوہار جھوٹا سمجھ کر اداس چت بیچ دھیان پرمیشور کے رہا کرتے تھے شری کرشن جی جب انھیں
دنوں دوارکا پوری سے گئو لوک کو پدھارے تب اُن کے چلے جانے سے راجا کو کلجگ کے لچھن معلوم ہو کر بُرے
بُرے سپنے دکھلائی دینے لگے اور آدمیوں کے سوبھاؤ میں ادھرم اور کرودھ اور لوبھ اور کپٹ ادھک ہو کر استری
اور پُرش اور باپ اور بیٹے اور بھائی بندھ میں جھگڑا ہونے لگا راجا جدھشٹھر نے یہ سب لچھن کلجگ کے دیکھ کر
بھیم سین سے کہا کہ ارجن بھائی سات مہینے سے شام سُندر پران پیارے کا حال لانے کے واسطے

دوارکا پُری کو گیا ہے سو ابھی تک نہیں آیا اس کا کچھ سبب معلوم نہیں ہوتا اور نارد جی ہم سے کہہ گئے ہیں کہ
مُرلی منوہر نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا تھا سو انھوں نے مہا بھارت کرا کے پرتھوی کا بوجھ
دُور کر دیا اب اُن کو تھوڑا سا کام اور اس مرت لوک میں رہ گیا ہے اُس کو کر کے پرم دھام کو جائیں گے اب مجھے
دنیا میں بُرے لچھن دیکھنے سے جان پڑتا ہے کہ وقت آ پہونچا شیام سُندر کی دیا سے ہم نے اپنے دشمنوں کو
مار کر یہ سب سُکھ اور راج گدّی پائی ہے اُن کے بنا مجھ کو دن رات نئے نئے اسگن دکھلائی دیتے ہیں کہ میری
بائیں بھُجا اور آنکھ پھڑکتی ہے اور کبھی کبھی میرا بدن کانپنے اور کلیجہ دھڑکنے لگتا ہے مَن میں ڈر لگتا ہے اور
صبح کے وقت سیار سُورج کی طرف کھڑے ہو کر بولتے ہیں اور دن کو آکاش سے تارے ٹوٹتے ہیں اور جب میں
شکار کھیلنے جاتا ہوں تب سوج میرے بائیں طرف ہو کر نکل جاتے ہیں اور میرے چڑھنے کے گھوڑے اور ہاتھی
مجھ کو روتے دکھلائی دے کر دن رات کُتّے رویا کرتے ہیں اور رات کو اُلّو کی بولی سُننے سے مجھے ڈر معلوم ہو کر
چاروں طرف اندھیرا سا دیکھ پڑتا ہے اور ان دنوں بھونچال آنے سے پرتھوی بار بار کانپتی ہے اور تھوڑا بادل
آکاش پر ہونے سے بجلی گرتی ہے اور آندھی چل کر آکاش سے لہو برستا ہے اور سُورج میں پرکاش کم ہو کر ندی
نالے کا پانی سیدھا نہیں بہتا اور جب اگن ہوتری لوگ آہُت اگن میں ڈالتے ہیں تو اگن دیوتا خوش ہو کر
آہُت کو نہیں لیتے اور بچھڑے گئوؤں کا دودھ خوش ہو کر نہیں پیتے اور گئو کی آنکھ سے آنسو بہہ کر پانڈو کے
پریت نہیں کرتی ہیں اور دیوتاؤں کی مورت سے پسینا نکل کر میری سبھا میں آدمی ضرور جھوٹھ بولتے ہیں اور
لوگوں کے سبھاؤ میں کرودھ اور لوبھ زیادہ ہو کر کیتُ تارا آکاش پر نکلتا ہے سادھو اور مہاتما کا چِت ہر بھجن میں
نہ لگ کر شہر میں کسی کے گھر منگلاچار نہیں ہوتا اور مجھ کو ہستناپور اُجاڑ سا دیکھ پڑتا ہے اور اے بھیم سین ان
سب لچھنوں سے جانتا ہوں کہ شیام سُندر پیارے ہمارے پران کی رچھا کرنے والے مرت لوک چھوڑ کر
بیکنٹھ کو پدھارے راجا جدھشٹھر جس سمے بیٹھے ہوئے ایسا سوچ کر رہے تھے اُسی سمے ارجُن دوارکا سے آ کر
راجا کے چرنوں پر گرے اور اُن کے سامنے اُداس چِت ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوئے اور حال ارجُن کا اس طرح پر ہے
کہ شری کرشن جی نے بیکنٹھ جانے کے وقت دارُک दारुक سارتھی سے ارجُن کو کہلا بھیجا تھا کہ تم
دوارکا پُری سے سب بدھوا استری اور لڑکے اور بوڑھے اور دھن اور سب چیز جادوؤں کی ہستناپور لے جانا
اس لیے ارجُن اُن سبھوں کو اسباب سمیت دوارکا پُری سے اپنے ساتھ لے کر ہستناپور آتے تھے جب راہ میں
ہستناپور کے نزدیک قوم بھِل भिल्ल پہونچ کر سب مال لوٹنے لگی تب ارجن نے گانڈیو دھنکھ چڑھا کر بہت سے
بان اُن کو مارے مگر اُن بانوں سے کچھ کام نہ ہوا سب مال ڈاکو لوٹ لے گئے اُس وقت ارجُن نے اُداس ہو کر کہا
کہ دیکھو یہ ایسا وقت ہمارا آ پہونچا کہ میں نے جس دھنکھ بان سے بھیشم پتامہ اور کرن اور جے درتھ ایسے کتنے شُورویر کو
جیتا تھا اب وہی دھنکھ بان رہنے پر بھی میں ڈاکو لوگوں سے ہار گیا اس سے مجھ کو معلوم ہوا کہ وہ سب طاقت
کیول شیام سندر کی کرپا سے تھی اب وہ میری رچھا کرنے والے نہیں ہیں اس سے سب بل اور تیج میرا

اجاتا رہا یہ چنتا کرنے اور مُرلی منوہر کے بیکنٹھ جانے سے ارجن کا منہ بہت ملین ہو گیا تھا راجا جدھشٹھر نے ارجن کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ اے ارجن سب جدونبشی اور سورسین نانا اور بسدیو ماما اور دیوکی اور اُگرسین راجا اور آکرور اور سب لڑکے بالے مُرلی منوہر کے اور اودھو بھگت اور سب دوارکا باسی بلدیو جی اور پُردمن اور انرودھ اور چار دیش اچھی طرح ہیں اور شیام سندر ہمارے پران پیارے جن آدپرش بھگوان نے سنساری جیووں کے سُکھ دینے کے لیے جدوکل میں اوتار لیا ہے وہ سُدھرما سبھا میں آنند سے ہیں اے ارجن تم بہت اداس دکھ پڑتے ہو تم کو کوئی روگ تو نہیں ہوا اور تم بہت دن تک دوارکا میں رہے ہو تمہارا کسی نے اپمان تو نہیں کیا یا سبھا میں تمہارا نادر تو نہیں ہوا یا تم نے کسی کو کوئی چیز دینے کو کہی تھی سو وہ تم نہیں دے سکے کسی براہمن یا مہاتما کا اپمان تو نہیں کیا یا کوئی بھوکھا تمہارے گھر آیا اس کو بھوجن نہیں دے سکے یا کوئی براہمن یا لڑکا یا بوڑھا یا روگی یا استری دشمن کے ڈر سے تمہاری شرن میں آیا اور تم نے اس کی رکشا نہیں کی اس سے تمہارا منہ ملین اور اُداس ہے تم نے کسی رجسولا (حیض والی) استری سے بھوگ تو نہیں کیا کسی چھوٹے آدمی سے لڑائی میں ہار تو نہیں گئے جس سے تمہارا تیج جاتا رہا یا اچھی چیز کھاتے وقت تم نے لڑکے یا بڈھے دیکھنے والے کو اس میں سے نہ دے کر اکیلے تو نہیں کھا لیا شیام سُندر پیاری مورت کو چھوڑ کر بیکنٹھ دھام کو تو نہیں پدھارے اس لیے تمہاری یہ گت ہوئی ہے اس کا حال ہم سے کہو۔

پندرھواں (۱۵) ادھیائے

کہنا ارجن کا حال انتردھیان ہونے شری کرشن جی کا راجا جدھشٹھر سے اور پریچھت کو راج گدی پر بٹھال کر چلے جانا پانچوں بھائی پانڈووں کا دروپدی سمیت اُتراکھنڈ میں اور اپنا تن تیاگ کرنا بیچ دھیان مُرلی منوہر کے

سُوت جی نے شونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ ارجن راجا جدھشٹھر سے یہ بات سُن کر کچھ نہ بولے اور شیام سُندر کے چرنوں کا دھیان کر کے آنسو بہانے لگے کہ اُن کی ہچکی لگ گئی بات کہنے کی سامرتھ نہ رہی تھوڑی دیر بعد ارجن نے اپنے من کو دھیرج دے کر راجا جدھشٹھر سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ کیا کہوں شیام سندر بہاری ہم کو ٹھگ کر انتردھیان ہو گئے ہیں اُن کو بھائی ماموں کا بیٹا جانتا تھا جو ہم لوگ اُن کو پربرہم پرمیشور جان کر اُن کی سیوا کرتے تو بھوساگر پار اُتر کر آواگون سے چھوٹ جاتے پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے جس میں لپٹ کر ہم لوگوں نے ان کو نہیں پہچانا جس طرح ایک بار چندرما دچھ پرجاپت کے شاپ دینے سے بہت دن تک سمندر میں جا کر رہا تھا یہ بات سب کوئی جانتا ہے کہ چندرما کے پاس امرت رہتا ہے مچھلیاں پانی کے بڑے بڑے جیو اور آدمیوں کے کھا جانے کے ڈر سے سدا امرت پینے کی اچھا رکھ کر جاتی ہیں کہ جو ہم کو امرت ملتا تو مرنے سے بے ڈر ہو کر ہمیشہ زندہ رہتے چندرما ہزاروں برس تک

بج ہمارا راج ہے اور وہاں سب کوئی اپنے دھرم اور کرم سے ہیں مست رہ آ دان میں آویگا جب اسی سوچ میں
دان دھرم برت پوجا پرمیشور کی کرنے سے راج گدی اور بہت طرح کا سُکھ پاکر راجا کے من میں کوئی اچھارہ گئی ہے سے
دُکھ کبھی نہیں ہوتا تو ایسی جگہ رہ کر خلل بگھن کرے گا اور تیرے رہنے سے پاپ زیادہ ہوگا میں لیتا ہوں یہ بچار کر چار کر
جان بچنا مشکل ہے کلجگ نے ہاتھ جوڑ کر راجا سے گڑگڑا بنتی کی کہ مہاراج آپ دھرماتما اور ... اندریوں کو بلوان ہے
ہیں میری عرض سُنیئے کہ برہما جی نے ست جگ ترتیا اور دواپر کلجگ چار جگوں کو بنا کر اُن کی حد ... ا جس طرح
ست جگ ترتیا دواپر تینوں جگ اپنا اپنا راج کر چکے اور میں کلجگ ہوں اب میرے بھوگ کرنے ... جان پڑتا
آیا ہے اور آپ مجھ کو اگیا دیتے ہیں کہ تو ہمارے راج میں مت رہ ساتوں دیپ میں آپ کا راج ہے ... کام کرتے
کہاں جا کر رہوں اور جو برہما جی نے چاروں جگوں کی حد باندھ دی ہے وہ کسی طرح مٹ نہیں سکتی اور اے ... تم
پرتھوی ناتھ آپ میرے اوگنوں کو دیکھتے ہیں اور گنوں کی طرف دھیان نہیں کرتے مجھ میں ایک بڑا گُن ہے
وہ آپ سے کہتا ہوں کہ ست جگ کے بیچ جس راج میں ایک آدمی پاپ کرتا تھا اُس راج بھر کے آدمی
ڈنڈ پاتے تھے اور ترتیا میں ایک آدمی کے اپرادھ کرنے سے گاؤں بھر ڈنڈ پاتا تھا اور دواپر میں ادھرم کرنے
سے پروار بھر کو ڈنڈ ملتا تھا اور کلجگ میں جو آدمی جس انگ سے پاپ کرتا ہے اُس کو پکڑ کر اُسی انگ کا ڈنڈ
دیتا ہوں دوسرے جگوں میں آدمی کو مانسی پاپ کرنے سے ڈنڈ ملتا تھا اور کلجگ میں مانسی پاپ نہ ہو کر
مانسی پُن کا پھل ملتا ہے راجا کو جب یہ بات سُن کر بھی دیا نہ آئی تب پھر کلجگ بولا کہ اے پرتھوی ناتھ مجھ میں
ایک اور گُن بہت بڑا ہے کہ ست جگ میں جو کوئی اپنا پرلوک بنانے کے واسطے دس ہزار برس تک تپ کرتا تھا
تب اُس کی اچھا پوری ہوتی تھی اور ترتیا میں جب آدمی لوگ بہت سا روپیہ لگا کر ہزار برس تک جگیہ کرتے
تھے تب اُن کا مطلب پورا ہوتا تھا اور دواپر میں سو برس تک پوجن اور دھیان نارائن جی کا کرنے سے من کی
مُراد ملتی تھی اور میرے راج میں جو کوئی ایک ساعت بھی دھیان شیام سندر کا اپنے سچے من سے کرے یا اُنکا
نام لیوے یا کانوں سے اُن کی لیلا اور کتھا سُنے وہ اپنے مطلب کو پہونچ کر بہت جنموں کے پاپ سے چھوٹ جاتا
ہے جب یہ گُن سُن کر راجا پریچھت بہت خوش ہوا تب کلجگ نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ دیا کر کے مجھ کو جیو دان
دیجئے اور جہاں کہیئے وہاں جا کر رہوں میں آپ سے بہت ڈرتا ہوں آپ کے حکم میں رہوں گا جب کلجگ نے
ہاتھ جوڑ کر بنے کیا تب راجا نے اُس کو دین جان کر اپنا دھرم بچار اکہ شرن آئے کو کوئی نہیں مارتا ایسا سمجھ کر
بولا کہ اے کلجگ جس جگہ آدمی جوا کھیلتے ہیں اور جہاں پینے کے واسطے شراب بکتی ہے اور جس مکان میں بیشیا
(رنڈی) رہتی ہے اور جہاں پر جیون کو جان سے مارتے ہیں وہاں جا کر تو رہ یہ سُن کر کلجگ نے دین ہو کر راجا
سے پھر کہا کہ ان چار جگہوں میں میرا کل پروار نہیں سما سکتا تب راجا نے خوش ہو کر کہا کہ جس جگہ سوم آدمی
کے پاس روپیہ پیسا سونا چاندی ہو اور وہ اُس میں سے دان اور دھرم نہ کرے وہاں بھی جا کر رہ سوائے ان
پانچ جگہوں کے اور کہیں جو تو اپنا دخل کرے گا تو ہم تجھ کو مار ڈالیں گے کلجگ نے راجا کو دھرماتما اور بلوان

کر جب راجا کا من دھرم کی طرف سے پھریگا تب ہم اوسر پاکر اپنا مطلب نکال
اچانک راجا چیتنا کرنے اور مُرلی منوہر سے بدا ہوا اور اُنھیں پانچوں جگہوں میں جہاں راجا نے بتلایا تھا آکر ڈیرا کیا سوت جی
اداس دیکھ کر پوچھا کہ اے رکھیشوروں سے کہا کہ جو کوئی اپنا بھلا چاہے وہ ان پانچوں باتوں سے کنارہ رکھے اور راجا کو
ہیے کس واسطے کہ راجا کے ادھین سب رعیت رہتی ہے جب کلجگ کو جانے کے پیچھے
نے اس بیل کے تینوں پیر ٹوٹے ہوئے اپنے دھرم سے اچھے کر کے گائے کو دھیرج دیا تب
اپنا دھرم روپ اور گئو پرتھوی روپ ہو کر اپنے استھان کو چلے گئے اور راجا نے راج گدی پر آکر یہ
ن براہمن اور رکھیشوروں سے کہا وہ لوگ سُن کر بولے کہ اے راجا تم نے اچھی بات کی اب کلجگ تمھارے
راج میں اپنا عمل نہیں کر سکتا پھر راجا پریچھت نے اپنے دیش میں یہ ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کوئی جیو ہنسا (جان مارنا ۱۲) نہ کرے
اور شراب نہ پیوے اور جوا نہ کھیلے اور دھن پا کر جتھا شکت دان کرے اور پر استری کے ساتھ بھوگ نہ کرے
جو کوئی دیوتا اور سادھو اور سنت اور برہمن اور گئو اور بید اور شاستر کو نہیں مان کر ان پانچوں باتوں میں سے
کوئی کام کرے گا اُس کا ہم اَن اور دھن لُوٹ کر ڈنڈ دیویں گے اور پریچھت کے راج میں اُن کے ڈر سے
سب لوگوں نے اَدھرم کرنا چھوڑ دیا اور راجا پریچھت دھرم کو بڑھاتے ہوئے ہستنا پور میں راج کاج کرنے لگے
اور ہمیشہ کتھا اور لیلا پرمیشور کی سُن کر اُن کے چرنوں میں دھیان لگائے رہتے تھے اور اُن کے راج میں بھی
سب رعیت اپنے دھرم سے رہ کر خوش تھی ۔

اٹھارھواں ادھیاے

جانا پریچھت کا شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں اور دخل کرنا کلجگ کا پریچھت کے من میں اس لیے ڈال دینا راجا کا مرا ہوا سانپ بھانڈی رکھ کے گلے میں اور بھانڈی رکھ भागडी ऋषि کے بیٹے شرنگی शृंगी رکھ کا شاپ دینا راجا پریچھت کو

سُوت جی سونک آدک رکھیشوروں سے کہتے ہیں کہ جب تک پریچھت نے راج کیا تب تک اُن کی نیت اور
دھرم سے کلجگ نے وہاں عمل نہیں پایا اور راجا پریچھت رتھ پر بیٹھ کر اپنی پرجا کی رچھیا کرنے کے لیے اپنی
راج میں چاروں طرف گھومتا اور ایک چھتر راج کرتا رہا اور کلجگ کو کچھ مال نہ سمجھ کر اُس کو پڑا رہنے دیا اتنی کتھا
سُن کر سونک آدک رکھیشوروں نے سوت جی سے کہا کہ آپ پرمیشور کی کتھا میں بڑے جوگ ہو کر امرت روپی رس
لوگوں کو پلاتے ہیں آپ کے ست سنگ سے ہمارا جنم سپھل ہوا جو آپ ایسا کہیں کہ تم لوگ رکھیشور ہو تمھارا
اسی طرح سُدھر جاوے گا تو تم یہ یقین کر کے جانو کہ جو سکھ تمھارے ست سنگ سے ملتا ہے وہ سکھ سورگ اور

سُنا تب گھبرا کر اپنے من میں کہا کہ کس طرح یہ سوروپ نارائن جی کا میرے دھیان میں آویگا جب اسی سوچ میں
راجا کا مکھ ملین ہوگیا تب شکدیو جی نے راجا کو اُداس دیکھ کر یہ بچار کیا کہ شاید راجا کے من میں کوئی اِچھا رہ گئی ہے جس سے
اس سے راجا کا منہ اُداس ہوگیا ہے میں اپنی باتوں سے اس کے چت کا حال معلوم کیے لیتا ہوں یہ بچار کر
شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو کوئی اپنا ست بڑھایا چاہے وہ برہما جی کی پوجا کرے اور جو اپنی اندریوں کو بلوان
کیا چاہے وہ راجا اِندر کی اور جو پرجا ادھک ہونے کی اِچھا رکھے وہ دچھ پرجاپت کی اور جو دولت کی چاہ جس طرح
وہ دیبی جی اور جو اپنے روپ کا تیج بڑھانا چاہے وہ اگن کی اور جو اناج اور ہاتھی گھوڑا وغیرہ ملنے کی چاہ یا جان پڑتا
آٹھوں بس دیوتا کی اور جو کامدیو بڑھانا چاہے وہ رُدر کی اور جو کوئی اپنے بدن میں زیادہ طاقت ہونے کی چاہ کا کام کرتے
وہ الادیبی کی اور جو خوبصورتی زیادہ چاہے وہ گندھربوں کی اور جس کو خوبصورت عورت کی چاہ ہو وہ اُرسبی اپسرا نارد تم
اور جو آدمی جس ملنے کی اِچھا رکھتا ہو وہ جگت بھگوان کی اور جو بِدیا چاہے وہ مہادیو جی کی اور جو اپنے پروار اس بات
بڑھتی چاہے وہ دبیہ پتروں کی اور جس کو اپنے کُل اور پروار کی رچھا کرنی ہو وہ پُن جنوں کی اور سے برہمانڈ
راج گدی کی چاہنا ہو وہ من کی اور جو کوئی اپنے دشمن کا مٹ جانا چاہے وہ نررت राچھس کی سب دنیا کو
جو کوئی اپنے بدن میں بیرج بڑھنے کی چاہ رکھتا ہو وہ چندرما کی اور جو کوئی اپنی عمر کی زیادتی چاہے وہ اشونی
کی اور جو استری سُندر پت چاہے وہ پاربتی جی کی اور جس کو کسی بات کی چاہ نہو وہ نارائن جی کی اور جس کو پیدا ہو کر
کی جن کا برنن اوپر ہو چکا ہے اور سوائے انکے اور جس چیز کی چاہنا ہووے وہ شری نارائن جی کی پوجا بات
کرپا سے سب مطلب پورے ہوتے ہیں اے راجا جو لوگ اپنا پرلوک بنانے کے واسطے پرمیشور کی یاد نہیں ہیں
کرتے اُن کو کُتا اور گدھا وغیرہ جانور کے برابر سمجھنا چاہیے جس طرح سُور غلیظ کھاتا ہے اسی طرح شراب
پینے والے کو سمجھنا چاہیے جس جیو نے آدمی کا تن پاکر اپنے کانوں سے پرمیشور کی کتھا اور لیلا اور کیرتن نہیں
سُنا اور لوگوں کی نندا سننے میں من لگایا اُس کا کان بچھو اور سانپ کے بل کے برابر ہے اور جس نے زبان سے
پرمیشور کا نام نہیں جپا اُس کی زبان مینڈھک کے برابر سمجھنا چاہیے جو بیفائدہ برسات میں چلایا کرتا ہے
اور جس کا سر دیو استھان یا براہمن یا سادھو کے آگے ڈنڈوت کرنے کے واسطے نہیں جھکا اُس کا سر بوجھ کے
برابر بدن پر سمجھنا چاہیے اور جس نے دولت پاکر پُن یا دان نہیں کیا اور ہاتھوں سے شری نارائن جی کی پوجا اور
سادھ اور براہمنوں کی سیوا نہیں کی وہ ہاتھ کاٹھ کی کرچھل کے برابر ہے اور جن پیروں سے تیرتھ جاترا اور دیوتا کے
مندر اور سادھ براہمن کے درشن کرنے کو نہیں گیا وہ پاؤں درخت کی شاخ کے برابر ہے اور جس نے
آنکھوں سے پرتچھ یا دھیان میں پرمیشور اور دیوتا کا درشن نہیں کیا اُن آنکھوں کو مور پنکھ کے برابر سمجھنا چاہیے اور
جس آدمی نے پرمیشور پر چڑھی ہوئی تلسی کی پتی اور سادھ اور براہمنوں کے چرنوں کی دھور اپنے سر پر شردھا اور
پریم سے نہیں چڑھائی وہ آدمی جیتے جی مرے ہوئے کے برابر ہے اور جس کسی کو پرمیشور کی کتھا اور لیلا اور بھجن
سُن کر دُکھ کی جگہ رونا نہ آوے اُس کا ہردے پتھر کے برابر سمجھنا چاہیے۔

چوتھا ادھیائے

بیان کرنا راجا پریچھت کا شکدیو جی مہاراج سے واسطے کہنے کتھا اور کیرتن پر برہم پرمیشور کے

شکدیو جی نے کہا کہ اے رکھیشور جب راجا پریچھت کو شیام سندر کا حال اور شری مدبھاگوت کی مہاتم سن کر سب
[illegible]ن سے دور ہو گیا تب راجا نے بہت خوش ہو کر راج اور استری اور لڑکوں کی محبت چھوڑ دی اور شکدیو جی
سے اپنا دھرم ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج جو کچھ آپ نے کہا اُس پر بشواس کر کے مجھ کو بڑی خوشی ہوئی اور میں نے اپنا دھیان
براہمن اور راجی کے چرنوں میں لگایا مجھ کو آج اور سات دن میں مرنا دونوں برابر ہیں اس بات کا ڈر میرے من سے جاتا رہا
[illegible]ج میں اپنا عمل سب پران اور شاستر دیکھا اور پڑھا ہوا ہے اور برہما جی اور آدپرش کا حال آپ اچھی طرح جانتے ہیں
اور شراب نہ پیو[illegible] طرح نارائن جی اس سنسار کو پیدا اور پالن کر کے پھر اُس کا ناش کر دیتے ہیں وہ حال سنائیے اور پربرہم پرمیشور
جو کوئی دیوتا اور [illegible] اوتار لیکر جو لیلا اس جگت میں کی ہیں وہ برنن کیجئے یہ بات سنتے ہی شکدیو جی نے خوش ہو کر پہلے
کوئی کام کر[illegible]ن چرن شیام سندر کا جن کی پوجا کرنے اور نام لینے اور کتھا سننے سے آدمی پوتر اور گیانی ہوتا ہے کر کے
سب لوگوں [illegible] طرح پر استت کی کہ اے دینا ناتھ جتنے جوگ اور جگیہ وغیرہ ہیں وہ سب بغیر کرپا آپ کے اپنا پھل نہیں
اور ہمیشہ کتھا اور [illegible] سکتے اُس پربرہم پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جس کے چرنوں کا دھیان بڑے بڑے جوگی اور منی اور سنکادک
سب رعیت [illegible] اور مہادیو جی آد دیوتا دن رات اپنے ہردے میں رکھتے ہیں اور اُن کے چرتر لیلا کو نہیں جانتے اور
جن کی دیا اور کرپا سے گوپیاں اور شوری اور گدھ وغیرہ چھوٹے چھوٹے جیو مکت پدوی پر پہونچے اور جو لچھمی جی
کے پت ہیں اُن کو نمسکار کرتا ہوں وہی پرمیشور اپنی کرپا سے میری بدھ میں پرکاش کر کے میری بات سچ کریں
اور اُن کی شکتی سے مجھ کو اُن کا چرتر کہنے کے واسطے سامرتھ ہو پھر شکدیو جی نے بیدبیاس اپنے پتا اور گرو
کے چرنوں کا دھیان اور ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے راجا کتھا شری مدبھاگوت جو بیکنٹھ ناتھ نے برہما جی سے کہی
اور برہما جی نے نارد منی سے کہی اور نارد منی نے بیدبیاس جی کو بتائی اور بیدبیاس جی ہمارے باپ نے ہم کو
پڑھائی تھی وہ سب میں تم کو سناتا ہوں جو بات تم سننا چاہتے ہو وہ سب حال اس میں لکھا ہے من لگا کر سنو۔

پانچواں ادھیائے

شروع کرنا شکدیو جی کا کتھا شری مدبھاگوت اور سمباد برہما اور نارد کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا کسی جگ میں ایک دن نارد منی برہما جی اپنے پتا کے پاس ڈنڈوت کرنے
کے واسطے گئے اُس وقت برہما جی پرمیشور کے دھیان میں بیٹھے تھے نارد منی نے اُن کو دیکھ کر اپنے من میں

اس بات کا سندیہ کیا کہ دیکھو سب دنیا پیدا کرنے پر بھی یہ کسی کا دھیان کر رہے ہیں اس دھیان کرنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ کوئی انکا بھی مالک ہے جس کا یہ دھیان کرتے ہیں اُس کا حال پوچھنا چاہیئے یہ بات بچار کر
نارد جی نے برھما جی سے دھیان چھوٹنے کے بعد پوچھا کہ آپ کہتے ہیں کہ جو کچھ جس کے بھاگ میں لکھا ہے
وہی ہوتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس طرح سب جگت کو رچ کر پھر اُس کو ناش کر دیتے ہیں جس طرح
مکڑی اپنے منھ سے ڈورا نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے آپ کے کہنے اور دھیان کرنے سے مجھ کو ایسا جان پڑتا
ہے کہ آپ سے بھی کوئی بڑا ہے جس کا دھیان کر کے آپ اُس کی آگیا کے موافق سب سرشٹ رچنے کا کام کرتے
ہیں جس کا دھیان آپ کرتے ہیں اُس کا نام اور گُن مجھ کو بھی بتا دیجئے یہ بات سنکر برھما جی نے کہا کہ اے نارد تم
دھن ہو جو تم نے پرمیشور کا چرتر ہم سے پوچھا پرمیشور کی مایا بڑی بلوان ہے تم جو مجھ کو جگت کا کرتا کہتے ہو میں اس بات
سے بہت شرمندہ ہوں اے نارد مجھ سے بڑے اور میرے مالک بھگوان ہیں بہت سے برھما اور بہت سے برھمانڈ
اُن سے ظاہر ہو کر سب دنیا اُنھیں کی مایا سے پیدا ہوتی ہے اور میں بھی پرمیشور کی دیا اور کرپا سے سب دنیا کو
پیدا کرتا ہوں دیوتا اور آدمی کو اُنھیں کے پرتاپ سے بُدھ اور گیان ملتا ہے۔ سُنو جب نارائن جی کی نابھ[ناف ۱۲] سے
کمل کا پھول نکلا اور ہم اُس پھول سے پیدا ہوئے تب ہم نے بہت سوچ کر کے بچارا کہ ہم کہاں سے پیدا ہو کر
یہاں آئے ہیں جب ہم کو اس کا حال نہیں معلوم ہوا تب پرمیشور کا دھیان کرنے سے ہم کو گیان ہو کر یہ بات
جان پڑی کہ نارائن جی نے ہم کو پیدا کیا ہے اور سورج اور چندرما اور تارا گن آدک اُنھیں کے تیج سے روشن ہیں
اور جتنی چیزیں دنیا میں ہیں سب اُنھیں کی کرپا سے اور مایا سے ظاہر ہوئی ہیں اور یہ جیو سب کے بدن میں
انھیں کا پرکاش ہے اور نارائن جی اپنے تیج سے آپ پرکاشت ہیں اُن میں کسی دوسرے کا تیج نہیں ہے
اُن کے آد اور اَنت اور بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا کہ حال اُس پربرھم پرمیشور کا برنن کر سکے لیکن نارائن جی کی کرپا
سے جتنا مجھ کو معلوم ہے وہ تم سے کہتا ہوں سنو کہ جب پرمیشور کو اس بات کی چاہ ہوتی ہے کہ ہم اکیلے ہیں بہت
روپ ہو جاویں تب اپنی اِچّھا سے بہت روپ ہو جاتے ہیں جب میں کمل کے پھول سے پیدا ہوا تب مجھ کو
نارائن جی نے یہ حکم دیا کہ تو دنیا کو پیدا کر اُس وقت میں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ میں کس طرح دنیا کو پیدا
کروں تب اُنھیں نارائن جی کی مایا سے ساتوک راجس تامس تین گن پیدا ہوئے اور مجھ کو اپنے ہردے میں
بُدھ کا چمتکار دکھائی دیا تب میں نے تینوں چیزوں کی سامرتھ سے سب دنیا اور پانچوں تتو پیدا کر کے پرتھوی کو پیدا
کیا اور مٹی اور آگ اور پانی اور ہوا اور آکاش ان پانچ تتو سے سب جیوؤں کا بدن بنایا اور میں نے جو پرتھوی
کمل کے پتے سے بنائی تھی وہ پانی پر نہیں ٹھہرتی تھی ہزار برس تک برابر ہلتی رہی جب میں نے نارائن جی سے
پرتھوی کے ہلنے کا حال کہا تب اُسی آدپُرش بھگوان نے اپنی شکت سے پرتھوی کو پانی پر ٹھہرا دیا تب ہلنا اس کا
بند ہو گیا اُسی شکت کو برھمانڈ اور براٹ روپ کہتے ہیں اور اُس روپ کے ہزار سر اور ہزار ہاتھ اور ہزار پانوں
اور ہزار کان اور ہزار ناک بید میں لکھی ہیں۔

چھٹھواں ادھیاے

کہنا برھماجی کا حال براٹ روپ نارائن جی کا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا برھماجی نے ناردجی سے کہا کہ حال براٹ روپ نارائن جی کا اس طرح پر ہے کہ ساتوں لوک اوپر کے کمر کے اوپر اور ساتوں لوک نیچے کے کمر سے نیچے ان کا بدن سمجھنا چاہیئے اور اگن مُنھ اور درخت بدن کے روئیں اور دسوں دشا کان اور سمدر پیٹ اور سورج آنکھ اور پہاڑ بدن کی ہڈی اور ندیاں بدن کی نسیں اور ہوا سانس اور اندک دیوتا بانہہ اور اشونی کمار دیوتا ناک اور سب سگندھ ناک کا چھید اور آکاش آنکھوں کی گولک اور دن رات پلک مارنا اور جل پیر اور دنیا کا ذائقہ زبان اور جمراج دانت اور مایا ہنسی اور لاج اوپر کا ہونٹھ اور لالچ نیچے کا ہونٹھ اور دھرم چھاتی اور ادھرم پیٹھ اور میگھ گھٹا سر کے بال اور برسات کا پانی ریچ اُن کے براٹ روپ میں سمجھنا چاہیئے سوائے اسکے اور سب بیوہار دنیا کے اُسی روپ میں موجود ہیں اس لیے تپسی اور رکھیشور لوگ نارائن جی کا پرکاش سب جگہ برابر سمجھ کر کسی کو دُکھ نہیں دیتے اور ہرا درخت کاٹنے سے ضرور سمجھنا چاہیئے کہ پرمیشور کو دُکھ پہونچے گا جگت میں ہان لابھ جس اجس دُکھ سُکھ پرمیشور کی اِچھا سے ہوتا ہے اور جو کچھ شرادھ آدک میں پتروں کے نام اور جگیہ آدک میں دیوتا آدک کے نام پر دنیا کے لوگ دیتے ہیں وہ سب اُسی پرمیشور کو پہونچتا ہے اور جڑ اور چیتن سب جیوؤں کے پیدا اور پالن اور ناش کرنیوالے وہی ابناشی پُرش ہیں اُن پر کوئی دوسرا مالک نہیں ہے اے نارد جب مجھ کو دنیا پیدا کرنے کی آگیا ملی تب میں نے نارائن جی کی دَیا اور کرپا سے دَچھ پرجاپت کو پیدا کیا اُس سے بہت آدمی پیدا ہوئے اور انھیں نارائن جی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھنے سے مجھ کو دنیا پیدا کرنے کی سامرتھ ہے اور وہی پرمیشور آد مدھیہ اور انت میں ہمیشہ ایک طرح پر رہ کر گھٹنے اور بڑھنے اور پُرانے ہونے سے رہت ہیں اور کوئی چیز دنیا کی اُن کے روپ سے باہر نہیں ہے اور بدھ اتنی سامرتھ نہیں رکھتی کہ ان کی استت کر سکے اور نارائن جی نے اپنی اِچھا سے واسطے کرنے لیلا اور بھوساگر پار اُتارنے سنساری جیوؤں کے دنیا میں چوبیس اوتار لیے ہیں آدمی کو چاہیئے کہ ہمیشہ لیلا اُن اوتاروں کی آپس میں کہہ سُن کر بیچ دھیان اور اسمرن نام پرمیشور کے لگا رہے تب اُس کا انتہ کرن شدھ اور پوتر ہو کر اُس میں پرمیشور کا چمتکار چمکے اور آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاوے دیکھو اُنھیں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے کے پرتاپ سے رکھیشور اور تپسی لوگ جو کچھ شاپ یا آشیرباد کسی کو دیتے ہیں وہ اسی وقت ہو جاتا ہے رکھیشور اور مہاتما لوگ مجھ سے بید وغیرہ پڑھ کر دنیا میں ظاہر کرتے ہیں اور پرمیشور کے بردان دینے سے میری بات جھوٹ نہیں ہوتی اور من میرا پاپ کی طرف نہیں جاتا اور اندریاں میری اَدھرم کی چاہ نہیں کرتی ہیں اُنھیں پرمیشور کا دھیان کرنے سے یہ تین گن مجھ میں ظاہر ہوئے ہیں اور

پرمیشور نے سب بدن آدمی کا ایک ایک دیوتا کو سونپ دیا ہے ایک روپ سب دیوتاؤں کا اپنے لوک میں رہ کر پرکاش
انکا سورج کی طرح جیسے پانی بھرے برتنوں میں پڑتا ہے اُسی طرح سب جیوؤں کے بدن میں سمجھنا چاہیئے اور تیسرا
پرکاش اُن کا بیچ مورت دیومندروں کے رہتا ہے اور سورج کی روشنی اور چندرما کی کرن پڑنے سے چاندی سونا
تانبا وغیرہ کی کھان دنیا میں پیدا ہوتی ہیں اور جو پاپ اور ادھرم آدمی سے ہوتے ہیں اُن کے پرایشچت
प्रायश्चित्त دھرم شاستر میں لکھے ہیں یہ سب حال کہہ کر برھماجی نے جو چار اشلوک مول شری مدبھاگوت کے
نارائن جی کے منھ سے سُنے تھے وہ چاروں اشلوک ناردجی سے کہہ کر کہا کہ اے نارد وہ پربرھم پرمیشور نرنکار روپ
کسی کے دیکھنے میں نہیں آتے اور اُن کو کوئی ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا اور کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُنکے
سب اوتاروں کا حال برنن کر سکے کہ سب جیوؤں میں اُنھیں کی جوت کا پرکاش ہے حال چوبیسوں اوتار
پربرھم پرمیشور کا جو سگن رُوپ دنیا میں دھارن کیے تھے اپنی بُدھ کے موافق کہتا ہوں ۔

ساتواں ادھیاے

برھماجی کا ناردجی سے پرمیشور کے چوبیسوں اوتاروں کا حال کہنا

برھماجی نے ناردجی سے کہا کہ پہلا اوتار سنک سنندن سناتن سنت کُمار کا میری ناک سے پیدا ہوا ہے
کہ وہ لوگ پرمیشور کے تپ اور دھیان میں رہ کر اُسی تپ کے پرتاپ سے کئی کلپ کے گزر جانے پر بھی ہمیشہ
پانچ برس کی عمر کے بنے رہتے ہیں دوسرا اوتار باراہ جی کا اس واسطے لیا کہ مجھ کو جب دنیا پیدا کرنے کا حکم ہوا
تب میں نے نارائن جی کی کرپا سے کمل کے پتے کی پرتھوی بنائی تو اس پرتھوی کو ہرنیاکش हिरण्याक्ष
دیت اُٹھا کر پاتال کو لے گیا جب میں نے بیکنٹھ ناتھ سے بنے کیا کہ بغیر زمین کے میرے پیدا کیے ہوئے
جیو کہاں رہیں گے تب اُنھوں نے باراہ روپ رکھ کر پاتال میں جا کر ہرنیاکش دیت کو مار ڈالا اور پرتھوی کو
باہر لا کر اپنی مہما سے پانی پر ٹھہرا دیا پرتھوی کرموں کا پھل دینے والی اچھا بُرا جیسا کرم کوئی کرے ویسا پھل پاوے
تیسرا اوتار جگیہ پُرش کا لیکر دنیا کے لوگوں کو جگیہ کرنے کی راہ بتلا کر کرتارتھ کیا چوتھا اوتار ہی گریو हयग्रीव کا
دھارن کر کے پاتال میں جا کر مدھ کیٹبھ मधुकैटभ دیت کو مار ڈالا اور جو بید وہ دیت چُرا لے گیا تھا اُسے لا کر
مجھے دیا پانچواں اوتار نارائن جی کا مورت نام کنیا دھرم رکھیشور سے لیکر اُترا کھنڈ میں بمقام بدری کیدار بیٹھے ہوئے
اسواسطے تپ کرتے ہیں کہ جس میں دُنیا کے لوگ مجھ کو تپ کرتے ہوئے دیکھ کر آپ بھی پرمیشور کا تپ درا سمرن
کیا کریں چھٹواں اوتار کپل دیو مُن کا لیکر دیوہوتی اپنی ماتا کو سانکھیہ جوگ گیان سکھا کر مکت دی ساتواں اوتار
دتاترے दत्तात्रेय کا لیکر راجا جد کو گیان سکھلایا جس کے پرتاپ سے وہ مکت ہوا اور دتاترے نے
چوبیس گرو کیے اس کا حال گیارھویں اسکندھ میں کہا ہے آٹھواں اوتار رکھبدیو ऋषभदेव کا لیکر سلوگیوں रावगी

اور جین دھرمیوں जैनधर्मी کی ذات دنیا میں ظاہر کی نواں اوتار راجہ پرتھ पृथु کا لیکر بین वेणु اپنے
باپ کو نرک جانے سے بچایا اور گئو روپی پرتھوی کو دُوھ کر سب اوکھدھ دودھ کی طرح اُس میں سے نکالیں اور
پہاڑوں کو جو جا بجا زمین کو روکے ہوئے تھے اُٹھا کر اُترا کھنڈ میں رکھ دیا اور پرتھوی سنساری جیوؤں کے رہنے
کے لیے خالی کرکے اُس پر شہر اور گانوں بسایا دسواں متس मत्स्य اوتار لیکر راجا ست برت सयव्रत کو
پرلے کا تماشا دکھلایا اور گیارھواں کچھپ اوتار لیکر سمدر متھنے کے وقت مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر لیکر چودہ رتن
اُس میں سے نکالے بارھواں اوتار دھنونتر بید کا لیکر واسطے دُور کرنے بیماریوں کے دوائیں سمدر سے نکالیں
تیرھواں اوتار موہنی روپ کا رکھ کر دیتوں کو اپنے روپ پر مُوہت کیا اور امرت کا کلسہ جو دیتوں نے دھنونتر بید
سے بغیر دینے حصہ دیوتاؤں کے چھین لیا تھا لیکر وہ امرت دیوتاؤں کو پلایا چودھواں اوتار نرسنگھ کا لیکر ہرنکشپ
دیت کو مارا پندرھواں اوتار بادن کا رکھ کر تین قدم زمین راجا بل سے دان لیکر دیوتاؤں کو دی سولھواں اوتار
ہنس کا لیکر سنت کمار کو گیان سکھلا کر غرور اُنکا دُور کیا سترھواں اوتار نارائن نام لیکر دھرو بھگت کو درشن دیا
اٹھارھواں اوتار ہری نام دھر کر گجیندر کا پران گراہ سے بچایا انیسواں اوتار پرشرام کا لیکر جو دُشٹ جیو ہر بھگتوں کو
پرتھوی پر دُکھ دیتے تھے اُن کو مار ڈالا اور اکیس۲۱ مرتبہ چھتری راجاؤں کو دوسرے چھتریوں سمیت مار کر زمین اُنکی
چھین کر براہمنوں کو دان کر دی بیسواں اوتار شری رامچندر جی کا لیکر پاپی راون کو دوسرے راچھسوں سمیت جو
گئو اور براہمنوں کو دُکھ دیتے تھے مار ڈالا اور لنکا کا راج بیبھیکھن کو دے کر ہنومان جی کو جس دیا اکیسواں اوتار
بید بیاس جی کا لیکر واسطے بھوساگر پار اُتارنے سنساری جیوؤں کے چار بید اور مہابھارت اور اٹھارہ پُران
بنائے اور بائیسواں اوتار شری کرشن جی کا لیکر کوروں اور پانڈوؤں سے مہابھارت کرایا اور کنس اور کال جمن
اور جراسندھ آدِک اُدھرمی راجوں کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور دنیا میں بہت سی لیلا کی جس کا برنن دسم اسکندھ میں
لکھا ہے اور تیئیسواں بُودھ اوتار لیکر جگیہ کرنا دیتوں کا بند کیا اور کلجگ کے اخیر میں چوبیسواں اوتار کلنکی دھارن
کرکے تلوار ہاتھ میں لیے نیلے گھوڑے پر سوار ہو کر ادھرمی اور پاپی لوگوں کو ماریں گے اور ست جگ کا کرم دُنیا میں
ظاہر کرکے دھرم کو بڑھاویں گے اے نارد چوبیسوں اوتاروں کا حال ہم نے تم سے اپنی بدھ کے موافق کہا جو
آدمی اگیان ہو کر پرمیشور کو اچھی طرح سے نہ جانے گا اُس کو گیان اور مکت ملنے کے واسطے ان سب اوتاروں
کی کتھا اور لیلا ضرور سُننا چاہیئے اور جب آدمی نے گیانی ہو کر سب جیوؤں میں پرمیشور کا پرکاش برابر دیکھا اُس کو
برھم گیانی جان کر جیون مکت سمجھنا چاہیئے اے نارد میں جگت کی رچنا اور بشن سب جیوؤں کی پالنا اور مہادیو جی
سب کا ناش کرتے ہیں یہ تینوں اوتار پرمیشور کے ہیں اور سب دنیا پرمیشور کی مایا سے اپنے استری اور لڑکے اور
دھن کی محبت سے مہاجال میں پھنسی رہتی ہے جب آدمی پرنارائن جی بڑی کرپا کرتے وہ ست سنگ کرکے اس
مایا جال سے چھوٹ سکتا ہے نہیں تو سنسار روپی جال سے چھوٹنا بہت مشکل سمجھو اور اس مہاجال سے چھوٹنے
کے واسطے سوائے بھجن اور اُسمرن نام اور سننے کتھا اور لیلا اوتار پر برھم پرمیشور کے دوسری کوئی تدبیر نہیں ہے

اور پینے کی خبر بھی وقت پر نہیں لیتے جس طرح جب بَیل بوڑھا ہو کر بوجھ اُٹھانے کی سامرتھ نہیں رکھتا ہے تب بنیئے لوگ ناتھ اُس کی کاٹ کر جنگل میں چھوڑ دیتے ہیں ۔

دوہا

دانت کھیا نے گھر گھسے بیٹھ بوجھ نا لے	ایسے بوڑھے بَیل کو باندھے بھُس کو دے

اے ماتا اس وقت وہ بوڑھا یہ سب دُکھ دیکھ کر پرمیشور سے اپنی مَوت مانگتا ہے لیکن عمر پوری ہوئے بغیر مَوت بھی نہیں آتی ہے اور اُس کا بیٹا اور پتوہ پہلے آپ بھوجن کر کے پیچھے بھکاریوں کی طرح کچھ اُس کو بھی کھانے کے واسطے دیتے ہیں جب بڑھاپے کے وقت میں کچھ بیماری وغیرہ اُسے ہوتی ہے تب کوئی گھر والا آدمی اُس کی سیوا نہ کر کے دو گھڑی بھی اُس کے پاس بیٹھنے کا ساتھی نہیں ہوتا اور وہ بچارا اکیلا پڑا رہ کر جب کسی کو کھانا یا پانی مانگنے کے واسطے بُلاتا ہے تب جان بوجھ کر چُپ ہو جاتے ہیں اور اُس کی بات کا جواب نہ دے کر دُربچن اُس کو کہتے ہیں یہ سب تکلیف اور رنج اُٹھا کر جب اُس کے مرنے کا وقت نزدیک آ پہونچتا ہے تب کف اور پت اور بات سے گلا اُس کا بند ہو کر سیدھی سانس بھی اس کی نہیں نکلتی اُس وقت ادھرم اور پاپ کرنے والوں کو جم دوت کہتے ہیں کہ جن کے لیے تو نے یہ سب پاپ بٹورا تھا اُن کو اب اپنی رچھا کرنے کے واسطے بلاؤ جب وہ بول بند ہو جانے سے اس کا جواب دینے اور کسی کو بلا نہیں سکتا تب اپنی کرنی یاد کر کے آنکھوں سے سب کو دیکھ کر رو دیتا ہے جب جم دوت اپنا بھیانک روپ اُسے دکھلا کر دھمکاتے ہیں تب اُن کے ڈر سے اُسکا مل اور مُوتر نکل جاتا ہے لیکن سوائے اِس کے دوسرے کو وہ دوت دکھلائی نہیں دیتے اُس وقت کُل پروار والے اپنی جھوٹی پریت جگت کے دکھلانے کو ظاہر میں روتے ہیں اس لیے مَن اُس کا اور زیادہ گھبراتا ہے اور اُس رونے اور پیٹنے کی آواز سُن کر جم دوت اُس کو بہت دُکھ دیتے ہیں اُس وقت پرمیشور کا نام اور کتھا اور کیرتن اُس کو سُنانا اور گنگا جل اور تُلسی دل اور سالگرام جی کا چرنامرت اُس کے منہ میں ڈالنا اور سادھ اور بیشنو کے چرنوں کی دھور اُس کے بدن پر لگانا اُچت ہے سو وہ بھی کسی سے نہیں ہو سکتا صرف چھل و مکر کا رونا چاہتے ہیں ۔

انتیسواں ۲۹ ادھیاے

لے جانا جم دوتوں کا ادھرمی جیو کو جمراج کے پاس

میترے جی نے کہا کہ اے بدُر جی اتنی کتھا سُنکر دیوہوتی نے پوچھا کہ اے مہا پربھو اس ادھرمی کا مرنے کے پیچھے کیا حال ہوتا ہے وہ بھی کہیئے کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا یہ سب دُکھ اُٹھانے کے پیچھے جم دوت لوگ اُس جیو کو مرنے کے بعد انگوٹھے کے برابر بدن اُس کا بنا ہو کر ست اندریوں کی سنگت اُس میں ہوتی ہے

پنی پھانسی سے باندھ کر لوہے کے مگدروں سے مارتے ہوئے جم پُری میں جو مرت لوک سے ننانوے ہزار
جوجن پرہے جمراج کے پاس لے جاتے ہیں اُسوقت وہ جیو راہ میں بھوک اور پیاس لگنے اور دانہ پانی نہ ملنے
سے اپنے کیے ہوئے پاپوں کو یاد کر کے بہت پچھتاتا ہے اور راستے میں زمین آگ کے برابر جلتی ہوئی ملتی ہے
جب وہ اُس زمین پر ننگے پیر اور ننگے سر اور ننگے بدن چلنے سے تھک کر کہیں سستانے کو چاہتا ہے یا راہ میں
اندھکار رہنے سے چل نہیں سکتا تب جم دوت اُس کو مگدروں سے مار کر دم نہیں لینے دیتے اُس وقت وہ
مُردے کی طرح بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے جس طرح یہاں دنیا میں راجا لوگ بُرا کرم کرنے والوں کو ڈنڈ دیتے
ہیں اسی طرح وہاں بھی پاپ کرنے والا آدمی راہ میں تکلیف پا کر پرمیشور کی مایا سے اُس انگوٹھے برابر شریر کو اپنا
پہلا بدن سمجھتا ہے اور اُس وقت بہت دُکھی ہو کر کوئی اپنے کُل اور پروار والا دکھائی نہیں دیتا تب وہ پھر کر
دیکھتا ہے کہ اس بُرے دُکھ میں کوئی میری مدد کرنے کے واسطے آتا ہے یا نہیں جب اُس کو وہاں پر کوئی کُل
اور پروار والا دکھائی نہیں دیتا تب وہ بہت پچھتانے اور رونے کے بعد کہتا ہے کہ دیکھو جن کے پالنے کے
واسطے میں یہ سب پاپ بٹورتا تھا اُن میں سے کوئی آدمی اس وقت میری مدد نہیں کرتا یہ بات یاد کر کے اُس
جیو کو بڑا دُکھ ہوتا ہے لیکن اُس وقت سوائے پچھتانے کے کچھ اور نہیں ہو سکتا اور راہ میں سانپ اور بچھو وغیرہ
بہت طرح کے جیو ڈرا کر اُس کو کاٹتے ہیں جب اس طرح بہت دُکھ دیتے ہوئے جم دوت لوگ اُس ادھرمی کو
بیترنی ندی میں جہاں مَل موتر لہو پیپ اور کیڑے اور ناخن اور ہڈی اور سڑا ہوا مانس بھرا ہوا چار کوس کا پاٹ بہتا
ہے چار گھڑی میں لے جا کر ڈال دیتے ہیں تب وہ جیو اس ندی میں کیڑوں کے کاٹنے اور ٹھوکر مارنے اور گدھوں کے
مانس نوچنے سے بہت دُکھ پا کر رات بلاپ کر کے کہتا ہے کہ جو کوئی مجھ کو اس ندی سے پار کر دیتا اُس کا میں بڑا جس
مانتا یہ بات سُن کر جم دوت لوگ اُس کو اپنی گدا سے مارتے ہیں یہ سب دُکھ اُٹھانے کے پیچھے وہ جیو بیترنی پار
اُتر کر جب چار گھڑی میں جمراج کے پاس پہونچتا ہے تب جمراج کی آگیا سے چترگُپت اُسکے کرموں کا کاغذ
دیکھ کر جتنے دن جس نرک میں رہنے کا ڈنڈ دینا اُچت ہوتا ہے وہاں اُس کو بھیج دیتے ہیں اُس نرک میں جا کر
وہ بہت دُکھ پاتا ہے اور میعاد پوری ہو جانے کے بعد وہ جیو نرک سے نکل کر پھر استھاور اور کروپ جیو کی جون میں
جنم پاتا ہے اور ہمیشہ روگی رہ کر کبھی سُکھ نہیں پاتا اسی طرح چوراسی لاکھ جون میں بھرم کر پھر اُس کو آدمی کا تن
ملتا ہے ماتا یہ جیتن چھلا آدمی کا ملنا سہج نہیں ہوتا اور رورو آدک اٹھائیس نرک ہیں اُنکا حال پانچویں اسکندھ میں آویگا

تیسواں ادھیائے

کہنا کپل دیو جی کا دیوہوتی سے کہ یہ پاپ کرنے سے مرنے کے بعد یہ ڈنڈ ملتا ہے

کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا جو پاپ کرنے سے آدمی جم پُری میں جا کر نرک بھوگتا ہے اُن پاپوں کے ڈنڈ

ملنے کا حال تم سے الگ الگ کہتا ہوں سنو کہ جو کوئی کسی کا مال زبردستی لے لیتا ہے اُس کو جم دوت بہت اونچے
پہاڑ پر چڑھا کر نیچے پتھر کی چٹان پر گرا دیتے ہیں تو اُس کا انگ انگ ٹوٹ جاتا ہے اور بڑے بڑے گدھ اُس کا
مانس کھاتے ہیں اور رودر نام جیو جونکوں کی طرح لپٹ کر اُس سے کہتے ہیں کہ جتنا دھن تم نے دوسروں کا لیا ہے
اُتنے کلپ بھر تک تمہارا یہی حال ہوگا یہ بات سن کر وہ جیو دُکھ پانے سے بہت پچھتا کر سوچ کرتا ہے لیکن جان اسکی
نہیں نکلتی اور جو آدمی اچھا کھانا اور کپڑا بنا کر صرف آپ ہی کھاتا اور پہنتا ہے اور اپنے پروار اور ساتھ والوں کو
نہ دے کر سادھ سنت کی سیوا نہیں کرتا اُس کو وہاں بڑی بھوکھ معلوم ہوتی ہے تب جم دوت اُسی کے تن کا مانس
نوچ کر اُسے کھانے کے واسطے دے کر کہتے ہیں کہ جس تن کا تم نے پالن کیا تھا اُسی کو کھاؤ اور جو کوئی سنت اور
مہاتما کو دُربچن کہہ کر اُن کو ٹیڑھی آنکھ سے دیکھتا ہے اُس کی آنکھیں گدھ اپنی چونچ سے پھوڑ کر نکال لیتے
ہیں اور اُس کا مانس اور سر کا گودا ٹھوکروں سے نکال لیتے ہیں اور جو آدمی یا حاکم بنا اپرادھ کسی کو ڈنڈ دیتا ہے
اُس کو جم دوت پتھر کی چٹان پر رکھ کر کولھو کی طرح پیلتے ہیں اور جو کوئی کھانے میں زہر ملا کر کسی کو دیتا ہے یا
آگ لگا دیتا ہے اُس کو بہت اونچے درخت پر جس میں تلوار کی طرح پتے ہیں چڑھا کر اوپر سے چھوڑ دیتے ہیں
تب بدن اُس کا کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور جو آدمی پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے اُس کے
بدن سے لوہے کی استری بنوا کر آگ میں لال کر کے لپٹا دیتے ہیں اور جو کوئی دوسرے کی امانت بے ایمانی
سے لے لیتا ہے اُس کو آگ کی طرح جلتی ہوئی زمین پر لٹا کر اور گرم گرم تیل بدن پر چھڑکنے کے بعد جلتے ہوئے
تیل کے کڑھاؤ میں ڈال دیتے ہیں تس پر بھی جان اُس کی نہیں نکلتی ہے اور جو آدمی مچھر وغیرہ جیووں کو مار ڈالتے
ہیں اُن کو لالا بھچھ نام نرک میں جو پیپ اور منھ کی لار سے بھرا ہے ڈال کر پانی کی جگہ وہی پلاتے ہیں اور جو کوئی
نیاؤ اور پنچائت اور گواہی میں پچھ کر کے جھوٹ بولتا ہے اُس کو بہت گہرے اور اندھیارے کنوئیں میں جو
سانپ اور بچھو سے بھرا رہتا ہے بار بار ڈالتے اور نکالتے ہیں تب وہ سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے بہت
دُکھ پاتا ہے اے ماتا اسی طرح جو جیسا پاپ کرتا ہے اُس کو ویسا ڈنڈ وہاں ملتا ہے ۔

اکتیسواں ۳۱ ادھیائے

کہنا کپل دیوجی کا دیوہوتی سے یہ بات کہ نرگ بھوگنے کے پیچھے جیو کا کیا حال ہوتا ہے

کپل دیوجی نے کہا کہ اے ماتا جو لوگ کبھی پرمیشور کا نام نہ لیکر بُرے کرم کے سوائے اچھا کام نہیں کرتے انھیں
لوگوں کی یہ گت ہو کر پھر وہ جیو پشو پنچھی وغیرہ کا بدن پاتے ہیں اسی طرح چوراسی لاکھ جون میں جنم پا کر پھر آدمی کا
تن ملتا ہے لیکن وہ لوگ کانے کُبڑے اندھے روگی کروپ اور دردری کنگال ہو کر دنیا میں سب طرح کا دُکھ
اُٹھاتے ہیں جو آدمی دُنیا میں خوبصورت اور دھرماتما ہر بھگت نیت دان دھنی پاتر دکھلائی دے اُسکو یہ جانو

کہ اُس نے سُرگ سے آکر سنسار میں جنم لیا ہے اے ماتا یہ دونوں باتیں پرچھ دیکھ کر سُرگ اور نرک کے
آنے والوں کا حال اچھی طرح دنیا میں گیانی آدمی کو معلوم ہو سکتا ہے جس آدمی کا پاپ اور پُن دونوں رہتا ہے
وہ جیُو اپنے دھرم کا ڈنڈ بھوگ کر پھر آدمی کا تن پاتا ہے اور جس کا صرف پُن ہو کر پاپ نہیں رہتا وہ جیُو
مرنے کے بعد دیوتا اور گندھرب کا تن پا کر دیولوک اور سُرگ میں سُکھ بھوگ کرتا ہے اے ماتا یہ جیُو دیوتا آدمی
یا کتّا یا بلی یا سُور وغیرہ جس جُون میں جنم پاتا ہے پرمیشور کی مایا سے اُسی جُون میں ہمیشہ رہنے کی اِچھا رکھ کر
خوش رہتا ہے اور مَن اُس کا بغیر دَیا اور کرپا پرمیشور کے سنسار سے برکت نہیں ہوتا اور جس بدن کو اپنا
جانکر پالتا ہے وہ بدن اس کا قائم نہیں رہتا ستوگُن اور رجوگُن اور تموگُن تین طرح کا سوبھاؤ ہوتا ہے
جس کو رجوگُن زیادہ ہوتا ہے وہ راجسی کرم کر کے سَت لوک میں جاتا ہے اور تموگُن زیادہ رہنے سے
پاپ کرنے والا آدمی پاتال میں نیچ نرک کے پڑتا ہے اور ستوگُن کی راہ سے شُبھ کرم کرنے والا دیولوک
میں پہونچتا ہے اور اے ماتا سب جیوؤں کی گت تینؔ طرح پر جان کر جپ تپ دان آدک جو اچھے کرم ہیں
اُس کو بھی راجسی اور تامسی اور ستوگنی سمجھو جس کا جیسا سوبھاؤ ہوتا ہے اُس کا من اُسی بات میں لگ کر وہی
کام وہ کرتا ہے اور یہ جیُو اپنے سوبھاؤ کے موافق کرم کر کے بار بار سنسار میں جنم لیکر دُکھ بھوگتا ہے اور آواگون سے
نہیں چھوٹتا جس طرح کنویں سے پانی بھرنے کے واسطے ایک رہٹ چرخی کا بنا کر اُس میں ٹِنڈیوں کا ہار اوپر
سے پانی تک پہنا کر اُس رہٹ کو گھماتے ہیں اُس میں اوپر کی ٹِنڈیا پانی گر جانے سے خالی ہو کر دوسری ٹِنڈیوں
میں نیچے پانی بھر جاتا ہے اسی طرح اس جیُو کی گت سمجھنا چاہیئے کہ ایک تن سے نکل کر بہت کرموں کا پھل
شُبھ یا اشُبھ جیسا کیا ہو بھوگنے کے پیچھے دوسرے شریر میں جاتا ہے اور جس تن میں جیسا کرم کرے اُسی کے
موافق دوسرا تن پاتا ہے یہ بات سُن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج جو یہی حال ہے تو جیُو کا چھٹکارا اس
دُنیا سے کبھی نہیں ہو سکتا تب کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا جنم اور مرن چھوٹنے کی تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں
سُنو کہ سچ بولنا آچار سے رہنا سب جیوؤں کی رچھّا کرنا بے مطلب بہت نہ بکنا بدھ کو نہ بگاڑنا بُری سنگت اور
بُرے کام سے الگ رہنا سدا پرسن چت رہنا جتنا پرمیشور دیوے اُس پر سنتوکھ رکھنا کسی کے پاس دولت
دیکھ کر ڈاہ نہ کرنا شُبھ کرم کر کے دُنیا میں نیک نام ہونا کسی بات کی بدنامی نہ لینا کسی پر غصہ نہ کرنا دھرم سے کمائی
کر کے اپنے دن کاٹنا پرمیشور کے چرنوں میں پریت رکھنا پرمیشور کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا اور [illegible] رزق
دینے والا جانے رہنا کسی جیُو کو مار کر دُکھ نہ دینا پرناری سے پرسنگ نہ کرنا سادھ سنت براہمن کی سیوا کرتے رہنا
پرمیشور کی کتھا اور کیرتن سُننا پرمیشور کے نام کا بھجن کرنا بڑوں کی سیوا میں رہ کر کبھی اُن کا اَنادر نہ کرنا بُری اور
بھلی سب باتوں کو پرمیشور کی اچھا پر سمجھنا اپنے کرم اور دھرم میں لگے رہنا اے ماتا جو جیُو آدمی کا تن پا کر
اس طرح کے کرم کرتا ہے وہ جیُو آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے یہ سب گیان بغیر ست سنگ
کیے اور بغیر کتھا پُران سُنے نہیں ملتا ہے اس واسطے آدمی کو مہاتما اور گیانی لوگوں سے پریم رکھنا بہت ضروری ہے

جتنا زیادہ بہت ست سنگ کریگا اُتنا ہی زیادہ فائدہ اُس کو ہوگا ادھرمی لوگوں کی سنگت کرنے میں جو پہلے سے کوئی گُن اُس میں ہوگا وہ بھی جاتا رہے گا اور جگت میں پر استری گامی اور جواری اور لوبھی اور چور اور شراب پینے والا اور چغلخور اور جھوٹ بولنے والے اور اپنا شریر پالنے والے ہوکر جو سُکھ کے واسطے اپنا دھرم چھوڑ دیتے ہیں ایسے لوگوں کی سنگت کبھی نہ کرنا چاہیئے ایسے لوگوں سے یکساعت سنگت کرنے میں بھی عقل خراب ہوجاتی ہے چِت کا بننا بہت مشکل ہوکر خراب ہونے میں دیر نہیں لگتی اور جو لوگ پرائی استری سے بھوگ کرتے ہیں اُن کا گیان اور دھرم دونوں خراب ہوجاتے ہیں اس لیے اپنی بیٹی اور بہن کے پاس بھی اکیلے میں بیٹھنا نہ چاہیئے کس واسطے کہ آدمی کا دل ہر ساعت ایک طرح پر نہیں رہتا اور کامدیو ایسا بُرا ہے کہ آدمی کا گیان لے کر اس سے بہت پاپ کراتا ہے ایک سمے برھما جی جو سب جگت اور چاروں بید کے پیدا کرنے والے اور ہمیشہ گیانی رہ کر بید کے موافق دھرم اور ادھرم کا بچار رکھنے والے ہیں سرسوتی نام اپنی بیٹی کے پاس اکیلے بیٹھے تھے پرمیشور کی مایا سے اس لڑکی کی خوبصورتی دیکھ کر برھما جی کے من میں پاپ سمایا جب برھما جی کامدیو کے نشے سے متوالے ہوکر اپنی بیٹی کے ساتھ بھوگ کرنے کے واسطے چلے تب وہ لڑکی دھرم روپی ان کا یہ حال دیکھتے ہی بہت شرمندہ ہوکر ہرنی کا روپ رکھ کر وہاں سے بھاگی اور برھما جی ہرن کا روپ رکھ کر اس کے پیچھے دوڑے اُس وقت سنکادک ان کے بیٹوں نے جو پرمیشور کا اوتار ہیں وہاں پر آکر برھما جی کو بہت سمجھایا تب برھما جی نے گیان پراپت ہونے سے بہت شرمندہ ہوکر وہ تن اپنا چھوڑ کر دوسرا تن دھر لیا اے ماتا دیکھو برھما جی جن کے بنائے ہوئے رکھیشور اور مُن اور پرجا آدک سب سنساری جیو ہیں کامدیو کے بس ہوکر اُن کی یہ دُردشا ہوئی تو سنساری جیو جو ہمیشہ اگیان سے بھرے رہتے ہیں اُنکی کیا سامرتھ ہے جو کامدیو کے زور کو روک سکیں جس طرح آندھی کے چلنے سے درخت کے پتے اور گھاس اور تنکے اُڑتے اور ہلنے لگتے ہیں اسی طرح جب کامدیو پرمیشور کی مایا سے اپنا زور کرتا ہے تب جوگی اور رکھیشور وغیرہ سب کسی کا من چلائمان ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے اور میری مایا دو روپ رکھ کر سنسار میں گھُستی ہے ایک تو جڑ روپ دولت اور دوسرا چیتن روپ اِستری انھیں دونوں روپ میں سنساری لوگ لپٹ کر خراب ہوتے ہیں چیتن روپ مایا تو چھوٹ بھی سکتی ہے پر جڑ روپ مایا نہیں چھوٹ سکتی ہے اس کے موہ میں سب آدمی پھنسے رہتے ہیں جو کوئی پوچھے کہ آدمی چیتن چولا ہوکر جڑ روپ میں کیوں پھنستا ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اچھا گانے والا تال اور سُر کا جاننے والا جنگل میں جب الغوزہ بجا کر گاتا ہے تب ہرن وغیرہ جنگلی جانور اُس آواز پر فریفتہ ہوکر اُس گانے والے کے پاس آکر کھڑے ہوجاتے ہیں تب وہ اُن کو پکڑ کر بہت دُکھ دیتا ہے اسی طرح دُنیا کے لوگ پرمیشور کا بھجن اور اسمرن جو سُکھ کی کھان ہمیشہ کے واسطے چھوڑ کر جڑ روپی مایا سے اپنا سُکھ چار دن کی زندگی کا اچھا جانتے ہیں اور مایا روپی جال میں لپٹنے سے بہت دُکھ پاکر پیچھے پچھتاتے ہیں ۔

بتیسواں ادھیائے

گیان سمجھانا کپل دیوجی کا دیوہوتی کو تین طرح سے

کپل دیوجی بولے کہ اے ماتا ہم نے تم سے استری اور دولت دونوں کو بُرا کہا تمھارے من میں اس بات کا سندیہہ ہوا ہوگا کہ دنیا میں سب جیو استری سے پیدا ہوتے ہیں اور دولت سے سب طرح کا سُکھ ملتا ہے جو اِن دونوں کو چھوڑ دے تو دُنیا کا کام کس طرح چلے اس کا حال میں تم سے کہتا ہوں سنو کہ ہم نے دولت اور استری کو چھوڑ دینا گرہستھ آشرم کے واسطے نہیں کہا ہے بلکہ جو لوگ گرہستی چھوڑ کر پرمیشور کے نام پر سادھ اور بیراگی اور سنیاسی ہوکر بن یا تیرتھوں میں رہ کر جنم اپنا پرمیشور کے دھیان اور یاد میں گزارتے ہیں اُن لوگوں کو دولت اور استری کی سنگت نہ کرنا چاہیئے اور جو آدمی گرہستھ آشرم اور اپنے برن میں رہ کر پرمیشور کا بھجن کر کے بھوساگر پار اُترا چاہے وہ اپنی بیاہتا استری سے خوبصورت یا بدصورت جیسی ہو اُسی سے پریت رکھ کر دوسری استری کا پرسنگ نہ کرے اور دوسری استری ملنے کے واسطے چاہنا نہ رکھ کر جتنا دھن تھوڑا یا بہت پرمیشور اُس کو دے اُتنے میں اپنا پروار پالن کر کے ادھرم اور پاپ کی اِچھا نہ رکھے اور گرہستھ آشرم کو اُچت ہے کہ ہر روز دیو کرم اور پتر کرم اور ٹھاکرجی کی پوجا اور سیوا کر کے اُن کو بھوگ لگا کر بھوجن کیا کرے اور پرمیشور کے اوتار لینے کی کتھا اور لیلا اور کیرتن سُن کر اُس میں اپنا دھیان لگائے رہے اور اپنے مقدور کے موافق سادھ سنت بیراگی اور براہمن کے کھانے اور کپڑے کی خبر لیا کرے اور جگیہ اور تپ اور دان اور برت وغیرہ جو کچھ اُتم کرم کرے اُس کا پھل پرمیشور کے نام پر اَرپن کر دے اور اپنے کل اور پروار کے لوگوں کو ایسا جانتا رہے کہ یہ سب میرے واسطے دنیا میں پاؤں کی بیڑی ہیں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اُن کے پھندے سے چھوٹ سکوں اس جال سے چھُڑانے والے نارائن ہی ہیں اس طرح کا بچار اپنے من میں رکھ کر اوپر من سے اُن کی پالنا کیا کرے گرہستھ کو اپنا من برکت رکھنا چاہیئے اور بیراگی اور سنیاسی کو سنساری سُکھ کا چھوڑ دینا اُچت ہے اور ہر بھگت گرہستھ کے لچھن ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ جس طرح پانی میں کمل کا پھول پانی سے الگ رہتا ہے اُسی طرح ہر بھگت گرہستھ بھی ظاہر میں گرہستھی میں رہ کر من اپنا سنساری مایا سے دُور رکھے اور من اپنا پرمیشور کے دھیان میں لگائے رہے تو ایسا گرہستھ بھی مرنے کے بعد سورج منڈل میں ہو کر بیکنٹھ کو جاتا ہے۔ اب اگیان گرہستھوں کے لچھن سنو کہ وہ لوگ دیوتا اور پتر اور پوجا اور سیوا اور دان اور پُن کچھ نہ جان کر پرمیشور کے بھجن اور اَسمرن اور کتھا اور کیرتن میں پریت نہیں رکھتے صرف اپنا پروار پالتے اور اندریوں کو سُکھ دینے میں جنم اپنا گنواتے ہیں لیکن بغیر گیان اور بھجن اور بھگت پرمیشور کے اُن کو کچھ سُکھ اور آنند نہیں ملتا وہ لوگ مرنے کے پیچھے چندر منڈل میں ہو کر پتر لوک کو جاتے ہیں کچھ دن وہاں رہ کر پھر سنسار میں جنم لے کر اپنے کرموں کا پھل پاتے ہیں اور اُترائن سورج کے شکل پچھ میں

دن کے وقت مرنے والا آدمی سورج منڈل میں ہو کر بکنٹھ کو جاتا ہے اور دچھناین سورج کے کرشن پچھ میں رات کے وقت مرنے والے آدمی چندر منڈل کی راہ سے دیولوک میں جاتے ہیں اور وہاں کا سُکھ اپنے کرم کے موافق بھوگ کر اُن کو پھر دنیا میں جنم لینا پڑتا ہے اور پاپی آدمی نرک میں رہنے کے بعد چوراسی لاکھ جون میں جنم پا کر دُکھ بھوگتا ہے جب تک آدمی خواہش اور اندریوں کا سُکھ نہیں چھوڑتا تب تک اُس کا شریر انگوٹھے کے برابر بنا رہ کر آواگون میں پھنسا رہتا ہے اور مُکت ہو جانے سے وہ شریر اُس کا چھوٹ کر پھر سنسار میں جنم نہیں پاتا ہے اور اے ماتا سوائے اِس کے اور ایک حال مُکت ہونے کا کہتا ہوں سُنو کہ میری راجسی بھگت کرنے والے آدمی کئی جنم میں مُکت ہوتے ہیں اور ساتوکی بھگت کرنے والے مرنے کے بعد پہلے برھم لوک میں جاتے ہیں اور میعاد ختم ہو جانے کے بعد وہاں سے گر کر دوسرے جنم میں مُکت پاتے ہیں اور نرگن بھگت کرنے والے آدمی شریر چھوڑنے کے پیچھے سیدھے بکنٹھ کو چلے جاتے ہیں سوائے اسکے اور تین راہ مُکت کی ہیں وہ بھی سُنو۔ ایک وہ آدمی جو اپنے برن (ذات) کے موافق جیسا بید اور شاستر میں سب برنوں کا دھرم لکھا ہے کرم کر کے بُرے کرموں سے بچا رہتا ہے دوسرے جو کوئی پرمیشور کی پوجا اور اُپاسن (یاد) پریم کے ساتھ کرتا ہے تیسرے وہ آدمی جو پرمیشور کا چمتکار سب جیوؤں میں برابر دیکھ کر کسی سے دشمنی نہیں رکھتا ہے ایسے لوگ بھی مُکت پدوی پر پہونچتے ہیں جس طرح اُوکھ کے رس سے مصری اور شکر اور گُڑ بنتا ہے تو جڑ ان تینوں کی اوکھ ہی ہے اسی طرح بھگت اور پوجا اور جوگ آدمی کی الگ الگ راہ ہو کر ٹھکانا پہونچنے سب راہوں کا نارائن جی کے چرن ہی ہیں اے ماتا گرہستھ یا برھم چاری یا بان پرستھ یا سنیاسی یا جوگی یا جتی کوئی ہو جس کو پرمیشور کے چرنوں میں پریت ہے وہ مُکت کو پاتا ہے اور جو آدمی پرمیشور سے پریم نہیں رکھتا ہے اُس کے پچھلے جنموں کے پاپ اُدے ہوئے جانو کہ امرت کو چھوڑ کر کھاری پانی سمدر کا پی کر اُس میں میٹھا سواد ڈھونڈھتا ہے جس طرح سور کو گھی شکر کھلاؤ تو اُس کو اچھا نہیں لگتا ہے بشٹھا ہی اچھی لگتی ہے اسی طرح جس جگہ پرمیشور کی کتھا اور کیرتن ہر بھگت لوگ کہتے ہیں اُس جگہ سے وہ ادھرمی اُٹھ جاتا ہے اور جہاں راگ اور رنگ اور چغلی اور بُرے کرم کرنے والوں کی سنگت رہتی ہے وہاں خوشی سے مَن لگا کر بیٹھتا ہے۔ دوہا

	تُلسی پچھلے پاپ سے ہر چرچا نہ سُہائے		جیسے جُر کے جوُر سے بھوجن کی رُچ جائے	

اے ماتا میرے چرنوں میں پریت کرنے والے کا چت دُنیا کے بُرے کاموں سے جلد الگ ہو کر اپنا بھلا اور بُرا اُس کو دکھلائی دیتا ہے اور میں نے یہ سب گیان جو تم سے کہا اُس کو اچھی طرح یاد رکھ کر کبھی نہ بھولنا اُس گیان کو یاد رکھنے کے تم کو یہ بان چھوڑنے اور کردم جی اور میرے بچھڑنے کا دُکھ نہ جان پڑے گا اور کلجگ باسی یہ گیان سُن کر اسی کے موافق کرنے سے بھوساگر پار اُتر جاویں گے اور اس گیان کے پرتاپ سے تم بھی مُکت پدوی پر پہونچو گی۔ دوہا

	یہی گیان اُپدیش کو کہے سے چیت لائے		بھوساگر سے پار ہو انت ملین جُدا ئے	

تینتیسواں ادھیاے

جانا کپل دیو جی کا پورب کی دِشا میں اور مکت ہونا دیوہوتی کا سرسوتی کے کنارے بیٹھکر

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی یہ سب گیان دیوہوتی نے سُن کر کپل دیو جی کو ڈنڈوت کر کے بنتی کی کہ اے دینا ناتھ تمہارے گیان اُپدیش کے پرتاپ سے مجھ کو سنساری مایا اور موہ کردم جی کے بجوگ کا دُکھ سب چھوٹ گیا اور آپ ایسے جگت کے کرتا تِرلوکی ناتھ نارائن جی نے میرے گربھ میں باس کیا اس لیے میرا گیان چھوٹ کر اب مجھ کو گرہستھی کی اِچھا نہیں رہی مہاپرلے ہونے کے وقت برہماد ک دیوتا آپ کی مایا میں سما کر ناش ہو جاتے ہیں اور وہ مایا تمہارے روپ میں مل کر رہتی ہے اور آپ ابناشی پُرش بالک روپ انگوٹھے کے برابر ہو کر اکیلے برگد کے پتے پر چھیر سمدر میں شئین کرتے ہیں اور اوتار دھارن کرنا آپ کا کیول اپنی اِچھا ہی سے ہے آپ جس وقت جیسا روپ چاہتے ہیں ویسا ہی دھارن کر لیتے ہیں جس طرح پہلے آپ نے باراہ اور مَتس اور کچھ اور نرسنگھ اور باون آدک اوتار اپنی اِچھا سے دھارن کیا اور اپنا سروپ اور لیلا ہر بھگتوں کو دکھلانے اور سُکھ دینے کے پیچھے بیکنٹھ کو چلے گئے تھے اُسی طرح اب بھی آپ نے کرپا اور دَیا کر کے میرے گربھ سے پرگٹ ہو کر مجھ کو گیان سکھلایا اور گیان روپی دوا دے کر سنسار روپی بھاری روگ میرا چھڑا دیا اتنی کتھا سنا کر میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی یہ سب استُت دیوہوتی کی سُن کر کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا تم اس سورج روپی گیان کو بہت اچھا جان کر ہر کسی سے مت کہنا اور ہمیشہ یاد رکھنا جس طرح سورج کے پرکاش سے اندھکار مٹ جاتا ہے اسی طرح یہ گیان یاد رکھنے سے آدمی کی اگیانتا مٹ جاتی ہے اور گرو اور براہمن اور سادھ اور بیشنو اور ہر بھگتوں کو یہ گیان سُنانا اور ادھرمی اور مورکھ اور چور اور لالچی اور جھوٹے اور چغلخور سے مت کہنا اور جو آدمی گرو اور پرمیشور سے بمکھ رہ کر دوسرے کا اُپکار نہ مانے اور گرو کی بات کا یقین نہ کرے اُس کو بھی یہ گیان نہ سُنانا ادھرمی اور مورکھ لوگوں کو گیان سکھلانا کیسا ہوتا ہے جیسے کوئی رسائن یعنی سونا بنانے کی راکھ پانی میں ڈال دے یہ بات کہکر کپل دیو جی بولے کہ اے ماتا اب میں گنگا ساگر کو جاتا ہوں تم کو جس چیز کی چاہنا ہو مانگ لو یہ بات سُن کر دیوہوتی نے کہا کہ اے مہاراج جس کے تمہارے برابر بیٹا پیدا ہو اُس کو پھر کس چیز کی چاہ رہے گی یہ بات اپنی ماتا سے سُن کر کپل دیو جی پورب دشا کو چلے گئے اور دیوہوتی نے من اپنا سنساری مایا سے برکت کر کے بمان وغیرہ کو اُسی جگہ چھوڑ دیا اور سرسوتی کنارے بیٹھ کر نارائن جی کے چرنوں کا دھیان اور اُن کے نام کا اسمرن اپنے سچے مَن سے کرنے لگی دھیان کرتے کرتے بدن اُس کا پانی کی طرح بہہ کر سرسوتی ندی میں مل گیا اور جیتن آتما مکت پدوی پر پہونچا اور جب کپل دیو جی سمدر کنارے گنگا ساگر پر پہونچے تب سمدر نے بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا اور پرکرما اور استُت کر کے اُن کو بیٹھنے کے واسطے آسن دیا تب وہ اس واسطے وہاں بیٹھ کر جوگ ابھیاس کرنے لگے جس میں

کلجگ باسی لوگوں کو جو جوگ اور تپ نہیں کر سکیں گے میرے درشن سے جوگ ابھیاس کا پھل ملے سو یہ استھان کپل دیو مُن کے بیٹھنے کا کلکتہ شہر کے پاس گنگا ساگر میں ابتک موجود ہے بہت لوگ اُن کے درشن کے واسطے کلکتہ کی راہ سے وہاں جاتے ہیں اور کپل دیو جی نے وہاں بیٹھ کر شنک نام رکھیشور آدک کو سانکھیہ جوگ گیان پڑھایا تھا اتنی کتھا سنا کر شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو سانکھیہ جوگ گیان کپل دیو جی نے دیوہوتی سے برنن کیا تھا وہی گیان میں نے تم کو سُنایا اور سانکھیہ جوگ کا تتو (سار) یہی ہے کہ آتما کو ابناشی اور اپنے شریر کا ناش سمجھ کر من اپنا سنساری مایا میں نہ لگاوے اور میترے جی نے بدُر جی سے کہا کہ میں نے کپل دیو اوتار کی کتھا تم کو سُنائی جو کوئی اُس کو سچے من سے کہے یا سُنے وہ آدمی دُنیا میں چاہا ہوا پھل پاکر انت سمے مُکت پدوی کو پاویگا

	دوہا	
تجت نہ لُوٹے جھوپڑی کردم بجے بمان		کردم ہوتے ات سرس کست جیو ابھمان

اسکندھ چوتھا

دچھ پرجاپت کی جگیہ میں ستی جی کا تن تیاگ کرنا اور ہماچل پربت کے یہاں پاربتی نام سے جنم لینا اور دھرو بھگت اور راجا پرتھو کی کتھا

پہلا ادھیاے

پیدا ہونا اور تپ کرنا اترمُن کا اور جنم لینا چندرما اور دتاترے اور دُرباسا رکھی کا اترمُن کے یہاں

	دوہا	
بار بار بنوؤں تنھیں ہر دُکھن بُدھ دیو		نر نارائن گراپت بیاس دیو شُک دیو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدُر جی اب ہم سنسار پیدا ہونے کا حال کہتے ہیں سنو کہ برہما جی سے مریچ نام بیٹا پیدا ہوا اُس سے کشب اور کلا نام دو بیٹے پیدا ہو کر اُس سے آگے بہت سنتان ہوئی جس کا حال چھٹے اسکندھ میں آوے گا اب میں سوایمبھو مُن کی اولاد کا حال کہتا ہوں سنو کہ راجا سوایمبھو مُن کے دیوہوتی وغیرہ تین بیٹی اور اُتان پاد اور پریہ برت نام دو بیٹے پیدا ہوئے دیوہوتی کا بواہ کردم رکھیشور سے ہوا جس کے یہاں کپل دیو بھگوان نے اوتار لیا تھا اُن کا حال میں کہہ چکا اب دونوں بیٹیوں کا حال سُنو کہ ایک بیٹی کا بواہ دچھ پرجاپت سے اور دوسری لڑکی کی شادی رُچ پرجاپت سے جب سوایمبھو مُن نے کر دی تب

رُچ پرجاپت کے اُس استری سے اترنام بیٹا پیدا ہوا اور اتر سے تین بیٹے ہوئے اتنی کتھا سُن کر بدُر جی نے میترے رکھیشور سے کہا کہ اے مہاراج اتر کے بیٹوں کے پیدا ہونے کا حال کہیے تب میترے جی نے کہا کہ اے بدُر جی اتر نے بھی برہما جی کی آگیا سے دنیا پیدا کرنے کی اِچھا کر کے من میں ایسا بچار کیا کہ میرے لڑکے کو بھی سنساری جیو پیدا کرتے ہوں گے اس واسطے پہلے پرمیشور کا تپ کر کے پیچھے سے سنتان پیدا کروں جس میں اولاد دھرماتما ہو ایسا بچار کر اتر مُن اپنی استری اَنُ سویا سمیت تپ کرنے لگے لیکن کسی دیوتا کا نام نہ لیکر کرتا کہہ کر تپ کرنے لگے جب سولہ برس تپ کرتے ہوئے بیت گئے تب برہما اور بشن اور مہادیو جی تینوں دیوتاؤں نے آکر اتر مُن کو درشن دیا اتر مُن نے تینوں دیوتاؤں کی بہت پوجا اور استت کر کے کہا کہ اے مہاراج میں نے تو ایک دیوتا کا تپ کیا تھا آپ تینوں دیوتاؤں نے کس واسطے مجھ کو درشن دیا اب میں اپنی کامنا کس سے مانگوں یہ بات سُن کر بشن جی نے اتر مُن کو یہ جواب دیا کہ تم تپ کرتے وقت کرتا کا نام لیتے تھے سو ہم تینوں کرتا ہیں ایک ایک کام اُتپت اور پالن اور ناش دنیا کا کرتے ہیں اور ہم لوگوں نے آد نرنکار جوت کی اِچھا سے جنم لیا ہے اور وہ نرگن نرنکار کچھ روپ اور ریکھا نہ رکھ کر کسی کو اپنا درشن نہیں دیتے اور اُن کو کوئی اس آنکھ سے دیکھ نہیں سکتا لیکن سب کام دنیا کا اُن کی آگیا سے ہو کر ہم لوگ اپنے اپنے کام پر جس کا برنن اوپر ہو چکا ہے اُن کی طرف سے موجود ہیں جو تم کو اِچھا ہو ہم لوگوں سے بردان مانگ لو ہم تم کو دیں گے یہ بات سنتے ہی اتر مُن نے ڈنڈوت کر کے اُن سے کہا کہ اے مہاراج میں بھاگوان اور دھرماتما سنتان چاہتا ہوں تب برہما اور بشن اور مہادیو جی اتر مُن کو اُن کی اِچھا کے موافق بردان دے کر اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور اتر مُن کے یہاں دتاترے تو بشن بھگوان کی کرپا سے اور دُرباسا شری مہادیو جی کے آشرباد سے اور چندرما برہما جی کی دیا سے ان تینوں نے جنم لیا اُن میں دُرباسا بڑے کرودھی آنکھ کھولے ہوئے پیدا ہوئے پھر دُرباسا اور دتاترے اور چندرما سے بہت اولاد ہوئی اُن کے نام سنسکرت بھاگوت میں لکھے ہیں اتنی کتھا سُنا کر میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدُر جی یہ سوایمبھومن کی دوسری لڑکی جو رُچ پرجاپت کے ساتھ بیاہی گئی تھی اُس کی سنتان کا حال تم کو سُنایا اب تیسری لڑکی جو دچھ پرجاپت کے ساتھ بیاہی گئی تھی اُس کی سنتان کا حال سنو کہ دچھ پرجاپت کی اُس استری سے ساٹھ لڑکیاں پیدا ہو کر اُن میں ستی نام لڑکی کا بیاہ شری مہادیو جی سے ہوا تھا۔

دوسرا ادھیائے

بُرا ماننا دچھ پرجاپت کا مہادیو جی سے اور شاپ دینا شری مہادیو جی کو

بدُر جی نے اتنی کتھا سُن کر میترے رکھیشور سے پوچھا کہ اے مہاراج ستی جی نے اپنا تن کس طرح تیاگ دیا تھا

اس کا حال برنن کیجئے میترے رکھیشور نے کہا کہ ستی جی کا بواہ ہونے کے بعد ایک دن مہادیو جی بہت دیوتا
اور رکھیشوروں سمیت برہما جی کی جگیہ کرنے کی سبھا میں بیٹھے تھے اُس وقت دچھ پرجاپت وہاں پر آئے تو سب نے
اُن کو بڑے آدر بھاو سے بٹھالا لیکن اُس وقت مہادیو جی جو اپنی آنکھ بند کیے ہوئے پرمیشور کے دھیان میں
ڈوبے ہوئے تھے نہیں اُٹھے اور مہادیو جی نے دچھ پرجاپت کو ڈنڈوت بھی نہ کی اس لیے دچھ نے کرودھ کر کے
کہا کہ ان کو لوگ گیانی اور تپسی اور ست بادی جو کہتے ہیں سو جھوٹ ہے ان کا نام دیوتاؤں نے برتھا مہادیو
رکھا ہے ہم نے بھول کر برہما جی کے کہنے سے اپنی بیٹی کا بواہ مہادیو جی سے جو ایک لوکپال کے برابر ہیں کیا
یہ اس بواہ کے لائق نہ تھے میری لڑکی بیاہنے سے دیوتاؤں میں ان کی عزت بڑھ گئی اس سے ان کو ایسا
غرور پیدا ہوا کہ میرے داماد ہو کر مجھے ڈنڈوت بھی نہیں کرتے میں نے ستی ایسی لڑکی مہاسندری اور مرگ نینی
مہادیو ایسے بھوتوں کے ماجا کو جو دن رات مرگھٹ پر بیٹھے رہتے ہیں بیاہ دی جس طرح کوئی آدمی شودر کو بید
پڑھا دے یہ دُر بچن کہنے کے پیچھے دچھ پرجاپت نے اسی سبھا میں کھڑے ہو کر برہما جی وغیرہ دیوتا اور رکھیشوروں
کے سامنے مہادیو جی کو یہ شاپ دیا کہ آج سے کوئی جگیہ میں مہادیو جی کا حصہ نہ نکالے شری مہادیو جی یہ شاپ
سننے پر بھی کچھ جواب نہ دے کر اُسی طرح چُپ چاپ پرمیشور کے دھیان میں بیٹھے رہے جب دچھ پرجاپت ایسا
شاپ دے کر اپنے گھر چلا گیا تب نندی گن نے بچار کیا کہ دیکھو اس براہمن نے ہمارے سوامی شیو شنکر بھولا ناتھ
کو بے اپرادھ ہی شاپ دیا ہے اس سے میں بھی براہمن کو شاپ دوں گا ایسا بچار کر نندی گن نے سب
سبھا والوں کو سُنا کر کہا کہ اے دچھ میں تجھ کو اور سب براہمنوں کو یہ شاپ دیتا ہوں کہ براہمن لوگ بید اور پُران
پڑھنے پر بھی اپنے پرلوک کا سوچ نہ رکھیں اور اپنے جپ تپ پوجا پاٹھ کا پھل آدمی کے ہاتھ بیسیا اور روپیہ
لے کر بیچیں اور بغیر پالاگن کے سب کو اسیس دیویں اور سب جگہ بھوجن کریں دھرم ادھرم کا بچار نہ کریں یہ
شاپ نندی گن کا سُن کر بھرگ رکھیشور نے جو اُس سبھا میں بیٹھے تھے کہا کہ اے نندی گن تم نے دچھ پرجاپت نام
ایک براہمن کے اپرادھ کرنے کے بدلے میں سب براہمنوں کو برتھا شاپ دیا اس لیے میں بھی مہادیو جی کے
بھگت اور سیوکوں کو شاپ دیتا ہوں کہ وہ لوگ شراب پی کر پرلوک کا ڈر نہ رکھیں اور اپنے بدن میں راکھ مل کر
کانوں میں بڑا بڑا چھید کریں اور مہادیو ہی کی طرح جوگیوں کا بھیس بناویں اور پوجا اور پاٹھ کرنے کا پھل انکو نہ ملے
جب شاپ ہو چکا تب دچھ پرجاپت اپنے مکان پر آئے اور مہادیو جی بھی یہ جھگڑا نندی گن اور بھرگ رکھیشور کا
دیکھتے ہی نندی بیل پر چڑھ کر کیلاس کو چلے گئے اور سمادھ لگا کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے اور سب دیوتا اور
رکھیشور آدک بھی یہ حال دیکھنے سے اُداس اور دُکھت ہو کر اپنے اپنے گھر چلے گئے اور دچھ پرجاپت نے اپنے
گھر پہونچ کر یہ بچار کیا کہ میں نے دیوتا اور رکھیشوروں کی سبھا میں ایسا شاپ دیا کہ کوئی مہادیو جی کا بھاگ جگیہ میں
نہ نکالے لیکن اس بات کو پہلے مجھی کو شروع کرنا چاہیئے جب میں اپنے گھر جگیہ کر کے سب دیوتا اور رکھیشوروں
اور براہمنوں کو بُلا کر مہادیو کا بھاگ جگیہ میں نہ دونگا تب زیادہ اپمان ہو کر کوئی آدمی بھی اُن کا بھاگ جگیہ میں

نہ نکالے گا ایسا بچار کر دچھ پرجاپت نے اپنا تیج اور پرکاش بڑھنے کے واسطے جگیہ کی تیاری کر کے سب دیوتا اور دیت اور رکھیشور اور تپسی اور گندھرب اور کنر وغیرہ کو نیوتا بھیج دیا۔

تیسرا ادھیاے

جانا سب دیوتا اور گندھرب آدک کا اپنے اپنے بمانوں پر چڑھ کر دچھ پرجاپت کی جگیہ میں اور دیکھنا ستی جی کا کیلاس پربت سے

میترے جی بولے کہ اے بدر جی جب دچھ پرجاپت کے نیوتا بھیجنے سے سب دیوتا اور دیت رکھیشور منیشور براہمن گندھرب کنر وغیرہ سب اپنی اپنی استریوں سمیت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنے اور تیاری کرنے کے بعد اچھے اچھے بمانوں پر چڑھ کر ہنستے کھیلتے گاتے بجاتے دچھ کے جگیہ میں نیوتا کھانے چلے تب ستی جی نے کیلاس پربت پر مہادیو جی کے پاس بیٹھے ہوئے اُن کے جانے کی آواز سُن کر لوگوں سے پوچھا کہ آج آکاش مارگ میں بھیڑ دکھلائی دینے کا کیا سبب ہے یہ بات سُن کر مہادیو جی کے گن بولے کہ تمھارے پتا دچھ پرجاپت کے یہاں جگیہ ہے اس سے سب دیوتا اور رکھیشور آدک اپنی اپنی استریوں سمیت وہاں نیوتا کھانے جاتے ہیں یہ سُنتے ہی ستی جی نے من میں اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو میرے باپ نے اپنی جگیہ میں اور اور لوگوں کو نیوتا بھیجا اور مجھ کو اور مہادیو جی سوامی کو نہیں بُلا کر میرا اپمان کیا جو کام کاج کی بھیڑ میں وہ بھول گئے ہوں گے تو ماتا پتا اور گرو اور متر کے گھر اتسو ہونے پر بِنا بلائے بھی جا کر کام اور ٹہل کرنا چاہیئے اس میں کچھ اپمان نہوگا اس لیے وہاں جا کر سب سے مل بھینٹ کر آنند دیکھنا چاہیئے اور میرے نہ جانے سے دیوتا آدک کی استریاں وہاں اکٹھی ہو کر آپس میں کہیں گی کہ کیا بھید ہے جو دچھ پرجاپت نے ستی جی کو نہیں بُلایا اس میں میرے ماتا پتا کی نام دھرائی ہوگی اور میرا اپمان ہو کر مرتے دم تک اس بات کا پچھتاوا من میں رہے گا ایسا بچار کر ستی جی نے مہادیو جی سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو میرے پتا کی جگیہ میں سب دیوتا آدک اپنی اپنی استری ساتھ لے کر نیوتا کھانے جاتے ہیں جو میرے ماتا اور پتا نے کام کاج کی بھیڑ میں بھول کر آپ کو اور مجھ کو نہیں بُلایا تو میرا اور اُن کا ایک واسطہ ہے بنا بُلائے جانے میں کچھ لاج نہیں ہے سسر کو باپ اور گرو کے برابر جان کر بغیر بُلائے بھی اُس جگیہ میں جانا اُچت ہے وہاں میری سب بہن اپنے اپنے پت کے ساتھ آویں گی مجھ کو بہت دنوں سے یہ ابھلاکھا تھی کہ کوئی کام خوشی کا میرے باپ کے گھر ہو تو میں بھی وہاں تمھارے ساتھ جاؤں آپ دیا کر کے مجھ کو اپنے ساتھ لے کر وہاں چلیے سب سے بھینٹ ہو کر بڑا آنند دکھلائی دے گا یہ بات ستی جی کی سنتے ہی مہادیو جی نے پرجاپت کی دشمنی کا سب حال سنا کر کہا کہ اے ستی جی تمھارا باپ ہم سے دشمنی رکھتا ہے جو وہ ہم سے بُرا نہ مانتا تو بغیر بُلائے بھی ہم چلے جاتے اور جو بغیر بلائے اُس کے یہاں جاویں اور وہ ہم کو دیکھ کر آدر نہ کرے یا

اپنا منھ پھیر لیوے یا کوئی کٹھور بچن کہے تو اُس میں اچھا نہ ہوگا کس واسطے کہ تیر اور تلوار کے گھاؤ تو مرہم سے بھی اچھے ہو جاتے ہیں مگر زبان کا گھاؤ جو کسی کے دُربچن کہنے سے کلیجے میں پڑ جاتا ہے وہ کسی طرح اچھا نہیں ہوتا اُس کا علاج ملنا مشکل ہے اس لیے ہم تمہارے پتا کی جگیہ میں نہیں جائیں گے جب مہادیو جی نے جانا منظور نہیں کیا تب ستی جی بنتی کر کے بولیں کہ اگر آپ نہیں جاتے تو مجھ کو آگیا دیجئے مجھ کو اپنے ماتا اور پتا کے گھر بغیر بلائے جانے میں کچھ شرم نہیں ہے یہ بات سُن کر مہادیو جی نے کہا کہ اے ستی جی دچھ پرجاپت اپنے راج اور دولت کے غرور میں بھرا ہوا ہے ہماری دشمنی سے تمہارا بھی اپمان کرے گا تب تم بہت دُکھ اُٹھاؤ گی اور تمہارا انادر ہونے سے ہم کو بھی کرودھ پیدا ہوگا ہماری جان میں تمہارا جانا کسی طرح اچھا نہیں ہے پرمیشور کی اِچھا سے ستی جی نے اُن کے سمجھانے پر بھی نہ مان کر پھر مہادیو جی سے کہا کہ میرے وہاں نہ جانے سے میری ساٹھ بہنوں کے نزدیک میرا انادر ہوگا اور وہ مجھ کو طعنہ ماریں گی اس لیے میرے بغیر گئے بات نہیں بنتی ہے مجھ کو آگیا دیجئے کہ میں جلد جاؤں شیو جی نے یہ بات سنتے ہی اپنے من میں بچار کیا کہ دیکھو آج تک ستی جی نے کوئی کام ہماری آگیا کے بغیر نہیں کیا تھا اور آج یہ جانے کے واسطے ایسا ہٹھ کر کے ہمارا کہنا نہیں مانتی ہیں اس سے ہم کو جان پڑتا ہے کہ ان کو وہاں جانے میں اچھا نہ ہوگا ہونہار پربل ہو کر پرمیشور کی اِچھا میں کسی کا کچھ بس نہیں چلتا یہ بچار کر مہادیو جی نے ستی جی سے کہا کہ تم چاہو چلی جاؤ تمہاری خوشی مگر اسکا پھل دیکھو گی -

چوتھا ادھیاے

جانا ستی جی کا اپنے پتا کے گھر اور تن تیاگ کرنا اپنا اسی جگیہ میں

میترے جی بولے کہ اے بدر جی جب شیو جی کے منع کرنے پر بھی ستی جی اپنے پتا کے گھر چلنے لگیں تب مہادیو جی نے کئی گن اپنے اس بچار سے اُن کے ساتھ کر دیے کہ دیکھیں وہاں کیا دشا ہوتی ہے اور ستی جی کے جو کھلونے اور پٹاری وغیرہ تھیں اُسے بھی گنوں کے ہاتھ بھیج دیا جس میں ستی جی کے تن تیاگ کرنے کے بعد وہ سب چیزیں دیکھ کر ہمکو سوچ نہ ہو جب ستی جی دچھ پرجاپت کی جگیہ میں پہونچیں تب دچھ پرجاپت ستی کو دیکھتے ہی منھ اپنا پھیر کر اُن سے کچھ نہ بولا یہ دشا اپنے باپ کی دیکھ کر ستی جی بڑے سوچ سے اپنے من میں کہنے لگیں کہ دیکھو میں نے بُرا کام کیا جو مہادیو سوامی کی آگیا بنا یہاں چلی آئی جیسا اپنے پت کا کہنا نہ مانا ویسا پھل آنکھوں سے دیکھا اب کوئی ایسا بہانہ اور سبب ہو جاوے جس میں جلد یہاں سے پھر شو جی کے پاس چلی جاؤں سوا ستی کی ماتا اور جتنی استریاں اُس جگیہ استھان میں آئی تھیں دچھ پرجاپت کے بُرا ماننے کے ڈر سے کوئی ستی جی کے سر پریت پوربک نہیں بولیں ستی جی یہ حال دیکھ کر دُکھ کے سمدر میں ڈوبی ہوئی جگیہ شالا میں بیٹھی تھیں جب آہُت دینے کا وقت آیا اور جگیہ کرانے والوں نے دچھ سے مہادیو جی کے نام پر آہُت دینے کے واسطے پوچھا

تب دچھ پرجاپت نے شیوجی کو دُربچن کہہ کر اُن سے کہا کہ ہم نے دیوتا اور رکھیشوروں کی سبھا میں مہادیوجی کو
شاپ دیا ہے کہ کوئی جگیہ میں اُن کا بھاگ نہ نکالے اس لیے تم مہادیوجی کے نام پر آہُت مت دو ستی جی یہ
دُربچن سُن کر اور شیوجی کا بھاگ نہ دیکھنے سے جگیہ شالا کے دکھن طرف میں بیٹھی ہوئی کرودھ سے بھر گئیں جب
اُن سے وہ کرودھ روکا نہیں گیا تب اُنھوں نے دچھ سے کہا کہ اے پتا اگیان تم شیوجی کی بڑائی اور مہما نہیں
جانتے وہ سب دیوتاؤں سے بڑے ہیں کسی کے ساتھ دشمنی نہیں کرتے تم برتھا اپنی اگیانتا سے بغیر سمجھے اُن کے
ساتھ بیر رکھتے ہو مہاتما لوگ گن کو لیتے ہیں اوگن کی طرف نہیں دیکھتے اور شیوجی سب گنوں سے بھرے ہوئے صرف
دنیا کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے اپنا روپ بھیانک بنائے رہتے ہیں اُسی کو تم نے دیکھا اور اُن کے
گنوں کو نہیں جانا سنک آدک اور نارد آدک اُن کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں تمھاری
پدوی ایسی نہیں ہے جو تم اُن سے برابری کر سکو تم اُن کو جو تینوں لوک کے جیوؤں میں سریشٹھ ہیں سبھا میں بیٹھ کر
دُربچن کہہ کر انادر کرتے ہو ایسا نہ چاہیئے اور تمھیں کیا کہوں تم میرے پتا ہو لیکن میں تمھارے آگے کرودھ میں
یہ تن اپنا چھوڑے دیتی ہوں جس میں تم ایسے ادھرمی اور اگیانی کے ساتھ شیوجی کا نام رہے تم کو اُنکے ساتھ
ناحق دشمنی کرنے کا حال جان پڑے گا یہ بات کہہ کر ستی جی نے اُس جگہ اُتر منھ بیٹھ کر تن اپنا جوگ ابھیاس کی
آگ سے جلا دیا جب شیوجی کے گنوں نے جو ساتھ آئے تھے یہ حال ستی جی کا دیکھا تب کرودھ کر کے اپنے
اپنے ہتھیار لیکر چاہا کہ جو لوگ یہاں ہیں اُن کو مار پیٹ کر کے دچھ پرجاپت کی جگیہ بگاڑ ڈالیں اُس وقت
بھرگ رکھیشور نے جو اُس سبھا میں بیٹھے تھے اُن گنوں کی اچھا جان کر جگیہ کی رچھا کرنے کے واسطے کچھ
منتر پڑھ کر اگن کنڈ میں جیسے آہُت ڈالی ویسے ہی اگن پُرش اور بیتال اور بیر بھدر تین شخص اُس کُنڈ سے
نکل کر بولے کہ اے رکھیشور ہم کو جو آگیا ہو وہ کریں تب بھرگ رکھیشور نے کہا کہ مہادیوجی کے گن یہ جگیہ مٹانا
چاہتے ہیں تم لوگ ان کو باہر نکال دو یہ بات سنتے ہی اُن تینوں نے مہادیوجی کے گنوں کو دھکا دے کر
جگیہ شالا سے باہر نکال دیا۔

پانچواں ادھیائے

مہادیوجی کے پاس نارد مُن کا آنا اور ستی جی کے تن چھوڑنے اور گنوں کے نکالے جانے کا حال کہنا

میترے جی نے بدُرجی سے کہا جس وقت ستی جی نے تن اپنا تیاگ کیا اور مہادیوجی کے گن سبھا سے
نکالے گئے اُسی وقت نارد مُن یہ سب حال دیکھ کر شیوجی کے پاس کیلاس پربت پر پہونچے شیوجی نے نارد مُن کو
دیکھتے ہی ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھال کر پوچھا کہ ہو مُن ناتھ کہاں سے آنا ہوا نارد جی نے کہا کہ

اے مہاراج آپ کو یہ بات معلوم ہے یا نہیں کہ آج ستی جی نے دچھ پرجاپت کی جگیہ میں آپ کی نندا
سننے سے تن اپنا تیاگ کر دیا اور بھرگ رکھیشور کے منتر پڑھنے سے آپ کے گن لوگ بھی نرادر ہوکر اُس
سبھا سے نکالے گئے اس کی کچھ تدبیر کرنا چاہیئے ایسا کہہ کر نارد مُن چلے گئے اور شیوجی نے ستی جی کا مرنا
سنتے ہی کرودھ کرکے اپنی جٹا کا بال نوچ کر جیسے پرتھوی پر پٹکا ویسے ہی ایک شخص بیر بھدر نام مہابلی اُس جٹا
سے پیدا ہوکر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھے جو آگیا ہو سو کروں شیوجی نے اس کو دیکھ کر کہا کہ تو ابھی بہت جلد دچھ پرجاپت
کی جگیہ میں چلا جا اور سر اُس کا کاٹ کر اگن کنڈ میں ڈال دے اور جو لوگ اُس سبھا میں بیٹھے ہوں اُن سب کو
وہاں سے باہر نکال دے یہ بات سنتے ہی بیر بھدر جس کا بدن پہاڑ کی طرح بڑا تھا ترشول باندھے ہوئے بھوت
پریت کی فوج ساتھ لے کر وہاں سے چلا اور ساعت بھر میں جگیہ شالا میں پہونچ گیا اور دچھ پرجاپت کا سر
کاٹ کر اگن کنڈ میں ڈال دیا اور بھرگ رکھیشور کی داڑھی نوچ ڈالی اور دیوتا اور رکھیشور اور گندھرب اور کنر
اور براہمن لوگ جو اُس سبھا میں تھے اُن کو مار پیٹ کر سب کا انگ بھنگ کر ڈالا اور وہاں سے سب لوگوں کو
باہر نکال کر جگیہ شالا کا مکان توڑ کر ہوم وغیرہ جگیہ کا سب سامان پھینک دیا جب سر کاٹنے پر بھی دچھ پرجاپت کا
پران نہیں نکلا تب مارے مُکّوں کے اُسے مار ڈالا اُس وقت جتنے استری پرش دچھ کے یہاں نیوتا کھانے آئے تھے
سب گھبرا کر باہر نکل بھاگے اور آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو دچھ مہا مورکھ نے مہادیوجی مہاتما پرش کا جو سب
دیوتاؤں میں سرِشٹھ ہیں جیسا اپمان کیا ویسا پھل پایا اسی طرح سب چھوٹے اور بڑے دکھ پاکر دچھ کو گالیاں
دینے لگے اور جب بیر بھدر نے سب جگیہ کو بدھونس کر کے شیوجی کے پاس آکر سب حال کہا تب بھولا ناتھ نے
ستی جی کا مرنا پرمیشور کی اچھا پر سمجھ کر کرودھ اپنا چھما کیا اور وہ آنند مورت پھر پرسن چت بیٹھ کر اپنے چیلوں کو گیان
سکھلانے لگے اور بشن بھگوان اور برھما جی انترجامی پہلے سے جگیہ بدھونس ہونے کا حال جانتے تھے اسلیے
دونوں وہاں نہیں گئے تھے ۔

چھٹواں ادھیائے

جانا بھرگ آدرکھیشور اور دیوتاؤں کا برھما جی کے پاس اور کہنا حال بیر بھدر کا

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی جب بیر بھدر نے بھرگ اور دیوتا آدک کو مار پیٹ کر کے جگیہ شالا
سے باہر نکال دیا تب سب کسی نے روتے ہوئے برھما جی کے پاس جاکر اپنا اپنا حال اُن سے کہا برھما جی
اُن کا حال سن کر بولے کہ تم لوگوں نے بہت بُرا کام کیا جو جگیہ میں بیٹھ کر شیوجی کی نندا اپنے کانوں سے سنتے رہے
اور مہادیوجی کا بھاگ جگیہ میں سے بند کر کے اپنا اپنا انش تم لوگوں نے لیا ایسا ادھرم کرنا تم کو مناسب نہ تھا
جیسا کچھ اپرادھ شیوجی کا تم نے کیا ویسا پھل پایا سو مہادیوجی سب دیوتا بلکہ تینوں لوک کے جیووں میں سرِشٹھ

اور پرمیشور کے برابر ہیں اُن کا کچھ میں نہیں کر سکتا تم سب کوئی میرے ساتھ اُنھیں کی سَرن میں چلو کہ میں بنتی اور استت کر کے تمھارا اپرادھ اُن سے چھما کراؤں یہ بات کہہ کر برھما جی سب دیوتا اور رکھیشوروں کو ساتھ لے کر کیلاس پربت پر گئے اُس پہاڑ پر پتھر کی جگہ لعل و ہیرا اور پنا وغیرہ بہت طرح کے رتن ہو کر وہ پہاڑ سولہ کوس اونچا اور بارہ کوس کے گھیر میں ہے اور وہاں برگد وغیرہ بہت سے درخت لگے ہونے سے دھوپ کا پرکاش نہیں ہوتا ہے اور ہمیشہ ٹھنڈی ہوا بنی رہتی ہے اور بہت طرح کے پھول ایسے لگے ہیں جن کی خوشبو کوسوں تک اُڑتی ہے اور بہت طرح کے پھل بارھوں مہینے لگے رہتے ہیں جو امرت کا سواد دیتے ہیں اور وہاں پر تالاب اور باولی اور نہر اور جھرنے پانی کے ایسے نرمل بھرے ہیں جن کے دیکھنے سے آنکھوں میں تراوٹ آتی ہے اور تالاب اور باولی کے کنارے اچھے اچھے پنچھی مہا سندر میٹھی میٹھی بولی بولنے والے طوطا مینا کوکلا مور وغیرہ بیٹھے ہوئے چہچہے مچاتے ہیں اور اس جگہ دیو کنیا اور گندھرب وغیرہ آکر جس چیز کی اچھا کرتے ہیں وہ مطلب اُن کا پورا ہو جاتا ہے اور وہاں کی شوبھا دیکھ کر من اُنکا موہت ہو جاتا ہے اور وہ لوگ سپت گنگا میں جو دھارا ہماچل پہاڑ سے گر کر وہاں آئی ہے اسنان کر کے خوش ہو جاتے ہیں اُسی پہاڑ پر ایک درخت برگد کا جو چوراسی کوس اونچا اور تین کوس چوڑا ہے اُس کے نیچے شری مہادیو جی جس وقت مرگ چھالا پر بیٹھے تھے نارد منی اور سنکادک اپنے اپنے چیلوں سمیت پرمیشور کے گُن برنن کر رہے تھے اور جوگ اور تپ اور بید اپنا اپنا روپ دھارن کیے ہوئے شیو جی کے سامنے رہ کر کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا تھا کہ دم مار سکے اسی وقت برھما جی سب رکھیشور اور دیوتاؤں سمیت وہاں پر جا پہونچے شری مہادیو جی نے برھما جی کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے جب اُن کو اپنے پاس بٹھیالا تب برھما جی شری مہادیو جی کو نمسکار کر کے اُن کے سامنے بیٹھے اور دیوتا آدک جو برھما جی کے ساتھ گئے تھے شیو جی کو ڈنڈوت کر کے جتھا جوگ استھان پر چاروں طرف بیٹھ گئے مہادیو جی مہاتما کے من میں پرجاپت کی دشمنی کا کچھ سوچ اور ستی جی کے تن تیاگ کرنے کا کچھ دُکھ تھا وہ سب باتوں کو پرمیشور کی اچھا پر سمجھ کر اُس وقت ہر چرچا میں مگن تھے کہ اُن کو اس بات کا کچھ دھیان بھی نہوا کہ برھما جی دیوتا آدک کا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے آئے ہیں اور بیربھدر نے رکھیشور اور دیوتاؤں کو بھی مارا پیٹا ہے اس واسطے شری مہادیو جی برھما جی کے آنے پر بھی سب کسی سے ہر چرچا ہی کہتے رہے تب برھما جی نے شری مہادیو جی کی بہت استت کر کے اُن سے نبے کیا کہ آپ سب دیوتاؤں کے مالک ہیں اس سے آپ کا نام مہادیو ہوا دَچھ نے آپ کی پربھتائی نہ جان کر جیسا اپمان آپ کا کیا ویسا پھل پایا اُس کے نرادر کرنے سے کچھ آپ کی بڑائی کم نہیں ہو گئی جس طرح کوئی آدمی چندرما پر تھوکے تو وہ تھوک چندرما پر نہیں پڑتا اسی تھوکنے والے کے منہ پر گرتا ہے وہی حال دچھ کا ہوا آپ میرے نبے کرنے سے دیال ہو کر دچھ کا اپرادھ چھما کیجیے اور دیوتا اور رکھیشور آدک جو اس سبھا میں تھے اُن کو آپ کے بیٹے بیربھدر نے بہت دُکھ دیا کسی کا ہاتھ کسی کا پاؤں توڑ کر کتنوں کی آنکھ پھوڑ ڈالی ہے وہ لوگ بھی آپ کے ڈر سے گھبرائے ہیں اس لیے اُن کو دھیرج دے کر ایسا اشیرباد دیجیے کہ جس میں اُن کا گھائل بدن اچھا ہو کر وہ لوگ جیوں کے تیوں

ہو جاویں اور دچھ پرجاپت جو مرگیا ہے پھر آپ کی کرپا سے جی اُٹھے اور اپنی جگیہ بدھ کے موافق پوری کرے اور سب دیوتا
اور رکھیشور لوگ بھی وہاں آکر اپنا اپنا بھاگ جگیہ میں پاویں اور آپ بھی میرے ساتھ وہاں چلیے میں نارائن جی کو
بھی بنتی کرکے وہاں لے آؤں گا اور جگیہ کرنے میں جو ساکلیہ بچ رہتی ہے وہی ساکلیہ آپ کا بھاگ ہوگا
یہ سب بات برھماجی کی سُن کر شیوجی نے کہا کہ میں کسی سے دشمنی نہیں رکھتا اور اگیانی کے کہنے کا کچھ بُرا نہیں مانتا
ستی جی کے پران دینے کا حال سُن کر مجھ کو بظاہر غصہ آگیا تھا دچھ پرجاپت اپنی کرنی کو پہونچا اور ستی جی
نصیب میں اسی طرح تن تیاگ کرنا لکھا تھا جو کچھ اچھا پرمیشور کی تھی وہ ہوئی اب جو کچھ آگیا دو وہ میں کروں
کیونکہ جو کوئی بڑوں کا کہنا نہیں مانتا وہ پیچھے سے دُکھ پاتا ہے -

ساتواں ادھیاے

جانا مہادیوجی اور برھماجی وغیرہ دیوتاؤں کا دچھ پرجاپت کی جگیہ شالا میں

میترے جی بولے کہ اے بدُرجی جب کیلاس پربت سے مہادیوجی اور برھماجی سب دیوتا اور رکھیشوروں کو
ساتھ لے کر دچھ پرجاپت کے جگیہ شالا میں گئے اور جو دیوتا وغیرہ بیربھدر کے ڈر سے بھاگ گئے تھے وہ بھی
وہاں پر آئے تب شری شیو شنکر بھولاناتھ نے جن دیوتا اور رکھیشوروں کا بدن بیربھدر کی مار پیٹ سے گھائل
ہوگیا تھا اُن کا بدن اپنی کرپا درشٹ سے اچھا کر دیا اور بھرگ رکھیشور کی داڑھی کے بال بکرے کی داڑھی
لگانے سے پھر اُسی طرح پر ہو آئی اُس وقت برھماجی نے شیوجی سے کہا کہ اے مہاراج دچھ پرجاپت کی
لوتھ جو پڑی ہے اُس کو بھی جلا دیجئے تب مہادیوجی بولے کہ دچھ پرجاپت کا سر تو اگن کنڈ میں جل گیا وہ
اب نہیں بن سکتا کہو تو جگیہ کے بکرے کا سر دچھ پرجاپت کے دھڑ سے لگا کر اُس کو جلا دیویں جب برھماجی
نے اِس بات کو مان لیا تب شری مہادیوجی نے بکرے کا سر دچھ پرجاپت کے دھڑ سے لگا کر اُس کو جِلا دیا اور
شری مہادیوجی کی کرپا سے جگیہ کا مکان بھی جیوں کا تیوں دُرست ہوگیا اور دچھ پرجاپت نے شری مہادیوجی کو
دیکھتے ہی ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر بڑی آدھینتائی سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو میں نے آپ کی بڑائی اور
ماہاتم کو نہیں جانا جیسی کرنی آپ کے ساتھ کی ویسا پھل پایا اور آپ اپنی بڑائی سمجھ کر کرپا کرکے یہاں آئے
اور مجھ کو اپنی پربھتائی سے پھر جلا دیا اور مجھ اگیان کا اپرادھ چھما کیا سچ ہے جن کو پرمیشور نے بڑائی دی ہے
وہ چھوٹوں اور مورکھ آدمیوں کی بات پر کچھ دھیان نہیں کرتے اور جتنے دیوتا اور رکھیشور اور گندھرب اور کنّر
وغیرہ استری اور پرش دچھ کے یہاں نیوتا کھانے آئے تھے وہ لوگ بھی مہادیوجی کی یہ مہما دیکھ کر اُسی طرح اُنکی
استت کرنے لگے جب مہادیوجی کی آگیا سے دچھ پرجاپت پھر جگیہ کرنے بیٹھے تب برھماجی اور مہادیوجی اور
بشن بھگوان نے سب دیوتا اور رکھیشور سمیت اُس سبھا میں بیٹھ کر شاستر کے موافق دچھ سے اُس جگیہ کو پھر شروع کرایا

اور پرمیشور کے برابر ہیں اُن کا کچھ میں نہیں کرسکتا تم سب کوئی میرے ساتھ اُنھیں کی شرن میں چلو کہ میں مِنتی اور
استت کرکے تمھارا اپرادھ اُن سے چھما کراؤں یہ بات کہہ کر برہما جی سب دیوتا اور رکھیشوروں کو ساتھ لے کر
کیلاس پربت پر گئے اُس پہاڑ پر پتھر کی جگہ لعل و ہیرا اور پنا وغیرہ بہت طرح کے رتن ہو کر وہ پہاڑ سولہ کوس
اونچا اور بارہ کوس کے گھیر میں ہے اور وہاں برگد وغیرہ بہت سے درخت لگے ہونے سے دھوپ کا پرکاش
نہیں ہوتا ہے اور ہمیشہ ٹھنڈی ہوا بنی رہتی ہے اور بہت طرح کے پھول ایسے لگے ہیں جن کی خوشبو کوسوں تک
اُڑتی ہے اور بہت طرح کے پھل بارھوں مہینے لگے رہتے ہیں جو امرت کا سواد دیتے ہیں اور وہاں پر تالاب اور
باولی اور نہر اور جھرنے پانی کے ایسے نرمل بھرے ہیں جن کے دیکھنے سے آنکھوں میں تراوٹ آتی ہے اور
تالاب اور باولی کے کنارے اچھے اچھے پنچھی مہا سندر میٹھی میٹھی بولی بولنے والے طوطا مینا کوکلا مور وغیرہ
بیٹھے ہوئے چہچہے مچاتے ہیں اور اس جگہ دیو کنیا اور گندھرب وغیرہ آکر جس چیز کی اِچھا کرتے ہیں وہ مطلب
اُن کا پورا ہو جاتا ہے اور وہاں کی شوبھا دیکھ کر من اُنکا مست ہو جاتا ہے اور وہ لوگ نِت گنگا میں جو دھارا
ہماچل پہاڑ سے گر کر وہاں آئی ہے اسنان کرکے خوش ہو جاتے ہیں اُسی پہاڑ پر ایک درخت برگد کا جو چار کوس
اونچا اور تین کوس چوڑا ہے اُس کے نیچے شری مہادیو جی جس وقت مرگ چھالا پر بیٹھے تھے نارد منی اور سنکادک اپنے
اپنے چیلوں سمیت پرمیشور کے گُن برنن کر رہے تھے اور جوگ اور تپ اور بید اپنا اپنا روپ دھارن کیے ہوئے
شیو جی کے سامنے رہ کر کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا تھا کہ دم مار سکے اسی وقت برہما جی سب رکھیشور اور دیوتاؤں
سمیت وہاں پر جا پہونچے شری مہادیو جی نے برہما جی کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کرکے بڑے آدر بھاؤ سے جب اُن کو
اپنے پاس بٹھالا تب برہما جی شری مہادیو جی کو نمسکار کرکے اُن کے سامنے بیٹھے اور دیوتا آدک جو برہما جی کے ساتھ
گئے تھے شیو جی کو ڈنڈوت کرکے جتھا جوگ استھان پر چاروں طرف بیٹھ گئے مہادیو جی مہاتما کے من میں پرجاپت کی
دشمنی کا کچھ سوچ اور ستی جی کے تن تیاگ کرنے کا کچھ دُکھ تھا وہ سب باتوں کو پرمیشور کی اچھا پر سمجھ کر اُس وقت
ہر چرچا میں مگن تھے کہ اُن کو اس بات کا کچھ دھیان بھی نہ ہوا کہ برہما جی دیوتا آدک کا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے
آئے ہیں اور بیربھدر نے رکھیشور اور دیوتاؤں کو بھی مارا پیٹا ہے اس واسطے شری مہادیو جی برہما جی کے آنے پر
بھی سب کسی سے ہر چرچا ہی کرتے رہے تب برہما جی نے شری مہادیو جی کی بہت استت کرکے اُن سے یہ کہا
کہ آپ سب دیوتاؤں کے مالک ہیں اس سے آپ کا نام مہادیو ہوا دچھ نے آپ کی پربھتائی نہ جان کر جیسا اپمان
آپ کا کیا ویسا پھل پایا اُس کے نرادر کرنے سے کچھ آپ کی بڑائی کم نہیں ہوگی جس طرح کوئی آدمی چندرما پر تھوکے
تو وہ تھوک چندرما پر نہیں پڑتا اُسی تھوکنے والے کے منہ پر گرتا ہے وہی حال دچھ کا ہوا آپ میرے سب کرنے
سے دیال ہو کر دچھ کا اپرادھ چھما کیجئے اور دیوتا اور رکھیشور آدک جو اس سبھا میں تھے اُن کو آپ کے بیٹے بیربھدر
نے بہت دُکھ دیا کسی کا ہاتھ کسی کا پاؤں توڑ کر کتنوں کی آنکھ پھوڑ ڈالی ہے وہ لوگ بھی آپ کے ڈر سے گھبرائے
ہیں اس لیے اُن کو دھیرج دے کر ایسا اشیرباد دیجئے کہ جس میں اُن کا گھائل بدن اچھا ہو کر وہ لوگ جیویں کیونکہ

ہو جاویں اور دچھ پرجاپت جو مرگیا ہے پھر آپ کی کرپا سے جی اُٹھے اور اپنی جگیہ بدھ کے موافق پوری کرے اور سب دیوتا اور رکھیشور لوگ بھی وہاں آکر اپنا اپنا بھاگ جگیہ میں پاویں اور آپ بھی میرے ساتھ وہاں چلئے میں نارائن جی کو بھی بنتی کرکے وہاں لے آؤں گا اور جگیہ کرنے میں جو ساکلیہ بچ رہتی ہے وہی ساکلیہ آپ کا بھاگ ہوگا یہ سب بات برھماجی کی سُن کر شیوجی نے کہا کہ میں کسی سے دشمنی نہیں رکھتا اور اگیانی کے کہنے کا کچھ برا نہیں مانتا ستی جی کے پران دینے کا حال سُن کر مجھ کو بظاہر غصہ آگیا تھا دچھ پرجاپت اپنی کرنی کو پہونچا اور ستی جی کے نصیب میں اسی طرح تن تیاگ کرنا لکھا تھا جو کچھ اچھا پرمیشور کی تھی وہ ہوئی اب جو کچھ آگیا دو وہ میں کروں کیونکہ جو کوئی بڑوں کا کہنا نہیں مانتا وہ پیچھے سے دُکھ پاتا ہے -

ساتواں ادھیاے

جانا مہادیوجی اور برھماجی وغیرہ دیوتاؤں کا دچھ پرجاپت کی جگیہ شالا میں

میترے جی بولے کہ اے بدرجی جب کیلاس پربت سے مہادیوجی اور برھماجی سب دیوتا اور رکھیشوروں کو ساتھ لے کر دچھ پرجاپت کے جگیہ شالا میں گئے اور جو دیوتا وغیرہ بیربھدر کے ڈر سے بھاگ گئے تھے وہ بھی وہاں پر آئے تب شری شیو شنکر بھولاناتھ نے جن دیوتا اور رکھیشوروں کا بدن بیربھدر کی مار پیٹ سے گھائل ہو گیا تھا اُن کا بدن اپنی کرپا درشٹ سے اچھا کر دیا اور بھرگ رکھیشور کی داڑھی کے بال بکرے کی داڑھی لگانے سے پھر اُسی طرح پر ہو آئی اُس وقت برھماجی نے شیوجی سے کہا کہ اے مہاراج دچھ پرجاپت کی لوتھ جو پڑی ہے اُس کو بھی جلا دیجئے تب مہادیوجی بولے کہ دچھ پرجاپت کا سر تو اگن کنڈ میں جل گیا وہ اب نہیں بن سکتا کہو تو جگیہ کے بکرے کا سر دچھ پرجاپت کے دھڑ سے لگا کر اُس کو جلا دویں جب برھماجی نے اس بات کو مان لیا تب شری مہادیوجی نے بکرے کا سر دچھ پرجاپت کے دھڑ سے لگا کر اُس کو جلا دیا اور شری مہادیوجی کی کرپا سے جگیہ کا مکان بھی جیوں کا تیوں دُرست ہو گیا اور دچھ پرجاپت نے شری مہادیوجی کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر بڑی آدھینتائی سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو مُیں نے آپ کی بڑائی اور ماہاتم کو نہیں جانا جیسی کرنی آپ کے ساتھ کی ویسا پھل پایا اور آپ اپنی بڑائی سمجھ کر کرپا کرکے یہاں آئے اور مجھ کو اپنی پربھتائی سے پھر جلا دیا اور مجھ اگیان کا اپرادھ چھما کیا سچ ہے جن کو پرمیشور نے بڑائی دی ہے وہ چھوٹوں اور مورکھ آدمیوں کی بات پر کچھ دھیان نہیں کرتے اور جتنے دیوتا اور رکھیشور اور گندھرب اور کنّر وغیرہ استری اور پرش دچھ کے یہاں نیوتا کھانے آئے تھے وہ لوگ بھی مہادیوجی کی یہ مہا دیکھ کر اُسی طرح اُنکی استت کرنے لگے جب مہادیوجی کی آگیا سے دچھ پرجاپت پھر جگیہ کرنے بیٹھے تب برھماجی اور مہادیوجی اور بشن بھگوان نے سب دیوتا اور رکھیشور سمیت اُس سبھا میں بیٹھ کر شاستر کے موافق دچھ سے اُس جگیہ کو پھر شروع کرایا

جگیہ پوری ہوتے ہی اُس اگن کنڈ سے جگیہ بھگوان نے چترجبھی مورت دھارن کیے اور بیجنتی مالا اور کوستبھ منی
اور پھولوں کے ہار گلے میں پہنے گرڑ پر سوار پرگٹ ہوکر درشن دیا اُن کو دیکھتے ہی جتنے چھوٹے بڑے وہاں بیٹھے
تھے اُٹھ کھڑے ہوئے اور سبھوں نے اُس پرش کو ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور دچھ پرجاپت ہاتھ جوڑ کر جگیہ بھگوان
سے بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ اس جگیہ کے شروع میں مجھ سے مہادیو جی کا اپمان ہوا تھا اس سے یہ جگیہ میری
بگڑ گئی تھی اور اب میرا بھاگ اُدے ہوا جو آپ نے مجھ کو درشن دے کر کرتارتھ کیا اور آپ کی کرپا سے میری
جگیہ اسی طرح پوری ہوئی اب دیا کر کے ایسا بردان دیجئے کہ جس سے مجھ کو پھر دربدھی نہ بیاپے پھر بھرگ رکھیشور
بولے کہ اے دینا ناتھ میں نے تپسی اور براہمن ہونے پر بھی اپنے کرودھ کو بس نہیں کیا اس سبب سے مجھ کو
یہ ڈنڈ ملا آپ دیال ہوکر ایسا آشیرباد دیجئے کہ جس میں کرودھ میرا چھوٹ جائے کس واسطے کہ جب تک کام
کرودھ لوبھ موہ اپنے بس نہیں ہوتا تب تک آپ کی بھکت نہیں ملتی ہے جب اسی طرح برہما جی اور مہادیو جی اور
اندر اور گندھرب اور لوکپال اور کنر وغیرہ سب دیوتا اور رکھیشوروں نے اُن کی بہت استت کی تب جگیہ بھگوان نے
دچھ سے کہا کہ تم نے بہت بُرا کیا جو مہادیو جی کا اپمان کیا سنو برہما اور بشن اور مہادیو جی تینوں دیوتاؤں کو تم
برابر جانو اور جس آدنرنکار جوت کا نام لوگ جپ کر کے اُن کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانتے ہیں اسی کے
دھیان میں تم بھی لگے رہو تب تم کو گیان پراپت ہوگا جس وقت یہ بات جگیہ پرش نے کہی اُس وقت آکاش سے
اُن پر پھولوں کی برکھا ہوئی اور سب لوگوں نے جے جے کار کیا تب جگیہ پرش سب کو من مانا بردان دیکر بیکنٹھ کو
پدھارے اور برہما دک دیوتا اور رکھیشور اپنے اپنے استھان کو گئے اور دچھ پرجاپت اُسی دن سے شیو جی کو
اپنا ایشور جان کر اُن کی سیوا کرنے لگا اتنی کتھا سُنا کر میترے جی بولے کہ اے بدر جی دھرم مرکھیا मरिष्या
نام استری سے کرودھ اور لوبھ اور مرت मृत्यु آدک بہت لوگ پیدا ہوئے اُن کا نام سنسکرت بھاگوت میں
لکھا ہے جو کوئی اس ادھیائے کو چت لگا کر کہے اور سُنے وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر پرم پد پاوے گا -

آٹھواں ادھیائے

جنم لینا ستی جی کا ہماچل کے یہاں پاربتی نام سے اور بواہ ہونا اُنکا مہادیو جی کے ساتھ

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدر جی اب ہم ستی جی کی کتھا جس طرح وہ دوسرا جنم پاربتی کا لیکر مہادیو جی کو
ملی تھیں برنن کرتے ہیں سنو کہ ستی جی نے تن تیاگ کرنے کے سمے مہادیو جی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے
میں رکھ کر من کیا تھا کہ اب میرا پھر جنم ہو تو میں شیو جی کی سیوا میں رہ کر ایک ساعت اُن کا ساتھ نہ چھوڑوں گی
انھوں نے تن چھوڑنے کے پیچھے ہماچل پربت کے یہاں پاربتی نام سے جنم لیا جب وہ سیانی ہوئیں تب
ہماچل نے پاربتی جی سے پوچھا کہ تیرا بواہ کس کے ساتھ کروں پاربتی جی کو اپنے پچھلے جنم کا حال یاد تھا

اس لیے وہ ہماچل سے بولیں کہ میرا بواہ مہادیو جی کے ساتھ کردو تب ہماچل نے کہا کہ مہادیو جی سب دیوتاؤں
کے مالک ہیں وہ میری کنیا کو کیوں لیویں گے تب پاربتی جی نے جواب دیا کہ میں سوائے مہادیو جی کے دوسرے
سے بواہ نہیں کروں گی وہ مجھ کو قبول کریں تو میرے پت ہو ویں نہیں تو میں جنگل میں جاکر تپ کر کے اپنا تن
تیاگ کر دوں گی یہ کہہ کر پاربتی جی نے اس اِچھا سے کہ مہادیو جی کے ساتھ میرا بواہ ہو تپ کرنا شروع کیا ایک دن
نارد جی نے پاربتی کی پریت کی پریچھا لینے کے واسطے وہاں جاکر پوچھا کہ اے گر راج کماری تم اس جنگل میں
کس چاہنا سے تپ کر کے دُکھ اُٹھاتی ہو پاربتی جی نے نارد جی کو پرمیشور کا پرم بھگت جان کر ڈنڈوت کر کے
کہا کہ اے مُن ناتھ مہادیو جی کے ساتھ بواہ ہونے کی اچھا سے تپ کرتی ہوں یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ
اے پاربتی تم بڑی اگیان اور مُورکھ ہو مہادیو جی اپنے بدن میں راکھ اور دھول لگائے سانپ اور بچھو لپیٹے مُنڈوں
کی مالا گلے میں ڈالے بھوت پساچ اپنے ساتھ رکھتے ہیں اُن کو تو سب لوگ دیکھ کر مارے ڈر کے بھاگ جاتے
ہیں تم اُن سے بواہ ہونے کی اِچھا کیوں رکھتی ہو یہ بات سُن کر پاربتی نے کہا کہ وہ جیسا ہے جتنے اوگنوں سے بھرے
ہوں لیکن میرا چت اُنھیں سے پرسن ہے یہ سُن کر پھر نارد جی بولے کہ اے پاربتی اندر اور گندھرب اور کبیر اور
برن آدک اچھے اچھے دیوتاؤں کو تم کیوں نہیں چاہتی یہ بات سُن کر پاربتی جی نے ہنس کر کہا کہ اے مُن ناتھ
مَن تو ایک ہی ہے دو چار نہیں ہوتے سو وہ من میرا شیو جی کے چرنوں میں جا لگا وہاں سے وہ نکل نہیں سکتا
جو دوسرے کی طرف لگاؤں اب میری اِچھا شیو جی ہی پوری کریں گے دوسرے کی چاہنا مجھ کو نہیں ہے یہ بات
سُن کر نارد جی بہت خوش ہوئے اور پاربتی جی کو آشیرباد دیکر بولے کہ تم کو مہادیو جی ضرور ملیں گے تم کسی کے
کہنے اور بھلاوا دینے میں مت آنا جب نارد جی نے سچی یہ پریت پاربتی جی کی دیکھی تب اُسی وقت شیو جی کے پاس
جاکر پاربتی جی کا منورتھ اور پریم برنن کیا جب مہادیو جی نے سُنا کہ ستی جی ہماچل کے گھر جنم لیکر ہمارے ساتھ بواہ
ہونے کے لیے تپ کرتی ہیں تب اُن کو پریت دن گنی زیادہ ہو گئی اس لیے مہادیو جی نے ہماچل سے کہا کہ تم
اپنی لڑکی کا بواہ ہمارے ساتھ کردو ہماچل نے یہ بات سنتے ہی بڑی خوشی سے مان لیا اور یہ سندیسہ پاربتی جی سے
جہاں وہ بیٹھی تپ کرتی تھیں جاکر کہا یہ بات سُن کر پاربتی جی بہت خوش ہوئیں اُسی وقت ہماچل نے پاربتی جی
کو جنگل سے بُلا کر بدھ کے موافق شیو جی کے ساتھ بواہ کر دیا اور بہت سا رتن آدک سامان جہیز میں دے کر بر اور کنیا
کو بدا کیا تب سے پاربتی جی ایک ساعت مہادیو جی سے الگ نہو کر اُن کی اردھانگی بنی رہتی ہیں ۔

نواں ادھیاے

راجا اُتان پاد کے بیٹے دُھرو جی کا تپ کرنے کے لیے بن کو چلے جانا

میترے جی بولے کہ اے بدُر جی راجا سوایمبھو مُن کی تینوں لڑکیوں کا حال میں نے تم سے کہا اب

اُن کے لڑکوں کا حال کہتا ہوں سنو کہ سوایمبھومُن کے دو بیٹے اُتان پاد اور پریہ برت پیدا ہوئے پریہ برت کے
سنتتان کی کتھا پانچویں اسکندھ میں آوے گی اور اُتان پاد کے بیٹوں کی کتھا اس طرح پر ہے کہ سوایمبھومُن کے
تن تیاگ کرنے کے بعد اُن کا بیٹا اُتان پاد راجا ہوا جو کوئی اس بات کا سندیہہ کرے کہ سوایمبھومُن کی راج گدّی پر
پریہ برت نے راج کیا اُتان پاد کس طرح راجا ہوا اُس کا حال اس طرح پر ہے کہ پریہ برت راجا سوایمبھومُن کی نج
راج گدی پر بیٹھا اور اُتان پاد انھیں کے دیش میں دوسرے نگر کا راجا ہوا تھا اور اُس کے دو استری سُنیت اور
سُرچ نام تھیں راجا کے دونوں استریوں سے اولاد پیدا ہو کر بڑی رانی کے بیٹے کا نام دُھرو اور چھوٹی رانی کے
بیٹے کا نام اتم تھا راجا چھوٹی رانی اور اس کے بیٹے سے بہت پریت اور بڑی رانی اور اس کے بیٹے سے کم پریت
رکھتا تھا ایک دن راجا اپنی چھوٹی رانی سمیت راج سنگھاسن پر بیٹھا ہوا اُتم اُسی کے بیٹے کو گود میں لیے پیار کرتا تھا
اُسی وقت بڑی رانی کا بیٹا دھرو جو پانچ برس کا تھا کھیلتا ہوا وہاں پہونچا اور اُس نے چاہا کہ ہم بھی راجا کی گود میں
بیٹھ کر اُتم اپنے بھائی کے برابر بیٹھیں راجہ نے دھرو کی ماتا پر کم پریت رکھنے اور چھوٹی رانی کے ڈر سے کہ وہ اس وقت
وہاں بیٹھی تھی دھرو کو اپنے پاس نہیں بٹھالا یہ دیکھ کر چھوٹی رانی نے دھرو سے کہا کہ تو نے پچھلے جنم میں تپ اور اسمرن
نارائن جی کا نہیں کیا اس سے تو ابھاگی پیدا ہوا جو تو پچھلے جنم میں تپ کرتا تو میرے پیٹ سے پیدا ہو کر راجا کی گود میں
بیٹھنے کے لائق ہوتا تجھ کو اس جنم میں راج سنگھاسن پر بیٹھنا بہت مشکل ہے اب بھی تو جا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر
جب تیرا بھاگ اُدے ہو تب میرے پیٹ سے پیدا ہو کر راجا کی گود میں بیٹھنا کس واسطے کہ میں پٹ رانی ہوں سوائے
میرے بیٹے کے دوسری رانی کا بیٹا راج سنگھاسن پر نہیں بیٹھ سکتا راجا اُتان پاد نے بھی جب یہ بات رانی کی سُنکر
دھرو کا کچھ آدر نہیں کیا تب دھرو کو یہ بات سوتیلی ماتا کی تیر کے برابر کلیجے میں لگی اس لیے دھرو روتے ہوئے
اپنی ماتا کے پاس آئے سنیت اُن کی ماتا نے دھرو کو روتے ہوئے دیکھ کر اپنی گود میں اُٹھا لیا اور کہنے لگی کہ
اے بیٹا تجھے کس نے مارا جو اتنا روتا ہے دھرو کو زیادہ رونے سے ایسی ہچکی لگی تھی کہ تھوڑی دیر تک اُس سے
بولا نہیں گیا جب اُس کا رونا کم ہوا تب دھرو اپنی ماتا سے بولا کہ اس وقت ہم راجا کے پاس گئے تو وہ اُتم
ہمارے بھائی کو گود میں لیے ہوئے بیٹھے تھے ہم نے بھی چاہا کہ ہم بھی اُن کی گود میں جا کر بیٹھیں لیکن راجا نے ہم کو
اپنی گود میں نہیں بٹھالا تب اُتم کی ماتا نے ہم سے کہا کہ تو نے پچھلے جنم میں پرمیشور کا تپ بھجن اور اسمرن نہیں کیا
اس سے تو کم نصیب پیدا ہو کر راجا کی گود میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہے اب بھی تو جا کر پرمیشور کا تپ اور اسمرن
کر کے میرے پیٹ سے پیدا ہو تب راجا کی گود میں بیٹھنا سنیت یہ بات سُن کر بولی کہ اے بیٹا راجا کی چھوٹی رانی
سچ کہتی ہے جو تو پچھلے جنم میں پرمیشور کا تپ کیے ہوتا تو میرے پیٹ سے جنم نہ لیتا اس لیے اب بھی نارائن جی کا
تپ اور اسمرن کر کے اُن کی شرن میں جا تو تیرا منورتھ پورا ہو گا پہلے برہما جی تیرے پردادا سے بھی کٹھن کام دنیا
پیدا کرنے کا نہیں ہو سکتا تھا جب انھوں نے نارائن جی کا تپ اور دھیان کیا تب پرمیشور کی کرپا سے اُن کو
گیان پراپت ہوا اور گیان کے پرتاپ سے برہما جی نے جگت کو پیدا کیا اور سوایمبھومُن تیرے دادا نے

پرمیشور کا تپ کر کے دھرماتما ستنان پایا سو سب منورتھ آدمی کا پرمیشور کی کرپا سے پورا ہوتا ہے پرمیشور کا تپ کرنے
سے تیری منوکامنا بھی پوری ہوگی راجا مجھ کو اپنی داسی کے برابر بھی نہیں سمجھتے جو بات میری سوت کہتی ہے وہی
کرتے ہیں میں جانتی ہوں کہ راجا کے نہ رہنے کے بعد میری سوت مجھ کو دیش سے نکال دے گی یہ بات سنتے ہی
دھرو نے شرمندہ ہو کر پرمیشور کے کھوج میں گھر سے نکل کر جنگل کا راستہ لیا لیکن وہ من میں اس بات کا سوچ اور
بچار کرتا جاتا تھا کہ میں اگیان بالک ہوں پرمیشور کا پتہ کس طرح پاؤں جو اُن کی شرن میں جا کر اپنے منورتھ کو پاؤں
اُسی وقت راہ میں نارد جی نے آگے سے آکر من میں یہ بچار کیا کہ یہ لڑکا تھوڑی سی بات پر اپنی ماتا کے کہنے سے
دُکھی ہو کر پرمیشور کو ڈھونڈھنے نکلا ہے ہم اُس کی پریچھا لیویں کہ یہ اپنے ارادے پر مضبوط ہے یا نہیں ایسا بچار کر
نارد جی بولے کہ اے راجکمار اگیان تو کس واسطے اپنے گھر سے نکل آیا لڑکپن میں تجھ کو ایسا کرودھ کرنا نہ چاہیئے
بالک کو کوئی دُربچن کہہ کر پھر پیار سے بُلا دے تو وہ اُس کے پاس چلا جاتا ہے تو نے لڑکوں کا سوبھاؤ چھوڑ کر
جنگل کا راستہ لیا ایسی بات کرنا اُچت نہیں ہے ہم تجھ کو تیرے باپ کے پاس لیے چلتے ہیں راج گدی یا جس
چیز کی تجھ کو اچھا ہو وہ ہم دلا دیں گے اور جو تو پرمیشور کو ڈھونڈھتا ہے سو اُنکا ملنا تو سہج نہ سمجھنا بہت سے جوگیشور
اور تپسی لوگوں نے پرمیشور کے کھوج میں تپ اور جپ کر کے بدن اپنا جلا دیا تس پر بھی اُن کو نہیں پایا تو پرتھا اُن کو
ڈھونڈھنے کیوں جاتا ہے اور ہم نارد مُن پرمیشور کے بھگت اور سیوک ہیں تجھ کو تیرے باپ کے پاس لے جا کر
جو کچھ ہم کہیں گے وہ سب بات ہماری تیرا باپ مانے گا دھرو جی نے یہ بات نارد مُن کی سُن کر بچار کیا کہ میں نے
سُنا تھا کہ نارد جی پرم بھگت پرمیشور کے ہیں دیکھو میں ابھی پرمیشور کے کھوج میں گھر سے نکلا ہوں سو ایسے مہاتما اور
ہر بھگت کا درشن پایا جب میں پرمیشور کے تپ اور اسمرن میں لین ہونگا تب نہ معلوم مجھ کو کیسے اچھے پدارتھ ملیں گے
یہ بات بچار کر دھرو جی نے نارد مُن کو ڈنڈوت کر کے نبے کیا کہ اے مہاراج آپ پرمیشور کے پرم بھگت ہیں اس لیے
میری سہایتا کیجئے جس میں پرمیشور کے چرنوں تک جلد پہونچ جاؤں آپ کو پرمیشور کی راہ پر جانے سے مجھے پھیرنا
اُچت نہیں ہے جو راستہ پرمیشور کے ملنے کا ہو وہ مجھ کو دکھلا دیجئے اور میں چھتری کا بیٹا ہوں اب بنا درشن کیے
پرمیشور کے اپنے گھر نہ جاؤں گا جب نارد جی نے دیکھا کہ یہ لڑکا پرمیشور کی بھگت میں سچا اور گیان سکھلانے جوگ ہے
تب نارد من نے دھرو جی سے کہا کہ اے بیٹا تجھ کو اور تیرے گیان کو دھن ہے ہم تیری پریچھا لیتے تھے اب تجھ کو
پرمیشور کے ملنے کی راہ دکھلاتے ہیں سُن تو یہاں سے متھراپری جا کر جمنا کنارے جہاں شری کرشن جی ترلوکی ناتھ
آٹھ پہر رہتے ہیں کُشا کا آسن بچھا کر اُترمنہ بیٹھ کر جمنا جی کی مہما اور بڑائی بیکنٹھ سے زیادہ ہے اِس سے تو ہر روز
جمنا جی میں تینوں وقت اسنان کرنا وہاں نہانے سے تیرے سب پاپ جنم جنانتر کے چھوٹ جائیں گے اور
نارائن جی کے دھیان میں ہر وقت لین رہنا اور سروپ اُن کا اس طرح پر ہے کہ شیام رنگ کمل نین چتربھج
جڑاؤ مکٹ پہنے مکراکرت کنڈل پہنے چندرما کی طرح شوبھائمان بجنتی مالا اور کوستبھ من گلے میں ڈالے مند مند
مُسکراتے ہیں سو تو ہر روز اسنان کر کے آسن پر بیٹھ کر ایسے روپ کا دھیان من لگا کر کرنا اور پھل یا دوب یا جل جو کچھ لے

اُسی سے دھوپ دیپ آدک پرمیشور کو کردینا اور بارہ اچھر کا منتر نارد مُن نے دھروجی کو اپدیش کرکے کہا کہ اُسی منتر کو جپنا اور بھوجن کم کرکے پانی بھی کم پینا شری نارائن جی دیال ہو کر تجھ کو درشن دیں گے اور تیری کامنا پوری کرکے بڑی پدوی پر پہونچادیں گے ہر بھجن کرنے سے سنسار اور پرلوک دونوں جگہ کا سُکھ ملتا ہے دھروجی نے نارائن جی کا سروپ اور دھیان اور منتر جپنے کی ریت نارد مُن سے سُن کر بہت خوش ہو کر کہا کہ آپ نے بڑی دیا کرکے پرمیشور کے ملنے کا سہج راستہ مجھے دکھلادیا میں تو جانتا تھا کہ نارائن جی کا گھر کسی شہر یا گانوں میں نہ معلوم کتنی دُور ہوگا وہاں جاکر ڈھونڈھتا سو آپ نے اسمرن اور دھیان کرنا اُن کا میرے ہردے میں بتلادیا اب میں تمھاری آگیا کے موافق جپ اور دھیان کرکے پرمیشور کو ملوں گا دھروجی یہ بات کہہ کر نارد مُن کو ڈنڈوت کرکے متھراپُری کو چلے گئے اور ناردجی نے وہاں سے چل کر راجا اُتان پاد کے پاس آکر کیا دیکھا کہ راجا اور دھروجی کی ماتا دونوں روتے اور چنتا کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اپنے پانچ برس کے بیٹے کو جو کچھ گیان نہیں رکھتا تھا تپ کرنے کا اپدیش دے کر جنگل میں بھیج دیا نہ معلوم وہ بیچارہ کہاں گیا اور اُس کی کیا گت ہوئی ہوگی بڑے بڑے جوگیشور اور گیانیوں کو پرمیشور کا ملنا کٹھن ہے اُس اگیان کو بھگوان کس طرح ملیں گے اور راجا اپنی چھوٹی رانی پر کرودھ کرکے کہتا تھا کہ تو نے کٹھور بچن کہہ کر میرے بیٹے کو بن باس دیا اتنے میں ناردجی وہاں پہونچے راجا نے ڈنڈوت کرکے بڑے آدر سے اُن کو بٹھال کر پوچھا کہ اے مہاراج آپ کہاں سے آتے ہیں نارد مُن نے کہا کہ ہم اپنا حال پیچھے کہیں گے لیکن اس وقت تم کو ہم بہت چنتا اور اُداسی میں دیکھتے ہیں اس کا کارن کہو راجا بولا کہ اے مُن ناتھ میری چھوٹی رانی نے میرے بیٹے دھرو کو جو مہا اگیان بالک تھا ایسی لگتی بات کہی کہ وہ دُکھت ہو کر نہ معلوم کہاں نکل گیا میں اُسی کے سوچ میں بیاکُل ہوں نہ معلوم اُس بالک کی کیا دشا ہوئی ہوگی شیر اور ریچھ وغیرہ اُس کو کھالینگے مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو استری کے بس ہو کر اُس کا نرادر کیا یہ بات سُن کر ناردجی بولے کہ اے راجا تم چِت اپنا اُداس مت کرو تمھارا بیٹا مجھ کو راہ میں ملا تھا میں نے اُس سے بہت کہا اور سمجھایا کہ تو اپنے گھر میرے ساتھ پھر چل لیکن اُس نے نہیں مانا جب میں نے دیکھا کہ پرمیشور کے تپ اور اسمرن میں اُس کا پریم سچّا ہے تب میں نے اُس کو نارائن جی کے ملنے کا اُپائے بتلاکر متھراپُری کی طرف بھیج دیا اُس کی تم کچھ چنتا مت کرو وہ ایسی پدوی کو پہونچیگا کہ آج تک تمھارے پُرکھوں کو نہیں ملی ہے اور دھرو نے نارائن جی کی شرن لی ہے اب اُس کو کوئی دُکھ نہیں دے سکتا تم نے اپنی اگیانتا سے استری کے بس ہو کر لڑکے کا نرادر کیا ناردجی یہ بات کہہ کر برھم لوک کو گئے اور راجا کو نارد مُن کے کہنے سے دھیرج ہوا لیکن من اُس کا دھرو کی طرف لگا رہتا تھا راج کاج میں نہیں لگتا تھا اور دھروجی متھراجی جاکر جمنا کنارے کُشا کے آسن پر بیٹھے اور ناردجی کے اُپدیش کے موافق پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے پہلے دھروجی تیسرے دن ایک وقت بھوجن کرتے تھے ایک مہینے تک اسی طرح نیم رکھ کر پھر ساتویں دن تھوڑا سا کھانے لگے پھر تین مہینے تک درخت کی پتّی کھا کر رہے چوتھے مہینے پتّی کھانا بھی چھوڑ کر پانی پی کر رہے پانچویں مہینے پانی پینا بھی چھوڑ کر جتنی ہوا منھ میں جاتی تھی اُسی کے اَہار پر رہے اور پانچ مہینے تک

ایک پیر سے کھڑے رہ کر اسی منتر کو جپ کر نارائن جی کے سروپ کا دھیان کرتے رہے دھروجی کا بدن لکڑی کی طرح سوکھ گیا لیکن منھ اُن کا سورج کی طرح چمکنے لگا چھٹویں مہینے دھروجی پرمیشور کے دھیان میں منھ اپنا بند کر کے ایسے لولین ہوئے کہ انتھ کرن اُنکا شیام سُندر کے سروپ سے بھر کر سانس لینے کی بھی جگہ نہ رہی جب دھروجی نے اِس طرح تپ کر کے اپنی سانس کو روک لیا تب تینوں لوک میں ہوا کا چلنا بند ہو گیا جب ہوا نہ چلنے سے سب جیو دُکھی ہوئے تب برھما جی نے سب دیوتاؤں سمیت نارائن جی کے پاس جا کر بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ ہوا بند ہونے کا کیا کارن ہے شیام سندر بولے کہ دھروجی نے تپ کے بل سے ہوا کو باندھ لیا اس لیے یہ دشا ہوئی ہے ہم جا کر دھرو کو درشن دے کر ہوا کو چھڑا دیتے ہیں -

دسواں ادھیائے

درشن دینا شیام سندر کا دھروجی کو نارائن روپ دھارن کر کے

میترے جی نے کہا کہ اے بدرجی پرمیشور یہ بات دیوتاؤں سے کہہ کر جس روپ کا دھیان دھروجی کرتے تھے اُسی روپ سے گرڑ پر سوار دھروجی کے سامنے آکر ساعت بھر کھڑے رہے لیکن دھروجی اُس وقت اپنی آنکھ بند کیے پرمیشور کے دھیان میں ایسے لین تھے کہ پرمیشور کے آنے کا حال نہ جان کر اپنی آنکھ نہیں کھولی تب شیام سُندر نے اپنا سروپ دھروجی کے انتھ کرن اور دھیان میں سے باہر کھینچ لیا جب دھروجی نے پرمیشور کا روپ اپنے ہردے میں نہ دیکھا تب گھبرا کر آنکھ کھول دی تو کیا دیکھا کہ جس روپ کا دھیان میں ہردے میں کرتا تھا وہی روپ سانولی صورت موہنی مورت میرے سامنے کھڑا ہے تب دھروجی نے اُس پربرھم پرمیشور کی پرکرما کر کے ڈنڈوت کی اور اُن کے چرنوں پر سر رکھ کر چاہتے تھے کہ پرمیشور کی استت کریں پھر من میں بچار کیا کہ جن کی مہما برھما جی اور شیش جی اور گنیش جی نہیں کہہ سکتے ہیں میں اگیان بالک کس طرح ان کی استت کروں اسی بچار میں دھروجی چپ چاپ ہاتھ جوڑے پرمیشور کے سامنے کھڑے رہے اور نکھار بند اُن کا بڑے پریم سے دیکھنے لگے تب نارائن جی نے جانا کہ ابھی تک دھرو کو اتنا گیان نہیں ہے کہ جو میری استت کر سکے یہ بچار کر ترلوکی ناتھ نے کرپا اور دیا کی راہ سے جب اپنا سنکھ دھروجی کے منھ اور کانوں سے چھوا دیا تو اُسکے چھواتے ہی دھروجی کے ہردے میں گیان اور بدھ کا پرکاش ہو کر سب بدیا آگئی تب دھروجی نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ جب تک آپ کی کرپا اور دیا نہو تب تک کوئی آپ کے چرنوں کا درشن نہیں پا سکتا برھمادک دیوتاؤں کو بھی یہ سامرتھ نہیں ہے جو آپ کا گن برنن کر سکیں اور آپ استت کرانے کی کچھ اچھا نہ رکھ کر اپنی مایا سے اُتپت اور پالن اور ناش تینوں لوک کا کرتے ہیں اور سب جیو برھما سے لے کر چیونٹی تک آپ کی مایا سے تینوں لوک میں پیدا ہوئے لیکن سب کے مالک پربرھم ترلوکی ناتھ آپ ہیں برھما جی بھی آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے جو کچھ استت آپ کی کر سکیں اور دنیا میں استری اور پتر کا موہ ببول کا درخت ہے

اور آپ کی چرنوں کی بھکت کلپ برچھ کے برابر سمجھنا چاہیئے جس سے سب کامنا آدمی کی پوری ہوتی ہیں اور میں
ماتا اور پتا سے دُکھت ہوکر اپنے ارتھ کے واسطے آپ کی شرن میں آیا تھا سو آپ نے دیال ہوکر اپنا درشن دے کر
کرتارتھ کیا بڑا بھاگ اُن لوگوں کا ہے جو نہہ کام آپ کا جپ اور تپ کرتے ہیں اور بنا دیئے آپ کے کسی کو
گیان نہیں ملتا جب اس طرح دھرو جی نے بہت استت نارائن جی کی کی تب شیام سندر بولے کہ اے دھرو ہم
تم سے بہت خوش ہوئے کچھ بردان مانگو یہ بات سُن کر دھرو جی نے کہا کہ اے دینڈیال جب آپ کے چرنوں کا
درشن میں نے پایا تب دوسری کون چیز مجھ کو مانگنے کو باقی رہی کیول آپ کے چرنوں کی بھکت اور پریم چاہتا ہوں
یہ بات سُن کر نارائن جی انترجامی نے کہا کہ تم نے راج گدی ملنے کے واسطے میرا جو تپ کیا ہے سو ہم نے راج سنگھاسن
تم کو دیا اب تم ہماری آگیا سے اپنے نگر میں جاؤ اور جس نے تم کو طعنہ مارا تھا اُس کے سامنے ۳۶ چھتیس ہزار برس تک
راج کرو تم کو ابھاگی کہتی تھی وہ اور اُتم اُس کا بیٹا جس کے پاس تم کو راجا نے گود میں نہیں بٹھالا تھا تمہاری سیوا کرینگے
اور تمہارا باپ تم کو راج گدی پر بٹھال کر تپ کرنے کے واسطے جنگل میں چلا جائے گا اور اُتم تمہارے بھائی کو شکار
کھیلتے وقت جنگل میں ایک جچھ کبیر دیوتا کا نوکر مار ڈالے گا اُسی پالنا میں اُتم کی ماتا بھی جنگل میں جلکر مر جائے گی اور جب
تم اپنا شریر چھوڑو گے تب ہم برہم لوک سے بھی اونچے دُھرو لوک میں تم کو رہنے کے واسطے استھان دیں گے
وہاں تم مہا پرلے تک استھر رہو گے اور چندر اور سورج اور سب تارے تمہاری پرکرما کیا کریں گے اور مہا پرلے کے
انت میں تمہاری مُکت ہوگی اور میرے بھگتوں کی کوئی برابری نہیں کر سکتا اور اُن کی کوئی اچھا بھی باقی نہیں رہتی اور
تم ہمیشہ کتھا سُن کر پچھلے دھرما تما راجوں کا حال جاننا جس سمے بھگوان نے یہ بردان دیا اُس وقت دیوتا لوگوں نے
خوش ہو کر نارائن جی اور دھرو جی کے اوپر پھول برسائے اور دھرو جی کے بھاگ کی بڑائی کی جب نارائن جی یہ بردان
دیکر برہم لوک سدھارے تب پھر ہوا چلنے لگی اور تینوں لوک کے جیوؤں نے ہوا چلنے سے سُکھ پایا اور دھرو جی وہاں
سے گھر کو چلے لیکن راہ میں یہ چنتا اور بچار کرتے تھے کہ دیکھو مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو نارائن جی کا درشن پاکر میں نے
راج گدی قبول کی مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیوتاؤں نے بھلاوا دے کر میرا گیان ہر لیا جس میں یہ برکت ہو کر
نارائن جی کی شرن میں نہ رہے یا پتروں نے بھی یہی بات سمجھی ہو کس واسطے کہ یہ بات دنیا میں ظاہر ہے کہ جب کوئی
آدمی پرمیشور کے دھیان میں لین ہوتا ہے تب اندرادک دیوتا اُس کے بھجن اور اسمرن میں بگھن ڈالتے ہیں اسی طرح
چنتا کرتے ہوئے دھرو جی اپنے نگر کے پاس ایک باغ میں پہونچ کر ٹھہرے تو وہاں کے مالی نے جاکر راجا سے
کہا راجا اُس کے کہنے کا بشواش نہ کر کے بولا کہ دُھرو بہت اُداس ہو کر پرمیشور کا تپ کرنے کے واسطے گھر سے باہر نکلا
تھا وہ کیوں آیا ہوگا اتنے میں نارد جی نے وہاں آکر کہا کہ اے راجا دھرو تمہارا بیٹا نارائن جی کا درشن پاکر اپنے منورتھ کو
پہونچ گیا تم کو یہاں بیٹھے رہنا اُچت نہیں ہے چلو اس کو آدر بھاؤ سے لے آویں نارد مُن کے کہنے سے راجا کو بشواش
ہو کر بڑا آنند ہوا اور راجا نے ایک ہار رتنوں کا مالی کو دیکر اُسی وقت اُتم اپنے بیٹے اور دونوں رانی اور نارد جی سمیت
باغ میں جانے کی تیاری کی اور خوشی کے باجے بجواتے ہوئے بڑی دھوم دھام سے دھرو جی کے پاس چلے

جب نگر کے لوگوں نے سنا کہ دھرو جی پرمیشور سے مل آئے اُن کا درشن کرنا بڑا پُن ہے تب اُس نگر کے اِستری پُرش
چھوٹے بڑے اپنی اپنی تیاری کر کے گاتے بجاتے ہوئے دھرو جی کے درشن کو چلے جب سب لوگ وہاں پہونچے
تب اُنھوں نے سواریوں سے اُتر کر دھرو جی کا درشن جو اپنے بدن اور سر کے بالوں میں راکھ اور دھور لگائے جٹا بڑھائے
بیٹھے تھے کیا جب دھرو جی نے اُن لوگوں کو دیکھا تب نارد مُن اور راجا کے چرنوں پر گر کر ڈنڈوت کی اور راجا نے
بڑے پریم سے دھرو جی کو گود میں اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور اپنے آنسوؤں سے اُن کے مُکھ کو دھویا پھر دھرو جی
نے پہلے چھوٹی رانی کے پاس جس نے اُن کو طعنہ دیا تھا جا کر ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے ماتا تمھارے اُپدیش
سے میں نکل گیا تھا سو نارائن جی کے درشن ملنے سے سب منورتھ میرے پُورن ہوئے پھر دھرو جی نے سنیت اپنی ماتا
کو ڈنڈوت کر کے جتنے چھوٹے بڑے پُرباسی اُن کے درشن کے واسطے آئے تھے جتھا جوگ سب کا شسٹاچار کیا
پھر راجا اُتان پاد دھرو جی کو اپنے ساتھ ہاتھی پر بٹھال کر براہمن اور جاچکوں کو دان اور دچھنا دیتے اور دربہ لُٹاتے
ہوئے راج مندر میں لے آئے اور حجامت بنوا کر اسنان کرا کر بہت اچھے گہنے اور کپڑے ان کو پہنائے اور نارد جی
وہاں سے برھم لوک کو گئے اور راجا نے لاکھوں براہمن کھلا کر بڑی خوشی منائی اور پُرباسیوں نے اپنے اپنے گھر آنند
مچایا اور سنیت دھرو کی ماتا کو بڑا آنند ہوا اتنی کتھا سُنا کر میترے جی نے کہا کہ اے بدر جی جس کے اوپر پرمیشور خوش
ہوتے ہیں اُس سے سب خوش رہتے ہیں اور شیام سندر سے بکھ رہتے ہیں باپ اور بھائی بھی دشمن ہو جاتے ہیں اور
دھرو جی کا چت دھرم میں لگا دیکھ کر راجا اُن سے بہت خوش رہتا تھا کچھ دن بعد راجا نے ہردے میں بچار کہ
دھرو اب راج کرنے جوگ ہوا اب اس کو راج گدی دیکر میں پرمیشور کا تپ کرتا تو میرا پرلوک بنتا ایسا بچار کر
راجا نے اپنے منتریوں سے پوچھا جب سب کسی کو یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب راجا نے اچھا مہورت پوچھ کر
دھرو جی کو راج سنگھاسن پر بیٹھال دیا اور سب راج کاج اُن کو سونپ کر بن میں جا کر نارائن جی کا تپ اور
دھیان کرنے لگا اور دھرو جی نے راج گدی پر بیٹھ کر ساتوں دیپ کا ایسا راج کیا جن کے دھرم اور انصاف سے
سب پرجا آنند میں رہ کر شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور کوئی اُن کے راج میں دُکھی اور دریدری
نہ ہو کر پرجا کے مانگنے کے وقت پانی برستا تھا اور دھرو جی نے اُتم اپنے بھائی کو راج کاج کا ادھکار دیا تھا اور
اُتم بھی دھرو جی کی آگیا کے موافق سب کام کر کے بڑے پریم سے اُن کی سیوا کرتا تھا ایک دن اُتم دھرو جی سے
آگیا لے کر جنگل میں شکار کھیلنے گیا جب ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا ہوا کُبیر دیوتا کے بہار کی جگہ پر جا پہونچا
اور اُس کے ساتھیوں نے وہ جگہ تل اور موتر کر کے خراب کر دی تب جچھ لوگ کُبیر دیوتا کے نوکر بولے کہ تم سنساری
منکھ ہو کر دیولوک میں کس واسطے آئے ہو اسی بات پر اُتم بھی اپنے راج کے ابھمان سے کچھ دُربچن بولا اسواسطے
ایک جچھ نے جو بلوان تھا اُتم کو مار ڈالا جب اُس کے ساتھیوں نے آکر یہ حال دھرو سے کہا تب دھرو جی کرودھ
میں آکر اپنی فوج لے کر جچھ سے لڑنے چلے اور سُرچ اُتم کی ماتا یہ سن کر روتی اور بلاپ کرتی اس کی لوتھ ڈھونڈھنے
کو جنگل میں گئی سو وہ آگ لگنے سے جل مری اور جس وقت راجا دھرو اپنی فوج سمیت جچھوں کے جنگل میں پہونچا

اُس وقت کُبیر دیوتا کے نوکر ایک لاکھ تیئس ہزار جچھ اپنے اپنے ہتھیار لیکر دھروجی سے لڑنے کو آئے تب راجا نے
سینا پتیوں سے کہا کہ تم لوگ پہلے الگ کھڑے ہوکر لڑائی کا تماشا دیکھو ہم کو لڑنے دو ایسا کہہ کر دھروجی اپنا رتھ
جچھوں کے سامنے لے گئے تب جچھوں نے راجا کو دیکھ کر اپنے اپنے ہتھیار اُن پر چلائے دھروجی نے اُنکا سب
وار بچایا اور اپنا دھنکھ چڑھا کر ایسے بان جچھوں کو مارے کہ اُن میں سے کچھ مارے گئے اور باقی گھائل ہوکر گر پڑے
اور فتح راجا دھرو کی ہوئی یہ حال جچھوں کا دیکھ کر ایک جچھ نے کُبیر سے جاکر سب حال کہا جب کُبیر نے اپنے نوکروں
کے گھائل ہونے اور مارے جانے کا حال سُنا تب اپنی فوج ساتھ لے کر لڑنے کے واسطے سنگرام بھوم میں آیا
اور کُبیر نے دھروجی سے کہا کہ تم آدمی ہوکر دیوتاؤں کو دُکھ دیتے ہو میں تم کو ابھی مار ڈالوں گا دھروجی بولے کہ میں
کیول پرمیشور کو دیوتا اور مالک جانتا ہوں جن کے بنائے ہوئے دیوتا اور آدمی سب جیو ہیں دوسرے کو کچھ مالک
نہیں سمجھتا پھر کُبیر نے بہت سے بان دھروجی کو مارے دھروجی نے ان سب بانوں کو اپنے بانوں سے کاٹ ڈالا
تب کُبیر نے دھروجی سے کہا کہ تمہارا گرو دھن ہے جس نے تم کو ایسی بدیا پڑھائی تم بتاؤ کہ تم کس کے چیلے ہو دھروجی
نے کہا کہ جن کے پرتاپ سے تم دیوتا ہوئے ہو وہی میرے گرو اور مالک ہیں یہ بات سنتے ہی جب کبیر نے کرودھ
کر کے نارائن استر دھروجی کو مارنے کے واسطے نکالا اور دھروجی نے بھی نارائن استر اُٹھایا تب برھما جی نے بچار
کیا کہ نارائن استر چلنے سے بڑا انرتھ ہوکر سنساری جیو مارے جائینگے اور دھروجی پرمیشور کے بھکت اور کبیر جی دیوتا
ہیں ان دونوں میں کوئی نہیں مر سکتا ایسا بچار کر برھما جی نے سوایمبھومُن دھروجی کے دادا اور نارد جی سے کہا کہ
تم لوگ جاکر کُبیر دیوتا اور دھروجی کو سمجھا کر ان دونوں میں صلح کرادو اُسی ساعت وہ رن بھوم میں جہاں دھروجی
لڑتے تھے جاکر اُن کو پریم سے پکارنے لگے جب دھروجی نے دیکھا کہ سوایمبھومُن ہمارے دادا آئے تب سب
لڑائی چھوڑ کر رتھ پر سے اُتر پڑے اور سوایمبھومُن کو ساشٹانگ ڈنڈوت کی ۔

گیارھواں ادھیاے

ملاپ کر لینا دھروجی کا کُبیر دیوتا سے اور اپنے بیٹے کو راج دیکر جنگل میں تپ کرنیکو چلے جانا

میترے جی نے بدُرجی سے کہا کہ جب دھروجی نے سوایمبھومُن کو ڈنڈوت کی تب سوایمبھومن بولے کہ اے
دھرو تم بشنو اور پرمیشور کے بھکت ہو اور ہر بھکتوں کو کرودھ کرنا نہ چاہیے کرودھ کرنے والے آدمی اپنے کو جو سادھو
اور بشنو کہیں تو یہ کہنا ان کا جھوٹا سمجھو کرودھ کرنے سے بہت پاپ ہوتا ہے اے دھرو تم نے بشنو اور راجا
ہونے پر بھی کچھ نیاؤ نہیں کیا کیونکہ اُتم تمہارے بھائی کو کہ اس کی موت ہی آئی تھی ایک جچھ نے مار ڈالا اُسکے
بدلے تم نے ایک لاکھ تیئس ہزار جچھوں کو گھائل کر کے دُکھ دیا اُن میں کتنے لوگ مر بھی گئے یہ بات تم نے اچھی نہیں
کی راجا کو نیاد نہ کرنے سے ادھرم ہوتا ہے اور سب کوئی اپنی موت سے مرتے ہیں ایک بہانہ اور اجس دوسرے کو

ہوتا ہے اس کا ایک اتہاس ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ سارسوت اور کلپ میں سنساری جیو بہت پیدا ہوئے اور تب
تک موت نہیں پیدا ہوئی تھی اس لیے جب پرتھوی سنساری جیوؤں کے بوجھ سے پانی میں ڈوبنے لگی تب برھما جی
نے ایک کنیا نام موت پیدا کر کے اُس کو سمجھا کر کہا کہ تو دنیا میں جا کر بوڑھے اور روگی آدمی کو مار ڈال لیکن وہ لڑکی یہ بات
قبول نہ کر کے پرمیشور کا تپ کرنے لگی تب نارائن جی نے اُس مرت روپی لڑکی سے کہا دنیا میں جا کر عمر آخر ہونے پر
سب جیوؤں کو مار تجھ کو کچھ اجس نہو گا کوئی کہے گا کہ تپ آدک روگ سے مرا کوئی کہے گا کہ سانپ کے کاٹنے سے مر گیا
ایسے ہی بہت طرح سے دوسرے کو دوش لگادیں گے یہ بات نارائن جی کی سُنتے ہی جب اُس لڑکی نے دُنیا میں
آکر لوگوں کو مارنا شروع کیا تب پرتھوی کا بوجھ ہلکا ہوا تم نے پرمیشور کا بھجن کیا ہے پھر اُن کی سرشٹ کو مار کر کیوں
اپرادھ لیتے ہو دھرو جی نے یہ بات سُنتے ہی شرمندہ ہو کر لڑائی بند کر کے سوایمبھومُن سے بنے کیا کہ اے مہاراج
مجھ سے اپرادھ ہوا یہ بات سُن کر سوایمبھومُن بولے کہ اے دُھرو اب تم اس بات کی چنتا مت کرو ان لوگوں کو اسطرح
مرنا اور دُکھ پانا لکھا تھا ہونی پربل ہو کر پرمیشور کی اِچھا کے موافق سب بات ہوتی ہے اور نارد مُن نے کُبیر کو سمجھایا
کہ دیکھو دھرو جی نے سوایمبھومُن کے کہنے سے لڑائی کرنا چھوڑ دیا تم بھی اپنا کرودھ چھما کرو سو کُبیر نے بھی لڑنا بند کر دیا
پھر سوایمبھومُن اور نارد مُن نے کُبیر سے کہا کہ پہلے تمھارے نوکروں نے دھرو جی کے بھائی اُتم کو ناحق مارا تھا اسلیے
تم اپنے سیوکوں کا اپرادھ اُن سے چھما کراؤ کُبیر نے یہ بات سُن کر بنتی کر کے دھرو جی سے کہا کہ اے راجا ہمارے
نوکروں سے اپرادھ ہوا جو تمھارے بھائی کو مارا اُس کے بدلے جو چاہو ہم سے ڈنڈ لیکر اپرادھ اُنکا چھما کرو دھرو جی
نے کہا کہ آپ دیوتا ہیں ہم کو ایسا آشیرباد دیجیے جس میں ہم کو کرودھ نہو کر پرمیشور کے چرنوں میں بھگت بنی رہے اُتم کے
نصیب میں اسی طرح مرنا لکھا تھا کُبیر نے دھرو جی کو اِچھا پوربک بردان دے کر آپس میں ملاپ کر لیا اور سوایمبھومُن
اور نارد جی اُن دونوں میں ملاپ کرا کے جہاں سے آئے تھے وہاں چلے گئے اور کُبیر جی اپنے استھان کو گئے
اور دھرو جی نے اپنے گھر آکر بچار کیا کہ یہ راج اور دھن اور استری اور پُتر سنساری بیوہار سپنے کی طرح جھوٹا ہے
اور راج گدی پر رہنے سے کام کرودھ لوبھ موہ سے پاکر سو بھاؤ میں گھُس آتے ہیں اس لیے ان سب سے الگ
رہ کر ہر بھجن کرنا اُچت ہے ایسا بچار کر دھرو جی نے اُتکل उत्कल اپنے بیٹے کو جو الا इला نام استری سے
بہت سُندر پیدا ہوا تھا راج گدی پر بیٹھال دیا اور اپنی استری سمیت بدرکاشرم میں جا کر پرمیشور کے تپ اور
دھیان میں لین ہوئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے پریچھت راجا جُدھشٹھر تمھارے دادا کی جگیہ میں
کسی براہمن نے سونے کا تھال چُرایا تھا لوگوں نے کہا کہ اس براہمن کا ہاتھ کاٹ ڈالو یہ بات سُن کر راجا جُدھشٹھر
نے اُس براہمن کو راجا بل کے پاس نیاے کرنے کے واسطے بھیج دیا تب راجا بل نے کہا کہ جس راجا کے دیش
میں یہ براہمن رہتا ہے اُس راجا کو ڈنڈ دینا چاہیے کیونکہ راجا نے اُس براہمن کو کس واسطے اتنا دان نہیں دیا
جس میں اُس کو چوری کرنے کی اِچھا نہوتی اے پریچھت راجوں کو اسی طرح پر دھرم رکھنا چاہیے اس براہمن کا
حال مہابھارت میں بدھ پوربک لکھا ہے -

بارھواں ادھیائے

جانا دھروجی کا اپنی دونوں ماتا سمیت دھرولوک میں

میترے جی نے بدرجی سے کہا کہ جب دھروجی کے تن تیاگ کرنے کا سمے آ پہونچا تب شری نارائن جی کے
گنوں نے ایک بمان بہت اچھا لا کر دھروجی سے کہا کہ شری نارائن جی نے یہ بمان تمہارے واسطے بھیجا ہے اس پر
بیٹھ کر دھرولوک میں چلو یہ بات سُن کر دھروجی نے بچار کیا کہ سُرچ میری چھوٹی ماتا جس کے طعنہ مارنے سے میں
پرمیشور کا تپ کر کے اس پدوی پر پہونچا وہ گرو کے برابر ہوئی اور مجھ کو کٹھور بچن کہنے سے نرک بھوگتی ہے وہاں میرے
اکیلے جانے سے کیا دھرم ہوگا کہ میں سُکھ کروں اور میری ماتا دُکھ بھوگے دُھروجی اسی سوچ میں تھے کہ گن لوگ اُنکے
من کا حال جان کر بولے کہ تم کس چنتا میں ہو دھروجی نے کہا کہ جس ماتا کے طعنہ مارنے سے میں نے یہ پدوی پائی
ہے میں چاہتا ہوں کہ نارائن جی سے کہہ کر اُس کی مُکت کراؤں گن لوگ بولے کہ بھگوان نے آگیا دی ہے کہ
دھروجی کو اُن کی دونوں ماتا سمیت بمان پر بیٹھال کر لے آؤ وہ دونوں تم سے پہلے وہاں پہونچیں گی یہ بات سنتے ہی
دھروجی بہت ہی خوشی سے اپنی استری سمیت دبیہ روپ ہو کر بمان پر چڑھ کر دھرولوک میں چلے گئے یہ حال دیکھ کر
دیوتاؤں نے دھروجی کے اوپر پھولوں کی برکھا کی اور ناردجی اُس سمے پراچین برہش प्राचीनबर्हिष پرچیتوں
کے باپ کو جگیہ کراتے تھے سو وہ دھروجی کا بمان دیکھ کر مارے خوشی کے ناچنے لگے پھر ناردجی نے प्रचेता
جگیہ کرانے کے بعد دھرولوک میں جا کر کہا کہ اے دھرو تیرا سب منورتھ پورا ہوا دھروجی نے ناردجی کے
چرنوں پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مُن ناتھ یہ سب بڑائی مجھ کو آپ کی دیا اور کرپا سے ملی تب ناردمُن بولے
کہ جیسی کرپا تجھ پر نارائن جی نے کی ایسی اچل پدوی دوسرے کو ملنا مشکل ہے یہ بات کہہ کر ناردجی برہم لوک کو
چلے گئے اور دھروجی خوشی اور آنند سے رہ کر وہاں سُکھ بھوگنے لگے اتنی کتھا سُن کر راجا پرچھت نے پوچھا کہ
اے مُن ناتھ پرچیتا لوگ کون تھے ان کا حال بھی ہم سے کہیئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا جب دھروجی بدرکاشرم
کو گئے تب اُتکل اُن کے بیٹے نے بہت دنوں تک ساتوں دیپ کا راج کر کے پرجا کو خوش رکھا پھر اُنھوں نے
بھی ایسا بچار کیا کہ راج اور دھن اور کُل اور پریوار آدک سنساری سُکھ سپنے کے برابر ہیں جس طرح راجا دھرو میرا
باپ برکت ہو کر نارائن جی کی سُرن میں جا کر کرتارتھ ہوا اسی طرح میں بھی اس مایا جال سے چھوٹ کر پرمیشور کا بھجن
کرتا تو کیا اچھی بات تھی لیکن گھر والے بیراگ لینے اور گھر چھوڑنے کے وقت منع کریں گے اس لیے بہتر یہی ہے
کہ میں اپنے کو سُتری دیوانہ بنالوں جب سب لوگ یہ جانیں گے کہ یہ راج کرنے کے لائق نہیں ہے تب اُنکے
ہاتھ سے پران اپنا چھوڑا کر میں پرمیشور کا تپ اور اسمرن اچھی طرح کروں گا ایسا بچار کر راجا اُتکل نے اپنے کو باؤلا
بنایا اور بے پرمان باتیں کہنے لگا یہ حال اُس کا دیکھ کر گھر والے اور کامداروں نے جانا کہ یہ دیوانہ ہوگیا ہے

راج کرنے کے لائق نہیں رہا تب سب کسی نے صلاح کرکے بتسر वत्सर نام چھوٹے بھائی کو جو دھروجی کی دوسری استری سے پیدا ہوا تھا راج سنگھاسن پر بیٹھالا اور اُتکل بوڑھوں کی طرح گھر میں رہنے لگا کچھ دن اسیطرح پر بیتے جب اُتکل نے دیکھا کہ اب راج گدی کا کام چل نکلا تب اُس نے ایک دن بغیر کہے گھر سے نکل کر جنگل کا راستہ لیا اور جنگل میں جاکر پرمیشور کا دھیان کرکے تن اپنا تیاگ کردیا ۔

تیرھواں ادھیاے

پیدا ہونا بین बेन کا راجا انگ अङ्ग کے یہاں دھروجی کے کُل میں

سُوت جی نے سونک آدک رکھیشوروں سے کہا کہ اب ہم دھروجی کے بنش کا حال جو اُن کے راجہ ہوئے کہتے ہیں سُنو کہ دھروجی کے بنش میں کئی پیڑھی کے بعد جن کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے انگ نام راجا ہوا اُس کے کوئی بیٹا نہ تھا اس لیے اُس نے دُکھت ہو کر براہمن اور رکھیشوروں سے کہا کہ کوئی ایسا اُپاے کرو جس میں میرے لڑکا پیدا ہو رکھیشوروں نے راجا سے جگیہ کرا کے پرساد اس کا راجا کو دیکر کہا کہ تم پرساد اپنی استری کو کھلا دو راجا نے سُنیتھا सुनीथा اپنی رانی کو کھلا دیا اُس پرساد کے پرتاپ سے اُس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اُس کا نام براہمنوں نے بین رکھا راجا نے اُس بالک کو بہت بدصورت شودر کی طرح دیکھا اور گرہ اُس کے معلوم ہوے تب براہمنوں سے پوچھا کہ آج تک ہمارے کُل میں کوئی لڑکا ایسا نہیں پیدا ہوا ہے سب دھرماتما اور سندر ہوتے آئے ہیں کیا سبب ہے کہ یہ لڑکا ایسا بدصورت پیدا ہوا براہمن بولے کہ جگیہ کا پرساد بھوجن کرتے سمے تمھاری استری نے مرت نام اپنی ماتا اور ادھرم نام اپنے پتا کو یاد کیا تھا اس سے یہ لڑکا اپنے نانا اور نانی کے سُبھاؤ پر بدصورت اور بدنصیب پیدا ہوا ہے یہ بات سُن کر راجا کو چنتا ہوئی لیکن پرمیشور کی اِچھا اسی طرح پر سمجھ کر اس بالک کو پالنے لگا جب بین سیانا ہوا تب شکار کھیلنے کے واسطے بن میں جاکر اُن جانوروں کو جن کا مارنا ادھرم ہے راجا کے منع کرنے پر بھی مارنے لگا اور شہر کے لڑکوں کو اپنے ساتھ نہانے کے واسطے ندی کنارے لے جاکر پانی میں ڈوبا کر مار ڈالتا اور کبھی جنگل میں لے جاکر گھونسا اور لات مار مار کر اُن کی جان لے لیتا تھا جب وہ ایسا ادھرم کرنے لگا تب وہاں کی رعیت نے جاکر یہ حال راجا سے کہا کہ راجکمار نے ہمارے لڑکوں کو بنا اپرادھ مار ڈالا راجہ نے کئی مرتبہ رعیت کو سمجھا بجھا کر بدا کردیا اور بین اپنے بیٹے کو بہت طرح سے سمجھایا لیکن وہ راجا کا کہنا نہ مان کر اور زیادہ اپدرو کرنے لگا تب ایکدن پھر اُس نگر کی رعیت نے جاکر راجا سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ ہم ایسی انیت ہونے سے آپ کے دیش میں نہیں رہ سکتے جب راجا نے پرجا کو بہت دُکھی دیکھا تب بین کو بہت ڈانٹ کے سمجھایا کہ تو پرجا کو دُکھ مت دے تب پر وہ نہ مان کر روتا ہوا اپنی ماتا کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ راجا مجھ کو ناحق دھمکاتا ہے میرا کچھ آدر نہیں کرتا اس لیے میں گھر سے باہر نکل جاؤں گا سُنیتھا اُس کی ماتا بھی ادھرمنی تھی اس کارن وہ بین کی بات سُن کر بولی کہ اے بیٹا

تیرے باپ کی عقل بوڑھے ہونے سے ماری گئی ہے اس کو بکنے دے جو تیرا دل چاہے سو کر سنیتھا اس طرح اپنے بیٹے کو دھیرج دیکر اُس کی طرف ہو کر اپنے پت سے لڑنے لگی تب راجا نے دُکھت ہو کر سوچا کہ دیکھو میں پرتھوی پت ہوں سب راجا میرے ادھین رہتے ہیں چاہوں تو بین کو اُس کی ماتا سمیت اپنے دیش سے نکال دوں لیکن اس میں بھی میری ہنسی ہوگی اور آدمی انھیں استری اور پُتر کے مُوہ میں پھنسا رہ کر ہر بھجن اور پرلوک کا سوچ نہیں کرتا سو یہی لوگ بھلی بات سمجھانے سے بُرا مانتے ہیں سو میں کس واسطے اپنا جنم برتھا کھوؤں میرے پچھلے جنم کا پاپ اُدے ہوا جو ایسے ادھرمی بیٹے نے میرے یہاں جنم لیا اس کے پاپ کرنے سے میں بھی نرک بھوگوں گا جس کی ماتا دھرم ادھرم کا بچار نہیں کرتی اُس کا بیٹا کس طرح پاپی نہو اب ایسے ادھرمیوں کی سنگت میں رہنا نہ چاہیئے بُری سنگت میں رہنے سے کچھ سُکھ نہیں ملتا اس سے جنگل میں جاکر پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرنا اُچت ہے میرے پیچھے جیسا چاہے ویسا ہو راجا نے یہ بچار کر مَن اپنا برکت کر لیا اور آدھی رات کے وقت رانی کو سوتے ہوئے چھوڑ کر بغیر کہے جنگل میں چلا گیا اور پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور اُس دن راجا کے نکل جانے کا حال کسی نے نہیں جانا۔

چودھواں ادھیاے

بیٹھنا راج گدّی پر بین کا اور منع کرنا رکھیشوروں کو ہر بھجن کرنے سے

میترے جی نے بدُرجی سے کہا کہ جب راجا انگ بنا کہے جنگل میں چلا گیا تب صبح کے وقت منتریوں کو یہ حال سُن کر بڑا دُکھ ہوا اور بہت ڈھونڈھنے پر بھی راجا کا پتہ نہ پایا اور بغیر راجا کے اُس دیش میں چور اور ٹھگ اپدرو کرنے لگے جب براہمن اور رکھیشوروں نے بغیر راجا کے پرجا کو دُکھی دیکھا اور دوسرے کسی راج پُتر کو انگ کے بنش میں نہ پایا تب لاچاری سے آپس میں صلاح کر کے بین کو راج گدّی پر بٹھا لا بین نے راج گدّی پر بیٹھتے ہی ڈاکو اور چوروں کو پکڑ کر مارنا شروع کیا اُس کے راج میں چوری اور ڈاکے کا نام نہ رہا اور سب ادھرمی لوگ اُسکے راج سے ایسے نکل بھاگے جیسے سانپ کے ڈر سے چوہے بھاگ جاتے ہیں اور جو راجا لوگ اپنے دیش کا پیسا انگ نہیں دیتے تھے وہ بھی راجا بین کے حکم ماننے لگے جب بین ساتوں دیپ کا ایسا پرتاپی راجا ہوا کہ جس کا سامنا کرنیوالا کوئی دوسرا دنیا میں نہ رہا تب اُس نے راج اور دولت کے غرور سے اندھا ہو کر یہ بات بچاری کہ دوسرے دیوتا کے نام پر جگیہ اور دان اور جپ اور تپ وغیرہ کسی کو کرنا نہ چاہیئے سب کوئی دیوتا اور پتر کی جگہ پر ہماری پوجا کیا کریں کس واسطے کہ سب کو کھانا اور کپڑا دے کر میں ہی پالتا ہوں ایسا بچار کر وہ پرمیشور کو بھول گیا اور اُس نے اپنے راج بھر میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کوئی آدمی جگیہ اور پوجا اور شرادھ اور ہوم اور دان وغیرہ پرمیشور اور پتروں کے نام پر نہ کرے جس کو کرنا ہو وہ میری پوجا پرمیشور اور دیوتا اور پتروں کی جگہ کیا کرے جو کوئی ایسا نہ کرے گا اُسکو ہم ڈنڈ دینگے اس طرح ڈھنڈھورا پٹوانے کے بعد راجا بین اپنی فوج ساتھ لے کر دوسرے راجاؤں کے دیش میں ڈگ بجے کرنے کو چلا

جہاں وہ پہونچتا تھا وہاں کے راجا بہت طرح کی چیزیں لیکر اُس کو بھینٹ دیتے تھے تب راجا بین اُن سے کہتا تھا
کہ تم ہماری آگیا مان کر اپنے راج بھر میں یہ کہدو کہ کوئی آدمی جگیہ اور دان اور جپ اور تپ وغیرہ کسی دیوتا کے نام پر
نہ کرے جس کو کرنا ہو وہ ہماری پوجا کرے یہ سُن کر وہ سب لاچاری سے اپنے پران اور دھن جانے کے ڈر سے اُسکی
آگیا کو مان لیتے تھے جب راجا بین کے ڈر سے ساتوں دیپ میں جگیہ اور دان آدک شُبھ کرم کرنا لوگوں نے چھوڑ دیا
تب ادھرم اور پاپ ہونے سے براہمن اور رکھیشوروں کا کرم اور دھرم چھوٹنے لگا جب بششٹھ اور بھرگ آدک رکھیشوروں
نے راجا بین کا ادھرم ایسا دیکھا اور اپنے جپ اور پوجا میں کھنڈن سمجھا تب سرسوتی کنارے بیٹھ کر آپس میں یہ بچار کیا کہ
جس دیش میں راجا نہیں رہتا وہاں کی رعیت اپنے من مانا پاپ کرتی ہے کسی کا ڈر نہیں رکھتی اور چور آدک ادھرمی لوگ
سب کو دُکھ دیتے ہیں اس کارن دھرم کی ہان اور پاپ کی بڑھتی ہوتی ہے اور سب ادھرمی اور پاپیوں کو ڈنڈ دینے اور
دھرم کی رچھیا کرنے والے راجا ہوتے ہیں سو یہ راجا ایسا ادھرمی پیدا ہوا جس نے سب دھرم دنیا سے اُٹھا دیا اسکا
کیا اُپائے کرنا چاہیئے ایسا بچار کر رکھیشوروں نے آپس میں کہا کہ ہم لوگوں نے اس کو راج سنگھاسن پر بٹھالا ہے
اس واسطے ایک مرتبہ چل کر اس کو سمجھانا چاہیئے جو ہمارے منع کرنے سے اُس نے ادھرم کرنا چھوڑ دیا تو اچھی بات
ہے نہیں تو دوسری تدبیر کریں گے یہ صلاح کر کے بھرگ اور بششٹھ آدک بہت سے رکھیشور اور براہمن اکٹھا ہو کر
راج مندر پر گئے جب راجا نے ان کو ڈنڈوت کر کے بٹھالا تب رکھیشور بولے کہ اے راجا ہم تجھ سے ایک بات کہنے
اور سمجھانے آئے ہیں اُس کے ماننے میں تیرا بھلا ہے نہیں تو خراب جائے گا راجا نے پوچھا کہ وہ کون سی بات ہے
کہو تب رکھیشور بولے کہ اے راجا ہم لوگوں کو تم جگیہ اور تپ آدک کرنے سے کیوں منع کرتے ہو اور سنساری آدمیوں کو
شبھ کرم کرنے سے منع کر کے کہتے ہو کہ دیوتا اور پتروں کی جگہ ہماری پوجا کرو یہ بات کسی کو اچھی نہیں لگتی ہم لوگوں کا
یہی دھرم ہے کہ جگیہ اور ہوم اور دھیان نارائن جی کا کیا کریں یہ بات سُن کر راجا بولا کہ تمہارے بید اور پُران میں
لکھا ہے کہ راجا نارائن جی کا روپ ہے اس لیے تم کو ہماری آگیا ماننا چاہیئے اور اگر ہمارا کہنا نہ مانو گے تو ہم
تم لوگوں کو ڈنڈ دیں گے رکھیشوروں نے یہ بات سنی تب آپس میں صلاح کی ایسے پاپی اور ادھرمی راجا کو مار ڈالنا
اُچت ہے ایسا بچار کر کسی رکھیشور نے کُشا اور کسی نے جل ہاتھ میں لے کر کچھ منتر پڑھ کر ایسا شاپ دیا کہ راجا بین
اُسی ساعت مر گیا اور رکھیشور لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے اور سُنیتھا راجا بین کی ماتا نے یہ حال سُن کر بہت بلاپ
کیا اور اس بچار سے لوتھ اس کی نہیں جلائی کہ رکھیشور اور براہمن کو سب سامرتھ ہے شاید کبھی خوش ہو کر پھر اُس کو
جلا دیویں اسی آسرے پر آنتیں نکلوا کر پیٹ اُس کا دُھلوا ڈالا اور مصالحہ بھروا کر لوتھ اُس کی تیل میں رکھ چھوڑی جس میں
سڑے گلے نہیں راجا بین کے مرنے کے پیچھے جگیہ اور ہوم آدک شُبھ کرم دُنیا میں پھر ہونے لگے لیکن راجا کے
نہونے سے چور اور ٹھگ رعیت کو پھر دُکھ دینے لگے اور ادھرمیوں نے قدر ہو کر من مانا پاپ کرنا شروع کیا یہ
حال دیکھ کر پھر رکھیشوروں اور براہمنوں نے آپس میں بچار کیا کہ بغیر راجا کے دنیا میں دھرم نہ رہ کر سب لوگ برن سنکر
ہو جائیں گے اور راج نیت میں لکھا ہے کہ جس دیش میں راجا نہو یا جہاں کا راجا ادھرمی اور مورکھ ہو یا جس دیش میں

استری راج کرے یا جس جگہ پر کوئی راجا ہوں وہاں بسنے سے دھرم نہیں رہتا ایسی جگہ رہنا اُچت نہیں ہے اسلیے دوسرے راجا کی تدبیر کرنا چاہیے بغیر راجا کے پرجا سُکھ نہیں پاوے گی اور نارائن کی کرپا سے راجا بین بھی جی سکتا ہے لیکن وہ اپنے ادھرم کو نہیں چھوڑے گا اسلیے اس کا جلانا اُچت نہیں ہے اُس کو جلانا کیسا ہے جیسے کوئی سانپ کو دودھ پلا دے لیکن یہ دھرو بھگت کے کُل میں راج گدی تھی اس لیے بین کی لوتھ میں بھی کچھ اُسکے دھرم کا انش ہوگا اس واسطے اس لوتھ میں سے ایک لڑکا پیدا کر کے راج سنگھاسن پر بیٹھالنا چاہیے جس میں رعیت سُکھ پاوے اور دھرم کی رچھا ہو اس لیے چل کر راجا بین کی لوتھ کو دیکھنا چاہیے یہ بات آپس میں بچار کر پھر اُن رکھیشوروں نے جن کو پرمیشور کا تپ اور جپ کرنے سے سب سامرتھ تھی جا کر سُنیتھا سے پوچھا کہ راجا بین کی لوتھ کہاں ہے یہ بات سنتے ہی سُنیتھا نے رکھیشوروں کو ڈنڈوت کی اور بڑی خوشی سے راجا بین کی لوتھ اُن کے سامنے لے آئی تب رکھیشوروں نے کچھ منتر پڑھ کر راجا بین کی جانگھ متھانی سے دہی کی طرح متھی جس طرح دہی متھنے سے مکھن نکلتا ہے اسی طرح جانگھ متھنے سے ایک پُرش ناٹا اور کالا رنگ بہت بدصورت پیدا ہو کر بولا کہ اے رکھیشورو مجھ کو کیا آگیا دیتے ہو جب رکھیشوروں نے دیکھا کہ یہ راج کرنے کے لائق نہیں ہے تب اُس سے کہا کہ تو جنگل میں جا کر بھلوں کا راجا ہو سو وہ اُن کی آگیا سے جنگل میں جا کر بھلوں کا راجا ہوا اس کے بنش میں ملاح اور مُسہر وغیرہ پیدا ہو کر آج تک دُنیا میں موجود ہیں اور اُس پُرش کے نکلنے سے سب پاپ سُنیتھا کا بین کے شریر سے باہر نکل گیا ۔

پندرھواں[۱۵] ادھیاے

پیدا کرنا رکھیشوروں کا اس کے داہنے ہاتھ سے راجا پرتھ اور اَرچ نام استری کو

میترے جی بولے کہ اے بدُر جی پھر رکھیشوروں نے بہت سُندر اور نیت مان راجا پیدا ہونے کے واسطے راجا بین کی دہنی بھجا متھی تو اس میں سے ایک پُرش بہت سُندر اور تیج دان بشال شریر لمبی بھجا اور ایک استری روپ وتی دو آدمی پیدا ہوے رکھیشوروں نے اُس پُرش کا نام پرتھ اور استری کا نام اَرچ رکھ کر اُنکا بواہ آپس میں کر کے پرتھ سے کہا کہ تم ساتوں دیپ کا راج کرو رکھیشوروں نے اپنے گیان کی درشٹ سے جانا کہ یہ دونوں لچھمی نارائن کا اوتار ہیں یہ بات سمجھتے ہی رکھیشوروں نے بڑے آنند سے پرتھ کو راج سنگھاسن پر بٹھالنا چاہا تب کُبیر دیوتا کو بُلا کر کہا کہ جس سنگھاسن پر بین ادھرمی بیٹھا تھا وہ راجا پرتھ کے بیٹھنے کے لائق نہیں ہے اس لیے تم دوسرا سنگھاسن بہت اچھا پرتھ کے بیٹھنے کے لائق لاؤ اُس وقت کُبیر دیوتا ایک سنگھاسن جڑاؤ بہت اچھا لے آئے رکھیشوروں اور دیوتاؤں نے پرتھ کو راج سنگھاسن پر بٹھال کر ڈنڈوت کی اور بُرن دیوتا نے چنور اور ناگ دیوتا من اور پرتھوی نے کھڑاؤں اور سرسُتی نے موتیوں کا ہار اور شری مہادیو جی نے سُدرشن چکر اور پاربتی جی نے ڈھال اور تُشٹا دیوتا نے رتھ اور اگن دیوتا نے دھنکھ بان اور سمدر نے شنکھ لا کر راجہ پرتھ کو بھینٹ دیا اسی طرح سب دیوتاؤں نے بھی

اچھی اچھی چیزیں اندر پُری کے برابر لاکر راجہ پرتھ کو بھینٹ دیں اور اندر پُری سے اپسراؤں نے آکر راجا کو ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سنایا اور سِدھ اور چارن لوگوں نے آکاش سے استت کرکے راجا پر پھول برسائے اور بھاٹوں نے آکر راجا پرتھ کی بڑائی میں بہت پڑھ کر پچھلے پرتاپی راجوں کی اُپمادی اُن کا بچن سُنکر راجا نے بھاٹوں سے کہا کہ ابھی تک میں نے کوئی کام ایسا بڑائی کا نہیں کیا جو تم اتنی استت کرتے ہو جس کسی میں کچھ گن نہیں ہوتا اس آدمی کی بھی بڑائی بھاٹ لوگ اپنے فائدے کے واسطے اندر کے برابر کرتے ہیں یہ بات اُچیت نہیں ہے اور جو آدمی اس طرح کی بڑائی اپنی سُن کر خوش ہوتا ہے اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے اور جس بات کا اپنے میں گُن نہو اور اُس بات کی کوئی بڑائی کرے تو نہ سندیہ جاننا چاہیئے کہ یہ ہماری ہنسی کرتا ہے اے بھاٹو جب ہم کچھ اچھا کام کریں تب تم ہماری استت کرنا ابھی چُپ رہو آدمی استت کرنے جوگ نہیں ہے نارائن جی کی استت کرنا چاہیئے جنھوں نے آدمی کو پیدا کرکے بڑائی دی ہے اور جب وہ اُس کے ہاتھ سے اچھا کام کراتے ہیں تب آدمی استت کے لائق ہوتا ہے اور آدمی جو کسی کو ایک برس یا دس برس تک کھانا کپڑا دے تو اُس کو دُکھ معلوم ہوتا ہے استت کے لائق بھگوان ہی ہیں جو سب کو پالن کرکے لوک کا سُکھ دیتے ہیں یہ بات سُن کر سب کسی نے راجا کی بڑائی کی -

سوٰلھواں[16] ادھیائے

پیدا ہونا بھاٹوں اور پنڈتوں کا راجا پرتھ کی جنم کُنڈلی کا پھل کہکر

میترے جی نے بدُرجی سے کہا کہ بھاٹوں نے راجا کا بچن سُن کر بنے کیا کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نارائن جی کا اوتار ہیں آپ کی بڑائی کرنا بھگوان کی استت کے برابر ہے اس لیے اپنی بانی پوتر کرنے کے واسطے ہم آپ کی استت کرتے ہیں کس واسطے کہ لوگوں نے اپنا پیٹ پالنے کے واسطے جھوٹ اور سچ بہت سی بڑائی اور لوگوں کی کی ہے اور آپ ایسے ایسے اچھے کام کریں گے کہ آج تک کسی راجا نے ایسے کام دنیا میں نہیں کیے جب بھاٹ لوگ یہ بات کہہ کر راجا سے دربیہ لیکر اپنے اپنے گھر چلے گئے تب جوتشی پنڈتوں نے راجا کی جنم کُنڈلی بنا کر گرہوں کا پھل سطرح برنن کیا کہ یہ ساتوں دیپ کے راجا ہوں گے اور اپنی بھجا کی سامرتھ سے سب پرتھوی کے راجوں کو جیت کر اُدے سے است تک راج کریں گے اور پرتھوی کو گئو کی طرح دُہکر اُس کو لڑکی کے برابر اور پرجا کو لڑکے کے برابر سمجھیں گے اور براہمن اور رکھیشور اور سادھ اور سنت کو نارائن روپ جانیں گے اور آٹھ مہینے رعیت سے پرتھوی کا دین لے کر چار مہینے برسات میں اپنے پاس سے اُن کو کھانا اور کپڑا دیں گے اور بنا اپرادھ کسی کو دنڈ نہ دیں گے جب اندر داہ سے اُن کے راج میں پانی نہیں برساوے گا تب راجا پرتھ کے پرتاپ سے رعیت کی چاہنا کرنے کے سمے برکھا ہوگی اور راجا پرتھ سوا شومیدھ جگیہ بھگوان کے خوش ہونے کے واسطے بغیر کسی اِچھا کے کریں گے جب ننانوے جگیہ اُن کی پوری ہوکر سویں جگیہ شروع ہوگی تب راجا اندر اپنے اندراسن لینے کے ڈر سے جوگی روپ بنا کر شیام کرن گھوڑا

اُن کا چُرائے جاوے گا جب بیٹا راجا پرتھ کا اندر سے گھوڑا چھین لے آوے گا تب اندر اُس سے ہار مان کر چھل کرنے کے واسطے بہت طرح کا روپ دھارن کریگا اُس کے روپ دھارن کرنے کا حال سُن کر کلجگ باسی مورکھ بھی دوسروں کو ٹھگنے کے واسطے بہت طرح کا روپ دھرینگے اور نارائن جی جگیہ شالا میں پرگٹ ہوکر راجا پرتھو کو درشن دیں گے اور سنکادک رکھیشور راج مندر پر آکر اُس کو گیان سکھلاویں گے اور یہ راجا پرائی استری کو ماتا اور پرائے دھن کو مٹی کے برابر سمجھ کر سدا پرمیشور کے بھجن اور اُسمرن میں لین رہیں گے ایسا کہہ کر جوتشی لوگ راجا سے دچھنا لیکر اپنے گھر چلے گئے اور بھرگ آدک رکھیشور اور دیوتا راجا کو آشیرباد دے کر اپنے اپنے استھان کو پدھارے ۔

ستّرھواں ادھیاے

کرودھ کرنا راجا پرتھ کا دھرتی پر پرجا کے دُکھ پانے سے

میترے جی نے کہا کہ اے بدُر جی جب دیوتا رکھیشور بدا ہوگئے تب راجا پرتھو دھرم اور نیت کے ساتھ راج کاج کرنے لگا ایک دن سب رعیت نے اُس کے پاس آکر بنے کیا اے مہاراج آپ ہمارے راجا اور مالک ہیں شاستر کے موافق آپ کو ہماری پالنا جو بھوکھ کے مارے مرتے ہیں کرنا چاہیے جس طرح درخت اندر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے اُسی طرح ہم لوگوں کا کلیجہ اور پیٹ مارے بھوکھ کے خالی ہوکر جل رہا ہے اور پھل کھانے سے سب لوگ جیتے ہیں سو تو راجا بین کے پاپ اور انیت کرنے سے پرتھوی نے سب اناج اور پھل اپنے چُرا لیے جو اناج ہم لوگ پرتھوی پر بوتے ہیں وہ نہیں اُگتا ہے اور جو درخت پہلے سے اُگے ہوئے ہیں اُن میں پھل نہیں لگتے اس لیے ہم لوگ اپنے لڑکے بالوں سمیت کھانے بغیر مرتے ہیں سو آپ کو دھرماتما راجا سمجھ کر اپنا دُکھ کہا کہ کوئی ایسا اُپاے کیجیے جس میں پہلے کی طرح اناج اور پھل پھر پرتھوی سے پیدا ہوا کریں یہ بات سنتے ہی راجا نے پرتھوی پر کرودھ کرکے دھنکھ بان اُٹھا لیا اور بان چڑھا کر چاہا کہ ابھی ایک تیر مار کر پرتھوی کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں پرتھوی راجا کو ایسے کرودھ میں دیکھ کر اُسی سمے گئو کا روپ دھر کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی سامنے آئی اور راجا نے اپنے گیان سے پہچان لیا کہ یہ گئو روپ پرتھوی ہے تیسپر بھی راجا نے مارے کرودھ کے دھرم اور ادھرم کا کچھ بچار نہ کرکے جب تیر مارنے کی اچھا کی تب گئو روپ پرتھوی وہاں سے بھاگ کر سب لوکوں میں دوڑتی پھری اور راجا بھی دھنکھ بان لیے ہوئے رتھ پر سوار اُس کے پیچھے پیچھے جاتا تھا پرتھوی نے کسی جگہ اپنے پران کا بچاؤ نہیں دیکھا تب راجا کے سامنے کھڑی ہوکر بولی کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نہیں جانتے کہ بید اور شاستر میں گئو کا مارنا بڑا پاپ ہے راجا نے جواب دیا کہ شاستر نے ایسا لکھا ہے کہ جس کسی سے سنساری جیو دُکھ پاویں اُس کا مارنا پاپ نہ ہوکر دھرم سمجھنا چاہیے برہما جی نے جو اوکھد اور اناج سنساری جیووں کے پالنے کے لیے پیدا کیا ہے اُس کو تو نے چھپا لیا راجوں کا یہی دھرم ہے کہ جو اُن کی پرجا کو دُکھ دیوے اُس کو مار ڈالیں یہ بات سُن کر گئو روپی پرتھوی نے پھر کہا کہ اے راجا جب

مجھ کو ہرنیاکش دیت پاتال میں لے گیا تھا اور جیوؤں کے رہنے کے واسطے جگہ نہ تھی تب نارائن جی باراہ اوتار دھارن کرکے مجھ کو پاتال سے لائے اور پانی پر استھت کرکے سب جیوؤں کو میرے اوپر بسایا جو تم مجھ کو مار ڈالنا چاہتے ہو تو سب پرجا کو کہاں رکھو گے راجا نے کہا کہ مجھ میں اتنی سامرتھ ہے کہ تیرے مارنے کے پیچھے اپنے تپ کے بل سے اور نارائن جی کی کرپا سے مہاپرے کے پانی پر پرجا کو بساؤں گا گئو نے یہ بات اپنے گیان سے جان لی کہ یہ راجا بڑا پرتاپی اور پرمیشور کا اوتار ہے جو چاہے گا سو کر ڈالے گا اب بنا اس کی شرن گئے میرا پران بچنا کٹھن ہے ایسا بچار کر پرتھوی نے راجا سے بنتی کرکے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ آپ کرتا پرش پرمیشور کا اوتار ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں مجھ کو جو کچھ آپ آگیا دو میں وہ میں کروں -

اٹھارھواں ادھیائے

نکالنا راجا کا سب اناج اور اودکھدھ گئو روپی پرتھوی کو دُوہ کر

میترے جی بولے کہ ہے بدرجی گئو روپی پرتھوی نے راجا سے کہا کہ اے مہاراج میں نے راجا بین کے ادھرم کرنے سے اناج اور اودکھدھ آدک اس واسطے اپنے میں چھپالی تھیں کہ راجا بین کے راج میں سنساری لوگ ہوم اور دان کرنا چھوڑ کر سب اناج اپنے ہی خرچ میں لاتے تھے اور دیوتا اور اگن کا بھاگ دینا بند کر دیا تھا اس لیے میں نے ادھرمی لوگوں کا پالن کرنا اُچت نہیں جانا اب تم دھرماتما راجا اوتار ہے کہ پہلے کی طرح اناج اور پھل پیدا ہونا چاہتے ہو تم بید کا منتر پڑھ کر جوگ ابھیاس کے ساتھ گئو کی طرح مجھ کو دُہو تو جو کچھ میں نے گست کر لیا ہے وہ اور جس چیز کی اِچھا تم کو ہوگی سب کچھ مجھ میں دودھ کی طرح نکلے گا اور پہاڑوں کا بہت بوجھ میرے اوپر بے ٹھکانے رکھا ہے آپ اُس کو اُٹھا کر ایک طرف رکھ دیجئے تو بہت سی جگہ خالی ہو جائے اور بہت سی جگہ اونچی نیچی گڑھے کی طرح ہو رہی ہے اُس کو پاٹ کر برابر کر دیجئے تب میرے اوپر سب جیو آرام سے رہ کر کھیتی وغیرہ بیاپار کرکے بڑا سکھ پاویں گے اور کسی کو دُکھ نہ ہوگا اور برسات گزر جانے کے پیچھے سب جیوؤں کے پینے اور کھیت وغیرہ سینچنے کے لیے سب جگہ پانی بنا رہے گا راجا پرتھو نے یہ بات سنتے ہی اپنی کمان کی نوک سے پہاڑوں کو جو بیچ میں جگہ روکے تھے اُٹھا کر اُتر دشا میں رکھ دیا سو پرتھوی تین طرف خالی ہو گئی اور جس جگہ گڑھے تھے وہاں چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کو رکھ کر اپنی کمان سے ٹھونک دیا جب سب زمین برابر ہو گئی تب راجا پرتھو نے بہت جگہ شہر اور قلعہ اور گاؤں جہاں جیسا مناسب جانا تیار کرا کے وہاں رعیت کو بسایا اور جہاں کہیں کنواں اور باؤلی اور تالاب وغیرہ کا کام تھا بنوا دیا جس میں سب جیوؤں کو سُکھ ملے تب گئو روپی پرتھوی نے خوش ہو کر کہا کہ اے پرتھوی ناتھ اب مجھے دُہو لیکن دُہنے کا برتن اور بچھڑے کی صورت بہت چیزوں کے نکالنے کے لیے الگ الگ بناؤ جس میں سب پدارتھ مجھ میں سے نکلیں پہلے بھرگ اور دُرباسا آدک رکھیشوروں نے گئو روپی پرتھوی کو

دُہا تو اُس میں سے بید نکلا تو براہمنوں نے خوش ہو کر کہا کہ ہم لوگوں کو یہی چاہیئے پھر دیوتا اور گندھرب اور دیت اور راجا پرتھو وغیرہ نے اُس گئو کو دُہ کر بہت طرح کے پھل اور اناج اور اوکھد وغیرہ سب چیزیں مطلب کی اُس میں سے باہر نکالیں لیکن دُہنے کا برتن اور بچھڑے کا روپ الگ الگ بنا تھا اے بِدُر جی پرتھوی کا مدھین کے برابر ہے اس لیے سب کسی نے اپنی اپنی اچھا کے موافق گئو روپی پرتھوی کو دُہ کر سب طرح کی چیزیں نکال لیں اور دیوتا اور رکھیشوروں نے پرتھوی کو آشیرباد دیا کہ پہاڑ اور سمدر وغیرہ کا بوجھ تجھ کو کچھ نہ معلوم ہوگا لیکن ادھرمی اور پاپی لوگ سادھو اور براہمن کو دُکھ دینے والے جب تیرے اوپر اپنے چرن رکھیں گے تب تو اُن کے بوجھ سے دُکھی ہوگی اُس سمے نارائن جی اوتار لیکر اُدھرمیوں کو مار کر تیرا بوجھ دور کریں گے یہ بردان دیوتا اور رکھیشوروں کا سن کر پرتھوی اپنا نج روپ دھر کر راجا پرتھو کو آشیرباد دیکر اپنے استھان کو چلی گئی اور سنساری جیو اناج اور پھل پیدا ہونے سے خوش ہو کر اپنے دھرم اور کرم میں لین ہو گئے اور شہر اور گانوں میں سُکھ کے ساتھ رہ کر راجا پرتھو کو آشیرباد دینے لگے۔

اُنیسواں[۱۹] ادھیائے

سو اشومیدھ جگیہ کرنا راجا پرتھو کا

میترے جی نے بِدُر جی سے کہا کہ جب سب پرجا راجا پرتھو کی آنند اور خوش ہوئی تب راجا نے رکھیشوروں اور براہمنوں کو بُلا کر سنکلپ سو اشومیدھ جگیہ کا کیا اور برہماورت میں سوایمبھوون کے استھان پر نہکام جگیہ کرنے لگا راجا پرتھو کے نیت اور دھرم کرنے سے گھی اور دودھ اور دہی کی ندی سنسار میں پرگٹ ہو کر بہنے لگی اور موتی اور سونا اور چاندی اور تانبا وغیرہ کی کھان سمدر اور پہاڑوں سے بغیر کھودے پرگٹ ہو گئیں اِس لیے اُن کے راج میں کوئی دردری اور دُکھی نہ تھا جب راجا نے شاستر کے موافق شیام کرن گھوڑا چھوڑ کر اپنی فوج اُس کے ساتھ کر دی تب وہ گھوڑا ساتوں دیپ میں پھر کر چلا آیا کسی دوسرے راجا کو ایسی سامرتھ نہ ہوئی جو راجا پرتھو کا گھوڑا باندھ سکے سب راجا اُس کے ادھین ہو کر اپنے اپنے دیش کا پیسا اُس کو دیتے تھے جب اسی طرح راجا نے ننانوے[۹۹] جگیہ پوری کر کے سوئیں[۱۰۰] جگیہ شروع کر کے شیام کرن گھوڑا چھوڑا تب اندر نے چنتا کر کے بچار کیا کہ سوئیں[۱۰۰] جگیہ پوری ہو جانے پر راجا پرتھو میرا اندراسن چھین لے گا اِس لیے یہ گھوڑا لینا چاہیئے جس میں سو[۱۰۰] جگیہ پوری نہونے پاویں ایسا بچار کر اندر اپنے بیٹے سے بولا کر تو جا کر یہ گھوڑا کسی طرح پکڑ کر ہمارے پاس لے آ جب اندر کا بیٹا گھوڑا پکڑنے کے واسطے آیا تب اُس کے ساتھ بڑے بڑے جودھا دیکھ کر مارے ڈر کے گھوڑے کو نہ پکڑ سکا اور اندر کے پاس جا کر کہا کہ مجھ میں سامرتھ نہیں ہے جو اُس گھوڑے کو پکڑ سکوں تم کو سامرتھ ہو تو پکڑ لاؤ یہ بات سُن کر اندر نے بچار کیا کہ راجا پرتھو بڑے دھرماتما اور بلوان ہیں اُن سے سنمکھ لڑائی کر کے ہم گھوڑا نہیں لا سکتے کچھ چھل کر کے گھوڑا لانا چاہیئے ایسا بچار کر راجا اندر جوگی کا روپ بن کر گھوڑے کے پاس گئے جب راجا کے نوکروں نے جوگی سمجھ کر اُن کو وہاں جانے سے

منع نہیں کیا تب اندر اُس گھوڑے کی باگ پکڑ کر آکاش کی راہ سے اپنے لوک کو لے چلے جب راجا کے نوکروں نے
جو اُڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے تھے یہ حال دیکھا تب راجا سے کہا کہ اے مہاراج ایک آدمی جوگی روپ بنکر
گھوڑے کو آکاش میں اُڑا لے گیا یہ بات سنتے ہی راجا نے براہمنوں سے پوچھا کہ تم لوگ اپنی گیان درشٹ سے
بچارو کہ یہ جوگی کون تھا جو گھوڑا ہمارا لے گیا براہمنوں نے دیو درشٹ سے دیکھ کر کہا کہ اے راجا گھوڑا تمھارا راجا اندر
اس ڈر سے اپنے لوک میں لیے جاتے ہیں کہ سَو جگیہ پوری ہو جانے سے اندراسن میرا لے لیگا یہ بات سُنکر راجا پرتھ
بولے کہ میں اندر لوک لینے کی کچھ اِچھا نہیں رکھتا لیکن اندر جو ہماری جگیہ بند کرنا چاہتا ہے اس لیے اُس گھوڑے کو
ضرور منگوانا چاہیئے یہ بات براہمنوں سے کہکر راجا نے بجتاشو विजिताश्व اپنے بیٹے کو آگیا دی کہ تو ابھی
جا کر گھوڑے کو لے آ اور اترمُن کو اُس کے ساتھ کر دیا جب وہ دونوں وہاں سے اُڑتے ہوئے اندر لوک کے
پاس پہونچے تب رکھیشور نے گھوڑا لیے جاتے ہوئے دیکھ کر بجتاشو کو دکھلا دیا راج کُمار نے اندر کو گھوڑے سمیت
دیکھتے ہی سروُنت सरवन्त نام بان دھنکھ پر چڑھا کر جیسے چاہا کہ اندر کی چھاتی میں ماریں ویسے ہی اندر اپنے پران
کے ڈر سے گھوڑا وہاں چھوڑ کر انتردھیان ہو گئے اور بجتاشو نے گھوڑے کو راجا پرتھ کے پاس لا کر حال بھاگ جانے
اندر کا کہدیا جب اندر گھوڑا چھن جانے سے بہت شرمندہ ہوئے تب اپنی مایا سے اندھیالا پیدا کر کے کئی مرتبہ
دھوکا دیکر گھوڑا چُرا لے گئے لیکن راجا پرتھ کا بیٹا بجتاشو جا کر چھین چھین لایا جب اندر نے کئی مرتبہ گھوڑا چھن جانے پر
بھی چُرانا نہ چھوڑا تب راجا پرتھ نے کرودھ کر کے دھنکھ بان اندر کے مارنے کو اُٹھایا اُس وقت جگیہ کرانے والے
رکھیشوروں نے راجا کو سمجھایا کہ اے پرتھوی ناتھ آپ نے سَو اشومیدھ جگیہ کا سنکلپ کیا ہے کرودھ کرنے سے
سنکلپ میں بگھن ہوگا اور اندر امرت پینے سے کسی طرح مر نہیں سکتا جب رکھیشوروں کے سمجھانے سے راجا کا
کرودھ شانت ہوا تب برھما جی نے نارد مُن سمیت جگیہ شالا میں آکر کہا کہ اے راجا تم اندر کے مارنے کی اِچھا مت
کرو تمھارے ہاتھ اُس کی موت نہیں ہے جو تم کو اندراسن لینے کی اِچھا ہو تو اُس کو اندر پُری سے نکال کر وہاں کا
راج کرو اور جو مکت کی اِچھا رکھتے ہو تو سَویں جگیہ مت کرو جتنی جگیہ تم نے کی ہیں اُنھیں جگیہ کے کرنے سے پرمیشور
تم کو درشن دے کر مکت پد دیویں گے اور تمھارے جگیہ کرنے کا حال سنساری لوگ سُن کر شبھ کرم کریں گے اور
اندر کے بھلا دینے کا حال سُن کر کلجگ باسی پاکھنڈ رچیں گے جب برھما جی کے سمجھانے سے راجا پرتھ نے
اپنا کرودھ چھپا لیا تب برھما جی نارد مُن سمیت اپنے لوک کو گئے تب راجا پرتھ براہمنوں سے بولا کہ میں اندر لوک کی
کچھ اچھا نہیں رکھتا ننانوے [۹۹] جگیہ اچھی طرح سمپورن ہوئیں ایک جگیہ جو باقی ہے وہ میں نہیں کروں گا یہی پورن
آہُت اگن کنڈ میں ڈال دو جیسے رکھیشوروں نے منتر پڑھ کر پورن آہت کیا ویسے ہی برھما جی نے نارائن جی کے
پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج ایک راجا اندر کے سامنے دوسرا کوئی سَو جگیہ نہیں کر سکتا اور راجا پرتھ پرم بھگت کا
سنکلپ جھوٹ نہ ہونا چاہیئے اور آپ سب باتوں کے مالک ہیں جیسا اُچت ہو وہ کیجئے یہ بات سنتے ہی پرمیشور
ترلوکی ناتھ برھما جی اور اندر کو اپنے ساتھ گرڑ پر بٹھال کر پورن آہت ڈالنے کے سمے اُس جگیہ شالا میں آ پہونچے اُن کو

دیکھتے ہی راجا پرتھ اور سب براہمن اور رکھیشور کھڑے ہو کر بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کر کے استت کرنے لگے ۔

بیسواں ادھیاے

بلانا راجا پرتھ کا سب راجوں کو اپنے مکان پر

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریکھشت نارائن جی نے راجا پرتھ کی استت کرنے سے بہت خوش ہو کر کہا کہ اے راجا تمھاری سَو جگیہ سمپورن ہوئیں ہم تم سے بہت خوش ہیں کچھ بردان مانگو اور تم اندر کا اپرادھ چھما کر کے اُس سے کسی بات کا برودھ نہ رکھو کس واسطے کہ آتما کو آتما سے دشمنی کرنا نہ چاہیئے سب چھوٹے بڑے جیووں میں آتما ایک ہو کر شُبھ اور اشُبھ کرنے سے بھلا اور بُرا کہلاتا ہے سو تم دیا اور دھرم سے رہ کر پرجا کا پالن کرو تم کو سنکادک رکھیشور آگم گیان اُپدیش کریں گے یہ بات ترلوکی ناتھ کی سُن کر راجا پرتھ نے بدھ پوربک اُن کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دین دیال میں کسی کے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا اور اندرلوک یا کسی دوسری چیز کے لینے کی کچھ چاہنا نہیں رکھتا کیول یہی چاہتا ہوں کہ آپ کے چرنوں کی بھگت اور پریت میرے ہردے میں بنی رہے اور آپ کا جس اور گُن مجھ کو دس ہزار کانوں کے برابر سُن پڑے اور آپ شری لچھمی جی سے بھی ادھک پیارا اپنے بھگتوں کو جانتے ہیں جس نے آپ کی بھگت کا سُکھ پایا وہ آدمی موہ جال میں نہیں پھنستا مجھ کو آپ کے چرنوں کی بھگت اور پریت چاہیئے یہ بات سنتے ہی نارائن جی خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تم میرے پرم بھگت ہو تمھاری سب اِچھا پوری ہو گی جب ترلوکی ناتھ ایسا کہہ کر بیکنٹھ کو پدھارے اور برہما جی بھی اپنے استھان کو گئے اور راجا کی جگیہ سمپورن ہوئی تب براہمن اور رکھیشوروں کو بہت دان اور دچھنا دے کر بدا کیا اور اندر سے پریت رکھ کر دھرم کے ساتھ پرجا کو پالنے اور راج کرنے لگے اُن کے راج میں براہمن اور رکھیشوروں نے کبھی کسی پر کرودھ نہیں کیا اور سب چھوٹے اور بڑے خوش اور چین سے رہنے لگے کچھ دن گئے راجا نے بچار کیا کہ ہمارے راج بھر میں سب چھوٹے بڑے چاروں برن پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے اور ہر کتھا سنتے اور بُرے کرموں سے بچ کر سادھ اور براہمن کی سیوا کرتے تو بہت اچھا ہوتا ایسا بچار کر راجا نے ساتوں دیپ کے راجا اور رکھیشور اور براہمن اور مہاتما اور چاروں برن کے لوگوں کو نیوتا بھیج دیا سو تھوڑے دنوں میں سب راجا پرتھ کے یہاں آ کر اکٹھا ہوئے راجا نے اُن کا ایسا آدرمان کیا کہ خوش ہو گئے۔

اکیسواں ادھیاے

کہنا راجا پرتھ کا سب راجوں سے واسطے پھیلانے بھگوت بھجن کے اپنے اپنے راج میں

میترے جی نے بدرجی سے کہا کہ جب راجا پرتھ سب راجوں کا شستا چار کھلانے پلانے ناچ رنگ دکھلانے سے

کر چکے تب سب راجا اور پرجا اور رکھیشوروں کو سبھا میں بٹھال کر بولا کہ ایک چیز ہم تم لوگوں سے مانگتے ہیں لیکن دباؤ ڈال کر
نہیں مانگتے تم لوگ دیا کر کے اپنی خوشی سے ہم کو دو تو تمھارا بڑا احسان ہوگا یہ بات سُن کر سب راجوں نے ہاتھ جوڑ کر
نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ ہمارا تن دھن استری پتر سب آپ کے اوپر نچھاور ہیں جو آگیا دیجئے وہ کریں تب راجا پرتھو
بولے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ساتوں دیپ میں جتنے چھوٹے بڑے پُرش اور استری چاروں برن کے ہیں وہ سب ناراین جی
کی بھکت پوجا جپ تپ نام کا اسمرن کیا کریں جس راجا کے دیش میں پرجا لوگ جو کچھ پُن یا پاپ کرتے ہیں اُس کا
چھٹواں حصہ راجا کو پہونچتا ہے پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنا اور اُن کے چرنوں میں بھکت اور پریت رکھنا اوتاروں
کی کتھا اور لیلا سننا چاروں برنوں کو ضرور چاہیئے ہر بھجن اور بھکت کرنا کسی خاص برن کے واسطے الگ کر کے
نہیں بنایا گیا ہے چاروں برنوں میں سے جو کوئی سچے من سے اسمرن اور بھکت کرتا ہے اُس پر پرمیشور دیال ہو کر
ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ اُس کو دیتے ہیں دیکھو شوری بھیلنی کا جھوٹا بیر دیا ہوا پرمیشور نے بڑے پریم
سے کھایا تھا اسی طرح بہت آدمی ہر بھکت پدوی کو پہونچے ہیں دوسرے راجوں کے وقت میں برن اور آشرم کے
اور ادر دھرم پرسدھ تھے اور ہماری یہ اچھا ہے کہ ہمارے وقت میں پرمیشور کا نام لینا اور اُن کی بھکت کرنا رائج
ہو جاوے سو تم لوگ اپنی اپنی پرجا کو اُسی دھرم کا اُپدیش کرو جو اناج کھیت میں پیدا ہوتا ہے اُس کا چھٹواں حصہ
راجا کو پرجا سے لینا چاہیئے سو وہ ہم نے اپنا چھٹواں حصہ پرجا کو چھوڑ دیا اسی میں سب لوگ ہوم اور دان کیا کریں سوائے
اس کے اور کسی کو جس چیز یا روپیہ کی چاہنا ہو وہ ہمارے یہاں سے لے جا کر شبھ کرم میں خرچ کیا کرے ہم ہمیں
بہت خوش ہیں جو دھن دھرم میں خرچ ہو یا دوسرے کے کام آوے اسی کو سپھل جاننا چاہیئے اور پرمیشور کی بھکت
کرنے سے آدمی کی سب کامنا پوری ہو کر مرنے کے بعد بیکنٹھ کا سُکھ ملتا ہے جس طرح آگ لکڑی میں رگڑا پائے
کیے بنا نہیں نکلتی اسی طرح پرمیشور سب کے ہردے میں رہ کر بنا بھکت کیے اور گیان پراپت ہوئے دکھلائی
نہیں دیتے اور پرمیشور کا جڑ مکھ اگن اور چیتن مکھ براہمن ہے پرمیشور جتنا براہمن کو کھلانے سے خوش ہوتے ہیں
اُتنا اگن میں جگیہ ہوم کرنے سے خوش نہیں ہوتے سو میں اُنھیں براہمنوں کے چرنوں کی دھول اپنے ماتھے پر
چڑھاتا ہوں جن کی سیوا کرنے سے آدمی جلد اپنا منورتھ پاتا ہے جس آدمی سے براہمن خوش ہو اُس کو سمجھنا چاہیئے کہ
پرمیشور اس سے خوش ہیں اور جس پر براہمن کرودھ کرے اُس کو پرمیشور کا دشمن جاننا چاہیئے یہ بات سنتے ہی سب
براہمن اور رکھیشوروں نے راجا کو آشیرباد دے کر کہا کہ جب ایسا دھرماتما راجا ہم لوگوں نے پایا تب سب دُکھ ہمارے
چھوٹ گئے تب تو سب راجوں نے اپنے اپنے دیش میں آکر راجا پرتھو کی آگیا کے موافق دھرم کا رواج کر دیا
جب راجا پرتھو کے اُپدیش سے سب لوگ سنساری ساتوں دیپ میں پرمیشور کے چرنوں کی بھکت اور ان کے نام کا
اسمرن کرنے لگے تب دیو لوک میں یہ سماچار سُن کر ایک دن سنگادک رکھیشوروں نے برھما جی کی سبھا میں کہا کہ
مرت لوک میں راجا پرتھو ایسا دھرماتما پیدا ہوا ہے کہ جس کے اُپدیش سے ہر بھجن اور بھگوت دھرم کر کے سب لوگ
کرتارتھ ہوں گے سو ہم بھی راجا کو دیکھنے جاتے ہیں ایسا کہہ کر وہ چاروں بھائی راجا پرتھو سے ملنے کے واسطے

راج مندر پر آئے ان سب کو آکاش کی راہ سے سورج کی طرح آتے دیکھ کر راجا اپنی سبھا سمیت اُٹھ کھڑا ہوا اور ڈنڈوت کر کے بڑی خوشی اور آدر سے سنگھاسن پر بٹھال کر چرن اُن کا دھویا اور بُدھ پوربک پوجا کر کے ادر چرنامرت لینے کے پیچھے ہاتھ جوڑ کر نبے کیا کہ اے مہاراج میرے پچھلے جنم کا پُن اُدے ہوا جو آپ نے بنا بلائے اپنا درشن دیکر مجھے کرتارتھ کیا یہ دین بچن سُن کر سنت کمار جی بولے کہ اے راجا پرمیشور کی سبھا میں تیری بھگت سُن کر ہم تجھ کو دیکھنے آئے ہیں راجا نے بہت دیا اُن کی اپنے اوپر دیکھ کر پوچھا کہ اے دین بندھ سنساری آدمی جنم اور مرن سے کس طرح چھوٹتے ہیں سنت کمار جی نے کہا کہ اے راجا تم نے سنسار کا بھلا کرنے کے واسطے یہ بات پوچھی ہے سو اس کی تدبیر ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ جو کوئی آدمی کا تن پاکر انتہ کرن سے شیام سُندر کے چرن اور سروپ کا دھیان اور زبان سے اُن کا اسمرن اور ہر جے جاپ کر کر کانوں سے اُن کی کتھا اور لیلا پریت کے ساتھ سُنا کرتا ہے وہ آدمی جنم مرن سے چھوٹ جاتا ہے اور پریت پرمیشور میں ڈڑھ ہو جانے سے پھر کرم نہیں ہو جاتی اور سادھ اور مہاتما کے ملنے میں دونوں کو لابھ ہوتا ہے اور دُنیا میں اپنے شریر اور گھر اور استری اور پتروں کو اپنا سمجھ کر اُن سے پریت رکھنا یہی دُکھ کی جڑ جانو اور پرمیشور کے چرنوں کا دھیان کرنے سے گیان پراپت ہوتا ہے اور کام کرودھ لوبھ موہ میں چیت لگانے سے گیان نہیں رہتا یہ بات بچار کر آدمی کو واجب ہے کہ بُری سنگت سے الگ رہ کر سنت اور مہاتما کی سیوا کیا کرے جس میں اُس کا بھلا ہو سوائے اس کے دوسری کوئی تدبیر مکت ہونے کے واسطے نہیں ہے یہ گیان سُن کر راجا نے نبے کیا کہ اے تارن ترن مہاراج جس طرح کرپا کر کے آپ یہاں آئے ہیں اسی طرح دیال ہو کر ایسا آشیرباد دیجئے جس میں سب پرجا میری ہر بھگت ہو جاوے اور یہ گیان جو آپ نے مجھ کو اُپدیش کیا اُس کے بدلے میں آپ کو کون سی چیز دوں جو میں اپنا سر دُوں تو اُس گیان کی برابری نہیں رکھتا اور جب میں نے سر جھکا کر آپ کو ڈنڈوت کی تب سر دینے میں کچھ باقی نہ رہا اور سب دھن اور راج اپنا میں براہمن اور بیشنو کا سمجھ کر ان لوگوں سے جو بچتا ہے اُس کو اپنے کام میں لاتا ہوں اِس لیے آپ کو کچھ نہیں دے سکتا آپ کا رِنی (قرضدار) ہوں آپ دیا کر کے کوئی ایسی تدبیر کیجئے جس میں اس رِن سے میں اُرن ہو جاؤں سنت کمار جی نے کہا کہ اے راجا جس طرح کوئی کسی کا رِنیا ہو اور پانیوالا رِن کا کہے کہ ہم نے اپنا رِن تجھ کو چھوڑ دیا تو وہ اُرن ہو جاتا ہے اسی طرح ہم نے بھی رن چھوڑ کر اُرن کر دیا سنکادک یہ کہہ کر برھم لوک کو چلے گئے ۔

بائیسواں اَدھیائے

جانا راجا پرتھ کا تپ کرنے کے واسطے جنگل میں اُرچ اپنی استری سمیت

میترے جی نے کہا کہ اے بدُر جی سنکادک کے جانے کے پیچھے راجا پرتھ نے اسی طرح دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ بہت دنوں تک راج کیا لیکن وہ سدا سادھ اور براہمن کی سیوا اور ہر بھجن کر کے نارائن جی کی کتھا اور کیرتن

سُنا کرتا تھا اور ساتوں دیپ میں بھگوت بھجن ہوتا تھا جب راجا کے ارچ نام استری سے بجتاشو آدک پانچ بیٹے پیدا ہوئے تب راجا نے کچھ دن پیچھے بچار کیا کہ دیکھو یہ راج اور دھن سدا بنا نہ رہ کر مرنے کے پیچھے ساتھ نہیں جاتا اس سے اُتم ہے کہ میں اس سے الگ ہو کر جنگل میں جا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کروں جس میں میرا پرلوک بنے راجا پرتھو نے یہ بات بچار کر راج گدی اپنے بڑے بیٹے بجتاشو विजिताश्व کو جو چھتیس[۳۶] گُن ندھان تھا دے دی اور من اپنا سنساری مایا سے برکت کر کے ارچ اپنی استری سمیت جنگل میں جا کر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا راجا پرتھو کے چلے جانے سے سب پرجا نے دُکھ بہت کیا ۔

تیئیسواں[۲۳] ادھیائے

تن تیاگ کرنا راجا پرتھو کا ساتھ جوگ ابھیاس کے اور ستی ہونا ارچ انکی استری کا

میترے جی بولے کہ اے بدُر جی راجا پرتھو نے جنگل میں جا کر گرمی میں پنچ اگن تاپا اور برسات میں میدان میں بیٹھے رہے اور جاڑے میں پانی کے بھیتر کھڑے رہ کر پرمیشور کا تپ اور اسمرن کیا جب اسی طرح استری سمیت تپ کرتے ہوئے کچھ دن بیت گئے تب ایک دن راجا نے بچار کیا کہ اب یہ تن چھوڑ کر بیکنٹھ میں جانا چاہیئے یہ بات ٹھان کر دھیان سے راجا پرتھو نے آدنرنکار جوت کے دھیان میں جوگ ابھیاس کے ساتھ بیٹھ کر برہمانڈ کی راہ سے پران اپنا نکال دیا تب ارچ اُن کی استری نے یہ حال راجا کا دیکھ کر پہلے بہت سوچ کیا پھر من کو دھیرج دیکر اُٹھی اور جنگل سے لکڑی بٹور کر چتا بنائی اور اُس پر راجا کی لوتھ رکھ کر آگ لگادی اور اپنے پت کے چرن دیکھتی ہوئی سات پرکرما اُس چتا کی دی اور ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج میں تمہارے بنا دوسری جگہ نہیں رہ سکتی مجھ کو اکیلے چھوڑ کر کہاں چلے جہاں آپ جاتے ہیں وہاں مجھ کو بھی اپنے ساتھ سیوا اور ٹہل کرنے کو لے چلیئے جس میں آپ کی سیوا کرنے سے میرا پرلوک بنے یہ بات کہہ کر رانی بھی اُس چتا میں کود کر راجا کے ساتھ ستی ہوگئی اُس وقت ایک بمان بہت اچھا جڑاؤ جس میں مخملی بچھونا بچھا تھا اور موتیوں کی جھالر لگی تھی بیکنٹھ سے وہاں پر آیا راجا پرتھو اپنی استری سمیت اُس پر بیٹھ کر بیکنٹھ کو چلے گئے ۔

چوبیسواں[۲۴] ادھیائے

استت کرنا دیوتاؤں کا راجا پرتھو کی اور راج کرنا بجتاشو کا ساتھ دھرم کے

میترے جی بولے کہ اے بدُر جی جس وقت راجا پرتھو اپنی استری سمیت بمان پر بیٹھ کر بیکنٹھ میں پہونچا اُسوقت دیوتاؤں نے اُن کی استت کی اور آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو آج تک اس طرح کا راج اور پرجا پالن اور تپسیا

کسی راجا نے نہیں کی اور ایسی پت برتا استری ارچ کی طرح دوسری نہ ہوگی اور راجا نے اپنی راج گدی کے سمے
ایسا دھرم بڑھایا کہ ساتوں دیپ میں سنساری لوگ ہر بھکت ہو گئے اور وہ اِسلیے راج کاج کرتے تھے جس میں
ادھرمی اور پاپیوں کو ڈنڈ دینے سے پُن پراپت ہو اور راجا پرتھو جو نارائن جی کا اوتار تھے سنساری راجوں کو دھرم اپدیش
کرنے اور پرتھوی پر نگر اور گانوں آدک بسا کر جیووں کو سُکھ دینے کے واسطے منکھ کا شریر دھارن کیا تھا اتنی کتھا
سُنا کر میترے جی بولے کہ اے بِدُر جی جب راجا پرتھو کا بڑا بیٹا بجتاشو راج گدی پر بیٹھا تب اُس نے اپنے
چاروں بھائیوں کو چاروں دشا کا راج بانٹ دیا اور بیچ راج گدی پر آپ بیٹھ کر دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ
راج کرنے لگا اِس کے راج میں بھی سب رعیت خوش رہتی تھی اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت
ایک بار بسشٹھ جی نے تین طرح کی اگن کو ایک جس میں براہمن لوگ ہون کرتے ہیں دوسری رسوئیں بنانے کی
تیسری جو لکڑی میں رہتی ہے شاپ دیا تھا کہ تم مرت لوک میں جا کر آدمی کے تن میں جنم لو اس شاپ سے
تینوں اگن نے سنسار میں آکر راجا بجتاشو کے یہاں شکھنڈنی शिखंडिनी نام استری سے جنم لیا راجا نے
اُن کا نام پاوک पावक اور پومان पवमान اور شچُ शुचि رکھا وہ لوگ تھوڑے دن دنیا میں رہ کر
تن تیاگ کرنے کے پیچھے پھر اگن دیوتا ہو گئے اور راجا بجتاشو کی پرسوت प्रसूति نام دوسری استری سے
ہبردھان हविर्धान نام بیٹا پیدا ہوا جس کا بیاہ ہبردھانی हविर्धानी نام اگن کی کنیا سے ہوا ہبردھان
کو اسی استری سے پراچین برکھ प्राचीन बर्हिष وغیرہ چھ بیٹے پیدا ہوئے پراچین برکھ کے یہاں
ست وتی نام استری سے جو بہت سُندر تھی دس لڑکے ایک صورت کے جن کو پرچیتا کہتے ہیں پیدا ہوئے
بدن اُن کا دس لڑکوں کی طرح الگ الگ تھا پر روپ اور گیان سب کا ایک تھا اس واسطے دسوں کا نام پرچیتا
رکھا جو ایک کو بلاؤ تو دسوں بولیں اور اُن میں جو ایک کام کرے وہی دسوں کریں ایک کے بیمار ہونے سے
دسوں بیمار ہو جاویں دیکھنے میں وہ دسوں الگ الگ تھے پر بُدّھ اور بیوہار بدھ اور کرم اور موت اور جینا سب کا
ایک ساتھ جب انھوں نے اپنے باپ کی آگیا سے بن میں جا کر دس ہزار برس پرمیشور کی تپسیا کی تب مہادیو جی
اور اُن سے بہت گیان چرچا ہوئی - -

پچیسواں ۲۵ ادھیاے

شری مہادیو جی اور پرچیتوں کی بات چیت ہونا

بدر جی نے اتنی کتھا سن کر میترے رکھیشور سے پوچھا کہ جو کچھ گیان چرچا شری مہادیو جی اور پرچیتوں
سے ہوئی تھی وہ برنن کیجئے میترے جی نے کہا کہ جب پرچیتا لوگ پیدا ہوئے تب پراچین برکھ نے اُن دسوں
لڑکوں کو آگیا دی کہ پہلے تم لوگ جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ کرو بھگوان کا درشن ہونے کے پیچھے نارائنی سرشٹ دنیا میں

پیدا کرنا پرچیتا لوگ یہ بات سُنتے ہی گھر سے نکل کر پچھم طرف سمدر کے نزدیک چلے گئے ان کو وہاں ایک استھان
بہت رنگیک تالاب کے کنارے دکھائی دیا اُنھوں نے وہاں بیٹھ کر آپس میں بچار کیا کہ ہم نہیں جانتے کہ
نارائن جی کون ہیں اور کس طرح اُن کا تپ اور اسمرن کرنا چاہیئے وہ لوگ اسی چنتا میں بیٹھے تھے کہ اُسی سمے
کچھ بولی آدمی کی سُنائی دی تب اُنھوں نے آپس میں کہا کہ یہاں کوئی دکھلائی نہیں دیتا یہ کون بولتا ہے یہی
کہہ رہے تھے کہ اتنے میں شری مہادیوجی اُسی تالاب سے نکل کر وہاں آئے اُن کے ساتھ دیوتا لوگ استت
کرتے اور گندھرب لوگ گاتے تھے جب پرچیتا لوگ اُن کو نہ پہچان کر اُسی طرح بیٹھے رہے تب شری مہادیوجی
کہا کہ اے پرچیتا ہم مہادیوجی ہیں تم لوگوں کو گیان سکھلانے کے واسطے یہاں آئے ہیں کہ تم لوگ نارائن جی کا
بھجن اور اسمرن اس طرح سے کہ جس میں تم کو اُن کا درشن ملے اور جس طرح نارائن جی مجھ کو پیارے ہیں اُسی طرح
نارائن کے بھگت مجھ کو پیارے ہیں میں تم کو ہر بھگت سمجھ کر گیان سکھلانے آیا ہوں یہ بات سُن کر پرچیتوں نے
بڑی خوشی سے کھڑے ہو کر شری مہادیوجی کو ڈنڈوت کی اور بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھال کر نبے پُوربک اُن کی
استت کرنے لگے تب شری مہادیوجی نے ہنس کہ हिसगुहा استوتر نارائن استت کا پرچیتوں کو سکھلا کر
کہا کہ تم لوگ نت پراتہ کال اور سندھیا سمے اسنان کر کے یہ استت پڑھ کر نارائن جی کے چتربھجی روپ کا
دھیان کیا کرو پرمیشور تم کو جلد ملیں گے اے پرچیتا میں دن رات یہی کام رکھ کر بھگت اور گیانیوں کا درشن
کیا کرتا ہوں اور جو لوگ اپنے اگیان سے پرمیشور کے بھجن اور اسمرن میں چاہنا نہیں رکھتے اُن کو گیان سکھلا کر
کرتارتھ کر دیتا ہوں سو جنم تک جو کوئی اپنے برن اور آشرم کے دھرم میں جیسا کہ براہمن اور چھتری اور بیش اور
شودر کے واسطے بید اور شاستر میں لکھا ہے دڑھ رہ کر اُسی کے موافق کرم کرتا رہتا ہے اور پاپ اور ادھرم کے
پاس نہیں جاتا ہے وہ آدمی سو برس تک مہادیو رہ کر پھر چتربھجی روپ پرمیشور کا پاتا ہے اس طرح کا دھرم اور
ہر بھگت کرنے والا آدمی دوسری بات سے کچھ پریوجن نہیں رکھتا شری مہادیوجی یہ گیان پرچیتوں کو سکھلا کر
کیلاس پربت کو چلے گئے۔

چھبیسواں ادھیائے [۲۶]

بھینٹ کرنا نارد جی کا پرچیتوں کے باپ پراچین برکھ سے

دوہا

سادھن جگیہ انیک سے سرے نہ ایکو کام	بنا بھگت بھگون کے جیو نہ لہے بشرام

میترے جی نے کہا کہ اے بدرجی پرچیتا لوگ سادھو اور بیشنو کی بڑائی اور پرمیشور کے ملنے کی تدبیر
شری مہادیوجی سے سُن کر استوتر پڑھنے لگے اور نارائن جی کے دھیان کرنے میں لین ہوئے جب اُن کو

دس ہزار برس ہر بھجن کرتے بیت گئے تب پرمیشور نے پرسن ہوکر اور درشن دے کر بڑی خوشی سے اُن کو
بردان دیا تسپر بھی وہ لوگ سنساری بیوہار جھوٹا سمجھ کر اسی طرح پرمیشور کا تپ اور دھیان کرتے رہے اور
پراچین برکھ ان کے باپ نے بہت دنوں تک سنساری سُکھ اور راج بھوگ کر یہ بات بچار کی کہ راج اور دھن
بھگوان کی کرپا سے پاکر سنساری سُکھ میں خرچ کرنا اچھا نہیں ہوتا اُس کو دان اور جگیہ آدک میں خرچ کر کے اپنا پرلوک
بنانا چاہیئے ایسا بچار کر راجا نے اِتنا دان اور جگیہ کرنا شروع کیا کہ شاستر کے موافق بھرت کھنڈ کے دیش میں
جس جس جگہ جگیہ کرنا اُچت تھا کوئی جگہ جگیہ کرنے سے باقی نہیں رہی لیکن راجا کا من برکت نہ ہوکر سورگ اور
اندرلوک کے سُکھ کی چاہ بنی رہی یہ حال اُس کا دیکھ کر نارد جی نے بچار کیا کہ دیکھو راجا کی عمر صرف جگیہ ہی کرتے
کرتے بیتی جاتی ہے اور کیول جگیہ کرنے سے اس کا پرلوک نہیں بنے گا راجا دھرماتما کے کُل میں پیدا ہوا ہے
اس واسطے اس کو کچھ گیان سکھلا کر بھوساگر پار اُتار دینا چاہیئے یہ بات بچار کر نارد مُن مرت لوک میں راجا کے
پاس آئے راجا نے اُن کو دیکھتے ہی بڑی خوشی سے ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بٹھال کر ہاتھ جوڑ کر کہا
کہ اے مہاراج میرا بڑا بھاگ اُدے ہوا جو آپ ایسے مہاتما پرش نے کرپا کر کے مجھ کو درشن دیا نارد جی ہنس کر
بولے کہ اے راجا سچ بات ہے تیرا بڑا بھاگ تھا جو تو آدمی کا تن پاکر بھرت کھنڈ کی پرجا کا راجا ہوا اور تو نے
اس بھرت کھنڈ میں جو کرم بھوم ہے جگیہ وغیرہ بہت سے دھرم اور کرم کیے پر جہاں پہونچنے کی اِچھا کر کے راستہ
چلے تو اُس ٹھکانے پر پہونچنا چاہیئے اور جو چلتے ہی چلتے راہ میں عمر پوری ہو جائے اور اُس ٹھکانے پر نہ پہونچے
تو اس راہ چلنے سے سوائے تھکنے کے اور کیا لابھ ہوگا یہ بات نارد مُن کی سُن کر راجا نے بڑا آشچرج مان کر من میں
کہا کہ دیکھو بید اور پُران میں جگیہ اور دان کرنے کا بڑا پُن کہا ہے اس سے بڑھ کر دوسرا دھرم نہیں لکھا ہے
اور نارد جی ایسا کہتے ہیں اس کا کیا بھید ہے۔ راجا یہ بات بچار کر چنتا کرنے لگا۔

ستائیسواں ادھیائے

دیکھنا راجا پراچین برکھ کا اُن جیوؤں کا سروپ جن کو مار کر جگیہ میں ہون کر دیا تھا

نارد جی نے راجا کے من کی بات اپنے گیان سے جان کر بچارا کہ جب تک کچھ ڈر راجا کو نہ دکھلاؤں گا
تب تک من اس کا جگیہ کرنے سے نہیں پھرے گا ایسا بچار کر نارد مُن نے اپنے جوگ بل سے جتنے جانور
راجا نے جگیہ میں مارے تھے اُن سب کو آکاش میں راجا کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا جب وہ سب جیو راجا کو
گھورنے لگے تب نارد جی بولے کہ اے راجا یہ سب جانور تم کو دیکھ رہے ہیں جیسے راجا نے آکاش کی طرف
آنکھ اُٹھا کر اُن کو کرودھ سے اپنی طرف گھورتے دیکھا دے مارے ڈر کے کانپتا ہوا نارد جی سے بولا کہ
اے مُن ناتھ میں نے ان سب جانوروں کو مار کر اپنے جگیہ میں ہون کر دیا تھا سو یہ سب مجھ کو کس واسطے کرودھ سے

دیکھتے ہیں آپ کرپا کرکے اس کا کارن برنن کیجئے جس میں میرا ڈر اور سندیہ چھوٹ جائے یہ بات سُن کر ناردجی بولے
کہ اے راجا جس طرح تم نے ان جیووں کو یگیہ میں ہون کیا تھا اسی طرح تم کو بھی یہ سب جانور ایک ایک جنم میں
مار کر بدلہ لیویں گے یہ بچن سنتے ہی راجا کو بڑا سوچ اس بات کا ہوا کہ جتنے جیو میں نے مارے ہیں اُتنے ہی جنم مجھ کو
لینے پڑیں گے تب میری اُن کے بدلے سے اُدھار ہونگا مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو اتنے جیووں کو مار کر ہون کیا ایسا
بچار کر راجا بولا کہ اے مہاراج جتنے پنڈت اور پروہت اور منتری میرے یہاں ہیں اُن سبھوں نے مجھ کو یہ مت
دی تھی کہ یگیہ کرنے سے بڑھ کر دوسرا دھرم نہیں ہے اور آپ مجھ کو اس میں ڈر بتلاتے ہیں اس کا کارن کہئے
اُس وقت راجا کے نزدیک ایک پنجرا مینا کا اور ایک پنجرا طوطے کا رکھا ہوا ناردجی نے دیکھ کر کہا کہ اے
راجا یہ طوطا اس مینا سے بار بار کہتا ہے کہ جو تو مجھ کو اس پنجرے سے نکال دے تو میں قید سے چھوٹ کر جنگل
میں پنچھیوں کے ساتھ بہار کروں اور مینا کہتی ہے کہ اے طوطے میں بھی چاہتی ہوں کہ کوئی مجھ کو اس پنجرے سے
باہر نکال دیتا تو اپنے ساتھیوں میں جا کر خوشی مناتی دونوں آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ پہلے تم اُڑو
لیکن اُڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے جو دوسرے کو پنجرے سے باہر نکال سکے یہ بات سُن کر راجا بولا کہ اے مُن ناتھ
یہ دونوں آپ پنجرے میں بند ہیں کس طرح ایک دوسرے کو نکال سکے جب ان میں سے ایک پنجرے سے
باہر ہو تب دوسرے کے نکالنے کی تدبیر کرے ناردجی بولے کہ اے راجا اسی طرح تمہارے پنڈت اور
پُروہت اور منتری لوگ بھی سنسار روپی مایا جال کے پنجرے میں پڑے رہ کر کیا سامرتھ رکھتے ہیں جو تم کو اس
سنسار روپی جال سے باہر کر سکیں یہ بات سُن کر راجا سمجھا کہ آج تک ایسا گیانی مجھ کو کوئی نہیں ملا جس کا بچن
سننے سے مجھ کو گیان پراپت ہوتا ایسا بچار کر راجا نے بنے کیا کہ اے مہاراج کوئی تدبیر آپ بتلائیے جس سے
ان جیووں کے ہاتھ سے بچ کر مکت پدوی کو پاؤں یہ بات سُن کر ناردجی بولے کہ اے مہاراج ایک اتہاس ہم
کہتے ہیں سنو کہ ایک پُرنجن پुरंजन نام راجا اگیات अविख्यात اپنے مِتر سے بڑی پریت رکھتا تھا اور کسی
دوسرے کو یہ بات معلوم نہ تھی اور اگیات سب طرح سے راجا کے کھانے اور پہننے اور سُکھ اور آرام کی سُدھ لیتا
تھا ایک سمے راجا پُرنجن اپنی اچھا سے اگیات کا ساتھ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کے واسطے اچھا کر کے
چلا سو وہ پورب اور پچھم اور اُتر تینوں دشاؤں میں ڈھونڈھتا اور گھومتا ہوا بہت دنوں تک بیاکل رہا اچھا پر یک
کوئی جگہ رہنے کے لائق اس کو نہ ملی جب وہ دکھن دشا میں پہونچا تب ایک مکان قلعہ کے برابر بہت اچھا
نو دروازے کا دکھلائی دیا اُس کے چاروں طرف نہر اور باغ اور پھل اور پھول اور میووں کے درخت تھے
جن پر بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولی بولنے والے بیٹھے ہوئے چہچہا رہے تھے وہاں سب طرح کا سُکھ
دیکھ کر راجا پُرنجن اُس مکان میں رہنے کے واسطے اِچھا کر کے بھیتر چلا تو دروازے پر پہونچ کر کیا دیکھا کہ
ایک جوان استری بہت سندر طرح طرح کے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے وہاں ٹہل رہی ہے اور دس سہیلیاں
اُس کے ساتھ سیوا اور ٹہل کرنے کے واسطے موجود ہیں اور اُس سے تھوڑی دُور آگے ایک سانپ پانچ پھن کا

دروازے پر بیٹھا ہوا دکھلائی دیا راجا پُرنجن اُس استری کو دیکھتے ہی اُس کے روپ پر موہت ہوگیا -

اٹھائیسواں ادھیاے

بواہ کر کے سُکھ اور بلاس کرنا راجا پرنجن کا اس استری سے

نارد جی بولے کہ اے پراچین برہکھ جب راجا پُرنجن کا چِت اُس استری پر موہت ہوگیا تب اُسکے پاس جاکر پریم سے پوچھا کہ اے سُندری تم دیو کنیا اور لچھمی جی کے برابر سُندر کس کی بیٹی اور کس کی استری ہو اور کس اِچھا سے یہاں ٹہلتی ہو تمھاری آنکھوں کے بان سے پُرشوں کا من گھائل ہوجاتا ہے اور یہ مکان کس نے بنایا ہے اور اس میں کون رہتا ہے یہ میٹھے بچن سُن کر وہ استری مُسکرا کر بولی کہ اے راجا میں اپنی ماتا اور پِتا کا نام نہیں جانتی کہ میں کس کی بیٹی ہوں اور ابھی تک میرا بواہ نہیں ہوا اِس لیے مجھ کو بواہ کرنے کی اِچھا ہے اور یہ نہیں معلوم کہ یہ مکان کس نے بنایا ہے لیکن میں یہاں رہتی ہوں جو کوئی میرے ساتھ بواہ کرے وہ بھی اِس قلعہ میں رہے اور یہ سانپ میرے دروازے پر رچھا کرنے کے واسطے رہتا ہے یہ بات سُنتے ہی راجا پُرنجن نے بہت خوش ہوکر کہا کہ اے پران پیاری تم مجھ کو قبول کرو تو میں تم سے بواہ کرنے میں بہت خوش ہوں تمھارے ساتھ بواہ کر کے میں اسی مکان میں رہ کر بھوگ اور بلاس کروں گا تب وہ سندری ہنس کر بولی کہ اے راجا تمھارا ایسا سندر روپ دیکھ کر کون استری موہت نہیں ہوگی جب اس طرح دونوں سے بات چیت ہوئی تب راجا پُرنجن اُس کے ساتھ قلعہ میں جاکر گت ھرب بواہ اس کے ساتھ کر کے بھوگ اور بلاس کرنے لگا اور راجا اُس کے بس ایسا ہوگیا کہ دن رات اُسکی آگیا میں رہ کر بنا پوچھے اُس کے کوئی کام نہیں کرتا تھا جب پُرنجن کے اُس استری سے بہت بیٹے اور بیٹی پیدا ہوئے تب راجا اُن کا بواہ کر کے ایک دن بنا پوچھے اُس استری کے رتھ پر سوار ہوکر شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں جاکر بہت سے پشُو مارے اِس لیے رانی کرودھ میں بھر کر میلی دھوتی پہن کر کوپ بھون میں پڑی رہی جب راجا شکار میں دوڑ دھوپ کرنے سے پیاسا ہوکر اپنے مکان پر آیا تب اُس نے پانی پی کر داسوں سے رانی کا حال پوچھا تو اُنھوں نے کہا کہ نہ معلوم کون سا دُکھ رانی کو آج پیدا ہوا جو گہنا اور کپڑا اُتار کر پرتھوی پر پڑی ہے یہ بات سنتے ہی راجا بڑے ڈر اور سوچ میں ہوکر رانی کے پاس دوڑا ہوا گیا اور پاس جاکر بڑے پریم سے پکارا جب وہ مارے کرودھ کے کچھ نہ بولی تب راجا بڑی بنتی سے اُس کے چرن داب کر کہنے لگا کہ اے پران پیاری تم کس واسطے مجھ سے نہیں بولتی ہو میں نے کون سی چیز تم کو نہیں دی اور کس بات میں تمھارا کہنا نہیں مانا جو تم اِتنا دُکھ اُٹھاتی ہو تمھاری یہ دشا دیکھنے سے میرا کلیجا پھٹا جاتا ہے تم کو میری سوگند ہے جلد سچ سچ کہدو جو تم کو کسی نے دُربچن کہا ہو تو میں اُس کو بھی ڈنڈ دوں یہ بات سنتے ہی رانی کرودھ سے بولی کہ یہ سب تمھارا قصور ہے جو تم بغیر پوچھے شکار کھیلنے چلے گئے تھے اسی سے میں اُداس ہوں تب راجا پُرنجن رانی کے پاؤں پر گر کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھ سے قصور ہوا جو بغیر پوچھے چلا گیا

اب تمھاری آگیا بغیر کہیں نہ جاؤں گا مجھے اپنا داس سمجھ کر اس مرتبہ میرا قصور معاف کرو میں تمھارے اوپر نچھاور ہوتا ہوں تم اپنے ہاتھ سے مجھ کو باندھ کر جو چاہو سو ڈنڈ دو جب ایسی بنتی کرنے سے رانی اُٹھی تب راجا نے اپنے ہاتھ سے منھ اُس کا دھوکر بدن کی دھور جھاڑدی اور اُس کو گہنا اور کپڑا پہنا کر بہت دن تک اُس کے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا لیکن میں مایا روپی جگت سے برکت نہیں ہوا جس طرح مجھ کو سنساری چاہنا بنی ہے اُسی طرح راجا پُرنجن کو بڑھاپا آنے اور اندریاں شتھل ہونے پر بھی سنسار کا موہ لگا تھا اتنا حال راجا پُرنجن کا سُنا کر نارد مُن بولے کہ اے پراچین برکھ مرت نام کال کی بیٹی اپنا پت ڈھونڈھنے کے واسطے سب جگہ جاتی تھی لیکن اُس کو موت جان کر کوئی قبول نہیں کرتا تھا سو وہ ایک دن میرے پاس آکر کہنے لگی کہ تم میرے ساتھ اپنا بواہ کرو جب میں نے نہیں مانا تب اُس نے کرودھ کر کے مجھ کو یہ شاپ دیا کہ تم ایک مہورت سے زیادہ کسی جگہ نہ رہ کر دن رات پھرتے گھومتے رہو تم اڑھائی گھڑی سے سوائے کہیں ٹھہروگے تو تمھارا سر دُکھے گا جب اُس نے مجھ کو ایسا شاپ دیا تب میں نے اُس کو یہ تدبیر بتلائی کہ تو جاکر پرجوار प्रज्वार نام گندھرب کی بہن ہوجا اُس کی فوج بہت ہے وہ ہر روز ایک پُرش پکڑ کر تجھے بھوگ کرنے کے واسطے دیا کرے گا یہ بات سنتے ہی وہ مرت پرجوار گندھرب کے پاس جاکر بولی کہ میں تمھاری بہن ہونے کے واسطے آئی ہوں گندھرب بولا کہ بہت اچھا تم یہاں رہو پرجوار نے جرا نام کُٹنی کو بُلا کر کہا کہ تو اُس کے واسطے ایک آدمی جوان اور خوبصورت ٹھہراوے تو ہم اُس کی شادی اُسکے ساتھ کردیں اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا جو کوئی کسی کو کچھ چیز اپنی خوشی سے دے اور وہ نہ لیوے یا دھن پاکر دان اور پُن نہ کرے تو وہ آدمی پیچھے سے دُکھ پاتا ہے اور پرمیشور نے اس واسطے موت کی حد نہیں رکھی کہ جو آدمی کو اپنی موت کا حال معلوم ہوجائے گا تو وہ اُدھرم کرنا چھوڑ کر برکت ہوجاویگا اسلیے اپنی مایا سے یہ بات پرمیشور نے گُپت رکھی ہے -

۲۹ انتیسواں ادھیائے

جانا پرجوار کا اپنی فوج لیکر پرنجن کے مارنے کے واسطے

نارد جی بولے کہ اے راجا جرا نام کُٹنی نے جاکر پرجوار گندھرب سے کہا کہ راجا پرنجن اس لیے بواہ کرنے جوگ ہے تب پرجوار نے تین سو ساٹھ گندھرب اور تین سو ساٹھ گندھربنی اپنی فوج کو ساتھ لیکر راجا پُرنجن سے لڑنے کے واسطے جاکر اس کا قلعہ گھیر لیا تب وہ سانپ جو پانچ پھن کا دروازے پر رہتا تھا گندھربوں سے لڑائی لڑنے لگا اور اُس کو بھیتر جانے نہیں دیا جب وہ سانپ اکیلے لڑتے لڑتے تھک گیا تب اُداس ہوکر کہنے لگا کہ دیکھو میں اتنے دنوں تک دشمن سے لڑا لیکن میرا مالک بھوگ اور بلاس میں ایسا بیہوش ہے کہ جس نے کچھ بھی میری مدد نہ کی جب اس طرح سوچ کرنے سے وہ سانپ تھک گیا تب ایک کھوکھلے درخت میں جا چھپا تب پرجوار گندھرب اُس قلعہ میں آگ لگا کر بھیتر چلا گیا جب آگ لگنے سے پرنجن بیاکل ہوکر اپنا پران بچانہ سکا تب اپنے کُٹمب کی رچھا کیونکر کرے گا

اُس وقت پُرنجن نے اُداس ہوکر بچار کیا کہ کسی طرح میرا پران بچتا تو اچھا تھا پر تجنی کا بچنا تو بہت مشکل ہے اسی چنتا میں راجا پُرنجن جل کر مر گیا سو وہ مَلَے دیش میں راجا پلربھ- विदर्भ کی بیٹی ہوا اور کارن استری ہونے کا یہ ہے کہ مرتے وقت پُرنجنی میں اُس کا دھیان لگا تھا اس سے استری کا تن پایا اور پانچال पञ्चाल دیش میں ملے دھوج مलयध्वज راجا کے ساتھ جو بڑا دھرماتما تھا اُس کا بیاہ ہوا سو اُس نے بہت دور تک گرہستی کا سکھ اُٹھایا اور سات بیٹے اور کئی پوتے پیدا ہوئے۔

تیئیسواں ادھیائے

مرنا راجا ملے دھوج کا اور بھینٹ ہونا پُرنجن کا اگیات اپنے متر سے

نارد جی نے کہا کہ اے پراچین برکھ بہت دنوں تک راجا ملے دھوج راج کر کے اگست مُنی سے گیان سیکھ کر سنساری مایا سے برکت ہو گیا اور راج گدی اپنے بیٹے کو دیدی اور وہ استری ہمیت جنگل میں جا کر بہت دنوں تک ہر بھجن کر کے جب تن اپنا تیاگ کیا تب رانی چتا بنا کر اور راجا کی لوتھ اُس پر رکھ کر جلانے کے واسطے تیار ہوئی لیکن موہ کے بس ہو کر آگ نہیں لگا کر بہت بلاپ کرنے لگی تب اگیات اُس کے پرانے متر نے وہاں آ کر اُس کو سمجھایا کہ وہی پُرنجن ہے جس نے میرا ساتھ چھوڑ کر پُرش سے استری کا تن پایا یہ دشا اُس کی دیکھ کر اگیات نے دیا کر کے جب استری روپ پُرنجن سے پوچھا کہ تو کس واسطے اتنا روتی ہے اور یہ تیرا کون تھا جو مر گیا مجھ کو تو نے پہچانا یا نہیں تب رانی بولی کہ میں تم کو نہیں پہچانتی ہوں اور یہ میرا پت مر گیا ہے جس کے سوچ سے میں روتی ہوں یہ بات سُن کر اگیات نے کہا کہ تو پہلے جنم میں پُرنجن پُرش تھا اور میں اگیات نام تیرا متر ہوں تو میرا ساتھ چھوڑ کر گھر سے نکل آیا اور ایک استری کے ساتھ بھوگ بلاس سنساری سکھوں میں پھنس کر مجھے بھول گیا اس سے تو نے استری کا تن پایا اس کے مرنے کا سوچ چھوڑ کر پُرش کا تن پانے کی تدبیر کرنا چاہیئے اور ہم اور تم دونوں ہنس روپی جیو آتما اور پرماتما مان سرودکا ترنگ کے رہنے والے ہیں سو تم سنساری موہ میں پھنس کر ناحق ہو گئے یہ جیو میری مایا سے چوراسی لاکھ جون میں بہت طرح کا تن پاتا ہے یہ بات سُنتے ہی جب استری روپ پُرنجن کو گیان ہوا تب اُس نے پت کا سوچ چھوڑ کر لوتھ اُس کی جلا دی اور اگیات کی آگیا کے موافق ہر بھجن میں بیت ہو کر وہ تن چھوڑ کر پُرش کا تن پایا اور اگیات اپنے متر سے جا ملا اتنی کتھا سُن کر پراچین برکھ نے نارد جی سے پوچھا کہ اے مہاراج میں سنساری جیو اتنا گیان نہیں رکھتا جو اس کتھا کا ارتھ سمجھ سکوں آپ دیال ہو کر بستار پوربک اس کا حال برنن کیجئے تب میری سمجھ میں آوے یہ بات سُن کر نارد جی بولے کہ اے راجا وہ پُرنجن جیو ہے اور اگیات نام متر پرمیشور کو سمجھنا چاہیئے جو اس جیو کی رچھا سب جگہ نرک اور گربھ آدک میں کرتے ہیں لیکن کسی کو دکھلائی نہیں دیتے اور یہ جیو پرمیشور کا اسمرن اور دھیان چھوڑ کر سنساری سکھ میں پھنستا ہے اور اپنے اگیان سے جیسا جیسا کرم کرتا ہی

ویسا ویسا جنم چوراسی لاکھ جُون میں پاکر من مانا سُکھ اُس تن میں نہیں پاتا ہے اسی طرح پُرنجن بھی اگیات کا ساتھ چھوڑ کر چوراسی لاکھ جُون میں بہت دنوں تک بھرمتا رہا جس طرح یہ جیو آدمی کا تن پاکر خوش ہوتا ہے اسی طرح پُرنجن بھی اُس قلعہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا اور جیسے اُس قلعہ میں نَو دروازے تھے ویسے آدمی کے تن میں ناک اور کان آدک نَو چھید اندریوں کے ہیں اور تن آدمی کا رتھ کی طرح ہے جس پر پُرنجن بیٹھ کر شکار کھیلنے گیا تھا اس رتھ کے گھوڑے اندریوں کو سمجھنا چاہیئے جس طرف مَن وغیرہ اندریاں چاہتی ہیں وہی کام آدمی کرتا ہے اور آدمی کے اہنکار کو وہ سانپ جو پُرنجن کے قلعہ کے دروازے پر دیکھا تھا سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ آدمی بڑھاپے کے وقت بھی اپنا اہنکار نہ چھوڑ کر کہتا ہے کہ ہم مرتے دَم تک بھی اپنے لڑکے بالوں کو پالیں گے اور یہ بات نہیں جانتا کہ سب کے پالنے والے پرمیشور ہیں اور آدمی کے بدھ کو وہ استری جس پر پُرنجن موہت ہوا تھا سمجھنا چاہیئے جس طرح مرتے دم تک بدھ آدمی کے ساتھ رہ کر اپنی اچھا کے موافق اُس سے کام کراتی ہے اُسی طرح پُرنجن نے بھی اُس استری کے بس ہو کر عمر اپنی گزران دی اور جس طرح اگیانی آدمی اپنی بُدھ اور کرتب کے برابر کسی کو نہ سمجھ کر پرمیشور ترلوکی ناتھ پیدا اور پالن کرنے والے کو بھول کر اور پُران کی باتوں پر بشواس نہ رکھنے سے آخر کو دُکھ پاتا ہے ویسے ہی پُرنجن بھی اگیات اپنے متر کا ساتھ چھوڑنے اور بُدھ روپی استری کا سنگ کرنے سے بہت دُکھی ہوا تھا اور جس طرح آدمی محنت کرنے پر بھی اپنے منورتھ کو نہ پاکر پچھتاتا ہے اُسی طرح پُرنجن نے بھی، جلنے اور مرنے کے سمئے چنتا کی تھی اور آدمی کے بدن میں کام کرودھ لوبھ موہ آدک جو بھرا رہتا ہے اُس کو پروار پُرنجن کا سمجھنا چاہیئے جس طرح بڑھاپا مرنے والے کی خبر کال کے یہاں جا کر دیتا ہے کہ اُس کو مار لو اسی طرح جرا نام کُٹنی نے بھی پُرنجن کا بڑھاپا دیکھ کر پرجوار گندھرب سے اُس کے مارنے کے واسطے کہا تھا اور وہ کال کی بیٹی مَوت ہو کر پرجوار گندھرب کو انت سمے کا بکھم جور جاننا چاہیئے اور اُسکے ساتھ جو تین سَو ساٹھ گندھرب تھے اُن کو دن اور گندھربنیوں کو رات جان کر یہی کال کی فوج سمجھو جس دن اور رات کے گزرنے سے عمر پوری ہونے کے بعد کال مار لیتا ہے اور جس بڑھاپے کے وقت اندریوں میں سامرتھ نہ رہ کر لُو ہو اور مانس بدن کا سوکھ جاتا ہے اُسی طرح پرجوار گندھرب کی سینا نے جا کر پُرنجن کا قلعہ جلا دیا تھا اور مرتے وقت جس چیز میں دھیان آدمی کا لگا رہتا ہے مرنے کے بعد وہی تن پاتا ہے پُرنجن کا چیت مرتے وقت پرنجنی میں لگا تھا اس لیے وہ اِستری ہوا سو وہ استری ہونے سے اپنے پت کی آگیا میں رہ کر دن کاٹنے پڑتے ہیں اور جب تک اس جیو کی مُکت نہیں ہوتی تب تک اسی طرح چوراسی لاکھ جُون میں جنم پاکر دُکھ سے نہیں چھوٹتا وہ اگیات نام متر جو پرمیشور ہے دَیا کر کے آدمی کے تن میں کسی سادھو اور مہاتما سے بھینٹ کرا دے اور اُس مہاتما کے اُپدیش کرنے سے آدمی ہر کتھا اور کیرتن سُن کر اگیان چھوڑ کر ہر چرنوں میں پریت کرے تب ایشور کا بھجن اور اسمرن کر کے جنم اور مرن سے چھوٹے جس طرح پُرنجن اگیات متر کی کرپا سے اپنا پہلا تن پاکر مُکت ہوا تھا اے راجا بغیر دَیا پرمیشور کے ساتھ اور مہاتما کا درشن اور ست سنگ ملنا کٹھن ہے اور آدمی بنا ست سنگ اور سیوا کرنے ہر بھکتوں کے سنساری جال سے نکل نہیں سکتا سو تم نے بہت دنوں تک راج گدی پر بیٹھ کر سنساری سُکھ بھوگا اور بہت جگیہ اور دان کر کے جس پایا اب تم کو

اُچت ہے کہ من اپنا برکت کرکے ہر چرنوں میں پریت لگا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرو جس میں تمہارا پرلوک بنے اور جب تک سنساری موہ چھوڑ کر ہر چرنوں میں پریت نہ کرو گے تب تک آواگون سے چھوٹنا بہت مشکل ہے جب تم پرمیشور کی کتھا اور لیلا سُن کر سادھ اور مہاتما سے ست سنگ کرو گے تب تمہارا انتہ کرن شدھ ہو گا اور اس دان اور جگیہ کرنے سے سنساری لوگ تھوڑے دن دیولوک میں رہ کر سُکھ بھوگ کر پھر جنم لیتے سے دُکھ پاتے ہیں اور برکت ہونے اور ہر بھگت کرنے سے بیکنٹھ کا سُکھ ملتا ہے سو تم کو بھگت کرنا چاہیئے یہ بات سُن کر راجا نے ہاتھ جوڑ کر نارد جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ نے یہ گیان بہت اچھا بتلایا لیکن ابھی تک ہمارے بیٹے جو تپ کرنے کو گئے ہیں نہیں پھرے وہ لوگ آویں تب راج گدی دے کر میں جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ اور دھیان کروں -

اکتیسواں[۳۱] ادھیاے

دکھلانا نارد مُن کا ایک ہرا باغ ہرن سمیت اپنے جوگ بل سے پراچین برکھ کو

میترے رکھیشور نے کہا کہ اے بدرجی نارد مُن نے یہ بات سُن کر آشچرج مان کر بچارا کہ دیکھو میں نے اتنا گیان راجا کو سکھلایا لیکن برکت نہو کر ابھی تک اس کو راج گدی کا موہ لگا ہے ایسا بچار کر نارد مُن اپنے جوگ بل سے ایک باغ آکاش میں تیار کرکے بولے کہ اے راجا ہم کو ایک بڑا اچنبھا معلوم ہوتا ہے ذرا اوپر تو دیکھو جیسے راجا نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو آکاش کی طرف ایک باغ بہت اچھا پھل اور پھول لگا ہوا چار دروازے کا دکھائی دیا اور ایک ہرن جنگلی ہریالی دیکھ کر کودتا اور چوکڑی بھرتا ہوا جب اُس باغ میں آ کر پھل اور گھاس کھانے لگا تب ایک بہلیا سب سامان شکار کا ساتھ لیے اُس ہرن کو پکڑنے کے واسطے باغ میں پہونچا اور اُس نے ایک دروازے پر جال لگا کر دوسرے دروازے پر کُتے کو للکارا اور تیسرے دروازے پر آگ لگا کر چوتھے دروازے میں آپ دھنکھ اور بان سادھ کر کھڑا ہوا اور وہ ہرن یہ حالت دیکھنے پر بھی کچھ ڈر نہ مان کر خوشی سے پتی اور پھل کھاتا تھا راجا اُس باغ اور بہلیا اور ہرن کو دیکھ کر بولا کہ اے مُن ناتھ ایک بات بڑے آشچرج کی دکھلائی دیتی ہے کہ چاروں دروازوں پر اس ہرن کے مرنے کا سامان نزدیک آ پہونچا ہے تسپر بھی یہ ہرن مرنے کا ڈر نہ مان کر بڑے آنند سے چر رہا ہے اس چرنے سے اُس کو کیا فائدہ ہوگا یہ بات سُنتے ہی نارد مُن مسکرا کر بولے کہ اے راجا تیرا ابھی یہی حال ہے بڑھاپا آنے سے تیری سب اندریوں کی سامرتھ جاتی رہی اور مرنے کا وقت نزدیک آ پہونچا اور پہلے جو کچھ تجھ کو جوانی سے اُمید تھی وہ نہ رہ کر اب بڑھاپا زیادہ ہونے سے دن رات تیرے بدن کا لہو اور مانس اس طرح سوکھتا جاتا ہے جس طرح پانی آگ کی گرمی سے جل کر کچھ باقی نہیں رہتا اور موت تجھ کو پیچھے سے کتے کی طرح رپیٹے آتی ہے اور مرے کارن شکاری کی طرح دھنکھ بان لیے ہوئے تیرے سامنے کھڑا ہے اُس کے ہاتھ سے تیرا بچاؤ نہیں ہو سکتا اور تو سنساری مایا موہ کے جال میں ایسا بندھا ہے کہ یہ سب حال آنکھوں سے دیکھنے پر بھی تجھے اپنے مرنے کا ڈر

کچھ نہیں ہوتا اور سنساری سُکھ اور راج گدی کی ہوس تجھ کو ابتک بنی ہے یہ گیان سنتے ہی جب راجا کے رونگٹیں کھڑے ہو گئے تب وہ ڈرمان کر ایسا سمجھا کہ میرا بدن جلا جاتا ہے یہ دشا اپنی دیکھتے ہی نارد مُن کے چرنوں پر گر کر بولا کہ اے مہاراج آپ نے بڑی کرپا کر کے مجھ کو سنساری پھندے سے باہر نکالا نہیں تو میں اس مایا موہ کے مہاجال میں پھنسا رہتا یہ بات کہہ کر راجا نے بدھ کے ساتھ نارد جی کی پوجا کی اور اُسی جگہ سے سنساری موہ چھوڑ کر بدری کیدار کی طرف چلا گیا اور ہر بھجن کر کے مُکت پدوی کو پہونچا اور نارد مُن وہاں سے چلے گئے اس کے بہت دنوں بعد نارائن جی پرچیتوں کے تپ اور اسمرن کرنے سے خوش ہوئے تب اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیکر اُن سے کہا کہ تم لوگ بردان مانگو تب پرچیتوں نے ڈنڈوت اور استت کر کے کہا کہ اے مہاراج ہم یہ بردان مانگتے ہیں کہ ہم لوگ سنساری مایا میں نہ پھنسیں اور سادھو اور مہاتماؤں کا ست سنگ رہ کر آپ کے چرنوں میں ہماری بھگت بنی رہے شیام سُندر ترلوکی ناتھ نے اچھا پوربک بردان دے کر کہا کہ تم لوگ گرہستھ ہو کر انت سمے مُکت پدوی کو پاؤ گے جب ایسا بردان پا کر وہ اپنے گھر کو چلے تب راستے میں کیا دیکھا کہ جو نگر اور گانوں بسا تھا وہ سب اُجڑ کر جنگل ہو گیا یہ حال دیکھ کر پرچیتوں نے کہا کہ جنگل کے دیوتوں نے ہمارا راج اور دیش اُجاڑ دیا سو جوگ کی آگ سے ان کو جلا دینا چاہئے جس میں اپنے کیئے کا پھل پاویں یہ بچار کر جب پرچیتاؤں نے جنگل کی طرف کرودھ سے دیکھا تب وہ جنگل جلنے لگا اور وہاں کے دیوتا اپنا پران لیکر بھاگے اور برہماجی کے پاس جا کر یہ حال کہا تب چندرما برہماجی کی آگیا سے پرچیتوں کے پاس آ کر بولے کہ تم لوگوں نے ہر بھگت ہو کر دس ہزار برس تک پرمیشور کا تپ کیا ہے تم کو بے قصور ایسا غصہ نہ کرنا چاہیئے اس جنگل سے سب رکھیشور اور منیشور اور رِشی اور پنچھیوں کو بھوجن مل کر بہت سے جیووں کی رچھا ہوتی ہے اس کے جلانے سے تم کو بڑا پاپ ہوگا اور تم نے سنسار پیدا کرنے کی اچھا سے پرمیشور کا تپ کیا ہے سو تم لوگ نم لوچا निम्लोचा نام کنیا سے جو درختوں کی بیٹی ہے اپنی شادی کرو اس سے تمہارے بہت سنتان ہوگی یہ بچن چندرما کا سنتے ہی جنگل کے دیوتا وہ لڑکی پرچیتوں کے پاس لے آئے اور چندرما کے سمجھانے سے پرچیتوں نے کرودھ اپنا چھما کیا اور آگ جنگل کی بجھا دی تب پرچیتا لوگ اُس لڑکی سے گندھرب بیاہ کر کے استری سمیت مہامتی اپنے باپ کی نگری میں پہونچے اور راج کاج کرنے لگے اور چندرما خوش ہو کر اپنے لوک میں گئے سو اُسی لڑکی سے پرچیتوں کے دچھ نام بیٹا پیدا ہوا جس نے پرمیشور کا تپ کر کے میتھن دھرم کرنے سے بہت سے جیو پیدا کئے جب کچھ دنوں بعد پرچیتا لوگ اپنے بیٹے کو راج دے کر پرمیشور کا تپ کرنے کے واسطے پچھم طرف چلے گئے تب راہ میں اُن کو نارد جی ملے سو اُن کے اُپدیش سے پرچیتا لوگ پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر گولوک میں پہونچے اتنی کتھا بدر جی میترے رکھیشور سے سُن کر ہستناپور کو چلے گئے -

دوہا

پت کی نندا سُنت ہی تجی ستی نج دیہہ جو چوتھے اسکندھ کو کہے سُنے چت لاے	لاکھن گا نری دیت اُب پت کو تیاگ سینہ لے گیان سُکھ سمپدا پاپ پہاڑ بلاے

اسکندھ پانچواں

راجا پریہ برت اور جڑ بھرت کی کتھا اور ساتوں دیپ اور نوکھنڈ اور چودھوں بھون اور سب نرکوں کا حال

دوہا	شیش شاردا نے گرگو بند پد سر دھار	یہ پنچم اسکندھ کی کتھا کہوں بستار

کبت

چڑھ گجراج چتر نگنی سماج سنگ جیت چھت پال سُرپال سُون سجت ہیں
بَدیا اپار پڑھ تیرتھ انیک کر جگیہ اور دان بہُ بھانت سُون کرت ہیں
تین کال میں نہائے اندریوں کو بس لائے کریں باس بن کھے باسنا تجت ہیں
جوگ اور جگیہ جپ تپ ہو انیک کرے بنا بھگونت بھگت بھونا ترت ہیں

پہلا ادھیائے

پوچھنا راجا پریچھت کا شُکدیوجی سے حال راجا پریہ برت کا

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُنکر شُکدیوجی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ نے تیسرے اسکندھ میں کہا ہے کہ پریہ برت سوایمبھومُن کے بیٹے نے نارد مُن کے اُپدیش سے لڑکپن میں برکت ہوکر جنگل میں جاکر پرمیشور کا تپ کیا تھا پھر گرہستھ ہوکر راج بھوگ کرنے کے بعد تپ کرکے مُکت پدوی پائی اے برہم مُورت گیان پراپت ہونے پر پھر وہ کس واسطے گرہستی میں پھنسا جب تک آدمی سنساری مُوہ میں پھنسا رہ کر استری اور پُتر اور دھن کو اپنا جانتا ہے تب تک وہ گیانی نہیں ہوتا اور جس کے گیان پراپت ہونے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے وہ پھر کس واسطے جان بوجھ کر مایا جال میں پھنسے گا یہ سندیہہ میرا مٹا دیجئے شُکدیوجی ہر چرنوں کا دھیان کرکے بولے کہ اے راجا تم نے بہت اچھی بات پوچھی حال اس کا اس طرح پر ہے کہ راجا پریہ برت گیانی ہونے پر بھی پچھلے جنم کے سنسکار سے دیکھنے میں راج کاج کرتا رہا لیکن وہ گرہستھ آشرم میں بھی برکت رہ کر راج اور دھن اور استری اور پُتر آدک کے موہ میں نہیں پھنسا کچھ دنوں کے بعد راج گدی چھوڑ کر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور جب پہلے نارد مُن کے اُپدیش سے پریہ برت گیانی ہوکر مندراچل پہاڑ پر تپ کرنے کو چلا گیا تھا تب راجا سوایمبھومُن نے وہاں جاکر سے کہا کہ اے بیٹا تو راج اور بیاہ کرکے اولاد پیدا کر۔ اُس نے جواب دیا کہ اے پتا بیاہ کرنے اور

آزاد ۱۲

پریہ برت

اولاد پیدا ہونے سے آدمی دھن اور پروار کے موہ میں پھنس کر نرک میں پڑتا ہے اس لیے میں راج گدی اور سنساری سُکھ
نہیں چاہتا مجھ کو پرمیشور کا اسمرن اور دھیان اچھا معلوم ہوتا ہے جب پریبرت نے سوایمبھومُن کا کہنا نہیں مانا تب
وے اُداس ہو کر بیٹھے تھے کہ اُسی وقت برھماجی سنکادک رکھیشور اور دیوتاؤں کو ساتھ لیے ہوئے ہنس پر سوار ہو کر
وہاں آئے جب سوایمبھومُن اور پریبرت نے اُن کو ڈنڈوت کر کے آدر سمیت بٹھالا تب برھماجی نے کہا کہ اے
پریبرت تم بواہ کرنا اور راج گدی پر بیٹھنا کیوں نہیں قبول کرتے نارائن جی کی آگیا اس طرح پر ہے کہ چھتری لوگ راج
کریں سو تم کو اُن کی آگیا مان کر سنساری جیوؤں کو بڑھانا چاہیئے جس طرح ہم نارائن جی کی آگیا کے موافق سنسار کو
پیدا کرتے ہیں اسی طرح تم بھی اُن کی آگیا مان کر راج گدی پر بیٹھو اور بواہ کر کے چھتریوں کو پیدا کرو ہم دیکھتے ہیں کہ
کوئی جیو ان کی آگیا سے باہر نہیں رہتا ہے جو کچھ جس کے نصیب میں لکھا ہے وہی ہوتا ہے شیام سندر نے جسے
جو کام سونپا ہے اُس کے سوائے دوسرا کام وہ نہیں کر سکتا ہے جس طرح بیل کی ناک میں رسّی ناتھ کر جدھر چاہتے
ہیں اُدھر لے جاتے ہیں اُس کا کچھ بس نہیں چلتا اسی طرح جڑ اور چیتن سب جیوؤں کی گت سمجھنا چاہیئے کسی کو
ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ جو پرمیشور کی آگیا میں تل بھر گھٹا بڑھا سکے اِس لیے بید کی آگیا کے موافق سب کام کرنا
اُچت ہے اور اے پریبرت گرہستھ آشرم کچھ بُرا نہیں ہوتا جو آدمی کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار اور مَن اور اندریوں کو
اپنے ادھین رکھ کر اُن کے بس میں نہیں ہو جاتا اُس کو جنگل اور گرہستی دونوں جگہ کا رہنا برابر ہے اور جس نے اُن کو
اپنے بس نہیں کیا اُس کو گرہستھی چھوڑ کر جنگل میں جا بیٹھنے سے کیا لابھ ہوگا کیونکہ دشمن زبردست تو اپنے ساتھ ہی لگتا
ہے جب تک آدمی کام کرودھ آدک کو اپنے بس نہیں کرتا تب تک پرمیشور اُس کو نہیں ملتے اور آدمی کے اوپر تین رن
یعنی رکھ رن دیو رن اور پتر رن رہتے ہیں جب تک ان تینوں رن سے اُرن نہ ہو تب تک اُس کو برکت نہونا چاہیئے
اور جب آدمی سنساری سُکھ بھوگ کر اُس کا سواد دیکھ لیتا ہے تب پھر وہ اُس سُکھ کی چاہنا نہیں رکھتا سو تم پہلے راج
کر کے پھر بیراگ دھارن کرنا جب اس طرح سمجھانے سے پریبرت نے بواہ کرنا اور راج گدی پر بیٹھنا قبول کیا تب
برھماجی اور سوایمبھومُن نے بڑی خوشی سے پریبرت کو ماہکمتی میں لا کر راج گدی دی شُکدیوجی نے کہا کہ اے پرکھشت
اس طرح پریبرت راج سنگھاسن پر بیٹھ کر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر راج کرنے لگا جب اُس نے اپنا بواہ بشوکرما کی
بیٹی برہکھمتی سے کیا تب اِس استری سے اگنی دھر آدک بیٹے اور جس وتی نام بیٹی ہوئی اُن میں تین لڑکے بال جتی
ہو گئے بید پڑھ کر پرم ہنسوں کا ست سنگ رکھا اور دوسری استری شانتنی शान्तनी نام جو دیوتاؤں نے لا کر
راجا پریبرت کو دی تھی اُس سے اُتّم اور تامس اور ریوت نام تین لڑکے پیدا ہو کر چودھو منونتروں میں اُن کی گنتی
ہوئی راجا پریبرت نے ہزاروں برس تک دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج بھوگ کر پرجا کو پتر کی طرح سُکھ دیا
اور ہر اچھا سے اُن کی اندریوں کا پراکرم کم نہیں ہوا کچھ دن بیتے راجا نے بچار کیا کہ سورج کا رتھ آٹھوں پہر پھرنے
سے دن اور رات ہوتی ہے سُمیر پربت کی اوٹ میں جانے سے رات ہو جاتی ہے اور رات کو سندھیا پوجا ترپن تپ
دان آدک اچھے کرم کرنے میں بگھن ہوتا ہے اور اندھیارے میں بُرا کرم کرنے سے پاپ ہوتا ہے اس لیے

ہمارے راج میں آٹھوں پہر دن کے برابر پرکاش بنا رہ کر رات نہ ہوتی تو اچھا تھا یہ بات بچار کر راجا پریہ برت نے
ایسا رتھ ایک پہیئے کا سورج کی طرح پرکاش والا بنوایا جس رتھ کے پرکاش سے آٹھوں پہر اُن کے راج میں اُجالا
رہ کر رات ہونا بند ہوگیا اور راجا پریہ برت ایسے پرتاپی ہونے پر بھی آٹھوں پہر نارائن جی کے چرنوں میں چت لگائے
رہتا تھا جب راجا نے اُس رتھ پر بیٹھ کر پرتھوی کے چاروں طرف سات بار پرکرما کر کے ایک چھتر راج کیا تب
اُس رتھ کے گھومنے سے جو ایک پہیئے کا تھا پرتھوی پر ساتوں سُمدر ساتوں دیپ پرگٹ ہوگئے پہلے جمبو دیپ ایک لاکھ
جوجن کے گھیر میں ہوا اور ایک جوجن چار کوس کا سمجھنا چاہیئے اور بھرت کھنڈ آدک اسی دیپ میں ہیں اس دیپ کے
چاروں طرف کھاری پانی کا سمدر ہے دوسرا پاکر دیپ دو لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف اوکھ
کے رس کا سُمدر ہے تیسرے شالمل शाल्मल دیپ چار لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اس کے چاروں طرف
مدرا (شراب) کا سُمدر بھرا ہوا ہے چوتھا کش دیپ آٹھ لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف گھی کا سُمدر بھرا ہوا
ہے پانچواں کرونچ دیپ سولہ لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف دودھ کا سُمدر ہے چھٹواں شاک دیپ
بتیس لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف مٹھے کا سُمدر ہے ساتواں پُشکر دیپ چونسٹھ لاکھ جوجن
کے گھیر میں ہے اُس کے چاروں طرف میٹھے پانی کا سُمدر بھرا ہوا ہے دیکھو پرمیشور کی مہما سے اتنی بڑی لمبائی اور
چوڑائی اس پرتھوی کی ہے اگیان آدمی کیسا سامرتھ رکھتا ہے جو اُن کی استت کر سکے سو راجا پریہ برت نے ایک
دیپ کا راج اپنے بیٹوں کو بانٹ کر جسوتی نام اپنی لڑکی کا بواہ شکراچارج سے کر دیا جس کے پیٹ سے دیوجانی نام
لڑکی پیدا ہوئی جب کہ رات ہونا اُس کے راج میں بند ہوگیا تب سوایمبھومن اور برھما جی نے راجا پریہ برت کو سمجھایا
کہ جو بات پرمیشور کی مرجادا سے بنائی گئی ہے اُس کو مٹانا نہ چاہیے تب راجا پریہ برت نے رتھ کا پھرانا بند کر دیا اتنی
کتھا کہہ کر شکدیوجی بولے کہ اے پرکھشت ان ساتوں دیپ کا راجا اور مالک پریہ برت تھا اُس نے اتنے بڑے راج کو
چھوٹا سمجھ کر ایک دن برہشمتی نام اپنی استری کو رتھ پر بٹھال کر کہا کہ ایک اتہاس ہم تم سے کہتے ہیں سنو کہ ایک
لڑکا اگیان دردری اپنے گھر سے نکل کر کسی رکھیشور کے استھان پر گیا اُس رکھیشور نے دیا کی راہ سے اُس لڑکے کو
ایسی بدیا پڑھائی کہ اس کو دبیہ درشٹ ہو کر پرتھوی کا گڑا ہوا دھن اور سو کوس کے جیو دکھلائی دینے لگے کچھ دن
کے بعد اُس لڑکے کے ماں باپ اُس کو ڈھونڈھتے ہوئے وہاں پہونچ کر جب اُس کو پکڑ کر گھر لانے لگے تب وہ سمجھا
کہ گھر جانے سے یہ گُن میرا جاتا رہے گا ایسا بچار کر وہ اپنے گھر نہیں جاتا تھا لیکن اُس کے ماں باپ نے ہٹھ کر کے
گھر پر لا کر اُس کا بواہ کر دیا تب وہ لڑکا سب گُن اپنا بھول کر سنساری جال میں پھنسنے سے ایسا خراب ہوا کہ بوجھا
ڈھو کر پیٹ اپنا پالنے لگا اتنی کتھا سُن کر برہشمتی بولی کہ وہ اپنا ایسا گُن چھوڑ کر گرہستی کے جال میں کیوں پھنسا تب
پریہ برت نے کہا کہ یہی حال میرا بھی ہے کہ نارد مُن کا گیان چھوڑ کر سنساری جال میں پھنسا ہوں یہ بات سُن کر برہشمتی بولی
کہ مہاراج اب برکت ہونا چاہیے پریہ برت نے جیسے یہ بات اپنی استری سے سُنی ویسے ہی راج اپنا سب بیٹوں کو
دے کر سنساری مایا چھوڑ دی اور استری سمیت بن میں جا کر ہر بھجن کر کے مُکت ہوا جو لوگ اپنے کو نارائن جی کی شرن میں

لے جاتے ہیں اُن کو سُکھ ہی ہوتا ہے -

دوسرا ادھیاے

پریہ برت کے بیٹے اگنی دھر کا راجا ہونا اور بواہ اپنا پورب چتی اپسرا سے کرنا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے پریچھت جب راجا پریہ برت تپ کرنے کے واسطے جنگل میں چلا گیا تب اگنی دھر اُسکے بڑے بیٹے نے راج گدی پر بیٹھ کر بچارا کہ پہلے پرمیشور کا تپ اور اسمرن کر کے پیچھے سے بواہ کروں جس میں سنتان دھرما تما پیدا ہو اور بید اور شاستر میں بھی ایسا لکھا ہے کہ چوبیس برس کی عمر تک استری سے بھوگ کرنا نہ چاہیئے ایسا بچار کر وہ گھر سے باہر نکل کھڑا ہوا اور مندراچل پہاڑ پر جا کر ایک اچھی جگہ پر بیٹھ کر پرمیشور کا تپ کرنے لگا جب بہت دن اس کو تپ کرتے گزرے تب راجا اندر نے اپنا راج سنگھاسن چھن جانے کے ڈر سے پورب چتی نام اپسرا کو جو بہت سندر تھی اُس کا تپ بھنگ کرنے کو بھیجا جب وہ اپسرا اپنا ساج سماج لیے ہوئے جس جگہ پر اگنی دھر بیٹھا ہوا تپ کرتا تھا جا کر ناچنے اور گانے لگی اور اُس کے گانے اور ناچنے کی آواز سُنتے ہی اگنی دھر کا دھیان چھوٹ کر آنکھ کھُل گئی تب اُس کے روپ پر موہت ہو کر دیوانہ کی طرح اُس سے پوچھنے لگا کہ اے مُن تم کس جنگل میں تپ کرتے ہو اور وہاں پر کیسے پھول اور پھل ہوتے ہیں تمھارے سر کے بال بہت سُندر ہیں اور تمھاری چھاتیوں پر دو انار ایسے اونچے اونچے یہ کیا دکھلائی دیتے ہیں پورب چتی جو اپنے بالوں میں پھول گُہے تھی اُس سُگندھ پر بھونرے گونجتے ہوئے دیکھ کر راجا بولا کہ یہ سب تمھارے چیلے بید پڑھنے کے واسطے آئے ہیں اور ناچتے وقت گھونگروں کی جھنکار سُن کر کہنے لگا کہ تم بیدوں کا سُور بہت اچھا اُچارن کرتے ہو اور اُس اپسرا کے بدن میں اگر اور چندن آدک سگندھ لگی دیکھ کر بولا کہ تمھارے تپوبن میں ندی کی مٹی اسی طرح ہوتی ہے جو تم اپنے بدن میں لگائے ہو جس کی مہک سے میرا سب استھان بھر گیا اور اُس جنگل میں اُسی روپ کے سب رکھ اور مُن رہتے ہیں مجھ کو تمھارے استھان دیکھنے کی ابھلاکھا ہے سو کرپا کر کے مجھ کو دکھلا دو اور میری جان میں تم کبھی یا نارائن جی کی مایا ہو جو یہاں آ کر اپنی آنکھوں کا بان چلا کر مجھ ایسے ہرن کو مارا چاہتی ہو پرمیشور نے بڑی کرپا کر کے تمھارا درشن دیا تمھارا موہنی روپ مجھ کو بہت پیارا معلوم ہوتا ہے میں تمھارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا جب یہ بات راجا کی سُن کر پورب چتی نے جانا کہ راجا میرے اوپر بہت موہت ہوا ہے تب وہ مُسکرا کر بولی کہ اُو راجا ہمارے تپوبن میں اسی روپ کے سب رکھ اور مُن رہتے ہیں اور وہاں ایسے کند مُول ہوتے ہیں کہ جن کے کھانے سے آدمی ہمیشہ جوان اور روپ وان اور کومل بنا رہتا ہے جب تم اپنی راج گدی پر چل کر کچھ دن میرے ساتھ رہو گے تب میں اپنا استھان تم کو دکھاؤں گی یہاں پہاڑ پر تمھارے ساتھ میں نہیں رہ سکتی یہ بات سنتے ہی راجا پرمیشور کا تپ اور دھیان چھوڑ کر اُس اپسرا سمیت اپنے راج مندر پر چلا آیا اور اُس کے ساتھ بواہ کر کے دس ہزار برس تک بھوگ اور بلاس اور دھرم کے ساتھ راج کاج

کرتا رہا جب راجا کو اُس پورب جتی اپسرا سے نابھ اور الابرت وغیرہ نو بیٹے پیدا ہوتے ہی اپنی ماتا کے آشیرباد سے جوان اور تیج وان اور بلوان ہو گئے تب پورب جتی ان کا بواہ کر کے اندرلوک کو چلی گئی اور راجہ نے اُس جمبودیپ کے نو حصے کر کے ایک ایک حصہ جس کو نو کھنڈ کہتے ہیں اپنے نو بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا بھرت کھنڈ جس میں بہت سے دیش اور نگر ہیں نابھ بڑے بیٹے نے پایا اور راجا کو پورب جتی کے بچھڑنے کا ایسا سوچ ہوا کہ اُسی میں اپنا تن تیاگ کر دیا اور گندھرب کا تن پا کر اُس سے جا ملا۔

تیسرا ادھیائے[۳]

اوتار لینا رکھبھ دیو جی کا راجا نابھ کے یہاں

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جب راجا اگنی دھر تپ کرنے کو جنگل میں چلا گیا تب نابھ آدک اُس کے بیٹے اپنے اپنے کھنڈ میں ساتھ دھرم اور پرجا پالن کے راج کرنے لگے کچھ دن کے بعد راجا نابھ بڑے بیٹے نے میرو دیبی मेरुदेवी اپنی استری سمیت سنتان کی اِچھا سے جنگل میں جا کر بہت دن تک پرمیشور کا تپ کیا پھر رانی سمیت اپنے گھر آ کر براہمن اور رکھیشوروں کو بلا کر جگیہ کرنے لگا جب جگیہ اچھی طرح سمپورن ہوئی تب نارائن جی سانولی صورت موہنی مورت نے سنکھ چکر گدا پدم دھارن کیے کریٹ مکٹ کنڈل بیجنتی مالا پہنے ہوئے تاپ ہارنی چتون مند مند مسکراتے ہوئے اگن کنڈ سے نکل کر درشن دیا اُنھیں دیکھتے ہی راجا نابھ اور رکھیشور آدک جتنے آدمی جگیہ شالا میں بیٹھے تھے ڈنڈوت کر کے کھڑے ہو کر اُن کی استت کرنے لگے اور دیوتاؤں نے آکاش سے اُن پر پھول برسائے اور راجا نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ آپ نے مجھ غریب کی اِچھا پوری کرنے کے واسطے دیال ہو کر درشن دیا کس کی ایسی سامرتھ ہے جو تمھاری مہما برنن کر سکے ہر جونوں میں بھگت کرنے والوں کو چاروں پدارتھ ملتے ہیں سو مجھ کو ایسا بردان دیجئے کہ جس میں تم سا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو یہ بات سنتے ہی جگیہ بھگوان خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تم نے مجھ ایسا بیٹا پیدا ہونے کے واسطے چاہنا کر کے تپ اور جگیہ کی ہے سو ہم تمھارے گھر اوتار لیں گے یہ کہہ کر بھگوان بیکنٹھ کو پدھارے اور راجا نے براہمن اور رکھیشوروں کو دچھنا دے کر بدا کیا اور جیسے چرو चरु پرساد جگیہ میرو دیبی اپنی رانی کو کھلایا ویسے ہی اُس کے گربھ رہا تب برہما جی نے دیوتاؤں سمیت گربھ استت کرنے کے لیے راج مندر پر آ کر کہا کہ اے راجا تیرا بھاگ اُدے ہوا جو آد پرش بھگوان تیرے یہاں پتر ہو کر اوتار لیں گے جب برہما جی وغیرہ سب دیوتا گربھ استت کر کے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے تب دسوئیں مہینے پر برہم پرمیشور نے رانی کے گربھ سے اوتار لیکر جیسے ہی اپنی سانولی صورت چتربھج مورت کریٹ کنڈل مکٹ ساجے نوتن بیج بند اور بن مالا براجے کوستبھ من بیجنتی مالا گلے میں پہنے راجا نابھ اور میرو دیبی کو درشن دیا تب وہ بڑے آنند میں ہو کر ڈنڈوت کر کے اُن کی استت کرنے لگے اور دیوتاؤں نے اپنے بمانوں پر بیٹھ کر آکاش سے اُن پر

پھول برسائے اور اپسراؤں نے ناچ دکھلا کر گندھربوں نے گانا سنایا اور برھماجی نے آکر رکھبھ دیوجی اُن کا نام رکھا جب برھماجی وغیرہ سب دیوتا ڈنڈوت اور استت کرکے وہاں سے چلے گئے تب پربرہم پرمیشور بالک روپ ہوکر رونے لگے۔

چوتھا ادھیائے

راجا نابھ کا اپنی استری سمیت بن میں جا کر تپ کرنا اور رکھبھ دیوجی کا راجگدی پر بیٹھنا

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت رکھبھ دیوجی چھتیس ۳۶ گُن ندھان آدپُرش بھگوان نے راجا نابھ کے یہاں جنم لیا تب راجا نے اُن کو پرمیشور کا اوتار سمجھ کر بڑی خوشی سے براہمنوں اور جاچکوں کو اتنا دان اور دچھنا دیا کہ اُس کے راج میں کوئی آدمی کنگال نہ رہ کر سب دھن وان ہو گئے اور راجا اور رانی رکھبھ دیوجی کی بال لیلا کا سُکھ دیکھنے سے اپنا جنم سُپھل جان کر مارے خوشی کے جامہ میں نہیں سماتے تھے جب رکھبھ دیوجی سیانے ہوکر راج گدی پر بیٹھنے کے قابل ہوئے تب راجا نے منتری اور پرجا کو اُن سے خوش دیکھ کر بچار کیا کہ اب ان کو راج گدی پر بیٹھال کر مجھ کو پرمیشور کا بھجن کرنا چاہیئے ایسا بچارتے ہی راجا نے جوتشیوں سے اچھی ساعت پوچھ کر رکھبھ دیوجی کو راج گدی پر بیٹھال دیا اور آپ استری سمیت بدری کیدار میں جا کر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا کچھ دن بعد جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر بھو ساگر پار اتر گیا اور رکھبھ دیوجی نے دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ ایسا راج کیا کہ جن کے راج میں باگھ اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور کوئی رعیت کنگال اور دُکھی نہ تھی اُن کی استت دیولوک میں دیوتا کیا کرتے تھے جب اندر نے سب چھوٹوں اور بڑوں کے منھ سے اُن کا جس اور پرتاپ سُنا تب ڈاہ سے اُن کے راج یعنی بھرت کھنڈ میں پانی نہیں برسایا جب رکھبھ دیوجی کو یہ حال معلوم ہوا تب اُنھوں نے اندر کے اگیان پر ہنس کر اپنے جوگ بل سے ایسا کر دیا کہ اُن کے راج میں پرجا لوگ جس وقت پانی چاہتے تھے اُسی وقت نارائن جی کی کرپا سے پانی برستا تھا جب اندر نے یہ مہما اور پرتاپ رکھبھ دیوجی کا دیکھا تب اُن کو پرمیشور کا اوتار جان کر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے جینتی نام اپنی بیٹی اُن کو بیاہ دی تب رکھبھ دیوجی کے اسی استری سے سو لڑکے پیدا ہوکر ان میں سے نو بیٹے برکت ہو گئے اور جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے اُنھیں کو نو جوگیشور کہتے ہیں جنھوں نے راجا جنک کو گیان اُپدیش کیا تھا اُس کی کتھا گیارھویں اسکندھ میں آوے گی اور نو بیٹے نو کھنڈ کے راجا ہوئے بھرت نام اُن کا بڑا بیٹا اپنے باپ کی خاص راج گدی پر بیٹھا اور اکیاسی بیٹے براہمنوں کے سمان بید پڑھنے لگے اور تپ کرنے لگے ایک سمے رکھبھ دیوجی نے سب پرجا کو جگیہ میں بیٹھال کر اپنے بیٹوں کو یہ گیان اُپدیش کیا کہ اے بیٹے دنیا میں جتنے جیو جڑ اور چیتن دیکھتے ہو ایک دن سب کا ناش ہو کر کیول نارائن جی ابناشی پُرش استھر رہیں گے اور اُنھیں کی شکت شریر میں رہنے سے سب جیو چلتے پھرتے ہیں سو اُتم لوگ اُسی پرمیشور کا دھیان ہردے میں رکھ کر

سنساری جیوؤں سے موہ توڑ کر گیانی اور مہاتما لوگوں کا ست سنگ رکھو جس میں تمہاری مکت ہو بُری سنگت کرنے سے
آدمی جلدی خراب ہو جاتا ہے اس سے بُری سنگت مت کرو آدمی جب تک سنساری سُکھ سپنے کی طرح جھوٹا نہیں
سمجھتا تب تک اُس کو سُکھ ملنا کٹھن ہے دنیا میں دربیہ اور استری دو رسّی مایا روپی ایسی پھیلی ہیں جس میں سب دنیا
بندھ کر خراب ہوئی ہے جو آدمی ان دونوں سے الگ رہے وہ اس مایا جال سے چھوٹ سکتا ہے لیکن ان
دونوں سے بچنا اور سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور میں چت لگانا سہج نہیں ہوتا لیکن اس کی ایک تدبیر ہم تم سے
کہتے ہیں سُنو کہ سنت اور مہاتما کی سنگت کرنا یہی اس کی جڑ ہے بغیر ست سنگ کے گیان ملنا اور سنسار کو جھوٹا جاننا
اور پرمیشور کے چرنوں میں پریت ہونا بہت کٹھن ہے سادھو اور مہاتماؤں کی سنگت کرنے سے دھیرے دھیرے
آدمی کا من برکت ہو کر پرمیشور کی طرف لگ جاتا ہے سوائے اس کے ایک بات مکھیہ کہتا ہوں اس کو تم بشواس
کر کے جانو کہ دنیا میں نرک اور موکش کے دو دروازے ہیں سنت اور مہاتما کی سنگت اور سیوا کرنا موکش کا دروازہ ہے
اور پرائی استری سے بھوگ کرنا اور چور اور جواری اور نشئی اور شراب پینے والے کا سنگ کرنا نرک کا دروازہ ہے۔

پانچواں ادھیاے

رکھبھ دیوجی کا اپنے بیٹوں کو گیان سکھلانا اور سنت اور مہاتماؤں کے لچھن کہنا

رکھبھ دیوجی نے کہا کہ اے بیٹا جن سنت اور مہاتماؤں کی سنگت اور سیوا کرنے سے موکش کا دروازہ کھل جاتا
ہے اُس کے لچھن سُنو کہ من اُن کا سدا ایک رس رہ کر کسی کے دُربچن کہنے سے اُن کو کرودھ نہیں ہوتا بھیتر اور
باہر اُن کا ہمیشہ برابر رہ کر ہردے میں کپٹ نہیں رہتا اور ہر بھگتوں سے بہت پریت رکھتے ہیں رات دن ہر کتھا
اور چرچا کہنے اور سُننے میں اُن کو سنتوکھ نہ ہو کر آلس نہیں آتا ہے اپنے گھر اور پروار میں اتتھ کی طرح رہ کر کیول اپنا
پیٹ بھرنے اور ارتھ نکال لینے سے کام رکھتے ہیں اور وہاں ہونے سے کچھ خوشی اور فکر نہیں کرتے اتتھ کا ایک
لچھن یہ ہے کہ جس طرح کوئی کنگال پردیسی دوسرے شہر یا گانوں میں پہونچے اور ایک دن کسی کے گھر بھوجن کر کے
دوسرے دن وہاں سے چلا جائے تو بھوجن دینے والے سے اُس کو کچھ موہ پیدا نہیں ہوتا دوسرا لچھن اتتھ کا یہ ہے
کہ جیسے کوئی پنچھی کسی مکان میں گھونسلا بنا کر دانہ پانی کھا کر وہاں رہتا ہے لیکن اُس گھر کے گرنے اور بننے اور
جل جانے کا سوچ اُس کو نہیں ہوتا ہے تیسرا لچھن اتتھ کا یہ ہے کہ جس طرح کھیرے کا پھل اوپر سے ایک ہو کر
اُس کے بھیتر تین چار پھانک الگ الگ ہوتی ہیں اسی طرح اتتھ گیان والا گرہستھ بھی دیکھنے میں استری اور
پتر کا منہ دیکھ کر انتہ کرن سے اُن کو دشمن اپنا جانتا ہے ایسے برکت گرہستھ کو بھی جو کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتا سادھو
اور مہاتما سمجھنا چاہیئے سوتم براہمن کو بہت بڑا اور اُتم جان کر دیا پوربک پرجا کو پالن کرو اس طرح کا گیان رکھنے والا
جنم مرتوں کی پھانسی میں نہیں باندھا جاتا رکھبھ دیوجی نے یہ گیان اپنے بیٹوں کو سکھا کر کچھ دن کے بعد بچار کیا

کہ انت سمے یہ راج اور پروار میرے ساتھ نہ جاکر سب میرا ساتھ چھوڑ دیں گے اس لیے پہلے ہی سے انکا ساتھ چھوڑ دینا چاہیئے ایسا بچار کر بھرت نام اپنے بڑے بیٹے کو راج گدی پر بٹھال دیا اور برکت ہو کر جڑ بھرت کا روپ بنالیا اور پہاڑ پر جاکر پرمیشور کا تپ اور بھجن کرنے لگے لچھن جڑ بھرت کا یہ ہے کہ مل اور موتر کرنے پر بھی نیم اور آچار اسنان آدک کا کچھ نہ رکھتے اور بھوجن اور بستر کا اُپاے چھوڑ دیوے کبھی جو کوئی کچھ کھلا دے تو کھالیوے نہیں تو بفکر بیٹھے رہ کر اپنے کپڑے کی بھی خبر نہ رکھے سو رکھبھ دیوجی نے یہی لچھن رکھ کر اسنان اور پوجا آدک سب چھوڑ دی تسپر بھی اُن کا روپ دیکھ کر دیوکنیا موہت ہو جاتی تھیں اور چالیس کوس تک اُن کے مل اور موتر کی سُگندھ پہونچتی تھی اُسی سمے اشٹ سدھیوں نے اُن کے پاس آکر اپنے اپنے گنوں کو برنن کیا لیکن رکھبھ دیوجی نے اُن کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

چھٹواں ادھیاے

پرگٹ کرنا آدمیوں کا سراوگی دھرم رکھبھ دیوجی کا چلن دیکھ کر

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے مُن ناتھ رکھبھ دیوجی جو نارائن کا اوتار تھے اُنھوں نے آٹھوں سدھیوں کا من اپنی طرف کھینچ کر اُن کو برکت کیوں نہیں کر دیا جو آدمی کرودھ لوبھ موہ من اور اندریوں کو اپنے بس میں رکھتا ہو اس کو اشٹ سدھ کی طرف دیکھنے سے ڈر اور کھٹکا ہے سو رکھبھ دیوجی تو اُن سب کو اپنے بس میں کیے تھے اُنھوں نے کس واسطے اشٹ سدھ کی طرف نہیں دیکھا یہ بات سُن کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا یہ من چنچل ہے اور کام کرودھ آدک بہت بلوان ہیں بُری سنگت پانے سے بس میں نہیں رہتا اُن میں ایک کامدیو ایسا زبردست ہے کہ جس کے نشے میں آدمی اندھا ہو کر اپنا بھلا اور بُرا نہیں سمجھتا اور یہی کامدیو بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کے تپ اور دھیان میں بگھن ڈال کر ہزاروں برس کا تپ ایک ساعت میں بگاڑ دیتا ہے یہ من چنچل بجلی اور پارے کی طرح کبھی ایک ٹھکانے پر نہیں رہتا ہے اس لیے اِس من کا بشواس نہ رکھنا چاہیئے جس طرح بدکار عورت اپنے خاوند کو بھلاوا دے کر دوسرے مرد کے پاس جاتی ہے اسی طرح من اور اندریاں آٹھو سدھیوں کا سنگ پانے سے چیتن ہو کر بُرا کرم کرنے کی اِچھا کرتی ہیں یہ بچار کر اُن کی طرف رکھبھ دیوجی نے نہیں دیکھا جس میں کامدیو کو روکنا نہ پڑے جڑ بھرت روپ رہنے میں شاستر کے موافق دھرم رکھنے اور کھٹ کرم کرنے کا کچھ کام نہیں رہتا اِس لیے بہت آدمیوں نے رکھبھ دیوجی کے چلن دیکھ کر اسنان کرنا اور بید پڑھنا چھوڑ دیا اُسوقت اُوسوال ओसवाल اور سراوگی کا مت جو لوگ بید اور شاستر کو نہیں مانتے دنیا میں پھیل گیا وہی لوگ جین دھرمی کہلا کر مرنے کے پیچھے ضرور نرک بھوگتے ہیں سو رکھبھ دیوجی آگ لگنے سے جل کر اُسی اوستھا میں پرم دھام کو گئے۔

ساتواں ادھیاے

رکھبھ دیوجی کے بیٹے بھرت جی کا راجا ہونا اور پھر جنگل میں تپ کرنیکے کے واسطے جانا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھیت رکھبھ دیوجی کے بڑے بیٹے بھرت اُن کی جگہ پر راجا ہوئے اور انھوں نے دھرم کے ساتھ راج کرکے پرجا کو بیٹے کی طرح جانا اور بواہ اپنا پنچ جنی पंचजनी نام بشوروپ کی بیٹی سے کیا اور راجا بھرت کے اُسی استری سے دھومرکیت (धूम्रकेतु) وغیرہ پانچ بیٹے بہت سندر اور تپاپی پیدا ہوئے راجا نے بہت سی جگیہ کرکے پھل اُس کا پرمیشور کو ارپن کردیا تب اُن کو پرمیشور کی چتربھجی مورت کا درشن دھیان میں ہونے لگا اسی طرح دس ہزار برس تک راج اور سُکھ بھوگ کر سنساری بیوہار جھوٹا سمجھا اور برکت ہو کر راج گدی بیٹوں کو سونپ دی اور جنگل میں جاکر پُلہاشرم पुलहआश्रम نام ندی کے کنارے جہاں پر نارائن جی شالگرام سروپ سے رہتے ہیں بیٹھ کر بھگوت بھجن کرنے لگے وہ پتوں کی کُٹی میں کند مول کھاکر جیسے آنند میں رہتے تھے ویسا سُکھ اُن کو راج گدی میں نہیں ملتا تھا بید کی آگیا کے موافق براہمن چھتری کو شالگرام جی کی پوجا ہر روز کرنا واجب ہے ایک دن راجا بھرت دوپہر کے وقت ندی کے کنارے بیٹھے ہوئے سورج دیوتا کا دھیان کر رہے تھے اس وقت ایک ہرنی گربھ وتی اپنے غول سے پھوٹ کر جیسے وہاں پانی پینے لگی ویسے ہی ایک شیر گرجا ہرنی اُس کی آواز سنتے ہی بھاگی تو ندی کا سوتا پھاندتے وقت بچہ اُس کا پیٹ سے گر پڑا سو وہ بچہ اپنا جیتا ہوا چھوڑ کر اُسی جگہ مرگئی راجا بھرت نے یہ حال دیکھ کر بچار کیا کہ یہ بچہ وہاں پڑا رہنے سے کوئی جانور اُس کو کھالے یا مارے بھوکھ پیاس کے مرجائے تو مجھ کو پاپ ہوگا اُس کا بوجھ میرے اوپر ڈال دیا اس لیے مجھ کو اس کی رچھا کرنا چاہیئے ایسا بچار کر راجا دھرم اور دیا کی راہ سے اُس بچے کو اُٹھا لایا اور پانی سے دھوکر اپنی کُٹی میں رکھا اور گئو کا دودھ پلاکر اُس کو پالنے لگا۔

آٹھواں ادھیاے

کھوجانا اُس بچے کا اور تن تیاگ کرنا راجا بھرت کا اسی کے سوچ میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھیت جب اُس بچے کو پالنے سے بھرت جی کو بہت موہ پیدا ہوا تب وہ اپنے ہاتھ سے ہری ہری گھاس چھیل کر اُس کو کھلانے اور اپنے پاس سُلانے لگے جب دسا پھرنے اور اشنان کرنے کے واسطے کہیں باہر جاتے تھے تب اُس کو اپنے ساتھ رکھتے تھے اور پوجا اور تپ کرتے وقت بھی اُس کو اپنے پاس بیٹھائے رہتے تھے ہر روز بھرت جی نے اتنی پریت اُس بچے سے بڑھائی کہ اُن کے جپ اور دھیان میں بادھا ہونے لگی جب وہ بچہ کہیں چلا جاتا تھا تب وہ اُس کے سوچ میں بہت اُداس

ہوتے ہوتے ایک دن وہ بچہ چھوٹ کر جنگل میں چلا گیا اور اپنے غول میں مل جانے سے پھر کُٹی پر نہ آیا جب راجا بھرت نے بہت ڈھونڈھنے پر بھی نہ پایا تب وہ سوچ کر کے کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی جو میں نے اُس کو اکیلا چھوڑ دیا اسی سے وہ بھاگ گیا جو میں ایسا جانتا کہ وہ بچہ میرا چلا جائے گا تو کس واسطے اُس کو اکیلا چھوڑ دیتا پرمیشور مجھ پر دیال ہو کر میرا بھاگ اُدے کریں جس میں میرا وہ بچہ میرے پاس چلا آوے وہ بچہ ڈانٹنے سے منیشوروں کے بالک کے سمان ڈرتا تھا اور اے پرتھوی تو اُس کو اکیلا دیکھ کر اُٹھا لے گئی ہے سو تو میرے بچے کو بتلا دے جب سوچ اور بلاپ کرتے رات ہو گئی تب کہا کہ اے چندرما تم اُس بچے کو ضرور دیکھتے ہو گے جہاں میرا بچہ ہو تم کرپا کر کے بتلا دو جس میں وہ مل جائے نہیں تو میرا پران نکلا چاہتا ہے جیسا سوچ کوئی اپنے بیٹے کے مرنے کا کرتا ہے ویسا ہی سوچ بھرت جی نے اُس بچے کے واسطے کر کے اُس دن اسنان اور پوجا اور بھوجن کچھ نہیں کیا اور اُسی سوچ میں اپنا تن تیاگ کر دیا سو مرتے وقت دھیان اور پران اُن کا اُس بچے میں لگا تھا اس سبب سے وہ تن چھوڑ کر ہرن کا تن پایا -

نواں ادھیاے

تیاگ کرنا بھرت جی کا ہرن کے تن کو اور پیدا ہونا ایک براہمن کے گھر

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت بھرت جی ہرن کا جنم پا کر جنگل میں رہنے لگے لیکن ہر بھجن کے پرتاپ سے وہ اپنی پورب جنم کا حال جانتے تھے اس لیے اپنی اگیانتا سمجھ کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے ہر چرنوں کا دھیان چھوڑ کر جیسی پریت اُس بچے سے کی ویسی اپنی استری اور پتر کی کبھی نہیں کی تھی اور اُس کے موہ میں پھنس کر ایسا خراب ہوا کہ آدمی سے ہرن کا تن پایا بھرت جی پچھلی بات سوچ کر کسی ہرنی وغیرہ سے کچھ پریت نہ رکھ کر کہتے تھے کہ نہ معلوم ان کی سنگت کرنے سے پھر میری کیا گت ہو گی یہ بات سمجھ کر بھرت جی نے کسی جیو کو دُکھ دینا اور ہری گھاس کھانا چھوڑ دیا جو پھل اور پتا سوکھ کر گر پڑتا تھا اُسی کو کھا کر ہرن کے تن میں بھی پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتے تھے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ راجا موت سے ہر ساعت آدمی کو ڈرنا چاہیئے نہ جانے کس وقت موت آ جاوے اور ایک ہرن کے بچے سے موہ کرنے سے ایسے مہاتما کی یہ گت ہوئی تو دوسرا کون گنتی میں ہے جو پرمیشور کا دھیان چھوڑ کر مایا روپی جال میں پھنسے گا اُس کی یہی گت ہو گی سو بھرت جی اُسی تن میں دن رات اس بات کا سوچ کرتے تھے کہ جلدی یہ شریر میرا چھوٹے تو آدمی کا شریر پا کر پرمیشور کا بھجن کروں اسی طرح کچھ دن بسر کر کے ایک دن ندی کے کنارے پر جا کر پار جانا چاہا تو سوکھے پتے کھانے سے بدن میں کچھ طاقت نہ رہی تھی اس سے سوتا پھاندتے وقت پُلہا شرم ندی میں ڈوب کر گئے تو وہ تن چھوڑ کر ہر بھجن کے کرنے کے پرتاپ سے کُرُچھیتر میں آ کر اتھربن بید پڑھنے والے براہمن کے بیٹے ہوئے اور نام اُن کا بھرت ہوا جب سیانے ہوئے

تب پہلے جنم کا حال یاد کرکے سنساری موہ میں نہیں پھنسے اور دن رات پرمیشور میں دھیان لگاتے رہے اپنے
باپ کے ڈانٹنے پر بھی پڑھنے میں جی نہیں لگاتے تھے تب اُس براہمن نے انت سمے دوسرے بیٹوں سے جو
پڑھے تھے کہا کہ اے بیٹا میں نے بہت چاہا کہ بھرت تمہارا بھائی کچھ پڑھے لیکن اُس نے پڑھنے میں چت نہیں
لگایا اس کارن مورکھ بنا رہا سو تم لوگ میرے انت سمے کی بات مان کر ایسی تدبیر کرنا جس میں وہ پڑھ کر ہوشیار
ہو جائے جب وہ براہمن یہ کہہ کر مر گیا تب اس کے بیٹوں نے بھرت جی کے پڑھنے کے واسطے بہت اُپائے کیے
لیکن بھرت جی کچھ نہ پڑھے اور جڑ بھرت روپ بن کر ایسا چلن پکڑا کہ جب کوئی کھلا دے تو کھا لیویں اور پلا دے
تو پی لیویں نہیں تو کچھ سوچ نہ رکھ کر دن رات پرمیشور کے دھیان میں مگن رہیں اس سمے میں بھی ایسا چلن رکھنے سے
جڑ بھرت کہلاتے ہیں بھرت جی کے بھائیوں نے یہ حال دیکھ کر اُن سے مَن اپنا ہٹا لیا لیکن کبھی کبھی بھوجن اُن کو
دے دیا کرتے تھے جب اُنھوں نے دیکھا کہ یہ کوئی کام گھر گرہستھی کا نہیں کرتا ہے مفت میں کھاتا ہے تب اُنھوں نے
اپنا کھیت رکھانے کے واسطے بٹھال کر کہا کہ تم دیکھا کرو جس میں کوئی اس کھیت کا اناج نہ لے جانے پاوے
اور پشو پنچھی بھی نہ کھانے پاویں بھرت نے کچھ رکھواری اُس کی نہ کی وہاں آنند سے بیٹھ کر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان
کرنے لگے بھیلوں کا ایک راجا جو اس دیش میں رہتا تھا اُس نے یہ منّت مانی کہ اے بھدر کالی جو میرے بیٹا ہو تو
میں تم کو آدمی کا بلدان چڑھاؤں جب بھدر کالی کی کرپا سے اُس کے بیٹا پیدا ہوا تب اُس نے ایک بالک بلدان
دینے کے واسطے مول لے کر پالا جب وہ لڑکا اپنے بلدان دیے جانے کا حال سُن کر بھاگ گیا تب راجا اپنے نوکروں سے
بولا کہ کچھ نہ پیسہ دے کر ایک آدمی بلدان دینے کے واسطے ڈھونڈھ لے آؤ جب وہ لوگ ڈھونڈھتے ہوئے
رات کے وقت اُس کھیت پر پہونچے تب اُنھوں نے وہاں جڑ بھرت کو موٹا تازہ دیکھ کر بلدان دینے کے واسطے
پکڑ لیا اور رسّی گلے میں باندھ کر راجا کے مندر پر لے گئے وہ راجا جڑ بھرت کو موٹا تازہ دیکھ کر خوشی سے بولا کہ تم
ایسا اچھا آدمی بلدان دینے کے واسطے لائے ہو کہ جو اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ آنند مورت دکھلائی دیتا ہے
بھدر کالی اس کا بلدان پا کر بہت خوش ہو گی اور راجا کے پروہت اور براہمن مہا مورکھ بید اور شاستر کا حال کچھ
نہ جانتے تھے کہ براہمن کا بلدان دیا جاتا ہے یا نہیں سو راجا نے اس بات کا بچار نہ کرکے جڑ بھرت کی حجامت بنوائی
اور اُبٹن اور پھلیل لگا کر اسنان کرایا اور بلدان دینے کے واسطے اُس کو نیا کپڑا اور گہنا پہنایا اور عطر اور چندن بدن
میں مل کر بہت اچھا بھوجن اُس کو کھلایا اُس وقت جڑ بھرت نے خوش ہو کر اپنے من میں کہا کہ جب سے میری
ماتا اور پِتا مرے ہیں تب سے مجھے کسی نے ایسا بھوجن نہیں کھلایا تھا آج مجھ کو بہت اچھا کھانا یہ لوگ بڑے
پیار سے کھلاتے ہیں جب بھوجن کرانے کے پیچھے جڑ بھرت کے گلے میں اچھا پھولوں کا ہار پہنا کر اسکو بھدر کالی
کے سامنے لا کر کھڑا کیا تب براہمنوں نے راجا کے ہاتھ میں ننگی تلوار دے کر کہا کہ اس کو مارو جیسے راجا نے تلوار
مارنے کو ہاتھ اُٹھایا ویسے ہی جڑ بھرت نے یہ بچار کر سر اپنا اُس کے سامنے جھکا دیا کہ پوری اور مٹھائی کھانے کے
وقت میں نے اپنا منھ پھیلایا تھا اب تلوار کھانے کے وقت گردن سامنے سے ہٹانا اُچت نہیں ہے بھدر کالی نے اُس کو

سر جھکاتے دیکھ کر بچار کیا کہ یہ سب براہمن ایسا گیان نہیں رکھتے جو راجا کو بلدان کرنے سے منع کریں اور اس براہمن
ہر بھگت کے دُکھ دینے میں ایسا نہ ہو کہ نارائن جی مجھ کو ڈنڈ دیویں جو میں اس کی رچھا نہیں کروں گی تو مجھ کو پاپ ہوگا
کس واسطے کہ جو کوئی آدمی اپنے سامنے کسی کو بنا اپرادھ دُکھ دیوے تو اُس کی رچھا کرنی چاہیئے نہیں تو دیکھنے والے کو
پاپ لگتا ہے ایسا بچار کر بھدر کالی نے بڑا کرودھ کیا اور تلوار اور کھپر ہاتھ میں لیے ہوئے چلا کر ایسا ڈپٹا کہ راجا وہ
آواز سنتے ہی اپنے پُروہت سمیت بہرا ہو کر ایسا بیہوش ہو گیا کہ تلوار ہاتھ سے گر پڑی تب بھدر کالی نے اُسی تلوار
سے راجا اور پروہت کا سر کاٹ لیا اور دونوں کا سر گیند کی طرح اُچھال کر اس اِچھا سے ناچنے لگی کہ جس میں
جڑ بھرت خوش ہو کر مجھ کو کرپا اور دَیا کی درشٹ سے دیکھے تو میرا بھلا ہو اور اُس کے دُکھی رہنے سے میرا بھلا نہ ہوگا
جب بھدر کالی کے ناچنے پر بھی وہ اسی طرح سر جُھکائے کھڑے رہے تب بھدر کالی نے اسُتت کر کے اُن سے
کہا کہ اے برہم دیو آپ کرپا کر کے میرا اپرادھ چھما کریں کس واسطے کہ جب کسی کا بھگت یا سیوک دوسرے کا اپرادھ
کرتا ہے تب اُس کے مالک کا نام دَھرا جاتا ہے سو آپ ایسا نہ سمجھیں کہ یہ راجا بھدر کالی کا بھگت تھا یہ میرا
بڑا دشمن تھا جس نے آپ ایسے مہاتما کو دُکھ دینا چاہا اور راج اور دھن کے نشے میں اندھا ہو کر تم کو نہیں پہچانا
جڑ بھرت نے یہ بات سنتے ہی مُسکرا کر کہا کہ آتما کا ناش کبھی نہیں ہوتا اس لیے میں اپنا سر کٹنے سے نہیں ڈرتا
لیکن تیرا بھگت اس پاپ کے بدلے نرک بھوگے گا یہ سُوچ مجھ کو ہے جڑ بھرت یہ کہہ کر وہاں سے چلا آیا اتنی کتھا
سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا تم سچ کر کے جانو کہ جو آدمی من اپنا پرمیشور میں لگائے رہتا ہے اُس کو کوئی دُکھ
نہیں دے سکتا -

دسواں ادھیائے

راجا رگھوگن کا جڑ بھرت کو پکڑ کر اپنے سکھپال میں لگانا

सिंधुसुवीर रघुगरा سندھ سبیر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا دوسرا حال جڑ بھرت کا سنو کہ راجا رگھوگن
اپنے نگر سے پالکی پر چڑھ کر کپل دیو من کے پاس گیان سیکھنے جاتا تھا راہ میں ایک کہار اُس کی سواری کا بیمار ہو گیا
اُسی طرف کہیں جڑ بھرت بھی پرمیشور کے دھیان میں آنند سے بیٹھے تھے دوسرے کہاروں نے جڑ بھرت کو موٹا تازہ
دیکھ کر پکڑ لیا اور پالکی میں لگا دیا جڑ بھرت خوشی سے راجا کی پالکی اُٹھائے چلے جاتے تھے اور اپنے اس اپمان کا
کچھ سُوچ اُن کو نہ تھا لیکن زمین کو دیکھتے ہوئے چیونٹی وغیرہ جیوُوں کو دبنے سے بچاتے ہوئے پاؤں رکھتے تھے
اِس سبب سے جب کئی مرتبہ پالکی ہلی تب راجا نے کرودھ کر کے کہاروں کی طرف دیکھ کر کہا کہ تم لوگ پالکی کیوں
ہلاتے ہو کہار بولے کہ اے مہاراج ہمارا کچھ قصور نہیں یہ نیا کہار پالکی ہلاتا ہے یہ بات سُن کر راجا نے جڑ بھرت سے
کہا کہ اے کہار تو اتنا موٹا تازہ دیکھ پڑتا ہے ابھی اتنا راستہ نہیں چلا جو تھک گیا اپنے پران کا ڈر نہ رکھ کر

مرنے کی اچھا رکھتا ہے جو پالکی ہلاتا ہے اچھی طرح نہیں لے چلتا جڑ بھرت یہ بات سُن کر چپ ہو رہے اور کچھ جواب راجا کو نہ دے کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو اس شریر کو کرم کے موافق سُکھ دُکھ ملتا ہے اور پرماتما ان دونوں سے الگ رہ کر ہمیشہ ایک طرح پر رہتا ہے جب جڑ بھرت چُپ ہوئے تب راجا پھر کرودھ کر کے بولا کہ اے کہار تو ہماری بات کا جواب کیوں نہیں دیتا یہ سُن کر جڑ بھرت نے بچار کیا کہ یہ اپنے کو بڑا گیانی سمجھتا ہے اس لیے اسکا ابھمان توڑنا چاہیئے ایسا بچار کر جڑ بھرت ہنس کر بولے کہ اے راجا تم نے کہا کہ تو بہت راہ نہیں چلا اور تھک گیا جو آدمی بیفائدہ پھرتا ہے وہ تکلیف پانے سے ضرور ماندہ ہوگا کیوں ایسا کرم نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جائے اور تم نے کہا کہ تو دُربل نہ ہو کر موٹا تازہ دکھلائی دیتا ہے سو اے راجا پرماتما جس کو جیو کہتے ہیں وہ ہر ساعت چیتن رہ کر نہ موٹا ہی ہوتا ہے نہ دُبلا ہی ہوتا ہے ہمیشہ برابر رہتا ہے جو اُس کو دُبلا کہو تو وہ ایسا باریک ہے کہ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اور جو اُسے موٹا سمجھو تو اُس کے براٹ روپ میں سارا سنسار اور چودھوں لوک موجود ہیں اور یہ شریر ناش ہونے والا کبھی موٹا اور کبھی دُبلا رہتا ہے جس نے اس انیہ شریر میں پریت لگائی اُس کو ان باتوں کا بچار کرنا چاہیئے اور جو تم نے کہا کہ تو مرنے کی اچھا رکھتا ہے سو میرے نزدیک جینا اور مرنا دونوں برابر ہیں بے موت آئے کوئی نہیں مرتا اور اے راجا پرمیشور کا پرکاش میرے اور تمھارے اور سب جیووں کے تن میں برابر ہے اس سے میں سوامی اور سیوک کو برابر جانتا ہوں اور تم اسی شریر تک راجا ہو مر جانے کے بعد ہم اور تم دونوں برابر ہو جائیں گے اس لیے تم کو یہ سامرتھ نہیں ہے کہ جو آتما ابناشی پُرش کو دُکھ دے سکو اس جھوٹی کایا کو جو جاہو سو دنڈ دو دُکھ اور سُکھ خوشی اور رنج شریر کو ہوتا ہے اور پرماتما شریر سے الگ رہ کر دُکھ اور سُکھ سے کچھ کام نہیں رکھتا یہ بات سُن کر جب راجا کو گیان پراپت ہوا تب وہ پالکی سے اُتر پڑا اور جڑ بھرت کو ڈنڈوت کر کے بولا کہ اے مہاراج میں نے سنساری جال میں پھنسے رہنے سے تم کو نہیں پہچانا سچ بتاؤ تم کوئی رکھیشور یا مہا پُرش کا اوتار ہو کر اودھوتوں کی طرح اپنا بھیس بدلے پھرتے ہو کرپا کر کے اپنا بھید بتلاؤ اور مجھ کو گیان سکھلا کر بھوساگر پار اُتارو میں شری مہادیو جی کے ترشول اور جمراج اور چندرما اور سورج اور اگن وغیرہ کسی دیوتا سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا براہمن کے شاپ سے ڈرتا ہوں سو اپرادھ میرا چھما کرو یہ بات سُن کر جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا یہ جیو اپنی کرنی سے کبھی دیوتا ہوتا ہے کبھی آدمی اور آدمی کے تن میں کبھی راجا کبھی بھکھاری ہوتا ہے یہ گت اس شریر کی سمجھ کر پرماتما کو جسے جیو کہتے ہیں ان سب سے الگ جاننا چاہیئے اتنا گیان کہنے کے پیچھے جڑ بھرت نے سب حال اپنے پورب جنم کا راجا رھوگن سے برنن کیا -

گیارھواں ادھیاے

گیان اُپدیش کرنا جڑ بھرت کا راجا رھوگن کو

جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا تم آدمی کی اگیانتا کو دیکھو کہ وہ اپنے کانوں سے جن استری اور پتر آدک کا

دُربچن سُن کر دُکھ پاتا ہے اُن کی طرف سے اُس کا چت تسپر بھی نہیں ہٹتا اور جھوٹ اور سچ بول کر کسی طرح دَنس روپیہ کما کر اُنھیں لوگوں کو پالتا ہے اور چھ چور اور ٹھگ آٹھوں پہر آدمی کے ساتھ رہ کر اس طرح اُس کے اچھے کرموں کو چُرا لیتے ہیں جس طرح راہ میں چور اور ٹھگ دولتمند کے ساتھ لگ کر اوسر پا کر اُس کو لوٹ لیتے ہیں اور چوہا گھر میں رہنے سے کھانے پینے پر بھی کپڑا وغیرہ کاٹ ڈالتا ہے اور جس کے گھر میں چوہا نہو اُس کی چیز خراب نہیں ہوتی ہو اُن چھوؤں میں سے ایک چور مَن کو سمجھو جس کے چلائمان ہونے سے آدمی بُرا کرم کر کے خراب ہوتا ہے اور دوسرے پانچ چور اور ٹھگ کام کرودھ لوبھ موہ اور اندریاں ہیں جن کے بس ہو کر بُرا کام کرنے سے آدمی کا دھرم جاتا رہتا ہے اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ ان چھوؤں چور اور ٹھگ کو اپنے بس رکھ کر آپ اُن کے بس نہو جائے جب جڑبھرت نے یہ بات راجا رگھوگن سے کہی تب راجا نے پھر اُن کو ڈنڈوت کی۔

بارھواں ادھیاے

تعریف کرنا راجا رگھوگن کا منکھ تن کی

راجا رگھوگن نے جڑبھرت سے اتنا گیان سُن کر نبے کیا کہ اے مہاراج منکھ تن سے بڑھ کر دوسرا چولا اُتم نہیں ہوتا جس سے تم ایسے گیانی اور مہاتما کا درشن مجھ کو ملا اور منکھ کا جنم دیوتاؤں سے بھی اچھا سمجھنا چاہیئے جو دیوتا پرمیشور کا تپ کرے تو سوائے مُکت کے دوسرا اسور تھ اس کو نہیں مل سکتا اور بھرت کھنڈ کا آدمی جس مطلب کے واسطے ہر بھجن کرے وہی پھل اُس کو پراپت ہوتا ہے اس لیے میں منکھ تن کو دیوتاؤں سے اُتم جان کر ڈنڈوت کرتا ہوں جڑبھرت یہ بات سُن کر بولے کہ اے راجا یہ سب بات میں نے تجھ سے کہی اس کا ارتھ تو نے سمجھا یا نہیں راجا بولا کہ اے مہاراج میں سنساری جیو بہت مورکھ اور اگیان ہوں اس سے یہ گیان اچھی طرح نہیں سمجھا آپ دیال ہو کر بستار پوربک کہیئے تب میں سمجھ سکتا ہوں یہ بات سُن کر جڑبھرت ہنس کر بولے کہ اے راجا یہ بات مشکل ہے ایسا گیان جگیہ اور پوجا اور تپ کرنے اور برکت ہونے اور بن باس کرنے اور پنچ اگن تاپنے اور جل میں بیٹھنے اور دان دینے سے بھی نہیں ملتا ہے بلکہ ان سب کرموں کے کرنے سے آدمی کو اس بات کا اہنکار ہوتا ہے کہ میں نے ایسے اچھے کام کیے ہیں میرے برابر دوسرا کون ہوگا شُبھ کرم کرنے سے بھی وہ اہنکار کرنے سے خراب ہو جاتا ہے اور جب تک اہنکار چھوڑ کر سنت اور مہاتما کے چرنوں کی دھور اپنے ماتھے پر نہیں لگاتا تب تک یہ گیان اُس کو نہیں ملتا اور مہاتما کا درشن دُرلبھ ہے اور اے رگھوگن تم سمجھے ہو کہ میں راجا ہوں سو میں بھی پچھلے جنم میں بھرت نام ساتوں دیپ کا راجا تھا لیکن وہاں رہنے میں اپنا بھلا نہ سمجھ کر راج گدی چھوڑ دی اور بن میں جا کر نارائن جی کی شرن میں ہو کر ہر بھجن کرنے لگا سو تم کو ابھی تک اپنی راج گدی کا ابھمان بنا ہے اس سے دوسرے جیوؤں پر دیا نہیں رکھتے جس طرح پرکاش پرمیشور کا تمھارے تن میں ہے اسی طرح پرمیشور کا پرکاش ان کہاروں میں بھی

سمجھنا چاہیئے اور گیان کی درشٹ سے یہ لوگ اور سب جیو پرمیشور کے تمھارے برابر ہیں سو تم اپنے شریر کے سکھ کے واسطے اُن کو دکھ دیتے ہو سو بہت نامناسب ہے یہ گیان سُنتے ہی راجا رگھوگن مارے ڈر کے کانپنے لگا اور جڑ بھرت سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج میں براہمن کے شاپ سے بہت ڈرتا ہوں ایسا نہ ہو کہ آپ کرودھ کر کے مجھ کو کچھ شاپ دیں -

تیرھواں ادھیائے

کہنا جڑ بھرت کا ایک دھنی بنیئے کا حال راجا رگھوگن سے

راجا رگھوگن کی بات سُن کر جڑ بھرت نے کہا کہ اے راجا تو مت ڈر میں تجھ کو شاپ نہیں دوں گا سُن گیانی اور مہاتما لوگ سنساری سکھ سپنے کی طرح جھوٹا سمجھ کر اس شریر سے پریت نہیں رکھتے اور پرماتما شریر سے اس طرح الگ ہے جس طرح پنچھی برچھ پر بیٹھا ہو اور اُس برچھ کے کاٹنے سے پنچھی کو دُکھ نہیں ہوتا جو پنچھی بیفائدہ اُس درخت کو اپنا جان کر رو دے تو سوچ کرنا بیکار ہے جو کوئی اس شریر کو اپنا سمجھ کر سنساری سُکھ میں مَن لگاتا ہے اُس کو سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ہوتا جب وہ برکت ہو کر پرمیشور میں دھیان لگاتا ہے تب اُس کو سُکھ ملتا ہے اور پرمیشور کی بھگت کرنے سے ہردے میں گیان کا دیپک روشن ہو کر کام اور کرودھ کا اندھیارا اُس کے بھیتر سے ہٹ جاتا ہے یہ گیان سُن کر راجا رگھوگن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں نے آپ کو پہچانا کہ آپ براہمن ہیں جس طرح روگی کا دُکھ امرت پینے سے چھوٹ جاتا ہے اُسی طرح آپ سنساری سُکھوں کو جو مایا اور موہ میں پھنس کر خراب ہو رہے ہیں اپنا درشن دے کر کرتارتھ کرتے ہیں سو مجھ کو بھی اپنا داس سمجھ کر درشن دیا یہ بات سُن کر جڑ بھرت بولے کہ اے راجا میں ایک اتہاس کہتا ہوں تو اُس کے سُننے سے بھوساگر پار اُتر جائے گا سُن ایک بنیا بہت دھن والا بہت سی چیزیں بیاپار کی اپنے ساتھ لے کر کسی دساور کو چلا اور اُس نے مارے کنجوسی کے مال کی نگہبانی کے واسطے کوئی نوکر اپنے ساتھ نہ رکھا اس لیے چھ چور اُس کے ساتھ ہو گئے اور اُن چوروں کے مددگار اور بھی اُس کے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے تھوڑی دُور شہر سے باہر جا کر وہ بنیا راہ بھول کر ایسے جنگل میں پہونچا جہاں کوسوں تک بستی نہ تھی جب جنگل میں شیر اور ریچھ اور کٹیلے درخت اور ندی نالے بہت ہونے سے اُس کو راہ چلنا مشکل ہو گیا تب وہ بنیا مارے ڈر کے اُس جنگل سے پار ہونے کے لیے شام تک برابر چلا گیا لیکن بستی نہ ملی اور اُسی جنگل میں رات ہو گئی جب بنیا رات کو ایک نالے میں اپنے مال سمیت پہونچا تب وہی چھ چور اور اُن کے حمایتی مددگار سب مال اُس کا لوٹنے لگے اُس وقت اُس بنیئے نے رو کر اپنے من میں کہا کہ اگر کچھ بھی مال بچ جاتا تو اسکو بیچ کر پھر بیاپار کرتے وہ بنیا ایسا بچار کر جس چیز کا بچاؤ کرتا تھا اُسی کو وہ سب چور لوٹتے تھے جب سب مال اُسکا چور لوٹ لے گئے تب وہ بنیا گھبرا کر اس جنگل میں اپنے ٹکنے کی جگہ ڈھونڈھنے لگا لیکن کوئی جگہ اُسکو رہنے کیواسطے

نہ ملی اور وہ شیر اور ہاتھی وغیرہ کی بولی سُن کر ڈر سے کانپتا ہوا راہ چلا جاتا تھا جب کہیں زمین پر سانپ اور بچھو
دیکھتا تھا تب ٹھوکر کھا کر گر پڑتا تھا اور کہیں پیر میں کانٹے چبھنے سے دُکھ پاتا تھا اگر کسی درخت کے نیچے ستانے
لگتا تھا تو درخت پر اُلّو کی آواز سُن کر وہاں سے بھی بھاگ جاتا تھا کبھی جنگل میں آگ لگی دیکھ کر اُس کے ڈر سے
دوسری طرف دَوڑتا پھرتا تھا اُسی بپت میں بھاگتا ہوا ایک سوکھے کنوئیں میں گر پڑا اُس کنوئیں پر ایک برگد کا درخت
تھا ایک ڈالی اُس کی اس کنوئیں میں لٹکتی تھی جب وہ بنیا آدھے کنوئیں میں پہونچا تب وہ ڈالی اُس کے ہاتھ لگی
اُس کو پکڑ کر لٹک گیا اور اس کنوئیں میں ایک سانپ نیچے بیٹھا تھا اور اندھیاری رات میں بجلی چمکنے سے اُس نے
دیکھا کہ کنوئیں میں ایک سانپ پھن نکالے بیٹھا ہے اور جس ڈالی کو وہ پکڑے تھا اُس ڈالی کو اوپر سے دو چوہے سیاہ
اور سفید رنگ کے کاٹ رہے تھے تب بنئے نے بچارا کہ جو میں کنوئیں میں کود پڑوں تو سانپ کے کاٹنے سے
مر جاؤں گا اور جو نہیں کودتا تو ڈالی کے کٹ جانے سے گر کر سانپ کے منہ میں جا پڑوں گا یہی سوچ اور بچار
بنیا کر رہا تھا اور اُسی برگد کے درخت میں ایک شہد کا چھتّا لگا تھا ڈالی ہلنے سے ایک ایک بوند شہد کی ٹپک کر
جو اُس بنئے کے منہ میں گرتی تھی تو وہ بنیا ایسی بپت میں وہ شہد چاٹ کر بہت خوش ہوتا تھا اسی طرح اُس بنئے
کی عمر اُس کنوئیں میں لٹکتے ہوئے بیت گئی اور کوئی اُس کو نکالنے والا وہاں نہیں پہونچا جب ایک دن اُن دونوں
چوہوں نے اوپر سے ڈالی کاٹ دی تب وہ بنیا اُسی کنوئیں میں گر کر سانپ کے کاٹنے سے مر گیا اتنی کتھا سُن کر
راجا نے جڑبھرت سے کہا کہ اے مہاراج مجھ کو بڑا اچنبھا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنیا ایک بوند شہد کھا کر خوش رہا اور
ڈالی پکڑ کر اوپر کنوئیں کے کیوں نہیں چڑھ آیا یہ بات سُن کر جڑبھرت بولے کہ اے راجا ایسا ہی حال تمہارا اور
سب سنساری لوگوں کا ہے کہ سب لوگ بہت طرح کا اُدم کر کے اپنے کٹمب کو پالتے ہیں لیکن گھر والوں کو کسی طرح کا
سنتوکھ نہ ہو کر ہر روز اور لالچ بڑھتا جاتا ہے اور اپنے اُدم سے اُن کو ایک ساعت بھی چھٹی نہیں ملتی جو دو گھڑی
اپنے پیدا اور پالن کرنے والے پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کریں جب کوئی اُن سے ہر بھجن کرنے کا ذکر کرتا ہے
تب وہ کہتے ہیں کہ ہم کو اپنے اُدم سے چھٹی نہیں ملتی کس وقت پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کریں سوائے راجا اس جیو کو
بنیا سمجھو اور کام کرودھ لوبھ موہ من اور اندریاں یہی چھ چور آٹھوں پہر آدمی کے ساتھ رہتے ہیں اور پروار والوں کو
ان چھوؤں کا حمایتی سمجھو اور جیو کو اس لیے بنیا کہا کہ اُس نے دھرم اور گیان بڑھانے کے لیے اس بھرت کھنڈ میں
آدمی کا تن پایا ہے جس طرح یہ جیو پیدا ہو کر سادھو مہاتما کا ست سنگ اور ہر بھجن نہ کر کے سنساری مایا جال میں
پھنس گیا اس کارن اُس کے پورب جنم کا دھرم جو کچھ تھا وہ بھی پروار والوں نے چُرا لیا اسی طرح بنئے نے اپنے
مال کی رچھا کرنے کے واسطے نوکر نہیں رکھا اس لیے چوروں نے اُس کو لوٹ لیا جو وہ جیو بھرت کھنڈ میں جنم
لیکر سادھو اور مہاتما کا ست سنگ کر کے گیان سیکھتا تو کس واسطے بنئے کی طرح مایا جال میں پھنس کر خراب ہوتا
جیسے وہ بنیا اپنے ٹکنے کے واسطے جگہ ڈھونڈھتے وقت شیر وغیرہ کے ڈر سے بھاگا تھا ویسے ہی سنساری سکھ
چاہنے والے دُکھ بھوگتے ہیں اور آدمی اپنے کٹمب کی بیماری اور مرنا دیکھنے اور اپنے سریر کے روگ سے اور

کبھی دشمن ملنے کے واسطے دُکھ پاکر آٹھوں پہر چیتا میں پھنسا رہتا ہے جس طرح اُلّو اور باگھ وغیرہ بنئے کو ڈراتے
تھے اسی طرح جب پروار والے جھگڑا کر کے گھر کتے ہیں تب آدمی بڑا دُکھ پاتا ہے اور استری کی سنگت اندھکار
سمجھنا چاہئے جہاں گیان اور بید پُران کا بچن سب بھول جاتا ہے اور جب آدمی بوڑھا ہو کر کچھ کمائی نہیں کر سکتا
تب پروار والے اُس کو دُربچن کہہ کر کھانے اور کپڑے کا دُکھ دیتے ہیں اور کچھ اُس کا آدر نہیں کرتے جس طرح آدمی
بہت دُکھ پانے میں بھی مرنے کا کچھ ڈر نہ رکھ کر دن رات کمانے کا سوچ کیا کرتا ہے اسی طرح وہ بنیا کنوئیں میں
سانپ اور چوہے دیکھنے پر بھی مرنے کا ڈر نہیں رکھتا تھا سو آدمی کے واسطے سنسار اور پروار میں رہنا اندھیارا کنوں
سمجھو اور جیسے کرم پچھلے جنم میں کیے ہیں اُسی کو برگد کی جڑ سمجھو جس کو پکڑ کر جیتا ہے اور دو چوہے کالے اور سفید
جو جڑ کاٹتے تھے وہی دن اور رات ہیں جن کے بیتنے سے عمر کٹتی ہے اور بنئے نے جو سانپ کنوئیں میں دیکھا تھا
اُس کو کال سمجھو اور جس طرح ایک بوند شہد چاٹ کر بنیا خوش ہوتا تھا اُسی طرح اگیان آدمی بڑھاپا اور سب طرح کا
دُکھ ہونے پر بھی اپنے کُٹمب میں بیٹھ کر خوش ہوتا ہے وہی شہد کی بوند سمجھو اے راجا بنیا کو وہی بن دُکھ دینے والا
جانو سنساری مایا جال میں پھنسنے والا اُسی بنئے کے برابر دُکھ پاکر خراب ہوگا جس طرح تو جگت کی مایا میں لپٹا ہے
اُسی طرح وہ بنیا استری اور پُتر کے موہ میں پھنس کر خراب ہوا تھا جو کوئی بید اور شاستر کے موافق چلے وہ اپنا منورتھ
پا سکتا ہے نہیں تو سب چھوٹے بڑے اسی مایا روپی جنگل میں بھولے ہوئے خراب ہو رہے ہیں بغیر ست سنگ
کیے اس موہ روپی جنگل سے باہر نکلنا بہت مشکل ہے ۔

چودھواں ۱۴ ادھیائے

خوش ہونا راجا رگھوگن کا یہ گیان سُن کر اور چلے جانا تپ کرنے کے واسطے جنگل میں

جڑ بھرت نے جب اس طرح کا گیان راجا رگھوگن کو بتلایا تب راجا خوش ہو کر جڑ بھرت کے چرنوں پر سر رکھ کر بنتی کر کے
بولا کہ آپ نے بڑی دیا کر کے مجھ کو جو مایا میں بھول رہا تھا یہ گیان روپی راہ دکھلائی یہ بات سُن کر جڑ بھرت بولے کہ تم اس
گیان کے پرکاش سے سنساری جال میں نہ پھنسو گے یہ بات سنتے ہی راجا نے برکت ہو کر اُسی جگہ پالکی چھوڑ دی
اور جنگل میں جا کر ہر بھجن کر کے مُکت ہوا اور جڑ بھرت اپنا شریر جوگ ابھیاس کے ساتھ تیاگ کر پرم دھام کو
چلے گئے اور جڑ بھرت کے بیٹے سُمت نے راج گدی پر بیٹھ کر جین دھرم کا مت سنسار میں پھیلایا اُن کے
بنش میں پرت ہار آدک پیدا ہو کر شبھ کرم کر کے پرم پد کو پہونچے ۔

پندرھواں ۱۵ ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا راجا پریچھت سے بستار پرتھوی آدک کا

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے سوامی آپ دیال ہو کر پرتھوی اور سورج وغیرہ لوکوں کا حال

بستار پُوربک برنن کیجئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا پہلے حال ساتوں دیپ کا سنچھیپ سے کہا ہے اب پھر بستار کر کے کہتے ہیں سُنو کہ اس پرتھوی کے سات دیپ ہیں اور ساتوں دیپوں کی پرتھوی الگ الگ بٹی ہے اس میں جمبودیپ لاکھ جوجن کا ہے اور سب پرتھوی ساتوں دیپ کی پچاس کروڑ جوجن ہے اس سے چوتھائی پرتھوی لُوکالوک پربت کے نیچے دبی ہے تین حصّوں میں ساتوں دیپ اور سمدر ہیں راجا پریہ بُرت ان ساتوں دیپ کے مالک نے ایک ایک دیپ اپنے ساتوں بیٹوں کو بانٹ دیا اور آپ بن میں جا کر پرمیشور کے تپ اور دھیان میں لین ہوا اور پریہ بُرت کے اگنی دھر بیٹے نے جمبودیپ کے نوکھنڈ کر کے ایک ایک کھنڈ اپنے نو۹ بیٹوں کو بانٹ دیا اور جو جو نام اُن کے بیٹوں کے تھے وہی نام اُن کھنڈوں کے رکھے گئے پہلا اُنکل دوسرا ہرن کھنڈ تیسرا بھدر اشو کھنڈ چوتھا کیتُ مال کھنڈ پانچواں الادرت کھنڈ ہے اس کھنڈ کے بیچ میں ایک سونے کا پہاڑ سُمیر نام لاکھ جوجن اونچا اور سولہ ہزار جوجن لمبا اور آٹھ ہزار جوجن چوڑا اور بتیس ہزار جوجن کے گھیر میں ہے چھٹواں نابھ کھنڈ ساتواں کم پُرش کھنڈ آٹھواں بھرت کھنڈ نواں نرہر کھنڈ ہے اور برھمانڈ کمل کے پھول کی طرح گول ہے ایک ایک پہاڑ نوؤں کھنڈوں کے سوالے پربرتمان ہے اور سُمیر پربت کے چاروں طرف چار پہاڑوں پر دُودھ اور شہد اور پانی اور رس کا کُنڈ بھرا ہوا ہے اور کبیر اور مہادیوجی اور اندر اور برُن دیوتاؤں کے چار باغ بہت اچھے پھل اور پھول لگے ہوئے وہاں ایسے بنے ہوئے ہیں کہ جہاں جانے اور اسنان کرنے سے دیوتاؤں کی استریاں جوان ہو جاتی ہیں اور سُمیر پربت کی چوٹی پر برھم پُری دس ہزار جوجن لمبی اور چوڑی جڑاؤ بنی ہے وہاں پر طرح طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولیاں بولتے ہیں اے راجا وہاں کی شوبھا ہم تم سے کہانتک کہیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے

سولھواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا راجا پریچھت سے کتھا لوکالوک کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اس طرح جمبودیپ میں نو کھنڈ ہو کر ہر ایک کے رہنے والے سب اوتاروں کی پوجا الگ الگ کرتے ہیں اور ان ساتوں دیپ کے باہر لوکالوک پربت ہے اُسکے اُس طرف اندھیالا رہتا ہے سورج اور چندرما کا پرکاش وہاں نہیں پہونچتا ہے وہاں پر جوگی لوگ جا سکتے ہیں اور سنساری لوگ وہاں جانے کی سامرتھ نہیں رکھتے اور آٹھ ہاتھی بڑے بلوان جن کو دگپال کہتے ہیں سب پرتھوی کے آٹھوں طرف رہ کر پرتھوی کو اپنے نیچے ایسا دبائے ہیں کہ ہلنے نہیں دیتے اور سُمیر پربت پر چار پُری کبیر پُری برُن پُری اندر پُری جم پُری ہیں اور سورج کا رتھ دو دو پہر پیچھے ان چاروں پُری میں صبح اور دوپہر اور شام اور آدھی رات کے وقت ایک ایک جگہ پہونچتا ہے اور برھما جی کی پُری سے گنگا جی نکل کر سُمیر پربت کے نیچے ہو کر گنگوتری میں آئی ہیں -

سترھواں ادھیائے

کہنا شُکدیوجی کا مہما شری گنگا جی کی

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت اب میں شری گنگا جی کی اُتپت بستار کرکے کہتا ہوں سُنو کہ جب نارائن جی نے باون اوتار لیکر تین پگ پرتھوی راجا بل سے دان لی تب براٹ روپ دھر کے ایک پگ میں ساتوں لوک نیچے کے اور دوسرے پگ میں ساتوں لوک اوپر کے ناپ لیے تب برھما جی داہنا چرن پرمیشور کا اپنی پُری میں پہونچتے ہی ترکرم اوتار مہا جان کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور برھما جی کے کمنڈل میں سے پانی بر جاندی کا جو پربرھم پرمیشور کے آنسو گرنے سے بیکنٹھ میں پرگٹ ہوئی تھی لیکر اُن چرنوں کو دھویا اور چرنامرت لیکر وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگایا اور وہ چرن دھوتے وقت جو پانی سُمیر پربت پر گرا تھا وہ نیچے آکر مندراچل پہاڑ کے سوالے پر تھم رہا پھر وہاں سے وہ جل چار دھارا ہوکر بہا تو ایک دھارا سُمیر کے پچھم اور دوسری سُمیر کے دکھن اور تیسری سُمیر کے اُتر دشا بہہ کر سمُدر میں مل گئی چوتھی دھارا جو پورب کو بہی تھی وہ بھاگی رتھ کے تپوبل سے الاورت کھنڈ کو بائیں طرف چھوڑتی ہوئی نرنارائن پربت سے اُتر کر گنگوتری سے ہوکر بھرت کھنڈ میں آئی اسی دھارا کا نام سنسار میں گنگا جی پرگٹ ہوا اور مہاتم گنگا جی کا اس طرح پر ہے کہ جو کوئی گنگا اسنان یا جل پان یا درشن کرنے کے واسطے اپنے گھر سے جانے کی اچھا کرتا ہے اُس کے کروڑوں جنم کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور وہ آدمی اُس اچھا سے جتنے قدم چل کر گنگا جی تک پہونچتا ہے ایک ایک قدم رکھنے کے بدلے اُس کو ہزاروں راجسوے جگیہ اور اشومیدھ جگیہ کے پھل ملتے ہیں یہ بات سنکر راجا پریچھت نے سندیہ مان کر شُکدیوجی سے پوچھا کہ اے مہاراج جب آدمی کو گنگا اسنان کرنے کے لیے صرف جانے سے جگیوں کے پھل ملتے ہیں تو جُدھشٹھر ہمارے ملدا نے کس واسطے اتنا روپیہ خرچ کرکے جگیہ کیا تھا اور دوسرے راجا لوگ کیوں جگیہ کرتے ہیں یہ بات سُن کر شُکدیوجی بولے کہ اے راجا ہم ایک اتہاس کہتے ہیں سُنو کہ ایک سمے شری مہادیوجی سوامی شری پاربتی جی کو ساتھ لیکر مکر مہینے میں گنگا اسنان کرنے کے واسطے پریاگ راج کو جاتے تھے جب راہ میں شری پاربتی جی نے بہت لوگوں کو جاتے ہوئے دیکھ کر شری مہادیو سوامی سے گنگا اسنان کا ماہاتم پوچھا تب شری مہادیوجی نے کہا کہ اے پاربتی جی جو کوئی گنگا اسنان کرنے کو اپنے گھر سے چلتا ہے اُس کو ایک ایک قدم چلنے میں ہزار اشومیدھ جگیہ کا پھل مل کر کروڑوں جنم کے پاپ چھوٹ جانے سے وہ منکھ دیوتاؤں کے برابر ہوجاتا ہے یہ بات سُن کر اور جاتریوں کو دیکھ کر پاربتی جی نے یہ سندیہ کیا کہ دیکھو لاکھوں آدمی نیچ ذات گنگا جی سے نہا نہا کر چلے جاتے ہیں مگر اُن لوگوں کی بدصورتی تک گنگا نہانے سے نہیں مٹی تو پھر دیوتا کیسے ہوجائیں گے اور مہادیوجی ایسا کہتے ہیں اتنے جاتریوں کو ایسا پھل کس طرح ملے گا ایسی شنکا مان کر پاربتی جی پھر نے پوربک بولیں کہ اے مہاراج آپ نے گنگا اسنان کا ماہاتم اس طرح برنن کیا پرنتُ اِن اسنان کرنے والوں کا روپ دیکھنے سے مجھے

اس بات کی پرتیت انہیں ہوتی ہے مہادیوجی بولے کہ اس کا بھید ہم تم سے کیا کہیں چلو آنکھ سے دکھلا دیویں ایسا کہکر جب مہادیوجی گنگاجی کے نکٹ جس راہ پر جاتری لوگ چلے جاتے تھے پہونچے تب وہاں کوڑھی کا روپ بن کر بیٹھ گئے اور پاربتی جی سے کہا تم دبیہ روپ بہت سُندر ہوکر میرے بدن کی مکھیاں اُڑاؤ اور جو کوئی اشنان کرنے والا تم سے پوچھے تو اُس سے یہ بات کہنا کہ یہ ہمارا پت کوڑھی ہوگیا ہے اور ایک پنڈت نے کرم بپاک کی پوتھی دیکھ کر تبلایا ہے کہ جس کسی نے سنّو اشومیدھ جگیہ کی ہوں وہ اُن کو اپنے ہاتھ سے چھُووے تو ان کا کوڑھ چھوٹ جائے یہاں لاکھوں آدمی نہانے کے لیے آتے ہیں اس واسطے ان کو یہاں لاکر بیٹھی ہوں کہ جس نے سنّو جگیہ کی ہوں وہ ان کو چھووے تو یہ تن ان کا اچھا ہو جاوے جب پاربتی جی دیوکنیاں کے برابر بنکر مکھی اُڑانے اور یہ بات کہنے لگیں تب بہت سے جاتری اُن کا روپ دیکھ کر موہت ہوکر اُن کے چاروں طرف ہوگئے اُن میں کوئی پاربتی جی کو اپنے ساتھ چلنے کے واسطے کہتا تھا کوئی اُن سے ہنسی ٹھٹھا کرتا تھا کوئی بہت طرح کا ڈر اور لالچ اُن کو دکھلاتا تھا اور گیانی لوگ کہتے تھے کہ یہ استری دھنّ ہے جو ایسی دشا میں بھی اپنے پت کی سیوا نہیں چھوڑتی ہے جو استری اپنے پت کو کانا کبڑا لنگڑا اندھا کوڑھی دردری بدصورت کیسا ہی ہو پرمیشور کے برابر جان کر آنند پوربک اس کی سیوا کرے اور پرائے پُرش کو کُبھاؤ سے نہ دیکھے اُسے پت برتا کہنا چاہیے۔ اُسی سمے ایک کنگال براہمن دُربل اُن کو دیکھتے ہی پاس آن کر ڈنڈوت کرکے پاربتی سے بولا کہ اے ماتا تم کس واسطے بھیڑ میں یہاں بیٹھی ہو کہیں ایکانت میں لے جاکر اپنے پت کی سیوا کرو جس میں مکھی وغیرہ بیٹھنے سے یہ دُکھ نہ پاویں یہ سُن کر پاربتی جی بولیں کہ میرے پت کے کرم بپاک میں ایسا نکلا ہے کہ جس نے سنّو اشومیدھ جگیہ کی ہوں اُن کو چھُو دیوے تو ان کا بدن اچھا ہو جائے اسی اچھا سے میں ان کو یہاں لاکر بیٹھی ہوں کہ اس پرب میں لاکھوں آدمی آویں گے کسی نے تو سنّو اشومیدھ جگیہ کی ہوں گی جس کے چھونے سے ہمارے سوامی کے بدن کا روگ چھوٹ جائے یہ بات سُن کر وہ براہمن بولا کہ یہ کون بڑی بات ہے تم صرف سنّو اشومیدھ جگیہ کرنے والے کو ڈھونڈھتی ہو اور میں نے لاکھوں اشومیدھ جگیہ کی ہیں جن کی گنتی تم بھی نہیں کرسکتی ہو یہ بات سنتے ہی پاربتی جی نے پوربک بولیں کہ اے مہاراج آپ دیا کرکے ان کو چھُو دیجئے جیسے اُس براہمن نے شری شیوجی کے بدن سے اپنا ہاتھ لگادیا ویسے ہی مہادیوجی دبیہ روپ اشونی کمار کے برابر ہو گئے یہ حال دیکھ کر پاربتی جی اور سب جاتریوں کو اس بات کا سندیہ ہوا کہ یہ براہمن تیئیس برس کا اور کنگال ہے اور سنّو اشومیدھ جگیہ کرنے میں سنّو برس اور بہت سا روپیہ اور سونا دوسرے راجوں کو جیتنے کے واسطے چاہیے اس نے سنّو جگیہ کس طرح کی ہوں گی شیوجی انترجامی نے اُن کا سندیہ مٹانے کے واسطے جاتریوں کے سامنے اُس براہمن سے پوچھا کہ اے مہاراج تم نے اتنی عمر میں لاکھوں جگیہ کس طرح کی ہوں گی تب وہ براہمن بولا کہ سُنیئے مہاراج جگیہ کی بدھ اور اس کا پھل شاستر کے موافق ہوتا ہے اور اسی شاستر میں گنگا اشنان کا پھل ایسا لکھا ہے کہ جو کوئی گنگا اشنان کرنے کو اپنے گھر سے چلتا ہے اُس کو ایک ایک قدم چلنے میں سنّو سنّو اشومیدھ جگیہ کا پھل ملتا ہے سو میں اپنے گھر سے ہر روز گنگا اشنان کرنے کو کوس بھر ہزاروں قدم چل کر آتا ہوں لاکھوں کی کون گنتی ہے

گئی کروڑ اشومیدھ جگیہ میں کر چکا ہونگا اس لیے آشچرج کیا ہے یہ بات سُن کر شری شیوجی نے پاربتی جی اور جاتریوں سے کہا کہ یہ براہمن سچ کہتا ہے ایسا کہہ کر شری شیوجی اپنے استھان کو چلے اور راہ میں پاربتی جی سے بولے کہ دیکھو تم کو جو سندیہہ تھا سو وہ ہمارے کیے پرمان اس براہمن کو گنگا اسنان کے پھل ملتے ہیں اور سب جاتری لوگ بید کے بچن پر بشواس نہیں رکھتے اس سے وہ پھل انکو نہیں مل سکتا اسی واسطے بید اور شاستر سُن کر اُس پر بشواس کرنا چاہیئے جس کے سننے اور پڑھنے سے آدمی کو شبھ اور اشبھ کرم کا گیان ہوتا ہے۔ اے پریچھت راجا جدھشٹر تمہارے دادا کو بید اور شاستر سُن کر اس پر بشواس تھا لیکن ان کو بہت روپیہ ہونے سے یہ اچھا ہوئی کہ اسی بہانے سے شیام سندر کو اپنے یہاں رکھ کر رکھیشوروں اور منیشوروں کا ست سنگ کروں اور روپیہ بیرا اچھے کرم میں خرچ ہو کر جس ملے اس کارن جگیہ کی تھی۔

اٹھارھواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا یہ بات کہ کون کون کھنڈ میں کس کس اوتار کی پوجا ہوتی ہے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت ہم نے نو کھنڈ کی کتھا تم سے برنن کی اب پرمیشور کے اوتاروں کا حال جس جس کھنڈ میں جو جو اوتار نارائن سوامی نے لیے تھے اور وہاں کے سب لوگ اوتار پر بہت پریت رکھ کر اُنکی پوجا کرتے ہیں سُنو کہ بھدراشو کھنڈ میں برندشروا نام راجا تھا وہاں پرمیشور نے ہیگریو اوتار دھارن کیا تھا سو اُس کھنڈ میں راجا اور پرجا سب اُسی روپ کی پوجا اور اُسی کا منتر پڑھ کر استت کرتے ہیں اور نرہر کھنڈ میں نرسنگھ اوتار نارائن جی نے لیا تھا وہاں نرہر برکھ نام راجا اپنی پرجا سمیت اُس روپ کی پوجا کرتا ہے اور پرہلاد بھگت اُن کے پوجاری نے منتر سہت استت کر کے نرسنگھ جی سے یہ بردان مانگا کہ اے مہاراج آپ اپنے جیوؤں کو چاہے جس جس جون میں جنم دیں پر اُن پر ایسی کرپا رکھیں کہ اُن کو اُسی جون میں آپ کے چرنوں کا دھیان بنا رہے یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے پرہلاد تم اپنے واسطے جو چاہو سو مانگ لو لیکن سنسلوی جیوؤں کے واسطے جو مایا موہ میں پھنسے ہیں ایسا بردان مت مانگو تب پرہلاد جی ہاتھ جوڑ کر پھر بولے کہ اے مہاراج جو لوگ دنیا میں بُرے کرم کرتے ہیں اُنکے اُدھرم اپنی دیا سے مٹا دیجئے اور اپنے چرنوں کی بھگت دے کر اُن کو بیکنٹھ میں بُلا لیجئے یہ بات سُن کر نرسنگھ جی نے کہا کہ اے پرہلاد سب جیوؤں کو بیکنٹھ کی چاہ نہیں ہوتی جس کو ست سنگ پیارا ہوتا ہے اُسی کو گیان ملتا ہے اور کلجگ باسیوں کو ست سنگ اچھا نہیں لگتا وہ سنساری مایا میں پھنسے رہتے ہیں اور جو پرمیشور کی بھگت رکھتا ہے اُس کے پاس سب گُن آپ سے آپ اس طرح آجاتے ہیں جس طرح نیچی زمین پر پانی بہہ کر اکٹھا ہو جاتا ہے یہ بات سُن کر پرہلاد جی نے کہا کہ اے مہاراج دنیا میں کوئی آدمی ایسا بھی مُورکھ ہوگا جس کو بیکنٹھ جانے کی چاہ نہ ہوگی آپ بیکنٹھ اپنا کسی کو دینا نہیں چاہتے ہیں لالچ کرتے ہیں مجھے اس بات میں شرم آتی ہے کہ سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ پرہلاد کے سوامی لالچی ہیں یہ بات سُن کر نرسنگھ جی ہنسکر بولے کہ اے پرہلاد تم شہر میں جا کر جسکو بہت دُکھی پاؤ اُسے بیکنٹھ چلنے کے واسطے کہو دیکھو وہ کیا کہتا ہے جب نرسنگھ جی کے کہنے سے پرہلاد جی شہر میں گئے

کسی دُکھی جیو کو ڈھونڈھنے لگے تب اُن کو ایک شوکر بہت روگی کیچڑ میں پھنسا ہوا دیکھ پڑا اُس کو بہت دُکھی دیکھکر
پرہلاد جی نے کہا کہ تو یہاں رہ کر اتنا دُکھ کیوں اُٹھاتا ہے بیکنٹھ کو چل وہاں تجھ کو بڑا سُکھ ملے گا میں نرسنگھ جی کی آگیا سے
تجھ کو بلانے آیا ہوں یہ بات سُن کر شوکر نے پوچھا کہ بیکنٹھ مین کیا سُکھ ہے جب پرہلاد جی نے بیکنٹھ کا سُکھ بتلایا تب وہ
شوکر بولا کہ میں اکیلا نہیں جا سکتا کُٹمب سمیت کہو تو چلوں تم نرسنگھ جی سے پوچھ آؤ یہ بات پرہلاد جی نے جا کر نرسنگھ جی
سے پوچھی تو نرسنگھ جی بولے کہ بہت اچھا سب کو لے آؤ جب پرہلاد جی نے آ کر اُس شوکر سے پروار سمیت چلنے کے واسطے
کہا تب اُس شوکر کی استری نے پوچھا کہ بیکنٹھ میں بشٹھا (غلیظ) ہمارے کھانے کے واسطے ہے یا نہیں پرہلاد جی نے کہا کہ
وہاں نرک نہیں ہے اور سب اچھے پدارتھ بھوجن کرنے کے واسطے موجود ہیں تب شوکر اور شوکری آپس میں صلاح
کر کے بولے کہ ہم کو یہاں بڑا سُکھ ہے ہم لوگ بیکنٹھ میں نہ جاویں گے یہ بات سُن کر پرہلاد جی نے کہا کہ تم بڑے
مورکھ ہو جو بیکنٹھ میں نہیں چلتے جب یہ بات سُن کر وہ شوکر پرہلاد جی کی طرف گھورنے لگا تب پرہلاد جی دوسرا جیو
بیکنٹھ میں جانے کے واسطے تلاش کرنے لگے ایک بوڑھے آدمی کے پاس جا کر کہنے لگے کہ اب تم بوڑھے ہوئے
بیکنٹھ میں چل کر وہاں کا سُکھ بھوگو یہ بات سُن کر وہ بولا کہ ابھی مجھ کو دنیا میں جی کر اپنے بیٹوں کا مونڈن اور بیاہ کر کے
ناتی اور پوتے دیکھنے ہیں تمہارے کہنے سے ابھی مر جاؤں تم یہاں سے چلے جاؤ ہمارے بیٹوں کے سامنے جو
ایسی بات کہتے تو وہ تم کو ڈنڈ دیتے جب پرہلاد جی نے اُس بوڑھے کی بات سُن کر ہار مانی تب نرسنگھ جی کے
پاس جا کر بنے کیا کہ اے مہاراج دنیا میں سب چھوٹے اور بڑے اپنے اگیان سے مایا موہ کے جال میں پھنس رہے ہیں
اسلیے کوئی آدمی بیکنٹھ میں جانے کی چاہ نہیں کرتا یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے پرہلاد جگت میں جس جیو نے جو تن پایا ہر وہ اُس
تن میں خوش رہتا ہے اور اچھا اُس کی کسی طرح پوری نہیں ہوتی آنکھ کان وغیرہ سب اندریاں شتھل ہو جاتی ہیں لیکن من اُسکا سنسار
چھوڑنے کے واسطے نہیں چاہتا یہ بات سُن کر پرہلاد جی نے نرسنگھ جی کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے مہاراج یہ سب آپ کی مایا ہے
جس کو آپ دیا کر کے گیان دیتے ہیں وہ آدمی بیکنٹھ جانے کی چاہ رکھتا ہے نہیں تو سب کسی کو گیان ملنا بہت کٹھن ہے اور کیتمال کھنڈ
میں کامدیو بھگوان نے اوتار لیا تھا وہاں پر لچھمی جی پرجا سمیت منتر پڑھ کر اُنکی استت اور پوجا کرتی ہیں اور منک کھنڈ میں پرمیشور نے متس اوتار
دھارن کیا تھا وہاں منک نام راجا اپنی پرجا سمیت متس روپ کی پوجا کرتا ہے اور ہرنیہ سے کھنڈ میں کچھپ اوتار نارائن جی نے کیا تھا
وہاں ہرنیہ نام راجا اپنی پرجا سمیت اُسی روپ کی پوجا اور استت منتر پڑھ کر کرتا ہے اور کُر کھنڈ میں بھگوان نے
باراہ اوتار دھارن کیا تھا وہاں کُر نام راجا اپنی پرجا سمیت اُسی روپ کی پوجا منتر پڑھ کر کرتا ہے اور پرتھوی وہاں
پوجاری ہو کر کہتی ہے کہ آپ ہرنیاکش دیت کو مار کر مجھے پاتال لوک سے لے آئے ہیں ۔

انیسواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا حال باقی کھنڈوں کا راجا پریچھت سے

سکدیو جی بولے کہ اے راجا کمپُرش کھنڈ میں شری رام چندر جی براجتے ہیں اور ہنومان جی وہاں پر

پوجاری ہو کر رگھناتھ جی کے منتر سے اُن کی پوجا اور استت کر کے کہتے ہیں کہ اپنے کیول سنساری جیوؤں کو شبھ مارگ دکھلانے اور کرتارتھ کرنے کے واسطے نرتن دھارن کیا ہے کچھ راون آدک کے مارنے کو اوتار نہیں لیا ہے آپ چاہتے تو اپنی اچھا سے راچھسوں کو مار ڈالتے اور آپ نے جنگل میں شری جانکی جی مہارانی کے بجوگ میں بلاپ کیا تھا سو وہ سنساری جیوؤں کو یہ دکھلایا ہے کہ جب مجھ ایسے پربرہم پرمیشور کو گرہستی کرنے میں دُکھ ہوا تو دنیا میں جتنے جیو ہیں سب کو استری اور پُتر آدک سے دُکھ ملے گا اور آپ نے نرتن اس واسطے دھارن کیا کہ جس میں آپ کی شرن آنیوالا ایسا سُندر روپ چھوڑ کر دوسرے کو کس واسطے بھجے گا اور پرمیشور نے بھرت کھنڈ میں یہ بات بچار کر نر نارائن کا اوتار لیا کہ اس کھنڈ کے پرجا لوگ کلجگ میں تپ اور جپ نہیں کر سکیں گے اس واسطے میں تپسی روپ ہو کر بدری کیدار میں بیٹھا رہوں جو کوئی میرا درشن کرے گا اُس کو اپنے درشن سے تپ کا پھل دے کر اور پوتر کر کے مُکت پدوی دوں گا اس لیے آج تک بدرکاشرم میں بیٹھے ہوئے تپ کرتے ہیں اور وہاں نارد جی پوجاری سانکھیہ جوگ سے منتر پڑھ کر پوجا اور استت کر کے کہتے ہیں کہ اے دینا ناتھ سب جگت کی اُتپت اور پالن اور ناش کرنے والے آپ ہی ہیں اور ساتوں دیپ میں بھرت کھنڈ مدھ دیش سب پرتھوی کی جڑ اور بہت پوتر ہے اس کھنڈ میں جو جیو جیسا کرم کرتا ہے ویسا پھل دوسرے لوک میں جا کر بھوگتا ہے اس لیے بھرت کھنڈ کرم بھوم کا کیا ہوا پاپ اور پُن کھیت کی طرح بڑھتا ہے اور سوائے بھرت کھنڈ کے دوسرے جو آٹھ کھنڈ ہیں وہاں ہمیشہ تریتا جگ کے برابر رہ کر کلجگ اپنا پر دیش نہیں کر سکتا وہاں کے رہنے والے دیوتاؤں کی طرح اپنی استریوں کو ساتھ لیکر بھوگ اور بلاس کیا کرتے ہیں وہاں سدا بسنت رُت اور اندر لوک کے برابر سُکھ بنا رہ کر کسی بات کا دُکھ نہیں ہوتا ہے اور چاروں برن کا بچار کیول بھرت کھنڈ ہی میں ہے پر دوسرے کھنڈ کے لوگ اتنا سُکھ ہونے پر بھی بھرت کھنڈ کے لوگوں کو اپنے سے اچھا اور بھاگمان جانتے ہیں بھرت کھنڈ کے جیو تھوڑا اسمرن اور بھجن نارائن جی کا کرنے سے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور دوسرے کھنڈ اور دیپوں میں یہ بات پراپت نہیں ہوتی آپ نے بڑی کرپا کر کے کلجگ باسیوں کو اپنا درشن دینے کے واسطے اس کھنڈ میں اوتار لیا ہے تس پر بھی کلجگ کے آدمی ایسے کپٹ اور آلس اور ابھمان میں بھرے رہیں گے کہ ان کو سنساری مایا میں پھنسے رہنے سے آپ کے درشن کرنے کی چھٹی نہیں ملے گی جس پر آپ کرپا کریں گے وہی آپ کے چرنوں کو آ کر دیکھے گا اے پربھو جب دیوتا لوگ سرگ سے اپنے اپنے بمانوں میں بیٹھ کر سندراچل پربت پر بہار کرنے کے واسطے آتے ہیں تب بھرت کھنڈ کے آدمیوں کو دیکھ کر اپنے کو تُچھ سمجھ کر کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو یہ سامرتھ نہیں ہے جو اس سے اُتم پدوی کو پہونچ سکیں اور بھرت کھنڈ کے جیو شبھ کرم کرنے سے جتنی بڑی پدوی کو چاہیں پہونچ سکتے ہیں سو اے راجا جس نے بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پا کر جنم اپنا سنساری مایا موہ میں کھو دیا اور ہر بھجن نہیں کیا اُس کا جنم لینا اکارتھ ہوا اُس آدمی کی وہ گت سمجھنا چاہیئے جیسے کوئی دولت ملنے کے واسطے بڑی بڑی محنتوں سے بڑے اونچے پہاڑ پر چڑھ کر دولت کے پاس پہونچ جائے اور پھر بغیر ملنے دولت کے پہاڑ سے نیچے اپنے کو گرا دے تو سب محنت اُس کی اکارتھ ہو کر ہاتھ پانوں بھی اُس کے

ٹوٹ جاویں تب سوائے پچھتانے کے پھر اُس بوند سے بھینٹ نہیں ہوتی ہے اس لیے اُچت ہے کہ جو بھرت کھنڈ
میں آدمی کا تن پاوے وہ ہر بھجن کرکے بھوساگر پار اُتر جاوے اور جو کوئی اپنے اگیان سے ایسا نہیں کرتا ہے وہ
پیچھے سے بہت دُکھ پاتا ہے اس بھرت کھنڈ میں چترکوٹ اور گووردھن آدک بہت سے پربت اور کوشکی اور سرستی وغیرہ
ندیاں بھی بہت ایسی ہیں کہ جن کا نام لینے اور درشن کرنے اور نہلانے سے سب پاپ آدمی کا چھوٹ کر کایا اُسکی شُدھ
ہوجاتی ہے اس کارن دیوتا لوگ کہتے ہیں کہ بھرت کھنڈ کے جیووں نے پچھلے جنم کے پُن سے یہاں جنم پایا
جس کھنڈ میں جنم لینے اور پرمیشور کا بھجن کرنے سے آدمی جلد مکت ہوجاتا ہے اور الابرت کھنڈ کی کتھا نویں اسکندھ
میں آوے گی اُس کھنڈ میں شری مہادیوجی شری پاربتی جی کو ساتھ لیکر سولہ ہزار سہیلیوں سمیت ہمیشہ بہار کرکے
شیش بھگوان کی پوجا اور استت منتر پڑھ کر کرتے ہیں اور نابھ کھنڈ بھرت کھنڈ میں ملا ہے -

بیسواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا بستار پوربک کتھا ساتوں دیپ کی راجا پریچھت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا نوؤ کھنڈوں کی کتھا ہم نے تم سے برنن کی اب ساتوں دیپ کا حال سنو
کہ جمبو دیپ میں نو کھنڈ ہیں اور اس دیپ میں ایک درخت جامن کا بڑا لاکھ جوجن اونچا ہے اس سے اسکا نام
جمبو دیپ ہوا اور اس درخت کا سایہ لاکھ جوجن کے گھیر میں پڑتا ہے اور اُس کے پھل کالے کالے ہاتھی کے برابر
بڑے ہوتے ہیں اور اُس کا پھل زمین پر گرنے سے سورج کا تیج پاکر سونا ہوجاتا ہے اور اس دیپ کے چاروں طرف
کھاری پانی کا سمدر ہے اور نو کھنڈ کے جو راجا تھے اُنھوں نے ایک ایک کھنڈ کے چھ چھ حصے کرکے اپنے اپنے
بیٹوں کو بانٹ دیا اور نوؤ کھنڈوں کی حد پر ایک ایک پہاڑ بیچ میں ہوکر سُمیر پربت کے نیچے رس اور شہد اور گھی کی
تین ندیاں بہتی ہیں دیوتا اور گندھرب آدک کی استریاں اُن ندیوں میں جاکر اشنان کرکے وہ رس پیتی ہیں تو اُن کو
کم طاقتی اور بُڑھاپا نہیں ہوتا اور جمبو دیپ میں راجا سگر کے ساٹھ ہزار بیٹوں نے شیام کرن گھوڑا جگیہ کا ڈھونڈھنے
کے واسطے جو زمین کھودی تھی اُس کھودنے سے سنگھل دیپ وغیرہ سات ٹاپو اور پرگٹ ہوئے - دوسرا پاکر دیپ ہے
اُس میں ایک درخت پاکر کا دو لاکھ جوجن اونچا اُس کے پھل بہت بڑے ہوکر اُس کی چھایا دو لاکھ جوجن کے گھیر میں
پڑتی ہے اس سے اس کا نام پاکر دیپ ہوا اس کے چاروں طرف رس کا سُمدر بھرا ہے جو کوئی اس درخت کے نیچے
جاکر گہنا اور کپڑا اور کھانا وغیرہ جس چیز کی اچھا کرتا ہے وہ چیز اُس کو اُس درخت سے اُسی وقت ملتی ہے
اور اُس دیپ میں امرت نام وغیرہ سات کھنڈ ہیں تیسرا سالمل دیپ ہے وہاں سیمل کا درخت چار لاکھ جوجن
اونچا ہوکر اتنے ہی گھیر میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس کارن اُس کا نام سالمل دیپ ہوا ہے اس دیپ کے
چاروں طرف کنارے کنارے آٹھ پہاڑ ہیں اُن پہاڑوں پر جچھ اور گندھرب وغیرہ جاکر گاتے اور بجاتے ہیں اور

وہاں پر تالاب اور باغ اور مکان بہت اچھے اچھے بہار کرنے کے واسطے بنے ہیں اور سورج نام وغیرہ سات کھنڈ اس دیپ میں ہیں اُس کے چاروں طرف شراب کا سمدر بھرا ہے چوتھا کُش دیپ ہے وہاں کُش کا برچھ آٹھ لاکھ جوجن اونچا ہے اور اتنے ہی گھیر میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس لیے اس کا نام کُش دیپ ہوا اُس کے چاروں طرف گھی کا سمدر بھرا ہے اُس درخت کے نیچے کُنڈ اور تالاب ایسے بنے ہیں کہ جن میں اسنان کرنے اور پانی پینے سے بھوک اور پیاس سب مٹ جاتی ہے اور جو بوڑھا اور روگی اُس میں اسنان کرتا ہے تو روگ اُسکا چھوٹ جاتا ہے اور موٹا تازہ ہو جاتا ہے اور سکت نام وغیرہ سات کھنڈ اس دیپ میں ہیں پانچواں کرونچ دیپ ہے جس میں کرونچ نام پربت سولہ جوجن اونچا ہے اس لیے اس کا نام کرونچ دیپ ہوا اس پہاڑ پر گرڑجی بیٹھ کر وہاں سے سب دیپوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اس کے چاروں طرف دودھ کا سمدر بھرا ہے اور بیاس نام وغیرہ سات کھنڈ اس دیپ میں ہیں۔ چھٹواں شاک دیپ ہے وہاں شاک کا برچھ بتیس لاکھ جوجن اونچا ہے اور اتنے ہی گھیر میں اُس کی چھایا پڑتی ہے اس دیپ کے چاروں طرف مٹھے کا سمدر ہے دیو دُج نام وغیرہ سات کھنڈ اس دیپ میں ہیں سدھ اور تپسی لوگ اس درخت کے نیچے بیٹھ کر بھجن کرتے ہیں اور اس درخت کا گرا ہوا پتا کھانے سے اُن کا پیٹ بھرا رہ کر بھوک اور پیاس نہیں لگتی ہے۔ ساتواں پشکر دیپ ہے وہاں ایک درخت کمل کا چونسٹھ لاکھ جوجن اونچا اور اتنے ہی گھیر میں اُس کی چھایا ہے اور زعفران کی خوشبو آتی ہے اس کے چاروں طرف میٹھے پانی کا سمدر ہے اس درخت کے نیچے مان سرور تالاب ہے وہاں ہنس پچھی رہ کر موتی چُگتے ہیں اور کرم رات وغیرہ سات کھنڈ اس دیپ میں ہیں اے پرکھیت راجا پریہ برت نے ان ساتوں دیپوں کا راج جھوٹا سمجھ کر چھوڑ دیا اور بھجن کر کے مُکت پائی -

۲۱ اکیسواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا بستار آکاش اور سورج آدک کا راجہ پرکھیت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا جتنا بستار ساتوں دیپوں کا ہم نے تم سے کہا اتنا آکاش بھی لمبا اور چوڑا ہے جس طرح چنے کی دو دال اوپر اور نیچے ہوتی ہیں اسی طرح آکاش اور پرتھوی کو سمجھنا چاہیئے اور سورج نکلنے سے تینوں لوک میں پرکاش ہو کر چھ مہینے سورج اُترائن اور چھ مہینے دچھنائن رہتے ہیں اور سمیر پربت سے ہو کر تین راستے سورج کے رتھ جانے کے واسطے بنے ہیں اُترائن میں اونچے راستے سے ہو کر رتھ اُن کا جانے سے پرکاش جگت میں زیادہ ہوتا ہے اور دچھنائن میں نیچے کی راہ سے ہو کر جانے اور تاراگنوں کی اوٹ پڑنے سے تیج اُن کا کم ہو جاتا ہے اور مکر سے لیکر متھن تک سورج اترائن اور کرک سے لیکر دھن کی سنکرات تک دچھنائن رہتے ہیں اُترائن سورج میں دن بڑھ کر رات گھٹتی ہے اور دچھنائن میں دن چھوٹا ہو کر رات بڑھتی ہے اور سورج ایک ایک راس پر

مہینے بسر رہتے ہیں اور ایک دن اور رات میں نو کروڑ لاکھ جوجن سورج کا رتھ سمیر پربت کے چاروں طرف پھرتا ہے اور سمیر پربت کے پورب طرف اندر پری اور دکھن طرف جم پری اور پچھم طرف برن پری اور اُتر طرف کبیر پری ہے اور سورج اپنے نکلنے سے استھان سے اُسی کے سامنے ڈوبتے ہیں اور ایک پہیہ اُن کے رتھ کا چل کر دوسرے پہیے کی دُھری سمیر پربت پر دُھرولوک سے دبی ہے اور سُورج کا رتھ چھتیس لاکھ جوجن کے بستار میں ہے اور سات گھوڑے ایک طرف اور ایک گھوڑا ایک طرف جوتا رہتا ہے اور جچھ لوگ اُس رتھ کو پیچھے سے ڈھکیلتے ہیں اور رسّی کی جگہ پر سانپوں سے دُھری وغیرہ اُس رتھ کی بندھی ہیں اَرُن سارتھی ہانکتا ہے اور بال کھلیا وغیرہ ساٹھ ہزار رکھیشور جن کا بدن انگوٹھے کے برابر ہے اُس رتھ کے آگے سُورج کی طرف منھ کیے ہوئے استت کرتے ہوئے پچھلے پانوں دوڑتے چلے جاتے ہیں۔

بائیسواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا حال چندرما اور منگل وغیرہ گرہوں کا راجا پریچھت سے

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُنکر پوچھا کہ اے مُن ناتھ آپ نے کہا کہ سُورج کا رتھ سمیر پربت اور دھرولوک کے چاروں طرف پھرتا ہے اور چندرما اور دوسرے گرہوں کا حال نہیں کہا سو اُس کو بھی دیا کر کے کہیے شکدیوجی بولے کہ اے راجا چندرما کا رتھ گیارہ لاکھ جوجن لمبا اور چوڑا سُورج کے رتھ سے لاکھ جوجن اونچا ہے جتنا رتھ سورج کا ایک مہینے میں پھرتا ہے اتنا رتھ چندرما کا اڑھائی دن میں پھرتا ہے اور چندرما کے رتھ سے لاکھ جوجن اونچا منگل کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اوپر برہسپت کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اونچا شُکر کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اوپر سنیچر کا رتھ اور اُس سے لاکھ جوجن اونچا راہُ کا رتھ سترہ لاکھ جوجن کے گھیر میں ہے سب رتھوں کی دھری دُھرولوک میں لگی رہتی ہے اور راہُ کا رتھ چندرما اور سُورج کے برابر آجانے سے گرہن لگتا ہے اور سُورج کا رتھ سمیر پربت پر کہیں کہیں رُک جانے سے تیسرے برس ایک مہینہ ملماس کا زیادہ ہو کر سنکرات برابر رہتی ہے پانچ طرح کے برس ہوتے ہیں ایک سنکرات کی گنتی سے سورج کا برس دوسرا شُکل پچھ کی دوج سے چندرما کا برس تیسرا چیت شُکل پروا سے سمبت کا برس چوتھا نچھتروں کی گنتی سے پانچواں برہسپت کی گت سے جو دوسری راس پر بدل جاتے ہیں سمجھنا چاہیے اور سورج چھتری اور برہسپت اور چندرما براہمن اور منگل بیش اور بدھ شودر برن اور راہ ملیچھ کہلاتے شبھ کاری اور اچھے ہوتے ہیں اور شکر جیسے استھان پر پڑتے ہیں ویسا پھل چاروں برن کو دیکر کسی سے دوستی یا دشمنی نہیں رکھتا اور سنیچر اور راہُ اور کیتُ چاروں برن کو دُکھ دیتے ہیں

تئیسواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا حال دُھرولوک کا راجا پریچھت سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا سمیر پربت سے تیرہ لاکھ جوجن اونچا دھرولوک ہے وہاں پر ہمیشہ دھروجی

سپت رکھیون سمیت سُکھ اور آنند سے رہتے ہیں اور بششٹھ بھرگ کشپ انگرا اگست اتر اور پلہہ بھی رکھیشور تارے روپ سے دن رات دھروجی کی پرکرما کرتے اس طرح نہیں ہلتے جس طرح تیل نکالتے وقت بیل چاروں طرف گھومتا ہے اور کولھو نہیں ہلتا اور دھرو لوک کے نیچے کا چکر بھر اکراشونی وغیرہ ستائیس نچھتر دھرو لوک کے آسن پاس بنا آشرے صرف ہوا کے سہارے پر اس طرح چلتے جس طرح میگھ بادل آکاش میں ہوا کے موافق چلتے ہیں اس واسطے دھرو لوک کو سُوئیس کے سمان ہونے سے ششمار چکر بھی کہتے ہیں جس طرح مٹی سے سُوئیس کمہار کے چاک برابر ہو جاتا ہے وہی روپ دھرو لوک کا سمجھنا چاہئیے کس واسطے کہ چودہ نچھتر اُس کے داہنے اور چودہ نچھتر اُس کے بائیں طرف ہو کر اُس چاک کے گھومتے وقت وہ سب اُسی کے آشرے سے گھومتے ہیں اُس کی پوچھ میں پرجاپت اگنی اندر اور دھرم اور پوچھ کی جڑ میں دھاتا بدھاتا اور کمر میں سپت رکھیشور اور اوپر کے ہونٹھ میں اگست جی اور نیچے کے ہونٹھ میں جمراج جی اور منہ میں منگل اور موتر استھان میں سنیچر اور کاندھے پر برہسپت اور آنکھوں میں سُورج اور ہردے میں پرمیشور اور من میں چندرما اور ناف میں شکر اور دونوں چھاتیوں میں اشونی کمار اور سواس میں بدھ اور گلے میں راہُ اور کیتُ اور سب تارا گن بدن کے روئیں میں ہو کر وہ ششمار چکر نارائن جی کا سروپ ہے اس لیے سب دیوتا اور برہمانڈ کو اسی روپ میں سمجھنا چاہئیے جو کوئی صبح اور شام کے وقت یہ کتھا پڑھ کر دھیان اس روپ کا کرے گا اُس کے سب پاپ چھوٹ کر اشبھ گرہ کے پھل اُس کو نہ ہوں گے ۔

چوبیسواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا حال چودھوں لوک کا ۔

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت کسی پران میں ایسا بھی لکھا ہے کہ سُورج سے دس ہزار جوجن نیچے راہُ کا رتھ ہوتا ہے جب اُس کے سامنے سُورج اور چندرما کا رتھ آجاتا ہے تب گرہن لگ کر سُورج اور چندرما کو بہت دُکھ ملتا ہے جس کی کتھا بستار کے ساتھ آٹھویں اسکندھ میں آوے گی لیکن سُدرشن چکر کی رچھا سے راہُ ان کا کچھ نہیں کر سکتا اُس کے بارہ جوجن نیچے سدھ اور چارن اور بدیا دھر وغیرہ دیوتاؤں کے رہنے کا استھان ہے اسکے بارہ لاکھ جوجن نیچے جچھ اور راچھس اور پشاچ لوگ رہتے ہیں اس کے سو جوجن نیچے مرت لوک کی پرتھوی ہے اور ہنس اور باز ور گدھ وغیرہ بڑے بڑے اُڑنے والے پنچھی بارہ جوجن سے زیادہ اوپر جانے کی طاقت نہیں رکھتے اور ساتوں لوک اوپر کے ایسے ہیں جیسے سات کھنڈ کا گھر ہوتا ہے اور نیچے کے ساتوں لوک اُسی کے برابر ہیں جن کا نام اتل بتل ستل تلاتل مہاتل رساتل پاتال ہے ہر ایک دس دس ہزار جوجن کے بستار میں ہیں اور ساتوں لوک اوپر کے نام بھور لوک بھوہ لوک سور لوک مہر لوک جن لوک تپ لوک ست لوک ہے جتنا سُکھ کھانے اور کپڑے اور بھوگ آدک کا وہاں رہتا ہے اس سے زیادہ نیچے کے لوکوں میں سمجھنا چاہئیے اتل لوک میں

مے نام دیت رہ کر مایا اور اندرجال کی بدّیا بہت جانتا ہے دیت لوگ اُس سے وہ بدّیا پڑھ کر کسی کو کچھ مال نہیں
سمجھتے اور اُس لوک کے رہنے والے سب دیت اور دانو اپنی اپنی استریوں سمیت امرت پی کر آنند سے بھوگ
اور بلاس کرتے ہیں امرت پینے سے اُن کو مرنے اور بوڑھا ہونے کا ڈر نہیں رہتا ہے اور اچھی اچھی اوکھدھ کھانے
سے اُن کو کوئی روگ نہیں ہوتا اور اُن کی عمر کی کچھ گنتی نہیں ہے جب بہت دیت پیدا ہونے سے وہاں جگہ نہیں
رہتی ہے تب ہر اِچھا سے سُدرشن چکر وہاں جا کر کچھ دیتیوں کو مار ڈالتا ہے تب وہ سمانے جوگ بچ کر آنند سے
وہاں رہتے ہیں اُس کے نیچے بتل لوک میں مے دانو کا بیٹا اُسر بلوان جس نے چھیانوے مایا اندرجال کی بنائی
ہیں رہتا ہے اور بھان متی وغیرہ اُسی منتر کے سیکھنے سے ایک ساعت میں درخت پھل سمیت لگا کر دکھلا دیتی ہیں
یہ سب اندرجال کی بدّیا سمجھنا چاہیئے اور جمہائی لینے کے وقت اُس بلوان کے منھ سے پنشچلی یعنے زناکار عورتیں
بہت خوبصورت نکل کر تینوں لوک میں پھرتی ہیں اور اپنے من کے موافق ایک پُرش کو اُٹھا لیجا کر اُسی اوکھدھ کے
کنڈ میں ڈال دیتی ہیں جب وہ کُنڈ میں اسنان کرنے سے خوبصورت ہو جاتا ہے اور دس ہزار ہاتھی کا بل اور
کامدیو میں بڑا طاقتور ہو جاتا ہے تب وہ اپنی پچھلی حالت کو بھول کر اپنے کو بڑا بلوان اور بھوگی ایشور کے برابر سمجھ کر
اُن تینوں پنشچلیوں سے بھوگ اور بلاس کرتا ہے اور اُسی بِتل لوک میں ہاٹکیشور مہادیو رہتے ہیں جن کا بیج اگنی نے
منھ سے کھا کر گنگا کی راہ سے باہر نکال دیا تھا اُسی سے بہت اچھا سونا پیدا ہوا جس سونے کا گہنا دیوتاؤں کی استریاں
پہنتی ہیں اور مرت لوک کا سونا اُس کی برابری نہیں کر سکتا ہے اِس کے نیچے تیسرے سُتل لوک میں راجا بل دیت برو چن کا
بیٹا راج کرتا ہے جس بل کو باون بھگوان نے اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بھلے کے واسطے وہاں بھیج دیا تھا سو وہ
اپنے گرو اور کُل پروار سمیت وہاں رہ کر آٹھوں پہر پرمیشور کا درشن پانے سے اپنا جنم سپھل جانتا ہے دیکھو راجا بل نے
شُکراچارج گرو کے منع کرنے پر بھی تین پگ پرتھوی باون بھگوان کو دان دیدی اسی کارن نارائن جی ترلوکی ناتھ
آٹھوں پہر اُس کے دروازے پر گدا لیے ہوئے بنے رہتے ہیں اور اِس سُتل لوک میں بیکنٹھ کے برابر سُکھ رہتا ہے
اور اسی تین پگ پرتھوی دان دینے کے پرتاپ سے راجا بل اگلے منونتر میں اندر پُری کا راج پاویگا دان دینا ایسا
اچھا ہوتا ہے اِسکے نیچے چوتھے تلاتل لوک میں ترپُر بلی دانو شری مہادیو جی کا پرم بھگت رہ کر وہاں راج کرتا ہے اور
شری مہادیو جی کی کرپا سے اُس کو کچھ مرنے کا ڈر نہیں رہتا ہے اِس کے نیچے پانچویں مہاتل لوک میں کدرو اور
تچھک اور کالی وغیرہ بڑے بڑے سانپ اپنے کُٹمب سمیت جن کے بہت سر اور پھن ہیں رہ کر وہاں کا راج
کرتے ہیں اور وے لوگ موت کا ڈر نہ رکھ کر گروڑ جی سے ڈرا کرتے ہیں اس کے نیچے چھٹے رساتل لوک میں برت کچھ دانو
اپنے کُل پروار سمیت رہ کر آنند سے وہاں کا راج کرتا ہے اِس کے نیچے ساتویں پاتال لوک میں باسُک وغیرہ بہت بڑے
ناگ رہتے ہیں اور شیش جی ہزار سر والے بہت تیجوان وہاں رہتے ہیں جن کے ایک سر پر پرتھوی ایک سرسوں کے
برابر رکھی ہے اور ہزاروں ناگ کنیا بہت سندری دن رات اُن کی سیوا کیا کرتی ہیں اور شیش جی آٹھوں پہر پرمیشور
کے گُن ہزار مُنھ اور دو ہزار زبان سے گایا کرتے ہیں تسپر بھی اُن کے بھید اور آدانت کو نہیں پہونچتے ہیں اور

شیش جی کے بدن پر ایک شیا بہت سندر بچھی ہوئی ہے اُس پر چتر بھجی روپ بھگوان جگت کو سُکھ دینے والے
تیس ہزار جوجن کے بدن سے لچھمی جی سمیت شین کرتے ہیں اور نیچے کے ساتوں لوک میں سورج اور چندرما کا
پرکاش نہیں جاتا ہے وہاں پر من اور رتن وغیرہ ایسے ہیں کہ جن کے تیج سے دن رات اجیالا بنا رہتا ہے
اور وہاں سُدرشن چکر کی تڑپ سے استریوں کا گربھ گر جاتا ہے اس لیے وہاں کے لوگ بہت نہیں ہوتے ہیں
اور دیوتاؤں کی طرح سُکھ بھوگتے ہیں اور بوڑھے اور دُبلے نہیں ہوتے ہیں -

پچیسواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا مہا شیش ناگ جی کی

شکدیو مُنی نے کہا کہ شیش ناگ جی بھی گیارھواں رُدر ہیں سنکرکھن نام ایک رُدر ہیں مہاپرلے میں اُن کے
منھ سے آگ نکل کر تینوں لوک کو جلا دیتی ہے اور چودھوں بھون اُن کے ایک پھن پر رکھے ہیں مگر ان کو کچھ بوجھ
نہیں معلوم ہوتا ہے اور ہر روز ہزاروں دیوتا اور ناگوں کی کنیا اُن کی پوجا اور سیوا میں بنی رہتی ہیں تس پر بھی شیش جی کو
کچھ کام دیو نہیں ستا سکتا ہے وہ کیول سنسار کے بھلے کے واسطے کام کرودھ لوبھ موہ من اور اندری کو اپنے بس میں
رکھ کر آپ ان کے بس نہیں ہوتے ہیں اور بڑے بڑے جوگی اور منی اُن کے چرنوں کا دھیان اور اسمرن آٹھوں پہر
کیا کرتے ہیں اور شیش جی دن رات بیکنٹھ ناتھ کی کتھا اور کیرتن کہنے کے سوائے اور دوسرا کام نہیں کرتے ہیں
جو کوئی مُکت کی چاہنا رکھتا ہو وہ شیش بھگوان کا دھیان اور اسمرن کر کے ان کی شرن پکڑے تو دنیا میں من مانا پھل پاکر بھوساگر پار
اتر جائے شیو جی سے زیادہ کسی دوسرے دیوتا کی پوجا پرمیشور کے ملنے کے واسطے اتم نہیں ہے کہاں تک ان کی استت تم سے کہیں
اُن کا کچھ انت نہیں ہے اے راجا جہاں تک اس جیو کے رہنے اور جانے کی گت ہے وہ تم سے کہی سوائے اسکے
اور کہیں یہ جیو جانے اور جنم لینے نہیں سکتا -

چھبیسواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا حال اور نام نرکوں کا

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی آپ نے کئی جگہ کہا ہے کہ پاپ کرنے والے
نرک میں جا کر بڑا دُکھ پاتے ہیں اور شبھ کرم کرنے والے سُرگ لوک آدک کا سُکھ بھوگتے ہیں اور چودھوں لوک کی
کتھا کہنے پر بھی آپ نے کسی جگہ نرک کا حال نہیں برنن کیا اس سے مجھ کو نرک کا نام کیوں ڈر دکھانے کیواسطے
معلوم ہوتا ہے مجھ سے اپنی تمام عمر میں ایک یہی اپرادھ ہوا جو براہمن کے گلے میں مرا ہوا سانپ ڈال دیا اس
پاپ کے بدلے مجھ کو نرک میں جانے کا ڈر لگا ہوا ہے سو نرک کا کوئی الگ لوک پرتھوی پر ہے یا پانی پر ہے

اُس کے نام میں کچھ بھید تو نہیں ہے اس کا حال برنن کیجئے یہ بات سُن کر شکدیو جی ہنس کر بولے کہ اے راجا تو نرک میں جانے کے لائق نہیں ہے اس لیے وہاں کا حال تجھ سے نہیں کہا اب تم پوچھتے ہو کہتے ہیں سُن - نرک تیمر پربت سے ننانوے ہزار جوجن دکھن طرف زمین کے نیچے اور پانی کے اوپر ہے شودھرست پرسٹھ وغیرہ چار دل برن لگے دیتے ہیں کہ ہمارا سرنرک کا دُکھ دیکھ کر اپنے کُل اور پرداروالوں کو منع کرنے کے واسطے اُس کے دروازے پر بنے رہتے ہیں جس میں کوئی ہمارے پردار کا ایسا کرم نہ کرے کہ اس کو نرک میں آنا پڑے اور سورج کے بیٹے جمراج جی جم پوری کے راجا ہیں اور تامشر اور رورو نام آدک اٹھائیس نرک ہیں اُس کے دکھن طرف سنجمنی نام ایک پُری بھی نرک کے برابر ہے سو جمراج جی جن کو دھرم راج بھی کہتے ہیں مرنے کے بعد پاپی کو نرک اور دھرماتما کو سُرگ بھیج دیتے ہیں اور وہ جیو اپنے کرم کے موافق دُکھ اور سُکھ بھوگ کر پھر سنسار میں جنم پاتا ہے اور بہت دُکھ پانے پر بھی نرک میں پران نہیں نکلتا اب جس پاپ کرنے سے جس نرک میں وہ لوگ جاتے ہیں اُس کا حال سُنو کہ جو آدمی دوسرے کا دھن اور استری چھل اور بل سے لے لیتا ہے جم دوت باندھ کر مگدروں سے مارتے ہوئے تامشر نام نرک جہاں اندھکار ہے ڈال دیتے ہیں وہاں اُس کو کچھ کھانا اور پانی نہیں ملتا ہے جو کوئی کسی استری کے پت یا رچھک کو کسی بہانہ سے باہر بھیجکر اُس کے ساتھ بھوگ کرتا ہے اُس کی آنکھیں پھوٹ جاتی ہیں اور مرنے کے بعد اُس کو جم دوت مگدروں سے مارتے ہوئے لے جاکر اُس کے عضو عضو کاٹ کر اندھ تامشر نام نرک میں ڈال دیتے ہیں - جو آدمی ادھرم کی کمائی سے اپنا پروار پالن کر کے ابھمان سے کہتا ہے کہ میں ان کو بھوجن دیتا ہوں اُس کو جم دوت رورو نام نرک میں ڈالکر سانپوں سے کٹواتے ہیں جو کسی آدمی یا پشو یا پنچھی کو اپنے کھانے کے واسطے یا دشمنی سے مارتا ہے اُس کو جم دوت مہارورو نرک میں ڈال دیتے ہیں تب وہ بڑے بڑے سانپوں کے کاٹنے سے بہت دُکھ پاتا ہے جو آدمی کیول اپنے تن سے پریت رکھ کر اُس کو سُکھ دینے کے واسطے اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر براہمن اور بید شاستر کو نہیں مانتا اُس کو جم دوت کال سوتر نام نرک میں جس میں سڑا ہوا مانس بھرا ہے ڈال کر اُس کا مانس بڑے بڑے گدھوں کو کھلاتے ہیں جو کوئی ہرن یا پنچھی وغیرہ کو باندھ کر یا پنجرے میں بند رکھتا ہے اُس کو جم دوت لوگ کمبھی پاک نرک میں جو پیپ سے بھرا ہے ڈال کر گرم گرم تیل اُس کے بدن پر چھڑکتے ہیں جو کوئی آدمی اپنے ماتا اور پتا کو دُربچن کہہ کر کھانے اور کپڑے کا دُکھ دیتا ہے اُس کو جم دوت لے جاکر ایک پٹ پر جہاں دس ہزار جوجن لمبی زمین تانبے کے برابر تپتی ہوئی آگ کی طرح جلتی ہے ننگے پانوں دوڑاتے ہیں جب وہ پانوں جلنے اور بھوک اور پیاس سے وہاں دُکھ پاکر کچھ دانہ اور پانی نہیں پاتا ہے تب اچیت ہو کر گر پڑتا ہے اور جتنے روئیں پشو کے انگ پر ہوتے ہیں اتنے ہزار برس تک اُسی جلتی ہوئی زمین پر وہ تڑپتا ہے جو کوئی شاستر کی راہ کو چھوڑ کر اپنے من سے کسی کو دیکھ کر بُری راہ چلتا ہے اُس کو جم دوت اسی پتر نام نرک میں جہاں درختوں میں تلوار کی طرح پتے لگے ہیں لے جاکر جب درختوں پر چڑھا کر نیچے گرا دیتے ہیں تب بدن کٹ جانے سے اُسکو بڑا دُکھ ہوتا ہے جو راجا کسی کو بغیر کسی قصور کے سزا دے کر براہمن کو پھانسی دیتا ہے اُس کو جم دوت شوکر مکھ نرک میں

لیجا کر تیل کی طرح پیرتے ہیں تب وہ جیو کولھو میں پیرنے اور سُور ایسے جانوروں کے کاٹنے سے بڑا دُکھ پاتا ہے
جو کوئی اپنی کمائی میں دیوتا اور پتر کا بھاگ نہ دیکر کیول اپنا پیٹ اور پریوار کو پالتا ہے اُس کو جم دوت اندھ کوپ
نام نرک میں ڈال دیتے ہیں وہاں وہ سانپ اور بچھو اور جونک وغیرہ کے کاٹنے سے بہت دُکھی ہوتا ہے
جو کوئی آدمی اچھی چیز اکیلے ہی کھا کر اپنے ساتھی اور دیکھنے والوں کو نہیں دیتا ہے اُس کو جم دُوت کرم بھوجن نام
نرک ہزار جوجن کے کُنڈ میں جو کیڑوں سے بھرا ہوا ہے ڈال کر وہی کیڑے اُس کو کھِلاتے ہیں جو کوئی کسی براہمن کا
دھن اور کھیت چُرا کر یا زبردستی سے لے لیتا ہے اُس کو جم دُوت سندشن نام نرک میں جہاں بچھو بھرے ہیں ڈال کر
لوہے کا گز لال کر کے اُس کا بدن داغتے ہیں جو کوئی پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے یا جو استری اپنا پتی
چھوڑ کر دوسرے مرد کے پاس جاتی ہے جم دوت اُن کے بدن میں لوہے کی مورت جلتی ہوئی لپٹا کر بہت طرح
دُکھ دیتے ہیں جو کوئی نیچ اونچ کا بچار نہ کر کے پر استری گمن کرتا ہے اُس کو جم دوت بجر کنٹک اور شالمل نام نرک میں
ڈال کر بڑا بڑا کانٹا لوہے کا اُس کے بدن میں چبھوتے ہیں۔ جو آدمی راجا یا مال دار ہو کر کسی کا دھرم زبردستی بگاڑ دیتا
ہے اُس کو جم دوت بیترنی ندی میں جہاں لہو اور پیپ اور رَکل اور موتر آدک بھرا ہے ڈال کر بھوجن کی جگہ وہی کھلاتے
ہیں تب پاپی جیو اپنے کرموں کو سمجھ کر وہاں بہت پچھتاتا ہے۔ جو کوئی لونڈی پال کر اُس سے بھوگ کرتا ہے اُسکو
لالا بھچھ نام نرک میں ڈال کر جم دوت منہ کی لار اور پیپ پلاتے ہیں۔ جو کوئی راجا یا بڑا آدمی شکار کھیل کر پشُو یا پنچھی کو
مارتا ہے اُس کو جم دوت دس ہزار جوجن اونچے پر لیجا کر وہاں سے پتھر کی چٹان پر گرا دیتے ہیں۔ جو کوئی آدمی دیبی
دیوتا وغیرہ کا نام لے کر اپنے کھانے کے واسطے کسی جیو کو مار ڈالتا ہے اُس کو جم دوت بشواسن نام نرک میں ڈالکر
مگدروں سے اس طرح کوٹتے ہیں جس طرح اوکھلی میں دھان کوٹا جاتا ہے۔ آگ لگانے والے کو جم دوت
سارمے یادن نام نرک میں ڈال کر ہزاروں کُتوں سے کٹواتے ہیں جو کوئی کسی سے دِرب لے کر جھوٹا نیاؤ کرتا ہے
یا جھوٹی گواہی دیتا ہے اُس کو جم دوت دس ہزار جوجن اونچا لیجا کر سر نیچے اور پاؤں اوپر کر کے بشواسن نام نرک میں
جو لوہے سے بھرا ہوا ہے گرا دیتے ہیں اور اُس کو سوکھی زمین پر پانی بھرا ہوا دکھلائی دیتا ہے اور پانی بھرا ہوا سوکھا
دکھلائی دیتا ہے جو براہمن اور چھتری اور بیش بید کا ادھکاری ہو کر دیوتاؤں کے بہانہ اپنے سُکھ کے واسطے شراب
پیتا ہے اُس کو جم دوت چھار کردم نام نرک میں جو لونا مٹی سے بھرا ہوا ہے ڈال کر گلایا ہوا سیسا پلاتے ہیں۔ جو
براہمن اور چھتری اور بیش بنا پرشاد جگیہ کے پشُو کا مانس کھاتا ہے تو وہی جیو گدھ روپ ہو کر اُس کا مانس کھاتے
ہیں اور اُس کو سوائے خون کے پانی پینے کے واسطے نہیں ملتا ہے۔ جو کوئی کسی سادھو یا سنت یا کنگال یا اپنے
سیلوک کو بنا اپرادھ دُربچن کہہ کر ستاتا ہے اور اندھے آدمی کو پوچھنے پر بھی راہ نہیں بتلاتا ہے اُس کو جم دوت
رُچھو گن بھوجن نام نرک میں جہاں راچھس کاٹتے ہیں ڈال کر پانچ پانچ سات سات منہ کے سانپوں سے کٹاتے
ہیں۔ جو کوئی آدمی بھکھاری یا بیراگی کو بھیکھ مانگنے کے وقت ٹیڑھی آنکھ دکھلا کر جھڑک دیتا ہے اُس کو جم دوت
شول پرُوت نام نرک میں ڈال کر بڑے بڑے گدھ اور سانپوں سے کٹاتے ہیں اور کچھ کھانا اور پانی نہیں دیتے۔

اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جو کوئی آدمی بید اور شاستر سے بمکھ رہ کر تھوڑا یا بہت بُرا کرم کرتا ہے اور پرمیشور کی کتھا اور اسمرن میں پریت نہیں رکھتا ہے وہ آدمی ضرور نرک میں جا کر اپنے کرم کے موافق دُکھ پاتا ہے آدمی کا تن بید اور شاستر سے برخلاف چلنے کے واسطے نہیں ہوتا ہے اپنے تن کو دوسرے جُون والے بھی پال سکتے ہیں اس لیے آدمی کو سنت اور مہاتما کی سیوا اور سنگت کر کے گیان سیکھنا چاہیئے اور گیانی ہونے پر بھی سب جیووں میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھ کر دوسرے جیووں کی رچھا اور پر اُپکار کرنا اُچت ہے جس میں پرلوک بنے اور اگیان جب تک کتھا اور پُران نہ سُننے اور انجان میں اُس سے نرک بھوگنے جوگ کوئی پاپ بھی ہو جائے اور گیان پراپت ہونے پر پھر وہ بُرا کرم کرنا چھوڑ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرے تو نارائن جی دین دیال سب اپرادھ اُس کا چھما کر کے اُس کو دیولوک اور بیکنٹھ کا سُکھ دیتے ہیں اور پہلے پاپ کرنے کے کارن سے وہ نرک میں نہیں جاتا ہے اے راجا تم مت ڈرو اس بھاگوت سُننے کے پرتاپ سے تمھارا اپرادھ براہمن کے گلے میں سانپ ڈالنے کا چھوٹ گیا اب تم کو مکت پراپت ہو کر بیکنٹھ کا سُکھ ملے گا اور جو کوئی اس اسکندھ کی کتھا سچے من سے سُنے گا اور پڑھے گا وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جائے گا -

اسکندھ چھٹواں

مکت ہونا اجامل براہمن ادھرمی کا اور کتھا دیوتاؤں اور دیتوں کی

دوہا	لکھوں بڑائی نام کی جا کو وار نہ پار		جہ سمرے سے ہوت ہیں کوٹن جیو نستار

پہلا ادھیاے

کتھا اجامل براہمن کی

اتنی کتھا سُن کر راجا پریکھیت نے شکدیوجی سے کہا کہ اے مہاراج آپ نے دوسرے اسکندھ میں آدمی کے بیکنٹھ جانے کے واسطے پربرت مارگ اور نربرت مارگ دو راہ بتلا کر یہ کہا تھا کہ پرم ہنس اور گیانی لوگ نربرت مارگ سے سورج منڈل ہو کر پہلے برہم پُری میں جاتے ہیں کچھ دن وہاں رہ کر برہما جی کے ساتھ اُن کی مکت ہوتی ہے اور جو جیو مایا کے گنوں سے بار بار جیتے اور مرتے ہیں وہ جیو پربرت مارگ سے پہلے چندر منڈل میں جا کر اپنے کرم کے موافق سُرگ آدک کا سُکھ بھوگ کر پھر دنیا میں پیدا ہوتے ہیں اور آپ نے کتھا چودھوں لوک اور سُرگ اور نرک اور دھرم اور ادھرم کرنے والوں کی گت جو پاپ کے بدلے نرک کا دُکھ اور پُن کے بدلے سُرگ کا سُکھ پاتے ہیں سنائی اور سب حال راجا سوایمبھو مُن اور پریہ برت اور اُتان پاد اور دیوہوتی اور دُھرو آدک اُن کے بیٹے

اور ساتوں دیپ اور نوکھنڈ اور ساتوں سمدر اور پرتھوی کا بستار اور بھومنڈل آدک کا برنن کیا اب میں ایسی تدبیر
سُننا چاہتا ہوں کہ جس دھرم کرنے سے پاپی اور اُدھرمی لوگ بھی پوتر ہوکر سُرگ کا سُکھ پاویں آپ دیا کر کے
بتلا یئے جس میں کوئی نرک میں نہ جاوے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جو لوگ منسا باچا کرمنا سے
جان بوجھ کر پاپ کریں گے اُن کو اُس ادھرم کے بدلے اُن نرکوں کا دُکھ جو میں نے کہا ہے ضرور بھوگنا پڑے گا
اس واسطے آدمی کو چاہیئے کہ یہ تن پاکر ہر ساعت اپنی مُکت ہونے کی تدبیر کرتا رہے جو کوئی اس تن میں اس کا
سوچ نہیں کرتا ہے وہ اپنا جنم اکارتھ کھو کر پیچھے بہت پچھتاتا ہے آدمی سے کوئی پاپ چھوٹا یا بڑا کسی طرح کا
ہو جائے تو اس کا پرایشچیت کفارہ۱۲ تھوڑا یا بہت شاستر کے موافق کر ڈالے جس طرح روگ بنا اوکھدھ کھائے نہیں جاتا
اسی طرح پاپ بھی بنا پرایشچیت کئے نہیں چھوٹتا یہ بات سُن کر راجا پریچھت نے بنتی کیا کہ اے مہاراج جان بوجھ کر
پاپ کرنے والا جو ایک مرتبہ پرایشچیت کرنے سے شُدھ ہو کر پھر پاپ کرے گا تو اُس کا اُدھار پرایشچیت کرنے سے
کس طرح ہو سکتا ہے یہ بات سُن کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پاپ اور پُن دونوں ایک ایک کرم ہیں اچھا کرم
کرنے سے پاپ چھوٹتا ہے لیکن پھر پاپ نہ کرے جس طرح روگ چھوٹنے کے واسطے دوا کھا کر پرہیز نہیں
کرتا یا تھوڑے دن پرہیز کر کے پھر کھٹا میٹھا کھانے لگتا ہے تو دوا کا کھانا اور نہ کھانا دونوں برابر ہو کر روگ اُسکا
نہیں چھوٹتا ہے بلکہ اور زیادہ ہو جاتا ہے جس طرح ہاتھی نہا کر پھر مٹی اُٹھا کر اپنے سر پر ڈال لیوے تو اُس کو
نہلانے سے کیا فائدہ ہوگا اور جیسا اُدھار گیان ملنے سے ہوتا ہے ویسا اچھا کرم کرنے سے جلدی پاپ نہیں
چھوٹتا لیکن پرہیز کرنے والے کا روگ نہیں بڑھتا اس لیے اچھا کرم کرنا اچھا ہے کچھ دن کے بعد اُسکا بھلا ہو جاتا
ہے سوائے اس کے پاپوں کو ناش کرنے کے واسطے برہمچرج اور برت رہ کر دھرم اور تپ کرنا اور اندریوں کو
اپنے قابو میں رکھنا اور من کو سنساری مایا موہ سے برکت رکھ کر سچ بولنا اور منسا باچا کرمنا سے کسی کا بُرا نہ چاہ کر
جہاں تک ہو سکے پر اُپکار کرنا اور کسی جیو کو دُکھ نہ دینا اُچت ہے یہ سب تدبیر کرنے سے بھی پاپ کٹ جاتے ہیں
لیکن جیسا پرمیشور کے چرنوں میں بھگت اور پریت رکھنے اور اُن کا نام جپنے اور کتھا اور کیرتن سننے سے بہت جنم
کے پاپ چھوٹ کر آدمی جلد مُکت پاتا ہے ویسا تپ وغیرہ کے کرنے سے شُدھ نہیں ہوتا جس طرح صبح کے وقت
کُہرے کا اندھیرا سورج دیوتا کے پرکاش سے دُور ہو جاتا ہے اسی طرح باسدیو اور شری کرشن جی کا نام لینے سے
بہت جنموں کے بڑے بڑے پاپ نہ معلوم کہاں بھاگ جاتے ہیں جیسے زمین پر درخت اور پھل وغیرہ اُگتے ہیں
ویسے ہی آدمی پرمیشور کا بھجن اور بھگت کرنے سے من بانچھت خاطرخواہ۱۲ پھل پاتا ہے اس لیے آدمی کو دنیا میں پرمیشور
کی پریت پیدا ہونے کے واسطے سوائے ست سنگ اور سیوا کرنے سادھو اور مہاتما کے دوسری راہ اچھی
نہیں ہوتی اور اُن کے ست سنگ اور سیوا کرنے سے بہت جلد من آدمی کا سنسار سے برکت ہو کر مُکت پاتا ہے
اور جو لوگ پرمیشور سے بمکھ ہیں وہ پرایشچت کرنے سے بھی کسی طرح شُدھ نہیں ہوتے جس طرح شراب کا گھڑا گنگا جل کے
دھونے سے پوتر نہیں ہو سکتا ہے جس نے ایک مرتبہ بھی اپنا چت شری کرشن جی کے چرنوں میں لگایا وہ



بھگوت پارشدون کے ذریعہ سے اجاملی کا نجات پانا

سپنے میں بھی جمراج اور جم دوتوں کو نہیں دیکھتا تم جانو کہ وہ سب پراشچت کر چکا ہم ایک کتھا نارائن نام کے مہاتم کی جس میں بشن بھگوان اور جم دوتوں کا سمباد ہے کہتے ہیں سنو کہ پچھلے جگ میں اجامل نام ایک براہمن رہنے والا قنوج کا ایک لونڈی سے محبت رکھ کر چوری اور ٹھگی اور جوا اور پھانسی کا کام کرتا تھا اُس لونڈی سے دس لڑکے پیدا ہوئے اُس کو اپنے چھوٹے بیٹے نارائن نام سے بڑی پریت تھی اس لیے کھاتے پیتے اُٹھتے بیٹھتے پھرتے اُس کی یاد من میں رکھتا تھا جب اسی چلن اور بیوہار سے اجامل کی عمر اٹھاسی برس کی ہوئی اور اُس کے مرنے کا وقت آپہونچا تب تین جم دوت بھیانک روپ گدا اور پھانسی لیے ہوئے اُس کی جان نکالنے کے واسطے آئے اور گلے میں پھانسی ڈال کھینچنے لگے تب اجامل نے اُن کا بھیانک روپ دیکھتے ہی گھبرا کر جیسے نارائن نام اپنے بیٹے کو چلا کر پکارا ویسے ہی انت سمے نام لینے کے پرتاپ سے بشن بھگوان کی اگیا سے چار دوت شیام رنگ چتربھج روپ شنکھ چکر گدا پدم لیے ہوئے تیجوان سونے کی چھڑی لیے ہوے اُس کے پاس پہونچ کر جم دوتوں سے کہنے لگے کہ تم ہمارے سامنے اُس کو دُکھ دیکر جمراج کے پاس نہیں لیجا سکتے یہ بات سُن کر جم دوتوں نے کہا کہ سنو مترا اس براہمن نے دنیا میں بہت پاپ کیئے ہیں اور پاپی کو ڈنڈ جمراج جی دیا کرتے ہیں اس لیے ہم اُن کے حکم کے موافق اس کو نرک میں لے جائیں گے تمھیں نارائن جی کے دُوت ہو کر ایسے ادھرمی کے پاس آنا اور ہم کو لے جانے سے منع کرنا چاہیے یہ بات سُن کر بشن بھگوان کے دوتوں نے کہا کہ تم دھرم راج کے دوت ہونے پر بھی یہ نہیں جانتے کہ کس آدمی کو سُکھ دینا چاہیئے اِس لیے تم ہم کو دھرم اور ادھرم کا حال بتلاؤ کہ کس پاپ کرنے والے کو ڈنڈ دینا چاہیئے اور کون کرم کرنے والے کو سُکھ دینا چاہیئے جم دوتوں نے کہا کہ جو بات بید اور شاستر میں اچھی لکھی ہے اس کو دھرم اور جو کرم بُرا لکھا ہے اُس کو ادھرم سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ بید اور شاستر کی بات نارائن جی کی اگیا سے ہوتی ہے اور پاپ اور پُن کرنے کے گواہ سُورج اور چندرما اور اگن اور دن اور رات اور دشا اور بایو آدک دیوتا ہیں انھیں لوگوں سے دھرم اور ادھرم کا حال پوچھ کر لوگوں کو دُکھ دیا جاتا ہے ایسا کوئی جیو دنیا میں نہو گا کہ جس سے چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے پاپ اور پُن نہو یہ اجامل براہمن کے گھر پیدا ہو کر بدیا پڑھ کر شاستر کے موافق گرو اور ماں باپ اور اگن اور سورج اور بشن بھگوان کی بھکت رکھ کر اپنے دھرم اور کرم سے رہتا تھا ایک دن اپنے باپ کی آگیا کے موافق جنگل سے لکڑی اور پتا اور پھول وغیرہ توڑ کر لیے چلا آتا تھا راہ میں کیا دیکھا کہ ایک بھیل اپنی ہستنی بیشیا کو ساتھ لیے ہوئے دونوں متوالے ہو کر آپس میں ہنستے اور کلول کرتے ہیں اس براہمن کو دیکھتے ہی وہ بیشیا متوالی کامدیو کے بس ہو کر اُس کے گلے میں لپٹ گئی تب یہ براہمن بھی کامدیو کے بس ہو کر اُس سے بھوگ کر کے اُس کو اپنے گھر لے آیا اور اپنی ماں اور باپ اور جوان استری اور گرو اور دھرم اور کرم سب کو چھوڑ دیا اور اُس کے ساتھ رہ کر مانس اور مدرا کھانے پینے لگا تھوڑے دنوں میں سب مال باپ کا پھونک دیا پھر چوری ٹھگی جوا پھانسی کا پیشہ کر کے اپنا کُٹمب پالنے لگا اس واسطے ایسے مہاپاپی کو ہم جمراج کے یہاں سے لینے آئے ہیں کہ جس میں یہ اپنے کرموں کا ڈنڈ وہاں پا کر شُدھ ہو جائے -

دوسرا ادھیائے

کہنا بشن بھگوان کے دوتوں کا مہما پرمیشور کے نام کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جم دوتوں سے اجامل کے ادھرم کرنے کا حال سُن کر بشن بھگوان کے دوت بولے کہ دھرم راج کے یہاں بڑا اندھیر ہے کچھ انصاف نہیں ہوتا کس واسطے کہ اُن کے دوت بنا پرادھ سادھ لوگوں کو بھی دُکھ دیتے ہیں جب دھرم راج سب پاپ اور پُن جاننے پر بھی ایسی ناانصافی کریں گے تو سنسار کا کام جس میں کوئی اپنے دھرم اور ادھرم کا حال نہیں جانتا ہے کس طرح چلے گا جو کوئی کسی کے اعتبار پر گود میں سر رکھ کر سووے اور وہی اُس کا سر کاٹ لیوے یا ماں باپ اپنے بیٹے کو زہر دیویں تو اُس کی رچھا کون کر سکتا ہے تم لوگوں نے نارائن نام کی مہما نہیں سُنی - جو آدمی جان کر یا دھوکے سے یا ڈر سے یا ہنسی سے بھی پرمیشور کا نام لیتا ہے اُسکے سب بڑے بڑے پاپ بھی مثلاً سونا چُرانے اور گئو اور براہمن اور تپسی اور ماں کے مار ڈالنے اور گرو کی استری سے بھوگ کرنے اور گرو کو بُری بات کہنے اور شراب پینے وغیرہ کے انت سمئے پرمیشور کا نام لینے سے چھوٹ جاتے ہیں اس براہمن نے مرتے وقت نارائن کا نام اپنے منہ سے نکالا اگرچہ اُس کے بیٹے کا نام تھا تو کیا سندیہہ ہے اُسی نام لینے کے پرتاپ سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر یہ براہمن بیکنٹھ میں جانے کے لائق ہو گیا اس نام لینے اور پاپ چھوٹنے کے پیچھے پھر اس نے کوئی پاپ نہیں کیا جو ڈنڈ دینے کے لائق ہو اور نارائن نام لینے سے زیادہ اور کوئی پرائشچت پاپوں کا چھڑانے والا دنیا میں نہیں ہے جو کسی جگیہ یا تپ وغیرہ میں کچھ بھول ہووے تو رام اور کرشن کا نام لینے سے وہ شُدھ ہو جاتا ہے کوئی تیرتھ برت نیم تپ جپ جگیہ ہوم دان دھرم رام نام لینے کے برابر نہیں ہو سکتا جو آدمی نارائن نام چار اچھر کا نام اپنے منہ سے نکالتا ہے اُس کو پرمیشور ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ دیتے ہیں بڑے بڑے جوگی اور منیشوروں نے پرمیشور کے نام کا ماہاتم سب سے بڑا لکھا ہے اُن کا نام لینے اور اُن کی کتھا سُننے اور اُن کی بھگت کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں جس طرح دنیا میں دس بیس آدمی ایک جگہ بیٹھے ہوں اور اُن میں سے کسی کا نام لیکر کوئی پکارے تو وہ آدمی آنکھ اُٹھا کر اُس کی طرف ضرور دیکھتا ہے اسی طرح پرمیشور ترلوکی ناتھ نے اجامل کے نارائن نام لینے سے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تھا جس طرح آدمی کا روگ دوا جان کر اور انجان میں دونوں طرح کھانے سے چھوٹ جاتا ہے اور ایک چنگاری آگ کی روئی اور لکڑی کے بڑے ڈھیر کو ساعت بھر میں جلا دیتی ہے اسی طرح ایک مرتبہ نارائن نام لینے سے بہت پاپ روئی اور لکڑی کی طرح جل کر مٹ جاتے ہیں اور پرمیشور نے بید میں ایسا کہا ہے کہ جو کوئی میرا نام لیوے اُس کو میں کرتارتھ کر دیتا ہوں جس طرح جنگل میں شیر کی آواز سُن کر ہرن بھاگ جاتے ہیں اسی طرح رام نام منہ سے نکلتے ہی پاپ بدن سے نکل کر مارے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں جب بشن بھگوان کے دوتوں نے

اُس بیٹے کا نام نارائن رکھا اُن سادھوؤں کی کرپا سے مرتے وقت اجابل کے منہ سے نارائن نام نکلا تھا دیکھو سنت مہاتما کی خدمت بیکار نہیں جاتی جو لوگ سادھو اور بیشنو کی سنگت اور ٹہل کرتے ہیں اُن کو کوئی دُکھ نہیں دیسکتا یہ سُن کر راجا پریچھت بہت خوش ہوئے اور شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا یہ کتھا ہم نے اگست مُن سے سُنی تھی سو وہ تم کو سُنائی راجا پریچھت نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ نے بڑی دیا اور کرپا کر کے نارائن نام کا مہاتم مجھ کو سنایا۔

چوتھا ادھیائے

پیدا ہونا دَچّھ کا پرچیتوں کے یہاں

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج آپ نے دیوتا اور دیت وغیرہ کی پیدائش تھوڑی سی کہی اب میں اُس کو بستار پُوربک سُننا چاہتا ہوں یہ سُن کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پراچین برکھ کے دس بیٹے پرچیتا نام سُمدر کے کنارے جا کر شری مہادیوجی کے گیان سکھلانے سے پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے اور اُن کے چلے جانے کے پیچھے نارد مُن کے کہنے سے پراچین برکھ راج گدّی کو خالی چھوڑ کر جنگل میں ہر بھجن کرنے کو چلے گئے تب ان کا بہت مہاراج راجا لوگوں نے دبا لیا اور بہت شہر اور گانوں اُجڑ کر جنگل ہو گئے جب پرچیتوں کو ہر بھجن کے پرتاپ سے پرمیشور کا درشن مل چکا تب نارد مُن نے ایک دن گھومتے ہوئے جا کر حال اُجڑنے شہر اور ہو جانے جنگل اور دبا لینے دوسرے راجوں کا اُن سے کہہ دیا یہ بات سنتے ہی مارے غصّے کے آگ کی طرح سانس اُن کی ناک سے نکلی کر جس کی لَو (شعلہ) سے جنگل جلنے لگا یہ حال دیکھتے ہی چندرما نے نم لوچا نام لڑکی جو بشوامتر اور مینکا اپسرا کے سنجوگ سے پیدا ہوئی تھی لا کر پرچیتوں سے اُس کا بیاہ کر دیا جیسے پرچیتوں نے آنکھ اُٹھا کر لڑکی کو دیکھا ویسے ہر اچھا سے گربھ رہ گیا دسویں مہینے دَچّھ نام بیٹا پیدا ہوا تب پرچیتوں نے اپنے باپ کا دیش بسانے اور سرشٹ بڑھانے کی اس کو آگیا دی تب دَچّھ نے مانسی سرشٹ سے بہت آدمی پیدا کیے یہ لوگ استری اور پُرش کے بھوگ نہ کرنے سے زیادہ نہیں ہوتے تھے اس لیے دَچّھ نے مانسی سرشٹ بڑھانے کے لیے مندراچل پہاڑ پر جا کر کچھ دن تپ اور دھیان پرمیشور کا کر کے اس طرح ہنس گُجھ نام استوتر سے اُن کی استُت کی کہ میں اُس پُرش کو نمسکار کرتا ہوں جس کا تیج کبھی نہیں گھٹتا اور مایا کے گنوں میں وہ تیج پکڑ کر جگ کو چیتن کرتا ہے اور اس جیو آتما سے اسپھہ رکھ کر سب اندریوں کا حال جانتا ہے اور اندریاں اُس کا بھید نہیں جان سکتی ہیں اُس پربرہم پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں جس کی کرپا سے شریر اور پران اور من اور بُدھ یہ سب اپنا اپنا کرم کرتی ہیں اور گیانی لوگ جن کے چرنوں کا دھیان آٹھوں پہر ہردے میں رکھ کر اُن کو پرنام کرتے ہیں اور اُس ابناشی پُرش کا چرن پکڑتا ہوں کہ جس سے یہ سب جگت پیدا ہوا ہے اور اُسی کا روپ ہو کر اُسکے آشرے پر استھت ہے اور جو اس جگت سے الگ رہ کر اپنی مایا کا دخل اُس میں رکھتا ہے ایسے ایشور کو میں ڈنڈوت کرتا ہوں جب

دچھ نے ایسی استت کرکے نارائن جی کو خوش کیا تب وہ سانولی صورت اشٹ بھجی مورت سنکھ چکر گدا پدم لیئے تاپ ہارنی چتون تیجوان پیتامبر دھارن کیے کریٹ مُکٹ کنڈل ساجے بیجنتی مالا اور بن مالا براجے کوستبھ من پہنے گرُڑ پر سوار نارد جی وغیرہ بھگت سولہ پارکھد سنگ لیے مند مند مسکراتے ہوئے دچھ کے سامنے آئے ایسا روپ دیکھتے جب دچھ نے بڑی خوشی سے ساشٹانگ ڈنڈوت کی تب بھگوان جی اُس کو اپنا بھگت جان کر بولے کہ اے پرچیتا کے لڑکے تو اپنی تپسیا سے برسدھ ہوا اور ہم تیری استت کرنے سے بہت خوش ہوئے اور برہماجی اور مہادیو جی آدک جو میرے بھگت ہیں اُن کو میں متر اپنا جانتا ہوں اور تپ میرا ہردے اور جگیہ میرا بدن اور دھرم میری آتما اور دیوتا میرے پران ہیں اس جگت کا پیدا کرنے والا میں ہی ہوں اور برہمانے بھی تپ ہی کے پرتاپ سے اس جگت کی رچنا کی ہے تم بھی اس کی نام لڑکی پنچ جنیا پرجاپت سے بیاہ کر کے میتھن کرنے سے دنیا پیدا کرو مانسی سرشٹ پرگٹ ہو کر تپ کرنے کے واسطے چلی جاتی ہے اُس کو کسی سے پریت نہیں ہوتی ہے استری پُرش کے بھوگ کرنے سے موہنی سرشٹ بہت پیدا ہو کر سنساری مایا میں اس طرح لپٹے رہیں کہ جس طرح گرہ میں چیتا لپٹا رہتا ہے اور آج سے سب میتھن کر کے دنیا میں پیدا ہو کر اپنے اپنے کرموں کا پھل پاویں گے یہ کہہ کر نارائن جی وہاں سے انتردھیان ہو گئے اور دچھ اُس لڑکی سے بیاہ کر کے گھر آکر راج کرنے لگا۔

پانچواں ادھیائے

پیدا ہونا دس ہزار لڑکوں کا اُسی استری سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب دچھ کو اُسی استری سے میتھن کر کے دس ہزار لڑکے پیدا ہوئے تب دچھ نے سب کا نام ہر جشو رکھ کر اُن سے کہا کہ پہلے تم لوگ پرمیشور کا تپ کر کے پیچھے سے سنتان پیدا کرو یہ بات سنتے ہی وہ دس ہزار لڑکے پچھم طرف نارائن سر نام تیرتھ پر جا کر جب پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگے تب نارد مُن نے دیا کی راہ سے اُن لوگوں کو بھوساگر پار اُتارنا بچار کر اُن سے کہا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ سب سنسار کا پیدا کرنے والا ایک پُرش ہے اُس کے برابر دوسرا نہیں ہو سکتا اور سب جیوؤں میں اُسی کے تیج کا پرکاش رہتا ہے اس کی شکت سے سب جیوؤں کو چلنے پھرنے کی سامرتھ ہوتی ہے اور مہاپرلے ہونے پر بھی کیول وہی ابناشی پُرش بنا رہتا ہے تم لوگ جگت کو کس طرح پیدا کرو گے ابھی تم لڑکے ہو پرتھوی کا انت اور ایک پُرش اور اُس استھان کو جہاں کا گیا ہوا کوئی نہیں پھرتا تم نے نہیں دیکھا اور بھورونتی استری کو جو نت نئے پُرش کی چاہنا کرتی ہے تم نے نہ جان کر بیچارنی استری کے پت کو بھی نہیں پہچانا اور ایک ندی میں دونوں طرف دھارا چلتی ہے اُس کو بھی تم نہیں جانتے اور پچیس چیزوں سے بنا ہوا گھر اور ایک ہنس جو ہے اُس کو بھی تم نے نہیں دیکھا اور چوکھی دھار کے چکر کو بھی تم نہیں جانتے اس لیے ان سب باتوں کو بچار کر دنیا کو پیدا کرنا اور اپنے باپ کے حکم کو بھی رکھنا نارد جی جب یہ گیان پہیلی کی طرح بتلا کر چلے گئے تب اُن لڑکوں نے آپس میں بیٹھ کر اپنے گیان سے ان سب باتوں کا مطلب یہ بچارا

کہ پرتھوی جیو ہے اور اُس کا انت موکش ہے جب تک ہم اُس کو نہ جان لیں گے تب تک سرشٹ کیا بڑھاوینگے
اور وہ پرش نارائن جی کو سمجھنا چاہیئے اُن کی کرپا اور اُن کے درشن ہوئے بغیر ہم کیا کر سکتے ہیں اور وہ استھان
بیکنٹھ ہے جہاں کا گیا ہوا پھر دُنیا میں پیدا نہیں ہوتا بغیر اُس کے دیکھے ہم سے کیا ہو سکتا ہے اور بھور دنتی
استری بُدھ کو سمجھو بغیر ایک چت کیے ہم سنساری جیوؤں کو کس طرح پیدا کریں گے اور بھچارنی استری کا پرش
جیو ہے وہ سنساری مایا میں پھنس گیا ہے اُس کو بدون علٰحدہ کیے دنیا ہم سے پیدا نہیں ہوگی اور دونوں طرف
بہنے والی ندی مایا کو سمجھنا چاہیئے دیکھو دنیا میں ایک گھر میں ڈھول بجا کر خوشی سے گانا ہوتا ہے اور دوسرے
گھر میں شوک اور بلاپ ہوتا ہے جب تک ہم کو اس مایا کا بھید نہ معلوم ہوگا تب تک ہم سے دنیا پیدا
ہو سکے گی اور پچیس تتوں سے بنا ہوا یہ بدن ہے اس میں پرمیشور کا پرکاش ہے بغیر دیکھے اور جانے اس پرمیشور
کے ہمارا کیا کچھ ہوگا اور ہنس بید اور شاستر کو سمجھو جس کا بچن بندھ اور موکش کا بتانے والا ہے بغیر اُسکے جانے
ہم دُنیا کو پیدا نہیں کر سکتے اور چودھی دھار کا چکر موت کو جاننا چاہیئے جو سب جگت کا ناش کرتی ہے بغیر اُسکے
جانے ہم کو دنیا کے بڑھانے کی سامرتھ نہوگی ان سب باتوں کو بچار کر اُنھوں نے دنیا کا پیدا کرنا اچھا نہیں جانا
جب گیان مل جانے سے انتہ کرن اُنکا شُدھ ہو گیا تب وہ لوگ پھر کر اپنے گھر نہیں آئے پرم ہنس ہو کر جیون مکت
ہو گئے جب بہت دن گزر جانے پر بھی وہ پھر کر نہیں آئے تب دچھ نے جانا کہ نارد مُن نے گیان سکھلا کر اُن کو
برکت کر دیا ہے ایسا بچار کر دچھ نے ہزار بیٹے اور اُسی استری سے پیدا کر کے سبل نام رکھ کر اُن سے کہا کہ
تم لوگ پہلے پرمیشور کا تپ کر کے پیچھے سے سنتان پیدا کرو جب وہ لوگ بھی اُسی جگہ جہاں اُن کے بھائی گئے
تھے جا کر پہونچے تب نارد مُن نے وہاں آ کر اُن کو ایسا گیان بتلایا کہ وہ بھی سنساری مایا چھوڑ کر پرم ہنس ہو گئے
یہ حال سُن کر دچھ غصہ میں آ کر کہنے لگا کہ دیکھو ہمارے گیارہ ہزار لڑکوں کو نارد مُن نے گیان سکھلا کر برکت کر دیا
دنیا میں آدمی کس طرح بڑھیں گے دچھ اسی غصہ میں بیٹھا تھا کہ نارد جی اُسی وقت بین بجاتے ہر گُن گاتے
ہوئے وہاں آئے اُن کو دیکھتے ہی دچھ نے بنا ڈنڈوت کیے ہوئے کہا اے نارد مُن تم نے ہمارے اگیان
بالکوں کو بہکا کر برکت کر دیا مجھ کو بہکاؤ تو میں جانوں کہ تم بڑے گیانی ہو پرمیشور کے پارکھدوں میں ہو کر تم کو ہمارے
ساتھ دشمنی کرنا نہ چاہیئے تم کیول جتی اور ست بادی ہو دھرم اور بید شاستر کو نہیں جانتے آدمی کو دیورن اور
رکھ رن اور پتر رن سے اُرن ہونا ضرور چاہیئے میرے لڑکے ابھی تک اُن تینوں رن سے نہیں چھوٹے تم نے
اُن کو کس واسطے گیان سکھلا کر برکت کر دیا کیا تم استری اور پتر وغیرہ گرہستھ آشرم میں رہنا اچھا نہیں جانتے ہو
جو گرہستھ آدمی شاستر کے موافق اپنا کرم دھرم رکھے وہ ضرور جوگی اور پرم ہنس کی گت کو پہونچتا ہے تم نے بید
اور شاستر کا دھرم بُرا جانا اس لیے میں پرمیشور سے چاہتا ہوں کہ تم دو گھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہ رہو اور جو رہو
تو تمھارا سر دُکھے دچھ نے ایسا شاپ نارد جی کو دیا اور نارد جی کو بھی شاپ دینے کی سامرتھ تھی پر اُنھوں نے
دچھ کو ہر بھگت جان کر کچھ شاپ اُس کو نہیں دیا اور خوشی سے وہاں سے چلے گئے تب دچھ نے برہما جی سے

جاکر کہا کہ نارد منی تمہارا بیٹا ہمارے بیٹوں کو گیان سکھلا کر برکت کر دیتا ہے دنیا کی پیدائش کس طرح بڑھے گی برہماجی نے یہ سُن کر کہا کہ تم لڑکیاں پیدا کرو اُن کو گھر میں رہنے سے نارد گیان اُپدیش نہ کرسکیں گے اور استری کو جلدی گیان نہیں ہوتا ہے وہ اپنے مطلب کو اچھا جانتی ہیں اُن سے دنیا کے جیو بہت پیدا ہوں گے ۔

چھٹواں ادھیائے

پیدا کرنا دچھ کا ساٹھ لڑکیاں اُسی استری سے

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجا دچھ نے برہماجی کی آگیا سے اسی اسکی نام استری سے ساٹھ لڑکیاں پیدا کیں ان میں دس لڑکیاں دھرم کو اور ستائیس چندرما کو اور سترہ کشیپ کو اور دو بھوت کو اور دو انگرا رکھیشور کو اور دو کرشاشو پرجاپت کو بیاہ دیں اُنھیں سب لڑکیوں سے بہت جیو دیوتا اور آدمی اور دیت اور دانو اور پشو اور پنچھی پیدا ہوئے اب ہم اُن سب لڑکیوں اور سنتان کے تھوڑے سے نام کہتے ہیں سُنو کہ دھرم کی دسوں استریوں کے نام بھان لمبا ککوب جامی بشوا ساد ھیا مرت دتی بسو مہورتا اور سنکلپا تھا بھان کا بیٹا رکھبھ اُن سے اندرسین۔ لمبا کا بیٹا ودیت اُن سے میگھ ککوب کا بیٹا سنکٹ اُن سے کیٹ ہو کیکیست سے کلک دیو پیدا ہوئے جامی کا بیٹا سورگ اُن سے نندپ جنما۔ بشوا کا بیٹا بشودیوا ۔ سادھیا کا بیٹا سادھ گن اُن سے ارتھ سدھ ہوا۔ مرتوتی کے بیٹے اِندر اور اُپیندر ہوئے بسُ کے آٹھ بسُ دیوتا ہوئے۔ مہورتا کے دیوتا۔ سنکلپ کا بیٹا سنکلپ اُس سے کام نام بیٹا پیدا ہوا۔ سُورُوپا نام بھوت کی ایک استری سے گرڑ سے اور رُدر پیدا ہوئے اُن میں گیارہ رُدر لکھا ہیں ریوت اُج بھوبھیم بام اُدگر برکھاکپ اجے پاد اہر بدھنیہ بہہ روپ مہان۔ انگرا کی سُدھا نام استری سے پتر لوگ پیدا ہوئے۔ کرشاشو پرجاپت کی اُرچ نام استری سے دھومرکیت نام لڑکا ہوا۔ چندرما کی استریوں کے نام اشونی بھرنی کرتکا۔ روہنی مرگسرا آردرا پنربسُ پکھ اشلیکھا مگھا پوربا پھالگنی اُترا پھالگنی ہست چترا سواتی بشاکھا انرادھا جیشٹھا مول پوربا کھاڑ اُترا کھاڑ سروَن دھنشٹھا شت بھکھ پوربا بھادرپد اُترا بھادرپد ریوتی یہ ستائیس نچھتر ہیں۔ دچھ کے شاپ دینے سے چندرما کے چھئی روگ ہوگیا تھا اس لیے اُن سے سنتان نہیں ہوئی راجہ پریچھت نے اتنی کتھا سُنکر پوچھا کہ دچھ نے چندرما اپنے داماد کو کس واسطے شاپ دے کر لڑکیوں کے نبش کی ہان کی سو کہیے شُکدیوجی نے کہا کہ ایک سمے کرتکا نے اپنے باپ سے جاکر کہا کہ چندرما ہم کو نہیں چاہتا ہے اور ہماری بہن روہنی کو بہت پیار کرتا ہے یہ بات سنتے ہی دچھ نے چندرما کو شاپ دیا کہ چندرما کو چھئی کا روگ ہوجائے اُسی سبب سے چندرما ہزار برس تک سمدر میں پڑا رہا جب چندرما نے دچھ کی بہت استُت کی تب دچھ نے خوش ہوکر آشیرباد دیا کہ یہ روگ تیرا چھوٹ کر پندرہ دن تک کلا تیری بڑھا کرے اور پندرہ دن تک گھٹا کرے اسی سبب سے چندرما کی کلا گھٹتی بڑھتی ہے۔ اور کشیپ کی بنتا نام استری سے گرڑ اور ارُن اور کدرو سے سانپ وغیرہ اور پتنگی سے پنچھی وغیرہ

اور جامنی سے ٹیٹری وغیرہ اور نیمی سے جل کے جیو اور سرما سے کتے وغیرہ پانچ ناخن والے جیو اور تامر سے گدھ
اور باز وغیرہ اور کرودھ بتا سے بچھو وغیرہ اور منی سے اپسرا اور الا سے درخت وغیرہ اور سُرسا سے راچھس وغیرہ
اور ارشٹا سے گندھرب وغیرہ اور کاشٹا سے گھوڑے وغیرہ سب گھر والے پُشُ اور دُن سے دانو وغیرہ اور دتے سے
ہرنیہ کشپ اور ہرنیاکش دیت اور ادتی سے سورج اور توشٹا آدک دیوتا پیدا ہوئے اور سوائے ان سترہ استریوں
کے دو استری اُن کی اور پلوما اور کالکا نام تھیں پُلوما سے پُلوماد ک راچھس اور کالکا سے کالے کالے دیتوں نے
جنم پایا اور سپرچتّی دانو کے سنگھکا نام استری سے راہ نام دیت پیدا ہوا جس راہُ کا سر نارائن جی نے سُدرشن چکر سے
کاٹ ڈالا تھا اور سورج سے شرادھ دیو اور دھرم راج دو لڑکے اور جمنا نام لڑکی سبرنا استری سے جو بشوکرما کی بیٹی
تھی پیدا ہوئی اور جب وہی سبرنا نام استری اپنی چھایا مایا روپی چھوڑ کر چلی گئی اور آپ گھوڑی کی صورت بن گئی
تب سُورج کے اُس چھایا کے پیٹ سے سنیچر اور سابرن مَنُ دو لڑکے اور پیدا ہوئے اور جب سورج نے اپنی
سبرنا استری گھوڑی کی صورت سے جا کر بھوگ کیا تب اُس سے اشونی کمار پیدا ہوئے اور توشٹا دیو کا بواہ جیانام
کنّیا دیت کی بیٹی سے ہوا تھا سو اُس سے ایک بیٹی اور بشو نام بیٹا پیدا ہوا جس بشو کو اندر وغیرہ دیوتاؤں نے
برہسپت کے روٹھ جانے سے اپنا پُروہت بنایا تھا اتنی کتھا سُن کر راجا پرکھشت نے پوچھا کہ اے مہاراج سبرنا
اپنی چھایا چھوڑ کر کس طرح چلی گئی تھی اس کا حال کہیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا سبرنا اپنے پت سورج دیوتا کا تیج
نہیں سہہ سکتی تھی اسلیے اُس نے اپنی چھایا کو منتر کے پرتاپ سے استری بنا کر اُس سے کہا کہ میں اپنے باپ کے
گھر جاتی ہوں تو میرے بدلے یہاں رہا کر لیکن یہ بھید میرے پت سے نہ کہنا اُس نے جواب دیا کہ جب تک میرے
سر کے بال پکڑ کر سورج دیوتا مجھ کو نہ ماریں گے تب تک میں نہیں کہوں گی جب سبرنا یہ بات مایا روپی استری سے سمجھا کر
آپ اپنے باپ کے گھر آئی تب بشوکرما نے کرودھ کر کے کہا کہ تو بنا آگیا اپنے پت کے چلی آئی ہے اس لیے میں
تجھ کو نہیں رکھوں گا جب سبرنا نے یہ بات اپنے باپ کی سُنی تب نراش ہو کر کُرکھیتر میں چلی گئی اور گھوڑی کی صورت
ہو کر وہاں رہنے لگی اور مایا روپی سبرنا کے سنیچر اور سابرن نام دو لڑکے پیدا ہوئے وہ اپنے بیٹوں سے زیادہ محبت
رکھ کر دھرم راج اور شرادھ دیوتا سبرنا کے بیٹوں کو کم چاہتی تھی ایک دن چھایا نے دھرم راج کو لات ماری جب
سورج دیوتا نے یہ بات سُن کر چھایا کے سر کے بال پکڑ کر اُس کو مارا تب اُس نے سبرنا کے چلے جانے کا حال
کہہ دیا یہ حال سُن کر جب سُورج دیوتا سبرنا کو ڈھونڈھتے ہوئے کُرکھیتر میں پہونچے اور گھوڑا بن کر اُس سے بھوگ
کرنا چاہا تب سبرنا گھوڑی روپ نے منھ اپنا پھیر لیا اس لیے اُنکا بیچ گھوڑی کی گردن اور ناک پر گرا گردن کے
بال سے اشونی اور ناک سے کمار پیدا ہوئے راجا سبرنا اس طرح اپنی چھایا چھوڑ گئی تھی یہ کتھا سُنکر
راجا پرکھشت بہت پرسن ہوئے ۔

ساتواں ادھیاے

روٹھنا برہسپت پُروہت کا اندر آدک دیوتاؤں سے

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مُن ناتھ اندر نے برہسپت کو کس واسطے ناراض کر کے بشوروپ کو اپنا پروہت بنایا تھا اس کا سب حال کہئے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا ایک دن اندر بڑے غرور سے راج گدی پر بیٹھے تھے اور بہت سے دیوتا رکھیشور گندھرب کنّر وغیرہ اس سبھا میں موجود تھے اُسوقت برہسپت جی ہاں آئے راجا اندر ہمیشہ آدر کر کے اُن کو اپنی گدی پر بیٹھالتے تھے مگر اُس دن غرور سے اُن کا آدر نہیں کیا اس سے برہسپت جی روٹھ کر اپنے گھر چلے گئے تب اندر نے بڑا سوچ کر کے کہا کہ دیکھو مجھ سے بڑی چوک ہوئی کہ میں نے راج اور دولت کے غرور سے ان کا آدر نہیں کیا جن کے آشیرباد اور کرپا سے مجھ کو یہ سب سُکھ ملا ان کے کرودھ کرنے سے یہ سب جاتا رہے گا اِس لیے ان کے پاس چل کر بنتی کر کے اپنا قصور معاف کرانا چاہیئے جس میں میرا بھلا ہو ایسا بچار کر اندر اُسی وقت اُن کے گھر گئے جب برہسپت جی نے اپنے جوگ بل سے جانا کہ اندر یہاں آتا ہے تب غصہ کے سبب سے ملاقات کرنا اچھا نہ جان کر انتردھیان ہو گئے جب اندر نے برہسپت کو گھر پر نہیں پایا تب وہاں سے اُداس ہو کر پھر آئے جب دیتوں نے یہ حال سُنا تب برکھ پربا دیتوں کے راجا نے شکرجی کے حکم سے اپنی فوج لیکر اندر پُری کو گھیر لیا جب لڑتے وقت دیوتاؤں کو برہسپت جی کے روٹھ جانے کے سبب سے ہار معلوم ہوئی تب اُنھوں نے برہما جی کے پاس جا کر سب حال کہا برہما جی نے کہا کہ تم نے بڑا قصور کیا جو برہسپت اپنے پُروہت کا اپمان کیا اب تمھارا اسی میں بھلا ہے کہ توشٹا براہمن کا بیٹا بشوروپ نام بڑا تپسی اور گیانی ہے اُس کو اپنا پروہت بناؤ تب تمھارے واسطے اچھا ہو گا یہ بات سنتے ہی اندر نے توشٹا کے پاس جا کر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں آپ کے پاس بھکھیا مانگنے آیا ہوں آپ دیال ہو کر میرے پروہت ہو جیئے اور ایسی تدبیر کیجیے کہ جس میں میرا راج بنا رہے توشٹا نے جواب دیا کہ پروہت ہونے سے تپوبل گھٹ جاتا ہے پر تم بہت بنتی کرتے ہو اس لیے بشوروپ ہمارا بیٹا پروہت ہو کر تمھاری مدد کرے گا تب بشوروپ نے اپنے باپ کے حکم کے موافق پروہت بن کر ایسی تدبیر کی کہ ہر اچھا سے اندر برکھ پربا کو لڑائی میں جیت کر اپنے اندراسن پر بیٹھے

آٹھواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا ماہاتم اُس کوچ کا جس کے پرتاپ سے اندر نے دیتوں کو جیتا تھا

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی بشوروپ کی تھوڑی کرپا کرنے سے اندر نے

کس طرح دیتوں کو جیت کر اپنا راج استھر رکھا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا بشوروپ نے ایسا نارائن کوچ اندر کو سکھلا دیا کہ جس کوچ کا منتر پڑھ کر بدن پر پھونک دینے اور وہ کوچ لکھ کر بازو پر باندھنے سے کسی دشمن کا گھاؤ نہیں لگتا ہے جس طرح شور بیر اپنے بدن کی حفاظت کے واسطے زرہ اور بکتر پہن لیتے ہیں اُسی طرح کوچ کو سمجھنا چاہیئے اے پریچھت اندر وہی منتر پڑھ کر اپنے بدن پر پھونک لڑنے کے واسطے چڑھے تھے اُسی کے پرتاپ سے دیتوں کو جیتا یہ سُن کر راجا پریچھت نے کہا کہ اے مہاراج جس کوچ میں ایسا گُن اور پرتاپ ہے اُس کا حال برنن کیجئے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب کسی آدمی کو کچھ ڈر ہو تب وہ ہاتھ پاؤں دھو کر آچمن کر کے اُتر منھ بیٹھے اور آٹھ اچھر کے منتر سے انگ نیاس کر کے بارہ اچھر کا منتر پڑھ کر یوں کہے کہ جل میں متس اوتار سے رچھا کر کے پاتال میں باون اوتار سے رچھک ہو اور جہاں پر قلعہ اور جنگل ہے وہاں پر نرسنگھ اوتار سے رچھا کر کے راہ میں جگیہ بھگوان رچھا کریں سفر اور پہاڑ میں شری رام چندر جی رچھک ہو کر جوگ مارگ سے دتاترے جی رچھا کریں دیوتا کے اپرادھ سے سنت کمار جی رچھک ہو کر پوجا کے نگھن میں نارد جی سہایک ہوں بُری راہ سے دھنونتر بید رچھا کر کے اگیان سے بیدبیاس جی اور ادھرم سے کلنکی بھگوان سہایتا کریں اور بشن گوبند نارائن. بلبھدر مدھ سُودن ہرکھی کیش پدم ناتھ گوپی ناتھ دامودر ایشور پرمیشور جو بھگوان کے نام ہیں وہ آٹھوں پہر سب انگ اور اندریوں کی رچھا کریں اور بیکنٹھ ناتھ کا شنکھ چکر گدا پدم اور گرڑ جی انیک بھے سے رچھا کریں یہی کوچ بشوروپ نے اندر کو بتلا کر کہا کہ اے اندر اس نارائن کوچ کو دھارن کرنے والے آدمی کا سب ڈر چھوٹ جاتا ہے یہی کوچ بڑھ کر گرڑ جی بیکنٹھ ناتھ کو اپنے اوپر بٹھا کر اُڑتے ہیں جس کے پرتاپ سے کوئی اُن کو نہیں جیت سکتا ہے ایک سمے کوشک نام براہمن اس کوچ کا ہر روز پڑھنے والا مُرنام دیش میں مرگیا ہڈی اُس کی وہاں پڑی تھی ایک دن چترتھ نام گندھرب کا بمان اُڑتا ہوا چلا جاتا تھا جیسے بمان کی چھایا اُس ہڈی پر پڑی ویسے ہی وہ بمان اُلٹ گیا جب بال کھلیا رکھیشور کے بتلانے سے اُس گندھرب نے اُن ہڈیوں کو سرسوتی ندی میں بہا دیا تب اُس کا بمان پھر اُڑنے لگا اے راجا ایسا نارائن کوچ ہم نے تم کو سُنایا جو کوئی اس کوچ کو پڑھا کرے اُس کے سامنے لڑائی میں کوئی نہیں ٹھہر سکتا -

نواں ۹ ادھیائے

مارنا اندر کا بشوروپ اپنے پروہت کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا بشوروپ کے تین سر تھے اس لیے وہ ایک مُنھ سے سوم بلی لتا کا رس جگیہ میں نکال کر پیتا تھا اور دوسرے منھ سے شراب پی کر تیسرے منھ سے اناج وغیرہ بھوجن کرتا تھا اندر نے راج پر بیٹھ کر کچھ دن جانے کے پیچھے بشوروپ سے کہا کہ میں آپ کی دیا سے جگیہ کرنا چاہتا ہوں جب بشوروپ کی آگیا سے جگیہ شروع ہوئی تب ایک دن کسی دیت نے بشوروپ کے پاس جا کر کہا کہ تمھاری ماتا بھی دیت کی لڑکی ہے

اس سبب سے ہماری بہتری کے واسطے ایک آہت دیتوں کے نام پر بھی جگیہ میں دیا کرتے تو اچھا ہوتا جب
بشوروپ کہنا اُس دیت کا مان کر آہُت دیتے وقت دیتوں کا نام بھی دھیرے سے لینے لگا اور اسی سبب سے
دیوتاؤں کا تیج جگیہ کرنے سے نہیں بڑھا تب اندر نے یہ حال جانتے ہی غصہ میں ہو کر تینوں سر بشوروپ کے
کاٹ ڈالے شراب کے پینے والا سر بھونرا اور سوم بلی پینے والا سر کبوتر اور اناج کھانے والا سر تیتر نام پنچھی دُنیا
میں پیدا ہوا اور بشوروپ کے مرتے ہی اندر کی صورت برہم ہتیا کے گھیر لینے سے بدل گئی جب دیوتاؤں کے
برس دن تک پُرشچرن کرنے پر بھی وہ بڑا پاپ برہم ہتیا کا نہیں چھوٹا تب اندر وغیرہ دیوتاؤں کے بنتی کرنے سے
برہما جی نے اُس برہم ہتیا کے چار ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا زمین کو دیا اسی سبب سے زمین کہیں کہیں اُوسر ہوتی ہے
وہاں پوجا اور پاٹھ نہ کرنا چاہیئے اور یہ بردان زمین کو دیا کہ جہاں گڑھا ہو کچھ دن میں وہ آپ سے بھر جاوے دوسرا ٹکڑا
درختوں کو دیا جس سے کوئی درخت گوند اور لاہی لگ کر سوکھ جاتے ہیں سوائے گوگل کے اور سب گوند اشدھ ہیں
اور یہ آشیرباد دیا کہ درخت کاٹ ڈالنے پر بھی جڑ بنی رہنے سے پھر تیار ہو جاوے اور تیسرا ٹکڑا استریوں کو دیا اسی
سبب سے استری مہینے مہینے رجسولا ہو کر (حیض سے) پہلے دن چانڈالی دوسرے دن برہم گھاتنی تیسرے دن دُھوبن کے برابر
ہو کر چوتھے دن شدھ ہوتی ہے اور یہ بردان استریوں کو دیا کہ ہمیشہ اُن کا کامدیو بنا رہے اس لیے گربھوتی استری کا
بھی من بھوگ کرنے کے واسطے چاہتا ہے اور چوتھا حصہ پانی کو دیا کہ جس سے پانی پر کائی اور پھینا اور بُلبلا وغیرہ ہوتا
ہے اور پانی کو یہ بردان دیا کہ جس میں پانی کو ڈال دیویں وہ چیز زیادہ ہو جاوے اندر چاروں جگہ ہتیا بٹ جانے سے
شُدھ ہو کر اپنا راج کرنے لگے جب توشٹا کو بشوروپ کے مارے جانے کا حال معلوم ہوا تب اُس نے بڑا کرودھ
کر کے ایسا منتر پڑھ کر ہوم کیا کہ جس سے ایک پُرش اندر کا مارنے والا پیدا ہوا پرمیشور کی اچھا سے سرسوتی نے اُس
منتر کا مطلب اس طرح پر اُلٹ دیا کہ اندر اُس کا مارنے والا ہو ہوم پُورا ہو چکنے کے بعد اگن کُنڈ سے ایک دیت
بڑا بلوان پہاڑ کی طرح کالا رنگ گدا اور کھڑگ ہاتھ میں لیے ہوئے نکلا جتنی دُور ایک تیر جاتا ہے اُتنا بدن اُس
دیت کا ہر روز بڑھتا تھا اسی واسطے توشٹا نے اُس کا نام برترا سُر رکھا اور اُس سے کہا کہ اندر نے تیرے بھائی کو
مارا ہے تو جا کر اپنے بھائی کا بدلا لے جیسے یہ بات توشٹا کے منہ سے نکلی ویسے ہی برترا سُر نے ایک ساعت میں
اندر کے پاس پہونچ کر للکارا اُس کا بھیانک روپ دیکھنے اور للکار سُننے سے سب دیوتا گھبرا گئے جب برترا سُر نے
چاہا کہ اندر کو اپنے منہ میں ڈال کر نگل جاؤں تب اندر وغیرہ سب دیوتاؤں نے اُس کے سامنے آ کر اپنے اپنے
ہتھیار اُس پر چلائے جب برترا سُر اُن سب کے ہتھیار نگل گیا تب اندر دیوتاؤں سمیت وہاں سے بھاگے اور
نارائن جی کی شرن میں جا کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ میں آپ کی شرن آیا ہوں میرا پران اس دیت کے ہاتھ سے
بچائیے ہم لوگوں کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا جس طرح ساون میں کُتے کی پوچھ پکڑ کر آدمی گنگا پار نہیں جا سکتا اسی طرح ہمارا
بھجن اور اسمرن کرنے سے کوئی بھوساگر پار نہیں اُترتا یہ استُت سنتے ہی پرمیشور دین دیال نے اندر آدک دیوتاؤں کو
اپنا بھگت جان کر سولہ[16] پارکھد ساتھ لیے ہوئے چتربھجی روپ سے اُن کو درشن دیا اندر آدک دیوتاؤں نے بکنٹھ ناتھ کو

اُس کا ادھرم دیکھ کر راجا کو شاپ دیا کہ تو سانپ ہو جا یہ بات اُن کے منھ سے نکلتے ہی وہ سانپ ہو کر زمین پر گر پڑا اور
اندرانی کا پت برتا دھرم پرمیشور نے بچا لیا تب برہسپت جی نے مان سرودر تالاب پر جا کر کہا کہ اے اندر تم کمل تال سے
باہر آؤ اندر نے ڈنڈوت کر کے کہا کہ اے مہاراج میں برہم ہتیا کے ڈر سے باہر نہیں آ سکتا یہ بات سن کر برہسپت نے
کہا کہ تو مت ڈر اشومیدھ جگیہ کرنے سے جگیہ پُرش سب طرح کے پاپ چھڑا دیتے ہیں میں ابھی جگیہ کرا کے تیرا پاپ
چھڑا دوں گا جب اندر نے برہسپت جی کی آگیا سے تالاب سے نکل کر اشومیدھ جگیہ کیا تب وہ برہم ہتیا چھوٹنے سے
پھر دبیہ روپ ہو کر دیولوک کا راج کرنے لگے۔

چودھواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا برترائسر کے پورب جنم کی کتھا

راجا پریچھت نے اتنی کتھا سن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی سادھ اور بیشنو البتہ پرمیشور کے بھگت ہوتے ہیں
اور برترائسر تو دیت تھا اور توشٹا براہمن کے غصے سے پیدا ہوا تھا لڑائی میں مرتے وقت اُس کو کس طرح ایسا گیان ہوا
تھا کہ سب سُکھ اور دُکھ نارائن جی کی اچھا سے ہوتا ہے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جس سبب سے برترائسر کو انت سمے
گیان پیدا ہوا وہ حال سُنو کہ اگلے جنم میں برترائسر چترکیتُ نام ساتوں دیپ کا راجا تھا دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ
راج کرتا تھا اور سب چھوٹے بڑے اُس کے راج میں اپنے دھرم اور کرم سے رہ کر خوش تھے لیکن راجا کے کروڑ استری
ہونے پر بھی کوئی لڑکا نہ تھا اس سے وہ آٹھوں پہر سوچ میں رہتا تھا ایک دن انگرا رکھیشور اپنی خوشی سے راج مندر پر
آئے اور راجا نے بڑے آدر سنمان سے بٹھا کر اُن کی پوجا کی جب رکھیشور نے راجا کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ تم اتنے
بڑے دھرماتما اور پرتاپی ہو کر ملین روپ کیوں دکھلائی دیتے ہو تب راجا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج آپ کے
آشیرباد سے سب سُکھ مجھ کو ہے لیکن اولاد نہ ہونے سے دُکھی رہتا ہوں جس طرح بھوکھے اور پیاسے آدمی کے بدن میں
چندن وغیرہ لگاؤ تو خوشبو سونگھنے سے اُس کی بھوکھ اور پیاس نہیں جاتی اس طرح بغیر اولاد کے یہ ساتوں دیپ کا
راج اور سُکھ مجھ اچھا نہیں لگتا جیسے آپ دیال ہو کر یہاں آئے ہیں ویسے ہی یہ سوچ میرا دُور کیجئے یہ بات سُن کر
رکھیشور نے کہا کہ اے راجا تمھاری قسمت میں اولاد نہیں لکھی ہے تم کس واسطے اتنا سوچ کرتے ہو ہم تمھارے
بھوساگر پار اُترنے کی تدبیر بتلائے دیتے ہیں تم پرمیشور کا بھجن کرو جس میں تمھاری مُکت ہو راجا نے کہا کہ اے مہاراج
مجھ کو بغیر اولاد کے گیان اور دھیان کچھ اچھا نہیں لگتا انگرا رکھیشور نے راجا کو بہت ہوس لڑکے کی دیکھ کر کہا کہ
اے راجا جو تم ایسی ہٹھ کرتے ہو تو تمھارے ایک لڑکا ہوگا اُس کے ہونے سے تم کو پہلے بڑی خوشی اور پیچھے سے
رنج ہوگا راجا نے کہا کہ اے مہاراج پہلے ایک مرتبہ بیٹے کا سُکھ دکھلا دیجئے پھر جو چاہے وہ ہو یہ بات سُن کر انگرا رکھیشور
نے لڑکا ہونے کے واسطے راجا سے جگیہ کرائی اور پُورن آہُت اگن کُنڈ میں ڈالی کہ جو کچھ ساکلیہ بچی وہ پرساد راجا کو

دے کر کہا کہ اس کو تو اپنی ایک رانی کو کھلا دے جیسے راجا نے وہ ساکلیہ اپنی بڑی رانی کرت وتی نام کو کھلا دیا ویسے ہی اچھا سے رانی کے گربھ رہ کر دسویں مہینے بیٹا پیدا ہوا راجا نے بڑی خوشی سے چھ اربِ گئو بدھ کے ساتھ براہمنوں کو دان دیں اور سب منگا مکھی چھوٹے بڑے کو منہ مانگی دولت دے کر اس طرح خوش کیا کہ جس طرح ساون بھادوں میں پانی برس کر خلقت کو خوش کر دیتا ہے اور راجا چترکیتُ کو اُس لڑکے سے اتنی محبت ہوئی کہ جس کے پیار میں راجا بڑی رانی کے محل میں دن رات لڑکے کے پاس رہنے لگا جب دوسری رانیوں نے دیکھا کہ راجا لڑکے کی محبت سے آٹھوں پہر ہماری سَوت کے پاس رہتا ہے اور ہم لوگوں کو آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا اور اُس کے قابو میں رہ کر ہم کو اپنی لونڈی کے برابر بھی نہیں سمجھتا تب سوتیا ڈاہ سے سب رانیوں نے آپس میں یہ صلاح کی کہ اس لڑکے کو مار ڈالو تو راجا ہم لوگوں کو بھی پیار کرنے لگے ایسا بچار کر راجا کی کسی رانی نے اُس لڑکے کو ایک دن اکیلا پا کر زہر کھلا دیا جس سے وہ لڑکا مر گیا جب کرت وتی رانی اُس کو سوتا ہوا جان کر جگانے کو آئی تب اُس کو مُرا دیکھ کر بہت بلاپ کرنے لگی جب راجا نے یہ حال سُنا تب روتا پیٹتا ہوا وہاں جا کر زمین پر گر پڑا اور بارہ پہر تک ایسا بیہوش رہا کہ جس کو اپنے بدن کی خبر نہ رہی جب راجکمار کا مرنا اور راجا کے بیہوش ہونے کا حال سُن کر شہر میں ہاہا کار مچ گیا تب سب چھوٹے اور بڑے روتے ہوئے راج مندر پر آئے اُس لڑکے کے مرنے کا سوچ جیسا راجا اور بڑی رانی اور داس اور داسی اور نگر باسیوں کو ہوا ویسا برنن نہیں ہو سکتا اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا استری اپنے کُل اور پت کا بھلا نہ چاہ کر اپنے ہی شریر کا سُکھ چاہتی ہے اس لیے گیانی آدمی کو استری کی بات پر بشواس اور بھروسا کرنا اور اُس کے قابو میں ہو جانا اچھا نہیں ہے -

پندرھواں ۱۵ ادھیاے

آنا نارد جی اور انگرا آدرکھیشوروں کا راجا کے مکان پر

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا جب چترکیتُ کے بیہوش ہونے کا حال چاروں طرف پھیلا تب نارد مُن اور انگرا وغیرہ رکھیشور یہ سُن کر راجا کو سمجھانے آئے اُنھوں نے چترکیتُ کو اُٹھا کر کہا کہ اے راجا تو کس واسطے اتنا دکھ کرتا ہے وہ لڑکا تجھ سے کیا کام رکھتا تھا یہ سب سنساری جیو اپنے پہلے جنم کا بدلا لینے کے واسطے دنیا میں آکر جمع ہوتے ہیں جب اُس پھل کا بدلا مل کر انت سمے آن پہونچا تب پھر وہ لوگ علیحدہ ہو جاتے ہیں - اس لیے مرنے کا سوچ نہ رکھ کر سب باتوں کو پچھلے جنم کے سنسار سے جاننا چاہیے اور سنسار سپنے کے برابر ہے جس طرح آدمی کو سپنے میں بہت طرح کی چیزیں دکھلائی دے کر جاگنے پر کچھ نہیں ملتی ہیں تب وہ جانتا ہے کہ یہ سب سپنے کی بات جھوٹی تھی اسی طرح جب تک دنیا میں آدمی کو گیان نہیں ہوتا تب تک وہ اگیان روپی نیند میں بیہوش رہتا ہے تم اس بات کو سمجھ کر سوچ اپنا چھوڑ دو اُس وقت راجا اُٹھ کر غم میں ایسا اڑا ہوا تھا کہ رکھیشوروں کو نہیں پہچان کر اُن لوگوں سے پوچھا

کہ تم لوگ کون ہو تب انگرا رکھیشور نے ناردمُن وغیرہ رکھیشوروں کا نام بتلا کر راجا سے کہا کہ میں وہی انگرا رکھیشور ہوں جس نے تیرے یہاں لڑکا پیدا ہونے کی تدبیر کرکے پہلے تجھ سے کہدیا تھا کہ بیٹا پیدا ہونے میں تجھ کو خوشی اور رنج دونوں ہوں گے اب تو اپنے من کو دھیرج دے کر میری بات کو سچ مان کہ سب ہان اور لابھ پرمیشور کی اچھا سے ہوتی ہے اس میں کوئی تل بھر بھی گھٹا بڑھا نہیں سکتا اِس لیے تو ہر چرنوں میں دھیان لگا کر اپنی مُکت کی تدبیر کر اور اس جگت کی جھوٹی مایا کو چھوڑ دے جس میں تیرا بھلا ہو اور ناردجی نے بھی اسی طرح بہت گیان سمجھا کر کہا کہ اے راجا ہم تجھ کو ایک منتر بتلائے دیتے ہیں اُس کو تو سات دن تک جپنے سے شیش بھگوان کا درشن پاوے گا -

سُولھواں ۱۶ ادھیاے

گیان پانا راجا چترکیتُ کا ناردمُن کے اُپدیش سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے پرکھیت راجا چترکیتُ اپنی بڑی رانی سمیت اُس لڑکے کے سُوچ میں ایسا بیاکل تھا کہ رکھیشوروں کے سمجھانے پر بھی اُس کا سُوچ نہیں مٹا جب اُس نے آنکھ کھول کر انگرا اور ناردمُن کو پہچانا تب اُن کا چرن اپنے آنسوؤں سے دھوکر کہا کہ اے مہاراج ایک مرتبہ کسی طرح اُس لڑکے کو جلا دیجئے تو مجھ کو دھیرج ہو یہ بات سُنتے ہی ناردمُن نے اپنے جوگ بل سے اُس لڑکے کے جیوآتما کو بُلا کر آکاش میں کھڑا کر دیا اور راجا اور رانی کے سامنے اُس سے کہا کہ تم بدن میں آکر ماں باپ کا سُوچ دُور کرکے اُن کو سُکھ دیو اور ساتوں دیپ کا راج کرو تب وہ جیوآتما چترکیتُ کو گالی دے کر بولا کہ یہ میرے کس جنم کے ماں باپ ہیں اور میں کون جنم کا بیٹا ہوں جگت کا بیوہار ہمیشہ سے یوں ہی چلا آتا ہے جس طرح آدمی روپیہ اور اشرفی کو ہاتھ میں رہنے سے اپنا جانتا ہے لیکن وہ کسی کا نہیں ہو جاتا اِس طرح جیوآتما بھی چوراسی لاکھ جون میں پھرتا ہے اور کسی کا نہیں ہوتا اِس لیے میرا اور اُن کا کچھ ناتا نہ سمجھنا چاہیئے پہلے جنم میں ہم اور چترکیت دونوں آدمی راجا ہو کر آپس میں لڑتے تھے جب میں اپنی فوج کٹ جانے سے بھاگ کر بھربھنڈ نام جنگل میں جاکر چھپا تب اُس نے وہاں جاکر میرا سر کاٹ لیا تھا اُسی سبب سے میں نے اس جنم میں بیٹا ہو کر اُس کو دُکھ دیا اور چترکیت کی یہ سب رانیاں پچھلے جنم میں کروڑ چینٹیاں ہو کر ایک ماند میں رہتی تھیں میں نے داتون کرتے وقت اُس بل میں پانی ڈال دیا تو وہ سب مرگئیں اس سبب سے اُنھوں نے آپس میں صلاح کرکے اِس جنم میں مجھ کو زہر دے کر اپنا بدلا لیا اسی طرح سب جیو دنیا میں پیدا ہو کر ایک دوسرے سے بدلا لیتے ہیں ایسا کہہ کر وہ جیوآتما چلا گیا اور یہ بات اُس سے سُنتے ہی جب راجا اور رانی کا سب سُوچ مٹ گیا تب اُنھوں نے کہا کہ آدمی کا جنم پاکر اچھا کرم کرنا چاہیئے یہ لڑکا میرا دشمن تھا اب مجھ کو اُس کے مرنے کا کچھ سُوچ نہیں ہے اور راجا کی دوسری رانی جس نے اُس کو زہر دیا تھا یہ حال دیکھ بہت پچھتائی اور ناردجی اور انگرا رکھیشور سے پوچھ کر شاستر کے موافق پرایشچت کیا اور راجا چترکیت اُسی وقت راج گھر چھوڑ کر جنگل میں چلا گیا جس طرح ہاتھی چہلے کا پھنسا ہوا نکل جاتا ہے

جب راجا جمنا کنارے جاکر نارد جی کا بتلایا ہوا منتر جپنے لگا اور اس منتر کے پرتاپ سے ساتویں دن شیش جی نے اُس کو درشن دیا اور راجا نے شیش جی کو ڈنڈوت کرکے بدھ سے اُن کی پوجا اور استُت کی تب شیش بھگوان نے خوش ہوکر چترکیت کو اُسی بدن سے بدیادُھروں کا راجا بناکر یہ بردان دیا کہ تجھ کو ہمیشہ ہر چرنوں کی بھگت بنی رہے اور ایک دبیہ بمان ساعت بھر میں سب جگہ پہونچنے والا اس کو دے کر شیش جی انتردھیان ہوگئے اور چترکیتُ بدیادھروں کا راجا ہوکر اپنی استریوں سمیت بمان پر بیٹھ کر سیر کیا کرتا تھا -

سترھواں ادھیاے

شاپ دینا پاربتی جی کا راجا چترکیتُ کو

شکدیوجی نے کہا کہ اے پرِیچھت ایک دن راجا چترکیت اپنی استریوں سمیت بمان پر بیٹھ کر سیر کرنے کو نکلا تو کیلاس پر جہاں شری مہادیوجی شری پاربتی جی کو جانگھ پر بیٹھالے ہوئے بھرگ آدک رکھیشوروں کو گیان سکھلا رہے تھے جا پہونچا اور اُن دونوں کو نمسکار کرکے ہنس کر کہنے لگا کہ دیکھو انھوں نے تپسی اور برہم گیانی اور جگت گرو ہونے پر بھی ایسی شرم چھوڑ دی کہ بشئی آدمیوں کی طرح استری کو سبھا میں جانگھ پر بیٹھالے ہیں سنساری جو بھی اپنی استری کو اکیلے میں لے کر بیٹھتے ہیں ایسی بات سننے پر بھی مہادیوجی ہنس کر چُپ ہو رہے لیکن پاربتی جی اُس کو ہنستے دیکھ کر اور یہ بات سُن کر کرودھ کرکے بولیں کہ ہم ایسے بے شرموں کا سمجھانے والا یہ بدیادھر پیدا ہوا ہے جن کو برھما جی اور سنت کمار جی اور شکدیو جی بھی اُپدیش نہیں کر سکتے اُن کو یہ نارد کا منتر سُن کر غرور سے گیان بتلاتا ہے ایسے مورکھ کو نارائن جی کی سیوا میں نہ رہنا چاہیئے یہ کہہ کر پاربتی جی نے چترکیت سے کہا کہ اے بیٹا اب تم کچھ دن دیتا جون میں جنم لے کر اس ہنسنے کا پھل بھوگو یہ بات سُنتے ہی چترکیت نے اس شاپ کو اپنے سر پر چڑھا لیا اور بمان پر سے اُتر کر پاربتی جی کو ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے ماتا تمھارا شاپ میں نے خوشی سے قبول کیا پرمیشور کی اچھا اسی طرح بس بھی دنیا میں آدمی سُکھ اور دُکھ دونوں پاتا ہے اس لیے میں شاپ اور بردان اور سورگ اور نرک دونوں کو برابر جانتا ہوں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ شری مہادیوجی سوامی کو گیان سکھلاؤں میں نے اس واسطے اتنا کہا کہ جس میں دنیا کے لوگ یہ حال سُن کر ایسے بے شرم نہو جائیں چترکیت یہ کہہ کر ہونا اس شاپ کا ہر اچھا سے جانکر خوشی سے چلا گیا تب مہادیوجی سوامی نے کہا کہ اے پاربتی جی تم نے پرمیشور کے بھگتوں کا ماہاتم اور سو بھاؤ دیکھا کہ اتنا بڑا شاپ سُن کر بھی دُکھی نہ ہوے مجھ کو ہر بھگتوں کے برابر کوئی دوسرا پیارا نہیں لگتا اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا وہی چترکیتُ پاربتی جی کے شاپ سے برترا سُر دیت ہوا اس واسطے پرمیشور نے اس کو اپنا بھگت جان کر مرتے وقت گیان دیا تھا وہ راچھس کا بدن چھوڑ کر بیکنٹھ میں جاکر پرمیشور کی سیوا کرنے لگا اے راجا یہ کتھا چترکیت کی جو کوئی کہے یا سُنے وہ بھوساگر پار اُتر جاتا ہے -

اٹھارھواں ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا کتھا سوِتا دیوتا وغیرہ کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے پرچھت اب میں سوتا دیوتا آدک کے سنتان کی کتھا کہتا ہوں سنو کہ سوِتا دیوتا کے پرشنی نام استری سے اگن ہوتر وغیرہ تین بیٹے اور ساوتری آدک تین لڑکیاں اور بھگ دیوتا کے سدھی نام استری سے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور دھاتا دیوتا کے یہاں ارگادک چار بیٹی اور پورناس آدک چار بیٹے اور اگن دیوتا کے کرتکا نام استری سے برہکھ آدک بیٹے اور برنُ دیوتا کے چرسنی نام استری سے بالمیک آدک رکھیشور دو لڑکے پیدا ہوئے اور میترا برن دیوتا کا بیج اُربشی اپسرا کو دیکھ کر گر پڑا سو وہ بیج گھڑے میں رکھنے سے اگست اور بششٹھ جی پیدا ہوئے اور اندر کی پلو کا نام استری سے جینت آدک تین لڑکے اور باون بھگوان کی کیرت نام استری سے بھگ نام لڑکا اور کشپ کی دِت نام استری سے ہرنیاکشپ اور ہرنیاکش دو لڑکے اور ہرنیکشپ کی مادھوی نام استری سے سنگھا نام لڑکی اور سنگھلاد اور پرہلاد اور اہلاد چار سنتان پیدا ہوئے وہ لڑکی بپرچتی دیت کو بیاہی گئی جس سے راہ پیدا ہوا سنگھلاد کا بیٹا پنچ جن ہوا اور پرہلاد کا بیٹا باتاپی دانو ہوا جس کو اگست جی نے مارا اور اہلاد کے جھکھا سُر اور بانسکل دو بیٹے ہو کر پرہلاد سے بروچن پیدا ہوا بروچن کی دیوی نام استری سے راجا بل ہو کر اس سے بانا سُر آدک سو بیٹے ہوئے اور کشپ کی دِت استری سے مرت گن نام اُنچاس لڑکے پیدا ہوئے جو اندر کے برابر دیوتا ہو گئے اتنی کتھا سن کر راجا پرچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج دت کے بیٹے دیت لوگ کس طرح دیوتا ہو گئے یہ ہم سن کہیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا جب پرمیشور نے باراہ اور نرسنگھ اوتار لیکر ہرنیکشپ اور ہرنیاکش دت کے دونوں لڑکوں کو مار ڈالا تب دت نے بہت اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو میرے دونوں لڑکے اندر نے مروا ڈالے اب میں ایسی تدبیر کروں جس میں اندر کا مارنے والا بیٹا میرے پیدا ہو اسی چاہ سے دِت اپنے مالک کی سیوا پریم سے کرنے لگی ایک دن کشپ جی نے خوش ہو کر اس سے پوچھا کہ اے دت میں تجھ سے بہت خوش ہوں تجھ کو جو چاہنا ہو وہ بردان مانگ لے تب دت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج جو تم خوش ہو کر مجھے بردان دینے کے واسطے کہتے ہو تو مجھ کو ایک بیٹا ایسا دیجئے جو اندر کو مار کر ہمیشہ زندہ رہے یہ بات سنتے ہی کشپ جی نے اُداس ہو کر من میں بچارا کہ دیکھو میں بردان دے چکا ہوں اب کیا کروں اندر پرمیشور کا بھگت ہے اس کا پران لینا نہ چاہیئے اور میری بات بھی جھوٹی نہیں ہو سکتی اس طرح بہت سوچ کر کے کشپ جی نے کہا اے دت تو اگہن مہینے کا برت کر تو تیرے ایسا بیٹا پیدا ہو یہ سن کر دِت نے کہا کہ اے مہاراج مجھ کو اس کی بدھ بتلا دیجئے میں یہ برت کروں گی تب کشپ جی نے کہا کہ اے دِت اگہن مہینے میں شکل پچھ سے اس برت کو شروع کرے اور ہر روز برہم چرج رہے اور اس برت میں دن کو سونا اور ننگے سر اشنان کرنا اور نیچ ذات سے بولنا اور سر کے بال کھلے رکھنا جھوٹ بولنا منع ہے

ور آٹھوں پہر شدھ رہے اور کبھی نارائن اور ساوتری استریوں کی پوجا نت بدھ پوربک برس دن تک کرنا اور برت رکھنا
اُچت ہے تو بھی ایسا برت کرے تو تیرے ایسا بیٹا پیدا ہو جو اندر کو مار کر اَمر رہے لیکن جو نارائن جی نہ چاہیں گے تو
تیرے برت میں وگھن ہو جائے گا یہ بات سُنتے ہی دِت بہت خوش ہو کر اُسی طرح برت رکھنے لگی اندر نے یہ حال سُنتے
ہی بہت ڈر مان کر من میں کہا کہ اب میرے مرنے کا سنجوگ ہوا کسی طرح نہیں بچ سکتا ایسا بچار کر اندر براہمن کا روپ
بن کر جس جگہ دِت یہ برت کرتی تھی وہاں پر چلا گیا اور دن رات اُس کی سیوا کرنے لگا تب دِت اُس کی سیوا سے خوش
رہنے لگی لیکن جیوں جیوں برت پورے ہونے کے دن نزدیک آتے جاتے تھے تیوں تیوں اندر بہت سوچ کرتا تھا
جب اس برت پورے ہونے میں چار پانچ دن باقی رہ گئے تب پرمیشور کی اِچھا سے ایک دن سر کے بال کھلے چھوڑ کر
جوٹھے منھ سو گئی یہ دونوں بات برت میں اشدھ جان کر اندر اپنا چھوٹا روپ بنا کر بجر لیے ہوئے دِت کے پیٹ میں
گھس گیا اور وہاں جا کر گربھ میں جو لڑکا تھا اُس کو سات ٹکڑے کر ڈالا تب وہ ساتوں ٹکڑے رونے لگے پھر اندر نے
ایک ایک کے سات ٹکڑے کیے لیکن نارائن جی کی اِچھا سے کوئی بھی نہیں مرا اور اُن ساتوں کے اُنچاس لڑکے
ہو کر بولے کہ اے اندر تم ہم کو مت مارو ہم تمھاری مدد کریں گے یہ حال دیکھ کر اندر اُن لڑکوں سے بولا کہ اے بھائی
مت ڈرو تم مُرت نام ہو کر میرے ساتھ رہو گے پھر اندر اُنچاس لڑکوں سمیت گربھ کی راہ سے باہر نکل کر اندر روپ ہو گیا
جب دِت نے جاگ کر اندر کو اُنچاس لڑکوں سمیت کھڑے ہوئے دیکھا تب اُس سے پوچھا کہ اے اندر میں نے
ایک لڑکا پیدا ہونے کے واسطے سنکلپ کیا تھا اُنچاس لڑکے کس طرح پیدا ہوئے یہ بات سُن کر اندر ڈرتا اور کانپتا ہوا
بولا کہ اے ماتا جب میں نے تم کو جوٹھے منھ اور کھلے بال سو جانے سے برت میں اشدھ دیکھا تب اپنا پران بچانے
کے واسطے تمھارے بالک کو مارنا بچار کر کے پیٹ میں گھس گیا اور میں نے اپنے بجر سے اُس بالک کے اُنچاس ٹکڑے
کیے لیکن تمھارے برت اور پوجا کے پرتاپ سے وہ اُنچاسوں اَمر ہو کر جیتے رہے سو میں اب اِن لڑکوں کے ساتھ
تمھارے گربھ سے نکلا اس سبب سے یہ سب میرے بھائی ہو کر اندرپُری میں میرے ساتھ رہیں گے یہ بات سُن کر
دِت بہت خوش ہو کر بولی کہ اے اندر تو نے براہمن روپ رکھ کر میری بڑی سیوا کی اس لیے اب مجھ کو تیرے مرنے کی
چِنتا نہیں ہے اور یہ لوگ بھائی کی طرح تیرے ساتھ رہ کر وقت پر کام آویں گے جب یہ بات سُن کر اندر کو اپنے مرنے کا
ڈر چھوٹ گیا تب وہ بڑی خوشی سے دِت کو شاشٹانگ ڈنڈوت کر کے اُنچاسوں لڑکوں سمیت اندرلوک میں جا کر راج
کرنے لگا اے راجا اس طرح دِت کے بیٹے دیوتا ہو گئے تھے یہ کتھا سُن کر راجا پریکھیت بہت خوش ہوا۔

انیسواں [۱۹] ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا بدھ اُس برت کی

راجا پریکھیت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے مہاراج جس برت میں ایسا پرتاپ ہے اُسکی بدھ بتلائیے

اے کشیپ نندن تو نے بڑا بھاری تپ کر کے مجھ کو بہت خوش کیا ایسا دوسرے سے نہیں ہو سکتا جو سو برس تک بنا ان جل کیے جیتا رہے اب تجھ کو جس بردان کی اچھا ہو وہ مانگ یہ کہہ کر جیسے برھماجی نے اپنے کمنڈل کا جل اُس پر چھڑک دیا ویسے اُس کے بدن کا مانس جو دیمک لگنے سے کیول ہڈی رہ گئی تھی جیوں کا تیوں بلوان اور موٹا ہو گیا اور سونے کی طرح چمکنے لگا تب ہرنیہ کشیپ نے ڈنڈوت اور استت کر کے برھماجی سے ہاتھ جوڑ کر نیے کیا کہ اے مہاراج تم جگت گرو ہو کر سب جڑ اور چیتن کی اُتپت کرتے ہو تم جگیوں کا بدھان اور دھرموں کی رچھا کرنے والے نرگن روپ ہو یہ سوروپ اپنا کیول جگت کی رچنا کرنے کے واسطے دھارن کرتے ہو جو آپ دیال ہو کر مجھ کو بردان دینے کے واسطے کہتے ہیں تو مجھ کو ایسا بردان دیجیے جس میں آپ کا کیا ہوا کوئی جیو جڑ چیتن دیوتا دیت منکھ آدک مجھے نہ مار سکے اور میں نہ دن کو مروں نہ رات کو اور نہ پرتھوی پر مروں اور نہ آکاش میں مروں اور کوئی ہتھیار مجھے نہ کاٹ سکے اور لڑائی میں کوئی میرا سامنا نہ کر سکے اور جوگ اور تپ کرنے سے جو سدھ ہوتے ہیں وہ سدھتا مجھ کو ہو جائے اور میں دیوتا اور دیت اور منکھ آدک سب جیوؤں کا راجا ہو کر میرے جوگ اور تپ کی سامرتھ کبھی نہ گھٹے ۔

چوتھا ادھیائے

بردان دینا برھماجی کا ہرنیہ کشیپ کو

ناردجی بولے کہ اے یُدھشٹھر برھماجی نے ہرنیہ کشیپ کی بات سُن کر بچارا کہ اس ادھرمی کو ایسا بردان دینا نہ چاہیئے اور جو میں نہیں دیتا ہوں تو وہ تپ کرنا نہ چھوڑے گا اس لیے بردان دیتا ہوں پھر نارائن جی کی دیا سے یہ مارا جائے گا ایسا بچار کر برھماجی نے کہا کہ اے ہرنیہ کشیپ تو نے بہت کٹھن بردان مانگا لیکن میں نے تیرے تپ کے پرتاپ سے یہ بردان تجھ کو دیا اب تو ساتوں دیپ کا راجا ہوگا یہ کہہ کر برھماجی اپنے لوک چلے گئے اور ہرنیہ کشیپ بہت خوش ہو کر اپنی ماتا کے پاس آیا اور بردان پانے کا حال اُس سے کہہ کر بولا کہ اب میں سب دیوتاؤں کو مار کر تینوں لوک کا راج کروں گا دِت یہ بردان پانے کا حال سُن کر بہت خوش ہوئی اور ہرنیہ کشیپ اپنی بھجا کے بل سے سب دیوتا دیت گندھرب سدھ چارن کنر رکھیشور تپسی بھوت پریت پشاچ پرجاپت منُ اور ساتوں دیپ کے راجوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کرنے لگا جب اُس کو یہ اِچھا ہوئی کہ کوئی شور بیر ملے تو اُس سے لڑوں تب سب دیوتا اس کے ڈر سے بھاگے اور برھماجی کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج ہرنیہ کشیپ نے سب راج دیولوک کا چھین لیا تِس پر بھی ہمارے پران کا گاہک ہے اب ہم لوگ کیا کریں برھماجی نے جواب دیا کہ ان دنوں دیتوں کی دشا اچھی ہے اور تمھارے دن کھوٹے آئے ہیں اِس لیے تم لوگ کسی پہاڑ کی کھوہ میں چھپ کر ہر چرنوں کا دھیان اور اسمرن کرو جب تمھارے دن اچھے آویں گے تب وہ اپنی کرنی کو پہونچ کر پھر تمھارا راج ہوگا یہ بات سُن کر دیوتا لوگ کسی پہاڑ کی کھوہ میں جا کر چھپ رہے اور اپنے دن کاٹ کر پرمیشور کا دھیان کرنے لگے جب وہاں رہنے سے دیوتا لوگ

بہت دُکھی ہوئے تب چھیر سمدر کے کنارے جاکر بہت عاجزی سے نارائن جی کی اُستت کی اُس سمے یہ آکاش بانی ہوئی کہ ہرنیہ کشپ دھرم اور بید اور رشیوں سے بیر و دھ کر چکا جب پرہلاد میرے بھگت کو دکھ بہت دے گا تب میں اس کو ماروں گا یہ بات سُن کر دیوتا لوگ پھر اُسی کھوہ میں آکر ہری بھجن کرنے لگے اور ہرنیہ کشپ آپ اندر آسن پر بیٹھ کر اندر پُری اور سرگ دیہ کا سکھ بھوگتا تھا اور اندر کی اپسرا اپنا ناچ اس کو دکھلا کر گندھرب لوگ گانا سُناتے تھے اور رکھیشور اور تپسی لوگ اسکے بس میں ہو کر زمین اور سمدر اور پہاڑ اور درخت وغیرہ سے بہت طرح کے رتن اور پھل اور پھول ہرنیہ کشپ کو بھینٹ دیتے تھے اُس کے پرتاپ اور ڈر سے بارھوں مہینے درخت وغیرہ میں پھل اور پھول لگے رہتے تھے اور گھی اور دودھ کی ندیاں بہتی تھیں اور ہرنیہ کشپ اپنی مایا سے برُن اور کبیر وغیرہ دسوں دگپال کا روپ رکھ کر شراب پی کر اپسراؤں سے بھوگ اور بلاس کرتا تھا اور رکھیشور اور مُن اور گئو اور براہمن اس کے ہاتھ سے بہت دُکھ پاتے تھے جب اسی طرح ہرنیہ کشپ کچھ دن گزرے تب چار بیٹے اُس کے پیدا ہوئے اُن میں تین لڑکے دیتوں کا کام کرتے تھے اور چوتھا لڑکا پرہلاد نام سب سے چھوٹا اپنا سوبھاؤ اور چلن دیوتاؤں کی طرح رکھ کر آٹھوں پہر ست اور مہاتماؤں کی سیوا اور ہری بھجن میں رہتا تھا اور سب جیوؤں میں پرمیشور کا چمتکار برابر جان کر کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتا تھا اور اندری جیت اور ست بادی ہو کر چھوٹوں کو بیٹوں کے برابر اور بڑوں کو باپ اور ایشور کے برابر جانتا تھا اور لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلتا تھا ست سنگ میں بہت پریت رکھتا تھا اس لیے مہاتما لوگ اُس کی بڑائی کہتے تھے ایسے لڑکے سے ہرنیہ کشپ کو برودھ ہو گیا اتنی کتھا سُن کر یُدھشٹھر نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ پوت کپوت ہوتے ہیں تو بھی ماں باپ اپنے بیٹے کا بُرا نہیں چاہتے اس بپریت کا کارن بتلائیے ۔

برخلاف ۱۲

پانچواں ادھیائے

بیٹھالنا ہرنیہ کشپ کا پرہلاد جی کو پڑھنے کے واسطے

نارد جی نے کہا کہ اے راجا یُدھشٹھر شکراچارج کے بیٹے سنڈا सण्ड اور مرک मर्क نام براہمن ہرنیہ کشپ وغیرہ دیتوں کے لڑکوں کو پڑھایا کرتے تھے جب پرہلاد جی پانچ برس کے ہوئے تب ہرنیہ کشپ نے اُن کو سنڈا اور مرک کو سونپ کر کہا کہ ہم نے تمھارے باپ سے پڑھا تھا پرہلاد کو تم ہمارا دھرم سکھاؤ جب پرہلاد جی وہاں اور لڑکوں کے ساتھ پڑھنے بیٹھے تب سنڈا اور مرک نے ہرنیہ کشپ کی اگیا کے موافق پرہلاد جی سے کہا کہ تو ہرنیہ کشپ کا نام جپا کر جب پرہلاد جی نے گُرو کے سمجھانے اور ڈانٹنے پر سوائے اپنے نام رام اور نارائن اور بشن بھگوان کے ہرنیہ کشپ کا نام منہ سے نہیں لیا تب گُرو نے اُس کے باپ کے پاس جا کر سب حال کہہ دیا اس لیے ہرنیہ کشپ نے ایک دن پرہلاد جی کو اپنی گود میں بیٹھا کر پوچھا کہ اے بیٹا جو تم نے اپنے گُرو سے آج تک پڑھا وہ ہم کو سُناؤ پرہلاد جی بولے کہ اے پتا میں نے سوائے رام نام کے جن کا بھجن اور جپ آٹھوں پہر کرنا چاہیے اور کچھ نہیں پڑھا ہے میری جان میں

برھما جی سے کہا کہ تم جا کر استت کرو تو کرودھ اُن کا شانت ہو تب برھما جی نے نرسنگھ جی کے پاس جا کر ڈنڈوت
اور پرکرما کر کے بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ آپ آدپرش سب جیووں کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے ہر
ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو آپ کی استت جن کا آدِ اور انت نہیں ہے برنن کر سکے اب ہرنیہ کشپ مارا گیا کرودھ اپنا
چھما کیجئے جب استت کرنے پر بھی نرسنگھ جی نے کرودھ کی درشٹ سے برھما جی کو دیکھا اور وہ مارے ڈر کے پھر آ
تب شری مہادیو جی نے دیوتاؤں کے کہنے سے نرسنگھ جی کے پاس جا کر اس طرح استت کی کہ اے دینا ناتھ آپ
اپنے بھگت کی رچھا کے لیے اوتار لیا ہے سو ہرنیہ کشپ مارا گیا اب کرودھ اپنا شانت کیجئے ایک چھوٹے دیت
مار کر اتنا غصہ کرنا نہ چاہیئے مہاپرلے میں آپ کے کرودھ سے تینوں لوک کا ناش ہو جاتا ہے سو ابھی وہ سمے نہیں
اس لیے چھما کرنا اُچت ہے نہیں تو اس کرودھ کی آگ سے سب جیو بھسم ہوا چاہتے ہیں جب شری شیو جی کی استت
کرنے پر بھی کرودھ اُن کا شانت نہیں ہوا تب اندر نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دین دیال ہرنیہ کشپ کے مارے
سے سب دیوتا خوش ہوئے جگیہ اور ہوم میں دیوتاؤں کا بھاگ وہ آپ لیتا تھا اب آپ کی دیا سے ہم لوگ
الش پاویں گے سو چھما کیجئے جب اندر کے استت کرنے پر بھی کرودھ اُن کا نہیں ہٹا تب لچھمی جی نے سنگار کر کے
کمل کا پھول ہاتھ میں لے کر وہاں جا کر ہاتھ جوڑ کہا کہ اے مہاراج میں نے آج تک ایسا تیج وان روپ آپ کا
کبھی نہیں دیکھا تھا اس لیے یہ روپ دیکھ کر مجھے ڈر لگتا ہے سو یہ روپ اپنا انتردھیان کر لیجئے جب لچھمی جی کے استت
کرنے پر بھی نرسنگھ جی نے کرودھ اپنا شانت نہیں کیا تب ہرن اور کبیر اور گندھرب اور بدیادھر آدک دیوتاؤں نے
آپس میں بچار کر کے کہا کہ یہ اوتار نارائن جی نے کیول پرہلاد بھگت کے پران بچانے کے واسطے لیا ہے پرہلاد ہی کے
بنتی کرنے سے کرودھ اُن کا چھما ہو گا یہ بچار کر برھمادک دیوتاؤں نے پرہلاد جی سے کہا کہ تم جا کر نرسنگھ جی کا کرودھ چھما کراؤ
نہیں تو تینوں لوک کا ناش ہوا چاہتا ہے یہ بات سُن کر پرہلاد جی بولے کہ بہت اچھا جوگی کا بیٹا جوگی سے نہیں ڈرتا
اُن کی آگیا سے پرہلاد جی ساشٹانگ ڈنڈوت کرتے ہوئے نرسنگھ جی کے پاس گئے اور پرکرما کر کے اُن کے چرنوں پر
اپنا سر رکھ دیا اُس وقت پرہلاد جی کا ہردے مارے خوشی کے ایسا گدگد ہو گیا کہ جس کا برنن نہیں ہو سکتا اور پرہلاد جی
اُس روپ کا کچھ ڈر نہ مان کر بڑی پریت سے ہاتھ جوڑ کر استت کرنے لگے ۔

نواں ۹ ادھیاے

کرودھ شانت ہونا نرسنگھ بھگوان کا

نارد جی بولے کہ اے یُدھشٹھر جیسے پرہلاد جی نے نرسنگھ جی کے چرنوں پر سر رکھ کر اُن کی استت کی ویسے ہی
انھوں نے کرودھ اپنا چھما کر کے پرہلاد جی کا سر پریم سے اُٹھا کر اُن کو اپنی گود میں بیٹھا لا اور اُن کے ماتھے پر ہاتھ
پھیر کر بولے کہ اے بیٹا تو مت ڈر کیا چاہتا ہے جب یہ بات کہتے ہوئے نرسنگھ جی کی ...

پرہلاد بھگت اُن کے پریم سے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے دینا ناتھ میرا جنم دیت کُل میں جو مانس
نے والے اور مدرا پینے والے ہیں ہوا ہے سو میں لڑکا اگیان آپ کی استت جن کا آد اور انت کوئی نہیں
نتا ہے بغیر آگیا آپ کے نہیں کر سکتا اور اے دینديال مجھ ادھرمی کُل کے بالک پر آپ نے دیال ہو کر
ا کی اس لیے اپنے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا ہوں اور آپ تینوں لوک کے پیدا اور پالن اور ناش
نے والے ہیں اور براہمن چاروں برن سے اپنے کو اُتم اور شودر کو سب سے چھوٹا جانتا ہے لیکن میری سمجھ میں
ہمن اُسی کو جاننا چاہیئے جو آپ کا تپ اور اسمرن کرے اور جو براہمن تم سے بمکھ رہ کر تمھارے چرنوں کی بھکت
یں رکھتا وہ نام کے واسطے براہمن ہے اور جو شودر ہر چرنوں میں بھکت اور پریم رکھ کر تمھارے نام کا اسمرن اور
جن کرتا ہے اُس شودر کو براہمن سے اچھا جانتا ہوں اور آپ سنسار میں کیوں ہر بھکتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمیوں
بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے سگن روپ دھرتے ہیں جس سے سنساری لوگ تمھارے سگن روپ کا دھیان
کے اور اُن اوتاروں کی کتھا اور لیلا آپس میں کہہ سُن کر اُس کے پرتاپ سے مُکت پاویں اور آدمی تمھارے
بھلے کے واسطے تمھارا تپ اور بھجن کرتے ہیں نہیں تو آپ کو کسی سے اپنی استت اور تپ کرانے سے کیا کام ہے
س واسطے کہ آپ سب گُن ندھان ہو کر کسی بات کا اوگُن نہیں رکھتے اور سنساری چیز کی آپ کو اِچھا نہیں ہے
آپ کی بھکت لوگ ایسی سامرتھ رکھتے ہیں کہ جو بات بھلی بُری کسی کو کہیں وہ اُسی وقت ہو جاتی ہے آپ کی
کون برنن کر سکتا ہے آپ چاہتے تو ہرنیہ کشپ کا ناش اپنی اِچھا سے کر دیتے سوائے دینا ناتھ آپ جتنا بھکت
نے سے خوش ہوتے ہیں اُتنا تپ اور جگیہ اور دان وغیرہ کے کرنے سے خوش نہیں ہوتے جو براہمن سب
اور شاستر کا جاننے والا آپ کی بھکت نہ رکھتا ہو اُس براہمن سے ڈوم ہر بھکت اچھا ہوتا ہے اور تپ آدک
نے سے کیوں اپنا ہی بھلا ہوتا ہے اور بھکت کرنے والے کے سات پُرکھا بیکنٹھ کو جاتے ہیں برہما اور مہادیو جی
برہ دیوتا اور لچھمی جی کے استت کرنے سے خوش نہ ہو کر مجھ اگیان بالک کے نبے کرنے سے آپ نے کرودھ اپنا
ما کیا اس لیے میں نے اپنے کو بڑا بھاگوان جانا اور اے ترلوکی ناتھ جس طرح سانپ کے مارے جانے سے
دلمی خوش ہوتے ہیں اُسی طرح ہرنیہ کشپ کے مارے جانے سے سنت مہاتما لوگ خوش ہوئے اور میں آپکے
س تیجوان روپ اور دانت اور ناخن سے کچھ ڈر نہ مان کر سنسار روپی مایا سے بہت ڈرتا ہوں سو دیا کر کے مجھے
س مایا روپی اندھیرے کنوئیں سے باہر نکال کر اپنی شرن میں رکھیے اور اے ترلوکی ناتھ آپ نے میرے سر پہ
پنا ہاتھ رکھ کر مجھ کو کرتارتھ کیا ایسا دینديال سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے اور آپ کا یہ روپ دیکھ کر سب دیوتا
رتے ہیں اور میں اس روپ کا ڈر نہ مان کر بہت خوش ہوں کیونکہ آپ نے یہ اوتار دھر کر میرا پران بچایا ہے پھر
ں کیوں ڈروں جس طرح جنگل میں سب جیو شیر سے ڈرتے ہیں اور بچہ شیر کا کچھ نہ ڈر کر اُس کو اپنا باپ اور رچھا
نے والا جانتا ہے اسی طرح میں بھی آپ کو اپنا باپ سمجھ کر اس بھیانک روپ سے کچھ نہیں ڈرتا لیکن دیوتاؤں کا
... کر ... واسطے دیا کر کے آپ اس روپ کو انتر دھیان کر لیجئے

جانتے ہو کہ کسی دیوتا کا جپ اور پوجن پرمیشور کے تپ اور اسمرن کے برابر نہیں ہوتا دیوتا لوگ جپ اور پوجن سے
خوش ہو کر چھوڑ دینے سے دُکھ دیتے ہیں اور نارائن جی اپنے بھکتوں پر چُوک ہونے سے بھی کرودھ نہیں کرتے
اُن کو سب جگہ موجود جان کر کہیں ڈھونڈھنے کے واسطے جانا نہ چاہیئے جس سمے اُن کا دھیان کرو اُسی سمے پرگٹ
ہو کر رچھا کرتے ہیں سو تم لوگ اپنی اندری اور من کے بس نہو اور کرودھ اور ترشنا چھوڑ کر ستوگُن سے جیوُں پیدا کھو
اور سابا چاکرمنا سے ہر چرنوں میں دھیان لگا کر پرمیشور کا نام جپا کرو تب تم کو بڑا سُکھ ملے گا جو تم لوگ میرے کہنے کا
شواس نہ مان کر ایسا کہو کہ یہ ہمارے ساتھ کا لڑکا ہو کر گیان سکھلاتا ہے اس نے کہاں سے پایا سو میں اپنے من سے
گیان تم کو نہیں بتلاتا ہوں نارد مُن کے اُپدیش سے کہتا ہوں یہ بات سُن کر لڑکوں نے کہا کہ اے پرہلاد جی ابھی
ہم بالک ہیں بُڑھاپے میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر لیں گے تب پرہلاد جی بولے کہ سُنو اندریوں کو سُکھ جوبن میں
[illegible]تا ہے اور پرمیشور کا بھجن دوسرے تن میں نہیں ہو سکتا جو تم یہ سمجھتے ہو کہ اس جنم میں سنساری سُکھ بھوگ کر لیں
[illegible] کا تن پا کر بھجن کریں گے سو آدمی کا چولا بار بار ملنا کٹھن ہے دُکھ اور سُکھ پورب جنم کے سنسکار سے ملتا ہے
اور سنساری سُکھ تھوڑے دن رہ کر ہر بھجن کرنے سے مہاپرلے تک بہت طرح کے آنند پراپت ہوتے ہیں جس طرح
آندھی درخت اور پتوں کو اُڑا لیجاتی ہے اُسی طرح تمھارے دادا اور پردادا وغیرہ بزرگوں کو کال روپی آندھی مار کر
اُڑا لے گئی اور ایک دن تمھاری بھی وہی دشا ہوگی جب مایا روپی جال میں پھنس گیا تب اُس سے نکل نہیں سکتا سو تم لوگ
بھی جب استری اور پُتر کے موہ میں پھنس کر خراب ہو جاؤ گے تب پرمیشور کا بھجن تم سے نہو گا جس طرح گائے اور بھینس وغیرہ
جنگل میں گھاس چرنے کے لالچ سے کنوئیں وغیرہ میں گر کر چوٹ کھاتی ہیں اُسی طرح آدمی مایا روپی اندھے کنوئیں
میں گر کر دُکھ پاتا ہے جو کوئی سنساری موہ چھوڑ کر ہر چرنوں میں پریم لگاتا ہے وہ مایا روپی کنوئیں سے باہر نکل سکتا ہے
سنساری سُکھ کانچ کے برابر جان کر ہر بھجن اور بھگت کرنے سے پارس پتھر کی طرح آنند ہوتا ہے یہ سُن کر لڑکوں نے
پرہلاد جی سے پوچھا کہ تم کو نارد جی کہاں ملے تھے سو بتلاؤ۔

ساتواں ادھیائے

پرہلاد جی کا اپدیش لڑکوں کا مان لینا

نارد جی بولے کہ اے جدھشٹھر اُن لڑکوں کی بات سُن کر پرہلاد جی نے کہا کہ جب ہرنیاکش ہمارے چاچا کو
باراہ جی نے مار ڈالا تھا اور ہرنیہ کشپ ہمارا باپ تپ کرنے کے واسطے مندراچل پربت پر چلا گیا تب اندر نے
وسر پا کر نمچ وغیرہ دیتوں کو لڑائی میں اپنے بل سے مار کر بھگا دیا اور دیتوں کی استریوں کو پکڑ کر دیولوک میں لے چلا
تب نارد جی سے راستے میں بھینٹ ہوئی تب اُنھوں نے اندر سے کہا کہ تم ان سب استریوں کو کیوں لیے جاتے ہو
اندر بولے کہ اے مُن ناتھ دیتوں نے ہمارا راج چھین کر ہم کو بہت دُکھ دیا ہے اس سے ہم بھی اپنا بدلا اُن سے

جانتے ہو کہ کسی دیوتا کا جپ اور پوجن پرمیشور کے تپ اور اسمرن کے برابر نہیں ہوتا دیوتا لوگ جپ اور پوجن سے خوش ہو کر چھوڑ دینے سے دُکھ دیتے ہیں اور نارائن جی اپنے بھگتوں پر چُوک ہونے سے بھی کرودھ نہیں کرتے اُن کو سب جگہ موجود جان کر کہیں ڈھونڈھنے کے واسطے جانا نہ چاہیئے جس سمے اُن کا دھیان کرو اُسی سمے پرگٹ ہو کر رچھا کرتے ہیں سو تم لوگ اپنی اندری اور مَن کے بس نہو اور کرودھ اور ترشنا چھوڑ کر ستوگن سے جیوؤں پر دَیا رکھو او ساباجا کرمنا سے ہر چرنوں میں دھیان لگا کر پرمیشور کا نام جپا کرو تب تم کو بڑا سُکھ ملے گا جو تم لوگ میرے کہنے کا شواس نہ مان کر ایسا کہو کہ یہ ہمارے ساتھ کا لڑکا ہو کر گیان سکھلاتا ہے اس نے کہاں سے پایا سو میں اپنے من سے گیان تم کو نہیں بتلاتا ہوں نارد مُن کے اُپدیش سے کہتا ہوں یہ بات سُن کر لڑکوں نے کہا کہ اے پرہلاد جی ابھی [ہم لو]گ بالک ہیں بڑھاپے میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر لیں گے تب پرہلاد جی بولے کہ سُنو اندریوں کو سب جوبن میں [ہو]تا ہے اور پرمیشور کا بھجن دوسرے تن میں نہیں ہو سکتا جو تم یہ سمجھتے ہو کہ اس جنم میں سنساری سُکھ بھوگ کر لیں [پھر] کا تن پا کر بھجن کریں گے سو آدمی کا چولا بار بار ملنا کٹھن ہے دُکھ اور سُکھ پورب جنم کے سنسکار سے ملتا ہے اور سنساری سُکھ تھوڑے دن رہ کر ہر بھجن کرنے سے مہاپرلے تک بہت طرح کے آنند پراپت ہوتے ہیں جس طرح آندھی درخت اور پتوں کو اُڑا لیجاتی ہے اُسی طرح تمہارے دادا اور پردادا وغیرہ بُڑھوں کو کال روپی آندھی مار کر اُڑا لے گئی اور ایک دن تمہاری بھی وہی دشا ہوگی جب مایا روپی جال میں پھنس گیا تب اُس سے نکل نہیں سکتا سو تم لوگ بھی جب استری اور پُتر کے موہ میں پھنس کر خراب ہو جاؤ گے تب پرمیشور کا بھجن تم سے نہو گا جس طرح گائے اور بھینس وغیرہ جنگل میں گھاس چرنے کے لالچ سے کنوئیں وغیرہ میں گر کر چوٹ کھاتی ہیں اُسی طرح آدمی مایا روپی اندھے کنوئیں میں گر کر دُکھ پاتا ہے جو کوئی سنساری موہ چھوڑ کر ہر چرنوں میں پریم لگاتا ہے وہ مایا روپی کنوئیں سے باہر نکل سکتا ہے سنساری سُکھ کانچ کے برابر جان کر ہر بھجن اور بھگت کرنے سے پارس پتھر کی طرح آنند ہوتا ہے یہ سُن کر لڑکوں نے پرہلاد جی سے پوچھا کہ تم کو نارد جی کہاں ملے تھے سو بتلاؤ۔

ساتواں ادھیاے

پرہلاد جی کا اپدیش لڑکوں کا مان لینا

نارد جی بولے کہ اے خدمشٹھر اُن لڑکوں کی بات سُن کر پرہلاد جی نے کہا کہ جب ہرنیاکش ہمارے چاچا کو [و]راہ جی نے مار ڈالا تھا اور ہرنیکشپ ہمارا باپ تپ کرنے کے واسطے مندراچل پربت پر چلا گیا تب اندر نے وسر پا کر نمچ وغیرہ دیتوں کو لڑائی میں اپنے بل سے مار کر بھگا دیا اور دیتوں کی استریوں کو پکڑ کر دیولوک میں لے چلا [ت]ب نارد جی سے راستے میں بھینٹ ہوئی تب اُنھوں نے اندر سے کہا کہ تم ان سب استریوں کو کیوں لیے جاتے ہو [ا]ندر بولے کہ اے مُن ناتھ دیتوں نے ہمارا راج چھین کر ہم کو بہت دُکھ دیا ہے اس سے ہم بھی اپنا بدلا اُن سے

لیتے ہیں یہ بات سُن کر نارد مُن بولے کہ اے اندر ان استریوں میں ہرنیہ کشپ کی استری کو جس کے گربھ میں پرہلاد ہے تُو
چھوڑ دے پرہلاد ہر بھگت ہو کر دیوتاؤں کی سہایتا کرے گا تب اندر نے اُسے نارد مُن کو سونپ دیا اور مجھ کو ہر بھگت گربھ
میں جان کر اُس کی پرکرما کر کے اندر لوک کو چلا گیا اور نارد جی نے میری ماتا کو براہمن اور رکھیشوروں کے استھان پر جہاں
وہ لوگ تپ اور اسمرن کرتے تھے لا کر رکھا سو وہی رکھیشور کھانا اور کپڑا دے کر اُس کی رچھا کرتے تھے جب کبھی میری
ماتا اپنے سوامی اور پروار کو یاد کر کے روتی تھی تب نارد مُن آدک رکھیشور اُس کو بہت طرح کا گیان سمجھا کر کہتے تھے اے
کایادھو कायाधु تو چنتا مت کر دنیا میں کبھی دُکھ ہوتا ہے کبھی سُکھ اس سے تو سنتوکھ رکھ کچھ دنوں میں تم کو ہرنیہ کشپ
تیرا پت مندراچل پربت سے آ کر تینوں لوک کا راج کرے گا اور تو رانی ہو گی میں نے اپنی ماتا کے گربھ میں وہ گیان
سُن کر یاد رکھا تھا جو تم کو سُنایا تم لوگ میری بات سچ مان کر اُسی کے موافق کرو اور نارد جی نے گیان سمجھانے کے سمے
یہ بھی کہا کہ اس استری کو یہ گیان پراپت نہ ہو گا جو گربھ میں ہے وہ یاد رکھے گا سو میں وہی گیان کہتا ہوں سُنو کہ آدمی
لڑکپن جوانی بڑھاپا تین حالتیں گزرتی ہیں اور پرمیشور پرماتما پرش جن کا تیج سب کے بدن میں رہ کر جیو آتما کہلاتا
وہ سدا ایک روپ رہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے رہت ہیں اور دُکھ اور سُکھ اُن کو نہیں ہوتا جو کوئی پرمیشور کو اس طرح جانتا
ہے وہ سدا سُکھی رہتا ہے جس طرح نیاریا مٹی کو چھان کر سونے کی چور نکال لیتا ہے اور مٹی سے کچھ کام نہیں رکھتا
اسی طرح آدمی کے بدن میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کر کے مکت پدارتھ جو سونے کے برابر ہے پراپت کر لے اور شریر کو
مٹی سمجھ کر چھوڑ دے جو لوگ دھن اور کٹمب آدک کا سُکھ چاہتے ہیں سو وہ سُکھ سدا بنا نہیں رہتا اور ہر بھجن کرنے کا
سُکھ ہر روز بڑھ کر کبھی گھٹتا نہیں ہے مہا پرلے تک بنا رہتا ہے اس لیے تم لوگ کام کرودھ لوبھ موہ کو جیت کر
بھگوان کی بھگت کرو اسی سے تمہارا بیڑا پار ہو گا اور استری پتر راج فوج قلعہ ہاتھی گھوڑا وغیرہ کچھ کام نہ آ کر مرتے وقت
کوئی بھی بچا نہیں سکتا بلکہ ایک ساعت بھر روک بھی نہیں سکتا سب مایا موہ چھوڑ کر سنسار ہی میں رہ جاتے ہیں
کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا اور قلعہ وغیرہ گرانے سے بھی جلدی گرتے اور یہ بدن ایک ساعت میں ناش ہو کر
مرنے کے پیچھے کچھ کام نہیں آتا اور آدمی آٹھوں پہر اپنے سُکھ کا سامان چاہتا ہے لیکن بغیر کرپا اور دیا پرمیشور کے
وہ سُکھ اُس کو نہیں ملتا ہے جبکہ اپنا بدن ہی ساتھ نہیں جاتا ہے تو دھن اور کٹمب وغیرہ اُس کا ساتھ کیا کر سکتے
ہیں اور پرمیشور جیسا بھگت اور اسمرن کرنے سے خوش ہوتے ہیں ویسا جگیہ اور تپ اور دان اور برت وغیرہ کے
کرنے سے خوش نہیں ہوتے اور میں نے جو نارد مُن سے سُنا تھا اُس پر وشواس کیا سو تم لوگ دیکھو کہ اُسی گیان کے
پرتاپ سے کچھ بل ہرنیہ کشپ تینوں لوک کے راجا کا جس نے میرا پران لینے کے واسطے بہت اُپائے کیے
نہیں چل سکا جو تم یہ کہو کہ ہم لوگ دیت کے لڑکے مانس کھانے والے مدرا پینے والے ہیں ہمارا تپ اور بھجن
نارائن جی کیونکر قبول کریں گے تو ایسا بچار نہ کر کے میری بات کا وشواس مانو کہ دیوتا یا دیت یا آدمی جو پرمیشور کا تپ
اور اسمرن کرے وہی اُن کو پیارا ہے دیکھو میں بھی دیت کا بیٹا ہو کر نارائن جی کی شرن گیا تو میرا پران بچا نہیں
میرے باپ نے میرا پران لینے میں کچھ اُٹھا نہیں رکھا تھا جو تمہاری ماتا اور پتا بھی ہر بھجن کرنے سے منع کریں

تم کو دکھ دیں گے تو پرمیشور کی سہایتا سے اُسی طرح کا اُن کا بل بھی تمھارے اوپر نہیں چلے گا یہ گیان سُن کر سب لڑکے
بولے کہ اے پرہلاد جی ہم لوگوں نے تمھارا اُپدیش مانا آج سے گرُو کی بات جھوٹی مان کر تمھارے کہنے کے موافق
سب کام کریں گے ۔

آٹھواں ادھیاے

نرسنگھ اوتار لینا نارائن جی کا اور مارنا ہرنیہ کشپ کو

نارد جی بولے کہ اے جدھشٹھر جب پرہلاد جی کے گیان سکھلانے سے سب لڑکے گرُو سے پڑھنا چھو
نارائن اور بشن بھگوان کا نام لینے لگے اور سنڈا مرک نے گھر سے آکر اُن کی دُشا دیکھی تب اُنھوں نے ہرنیہ کشپ کا
ڈر مان کر لڑکوں سے کہا کہ تم لوگ کیا بکتے ہو لڑکوں نے کہا کہ اس شریر میں جو بات ہم کو کرنا چاہیئے وہ ہم کرتے ہیں
تمھاری جھوٹی باتیں پڑھ کر کس واسطے اپنا جنم اکارتھ کھودیں جب گرُو کے دھمکانے اور ہرنیہ کشپ کا ڈر سُنانے پر
بھی لڑکوں نے رام نام لینا نہیں چھوڑا تب گرُو نے جانا کہ ان سب لڑکوں کو پرہلاد نے گیان سکھلا کر اپنا سا بنایا
یہ بات بچار کر جب گرُو نے پرہلاد جی پر بہت کرودھ کر کے دھمکایا اور پرہلاد جی ہنس کر چپ ہو رہے تب سنڈا مرک
وغیرہ سب لڑکوں کو ہرنیہ کشپ کے پاس لے جاکر بولے کہ اے مہاراج تمھارے لڑکے نے سب لڑکوں کو ایسا
کر وہ لوگ سوائے نارائن نام لینے کے دوسری بات منھ سے نہیں کہتے ہرنیہ کشپ یہ بات سُنتے ہی کرودھ کر کے بولا
کہ اے پرہلاد میں نے تجھ کو بہت ڈنڈ دے کر سمجھایا کہ نارائن کا نام مت لے لیکن تو میرا کہنا نہیں مانتا اس سے
میں نے جانا کہ تیری مَوت آپہونچی ہے جس طرح رکھیشور اور جوگیوں کو اندریاں دُکھ دیتی ہیں اُسی طرح تو
پیدا ہوا اس لیے تجھ کو اپنے ہاتھ سے ماروں گا دیکھوں کون رام اور نارائن تیرا پران بچاتے ہیں یہ سُن کر پرہلاد
بولے کہ اے پتا تم بشواس کر کے مانو کہ جن کی شکت سے سب جیو تینوں لوک میں رہتے ہیں اور تم راج کرتے
ابناشی پُرش سب سے بلوان سب جگہ موجود ہیں اُن سے زیادہ بہتر اور مالک تمام دنیا میں نہیں ہے اُنھیں کو
جیووں کا پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا سمجھنا چاہیئے جو کچھ وہ چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے اُن کی اچھا میں کسی کو دم
لینے کی جگہ نہیں ہے وہی آد نرنکار میری بھی رچھا کریں گے اور اے پتا تم اپنے کو تینوں لوک کا راجا جان کر
سب جیووں کو اپنے ادھین جانتے ہو جب تم نے ابھی تک من اور اندری اور کرودھ وغیرہ اپنے بس
نہیں کیا اور اُن کے ادھین رہ کر خراب ہوتے ہو تب دوسرے کو اپنے بس کیا کرو گے تم کو اُچت ہے کہ راچھسی بھاؤ
اور ادھرم کرنا چھوڑ کر من اور اندریوں کو اپنے بس میں رکھو اور ہر چرنوں کا دھیان اور اسمرن کیا کرو تب سنسار روپی
مہاجال سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤ گے سُنو جس کی مَوت نزدیک آپہونچتی ہے اُس کی بدھ ٹھکانے نہیں رہتی
سو میں جانتا ہوں کہ تمھاری مَوت آپہونچی ہے اسی سے تم پربرہم پرمیشور کو بھول گئے ہو یہ گیان سُنتے ہی ہرنیہ کشپ

بڑا کرودھ کرکے بولا کہ اے پرہلاد مجھ سے زبردست تیرا نارائن کہاں ہے اُس کو بلاؤ جو آکر تیری رچھا کرے پرہلاد جی نے
کہا کہ وہ پرمیشور سب جگہ اپنے بھگتوں کی رچھا کرنے کے واسطے موجود رہتا ہے تب ہرنیہ کشپ پرہلاد جی کے مارنے
واسطے تلوار نکال کر کھمبے کی طرف آنکھ دکھلا کر پرہلاد جی سے بولا کہ اس میں بھی تیرا نارائن ہے پرہلاد جی نے کہا کہ
ور کھمبے میں بھی دکھلائی دیتے ہیں ہرنیہ کشپ بھی من میں پرمیشور کا ڈر رکھتا تھا اس لیے ڈرتا ہوا کھمبے کی طرف
لا کہ اے پرہلاد مجھ کو اس میں تیرا پرمیشور دکھلائی نہیں دیتا تو نے جھوٹ کیوں کہا اب میں تجھ کو مارتا ہوں تیرا
ھے میں یا جہاں کہیں ہو اُس کو جلد بلاؤ کہ وہ آکر میرے ہاتھ سے تجھ کو چھڑا دے ۔ یہ بات سُن کر پرہلاد جی
تم دھیان اور اسمرن کرکے کھمبے کی طرف دیکھا ویسے ہی پرمیشور نرسنگھ اوتار جن کا تمام بدن آدمی کا اور سر
ھا دھر کر اُس کھمبھ میں دکھلائی دیے ہرنیہ کشپ نے وہ روپ دیکھتے ہی بائیں ہاتھ سے ایک گھونسا ایسا
ملہ کھمبھا پھٹ گیا اور اُس کے بھیتر سے نرسنگھ بھگوان دس جوجن کا شریر دھارن کیے اپنے بھگت کی بات سچ
نے کے لیے پرگٹ ہوئے اور بڑے کرودھ سے ایسا للکارا کہ تینوں لوک میں وہ آواز سنتے ہی برہما جی اور اندر
برہ دیوتا اور دیت اور منکھ آدک سب جیو مارے ڈر کے کانپنے لگے اور ہرنیہ کشپ نے اُن کا تیج دیکھتے ہی گھبرا کر
میں کہا کہ یہ آشچرج کا روپ میں نے آج تک کبھی نہیں دیکھا اور برہما جی نے مجھ کو یہ بردان دیا ہے کہ تو آدمی
ر دیوتا اور دیت اور پشو اور پنچھی وغیرہ کسی کے ہاتھ سے نہیں مرے گا سو یہ روپ ایسا پرگٹ ہوا کہ جس کو نہ آدمی
ہنا چاہیے نہ جانور اور برہما جی نے کہا تھا کہ تو نہ دن کو مرے گا نہ رات کو سو یہ شام کا وقت ہے اس کو نہ دن
ہنا چاہیے نہ رات اور میں نے برہما جی سے یہ بردان مانگا تھا کہ کوئی جیو تمہارا پیدا کیا ہوا مجھ کو نہ مار سکے سو
روپ برہما جی کا بنایا ہوا نہیں ہے اس سے میں جانتا ہوں کہ برہما جی کا بردان جھوٹا نہ ہو کر یہ مجھ کو ضرور مارے گا
اسی سوچ اور بچار میں کھڑا تھا کہ اُس کے ساتھی دیت نرسنگھ جی کے ڈر سے بھاگ گئے جب ہرنیہ کشپ
سامنے آکر اپنی گدا اُن پر چلانے لگا تب نرسنگھ اُس کی گدا پکڑ کر اس طرح لڑنے لگے جس طرح پہلوان لوگ
بیلوں کو کُشتی کھلاتے ہیں اور بلی چوہے کو پکڑ کر کھیل کھلاتی ہے جب اندر وغیرہ دیوتاؤں نے جو نرسنگھ بھگوان کا
رنے وہاں آئے تھے یہ دشا دیکھ کر سندیہ مان کر اپنے من میں کہا کہ جو ہرنیہ کشپ اُن سے نہیں مارا گیا تو ہم لوگوں کا
دُکھ کس طرح چھوٹے گا تب نرسنگھ بھگوان انترجامی نے دیوتاؤں کے من کی بات جان کر ہرنیہ کشپ کو پکڑ لیا اور اُسکی
سبھا کا جو کواڑ تھا اُس کی ڈیوڑھی میں اُس کو لے آئے اور لڑکوں کی طرح اپنی جانگھ پر لٹا کر پیٹ اُسکا اپنے ناخن سے پھاڑ ڈالا اُس وقت
ہرنیہ کشپ ہنسنے لگا تب نرسنگھ جی نے پوچھا کہ تو کیا ہنستا ہے ہرنیہ کشپ بولا کہ لڑتے سمے جب اندر نے مجھ کو اپنی
گدا ماری تھی تب وہ گدا میرے بدن سے چوٹ کھا کر ٹوٹ گئی تھی اور مجھ کو کچھ دُکھ نہیں پہونچا تھا سو اب ناخن سے
میرا پیٹ پھاڑا جاتا ہے یہی بات سمجھ کر مجھ کو ہنسی آئی اب میں نے جانا کہ یہ سب میرے دنوں کا پھیر ہے جو اس طرح
رتا ہوں ایسا کہہ کر جب ہرنیہ کشپ مر گیا نرسنگھ جی اُس کی آنتیں مالا کی طرح اپنے گلے میں پہن کر راج سنگھاسن پر بیٹھے
اُس وقت اُن کو بڑا کرودھ تھا جب نرسنگھ جی کا کرودھ دیکھ کر تینوں لوک کے جیو مارے ڈر کے کانپنے لگے تب دیوتاؤں نے

دسواں ادھیاے

دَیا کرنا نرسنگھ جی کا پرہلاد جی پر

نارد جی نے کہا کہ اے راجا جدھشٹھر پرہلاد جی کی استت سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے پرہلاد میں تم سے بہت خوش ہوں کچھ بردان مانگو تب پرہلاد جی ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے ترلوکی ناتھ میں نے سنساری سُکھ اس بھُولوک اور دیولوک دونوں جگہ کا دیکھا لیکن وہ سُکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا ایک دن اُس کا ناش ہو جاتا ہے جو آپ یہ کہیں کہ تو لڑکا اگیان کیا جانتا ہے اور تو نے کہاں دیکھا ہے سُو اے پربھو ہرنیہ کشپ میرا باپ تینوں لوک کا راجا ایسا پرتاپی تھا کہ جو اندر اور برن اور کُبیر آدک دیوتاؤں سے ہنس کر یہ بات کہتا تھا کہ ایسا کام تم نے کیوں کیا تو وہ ڈر کر بھاگ جاتے تھے اب اُسی ہرنیہ کشپ کو دیکھتا ہوں کہ مرا ہوا پڑا ہے گویا کبھی نہ تھا جب اپنا بدن ہمیشہ بنا نہیں رہتا تو سنساری لبسُت کا کیا بشواس ہے کہ اس کو مانگوں جس طرح اگیان بالک کو چراغ دکھلا کر اُس کے ماں باپ پھُسلاتے ہیں اُسی طرح مجھ کو آپ بردان دینے کے واسطے کہہ کر للچاتے ہیں سنسار میں تینوں لوک کے راج سے بڑھ کر اور کوئی اچھی چیز نہیں ہوتی سُو میں اُس کی بھی چاہنا نہیں رکھتا کس واسطے کہ بدن میرا ہمیشہ بنا نہیں رہے گا پھر کس آسرے پر آپ سے کوئی چیز مانگوں مجھ کو ہی ایک اچھا ہے کہ جنم جنمانتر دن رات سنت مہاتماؤں کی سنگت میں رہ کر آپ کے نام اسمرن اور چرنوں کی بھکت کرتا رہوں اور ایک ساعت بھی آپ کی یاد مجھ کو نہ بھولے سوائے اسکے اور کچھ چاہنا میری نہیں ہے اور دوسری اچھا یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اگیان سے استری پتر دھن وغیرہ سنساری سُکھ کے مایا موہ روپی اندھے کنوئیں میں پڑے ہیں ان کو گیان روپی رسی پکڑا کر اُس کنوئیں سے باہر نکال کر بھوساگر پار اُتار دیجئے جس میں اُن کا بھلا ہو اور جو آپ یہ کہیں کہ جنھوں نے جیسا جیسا کرم بھلا یا بُرا کیا ہے ویسا ویسا پھل بھوگ کریں گے سب کی مُکت نہیں ہو سکتی سُو میرے تپ اور بھجن وغیرہ شبھ کرموں کا جو پھل ہو وہ اُن کو دے کر کرتارتھ کیجئے اور اُن کے اَدھرم اور پاپ کرنے کے بدلے جو کچھ اُچت ہو وہ دنڈ مجھ کو دیجئے میں اُس کو بھوگ کروں گا لیکن وہ لوگ بیکنٹھ پاویں اور اے مہاپربھو آدمی اپنے اگیان سے آپ کی کرپا اور دَیا اور پالن کرنے پر بشواس نہ کر کے کسی اچھی چیز کے ملنے سے جانتا ہے کہ یہ چیز ہم نے اپنی محنت سے پائی اور یہ نہیں جانتا کہ سب چیز نارائن جی دے کر میرا پالن اور رچھا کرتے ہیں جو آدمی کی محنت سے کوئی چیز ملتی تو دنیا کی دولت اور سُندر استری اور سب سامان سُکھ کے اپنے گھر لے آتا اے دینڈیال سنساری آدمی دن رات دُکھ کے سمدر میں پڑا رہ کر پہلے اپنے پیٹ بھرنے کی چنتا میں کبھی بنا بھوجن رہا نہیں جاتا بیاکل رہتا ہے دوسرے سیکڑوں استری کی چاہنا رکھتا ہے ایسے مُورکھ آدمی کو گیان دے کر بھوساگر پار اُتار دیجئے جب تک آپ کی دیا اور کرپا نہو تب تک اس مایا جال سے چھوٹنا کٹھن ہے

جو آپ یہ کہیں کہ تم کو اِن لوگوں کی مُکت ہونے سے کیا لابھ ہوگا سو میرے بنے کرنے کا یہ کارن ہے کہ آپ کی ایک بار کرپا درشٹ کرنے سے اُن بیچاروں کا جو دُکھ ساگر میں پڑے ہیں بھلا ہو جائے گا یہ بات آپ کی پربھتا سے کچھ دُرلبھ نہیں ہے بڑے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ سے کرپا کرتے آئے ہیں جس طرح سمدر میں سے کوئی آدمی ایک کٹورا پانی کا لے کر اپنی پیاس مٹالے تو سمدر سوکھ نہیں جاتا ہے اسی طرح آپ کی تھوڑی کرپا کرنے میں ان کا بھلا ہو کر آپ کا کچھ گھٹ نہ جائے گا - دوہا

تلسی پنچھین کے پیے گھٹے نہ سرتا نیر	دھرم کیے دھن نا گھٹے جو سہائے رگھبیر

یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے بیٹا میں نے کرودھ اپنا شانت کیا تم کو اپنے واسطے جو کچھ درکار ہو مانگ لو لیکن تم جو دوسروں کی مُکت چاہتے ہو سو سب جیوؤں کو بیکنٹھ جانے کی اِچھا نہیں ہوتی - دوہا

مایا روپی جال میں سب کو ہے یہ حال	اپنی اپنی کھال میں سبھی جیو خوش حال

اتنی بات سُن کر پرہلاد جی بولے کہ اے جگت پالک میں نرگُن بھگت ہو کر کسی چیز کی اِچھا نہیں رکھتا دنیا میں جب کوئی آدمی کسی کے پاس جا کر کچھ مانگتا ہے تب اُس کے منہ کا تیج جاتا رہتا ہے اور بنا اِچھا کسی کے پاس جانے اور بھینٹ کرنے میں اُس کا تیج بنا رہتا ہے جو آپ کی اِچھا خاص دینے ہی کی ہے تو مجھ کو ایسا بردان دیجیے کہ جس میں مجھے کسی بات کی چاہنا نہ رہے ترشنا رکھنے سے دھرم نہیں رہتا ہے اور لاج چھوٹ جاتی ہے اور جن کو لالچ اور چاہنا نہیں رہتی وہ راجا اندر اور بھکھاری دونوں کو برابر جانتے ہیں اور جو کوئی پرمیشور کا تپ اور بھجن کر کے پرمیشور سے کچھ مانگتا ہے اُس کو مزدور کے برابر سمجھنا چاہیئے اس لیے میں کچھ نہیں مانگتا آپ کی اِچھا میں خوش ہوں یہ بات سُن کر نرسنگھ جی بولے کہ اے بیٹا تم ہمارے بڑے متر اور بھگت ہو اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ تم اپنے باپ کے سنگھاسن پر اکھنڈ چوکڑی جُگ تک راج کرو جو تمہارا دوسرا بھائی راج کرے گا تو سنساری لوگ کہیں گے کہ پرہلاد نے ہر بھگت ہونے پر بھی راج نہیں پایا اور تم کو ہماری بات ماننا چاہیئے اور تم دھیرج رکھو ہماری کرپا سے تم کو کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ کوئی بکار راج گدی کے نہیں بیاپیں گے اور ہمارے چرنوں کی پریت بنی رہے گی جس طرح پرم بھگت لوگ اور پرلوک کسی سُکھ کی چاہنا نہیں رکھتے اسی طرح تم کو بھی کچھ ترشنا نہ رہ کر جو پائے تک تمہارا جس دنیا میں بنا رہے گا یہ کہہ کر جب نرسنگھ جی گئو کی طرح پرہلاد جی کا بدن چاٹنے لگے تب پرہلاد جی نے اُن کی آگیا مان کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو میرا پتا اپنے اگیان سے آپ کے ساتھ بیر رکھ کر بھگت سے بہت تھا اس لیے آپ کو اپنے بھائی کا مارنے والا سمجھ کر اُس نے دُربچن کہا ہے سو آپ اُس کا بیٹا سمجھ کر مجھ سے کچھ بُرا نہ مانیئے گا جو کوئی پرمیشور اور بید اور شاستر اور سنت اور مہاتما کی نندا کرتا ہے وہ اس مہا پاپ کرنے سے دُکھ پا کر جلدی مرتا دکھ نہیں ہوتا اس واسطے میرا باپ نرک بھوگ کرے گا سو آپ میرے اوپر دیال ہو کر اسکا اُدھار کیجیے یہ بات سُن کر نرسنگھ جی نے کہا کہ اے پرہلاد تم اپنے باپ کا سوچ مت کرو ادھرم کرنے کے بدلے وہ نرک میں نہیں جائے گا جس کُل میں تم ایسا ہر بھگت پیدا ہو اُس کُل والے سپنے میں بھی جم دوتوں کو نہیں دیکھتے

ہم نے تمھارے اکیس پُرکھا نرک سے نکال کر سورگ میں بھیج دیے تمھارا باپ کس طرح نرک بھوگ کریگا ہمارے
بھکت کے سات پرکھا نرک سے نکل کر سورگ میں باس کرتے ہیں بید اور شاستر میں مگھہ دیش کو مرنے کے واسطے
اشدھ لکھا ہے لیکن وہاں بھی ہمارے بھکتوں کے جانے اور رہنے سے وہ پرتھوی پوتر ہو کر اُس کا دوش مٹ جاتا
ہے ادھرمی اور پاپی ہونے پر بھی تم کو اپنے باپ کا داہ کرم اور شرادھ کرنا چاہیئے جب پرہلاد جی نرسنگھ بھگوان کی
آگیا کے موافق ہرنیہ کشپ کا داہ کرم اور شرادھ کر چکے تب نرسنگھ جی نے پرہلاد جی کو راج سنگھاسن پر بٹھال کر تلک
لگایا اُس سمے سب دیت اور دیوتاؤں نے وہاں جا کر پرہلاد جی کو جتھا جوگ ڈنڈوت کی اور آشیرباد دیا اور برھما جی
آدک دیوتاؤں نے نرسنگھ جی کو ڈنڈوت اور استت کر کے بنے کیا کہ اے کرپا ندھان آپ نے بہت اچھا کیا کہ
ہرنیہ کشپ ادھرمی کو مارا اور دیا کی راہ سے مجھ برھما کا بردان بھی استھر رکھا یہ بات سُن کر نرسنگھ بھگوان بولے کہ اے برھما
اب تم کسی دیت کو ایسا بردان مت دینا سانپ کو امرت پلانا نہ چاہیئے یہ کہہ کر نرسنگھ وہاں سے انتردھیان ہو گئے
اور پرہلاد جی نے برھما وغیرہ دیوتا اور شکراچارج پروہت کی بدھ کے موافق پوجا کر کے سب دیوتاؤں کو بدا کیا اور
آپ آٹھوں پہر ہر چرنوں کا دھیان رکھ کر دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگے اُن کے راج میں دیوتا اور
رکھیشور اور گئو اور براہمن اور سنت اور مہاتما آنند سے رہ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرتے تھے کوئی جیو دُکھی نہیں تھا
اتنی کتھا سُنا کر نارد جی بولے کہ اے جُدھشٹھر تم نے ہرنیہ کشپ اور پرہلاد کے برودھ ہونے کا حال جو ہم سے پوچھا
سو ہم نے کہا یہی ہرنیہ کشپ اور ہرنیاکش دوسرے جنم میں راون اور کُمبھ کرن ہوئے اور تیسرے جنم میں ششپال
اور دنت بکر ہو کر جب شری کرشن مہاراج کے ہاتھ سے مارے گئے تب بیکنٹھ میں جا کر پرمیشور کے دوار پالک
جے بجے ہوئے جو کوئی پرمیشور کی کتھا اور لیلا سُنتا ہے وہ کرموں کی پھانسی سے چھوٹ کر سپنے میں بھی جم دوتوں کو
نہیں دیکھتا اے جُدھشٹھر تم بڑے بھاگوان اور پُورب جنم کے تپسی اور دھرماتما ہو دیکھو جب پربرھم پرمیشور کے چرنوں کا
دھیان برھما اور مہادیو جی آد دیوتا آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھ کر اُن کی آگیا پالن کرتے ہیں اور بڑے بڑے
جوگی اور رکھیشور جن کا درشن دھیان میں بھی جلدی نہیں پاتے وہی شری کرشن جی مہاراج ترلوکی ناتھ تم کو اپنا
بھکت جان کر تمھاری آگیا میں بنے رہتے ہیں اسی سبب سے بھکت بتسل نام اُن کا دنیا میں مشہور ہوا ہے
ایک بار شری مہادیو جی نے بھی اُنھیں شیام سُندر کی سہایتا سے پُر نام دیت کو مارا تھا اُسی دن سے شیو جی
ترپُرار کہلاتے ہیں اتنی کتھا سُن کر جُدھشٹھر راجا نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ اس کی کتھا بھی برنن کیجیے نارد جی
بولے کہ ایک سمے دیوتاؤں نے دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا تب سب دیت برھما جی کی آگیا سے کہ اُن کا تپ
دیتوں نے کیا تھا مے نام دانو کی شرن میں گئے سو اُس نے دیتوں کو اپنی مایا اور اندرجال کے منتر سے تین قلعے
چاندی اور سونے اور لوہے کے بمان کی طرح ایسے بنا دیے کہ وہ تینوں قلعے آکاش مارگ میں کبھی دیکھ پڑتے
تھے کبھی غائب ہو جاتے تھے جب پُر نام دیتوں کا راجا بہت دیتوں کو اُسی بمان میں ساتھ لے کر دیوتوں سے
لڑنے کے واسطے چڑھا تب اندر آدک دیوتوں نے اُس کے سامنے جا کر اپنے اپنے ہتھیار اُس پر چلائے

جب دیوتوں کے ہتھیار اُس قلعہ کی دیوار میں لگ کر ٹوٹ گئے تب دیتوں نے اپنے ہتھیار مار کر اُن کو ہٹا دیا
جب بہت لوگ تینوں لوک جیتنے پر بھی اُس قلعہ میں دن رات رہ کر آدمیوں اور دیوتوں کو دُکھ دیتے اور ڈھونڈھ
ڈھونڈھ کر مارنے لگے تب سب دیوتوں نے شری مہادیوجی کی شرن میں جا کر اُن سے سہایتا اپنی چاہی جب
شری مہادیوجی اُن کے سہایک ہو کر دیتوں کو لڑائی میں مارنے لگے تب مے دانو نے اپنی مایا سے اُس قلعہ میں
ایک کُنڈ امرت کا بنا دیا سو جتنے دیتوں کو شری مہادیوجی مار کر گرا دیتے تھے اُن کو وہ دانو اُٹھا کر اُس امرت کُنڈ
میں ڈال دیتا تھا تب وہ لوگ پھر جی کر شری مہادیوجی سے لڑنے لگتے تھے جب اسی طرح کئی دن تک
شری مہادیوجی نے دیتوں سے لڑ کر اُن کو مارا اور وہ لوگ امرت کُنڈ کے پرتاپ سے کم نہ ہوئے تب
شری مہادیوجی نے یہ دشا دیتوں کی دیکھ کر اپنا دھنکھ بان زمین پر پٹک دیا اور نارائن جی کا دھیان کرنے لگے
تب شیام سندر دین دیال نے شری مہادیوجی کو اُداس دیکھ کر برہما جی کو بچھڑا بنایا اور آپ گئو روپ بن کر اُس
کُنڈ پر جا کر امرت پینے کے واسطے جیسے مُنہ لگایا ویسے کسی دیت رکھواری کرنے والے نے کہا کہ یہ گئو امرت
پیتی ہے اُس کو مارنا چاہیئے دوسرے نے کہا کہ گئو اور بچھڑا بہت سُندر ہے پینے دو کتنا پیویں گے جب نارائن جی
نے اپنے گئو روپ کی سُندرتائی دکھلا کر رکھواری کرنے والے سب دیتوں کو موہ لیا اور ساعت بھر میں سب
امرت کُنڈ کا پی کر وہاں سے انتردھیان ہو گئے تب دیت لوگ امرت کُنڈ سوکھا دیکھتے ہی مے نام دانو کے
پاس جا کر رونے لگے مے دانو نے جب کُنڈ سوکھ جانے کا حال سُنا تب اُس نے دیتوں سے کہا کہ اے بھائی
کوئی جیو آپ پرمیشور نہیں بن سکتا جو پرمیشور کی اچھا کو ٹال سکے یہ بات کہہ کر مے نام دانو نارائن جی کو دیتوں سے
ناراض دیکھ کر اُس بن سے باہر چلا گیا اور شیام سُندر نے شری مہادیوجی کے پاس جا کر اُن کو دھیرج دیا اور ایک رتھ
اور دھنکھ بان دے کر اُن سے کہا کہ اب امرت کُنڈ دیتوں کا سوکھ گیا تم اس رتھ پر بیٹھ کر اسی دھنکھ بان سے لڑائی کرو
تمہاری جیت ہوگی یہ بات سنتے ہی شری شیوجی نے بہت خوش ہو کر نارائن جی کو ڈنڈوت کر کے بنتی کیا کہ اے
دین دیال بغیر آپ کی کرپا کے مجھ سے کیا ہو سکتا ہے جس طرح آپ دیوتوں کی رچھیا ہمیشہ کرتے آتے ہیں اسی طرح
آج بھی کرپا کر کے میری سہایتا کیجئے جب دھنکھ بان دے کر شری بیکنٹھ ناتھ چلے گئے تب شری مہادیوجی نے اُسی
دھنکھ پر ایک بان رکھ کر چلایا تو اُس بان کے لگتے ہی مایا روپی تینوں قلعے پُر نام وغیرہ دیتوں سمیت جل کر خاک ہو گئے
اور شیام سُندر کی دیا سے شری مہادیوجی نے فتح پائی اور اندر وغیرہ دیوتا اپنا راج پا کر خوش ہوئے اے یُدھشٹھر
دیکھو ایسا پرتاپ شری کرشن مہاراج کا ہے یہ مہاتم شری شیام سُندر کی سُن کر یُدھشٹھر نے اپنے کو دھن جانا اتنی
کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے پریکشت نارائن جی اپنے بھکتوں کی رچھا ضرور کرتے ہیں۔

گیارھواں ادھیائے

کہنا نارد جی کا دھرم چاروں برن اور آشرم کا راجا جدھشٹر سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت اتنی کتھا سن کر راجا جدھشٹر نارد جی کی بہت استت کر کے بولے
کہ اے منی ناتھ آپ دیال ہوکر وہ دھرم چاروں برن اور چاروں آشرم کا برنن کیجئے جس دھرم کے کرنے سے
نارائن جی پرسن ہوتے ہیں تب نارد منی نے کہا کہ اے راجا جن کسی میں یہ سب گن ہوں اس کو تم جاننا کہ اس دھرماتما
سے پرمیشور خوش ہیں اس آدمی کے پہچاننے کے واسطے یہ سب لچھن اس میں دیکھنا چاہیئے پہلے وہ سچ بولنے والا
ہوکر کبھی جھوٹ نہ بولتا ہو دوسرے وہ ہردے میں دیا رکھ کر جس کو دکھی دیکھے اپنی سامرتھ بھر اس کا دکھ چھڑانے
کے واسطے اپائے کرے تیسرے اپنے مقدور کے موافق دان دے کر اکیلے بھوجن نہ کرے اور جو چیز اچھی ملے
اس میں سے پہلے براہمن وغیرہ چاروں برن کو دے کر پیچھے سے آپ کھائے چوتھے چت اپنا پرمیشور کے بھجن اور
اسمرن میں لگائے رکھ کر نودھا بھگت ان کی کرتا رہے پانچویں بہت لالچ چھوڑ کر سنتوکھ رکھے اور سنساری مایا سے
بیرکت رہ کر سادھ مہاتما کی بھگت اور سیوا کرے چھٹویں پرمیشور کی کتھا اور لیلا پریم کے ساتھ کہہ اور سن کر جیو ہنسیا
چھوڑ دے ان سب باتوں میں جتنا بن پڑے اتنا دھیان رکھے جو آدمی ان شبھ کرموں میں سے کوئی بات نہیں کرتا
وہ جانور کے برابر ہے اور اے راجا جدھشٹر پرمیشور کی بھگت چاروں برن اور چاروں آشرم کو کرنا چاہیئے جو براہمن
اپنے کرم اور دھرم اور بید پڑھنے اور سندھیا کرنے میں ساودھان رہتا ہو لیکن پرمیشور کی بھگت نہ رکھتا ہو تو اس کا
بید پڑھنا اور سندھیا کرنا برتھا سمجھو اسی طرح چھتری اور بیش اور شودر تینوں اور گرہستھ اور برہمچاری اور بان پرستھ
اور سنیاسی چاروں آشرم کو دھیان اور اسمرن اور بھگت نارائن جی کی سچے من سے کرنا چاہیئے اسی سے بیڑا ان کا
پار لگے گا اور چاروں برن کا دھرم الگ الگ ہے اس کا حال سنو براہمن اس کو کہنا چاہیئے جس کا سب سنسکار
بدھ پوربک جنم لینے اور مونڈن اور جنیو اور بواہ کرنے کے سمے ہوا ہو اور وہ کھیت میں گرے ہوئے اناج کے
چننے اور بھچھا مانگنے سے اپنی اوقات بسر کیا کرے اور بھچھا مانگنے کا دستور یہ ہے کہ جو بھچھا بنا مانگے ملے وہ امرت
کے برابر ہے اور جو مانگنے سے ملے وہ دودھ سمان سمجھا ہے یہ دونوں طرح کی بھیکھ اچھی ہے اور جو بھچھا کسی کو
دکھی کر کے لیتے ہیں وہ بھچھا مانس کے برابر ہوتی ہے اس لیئے براہمن کو ہر روز بید اور شاستر پڑھنا اور ان کی
چرچا آپس میں رکھ کر دوسروں کو بدیا پڑھانا اچت ہے اور آپ جگیہ اور ہوم کرنا اور دوسروں سے جگیہ اور ہوم کرانا
اور دان لینا اور دوسروں کو دان دینا براہمن کا دھرم ہے اور چھتری برن کا دھرم یہ ہے کہ جگیہ اور ہوم آپ کرے
یا براہمن کے ہاتھ سے کراوے اور بید اور شاستر آپ پڑھ کر دوسروں کو بھی پڑھاوے اور آپ دان دے مگر دوسرے
سے دان نہ لیوے اور نوکری کا پیشہ کر کے سادھ اور براہمن کا بھگت ہووے اور شور بیر اور دھرماتما ہو کر اپنے سمن

اور اندریوں کو بس میں رکھے اور بیش برن کو چاہیئے کہ بیاپار کیا کرے اور نیچ بدیا میں نپُن رہے اور دیوتا اور براہمن
میں ادھینتائی سے بھگت رکھ کر چھتری اور براہمن کی برابری نہ کرے اور شودر سیوا اور ٹہل براہمن وغیرہ تینوں برن کی
جو اُس سے اُتم ہیں کر کے اپنا کٹمب پالے اور شودر کو بید کے منتر سے جگیہ اور ہوم کرنا نہ چاہیئے اور براہمن دیوتا
کے برابر ہوتے ہیں اس لیے اُن کو نوکری اور سیوا آدمی کی بہت منع ہے جو کوئی کہے کہ درونا چارج द्रोणाचार्य
ایسے مہاتمانے کس واسطے درجودھن کی نوکری کی تھی سو اُن کا حال یہ ہے کہ ایک دن اشوتھاما अश्वत्थामा
بیٹے درونا چارج نے لڑکپن میں کسی کے لڑکے کو دودھ پیتے ہوئے دیکھ کر اپنے باپ سے کہنے لگے کہ میں بھی
دودھ پیوں گا درونا چارج کو دَرِدَر کے مارے اتنا مقدور نہ تھا کہ جو دودھ مول لے کر اُس کو دیتے اُنھوں نے سفید مٹی
جس سے لڑکے لکھتے ہیں پانی میں پیس کر دودھ کی جگہ اپنے بیٹے کو دی جب اشوتھامانے اُس کو دودھ سمجھ کر پی لیا
تب درونا چارج نے من میں کہا کہ دیکھو میرے جینے پر دھکار ہے کہ پاؤ بھر دودھ بیٹے کے پینے کے واسطے میرے
کیے نہیں ہو سکتا اسی دُکھ سے درونا چارج راجا درجودھن کے پاس جا کر رہنے لگے لیکن اُنھوں نے کچھ ماہواری
تنخواہ باندھ کر اس سے نہیں لیا۔ اے جُدھشٹھر ہم نے چاروں برنوں کا دھرم تم سے کہا۔ اب استریوں کا دھرم
کہتے ہیں سنو کہ استری اپنے پت کو دیوتا اور پرمیشور کے برابر جان کر اُس کی آگیا میں رہا کرے اور میٹھا بچن بول کر
کسی کو کٹھور بچن نہ کہے اور بہت لوبھ رکھ کر اپنے سوامی اور بڑوں کی ٹہل شُدھ من سے کیا کرے اور اپنے رہنے کا
گھر شُدھ رکھے تھوڑا یا بہت جو کچھ گہنا یا کپڑا پرمیشور دے اُسی کو پہن کر خوش رہے اور سوائے سچ کے جھوٹ بات
اپنے سوامی سے نہ کہے اور سنتوکھ رکھے اور جو استری اپنے کرموں کے پھل سے بدھوا ہو جائے اُس کو کسی چیز
سے پیٹ بھر لینا اور کپڑے سے تن ڈھانپ کر پرمیشور کا بھجن اور دھیان کرنا اُچت ہے بدھوا استری کو بھوجن
آدک میں سواد کی اِچھا رکھنا اور اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر سنگار کرنا نہ چاہیئے جو استری اپنے دھرم اور کرم سے رہ کر
ایسا کرتی ہے وہ مرنے کے بعد بکنٹھ میں جا کر لچھمی جی کی طرح اپنے پت کے ساتھ سُکھ اور بلاس کرتی ہے۔
چاروں برن کے استری پُرش کو چوری وغیرہ سے بُرے کرموں سے الگ رہنا چاہیئے اور ہر روز استری اور پُرش
کے بھوگ کرنے میں جلدی سنتان پیدا نہیں ہوتی اس واسطے گیانی آدمی کو چاہیئے کہ جب استری رجسولا ہو کر
چوتھے دن اسنان کرے تبھی اُس سے بھوگ کرے تو سنتان دھرماتما پیدا ہو۔ دن میں بھوگ کرنے سے پرکاش کا
تیج اور بل اور دھرم ناش ہو جاتا ہے اور عمر کم ہو جاتی ہے اور جو کوئی رجسولا ہونے پر چوتھے دن اپنی استری
کے پاس نہ جا کر پرائی استری سے بھوگ کرتا ہے اُس کو بڑا پاپی اور ادھرمی سمجھنا چاہیئے سوائے ان چاروں
برن کے اور جو برن سنکر وغیرہ ہیں اُن کو یہ اُچت ہے کہ اُن کے کُل میں جس طرح کا دھرم اور کرم چلا آتا ہو
اُسی طرح پر وہ لوگ بھی اپنا دھرم اور کرم رکھیں۔

بارھواں ادھیاے

کہنا نارد جی کا دھرم چاروں آشرم کا

نارد جی بولے کہ اے راجا جدھشٹھر چاروں برنوں کا دھرم ہم نے تم سے کہا اب چاروں آشرموں کا دھرم جو اُنھیں کرنا چاہیئے سنو کہ برہم چاری کا دھرم یہ ہے کہ جب کسی کو برہم چرج لینے کی اچھا ہو اور اُس کے ماتا پتا آگیا دیویں تب وہ بیس برس کی عمر میں اُس کی اچھا سے گرو کے گھر جا رہے اور ایک چت ہو کر اُن کی سیوا کرے اور گرو کی آگیا سے پڑھ کر اُن کی ٹہل اور سیوا کو پڑھنے سے اُتم سمجھے اور پراتہ کال اور سندھیا کے سمے گرو ناراین اور سورج اور اگن آدک دیوتوں کی پوجا بدھ کے ساتھ کیا کرے اور سر پر جٹا رکھ کر سر اور ڈاڑھی وغیرہ کسی انگ کا بال کبھی نہ منڈاوے اور جو بھچھا مانگ کر لاوے وہ گرو کے سامنے سب رکھ دے جب گرو آگیا دیویں تب بھوجن کرے اور کرودھ کرنا اور دُربچن کہنا چھوڑ کر گرو کی نندا نہ کرے اور عطر اور پھلیل اور چندن آدک سُگندھ نہ لگاوے اور سُرمہ اور مسّی لگانا اور مانس کھانا اور مدرا پینا چھوڑ کر پانچ برس تک برہم چرج سے گرو کے گھر رہے لیکن گرو کی استری سے ہنس کر نہ بولے دُور سے ڈنڈوت کرلے اور کبھی استری پر سنگ نہ کرے بلکہ استری سے بات کرنا اور استری کا گانا سُننا چھوڑ کر اُس کے پاس اکیلے میں کبھی نہ بیٹھے جس میں اُس کا من اور اندریاں چلایمان نہ ہوں استری کو آگ اور پرش کو گھی کے برابر سمجھنا چاہیئے سو گھی آگ کا ساتھ پاکر کبھی بے پگھلے نہیں رہتا چوبیس برس کی عمر میں جب اُس کا گرہستی کرنے کے واسطے چاہے تو اچھے کُل میں بیاہ کر کے گرہستھ دھرم سے رہے اور جو بیاہ کرنے کی اچھا نہ ہو تو جنم بھر گرو کے گھر رہ کر کسی استری کو بُری نگاہ سے نہ دیکھے اور بان پرستھ کا دھرم یہ ہے کہ جب گرہستی میں پچاس برس کی عمر ہو تب اپنی استری سمیت جنگل میں پرمیشور کا تپ اور اسمرن کرے اور سوا کند مول آدک کے کھیت کا بویا اناج نہ کھاوے اور جو کند مول آدک نہ ملے تو درخت کا پتہ کھا کر رہے لیکن پھل اور پتہ درخت میں سے نہ توڑے زمین پر گرا ہوا کھاوے اور جنگل میں استری سمیت اکیلی جگہ رہ کر چھال کا کپڑا پہنے اور جو اتتھ اور بھکھاری آجاوے اُس کو بھی وہی پھل اور کند مول کھلا کر اُسی پھل آدک سے ہوم کیا کرے اور مکان وغیرہ چھوڑ کر برسات میں بیچ میدان کے بیٹھے اور جاڑے میں جل باس کر کے گرمی میں پنچ اگن تاپے اس طرح کا تپ ایک برس یا دو برس یا چار برس یا آٹھ برس یا بارہ برس جہاں تک ہو سکے وہاں تک تپ کر کے برہم کا بچار کرتا رہے تو وہ برہم روپ ہو جاتا ہے۔

تیرھواں ادھیاے

کہنا نارد جی کا کتھا سنیاس دھرم کی راجا جدھشٹھر سے

نارد جی بولے کہ اے راجا جدھشٹھر بان پرستھ پچھتر برس کی عمر میں سنیاس لیکر دنڈ کمنڈل دھارن کرے

اور دھرم سنیاسی کا یہ ہے کہ پہلے جس طرح براہمنوں نے بید منتر سے اُس کے گلے میں جنیو پہنایا تھا اُسی طرح
منتر پڑھ کر جنیو گلے سے اُتار ڈالے اور پہلے آشرم کا دھرم چھوڑ دے اور کسی نگر اور گاؤں میں ایک رات سے زیادہ
نہ رہے لیکن بھچھا مانگنے کے واسطے بستی میں جاکر جو کچھ سادھارن سے دودھ بھچھا ملے اُس کو بے کرشاستر کے
موافق کرم اپنا کرتا رہے اور کچھ بستر آدک اپنے پاس نہ بٹورے اکیلا رہ کر ڈنڈا اور کمنڈل ایک ساعت نہ چھوڑے
اور سب جیوؤں میں دیا رکھ کر ہر چرنوں کا دھیان کرتا رہے اور برہم کا پرکاش جڑ اور چیتن سب تن میں برابر سمجھے
اور کسی کو اپنا چیلا نہ بنا دے اور مٹھ آدک اپنے رہنے کے واسطے نہ بنوا کر بستی کے باہر رہے اور کھانے اور کپڑے کا
سوچ نہ رکھ کر بید اور شاستر پڑھنے اور سننے کا بہت ابھیاس رکھے اور سنسار کو سپنے کے برابر سمجھ کر مرنے کا سوچ اور
جینے کی خوشی نہ کرے اتنی کتھا سُنا کر نارد جی بولے کہ اے راجا جدھشٹھر ہم نے برہم چاری اور بان پرستھ اور سنیاسی کا
دھرم تم سے کہا اب ایک سنیاسی کا اتہاس کہتے ہیں سُنو کہ پرہلاد جی راج پر بیٹھ کر ایک سمے اپنے دیش میں سیر
کرنے کو نکلے جہاں کہیں کسی گیانی کا حال ملتا تھا وہاں جاکر اُس کے ساتھ بڑے پریم سے ہر چرچا کرتے تھے سو
ایک دن ریوا ندی रेवानदी کے کنارے پہونچ کر کیا دیکھا کہ اودھوت دتاترے दत्तात्रेय نام بہت لپشٹ اور
نجوان ننگے سر ندی کے کنارے پڑا ہوا پرمیشور کے دھیان میں لین ہے پرہلاد جی اُس اجگر مُن کو دیکھتے ہی پالکی پر
سے اُتر پڑے اور اُس کے پاس جاکر ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے پرم ہنس مورت تم ہم کو بڑے مہاتما اور گُن وان
دکھائی پڑتے ہو تم کچھ کھانا اور کپڑا آدک اپنے پاس نہیں رکھتے ہو اور سنساری بیوہار سے رہت ہو کر کچھ اُدم بھی نہیں
کرتے اور نہ کسی سے کچھ مانگتے ہو تس پر بھی تم بہت موٹے تازے دکھلائی دیتے ہو اور ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ
بنا اُدم کیے کسی کو روپیہ نہیں ملتا اور بغیر روپیہ کے دنیا کا سُکھ نہیں ملتا اور دنیا کے لوگ بہت اُدم کرنے پر
بھی دُبلے رہتے ہیں اس کا کارن کیا ہے سوائے اس کے اور جو کچھ گیان تم کو پرمیشور نے دیا ہو وہ بھی تھوڑا سا
کہو یہ بات سنتے ہی اجگر مُن اُٹھ بیٹھے اور پرہلاد جی کو ہر بھگت جان کر بولے کہ اے پرہلاد جی تم نے جو پوچھا کہ تو
کچھ اُدم نہیں کرتا اور موٹا تازہ دکھلائی دیتا ہے سو اس کا حال سنو کہ میں نے دنیا میں اُدم کر کے بہت روپیہ کمایا لیکن
میری ترشنا یعنی ہوس نہیں مٹی جب میں نے دیکھا کہ تُو بھروپی کمنڈل میرا کسی طرح نہیں بھرتا اور جتنا روپیہ زیادہ
جمع کرتا ہوں اُتنا ہی لالچ زیادہ ہر روز بڑھتا ہے تب میں نے بچار کیا کہ آدمی کا تن پا کر کس واسطے اپنا جنم اکارتھ
کھوؤں جو اسی طرح سنساری مایا میں پھنسا رہ کر ایک دن مر گیا تو نرک میں جاکر ضرور دُکھ پاؤں گا اسلیے سنساری
ترشنا چھوڑ کر آٹھوں پہر پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتا ہوں جن کے ہردے میں ہر چرنوں کا باس رہتا ہے وہ
لوگ بیفکر رہ کر موٹے رہتے ہیں اور دنیاوی فکر رہنے سے آدمی دُبلا ہو جاتا ہے اور باہر کا اندھکار سُورج کے
پرکاش سے ہٹتا ہے اور ہردے کا اندھکار پرمیشور کی بھگت کرنے سے مٹتا ہے اور تم نے جو یہ کہا کہ تو کوئی چیز اپنے
پاس نہ رکھ کر کسی سے کچھ نہیں مانگتا سو میں نے بہت سے دولتمندوں کو دیکھا ہے کہ وہ لوگ روپیہ جمع کرنے سے
ہمیشہ فکر میں رہ کر پہلے تو راجا کا ڈر رکھتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ کچھ الزام لگا کر ہمارا روپیہ چھین لے اور دوسرے چور اور

ڈاکو کا ڈر اور کھٹکا رہنے سے رات کو اچھی طرح نیند نہیں آتی تیسرا ڈر اپنے ناتے داروں کا لگا رہتا ہے کہ وہ
اسی فکر میں دن رات رہتے ہیں کہ کس طرح ان کا روپیہ ہم کو ملے اسی سبب سے روپیہ جمع کرنے والوں کو سکھ نہیں
ملتا جس طرح مکھیاں بہت محنت کر کے چھتے میں شہد جمع کر کے مارے کنجوسی کے اس کو آپ نہیں کھا سکتی ہیں اور
جب بہت سا شہد اس میں اکٹھا ہوتا ہے تب کول اور مسہر آدک چھتے میں آگ لگا کر شہد نکال کر اپنے گھر لیجاتے
ہیں اور ان مکھیوں کو شہد اکٹھا کرنے میں سوائے دکھ کے سکھ نہیں ملتا ہے اسی طرح روپیہ جمع کرنے والوں کو
بھی بہت دکھ ہو کر وہ روپیہ ان کے کام نہیں آتا اسی واسطے میں سنساری موہ چھوڑ کر برکت ہو گیا جس طرح اجگر
سانپ چلنے کی طاقت نہ رکھ کر ایک جگہ پڑا رہتا ہے اور پرمیشور اسی جگہ اس کو اہار پہونچاتے ہیں اسی طرح
میں بھی بڑا رہ کر دن رات پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتا ہوں جو کوئی کچھ پار بدھ انسار دے جاتا ہے
اسی کو کھا کر سنتوکھ رکھتا ہوں - دوہا

اجگر کریں نہ چاکری پنچھی کریں نہ کام		داس ملوکا یوں کہیں سب کے داتا رام	

اے پرہلاد جو کوئی دیا کر کے مجھ کو کھیر پوری دے گیا تو میں اس کو کھا کر کچھ بکھان اس کا نہیں کرتا
اور جو کوئی دربچن کہہ کر ساگ روٹی الونی کھلا جاتا ہے تو اس سے کچھ دکھ نہ مان کر یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب میرے
کرموں کے انسار ہوتا ہے اور کسی دن بھوجن نہ ملنے اور اپاس کرنے پر بھی خوش رہ کر یہ جانتا ہوں کہ آج میرے
بھاگ میں بھوجن نہیں لکھا تھا اور جو کوئی کبھی میرے بدن میں چندن وغیرہ خوشبو لگا کر اچھا کپڑا اور گہنا پہنا کر
ہاتھی یا گھوڑے یا سکھپال میں بٹھا دیتا ہے اور کبھی زمین پر دھور میں پڑا رہتا ہوں تو مجھ کو اس کے ملنے کا سکھ
اور چھوٹنے کا دکھ نہیں ہوتا اس طرح میں خوشی سے اپنا جنم کاٹتا ہوں سوائے پرہلاد جی یہ جیو چوراسی ۸۴ لاکھ جون
بھگت کر آدمی کا چولا پاتا ہے جو کوئی بھرت کھنڈ میں چیتن چولا آدمی کا پا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں کرتا ہے
اس کو بڑا ابھاگی اور مورکھ سمجھنا چاہیئے پرہلاد جی یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور اجگر مُن سے بدا ہو کر اپنے گھر آئے۔

چودھواں ۱۴ ادھیاے

کہنا نارد جی کا دھرم گرہستھ آشرم کا راجا جدھشٹھر سے

نارد جی نے کہا کہ اے راجا جدھشٹھر اب ہم گرہستھ آشرم کا دھرم کہتے ہیں سنو کہ جب برہم چاری بید آدک
پڑھ کر گرہستھی کرنا چاہے تو اپنے دیش کے راجا سے جا کر کہے کہ ہم بدیا پڑھ چکے اب تمھارے نگر میں گرہستھ آشرم
ہو کر رہیں گے تب راجا کو اچت ہے کہ اس کی بدیا کی پریچھا لیوے اور اپنے خزانے سے روپیہ دے کر اس کا
بواہ اچھے کل میں کرا دیوے اور گرہستھ ہونے کے بعد وہ براہمن اپنے دھرم کے موافق ادم کر کے اپنے کٹب کو
پالے اور چاروں برن کے گرہستھ کو چاہیئے کہ ہر روز جتھا شکت دان اور پن کرے اور جس کے گھر کوئی چیز

دان دینے کو نہ ہو اُس کو جس سے کچھ بھوجن کرنے کو ملے اُس میں سے کچھ بھوجن گرہستھ کو برہم چاری اور بان پرستھ
اور سنیاسی کے کھانے اور کپڑے کی خبر ضرور لینا چاہیئے کس واسطے کہ ان تینوں آشرم والوں کو دھن جمع کرنا
منع ہے اور گرہستھ آشرم کو ہر روز پتروں کا شرادھ اور ترپن کرکے اماوس اور پورنماسی اور سنکرات اور دوادشی
اور بتی پات اور اپنی برس گانٹھ کے دن کچھ دان دینا ضرور ہے اور جو براہمن کُرچھیتر اور گیا اور کاشی اور پراگ
اور متھرا اور اجودھیا اور ہردوار اور بیجناتھ اور جگن ناتھ جی وغیرہ تیرتھوں پر رہتے ہیں اُن کو درب وغیرہ دان
دینے سے سَوگُنا پھل ملتا ہے لیکن براہمن کو نارائن روپ سمجھ کر دان دیوے اور گرہستھ ہر روز کتھا اور لیلا پرمیشور
کی سُن کر ہر چرنوں کا دھیان اور اسمرن رکھ کر ایسا جانتا رہے کہ آتما سب جیوؤں میں برابر ہے جس طرح سونے
اور مٹی کا برتن پانی بھر کر رکھ دو تو چندرما اور سورج کی چھایا دونوں برتن میں برابر پڑتی ہے اسی طرح جیو آتما جو
پرمیشور کا پرکاش ہے اُس کو براہمن اور چھتری اور چانڈال اور پشُو اور پنچھی وغیرہ سب کے تن میں برابر سمجھ کر
کسی جیو کو دُکھ نہ دینا چاہیئے آتما میں کچھ براہمن اور چھتری اور شودر برن کا بھید نہیں ہوتا اور گرہستھ کو دھرم کی کمائی
سے دیوتوں کے نام پر جگیہ اور ہوم کرنا اور بھکھاری اور کنگالوں کو کھانا اور کپڑا دینا اور اپنے کٹمب اور پریوار والوں کی
پالنا اُچت ہے لیکن من سے گھر والوں کو ایسا سمجھے کہ جس طرح رات کو چاروں طرف کے مسافر ایک جگہ ٹھہر کر
صبح ہوتے وقت الگ الگ ہو جاتے ہیں پھر اُن کا ساتھ نہیں رہتا اسی طرح سنساری جیو اپنے اپنے کرموں
کے پھل سے اونچے اور نیچے کُل میں جنم لے کر اکٹھا ہوتے ہیں اور پورب جنم کے سنسکار سے اپنا اپنا بدلا لیکر
مرنے کے پیچھے نہ معلوم کس جون میں چلے جاتے ہیں اس لیے ان سے بہت محبت نہ رکھے اور کام کرودھ لوبھ
موہ اپنے دشمنوں کو جیت کر پت برتا استری کے برابر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مکت ہووے نہیں تو پھر
یہ تن ملنا بہت کٹھن ہے اور اُدھرم اور پاپ کرنے سے نرکوں کا دُکھ ضرور بھوگ کر سدا آواگون میں پھنسا رہیگا
اور مرتے وقت ہاتھی اور گھوڑا اور روپیہ وغیرہ کچھ ساتھ نہیں جاتا اس لیے روپیہ پاکر دان اور دھرم کرنا چاہیئے
جو سُوم لوگ روپیہ چھوڑ کر مر جاتے ہیں اُن کو جم پُری میں چوروں کی طرح ڈنڈ ملتا ہے اور جن پریوار والوں کو جھوٹ
سچ بول کر جنم بھر پالتا ہے وہ لوگ اُس دُکھ میں کچھ سہایتا نہیں کرتے اور اپنا بدن سڑ گل کر کچھ کام نہیں آتا ہے
اس لیے آدمی کو اپنا پرلوک بنانے کے واسطے براہمن کو دیوتا کے برابر سمجھ کر اچھا بھوجن کھلانا اور اس کی
سیوا کرنا اُچت ہے اِس میں پرمیشور بہت پرسن رہتے ہیں گرہستھ کو اپنے پریوار والوں کا جو کوئی مر جاوے
کریا کرم کرنا ضرور ہے تیرتھ پر رہنے سے آدمی کا من اُدھرم کی طرف نہیں جاتا ہے اور کسی جگہ رہنے میں
چت پاپ کی طرف دوڑتا ہے اور کلجگ باسی جیو پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے اور کتھا اور لیلا سُننے
سے کرتارتھ ہوتے ہیں -

پندرھواں ۱۵ ادھیائے

کتھا گرہستھ آشرم کی

ناردجی بولے کہ اے راجا یُدھشٹھر گرہستھ آشرم کو دیوتا اور پتروں کے نام پر جگیہ اور شرادھ وغیرہ میں اچھے کلین اور کریاوان اور بید اور شاستر جاننے والے اور ہر بھگت براہمن کو بھوجن کرانا چاہیئے ایسے براہمن کے بھوجن کرانے سے بہت پُن ہوتا ہے جس طرح اچھی زمین میں تھوڑا اناج بونے سے بھی پیدا ہوتا ہے اور اوسر زمین میں بونے سے کچھ پیدا نہیں ہوتا دیوکرم اور پترکرم میں تین براہمن سے کم نہ کھلاوے اور جگیہ اور شرادھ میں کسی جیو کو نہ مارے دیوتا پتر لوگ جیو ہنسا کرنے سے خوش نہیں ہوتے ہیں اور سب جگیوں سے گیان جگیہ یعنی پرمیشور کی کتھا اور کیرتن کہنا اور سُننا بہت اُتم اور پوتر ہے اور سب دھرموں سے بڑا دھرم یہ جانو کہ منسا باچا کرمنا سے کسی کا بُرا نہ چاہے اور سنتوکھ رکھے جس کو سنتوکھ نہیں ہوتا وہ بڑا پنڈت اور گیانی ہونے پر بھی نرک میں جاتا ہے اور گرہستھ کو پرتگیا بات کی کرنا نہ چاہیئے جو اپنے دھرم کے برخلاف چلتا ہے اور جو برہم چاری اپنے برت اور دھرم کو چھوڑ کر اُس پر (عہد) نہیں چلتا ہے اور جو بان پرستھ اپنے تپ اور دھرم کو نہیں کرتا ہے اور جو سنیاسی لالچ رکھ کر اپنی اندریوں کا سکھ چاہتا ہے ایسے لوگ نام کے واسطے آشرم کا روپ بنائے ہیں اُس دھرم کا پھل اُن کو نہیں ملتا اور اے راجا چاروں برن اور چاروں آشرم کو اُچت ہے کہ چیتن چولا پا کر دو طرح کا کرم کریں ایک پربرت دوسرا نربرت شاستر کی آگیا کے موافق پربرت کرم کرنے والا جیو چندرمنڈل کی راہ سے دیولوک وغیرہ میں جا کر اپنے کرموں کا سُکھ بھوگتا ہے اور مُدت پوری ہو جانے پر پھر سنسار میں جنم لے کر آواگون سے نہیں چھُٹی پاتا ہے اور نربرت کرم کرنے والا سورج منڈل کی راہ سے بیکنٹھ میں پہونچ کر جنم اور مرن سے چھوٹ جاتا ہے سو ہم نے تم کو دونوں راہیں بتلا دی ہیں جو گرہستھ ہمارے کہنے یعنی شاستر کے موافق اپنے کرم اور دھرم سے رہے وہ پرم ہنس کی پدوی کو گرہستھ آشرم میں بھی پا سکتا ہے اور جو کوئی سنیاس اور بیراگ لیکر پھر گرہستی کی چاہنا کرتا ہے اُس کو کُتے کے برابر جو اُبانت کرکے پھر کھا لیتا ہے سمجھنا چاہیئے پرمیشور کی مایا میں سنساری لوگ لپٹ کر خراب ہو رہے ہیں جس طرح رتھ میں جوتا ہوا گھوڑا رتھ کو جدھر چاہتا ہے اُدھر کھینچ کر لے جاتا ہے رتھ کا کچھ بس نہیں چلتا اسی طرح رتھ روپی بدن کا گھوڑا چنچل من اپنے کرموں سے جس لوک میں چاہتا ہے لیجاتا ہے اس لیے منگھ کا تن پا کر شبھ کرم کرکے سورگ اور بیکنٹھ کا سُکھ بھوگنا چاہیئے اور گیان بھگت کی بڑی پدوی سے جس بھکت اور بھجن کے پرتاپ سے میں برہماجی کا بیٹا ہوا وہ کتھا سُنو کہ پچھلے مہاکلپ میں میں اُپ برہن نام گندھرب بہت سندر پیدا ہو کر گانا اچھا جانتا تھا اور بہت سندر ہونے سے استریاں مجھ کو چاہتی تھیں سو میں بھی اُن پر موہت ہو کر اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتا تھا ایک دن میں بشو سرج دیوتا کی سبھا میں جا کر گانے لگا

اُس وقت چت میرا ایک استری سے اُن دنوں بہت پھنسا تھا اُس سے گانا میرا نہیں بن پڑا اور اُنکار کھیشور کی بدصورتی دیکھ کر میں نے ہنس دیا اسی ارادہ سے اُس دیوتا نے مجھ کو شاپ دیا کہ تو شودر ہو جا تب میں دوسرے جنم میں اُسی شاپ کے کارن ایک براہمن کی داسی کا بیٹا ہوا وہاں پر ست سنگ اور ہر بھجن کرنے کے پرتاپ سے مجھ کو یہ نارد پدوی ملی سُوا سے جُدھشٹھر تم بڑے بھاگوان ہو کہ جن پر برھم پرمیشور کا نام لینے اور بھجن کرنے سے آدمی کرتارتھ ہو کر ایسی پدوی کو پہونچتا ہے وہی پر برھم پرمیشور شری کرشن جی دن رات تمھارے سامنے رہ کر تم کو اپنا بڑا جانتے ہیں ایسا بھاگ دوسرے کا ہونا دُربھ ہے اور ہم لوگ رکھیشور اور دیوتا لوگ بھی اُنھیں کا درشن کرنے کے واسطے تمھارے پاس آیا کرتے ہیں سو شیام سُندر کے درشن اور پوجن کرنے سے تمھاری مُکت ہونے میں کچھ سندیہ نہیں ہے یہ بات سنتے ہی راجا جُدھشٹھر اور ارجن نے شری کرشن مہاراج کے پریم میں ڈوب کر بڑا سوچ کر کے من میں کہا کہ دیکھو پرمیشور ترلوکی ناتھ کو ہم نے اپنا بھائی جان کر اُن سے ناتے داروں کی طرح کام لیا جب ایسا جانا دونوں بھائی شیام سندر کے چرنوں پر سر رکھ کر رونے لگے تب شیام سُندر نے اشارے سے نارد مُن سے کہا کہ تم نے کس واسطے میرا بھید کھول دیا اب یہ لوگ ناتے داری کی محبت چھوڑ کر مجھ کو پرمیشور بھاؤ سمجھیں گے نارد جی بولے کہ اے دینا ناتھ آج تک یہ آپ کی مایا میں لپٹے تھے اب اُن کا مُوہ چھُڑا کر کرتارتھ کر دیجئے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت یہ سب مُہما اور بڑائی شیام سندر کی سنتے ہی راجا جُدھشٹھر نے بہت خوش ہو کر بڑے پریم سے شری کرشن جی اور نارد مُن کی بُدھ سے پوجا کی اور اُسی دن سے جُدھشٹھر شیام سُندر کو پورن برھم جان کر اُن کا دھیان اور اسمرن کرنے لگے اور نارد مُن وہاں سے برھم لوک کو چلے گئے۔

اسکندھ آٹھواں

پرمیشور کا ہر اوتار لے کر گج کو گراہ سے بچانا اور باؤن اوتار دھر کر تین پگ پرتھوی راجا بل سے دان لینا

پہلا ادھیاے

کہنا شکدیو جی کا کتھا منونتروں کی

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی راجا سوایمبھو مُن स्वायम्भुवमनु کے بنش کا حال میں نے اب منونتروں کے نام اور جس جس منونتر میں جو جو اوتار پرمیشور نے لیے تھے اُس کی کتھا سنا چاہتا ہوں سو کہیئے شکدیو جی بولے اے راجا پریچھت سوایمبھو مُن سے لیکر آج تک چھ منونتر گزرے ہیں سو پہلے منونتر کی

گیا جس میں وہی سوایمبھومن راجا ہو کر دو بیٹے اور تین بیٹی رکھتے تھے تیسرے اور چوتھے اور پانچویں اسکندھ میں تم سے کہہ چکا ہوں اُنھیں کی تیسری کنیا اکوتی نام سے جو رچ پرجاپت کو بیاہی گئی تھی اُسی منونتر میں جگیہ بھگوان نے اوتار لیا ایک سمے راجا ہوا یمبھومن سُبھدرا ندی کے کنارے ایک پیر سے کھڑے ہو کر تپ کرتے تھے اُس سمے راچھسوں نے آ کر اُن کا تپ کھنڈن کرنے کے واسطے چاہا تب اُنھیں جگیہ بھگوان نے راچھسوں کے ہاتھ سے سوایمبھومن کو بچا کر تینوں لوک کی لچھمی سمیت راج بھوگا یہ سب کتھا پہلے منونتر کی ہے دوسرا سوارو چکھ स्वारोचिष نام مُن اگن کا بیٹا ہوا اُس میں دیوتا آدک مُن کے بیٹے اور رُوچن نام اندر اور تکھتا तुषिता آدک دیوتا اور اُورجستمبھ ऊर्जस्तम्भ آدک سپت رکھ ہوئے اور شرس शिरस नाम رکھیشور کے یہاں بھو विभव نام پرمیشور نے اوتار لیکر اٹھاسی ہزار رکھیشوروں کو گیان اُپدیش کیا تیسرا اُتّم نام مُن راجا پریہ برت کا بیٹا ہوا اُس میں پون آدک مُن کے بیٹے ہوئے اور ستیہ جت نام اندر اور ستیہ آدک دیوتا اور پرمیشور آدک سپت رکھ ہوئے اور دھرم کی سُنیتا نام استری سے ست سین نام پرمیشور نے اوتار لے کر پاپی اور دُشٹوں کو ناش کر کے ست کو استھر کیا - چوتھا تامس نام مُن اُتّم کا بھائی ہوا اُس میں پرتھو وغیرہ مُن کے بیٹے اور بشکھ विशिख نام اندر اور ستیک सत्यक آدک دیوتا اور جوت دھرم وغیرہ سپت رکھ ہوئے اور ہر میدھا رکھیشور کے یہاں پرمیشور نے ہر نام اوتار لیکر گراہ سے گجیندر کو چھوڑایا اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے بنے کیا کہ اے مہاراج جس طرح پرمیشور نے گج کو گراہ سے چھوڑایا تھا اُس کی کتھا کہیئے -

دوسرا ادھیائے

کہنا شکدیو جی کا کتھا گجیندر اور گراہ کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت پرمیشور ابناشی پُرش جنم لینے اور مرنے سے رہت ہیں برہما جی وغیرہ دیوتا بھی اُن کے آد اور انت کو نہ جان کر نرنکار روپ اُن کا پرکٹ نہیں دیکھ سکتے جب کبھی ہر بھگتوں پر دُکھ پڑتا ہے تب وہ اپنے بھگت کی رچھا کرنے کے واسطے سگن اوتار لیکر سنسار میں ایک نام اپنا پرکٹ کر دیتے ہیں اسی طرح ہاتھی کا پران بچانے کے واسطے بھی ہر نے اوتار دھارن کیا تھا اور کتھا اُس کی اس طرح پر ہے کہ ایک پہاڑ ترکوٹ त्रिकूट نام دس ہزار جوجن لمبا اور چوڑا اور اونچا چھیر سمدر میں تھا جس کے تین شکھر سونے اور چاندی اور لوہے کے تھے اور اُس شکھر میں بہت طرح کے اچھے اچھے رتن ایسے جڑے تھے کہ جن کا پرکاش سورج سے بھی ادھک تھا اُس پہاڑ پر دیوتا اور گندھرب آدک اپنی اپنی استریوں سمیت رہ کر بہار کرتے تھے اور وہاں سنگ مرمر کے کُنڈ بنے تھے اور بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولی بولتے تھے ایسا عمدہ باغیچہ بہت طرح کے پھل اور پھولوں سے پھولا ہوا وہاں پر بنا تھا جس کے دیکھنے سے من سب کا موہ جاتا تھا اور چار کوس تک اُن پھولوں کی سُگندھ جاتی تھی

اُس پہاڑ پر ایک بہت بڑا تالاب تھا جس میں کمل پھولے ہوئے تھے اور بہت سے کچھ مچھ گراہ آدک اُس میں رہتے تھے ایک دن گجیندر سب ہاتھیوں کا راجا جو اُس پہاڑ پر رہتا تھا جیٹھ مہینے میں دوپہر کے وقت پیاسا ہو کر ہزار ہتھنی اور کئی ہزار بچوں کو ساتھ لیے ہوئے اُس تالاب پر پانی پینے کے واسطے چلا تو مد بہنے سے اُس کے چاروں طرف بھونرے گونجتے تھے جب وہ اپنی اُمنگ سے کہ دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتا تھا راستے میں جھومتا اور درختوں کو گراتا اور پتے کھاتا ہوا تپن کا مارا ہوا جا کر تالاب میں گھسا اور پانی پی کر اپنی ہتھنی اور بچوں کو سونڈ سے پانی پلا کر اُن کے ساتھ کلول کرنے لگا تب اُس کے اُدھار کا وقت نزدیک پہونچنے سے ایک گراہ نے جو اُس سے بھی ادھک بلوان تھا آ کر ہاتھی کا پچھلا پیر پانی کے بھیتر پکڑ لیا تب گراہ اور گج سے لڑائی ہونے لگی کبھی گجیندر اپنے بل سے گراہ کو کھینچ کر سوکھے میں لے آتا تھا اور کبھی گراہ اُس کو پانی میں لے جاتا تھا جب اس طرح اُن دونوں کو لڑتے ہوئے ہزار برس بیت گئے اور کوئی ہتھنی اور بچہ اپنا اپنا بل کرنے پر بھی گجیندر کو گراہ سے چھڑا نہ سکا تب اُنھوں نے ہار مان کر سمجھ لیا کہ اب ہاتھی کا پران نہیں بچ سکتا ہم لوگ اس کے ساتھ اپنا پران کیوں دیں جب سب ایسا بچار کر ہاتھی کو وہاں اکیلا چھوڑ کر جنگل میں چلے گئے تب گجیندر نے جس کا پران گلے میں آ رہا تھا اُن سب کے چلے جانے سے گھبرا کر بچار کیا کہ دیکھو ایسے بڑے دُکھ میں بھی کوئی میرا ساتھ نہ دے کر ہتھنی اور بچوں نے بھی مجھ کو اکیلا چھوڑ دیا اور اُن کی مدد سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا اس سے میں نے جانا کہ میرے پورب جنم کے پاپ نے گراہ ہو کر میرا پیر پکڑا ہے جیسا کرم میں نے کیا تھا ویسا پھل بھوگتا ہوں اور یہ سب دیوتا اور گندھرب وغیرہ اپنے اپنے بمانوں پر بیٹھے ہوئے میری لڑائی کا تماشا دیکھتے ہیں اُن میں سے بھی کوئی میرا پران نہیں بچاتا اس لیے اب میں اُس پربرہم پرمیشور کو جو کال وغیرہ سب کے مالک ہیں دھیان کروں اور اُن کی شرن میں جاؤں تو میرا پران بچے نہیں تو اب بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے ایسا بچار کر وہ ہاتھی نارائن جی کے چرنوں کا دھیان سچے من سے کرنے لگا۔

تیسرا ادھیائے

گجیندر کا پربرہم کی استت کرنا

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکشت اُس وقت گجیندر نے اپنے پورب جنم کے پُن سے پرمیشور کو دھیان میں نمسکار کر کے کہا کہ میں اُن بھگوان کی شرن میں آیا ہوں جن کی کرپا سے سنسار کے سب جو چیتن ہوتے ہیں اور سب جیووں کی جڑ وہی ہیں اور سارا سنسار انھیں سے پیدا ہو کر اُن کے آشرے پر رہتا ہے اور وہ پرمیشور مہاپرلے میں بھی ناش نہ ہو کر ہمیشہ بنے رہتے ہیں جس طرح لڑکا نٹ اور بھان متی کے کھیل کو نہیں پہچانتا اُسی طرح برہما جی وغیرہ دیوتا بھی اُن کے آد اور انت کو نہیں جانتے جیسے آگ کی چنگاری اُڑتی ہے اور

سورج کا پرکاش چھید میں سے ذرہ کے برابر دکھلائی دیتا ہے ویسے ہی جن پربرہم کے سامنے دیوتا لوگ چنگاری اور ذرہ کے برابر ہوتے ہیں انھیں پرمیشور کو ڈنڈوت کرتا ہوں اور جن کے بہت سے نام اور روپ ہو کر پرکٹ ہیں کوئی روپ اُن کا دکھلائی نہیں دیتا اور وہ آپ مُکمت روپ ہو کر سب کام کرتے ہیں اُن کو میں نمسکار کرتا ہوں جن پرمیشور کی شرن میں ایسا پشُ آیا ہوں اور جو ابناشی پرش مجھ کو اس پھند سے چھُڑانے والے اور ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ کے دینے والے ہیں اُن کو نہ استری کہہ سکتے ہیں نہ پُرش نہ پتسگ کہہ سکتے ہیں اور سب جیووں میں اُنھیں کا تیج رہتا ہے ایسے سب جگت بیاپک رام کے میں شرن آیا ہوں جو پرمیشور سب گنُوں سے بھرے رہ کر جوگیشوروں کو جوگ اور تپ کرنے کا پھل دیتے ہیں وہی دینا ناتھ اس سمے میری رچھا کریں سوا ان کے اب میں کسی کا بھروسا نہیں رکھتا اے دین دیال مہا پربھو میں اس گراہ کے مُنھ سے چھوٹنے کو یہ استُت نہیں کرتا ہوں بلکہ مایا روپی جال سے چھوٹنے کے لیے میں کہتا ہوں اس لیے مجھ دین پر دیال ہو کر میرا دُکھ دُور کیجئے اور اے پربرہم پرمیشور تینوں لوک کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے سوا تمھارے دوسرا کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو دینوں کا دُکھ چھُڑا سکے اور اے جگت گرو جب تک آدمی اپنی سامرتھ اور پریوار والوں کا آسرا رکھتا ہے تب تک کچھ اچھا اُس کی پوری نہیں ہوتی سو میں بھی تمھاری مایا میں لپٹ کر اپنی ہتھنی اور بچوں کا بھروسا رکھنے سے اس دُردشا کو پہونچا اب اُن کا آسرا چھوڑ کر تمھاری شرن آیا ہوں سو اے دین دیال مجھ کو اب اپنے مرنے کا کچھ ڈر نہ ہو کر کیول اس بات کا بڑا سوچ ہے کہ سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ گجیندر کا دُکھ نارائن جی کی شرن جانے سے نہیں چھوٹا اس بات کی لاج رکھ کر میرا یہ دُکھ دُور کیجئے نہیں تو آپ کی شرن میں کوئی نہ آویگا آپ انترجامی ہیں بہت کیا کہوں - اے راجا پریچھت یہ استُت سُنتے ہی پرمیشور انترجامی ہرا اوتار نے گجیندر کو مہا دُکھی جان کر اُسی سمے سُدرشن چکر اپنا اُٹھا لیا اور گروڑ پر بیٹھ کر بیکنٹھ سے چلے جب گجیندر نے جس کا پران کنٹھ میں آلگا تھا دیکھا کہ بیکنٹھ ناتھ سُدرشن چکر ہاتھ میں لیے گروڑ پر چڑھے آکاش مارگ سے میری رچھا کرنے کو چلے آتے ہیں تب اُس نے ایک پھول کمل کا اپنی سونڈ سے توڑ لیا اور اُس کو اونچا کر کے پُکارا کہ اے نارائن اے جگت گرو اے دینا ناتھ اے بھگونت اے دُکھ بھنجن اے شیام سندر اے جوت سروپ میں آپ کی شرن ہو کر ڈنڈوت کرتا ہوں جلد میری خبر لیجئے جیسے ترلوکی ناتھ نے یہ دین بچن اُس دُکھیارے کا سُنا ویسے ہی سُدرشن چکر سمیت گروڑ پر سے کود کر پیدل دوڑے اور وہاں پہونچتے ہی سُدرشن چکر سے گراہ کا منھ چیر کر مار ڈالا اور ہاتھی کو تالاب میں سے کھینچ کر باہر نکال لیا -

چوتھا ادھیائے

گندھرب تن پانا گراہ کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جس سمے گراہ مارا گیا اُس سمے دیوتوں نے خوشی سے نقارہ بجا کر

پھولوں کی برکھا ہر بھگتوں نے اوپر کی اور سب رکھیشور آدک استت کرنے لگے اور وہ گراہ پرمیشور کے چھونے سے
مرتے ہی ایک پُرش بہت سُندر راجسی پوشاک اور زیور پہنے ہوئے بن کر نارائن جی کے چرنوں پر گر پڑا اور
اُس نے استت اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاراج میں پچھلے جنم میں ہُو ہُو نام گندھرب تھا ایک دن
اپنی استریوں کو بمان پر بیٹھا کر سیر کرنے کو چلا تو جنگل میں ایک بہت اچھا تالاب دیکھ کر استریوں سمیت اس میں
جل بہار کرنے لگا اُسی جگہ دیول رکھ بھی نہاتے تھے سو میں نے اپنی اگیانتا اور استریوں کے کہنے سے اُن کو ہنسے
ہنسی کرنے کے لیے نہاتے ہوئے غوطہ مار کر اُن رکھیشور کی ٹانگ پکڑ کر پانی کے بھیتر کھینچ لی جب وہ گر پڑے
تب میں پاؤں اُن کا چھوڑ کر تالاب سے باہر نکل آیا اور اپنی استریوں سمیت ہنسنے لگا تب دیول رکھ نے کرودھ
کر کے مجھ کو یہ شاپ دیا کہ اے گندھرب تو نے ہنسی سے ہمارا پیر گراہ کی طرح پکڑ کر کھینچا ہے اس لیے میں پرمیشور
سے چاہتا ہوں کہ تو گراہ تن میں جنم لے کر پشو اور آدمی کا پیر پانی کے بھیتر پکڑا کرے گا یہ شاپ سنتے ہی میں نے
بہت شرمندہ ہو کر اُن سے کہا کہ میں نے اپنے کیے کا پھل پایا لیکن اب آپ یہ بتلائیے کہ اس شاپ سے
اُدھار کب ہوگا تب رکھیشور بولے کہ تو کئی ہزار برس تک گراہ جون میں رہ کر ایک دن گجیندر کا پیر پکڑے گا اور جب
بیکنٹھ ناتھ ہاتھی کے چھڑانے کے واسطے آ کر تجھ کو اپنے سُدرشن چکر سے ماریں گے تب تو پھر گندھرب کا تن
پاوے گا سو اُن رکھیشور کی کرپا سے آج آپ کا درشن جو برھما جی اور شری مہادیو جی آدک کو بھی جلدی نہیں ملتا
میں پا کر کرتارتھ ہوا اب آپ کی کرپا ہو تو اپنے لوک کو جاؤں جب وہ گندھرب پرمیشور سے بدا ہو کر ڈنڈوت
کر کے بمان پر بیٹھ کر اپنے لوک کو چلا گیا تب ہر بھگوان کی آگیا سے اُس ہاتھی نے بھی وہ تن چھوڑ کر مکت پائی اور
اندرودمن इन्द्रद्युम्न راجا یعنی (وہی ہاتھی) چتربھج روپ ہو گیا اور ڈنڈوت اور استت اور پرکرما کرنے کے پیچھے
ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دینا ناتھ میں پورب جنم میں اندرومن نام راجا تھا اور دن رات ہر چرنوں کا دھیان لگائے
راج کاج کرتا تھا ایک دن اگست جی میرے پاس آئے اور میں جپ اور دھیان کر رہا تھا اُس سمے میں اپنے
اگیان سے اُن کا آدر نہ کر کے چپ چاپ اُسی طرح بیٹھا رہا تب اگست جی میرے اوپر کرودھ کر کے بولے کہ
اے راجا کس شاستر میں لکھا ہے کہ جب براہمن اور رکھیشور یا بیشنو کسی کے مکان پر آوے اور مکان کا مالک
اُس کا آدر نہ کر کے متوالے ہاتھی کی طرح بیٹھا رہے اس لیے میں پرمیشور سے چاہتا ہوں کہ تو ہاتھی کا تن پائے
یہ شاپ سنتے ہی میں نے لجت ہو کر اُن سے کہا کہ اے مُن ناتھ میں نے اپنی کرنی کا پھل پایا لیکن اب آپ
یہ بتلائیے کہ اس تن سے میرا اُدھار کب ہوگا یہ سن کر مُن ناتھ نے کہا کہ جب گراہ تیرا پاؤں تالاب میں پکڑے گا
تب بیکنٹھ ناتھ تجھ کو چھڑانے کے لیے آویں گے اور گراہ کو مار کر تجھے مکت دیں گے سو میں اگست مُن کی دیا سے
آپ کا درشن پا کر کرتارتھ ہوا جب اس طرح بہت سی استت اندرومن نے ہاتھ جوڑ کر کی تب نارائن جی پرسن ہو کر
بولے کہ اے اندرودمن جو کوئی مجھ کو اور تجھ کو اور اس پہاڑ اور چھیر سمدر اور کوستبھ مُن اور شنکھ چکر گدا پدم میرے
ہتھیاروں کو اور مجھ کچھ آدک میرے اوتاروں کو اور گنگا جی آد تیرتھ اور دُھرو اور پرہلاد آد جو میرے بھگت ہیں اُن کو

پچھلی رات اُٹھ کر دھیان کرے گا اُس کو بُرے سپنے کا پھل نہ ہوگا اور جو سنساری جیو اس گجیندر موکش کی استت کو میرے واسطے پڑھیں گے اُن کو میں انت سمے اسی طرح مکت دوں گا جس طرح تیرا اُدھار کیا یہ کہہ کر ہر بھگوان نے اندرومن کو اپنے گرڑ پر بیٹھالیا اور شنکھ بجاکر بیکنٹھ کو چلے گئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرچھیت جس طرح ہاتھی کو گراہ پکڑے تھا اسی طرح سب سنساری جیو کال کے مُنھ میں پڑے ہیں جب گجیندر نے دین دُکھی ہوکر نارائن جی کو پکارا تب پرمیشور نے اس کو گراہ کے منھ سے چھڑایا اسی طرح جب آدمی پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے تب جنم اور مرن سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاتا ہے اور جو کوئی مصیبت میں اس گجیندر موکش کی کتھا کا دھیان کرے گا نارائن جی ضرور اُس کی مصیبت کو دُور کر دیں گے -

پانچواں ادھیاے

کہنا شکدیوجی کا کتھا کچھپ اوتار کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرچھیت ہر ایک منونتر میں جو اکہتر چوکڑی جُگ کا ہوتا ہے نارائن جی ایک اوتار لیکر دھرم کی رچھا کرتے ہیں چوتھے منونتر میں ہر اوتار ہوا تھا اُس کی کتھا تم کو سُنائی اور پانچواں مَن رَیوت रैवत نام تامس तामस کا بھائی ہوا اس میں بل بندھیہ बलिविन्ध्य آدک مَن کے بیٹے اور بھو विभव نام اندر اُوردھ باہو ऊर्ध्वबाहु آدک دیوتا اور ہرنیہ سووم हिरण्यरोम آدک سپت رکھ ہوئے اور شبھر शुभ्र رکھیشو کی بیکنٹھا نام استری سے بیکنٹھ بھگوان کا اوتار ہوا اور شمیر پربت پرست لوک کے سامنے دوسرا بیکنٹھ لچھمی جی کے رہنے کے واسطے بنایا اس اوتار کے گنوں کو کوئی برنن نہیں کرسکتا - چھٹواں چاک چھکھ चाक्षुष نام مَن ہوا اس کے پُر پُرو पुरु آدک بیٹے ہوئے اور اس منونتر میں متر روپ मित्ररूप نام اندر اور اَپھو آدک دیوتا اور ہربسو हर्यश्व آدک سپت رکھ ہوئے اور براج बिराज کی دیو بھوتا نام استری سے اَجِت نام اوتار پرمیشور کا ہوا جنھوں نے چودہ رتن نکالنے کے واسطے دیوتا اور دیتوں سے سُمدر کو متھن کرایا اور آپ کچھوے کا اوتار لے کر مندراچل پربت کو جو متھانی بنانے سے ڈوبا جاتا تھا اپنی پیٹھ پر اُٹھالیا اتنی کتھا سُن کر راجا پرچھیت نے پوچھا کہ اے شکدیوسوامی بھگوان نے کس طرح پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر لیکر سُمدر کو متھن کرایا اور اُس میں سے چودہ رتن نکالکر دیوتوں کو اَمرت پلایا سو کتھا دیا کر کے سُنائیے میرا مَن ہر چرِت سننے سے نہیں اگھاتا یہ سُن کر شکدیوجی نے بہت خوش ہوکر کہا کہ اے راجا دیوتا اور دیت دونوں بھائی کشپ جی کے بیٹے ہوکر آپس میں دشمنی رکھتے ہیں کبھی اندر دیتوں کو جیت کر دیوتوں سمیت راج کرتے ہیں اور کبھی دیت لوگ دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کرتے ہیں جسطرح یہاں سنساری جیو پرتھوی پر چلتے پھرتے ہیں اُسی طرح دیولوک وغیرہ میں یہی پرتھوی ہوکر رکھیشور اور دھاتا لوگ آکاش مارگ سے وہاں چلتے پھرتے ہیں سو ایک سمے اندر جب راج سنگھاسن پر تھے تب ایراوت ہاتھی پر

چڑھ کر کہیں کو جاتے تھے راہ میں درباسا رکھیشور کو جو اپنے چیلوں سمیت چلے آتے تھے دیکھ کر اندر نے ڈنڈوت کیا
تب رکھیشور نے بڑی خوشی سے ایک مالا پھولوں کا جو اپنے گلے میں پہنے تھے اُتار کر اندر کے پاس بھیج دیا جب اُنکا
چیلا مالا لیکر اندر کے پاس گیا تب اندر نے وہ مالا اُس سے لے کر ہاتھی کے مستک پر دھر دیا اور ابھمان سے یہ بولا
کہ اس سے بڑھ کر سگندھ والے اچھے اچھے پھول دیولوک میں ہوتے ہیں اور ہاتھی نے وہ مالا سونڈ سے گرا کر
پیر کے نیچے روند ڈالا جب اس چیلے نے جا کر یہ سب حال رکھیشور سے کہدیا تب دُرباسا رکھیشور کرودھ کر کے
بولے کہ اے اندر تو نے راج اور دھن کے غرور سے میرے مالا کا نرادر کیا اِس لیے تیرا راج جاتا رہے جب
دیتوں نے درباسا رکھیشور کے شاپ دینے کا حال سُنا اور لڑائی کر کے اُن کا راج چھین لیا تب اندر نے دیوتوں
سمیت بھاگ کر برہما جی سے بنے کیا کہ اے مہا پربھو درباسا کے شاپ دینے سے میرا راج اور دھن جاتا رہا آپ
کچھ سہایتا کیجئے برہما جی بولے کہ میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتا چلو نارائن جی سے بنتی کریں اُن کی دیا سے تمہارا
دُکھ چھوٹ جائے گا یہ بات کہہ کر برہما جی نے اندر آدک دیوتاؤں کو اپنے ساتھ لے لیا اور چھیر سمدر کے کنارے پر جا کر
یہ استت پرمیشور کی کی اے دینا ناتھ میں آپ کی کرپا سے سب جیوؤں کو اُن کے کرم کے موافق چوراسی لاکھ جون میں
جنم دیتا ہوں لیکن آپ اپنی اچھا سے دیوتا اور براہمن اور بھگتوں کا دُکھ چھڑانے کے واسطے اوتار لیتے ہیں میرے
کرنے سے کچھ نہیں ہو سکتا اِن دنوں دُرباسا رکھ کے شاپ سے دیوتوں کا راج دیتوں نے چھین لیا ہے اس سے
دیوتا لوگ بہت دُکھی ہو کر آپ کی شرن میں آئے ہیں آپ دیاوان ہو کر اُن کا دُکھ دُور کیجئے سوائے آپ کے اور
کوئی دوسرا مالک اور بڑا نہیں ہے جس سے جا کر اپنا دُکھ کہیں سنسار میں آپ کا نام دین دیال پرگٹ ہے سو
اُن کو دین جان کر دیال ہو جیئے اور شرن آئے کی لاج رکھ کر سہایتا کیجئے -

چھٹواں ادھیاے

درشن دینا پرمیشور کا برہمادک دیوتوں کو

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھیت جب برہما جی وغیرہ دیوتوں کے استت کرنے سے بیکنٹھ ناتھ پرسن
ہوئے تب اُنھوں نے ہزار سورج کے برابر تیجمان روپ سے گرڑ پر آ کر دیوتوں کو درشن دیا وہ پرکاش دیکھتے ہی
سوائے برہما جی کے اور سب دیوتوں کی آنکھیں جھپک گئیں اور سُدرشن چکر آدک آٹھوں ہتھیار شستر اُن کے اپنا اپنا
روپ دھارن کیے چاروں طرف کھڑے تھے سو برہما جی نے ڈنڈوت اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے
دینا ناتھ جل پرتھوی اگن بایو آکاش سب آپ ہی ہیں ہم مہادیو جی اور دچھ پرجاپت آدک دیوتا آپ کے سامنے
چنگاری کے برابر ہو کر کچھ سامرتھ نہیں رکھتے اور آپ سدا آنند مورت رہتے ہیں کون ایسا ہے جو آپ کے آد
اور انت اور مہما کو برنن کر سکے جس میں دیوتوں کا بھلا ہو وہ کیجئے تب پرمیشور نے جل بہار کرنا بچار کر کہا کہ اے برہما

اے سہانُندری اس امرت کے پینے کے واسطے ہم لوگوں میں جھگڑا ہے اس لیے ہم اپنی خوشی سے تم کو پنچ ٹھہرا کر
چاہتے ہیں کہ یہ امرت تم اپنے ہاتھ سے بانٹ کر سب کو پلا دو جب موہنی روپ بھگوان اُن کی ! توں پر کچھ دھیان
نہ کر کے آگے چلے اور دیتیوں نے اُن کے چرنوں پر گر کر امرت بانٹنے کے واسطے بہت بنتی کی تب موہنی روپ
بھگوان نے دیتیوں کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا جب وہ مسکرانا دیکھ کر دیت لوگ سب اچیت ہو گئے تب موہنی روپ
بھگوان نے دیتیوں کو اپنے روپ پر موہت دیکھ کر کہا کہ تم لوگ مجھ بیشیا استری سے کہاں کی جان پہچان رکھ کر امرت
بانٹنے کے واسطے پنچ ٹھہراتے ہو گیانی کو کبھی بیشیا کا بشواش کرنا نہ چاہیئے اور جو تم امرت بانٹنے کے واسطے ایسی ہی
ہٹھ کرتے ہو تو میرے نکٹ امرت نکانے میں تمہارا اور دیوتوں کا پرشرم برابر ہے تمہاری خوشی ہو تو میں آدھا آدھا
امرت دونوں کو پلا دوں اور تم لوگ جو اُدھرم سے سب امرت لینا چاہتے ہو تو میں ایسی جھوٹی پنچایت نہیں کرتی
یہ بات سُن کر دیتیوں نے کہا کہ اے پران پیاری تم سچ کہتی ہو ہم لوگ اُدھرم سے سب امرت اکیلے پینا چاہتے
تھے اب ہم نے تم کو اپنا پنچ مانا ہے اس کارن ہم لوگ تمہاری اگیا مانیں گے جو چاہو سو تم کرو جب موہنی روپ
بھگوان نے جانا کہ دیت لوگ اچھی طرح ہمارے بس ہو چکے تب دیت اور دیوتوں سے کہا کہ تم لوگ اسنان کر کے
پوتر ہو کر اگن میں آہُت دیو اور دونوں الگ الگ پنگت باندھ کر کشا کے آسن پر بیٹھو تو میں امرت بانٹ کر پلا دوں
جب موہنی روپ بھگوان کے کہنے سے دیوتا اور دیت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر الگ الگ بیٹھے تب موہنی روپ
بھگوان دیتیوں سے بولے کہ میں پہلے دیوتوں کو امرت دے کر پیچھے تم کو پلاؤں گی دیتیوں نے کہا کہ ہم کو تمہارا کہنا
منظور ہے یہ سنتے ہی موہنی روپ بھگوان نے کلسا امرت کا اُٹھا لیا اور دیوتوں کی پنگت میں جا کر اُن کو امرت پلایا
اور دیتیوں کی طرف ترچھی چتون سے دیکھنا شروع کیا تو دیت لوگ اُسی چتون کے مد سے متوالے ہو کر پینا امرت کا
بھول گئے جب موہنی روپ بھگوان سب دیوتوں کو امرت پلاتے ہوئے پنگت کے بیچ میں جہاں سورج اور چندرما
بیٹھے تھے پہونچے تب راہُ نام دیت نے کلسا امرت کا دیکھ کر بچار کیا کہ اس استری نے ہم لوگوں کو اپنے روپ پر
موہت کر کے امرت دیوتوں کو پلا دیا اور دیتیوں کو امرت پینے سے نراس رکھا جب ایسا بچار کر اُس دیت نے
اپنا روپ دیوتوں کے برابر بنا لیا اور سورج اور چندرما کے بیچ میں بیٹھ کر امرت پیا تب سورج اور چندرما نے چلا کر
موہنی روپ بھگوان سے کہا کہ یہ دیت ہے جیسے یہ بچن موہنی روپ بھگوان نے سُنا ویسے ہی بچا ہوا امرت
چندرما پر گرا کر سُدرشن چکر سے راہُ کا سر کاٹ لیا لیکن وہ دیت امرت پینے کے پرتاپ سے نہیں مرا سر اور دھڑ
اُس کا دُو روپ ہو کر الگ الگ اُٹھ کھڑا ہوا سورج اور چندرما نے موہنی روپ بھگوان سے کہا کہ اے مہاراج
اب اس کو نہ ماریئے چھوڑ دیجئے کیونکہ جتنے ٹکڑے اس کے ہوں گے امرت پینے کے پرتاپ سے اُتنے ہی
روپ ہو کر جیتے رہیں گے یہ سُن کر موہنی روپ بھگوان نے راہُ سے کہا کہ تو نے دیوتوں میں بیٹھ کر امرت پیا ہے
اس سے تو دیتیوں کا بھچھن اور سُوبھاؤ چھوڑ دے سورج آدک سات گرہوں کے ساتھ رہ کر اپنی پوجا لیا کر
اُسی دن سے نو گرہ ہوئے اس کے سر کو راہُ اور دھڑ کو کیت کہتے ہیں سورج اور چندرما کے بتلانے سے

موہنی روپ بھگوان نے راہُ دیت کا سر کاٹ لیا تھا اسی سبب سے اُن سے دشمنی رکھ کر جب اماوس کے دن اور
پورنماسی کی رات کو بہت پرکاش سورج اور چندرما میں ہوتا ہے تب وہی راہ اور کیتُ آکر ان کو نگلنا چاہتے
ہیں جس کو چندر گرہن اور سورج گرہن کہتے ہیں اُس وقت بھگوان کی اگیا سے سُدرشن چکر اُن کی رچھا کرتے
ہیں اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجا موہنی روپ بھگوان نے امرت پلا کر سُدرشن چکر کو واسطے رچھا کرنے
سورج اور چندرما کے وہاں چھوڑا اور آپ انتر دھیان ہو کر بیکنٹھ کو پدھارے بھگوان نے یہ بچار کر دیتوں کو
امرت نہیں پلایا کہ وہ لوگ امرت پینے سے امر ہو کر سنساری جیووں کو دُکھ دیں گے ان کو امرت پلانا ایسا ہے
جیسے کوئی سانپ کو دودھ پلاوے -

دسواں ادھیاے

لڑائی ہونا دیوتا اور دیتوں سے

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجا امرت نکالنے میں محنت دیوتا اور دیتوں کی برابر تھی لیکن جس کو نارائن جی
دیتے ہیں وہی پاتا ہے جس طرح آدمی اپنے فائدے کے واسطے بہت تدبیر کرتے ہیں اُن میں جس پر بھگوان کی کرپا
ہوتی ہے وہی اپنا مطلب پاتا ہے نہیں تو بغیر مرضی پرمیشور کے سب محنت اُس کی بیکار جاتی ہے اسی طرح
دیتوں کی دشا ہوئی اے راجا جب موہنی روپ بھگوان وہاں سے انتر دھیان ہو گئے تب سب دیت لوگ ہوش
میں آکر کہنے لگے کہ وہ سُندری سب امرت دیوتوں کو پلا کر کہیں چلی گئی اُن دیتوں میں جو بدھمان تھے اُنھوں نے
کہا کر کلا امرت کا تمھارے ہاتھ لگا تھا تم لوگوں نے اپنی اگیا نتا سے ایک استری پر موہت ہو کر امرت اُسکو
دیدیا وہ موہنی روپ نارائن جی تھے جنھوں نے دیوتوں کی سہایتا کرنے کے واسطے ہم کو دھوکھا دے کر امرت
لے لیا یہ سمجھتے ہی دیت لوگ کرودھ کر کے دیوتوں سے لڑائی کرنے کے واسطے تیار ہوئے تب دیوتوں نے
لڑائی کی تیاری کی دیوتوں کی طرف راجا اندر ایراوت ہاتھی پر چڑھے اور چندرما اور سورج اور برن اور کبیر آدک
سینا پتیوں کو اپنے ساتھ لیا وہ لوگ اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے اور بہت طرح کے ہتھیار لیے رتھ اور گھوڑا
اور ہاتھی اور بمان آدک پر بیٹھ کر رن بھوم میں آئے اور دیتوں کی طرف راجا بل بہت اچھے گہنے اور کپڑے پہنکر
پربھاس نام بمان آکاش گامی پر جو مے نام دانو نے اُس کو بنا دیا تھا سوار ہوا اور ہیگریو हयग्रीव اور دو
مور دھا मूर्धा بپرچتی विप्रचित्ति اور کال نیم آدک اس کے سینا پتیوں نے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر
بہت طرح کے ہتھیار باندھ لیے اور شیر اور بچھو اور مچھلی آدک اُس بمان پر چڑھ کر لڑائی میں آئے اُس وقت
دونوں فوج میں مارو باجا بجنے اور بہت طرح کے جھنڈے پھرانے سے کیسی شوبھا معلوم دیتی تھی جیسے دوسرا
چھیر سمدر وہاں پرگٹ ہوا اور اتنی فوج دونوں طرف تھی کہ جس کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا تھا پھر دیوتا اور دیت

اپنی برابروالی جوڑی کو دیکھ کر سوار سے سوار اور پیدل سے پیدل لڑنے لگے اس طرح دونوں طرف سے تلوار اور
بھسنڈی اور تیر اور سانگ ور ترشول اور بجر آدک بہت طرح کے ہتھیار چلنے لگے جیسے ساون بھادوں میں بہت
برکھا ہوتی ہے راجا بل سے سانگ اور بجر اور ترشول آدک بہت طرح کے ہتھیار چل کر ایسا دیا سنگرام ہوا جس میں
خون ندی کی طرح بہہ نکلا اور ہتھیاروں کی گھٹا چھا کر تلوار بجلی کی طرح چمکتی تھی جب اُس لڑائی میں پرمیشور کی کرپا سے
دیوتوں نے بہت دیتوں کو مار ڈالا اور اندر نے مارے بانوں کے راجا بل کو گھبرا دیا تب اُس نے سامنے لڑنے کی
سامرتھ نہ رہنے سے مایا جدھ کرنا شروع کیا اور اپنا بمان آکاش میں لے جاکر دیوتوں کی فوج پر ہتھیار اور پہاڑ اور
آگ اور خون اور پیپ وغیرہ برسانے لگا اور ننگی ننگی راچھسیاں کھڑگ اور کھپر لیے دیوتوں کی فوج میں آپہونچیں
اور چاروں طرف سے سمدر کا پانی چڑھا آتا دکھائی دینے لگا یہ دشا دیکھتے ہی دیوتوں نے گھبرا کر نارائن جی کا اسمرن
کر کے اُن سے سہایتا چاہی تب دینڈیال انترجامی اپنے بھگتوں کا دُکھ دیکھ کر اُسی سمے گڑر پر چڑھے اشٹ بھجی
سُورت سے ہتھیار دھارن کیے ہوئے دیوتوں کی فوج میں آئے اور اُن کو دھیرج دے کر کہا کہ تم لوگوں نے
امرت پیا ہے مرنے سے بے ڈر ہو کر دیتوں سے لڑو وہ تم کو نہیں جیت سکیں گے تب بھگوان کا درشن پانے اور
اُن کے دھیرج دینے سے سب دیوتا بہت بل پاکر پھر دیتوں سے لڑنے لگے جب نارائن جی کو دیکھتے کال نیم دیت
شیر پر چڑھا ہوا اُن کی طرف دوڑا اور ایک ترشول اُن پر چلایا تب بیکنٹھ ناتھ نے وہ ترشول پکڑ کر سُدرشن چکر سے اُس کا
سر باہن سمیت کاٹ ڈالا جب کال نیم کا مرنا دیکھ کر مالی اور سُمالی دیت بھگوان کے سامنے لڑنے آئے تب شیام سُندر
نے اُن کا سر بھی سُدرشن چکر سے گرا دیا پھر مالوان دیت نے آکر ایک گدا نارائن جی پر اور دوسری گدا گڑر پر ماری
سُو مہاپربھو نے اُس کا بھی سر سُدرشن چکر سے کاٹ لیا -

گیارھواں ادھیائے

بجے ہونا دیوتوں کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھشت بیکنٹھ ناتھ کے آتے ہی دیتوں کی سب مایا اس طرح جاتی رہی جس طرح
سپنے کا دُکھ جاگنے سے جاتا رہتا ہے اور دیوتوں کو بڑا بھروسہ ہو کر راجا اندر اور راجا بل سے پھر سنگھ جُدھ ہونے لگا
تب راجا اندر نے کہا کہ اے راجا بل تم نٹوں کی طرح چھل کر کے ہمارا راج لینا چاہتے ہو شور بیروں کی طرح سامنے
ہو کر جُدھ کرو آج دیتوں کو مار کر سب دنوں کا بیر تم سے لوں گا یہ بچن سُنتے ہی راجا بل بولے کہ اے اندر ابھی
چار دن ہوئے کہ تم ہمارے سامنے سے بھاگ گئے تھے آج تم کو ایسا ابھمان کرنا نہ چاہیئے ہمیشہ دن کسی کے
برابر نہیں رہتے اگیان آدمی تھوڑا دُکھ اور سُکھ ہونے سے ابھمان کرتے ہیں اور جیت ہار پرمیشور کے ادھین ہے
اس سے ہمارا اور تمھارا کیا کچھ نہیں ہو سکتا ایسا کہہ کر راجا بل نے راجا اندر کو باتوں سے بیاکل کر دیا تب

راجا اندر نے بجر سے راجا بل کو مارا تب راجا بل اس طرح آکاش سے پرتھوی پر بمان سمیت گرے جس طرح پنکھ کٹا ہوا پہاڑ گرتا ہے یہ دشا راجا بل کی دیکھتے ہی جمبھ نام دیت نے اپنی سواری کے شیر کو دوڑا کر ایک گدا راجا اندر پر اور دوسری ایراوت ہاتھی کے مستک پر ایسی ماری کہ وہ ہاتھی بیاکل ہو کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تب اندر ہاتھی پر سے اتر کر رتھ پر چڑھے جب ماتل سارتھی کی پھرتی دیکھ کر جمبھ دیت نے ایک ترشول ماتل سارتھی کے مارا تب اندر نے بجر سے سر اس کا کاٹ لیا اس کے مارے جانے کا حال نارد جی سے سن کر نموچی اور بل اور پاک نام تین دیت مہابلوان اندر سے لڑنے کو آئے اور انھوں نے اندر کو درپچن کہہ کر اتنے بان مارے کہ اندر رتھ سمیت اس طرح چھپ گئے جس طرح سورج بدلی میں چھپ جاتے ہیں جب یہ دشا دیکھ کر سب دیوتا گھبرائے تب اندر نے اپنے بجر سے بل اور پاک دونوں دیتوں کو مار کر پھر وہی بجر نموچی پر چلایا لیکن اس بجر سے نموچی کا سر نہ کٹا جب اندر نے من میں بہت گھبرا کر کہا کہ دیکھو جس بجر سے میں نے برترا سر کو مار کر پہاڑوں کی بھجا کاٹی تھی اس بجر سے نموچی کا سر نہ کٹا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے بجر کی سامرتھ جاتی رہی یہی سوچ اور بچار اندر کر رہے تھے کہ اسی سمے یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے اندر نموچی کو بردان ہے کہ کسی گیلی یا سوکھی چیز سے نہیں مرے گا کوئی دوسرا اپاے اس کے مارنے کا کرو یہ آکاش بانی سنتے ہی اندر نے سمدر کا پھینا بجر میں لپیٹ کر اس پر چلایا تو سر اس کا کٹ گیا جب اسی طرح دوسرے دیوتوں نے بھی بہت دیتوں کو مارا تب برہما جی نے بچار کیا کہ دیوتا اور دیت دونوں میری اولاد ہیں اور دیوتا سب دیتوں کو مارا چاہتے ہیں ایسا سمجھ کر برہما جی نے نارد من سے کہا کہ تم جا کر سب دیوتوں کو سمجھا دو کہ اب نہ لڑیں اسی سے نارد جی نے جا کر دیوتوں سے کہا کہ تم نے سینا پتیوں کو مار ڈالا اب سب دیتوں کو کس واسطے مارتے ہو اور دیتوں کو سمجھایا کہ ابھی تمہارے دن کھوٹے ہیں مت لڑو جب نارد من کے سمجھانے سے دیوتا اور دیتوں نے لڑنا چھوڑ دیا تب اندر آدک دیوتوں نے پرمیشور کی دیا سے جیت کر نقارہ بجایا اور اپسراؤں نے ناچ دکھلا کر گندھربوں نے گانا سنایا جب نارائن جی بیکنٹھ کو گئے تب سب دیوتا پرمیشور کا جس گاتے ہوئے اپنے اپنے لوک میں جا کر سکھ اور آنند کرنے لگے اور راجا اندر اپنے سنگھاسن پر بیٹھے اور جب نارد من کی آگیا سے دیت لوگ اور راجا بل ان دیتوں کا سر کٹا ہوا پڑا تھا اور گھائل دیتوں کو اٹھا کر استاچل پربت پر شکراچارج کے پاس لے گئے اور شکراچارج نے سنجیونی بدیا سے سب دیتوں کو جلا کر راجا بل کو بہت دھیرج دیا تب راجا بل نے ہنستے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں آپ کی دیا سے کچھ سوچ نہیں کرتا کبھی میری جیت ہوتی ہے کبھی دیوتوں کی اب دیوتوں کے دن اچھے ہیں اس سے ان کی جیت ہوئی جب ہمارے دن اچھے آویں گے تب ہم لوگ بھی آپ کے آشیرباد سے دیولوک کا راج پاویں گے یہ سن کر شکراچارج نے راجا بل کے دھیرج اور گیان کی بڑائی کی اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا تم نے امرت نکالنے کی کتھا جو پوچھی سو ہم نے کہی۔

بارھواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا سُندرتائی موہنی روپ بھگوان کی راجا پرچھیت سے

اتنی کتھا سن کر راجا پرچھیت نے پوچھا کہ اے شکدیو سوامی موہنی روپ کیسا سندر تھا جس کو دیکھ کر سب دیوتا
اور دیت ایسے موہت ہوگئے کہ دیتوں کو امرت پینا بھول گیا شکدیوجی بولے کہ اے راجا ہم اُس روپ کا برنن
تم سے کہاں تک کریں وہ موہنی روپ ایسا سُندر تھا کہ جس کو دیکھ کر شری مہادیوجی بھی جنھوں نے کامدیو کو بھسم
کر ڈالا تھا موہت ہوگئے تھے تو پھر دیوتا اور دیت اور آدمی وغیرہ کون گنتی میں ہیں جو اپنے کو سنبھال سکیں اسکی
کتھا اس طرح پر ہے کہ ایک دن شری پاربتی جی نے شری مہادیو سوامی سے کہا کہ بشن بھگوان نے جس استری
روپ سے دیتوں کو موہ لیا تھا اُس روپ کو میں دیکھا چاہتی ہوں یہ سُن کر شری مہادیوجی شری پاربتی جی سمیت
نندی گن پر سوار ہوکر بکنٹھ میں بشن کے پاس گئے بشن بھگوان نے اُن کو آدر پُوربک بٹھا کر پوچھا کہ آج آپ
کدھر چلے تب شری مہادیوجی نے استت کرکے نِبے پوربک کہا کہ اے دینا ناتھ جس روپ سے آپ نے
دیتوں کو موہ لیا تھا اُسی موہنی روپ کو میں بھی دیکھا چاہتا ہوں بکنٹھ ناتھ بولے کہ اے مہادیوجی موہنی روپ کے
دیکھنے سے تم کام بس ہوکر بے قرار ہو جاؤ گے شری شیوجی نے جواب دیا کہ دیت لوگ اپنے من اور اندریوں
کے ادھین رہ کر کامدیو کے بس ہو رہے ہیں اس سے اُن کی یہ دشا ہوئی تھی اور میں اپنی اندریوں کو بس میں
رکھتا ہوں اس لیے موہنی روپ دیکھ کر اُس پر موہت نہ ہوں گا اور پاربتی بھی اُس روپ کو دیکھنا چاہتی ہے
جس طرح آپ میری بنتی سدا مانتے رہے ہیں اسی طرح یہ اچھا بھی میری پوری کیجئے یہ سُن کر بشن بھگوان بولے
کہ اے بھولاناتھ تم ہمارے نرگُن روپ کے چاہنے والے ہو جو گھٹنے اور بڑھنے اور کھانے اور پہننے سے
رہت ہوکر کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اس سے تم اُسی روپ کو دیکھا کرو اور سگُن روپ میرا اُس کو دیکھنا چاہیئے
جس کو نرگُن دیکھنے کا گیان نہ ہو جس میں سگُن روپ دیکھ کر نرگُن روپ سے پریت پیدا کرے اور جو کوئی اگیانی میرے
نرگُن روپ کو نہیں دیکھ سکتے اُن کو میں اپنے سگُن روپ کا درشن دے کر گیانی بناتا ہوں کہ وہ تھوڑا سا پریم کر کے
اپنا مطلب پاجاویں جب یہ سب باتیں سننے پر بھی شری مہادیوجی نے موہنی روپ دیکھنے کے واسطے بہت ہٹھ کی
تب بکنٹھ ناتھ ہنس کر بولے کہ تم اور پاربتی جی دونوں اوٹ میں جاکر بیٹھو ہم تم کو اپنا موہنی روپ دکھلاویں گے
پرنتُ چیتن رہنا یہ کہہ کر نارائن جی وہاں سے انتردھیان ہوگئے جب شری مہادیوجی اور شری پاربتی جی دونوں
آڑ میں ہو بیٹھے تب شیام سُندر کی اچھا سے اُسی جگہ ایک باغ بہت اچھا کنڈ اور باؤلی اور بہت طرح کے
پنچھیوں سمیت پیدا ہوگیا اُس وقت شری شیوجی اور شری پاربتی جی بڑی ابھلاکھا سے چاروں طرف دیکھ کر آپس میں
کہتے تھے کہ دیکھا چاہیئے کہ وہ روپ کدھر سے پرگٹ ہوتا ہے اور شری پاربتی جی اپنی سُندرتائی کے سامنے

دوسری استری کو کچھ مال نہیں سمجھتی تھیں اس لیے وہ موہنی روپ دیکھنے کی بڑی چاہ رکھ کر یہ بچارتی تھیں کہ وہ روپ
مجھ سے سوائے سُندر ہے یا نہیں اسی اچھا سے شری پاربتی جی بار بار اُٹھ کر اُس باغ میں چاروں طرف دیکھتی تھیں
جس سمے شری مہادیو جی اور شری پاربتی جی موہنی روپ دیکھنے کے واسطے بہت آشا رکھتے تھے اُسی سمے یکایک
ایک طرف سے موہنی روپ استری بہت سُندر اچھا گہنا اور کپڑا پہنے پرگٹ ہوئی اور نکھار بند اُس کا بجلی کی طرح
چمکتا تھا اور جڑاؤ کردھنی گھونگھرو دار کمر میں پہنے ایک گیند کپڑے کا بہت اچھا اور گول ریشم سے سیا ہوا جیسا لڑکے
لوگ کھیلا کرتے ہیں اپنے ہاتھ میں لیے آکاش میں اُچھال کر پھر روک لیتی تھی سو گیند اُچھالنے اور آکاش اور پرتھوی یعنی نیچے
اور اوپر دیکھنے کے وقت انار اسی چھاتی اُس کی دکھلائی دیتی تھی تب دیکھنے والوں کا من ڈگ جاتا تھا اس طرح
وہ موہنی روپ باغ میں چاروں طرف گیند کھیلتی پھرتی تھی جیسے شری مہادیو جی کی اور اُس کی آنکھیں چار ہوئیں
ور اُس موہنی روپ نے آنکھ مٹکا کر مسکرا دیا ویسے ہی شری مہادیو جی اُس کا روپ اور چتون دیکھتے ہی کاماتر ہو کر
اُس پر موہت ہو گئے اور مرگ چھالا جو پہنے تھے اُس کو اُتار کر پھینک دیا اور شری پاربتی جی کو وہاں اکیلی چھوڑ کر
آپ اُس موہنی روپ کے سامنے چلے گئے اور وہ سُندری شری مہادیو جی سے کچھ اسنیہہ نہ کر کے آگے کو چلی تب
شری مہادیو جی اُس موہنی روپ پر اس طرح موہت ہو کر اُس کے پیچھے دوڑے جس طرح سانڈ گئو کے پیچھے دوڑتا
ہے اور کامدیو نے اپنا موقع پا کر شیو جی سے اپنا بدلا لیا جب شری مہادیو جی اُس موہنی روپ کے پاس پہونچے
اور اُس نے گھونگھٹ ڈال کر اپنا منھ چھپا لیا تب بھولا ناتھ اُس کے منھ چھپا لینے سے بہت بیاکل ہو کر من میں
کہنے لگے کہ دیکھو مجھ سے بڑی بھول ہوئی جو اس کے پاس آیا کہ منھ دیکھنے سے بھی بکھر رہا اور شری پاربتی جی نے
بھی وہاں جا کر اُس استری کی سُندرتا دیکھی تو اپنے روپ کو اُس کے سامنے ہزار حصہ میں ایک حصے کے بھی برابر
نہیں پایا اور پانوں موہنی کا موتی کی طرح چمکتا دیکھ کر بہت شرمندہ ہو کر اپنے من میں کہا کہ ایسی سندر استری میں نے
کبھی نہیں دیکھی تھی اس کے سامنے میری کچھ گنتی نہیں ہے جب شری مہادیو جی بہت کاماتر ہو کر بے چین ہو گئے
اور گیان کی باگ ہاتھ سے چھوٹ گئی تب شیو جی نے دوڑ کر اُس موہنی کو اپنے گلے سے لگا لیا سو وہ چٹک کر
آگے کو چلی جب گود میں لینے سے شری مہادیو جی بہت بے صبر ہو گئے تب اُس کو پکڑنے کے واسطے اُسکے پیچھے
دوڑے لیکن وہ موہنی اس طرح چمک کر نکل جاتی تھی کہ دوڑنے پر بھی شیو جی کا ہاتھ اُس کے بدن تک نہیں پہونچتا
تھا اُسی سمے وہ سندری شری مہادیو جی کی درشٹ سے انتردھیان ہو کر ایک ساعت میں پھر پرگٹ ہوئی تب
شری شنکر جی نے اُس کو جھپٹ کر پکڑ لیا پھر وہ شری مہادیو جی کو جھٹک کر الگ ہو گئی جب اس کھینچا کھینچ میں کپڑا
موہنی روپ بھگوان کا ڈھیلا ہو کر گر پڑا اور شیو جی نے اس کو ننگے دیکھا تب کامدیو کے بس ہو کر اُس کو گود میں اٹھا لیا
اور موہنی روپ بھگوان کی اچھا سے اُسے گود میں لیے ہوئے اُسی طرح رکھیشوروں اور منیشوروں کے استھانوں پر
بھٹکا کئے جب بھولا ناتھ بہت دوڑنے سے تھک کر رکھیشوروں اور منیشوروں کے آگے بہت شرمندہ ہوئے اور
موہنی روپ کو گود میں لینے سے گیان اور دھیرج اُن کا چھوٹ کر بیچ گر پڑا تب موہنی روپ بھگوان یہ دشا اُنکی

دیکھ کر وہاں سے انتردھیان ہو گئے سو جہاں جہاں شری مہادیو جی کا بیج گرا تھا وہاں سونا اور چاندی اور پارے کی کھان پیدا ہو گئی اور بیج گرنے اور موہنی روپ کے انتردھیان ہونے سے شری مہادیو جی بہت اداس اور لجت ہو ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور یہ اچھا کرنے لگے کہ پھر وہ موہنی پرگٹ ہو اسی سمے شری پاربتی جی وہاں پہونچ گئیں ان کو دیکھتے ہی شری مہادیو جی نے بہت لجت ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں کام اور کرودھ اور لوبھ اور موہ کو اپنے بس جان کر ہزاروں برس سمادھ میں بیٹھا تھا سو اس موہنی روپ کے دیکھنے سے سب گیان میرا بھول کر میں بہبل ہو گیا اور اس کے پیچھے بڑھیوں کی طرح دوڑتا ہوا پھرا اور اپنا دھیرج اور بڑائی چھوڑ کر منی اور رکھیشوروں کے نکٹ اپنی ہنسی کرائی اس سے مجھ کو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کامدیو کو اپنے بس میں رکھنا کہہ کر نارائن جی سے موہنی روپ دیکھنے کی ہٹھ کی تھی اسی سے گرب پرہاری بھگوان نے گیان میرا ہر کر میری یہ دشا کی سنسار میں جو لوگ اپنے گیان کا گھمنڈ رکھتے ہیں ان کو مورکھ سمجھنا چاہیئے پرمیشور کی مایا ایسی پربل ہے کہ جس سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا ایسا بچار کر شری مہادیو جی بہت چنتا کرنے لگے جب پرمیشور نے دیکھا کہ بھولا ناتھ میرے بھگت بہت لجت ہو کر اسی سوچ میں اپنا تن تیاگ کرنا چاہتے ہیں تب بشن بھگوان چتربھجی روپ سے شیو جی کے پاس آکر پرگٹ ہوئے اور شری مہادیو جی کا ہاتھ پکڑ کر آدر پوربک بولے کہ اے سداشیو بھولے ناتھ تم کچھ چنتا مت کرو یہ موہنی روپ دیکھنے سے جوگی اور منی آدک کسی کا گیان ٹھکانے نہیں رہتا اور مایا روپی استری کی چاہنا میں بڑے بڑے رکھیشور اور مہاتما اور سنساری جیو اپنا دھرم اور کرم چھوڑ دیتے ہیں تم سنساری جیوؤں سے الگ ہو نہیں تو اس مایا روپی سمدر میں کون چیتن ایسا ہے جو نہیں ڈوبا اس مہا ساگر سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا دیکھو شمبھ اور نشمبھ دیت دونوں بھائی کیسے بلوان تھے جب میری مایا بھوانی روپ ہو کر ان کے پاس گئی اور ان دونوں بھائیوں نے چاہا کہ یہ سندری میرے پاس رہے تب مایا روپی بھوانی نے ان دونوں سے کہا کہ تم دونوں میں جو بہت بلوان ہو گا اس کے پاس میں رہوں گی سو دونوں بھائی مایا روپی بھوانی کے واسطے آپس میں لڑ کر مر گئے سوائے انکے اور بہت سے دیوتا اور دیت اور آدمی اور گیانی لوگوں نے کامدیو کے نشے میں خراب ہو کر کام روپی دشمن سے ہار مانی ہے اس لیے استری روپی مایا کو بہت زبردست سمجھنا چاہیئے اور تم کو میری مایا نہیں بیاپے گی کس واسطے کہ تم سدا میری چرچا اور دھیان میں رہتے ہو جو تم کہو اس سمے موہنی روپ مایا کیوں میرے اوپر بیاپی تو اس کا کارن یہ ہے کہ تم نے ہمارے نرگن روپ کا دھیان چھوڑ کر اپنے کو ہم سے الگ سمجھا اور ہماری مایا کا تماشا دیکھنا چاہا اس سے یہ گت تمھاری ہوئی اب تم دھیرج رکھو اب ہماری مایا تم کو نہیں بیاپے گی جب نارائن جی نے اس طرح شیو جی کا بودھ کیا تب وہ دھیرج دھر کر اور بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کر کے بدا ہوئے اور کیلاش پربت پر شری پاربتی جی سے کہا کہ تم نے نارائن جی کی مایا کا چرتر دیکھا میں انھیں جوت روپ کا دھیان جو میرے اشٹ دیو ہیں آٹھوں پہر کرتا ہوں اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا جو آدمی سمدر متھنے کی کتھا کو سن کر کوئی ادم شروع کرتا ہے تو اس ادم میں اس کا منورتھ پورا ہوتا ہے ۔

تیرھواں ادھیائے

کہنا شکدیوجی کا کتھا آٹھ منونتروں کی راجا پرکھچھت سے

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکھچھت ایک منونتر یعنی اکھتر چوکڑی جُگ تک اندر راج کرتے ہیں اور ہر منونتر میں پرمیشور ایک اوتار دھارن کرتے ہیں اور دُکھدائی اور ادھرمیوں کو مار کر دھرم کی رچھا کرتے ہیں اور چودہ رکھیشوروں کی عمر ایک منونتر کی ہوکر برھماجی کے ایک دن میں چودہ اندر راج کرکے گزرجاتے ہیں سو چھ منونتروں کی کتھا ہم تم سے کہہ چکے اب ساتواں منونتر سُنو کہ بوسوان کا بیٹا شرادھ دیو نام جو برتمان ہے اس منونتر میں اچھواکو آدک مُن کے دس بیٹے اور آدیتہ آدک دیوتا اور اگست اور اندر اور بشسٹھ اور بشوامتر اور گوتم اور جمدگن اور بھردواج سپت رکھ اور پُرندر نام اندر ہوکر کشپ جی کی اُدت نام استری سے باون اوتار پرمیشور کا ہوا تھا اس کی کتھا بستار پوربک آگے کہیں گے آٹھواں ساپرن نام مُن اور نرلیک آدک اُس کے پتر اور سُت پال آدک دیوتا اور بل نام اندر اور دیپست آدک سپت رکھیشور ہوں گے اور نارائن جی سارب بھوم نام اوتار لیکر دیولوک کا راج اندر سے چھین کر راجا بل کو دیں گے نواں دچھ ساپرن نام مُن اور بھوت کیتُ وغیرہ اُس کے بیٹے اور ماریچ آدک دیوتا اور بھوت نام اندر اور دت آدک سپت رکھ ہوں گے اور رکھبھ دیو بھگوان کا اوتار ہوگا دسواں برھم ساپرن نام مُن اور بھوکھن آدک اُس کے بیٹے اور ہبش منت آدک سپت رکھیشور اور ستیا آدک دیوتا اور سوامبھو نام اندر ہوکر پرمیشور امورت نام اوتار لیں گے گیارھواں دھرم ساپرن نام مُن اور اناگت آدک اُس کے بیٹے اور بہنگم آدک دیوتا اور بیدھرت نام اندر اور اُرن آدک سپت رکھیشور ہوکر نارائن جی دھرم سیت نام اوتار دھارن کریں گے بارھواں رودر ساپرن نام مُن اور دیوبامن آدک اُس کے بیٹے اور راج دھاما اندر اور ہرت آدک دیوتا اور تپ مورت آدک رکھیشور ہوکر سُدھا نام اوتار بھگوان کا ہوگا تیرھواں دیو ساپرن نام مُن اور چترسین آدک اُس کے بیٹے اور سکرم آدک دیوتا اور دوس پت نام اندر اور نرمیک آدک سپت رکھ ہوکر پرمیشور جوگیشور نام اوتار لیں گے چودھواں اندر ساپرن نام مُن اور گمبھیر آدک اُس کے بیٹے اور پوتر آدک دیوتا اور تیج نام اندر اور اگن باہو آدک سپت رکھیشور ہوکر برہدبھان نام اوتار ہوگا اے راجا چودہ منونتر برھماجی کے ایک دن میں گزرتے ہیں ان کی کتھا ہم نے تم سے برنن کی اور سب کلپوں میں یہی مُن اول بدل کر راج بھوگتے ہیں۔

چودھواں ادھیائے

کتھا اندر آدک دیوتوں کی

راجا پرکھچھت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے پوچھا کہ اے مہاراج آپ نے بہت اچھی کتھا پرمیشور کی

سنائی اب دیال ہو کر کہیئے کہ من آدک اپنے راج میں کیا کام کرتے ہیں شکدیوجی بولے کہ اے راجا منونتر میں منُ کے بیٹے پرمیشور کی اگیا کے موافق اس پرتھوی پر دگ بجے کرکے دھرم کا رواج کرتے ہیں اور دیوتا لوگ جگیوں کا بھاگ اور آہُت اور پوجا پاتے ہیں اور راجا اندر دیتوں کو مار کر تینوں لوک کے جیووں کی رچھا کرتے ہیں اور سپت رکھ لوگ جوگ سادھ کر جو بید گپُت ہو جاتے ہیں اُن کو سنسار میں پرگٹ کرتے ہیں اور بھگوان آپ اوتار دھارن کرکے دُشٹ اور ادھرمیوں کو مار کر گؤ براہمن اور ہر بھکتوں کی رچھا کرتے ہیں اسی طرح چودھوں منونتروں میں یہی باتیں ہوا کرتی ہیں اور جگ پرلے میں وہی پرمیشور کال روپ ہو کر سب جیووں کو مار ڈالتے ہیں اور دنیا کے لوگ اپنے بڑے اور چھوٹوں کا مرنا دیکھنے پر بھی پرمیشور کی مایا میں لپٹ کر اپنی موت کا خیال نہیں کرتے جس طرح تالاب کا پانی روز روز سوکھتا جاتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا اسی طرح آدمی کی عمر گزرتی ہے لیکن وہ اپنے مرنے سے بے ڈر رہ کر کچھ سوچ پرلوک کا نہیں کرتا اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ دن رات اپنا مرنا بچار کر برا کرم نہ کرے اور پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتا رہے جس میں اُس کا پرلوک بنے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے اے راجا جو لوگ ان چودھوں منونتر کی کتھا سُن کر پرماتما کال اِن کو دھیان کرتے ہیں اُن کو دھرم اور گیان پراپت ہوتا ہے اور دیوتا آدک میں بھی پرمیشور کی شکت ہے اُن کا دھیان کرنے سے بھی پاپ چھوٹ جاتا ہے -

پندرھواں ادھیاے

راجا بل کا اندر لوک کا راج چھین لینا شکر گرو کی کرپا سے

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے اے سوامی پہلے آپ نے کہا ہے کہ نارائن جی نے باون اوتار دھر کر راجا بل سے بھیکھ مانگی اور اُن کا راج چھل سے لے کر دیوتوں کو دیا اس بات کا مجھ کو بڑا سندیہہ ہے کہ راجا بل کو ایسی کیا سامرتھ تھی جو پربرہم پرمیشور نے اُن سے بھیکھ مانگ کر راج لیا اور دان لینے کے پیچھے پھر کس واسطے جگیہ کرے سے راجا بل کو باندھا اُس کو بستار سے کہیئے شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت سب نارائن جی کی کرپا سے دیوتوں نے امرت پایا پر دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا اور اپنی راج گدی پائی اور راجا بل نے دیتوں سمیت استاچل پہاڑ میں رہ کر بہت دنوں تک سیوا اور ٹہل اپنے گرو کی پریم کے ساتھ کی تب شکراچارج گرو بہت پرسن ہوئے اور راجا بل کو پریاگ چھیتر میں لا کر اُن سے بشوجت نام جگیہ کرائی جگیہ سمپورن ہوتے ہی اگن کُنڈ سے ایک رتھ سنہرا اور چار گھوڑے اور ایک شنکھ کی دھوجا اور ایک دھنکھ اور ترکش جس کے تیر بھی نہیں گھٹتے تھے اور ایک تلوار اور ایک سُندر کوچ نکلا اور ایک مالا پھولوں کی پرہلاد بھگت نے راجا بل اپنے پوتے کو دی اور شکراچارج گرو نے ایک شنکھ راجا بل کو دے کر کہا کہ ہم تم کو اپنے جوگ بل سے بردان دیتے ہیں کہ تم انہیں گھوڑوں کو اس رتھ میں جوت کر اور یہی دھوجا لگا کر چڑھو اور یہ سُندر کوچ اپنی بھجا پر باندھ کر یہی دھنکھ بان اٹھاؤ

اور یہ مالا پہن کر میرا دیا ہوا شنکھ بجا کر دیوتوں پر چڑھائی کرو نارائن جی کی دیا سے تمھاری جیت ہوگی راجا بل یہ بردان
پا کر بہت خوش ہوئے اور شکراچارج کی اگیا کے موافق اچھی ساعت میں اپنے گرو اور دادا کو ڈنڈوت کر کے
اُسی رتھ پر چڑھے اور بہت سے شور بیروں کو ساتھ لے کر بڑی دھوم دھام سے اندر پُری کو گھیر لیا اے راجا پرچھیت
راجا اندر کی امراوتی پُری میں بہت اچھے اچھے مکان اور باغ اور تالاب وغیرہ سُنہلے رتنوں سے جڑے ہوئے ہیں
اور وہاں کے استری اور پُرش سب سولہ برس کی کشوراوستھا کے بنے رہتے ہیں اور کسی کو کوئی روگ نہ ہو کر سب
اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے رہتے ہیں اور سب استری پُرش آپس میں خوشی سے رہ کر بھوگ اور بلاس کر کے
جڑاؤ بمانوں پر چڑھ کر چاروں طرف سیر اور بہار کیا کرتے ہیں اے راجا میں اُن استھانوں کی بڑائی کہاں تک کروں
وہاں کا سُکھ دیکھنے ہی سے معلوم ہوتا ہے لیکن لالچی اور کرودھی اور کُکرمی اور اہنکاری اور اپنا شریر پالن کرنے
اور مانس کھانے والے آدمی وہاں نہیں جا سکتے جب راجا بل نے وہاں پہونچ کر وہی شنکھ بجایا تب اندرادک
دیوتا اُس کی آواز سُن کر مارے ڈر کے کانپ اُٹھے لیکن لاچاری سے جب راجا بل کے سامنے آئے تب اُن کے
تیج سے دیوتوں کا بدن جلنے لگا دیوتا لوگ امرت پینے پر بھی دیتوں سے ہار مان کر بھاگ گئے اور راجا بل تینوں لوک کا
راج دیوتوں سے چھین کر اندراسن پر بیٹھے اور دیوتوں نے جا کر برہسپت اپنے گرو سے پوچھا کہ اے مہاراج
ہم لوگوں کی ہار کس واسطے ہوئی برہسپت بولے کہ شکراچارج کے آشیرباد اور بردان دینے سے دیتوں نے جیت
پائی ہے جو تم ایسے سو اندر اکٹھا ہو کر راجا بل کا سامنا کریں تو اُس شنکھ کے پرتاپ سے ہار جاویں گے سوائے
پربرہم پرمیشور کے دوسرا کوئی راجا بل کا سامنا نہیں کر سکتا جو کوئی گرو اور براہمن کی سیوا بدھ پوربک کرتا ہے اُسکے
سب کام پورے ہوتے ہیں یہ بات سنتے ہی دیوتا لوگ بے دھیرج ہو کر مور اور ہرن وغیرہ کا روپ رکھ کر وہاں
سے بھاگے اور کسی جگہ چھپ کر اپنے دن کاٹنے لگے جب راجا بل تینوں لوک کا راج پا کر خوش ہوئے تب انھوں نے
اپنا تیج اور بل بڑھانے کے واسطے بھرت کھنڈ میں جا کر جگیہ کرنا بچار کر شکراچارج سے بنتی کر کے کہا کہ اے مہاراج
آپ کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے ہمیشہ ہمارا راج بنا رہے شکر جی بولے کہ اے راجا تم سو برس تک برابر جگیہ کرو
اور بیچ میں کوئی بگھن نہ ہو کر سب جگیہ اچھی طرح پورن ہوں تب تمھارا راج ہمیشہ کے واسطے بنا رہ سکتا ہے بغیر
سو جگیہ کیے اندر بھی دیولوک کا راج نہیں پاتے یہ بات سنتے ہی راجا بل نے گرو کی اگیا کے موافق ہر سال
جگیہ کرنا شروع کیا جب ننانوے جگیہ اچھی طرح پوری ہو کر سویں جگیہ پوری ہونے کو پہونچی تب راجا بل بہت
خوش ہوئے اور ہر جگیہ میں راجا بل نے اتنا دان اور دچھنا براہمنوں اور کنگالوں کو دیا کہ کسی کو کچھ اچھا باقی نہ رہی
اور کوئی مانگنے والا اُن کے دروازے سے خالی نہیں گیا اور سنسار میں اُن کا بڑا جس پھیل گیا۔

سولھواں ادھیاے

سیوا کرنا ادت کا کشپ اپنے پت کی اندر کو اپنا راج پھر ملنے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جب راجا اندر نے یہ سماچار پایا کہ راجا بل اپنا راج سدا استھر رہنے کے واسطے سوجگیہ کرتا ہے تب اندر کو بڑا سوچ ہوا اور ادت دیوتوں کی ماتا اپنے بیٹوں کا راج چھوٹ جانے سے ہمیشہ سوچ میں رہتی تھی جب اُس نے دیوتوں سے راجا بل کے سوجگیہ کرنے کا حال سنا تب اُس کو بڑی چنتا پیدا ہوئی ایک دن اسی چنتا میں ڈوبی ہوئی کشپ جی اپنے پت کے پاس چپ چاپ بیٹھی تھی تو اُس کو اُداس دیکھ کر کشپ جی نے پوچھا کہ اے ادت آج ہم تم کو بڑی اُداس دیکھتے ہیں اِس کا کیا کارن ہے کوئی بھوکھا اتتھ تمہارے دروازے سے پھر کر چلا تو نہیں گیا یا تم نے کسی براہمن کو دان دینے کو کہا تھا سو نہیں دیا اس سبب سے تمہارا منھ اُداس ہے یہ بات سُن کر ادت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے سوامی میرے دروازے سے اتتھ بھوکھا پھر کر نہیں گیا لیکن میں اپنے بیٹوں کا سوچ جن کا راج دیتوں نے چھین لیا اور اُن کی استریاں بھاگ کر پہاڑ کی کندرا میں چھپی ہیں دن رات کیا کرتی ہوں اِسی سے میرا تیج جاتا رہا آپ دیال ہو کر کوئی تدبیر ایسی کیجئے کہ جس میں دیوتا لوگ اپنا راج پھر پاویں کشپ جی بولے کہ دیوتا اور دیت دونوں میرے بیٹے ہیں دیوتا اپنے اگیان سے یہ نہیں سمجھتے کہ جو نارائن جی چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے میرا کیا کچھ نہیں ہو سکتا نہ کوئی کسی کا باپ ہے نہ کوئی کسی کا بیٹا ہے یہ سب پرمیشور کی مایا ہے دیوتوں کے راج ہوتے سمئے تیری سوت دت روتی ہے اور جب دیت لوگ راجا ہوتے ہیں تب تو اُداس ہوتی ہے مجھ کو کسی طرح چھٹی نہیں ملتی ہے اس سے تم پرمیشور کی شرن میں جا کر اُنکا برت کرو تو تمہارا کام پورا ہوگا یہ بات سُن کر ادت نے بنے کیا کہ اے مہاراج مجھ کو بتلا دو کہ پرمیشور کا برت کس طرح کروں تب کشپ جی بولے کہ تم پھاگن سُدی پریوا سے ہر روز شیو برت جو برھما جی نے مجھ کو بتلا دیا تھا رکھ کر برھم چرج رہو اور سوائے دودھ کے اور کچھ بھوجن نہ کر کے پرتھوی پر سویا کرو اور سور کی کھودی ہوئی مٹی ہر روز بدن میں لگا کر اسنان کیا کرو اور اُسی مٹی کی مورت ہر روز بنا کر باسدیو منتر سے پوجا کیا کرو اور ایک سو آٹھ کھیر سے آگ میں ہوم کر کے اُسی کھیر کا بھوگ لگاؤ بارہ دن تک یہ برت رکھ کر دن رات نارائن جی کے چرنوں کا دھیان کیا کرو پھاگن سُدی دوادشی کو اُدیاپن اُس کا کر کے براہمنوں کو اچھا اچھا بھوجن کھلاؤ اور بہت دان اور دکھنا پوجا اور ہوم کرانے والے آچارج براہمن کو دو اور خوشی سے اُن کو بدا کر کے رات کو جاگرن کرو تب تمہارا کام پورا ہوگا یہ برت سب جگیہ وغیرہ سے اُتم ہے -

سترھواں ادھیائے

ادت کا برت شروع کرنا کشپ جی کی اگیا کے موافق

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت ادت نے اُسی طرح برت کر کے شدھ انتہ کرن سے پرمیشور کے
چرنوں کا دھیان کیا تب برت سمپورن ہونے کے پیچھے آدپرش بھگوان نے خوش ہو کر اپنے چتربھجی روپ سے
جڑاؤ مکٹ سر پر اور بیجنتی مالا گلے میں پہنے مند مند مسکراتے ہوئے اُس کو درشن دیا جب ادت نے اس موہنی
روپ کو دیکھتے ہی بہت خوشی سے ڈنڈوت اور پوجا پرکرما کر کے استت کی تب نارائن جی نے کہا کہ تو کیا چاہتی
ہے جو کچھ اچھا ہو سو بردان مانگ تب ادت ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہا پربھو انترجامی میری یہی ابھلاکھا ہے
کہ دیتوں سے راج چھوٹ کر اندر آدک دیوتا میرے بیٹوں کو اندراسن ملے ایسا کچھ اپائے کیجئے یہ سُنکر
نارائن جی نے کہا کہ اے ادت تو چاہتی ہے کہ جس طرح اندرانی آدک تیری پتوہ دُکھ پاتی ہیں اُسی طرح دیتوں
کی استریاں بھی دُکھ پاویں اور راجا بل نے سو جگیہ کر کے ہم کو خوش کیا ہے اور وہ گرو اور براہمن کی بھگتی رکھتا
ہے اس سبب سے ہم اُس کا راج زبردستی نہیں لے سکتے دھرماتما اور ہر بھگتوں پر ہمارا کچھ بس نہیں چل سکتا لیکن
تو نے بھی ہمارا برت رکھ کر ہم کو بہت خوش کیا ہے اس واسطے تیرے لیے چھل کر کے راج گدی دیتوں سے
لیکر دیوتوں کو دیں گے یہ سُن کر ادت نے بنے کیا کہ اے مہاراج میں چاہتی ہوں کہ تم میرے گربھ سے اوتار لیکر
دیوتوں کی سہایتا کرو جس میں وہ لوگ اپنا راج پاویں آدپرش بھگوان بولے کہ بہت اچھا تیرا منورتھ پورا ہوگا ایسا
بردان دے کر انتردھیان ہو گئے اور اُسی دن ادت کے کشپ جی سے گربھ رہ کر منھ اُس کا سورج کے برابر
چمکنے لگا جب دسویں مہینے لڑکا پیدا ہونے کا سمے آپہونچا تب شری برہما جی اور شری مہادیو جی آدک دیوتوں نے
ادت کے مکان پر آکر گربھ استت کر کے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ دیوتوں کا دُکھ چھڑانے کے لیے اوتار
لیتے ہیں سوائے آپ کے اور کون اُن کی سدھ لے سکتا ہے یہ استت سنتے ہی آدپرش بھگوان نے بھادوں سدی
دوادشی کو دوپہر کے وقت چتربھجی روپ سے پرگٹ ہو کر اپنے ماتا اور پتا اور دیوتا آدک جو لوگ وہاں تھے سب کو
درشن دیا ان کو دیکھتے ہی سب چھوٹے اور بڑے خوشی ہو کر ڈنڈوت کرنے لگے پھر اُسی سمے پرمیشور نے باون روپ
اپنا بہت سُندر چھوٹا انگ جس طرح کوئی بالک برہم چرج ہو کر اپنے گھر سے بدیا پڑھنے کے واسطے باہر جاتا ہے
اُسی طرح کا بنا لیا جب کشپ جی اور برہما جی آدک دیوتوں نے اُن کا باون روپ دیکھا تب اُنھوں نے
کوپین اور کردھنی اور انگوچھا اور ڈنڈا اور کمنڈل اور چھتر آدک سب سامان برہم چرج کا وہاں لا دیا اور برہما جی نے
بید کے موافق ان کا جنیو کیا اور دیوتوں سمیت استت اور پرکرما کر کے اُن پر پھول برساتے ہوئے اپنے استھان کو
چلے گئے اور اپسراؤں نے اپنے بمانوں پر آکاش میں ناچ دکھلایا اور گندھرب لوگوں نے گانا سُنایا اور

کشیپ جی نے اُن کی بہت استت کی اُس سمے تینوں لوک میں آنند اور منگلا چار ہو گیا۔

اٹھارھواں ۱۸ ادھیائے

جانا باوَن جی کا راجا بل کی جگیہ شالا میں اور مانگنا تین پگ پرتھوی کا دان اُن سے

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھشت باون بھگوان نے جنیو ہو جانے کے پیچھے اپنا سواروپ برہم چاری کی طرح بنایا اور ڈنڈ و کمنڈل ہاتھ میں لے کر کشیپ آدک کے استھان سے باہر نکل کر پرتھوی دان لینے کی اچھا رکھ کر نربدا ندی کے کنارے جہاں راجا بل جگیہ کرتا تھا چلے اُس سمے پرتھوی یہ بچار کر کانپنے لگی کہ دیکھو پرمیشور تر لوکی ناتھ چودھوں بھون کے مالک ہو کر آپ پرتھوی مانگنے کے واسطے جاتے ہیں جب باون بھگوان بڑے تیجمان روپ سے جگیہ شالا میں پہونچے تب بڑے بڑے رکھیشور اور منیشور اور براہمن اور راجا بل اور شنکراچارج آدک جو وہاں بیٹھے تھے اُن کا پرکاش دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس صورت کا ناٹا नाटा آدمی اُنھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس لیے باوَن روپ کو دیکھ آشچرج کرنے لگے اور راجا بل نے باوَن جی کو جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھا کر ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے برہم چاری مہاراج میں نے گرو اور براہمن کے آشیرباد سے ننانوے ۹۹ جگیہ پوری کیں اور یہ سوئیں جگیہ کرتا ہوں بہت اچھا ہوا جو اس جگیہ میں آپ ایسے مہاپرش کے چرن آئے اور آپ کا درشن پانے سے میرے بھاگ اُدے ہوئے اور پتر لوگ کرتارتھ ہوئے اے بالک روپ برہم چاری جس طرح آپ دیال ہو بنا بُلائے اس جگیہ میں پدھارے ہیں اُسی طرح آپ کو گئو اور مکان اور باغ اور ہاتھی اور گھوڑا اور رتھ اور پالکی اور گانوں اور نگر اور روپیہ اور زمین وغیرہ جس چیز کی ضرورت ہو وہ کہیے کہ میں آپ کی بھینٹ کروں اور جو آپ کو بواہ کی ابھلاکھا ہو تو اُچھے کُل میں بواہ کرا دوں اور اے برہم روپ آپ کا بدن چھوٹا دکھلائی دیتا ہے لیکن منھ کے پرکاش سے آپ بڑے مہاپُرش معلوم ہوتے ہیں جو کچھ آپ مانگیے وہ میں دے سکتا ہوں اپنے پران تک دینے میں بھی لوبھ نہیں کروں گا یہ بات سُن کر باوَن جی بولے کہ اے راجا تمھاری بُدھ اور بڑائی کے آگے یہ سب بات کون کٹھن ہے تم پرہلاد بھگت کے بنش میں جو کشیپ جی کا پوتا تھا پیدا ہو کر شنکراچارج ایسا مہاتما گرو رکھتے ہو کیونکر دھرماتما نہ ہو سو میں بہت لوبھ نہ رکھ کر کیول تین پگ پرتھوی تم سے دان لینا چاہتا ہوں جہاں کُشا کا آسن بچھا کر ہر بھجن کیا کروں یہ سُنتے ہی راجا بل ہنس کر بولے کہ اے برہم چاری جی آپ نے مجھ سے تھوڑی چیز کیوں مانگی کس واسطے اتنی زمین نہیں مانگتے جس میں آپ کا مکان بن جاوے اور کھیتی کر کے خوشی سے اپنا گزارہ کیجئے اور پھر آپ کو دنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہ رہ کر پھر دوسرے کسی سے کچھ مانگنا نہ پڑے تب باون بھگوان بولے کہ اے راجا اپنی ضرورت بھر مانگنا اچھا ہوتا ہے بہت لالچ کر کے لینا پرتگرہ دان سمجھا جاتا ہے سو ہم سنتوکھی براہمن ہو کر سوائے تین پگ پرتھوی کے اور کسی چیز کی اچھا نہیں رکھتے اور تمھاری گنتی بڑے بڑے دانیوں میں ہے جو تم نے مجھ کو اچھا کے موافق

دان مانگنے کے واسطے کہا نہیں تو دوسرے سنساری لوگ اپنے مقدور ہی کے موافق دان دیتے ہیں اے
بیروچن کے پُتر تمہارے پُرکھا ایسے دانی اور شور بیر ہوئے جنھوں نے کبھی دان دینے سے ہاتھ اور رن بھوم میں
منہ اپنا نہیں پھیرا اُس کُل میں کوئی ادھرمی اور لالچی نہ ہو کر ہرنیہ کشپ اور ہرنیا کش تمہارے دادا ایسے پرتاپی
ہوئے جنھوں نے دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کیا تھا یہ بات سُن کر راجا بل بولے کہ اے مہاراج آپ
براہمن کے بالک ہو کر اپنا مطلب نکالنا نہیں جانتے آپ کے مُنہ کا پرکاش دیکھنے اور آپ کی باتوں سے
میں آپ کو بڑا مہاتما سمجھتا ہوں لیکن تین پگ پرتھوی مانگنے سے آپ مجھ کو دردری معلوم ہوتے ہیں میرے
دروازے پر جو براہمن اور مانگنے والا آتا ہے اُس کو پھر تمام عمر بھر دوسری جگہ جانے اور کچھ مانگنے کی حاجت
نہیں رہتی ہے اس لیے مجھ کو آپ ایسے مہاتما پُرش کو تین پگ پرتھوی دان دیتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے
باون جی نے کہا کہ اے راجا بل لالچ بہت بُرا ہوتا ہے بہت ترسنا رکھنے سے براہمن کا تیج اور دھرم نہیں رہتا
اور سنتوکھ رکھنے سے براہمن کا تیج اور بل اور گُن بہت ہوتا ہے اور لالچی آدمی دیش بدیش پھر کر کروڑوں روپیہ
کماوے اور تین لوک کا راج پاوے اور بہت سے پوتے اور ناتی اُس کے پیدا ہو ویں تسپر بھی اُس کی اِچھا
پوری نہیں ہوتی جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے آگ کی جوالا (لپیٹ) بڑھتی ہے اسی طرح آدمی بہت
ملنے پر بھی ترشنا [ہوس ۱۲] بڑھاتے جاتے ہیں سنتوکھ رکھنے سے تین پگ پرتھوی ہم کو بہت ہے اور جو سنتوکھ ہم کو نہ ہوگا
تو ساتوں دیپ کا راج ملنے سے بھی ہماری ترشنا نہ مٹے گی اس لیے سوائے تین پگ پرتھوی کے اور کچھ ہم کو
نہ چاہیئے اور بنا سنتوکھ کیے دنیا میں سُکھ نہیں ہوتا بہت ترشنا رکھنا دُکھ کی جڑ ہے - دوہا

اَرب کھرب لو دَرب ہے اُدے است لو راج
تُلسی جو نج مرن ہے تو آوے گونے کاج

انیسواں ادھیائے (۱۹)

راجا بل کا تین پگ پرتھوی دان دینے کے واسطے باون جی کو تیار ہونا

شُکر دیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت یہ بات باون جی سے سُن کر راجا بل نے کہا کہ بہت اچھا چرن اپنا
آگے لائیے میں اس کو دھو کر تین پگ پرتھوی سنکلپ دوں جیسے باون جی نے اپنا پاؤں آگے بڑھا دیا ویسے
راجا بل نے چرن اُن کا دھو کر وہ پانی اپنے سر اور آنکھوں میں لگا لیا اور بید کے موافق اُس چرن کو دھوپ
دیپ آدک سے پُوج کر اپنی استری سے سنکلپ کرنے کے واسطے پانی مانگا جب رانی بندھیاولی گنگا جل کی
جھاری اُٹھا لائی اور راجا بل تین پگ پرتھوی دان دینے کے واسطے تیار ہوا تب شُکراچارج اپنے گیان سے
باون جی کو پہچان کر اُٹھے اور راجا بل کے پاس جا کر کان میں کہا کہ اے راجا تو نے ان کو نہیں پہچانا انھیں چھوٹا
برہم چاری مت سمجھو یہ آدپُرش بھگوان دیوتوں کی سہایتا کرنے کے واسطے آپ باون اوتار دھر کر تیرا راج لینے

آئے ہیں تین پگ پرتھوی دان لینے کے بہانے سے تینوں لوک لے کر دیوتوں کو دیں گے تو اِن کے چھل میں مت آ
جو تو یہ کہے کہ تین پگ پرتھوی دینے کے واسطے میں ان کو کہہ چکا ہوں تو جواب اُس کا یہ ہے کہ راجا جو کچھ دیش اور
دھن رکھتا ہو اُس میں پانچ بھاگ ہوتے ہیں ایک دھرم کے واسطے دوسرا جش کے واسطے تیسرا اپنے مطلب
کے واسطے چوتھا استری اور پتر کے واسطے پانچواں سیوکوں کے واسطے ہوتا ہے اس لیے پانچواں بھاگ اپنے
دیش اور دھن کا جو ہوتا ہے اُسی میں دان کرنا چاہیئے ایسا نہیں چاہیئے کہ سب راج اور دھن دے کر پیچھے سے
دُکھ اُٹھاوے یہی بات باون جی سے کہدے نہیں تو اپنے دو پگ میں چودھوں بھون تیرا راج ناپ لیں گے
اور تو تیسرا پگ پرتھوی نہیں دے سکے گا دھن جانے اور گئو اور براہمن کا بھلا ہونے کی جگہ پر جھوٹ بولنا دھرم
نہیں ہوتا اس لیے تو اپنے بچن سے پھر جا تجھ کو پاپ نہ ہوگا یہ سُن کر راجا بل نے چار گھڑی تک سوچ کر کے اپنے
مَن میں بچار کیا کہ شکر گرو کا کہنا نہ ماننے سے میرے واسطے اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے اور براہمن سے بات ہار کر
اپنی بات چھوڑ دینا اس سے بھی بہت بُرا ہے اِنھیں نارائن جی نے ہرنیہ کشپ میرے پردادا کو جس نے منہ مانگے
بردان برھما جی سے پائے تھے مار کر راج اُس کا چھین لیا وہی ترلوکی ناتھ میرے گھر آ کر بھکھاری کی طرح تین پگ
پرتھوی مانگتے ہیں اس لیے مجھ کو اپنا راج اور دھن اور پران اُن پر نچھاور کر دینا اُچت ہے جو میں شکر گرو کی آگیا
سے دان دینے میں بچن چھوڑ دوں گا تو ان میں یہ بھی سامرتھ ہے کہ مجھ کو مار کر سب راج اور دیش میرا چھین لیں گے
تب کیا گُن نکلے گا اور جو نارائن جی کی اِچھا ہوگی وہی ہوگا اُس میں تل بھر گھٹ بڑھ نہیں سکتا اس لیے جو میں نے
تین پگ پرتھوی دان دینے کا اقرار کیا ہے اُس سے پھرنا نہ چاہیئے۔

بیسواں ۲۰ ادھیاے

سنکلپ کر دینا تین پگ پرتھوی راجا بل کا باون بھگوان کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت راجا بل یہی بات بچار کر شکراچارج سے بولے کہ اے مہاراج آپ
کہتے ہیں تُو اس براہمن کو پرتھوی دان مت دے سُو براہمن سے جھوٹ بولنا بڑا پاپ ہوتا ہے میں راج اور
دھن سنساری سُکھ کے واسطے جو ہمیشہ بنا نہیں رہتا کس طرح جھوٹ بولوں کہ راج اور دَرب اکیلے میرا نہ ہو کر
اس میں لڑکے بالے سیوکوں کا بھاگ ہے مرتے سمے ان لوگوں میں سے کوئی میرا ساتھ نہ دے گا اور اس جھوٹ
بولنے کے بدلے مجھ کو نرک بھوگنا پڑے گا اِس لیے راج گدّی کے واسطے کہ وہ میرے ساتھ نہ جائے گی جو کچھ
میں نے بات ہاری ہے اُس سے پھر نہیں سکتا چاہے میرا راج جائے یا رہے دیکھو ہرنیہ کشپ میرے پر داد
اور پرہلاد بھگت میرے دادا تینوں لوک کے راجا تھے اور دیوتا لوگ جن کا حکم مانتے تھے وہ لوگ بھی ہمیشہ نہیں
بنے رہے اور راج ان کا جاتا رہا جس طرح بیروچن میرا باپ راج اور دھن چھوڑ کر مر گیا اُسی طرح میں بھی

ایک دن راج اور دھن چھوڑ کر مر جاؤں گا پھر کس واسطے جھوٹ بولوں آپ مجھ کو اس براہمن کو پرتھوی دان دینے سے
منع نہ کیجیے کس واسطے کہ جو لوگ اچھے کرم کرتے ہیں اُن کا نام مہاپرلے تک بنا رہتا ہے اور کوئی جیو ہمیشہ زندہ
نہیں رہتا دیکھو راجا ددھیچ نے اندر آدک دیوتوں کی بھلائی کے واسطے اپنے بدن کی ہڈی اُن کو دے دی اور
راجا شیو نے کبوتر کا پران بچا کر اُس کے بدلے اپنے بدن کا مانس کاٹ دیا تھا سو آج تک اُن لوگوں کا جش
دنیا میں چھا رہا ہے اِس لیے میں راج گدی جانے اور نرک بھوگنے سے نہیں ڈر کر کیول اپجس سے بہت ڈرتا
ہوں سنساری لوگ کہیں گے کہ راجا بل نے باون جی کو دان دینے کو کہا تھا سو لالچ کی راہ سے اپنی بات چھوڑ دی
سوائے اس کے گرہستی کا دھرم یہی ہے کہ برہمچاری یا سنیاسی یا بان پرستھ جو اُس کے دروازے پر آوے اُس کو
ہرگز نہ پھیرے کچھ دے کر خوش کرے سو آپ ایسا کیجیے کہ جس میں گرہستھ دھرم بنا رہے اور تم آپ کہتے ہو کہ نارائن جی
ہیں سو جن پرمیشور کے کیول پرسن ہونے کے واسطے سب سنسار اتنا تپ دان اور جگیہ اور ہوم کرتا ہے وہی
ترلوکی ناتھ آپ میرے گھر آ کر بھکھاری کی طرح تین پگ پرتھوی دان مانگتے ہیں تو میں کیونکر نہ دوں اس واسطے
میرے نکٹ ان کو دان دے کر آشیرباد لینا اور اپنے پران تک ان پر نچھاور کر دینا اُچت ہے اور جو یہ میرا راج
لے کر دیوتوں کو دے ڈالیں گے تو اس میں بھی میرا جس مہاپرلے تک بنا رہے گا اور یہ مجھی پت میرے بدن اور
تینوں لوک کے مالک ہو کر مجھ سے دان مانگتے ہیں اِس لیے اُن کو بڑی خوشی سے دان دے کر انکا ہاتھ نیچا کرنا چاہیے
اور لالچی لوگ نرک میں پڑتے ہیں اس کارن تمھاری اگیا نہ مان کر ضرور دان دوں گا جب شُکر جی نے دیکھا کہ راجا بل
میرا کہنا نہیں مانتا ہے تب کرودھ کر کے شاپ دیا کہ تیرا راج اور دھن دونوں جاتا رہے جب راجا بل نے
اُس شاپ کا کچھ ڈر نہ مانا اور بڑی خوشی سے باون بھگوان کو سنکلپ دے کر کہا کہ ہے ترلوکی ناتھ تین پگ پرتھوی
آپ ناپ لیجیے تب باون جی نے اچھا کہہ کر براٹ روپ اپنا اتنا لمبا اور چوڑا دھارن کیا کہ سات لوک کر سے
نیچے اور سات لوک کمر کے اوپر ہو گئے اُس روپ میں سارا برہمانڈ اور دیوتا اور ریت اور آدمی اور پہاڑ اور سمدر اور
ندی اور جنگل اور آکاش اور پاتال آدک تینوں لوک کی چیزیں دکھلائی دینے لگیں اور شنکھ چکر گدا پدم اُن کے ہتھیار
اور گرڑ جی اور نند سنند آدک سولہ پارکھد اپنا اپنا روپ دھارن کیے کریٹ کُنڈل اور مکٹ جڑاؤ پہنے وہاں آگر گٹ
ہوئے اور جاموَنت ریچھ نے اکیس بار پرکرما براٹ روپ کی کر کے باون جی کی دُہائی پھیر دی اتنی کتھا سُنا کر
شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جب راجا بل شُکر پروہت کا کہنا نہ مان کر باون جی کو پرتھوی کا سنکلپ دینے لگے
تب شُکر جی اپنا ایک روپ بہت چھوٹا بنا کر اُس جھاری کی ٹونٹی میں جو راجا بل سنکلپ دینے کے واسطے ہاتھ
میں لیے تھے گھُس گئے اور اُنھوں نے پانی گرنے کی راہ اس ارادے سے بند کر دی کہ جو پانی نہ گرےگا تو راجا بل
سنکلپ کس طرح کرے گا اور باون بھگوان انترجامی یہ حال جان کر جو کُشا لیے تھے وہی اُس ٹونٹی میں ڈال کر اُس کا
چھید کھولنے لگے جب اُس کُشا کی نوک سے ایک آنکھ شُکر جی کی پھوٹ گئی تب شُکر جی کانے ہو کر ٹونٹی سے
باہر نکل بھاگے اے راجا جو لوگ کسی کو دان دینے وغیرہ اچھے کرم کرنے سے روکتے ہیں اُن کی بھی گت ہوتی ہے

اور دوسرا کارن آنکھ پھوڑنے کا یہ سمجھنا چاہیئے کہ پرمیشور نے دو آنکھیں آدمی کو اس واسطے دی ہیں جس میں ایک آنکھ سے سنساری سُکھ دیکھ کر دوسری آنکھ سے پرلوک کا بھلا بُرا دیکھے سو شکر جی سنساری سُکھ اچھا جان کر انت سمے کا سوچ بھول گئے تھے اسلیے پرمیشور نے ایک آنکھ پھوڑکر آگے کو چیتن کر دیا یہ بات سُن کر سب کو سوچ کرنا چاہیئے ۔

اکیسواں ادھیائے

ناپ لینا باون بھگوان کا اپنے براٹ روپ سے ایک پگ میں ساتوں لوک اوپر کے اور دوسرے پگ سے ساتوں لوک نیچے کے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت باون بھگوان نے اپنا براٹ روپ بہت لمبا اور چوڑا بڑھا کر ایک پگ میں ساتوں لوک اوپر کے اور دوسرے پگ سے ساتوں لوک نیچے کے ناپ لیے جب داہنا چرن نارائن جی کا اوپر کے ساتوں لوک ناپتے ہوئے برہم پُری میں پہونچا تب برہما جی وغیرہ دیوتا وہ چرن دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور برجاندی کے پانی سے دھوکر چرنامرت لیا اور وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگا کر چرنودک ایک کمنڈل میں رکھ چھوڑا کہ اُسی پانی سے گنگا جی پرگٹ ہوئی ہیں اور رکھیشور لوگ جو وہاں بیٹھے تھے اُنھوں نے چرنودک اپنی آنکھوں سے لگا کر بہت استت کی اور سب دیوتوں نے اپنا منورتھ پاکر بڑی خوشی منائی اور بہت طرح کے باجے بجا کر جے جے کار کیا اور اُس چرنودک کی بدھ پوربک پوجا کر کے آنند منایا اور اپسراؤں نے بڑی خوشی سے ناچ اور گندھربوں نے گانا شروع کیا اور بیرچتی وغیرہ دیتوں نے باؤن جی کا براٹ روپ دیکھتے ہی گھبرا کر راجا بَل سے کہا کہ دیکھو اس برہم چاری ناٹے آدمی نے کیسا چھل کیا تم کہو تو ہمیں اس کو پکڑلوں راجا بَل نے دیتوں کو جواب دیا کہ یہ پرمیشور ترلوکی ناتھ جو کچھ کریں گے وہ سب اچھا ہوگا اُن سے . بِرودھ کرنا نہ چاہیئے یہ بات راجا بَل کی سُن کر اپنے اگیان سے سب دیتوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو ہمارا راجا دھرماتما بیٹھا ہوا جگیہ کرتا تھا سو اس براہمن نے آکر چھل سے سب راج اُس کا لے لیا اب ہمارا راجا اور ہم لوگ کہاں رہیں گے راجا بَل نے جنم بھر ہمارا پالن کیا آج اس چھلی براہمن کو مار کر پرتھوی چھین لیں تو راجا بَل کے دانہ پانی سے اُرن ہو جاویں راجا دان دے چکے ہیں وہ لڑنے کے واسطے نہیں کہیں گے سب دَیت یہ صلاح کر کے اپنے اپنے ہتھیار سمیت باون جی کے بدن میں لپٹ گئے تب ترلوکی ناتھ کی آگیا سے سُدرشن چکر اور پارکھدوں نے دیتوں کو مار کر ہٹا دیا جب دیت لوگ بھاگ کر راجا بَل کے پاس آئے تب راجا بَل نے ہر اِچھا ایسی سمجھ کر اور شکراچارج گرو کا شاپ بچار کر دیتوں سے کہا کہ تم لوگ لڑائی مت کرو دُکھ اور سُکھ نصیب سے ہوتا ہے جب ہمارے دن اچھے آویں گے تب پھر راج پاویں گے اس سمے دیوتوں کے بھاگ اُدے ہیں اس لیے تمھارا لڑنا بیکار ہوگا یہ بچن سُنتے ہی جب دیت لوگ لڑنا چھوڑ کر بھاگ گئے تب باون بھگوان بولے کہ اے راجا تم نے تین ۳ پگ پرتھوی دان دی ہے اور ناپنے میں تمھارا سب راج

ہمارے دو پگ سے زیادہ نہیں ٹھہرا سو تیسرے پگ کی پرتھوی اور دے ۔

بائیسواں ادھیائے

دینا باون جی کا ستل لوک کا راج راجا بل کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جب باون جی نے تیسرا پگ پرتھوی مانگی اور راجا بل جو باون بھگوان کے سامنے سر نیچے کیے کھڑا تھا مارے ڈر کے کچھ نہیں بولا تب پھر باون جی نے ڈانٹ کر کہا کہ اے بل جو تیسرا پگ پرتھوی نہیں دے سکتا تو یہی بات کہہ کہ ہم نہیں دیویں گے یہ بات سنتے ہی راجا بل نے ہاتھ جوڑ کر نبے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ میں ادھرمی نہیں ہوں جو اپنی بات چھوڑ دوں تب باون جی بولے کہ پہلے تو نے غرور سے یہ بات کہی تھی کہ جو کچھ مجھ سے مانگو سو دوں کنگال براہمن کی طرح تین پگ پرتھوی کیا مانگتے ہو سو تو اب تین پگ پرتھوی نہیں دے سکا راجا بل باون جی کے تیج اور ڈر سے یہ نہ کہہ سکے کہ دان مانگنے کے سمے آپ کا سوروپ چھوٹا تھا اور اب آپ نے چرن اپنا اتنا بڑھایا تو میں کس طرح دے سکوں جب تھوڑی دیر تک راجا بل نے کچھ جواب نہیں دیا تب بھگوان نے کرودھ کرکے گرڑ سے کہا کہ راجا بل کو باندھ لو تب تیسرا پگ پرتھوی دیگا جب گرڑ نے راجا بل کو باندھ کر پرتھوی پر گرا دیا تب جو لوگ وہاں تھے انھوں نے آشچرج مان کر کہا کہ دیکھو راجا بل نے سب راج اور دھن اپنا باون جی کو دے دیا تس پر انھوں نے اُس کو باندھا ہے یہ بات اچھی نہیں کی یہ سن کر نارد جی اور سنت کمار جی بولے کہ باون بھگوان دیا کی راہ سے راجا بل کی پریچھا لیتے ہیں کہ یہ اپنے دھرم میں پکّا ہے یا نہیں تب پھر باون جی نے ایک پگ پرتھوی تین بار مانگ کر کہا کہ اے راجا بل تو اندر لوک میں اوپر رہنے کے واسطے چاہنا رکھتا تھا سو شکراچارج گرو کے شاپ سے تجھے نیچے نرک میں جانا پڑے گا تب راجا بل ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ میں اپنے بچن سے نہیں پھر کر آپ کو ڈنڈوت کرتا ہوں کہ آپ چرن اپنا میرے سر پر رکھ کر بدن میرا تیسرے پگ پرتھوی کے بدلے ناپ لیجئے اور جو آپ یہ کہیں کہ چودہ لوک تیرا راج دو پگ ناپ میں ٹھہرا کیول تیرا بدن ایک پگ کے برابر نہیں ہو سکتا تو آپ دیکھئے کہ جس طرح آدمی کا سب بدن برابر نہ ہو کر ناک چھوٹی ہونے پر بھی بڑی پدوی رکھتی ہے اسی طرح یہ بدن میرا جو سب دھن اور راج اور تینوں لوک کا مالک تھا سو وہ ایک پگ پرتھوی سے بڑی پدوی رکھتا ہے اور اے جگت پالک آپ کا نام لینے سے آدمی نرک میں نہیں جاتا ہے سو جب آپ ساکشات साक्षात परमेشور میرے سامنے کھڑے ہیں تب میں کس طرح نرک میں جاؤں گا اور آپ کا درشن کرنے سے سنسار میں میرا بڑا نام ہوگا جس طرح آپ ہر بھگتوں پر دیال ہو کر اُن کو بُرے کرموں سے بچائے رکھتے ہیں اسی طرح آپ نے مجھ کو جو راج اور دھن اور سنتان کے غرور میں اندھا ہو رہا تھا پرہلاد اپنے بھگت کے کل میں جان کر اہنکار میرا توڑ دیا اور کرپا اور دیا کرکے اپنا چرن یہاں لاکر اور گرو کی طرح مجھ کو اپدیش دے کر کرتارتھ کیا

جو میں آج لوبھ میں آکر اپنا راج آپ کو دان نہ دیتا تو مرتے سمے یہ راج اور دھن میرے ساتھ نہ جاکر سنسار میں کیول
مجھ کو اپجس ہوتا اور یہ بھی میرا گیان ہے جو اپنے کو دان دینے والا سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب لچھمی اور پرتھوی آپ ہی کی
ہے آپ کی کرپا بنا کوئی آدمی راج اور دولت نہیں پا سکتا ہے اے راجا پرچھیت جس سمے راجا بل یہ سب باتیں
باون بھگوان سے کر رہے تھے اُس سمے پرہلاد بھگت آکاش سے اُترے اور باون جی کو ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا
کہ اے ترلوکی ناتھ آپ نے بڑی کرپا کی جو بل سے تین پگ پرتھوی دان مانگی نہیں تو آپ کو جو تینوں لوک اور
سب سنساری بستُ کے مالک ہیں کسی سے کچھ مانگنے کا کیا کام ہے اور راجا بل نے جو کچھ آپ کا دیا ہوا اپنے
پاس رکھتا تھا وہ سب آپ کو ارپن کیا اب سوائے اپنے بدن کے اُس کے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے سو آپ
دیا کر کے اس کو اپنا سیوک اور بھگت جان کر چھوڑ دیجئے پھر راجا بل کی استری بندھیا ولی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے
دینا ناتھ آپ نے اچھا انصاف کیا جو اس کو باندھ کر ڈنڈ دیا کس واسطے کہ سب چیز دنیا میں آپ ہی کی ہے
آپ تینوں لوک کی رچنا کیول اپنے کھیل کے واسطے کیا کرتے ہیں اس واسطے راجا بل کو اہنکار سے یہ بات
کہنا اُچت نہیں تھا کہ جو کچھ تم مانگو سو میں دوں اُسی سمے برہما جی نے بھی وہاں آکر باون بھگوان کو ڈنڈوت کر کے
بنے کیا کہ اے پربرہم پرمیشور راجا بل نے اچھے کرم کرنے سے جو مال اور راج پایا تھا سو سب آپ کو دان دیکر
جگیوں کا پُن بھی آپ کو دے دیا اور اپنے دھرم سے نہیں پھر کر باندھنے پر بھی کچھ دُکھ نہیں مانا اور اپنا بدن بھی
آپ کو بھینٹ دیتا ہے پھر اس کو باندھ کر رکھنا کون نیاؤ کی بات ہے جب آپ دینا ناتھ ہو کر ایسا کریں گے
تب پھر آپ کی شرن میں کون آوے گا جو آدمی آپ کو ایک پتی تُلسی اور پھول اور پھل اور جل چڑھا کر گوگل آدک
سُگندھ سے آپ کے نام پر آگ میں دھوپ دیتا ہے آپ اُس کو اپنا بھگت جان کر سنساری مہا جال سے نکال کے
بھوساگر پار اُتار دیتے ہیں سو راجا بل نے سب مال اور بدن اپنا آپ کو ارپن کر دیا پھر اُس کو چھٹی کیوں نہیں دیتے
جب پرہلاد بھگت اور بندھیا ولی رانی اور برہما جی نے اس طرح باون جی سے بنے کیا تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ
ہم نے اپنی کرپا اور دیا سے راجا بل کی پریچھا لے کر اُس کا اہنکار توڑ دیا اور تم لوگ یہ بات یقین کر کے جانو کہ
جس کسی پر میری کرپا ہوتی ہے اُس سے اتنی چیزیں چھین لیتا ہوں ایک ذات کا غرور دوسرے دھن کا غرور
تیسرے بدیا کا غرور چوتھے اس بات کا غرور کہ تمام عمر میں جو کچھ اُس نے دان آدک اچھا کرم کیا ہے اُس کو ہر وقت
یاد رکھ کر اپنے برابر کسی دوسرے کو نہ سمجھ کر لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ یہ اچھا کام میں نے کیا تھا سُنو راجا بل کا راج
اور دھن سدا بنا نہ رہتا اور جب اُس کا مہا پرلے تک بنا رہے گا اور اس کے پیچھے جو آٹھواں منونتر آویگا اُس میں
ہم اندر لوک کا راج راجا بل کو دیں گے اور ہمارے بھگت کسی بات کا اہنکار نہیں رکھتے یہ کہہ کر باون بھگوان نے
اپنا چرن راجا بل کے سر پر رکھ کر کہا کہ اب تیسری پگ پرتھوی میری پوری ہوئی تب راجا بل نے ہاتھ جوڑ کر
بنے کیا کہ اے مہا پربھو آپ کا نام بھگت بتسل ہے اس لیے آپ نے مجھ کو اپنا داس سمجھ کر میری پرتگیا پوری
کی یہ بات سُن کر باون بھگوان بہت خوش ہو کر بولے کہ اے راجا تو اُداس مت ہو میں نے سُتل لوک کا راج

جو پاتال میں ہے تجھ کو دیا اُسی جگہ تو اپنے پروار سمیت جاکر آنند سے رہا کر اور میں بھی باون روپ سے ہمیشہ تیرے دروازے پر رہ کر رچھا کروں گا اور آج سے تیری بُدھ دیتوں کی ایسی نہ ہوگی۔

تیئیسواں ۲۳ ادھیائے

جانا راجا بل کا سُتل لوک میں

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکھیت یہ بات باون جی کی سُنتے ہی راجا بل بندھن سے چھوٹ کر بہت خوش ہوا اور باون بھگوان سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج آپ جو کچھ حکم دیویں میں اُسی میں خوش ہوں اور جن چرنوں کا درشن شری مہادیوجی اور شری برہماجی آدک۔ دیوتا اور رکھیشوروں کو دھیان میں بھی نہیں ملتا وہ چرن آپ نے میرے سر پر رکھا میں اُسے ڈنڈوت کرتا ہوں اور میں اپنے برابر اندر اور کبیر اور برن آدک کسی دیوتا کا بھاگ نہیں سمجھتا یہ بات باون بھگوان سے کہہ کر راجا بل نے پرہلاد بھگت کو پرنام کیا تب پرہلاد بھگت نے آنکھوں میں آنسو بھر کر راجا بل اپنے پوتے کو گلے سے لگا لیا اور اُس کے گیان کی بڑائی کی اور ہاتھ جوڑ کر باون بھگوان سے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ راجا بل کا بڑا بھاگ ہے کیونکہ جیسے آپ راجا بل پر دیال ہوئے ویسی کرپا برہماجی اور مہادیوجی پر بھی نہیں کی کس واسطے کہ اُن سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی اور آپ کے چرن کمل کو جس کا دھیان برہماجی وغیرہ دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشور آٹھوں پہر ہردے میں رکھتے ہیں راجا بل نے اپنے ہاتھ سے دُھو کر چرنامرت لیا نہیں تو ہم دیتوں کا جو مانس کھانے والے اور مدرا پینے والے ادھرمی ہیں ایسا بھاگ کہاں اُدے ہوسکتا ہے اس سے میں نے جانا کہ آپ نیچ ذات کا بچار نہ کر کے کیول اپنے بھکتوں کی کامنا پوری کرتے ہیں اور جس طرح کلپ برچھ سب کو اچھا پورک پھل دیتا ہے اُسی طرح آپ نے ترلوکی ناتھ ہو کر اَدِت اپنے بھکت کی چاہنا سے بھیکھ مانگنا قبول کیا دوسرا کون ایسا دیندیال ہوگا یہ استُت سُن کر باون بھگوان بولے کہ اے پرہلاد جی ہم نے سُتل لوک کا راج راجا بل کو دیا سو تم بھی وہاں جا کر اُس کے پاس رہو اور ہم بھی راجا بل کے دروازے پر گدا لیے آٹھوں پہر بنے رہیں گے ہمارا اُگھار بند دیکھنے اور تمہارے ست سنگ سے اُس کو کچھ نہیں معلوم ہوگا کہ اتنے دن کہاں بیت گئے اب تک تم ہمارا درشن دھیان میں پایا کرتے تھے آج سے ہماری تمہاری بھینٹ سامنے ہوا کرے گی جب یہ بات سُن کر راجا بل اور پرہلاد بھگت باون بھگوان کو ڈنڈوت کر کے اپنے پروار سمیت سُتل لوک میں چلے گئے تب شکرجی نے آ کر باون بھگوان کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے پربھو مجھ کو براہمن اور پنڈت ہونے پر بھی سنساری مایا بیاپنے سے کیسی کُبدھ آئی کہ میں نے راجا بل کو پرتھوی دان دینے سے منع کیا لیکن نصیب اُس کا ایسا زبردست تھا کہ اُس نے میرا کہنا نہ مان کر اپنی بات سے نہیں پھرا سو آپ میرا اپرادھ چھما کر کے مجھ کو اگیا دیجئے تو میں بھی سُتل لوک میں راجا بل کے پاس رہوں اور ایسا بردان دیجئے کہ جس میں مجھ کو پھر ایسی کُبدھ نہ آوے یہ سُن کر باون بھگوان بولے کہ بہت اچھا تم بھی

سُتل لوک میں جاکر راجا بَل کے پاس رہو لیکن پھر کبھی اُس کو ایسی بُری صلاح مت دینا اور اپنے چیلے کی سو یگ جگیہ
پوری کرادو تب شکر جی بولے کہ اے جوت سروپ جہاں آپ کا نام لینے سے جگیہ پوری ہوتی ہے وہاں جب آپ کا
چرن آیا تب اُس کے پورے ہونے میں کیا سندیہہ ہے لیکن آپ کی آگیا سے جگیہ میں پُورن آہُت ڈالے دیتا ہوں
جب شکر جی پورن آہُت دے کر آپ بھی سُتل لوک چلے گئے تب برھما جی وغیرہ دیوتا باون بھگوان کا نام اُپیندر رکھ کر
اور اُن کو بِمان پر بیٹھا کر سُرگ لوک کو چلے گئے جب باون جی نے وہاں پہونچ کر اندر پُری کا راج دیوتوں کو دیا تب
دیوتا لوگ باون بھگوان اور ادِت کا جسّ گاتے ہوئے آنند سے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور اندر اپنا راج
پاکر اندرانی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرنے لگے اور باون بھگوان بیکنٹھ کو پدھارے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے
کہ اے راجا تم نے ہم سے باون اوتار کی کتھا پوچھی تھی سو ہم نے کہی جو کوئی اپنے سچے من سے اس کتھا کو
کہے گا یا سُنے گا اُس کو مُکت پدوی ملے گی -

چوبیسواں [۲۴] ادھیائے

کتھا متس اوتار کی

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو جی میرا من نارائن جی کے اوتاروں کی کتھا سننے سے نہیں
بھرا اس لیے اب میں متس اوتار کی کتھا سُننا چاہتا ہوں کہ اتنے بڑے پرمیشور نے چھوٹا اوتار مچھلی کا کیوں لیا شکدیو جی
بولے کہ اے راجا آدپُرش بھگوان جنم اور مرن سے علٰحدہ ہو کر فقط اس واسطے اوتار لیتے ہیں کہ جس میں ہر بھگت لوگ
اُن اوتاروں کی لیلا کہہ اور سُن کر بھوساگر پار اُتر جاویں اور جب گؤ اور براہمن اور دیوتا اور پرتھوی اور دھرم اور ہر بھگتوں پر
دُکھ پڑتے ہیں تب وہ چھوٹے اور بڑے جیو کا بچار نہ کر کے اوتار لیتے ہیں اور کتھا متس اوتار کی اس طرح پر ہے کہ
ایک مرتبہ جگت پرلے ہونے پر شری برھما جی رات کو سو رہے تھے جب اُن کو دن میں جمہائی آئی تب ہیگریو हयग्रीव
دَیت اُسی سمے آکر بید اُن کے منھ سے نکال کر پاتال میں لے گیا تب برھما جی نے جاگ کر نارائن جی سے کہا
کہ اے مہاراج ہیگریو دَیت بید کو چُرا لے گیا اور بغیر بید کے دنیا کا کام نہیں ہوسکتا اور وہ دَیت بہت بلوان ہے
اس سے ہم اور دیوتا لوگ اُس کو جیت نہیں سکیں گے آپ بید لانے کے واسطے کوئی تدبیر کیجیے اور راجا ست برت
سُراد ھ دیو کے بیٹے نے راج گدّی چھوڑ کر دس ہزار برس تپ کر کے مہاپرلے دیکھنے کی اِچھا کی تھی تب نارائن جی نے
برھما جی کے سنیہ کرنے سے لانا بید کا اور اِچھا پوری کرنا راجا ست برت اپنے بھگت کی ضرور جان کر متس اوتار
لیا تھا ایک دن راجا ست برت کیرت مالا कीर्तिमाला نام ندی میں نہانے گیا جب نہا کر راجا نے ترپن کرنے
کے واسطے پانی دونوں ہاتھ میں اُٹھایا تب اس کو ایک مچھلی بہت چھوٹی انجلی میں دکھلائی دے کر بولی کہ اے راجا
میں بہت دُکھی اور لاچار ہو کر تیرے شرن میں آئی ہوں جو تو مجھ کو پھر پانی میں ڈال دے گا تو مجھے بڑی بڑی مچھلیاں

کھا جاویں گی اس لیے میں تجھ سے یہ چاہتی ہوں کہ تو مجھ کو پھر ندی میں نہ ڈال کر مجھ کو اور جگہ رکھ کر پال راجا یہ بات
سُن کر آشچرج مان کر من میں کہنے لگا کہ دیکھو یہ مچھلی آدمی کی طرح بولتی ہے اس لیے ضرور اس کی رچھیا کرنی چاہیے
ایسا بچار کر راجا نے اس مچھلی کو کمنڈل میں رکھ کر کہا کہ تو دھیرج رکھ میں تجھ کو پالوں گا جب راجا ست برت اُس
مچھلی کو اپنے مکان پر لے آیا تب وہ مچھلی ایک ساعت میں بڑھ کر کمنڈل میں پھنس گئی تب اُس نے راجا سے کہا
کہ مجھ کو کمنڈل میں دُکھ معلوم ہوتا ہے کہیں چوڑی جگہ میں رکھ جب راجا نے کمنڈل توڑ کر مچھلی کو گھڑے میں رکھا اور
ایک پہر کے بعد بھوجن کر کے پھر جا کر دیکھا تو مچھلی وہاں بھی بڑھ کر پھنسی ہوئی بولی کہ اے راجا میرا بدن اس گھڑے میں
نہیں سماتا جب راجا نے اس کو ایک بڑے مٹکے میں رکھا وہاں پر وہ مچھلی اور بھی زیادہ بڑھی تب ایک گڈھا کھُدوا کر
اور پانی سے بھروا کر اس کو اس میں رکھ دیا گڑھا بھی مچھلی کے بدن بڑھنے سے بھر گیا تب راجا نے اُس کو تالاب میں
رکھا تھوڑی دیر میں وہ مچھلی ایسی بڑھی کہ تالاب میں بھی اُس کا بدن نہ سمایا تب راجا نے تالاب کو ندی تک کھُدوا کر
اس مچھلی کو وہاں تک پہونچا دیا جب دوسرے دن پھر راجا نہانے کے واسطے گیا تو دیکھا کہ اُس مچھلی سے سب ندی
بھری ہے تب راجا نے اُس مچھلی کو بڑی محنت سے سمدر میں لے جا کر کہا کہ اے مچھلی سمدر سے بڑا کوئی استھان
تیرے رہنے کے واسطے نہیں ہے اب تو یہاں رہ اور مجھ کو بدا کر جب اُس کا بدن سُمدر سے بھی بڑھ کر دس ہزار جوجن لمبا
اور چوڑا ہو گیا تب اُس مچھلی نے راجا ست برت سے کہا کہ اے راجا تو اپنے کو گیانی اور بڑا دھرماتما سمجھ کر مجھے
سُمدر میں چھوڑ کر اپنے گھر چلا جاتا ہے مجھ سے بھی بڑی بڑی مچھلیاں ہیں وہ مجھ کو کھا جاویں گی یہ سنتے ہی راجا نے
گیان کی راہ سے جانا کہ متس پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے کس واسطے کہ مچھلی اتنا جلد نہیں بڑھ سکتی اس سے اسکی
پوجا کرنا چاہیے ایسا بچارتے ہی راجا نے بہت استُت کر کے اُس متس سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے متس روپ
بھگوان میں نے آپ کو نہیں پہچانا کہ آپ نارائن کا اوتار ہیں میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ کا درشن پایا یہ بات گیان کی
بھری ہوئی سُن کر متس روپ بھگوان بولے کہ اے راجا تو نے کیا سمجھ کر کہا تھا کہ ہم تیرا پالن اور رچھیا کریں گے اسی واسطے
میں نے اپنا بدن بڑھا کر تھوڑی سی مہما اپنی تجھ کو دکھلائی جس میں تو میرا پالن اور رچھیا کرنے سے ہار مان لے اور
ہنکار تیرا ٹوٹ جائے آدمی کو ایسا اُچت ہے کہ کسی کام کو ایسا نہ کہے کہ میں کروں گا سب بات میں ایسا کہنا چاہیے
کہ پرمیشور چاہیں گے تو یہ کام ہو جاوے گا میرے بھگت اہنکار کا بچن نہیں بولتے اور اے راجا تو یقین کر کے
جان کہ جس بات کو پرمیشور چاہتے ہیں وہی بات ہوتی ہے بغیر اچھیا پرمیشور کے آدمی کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا یہ سُن کر
راجا نے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپ نے مچھلی کا بدن جو چھوٹی جون ہے کس واسطے دھارن کیا متس بھگوان بولے
کہ اے راجا میں تن دھرنے اور مرنے دونوں سے الگ رہ کر اپنے بھگت اور سیوکوں کی اچھیا پوری کرنیکے واسطے
کبھی کبھی سگُن اوتار لیکر اپنا نام پرکٹ کرتا ہوں ان دنوں برھما کے نیے کرنے سے بید لانے اور تیری اچھیا پوری
کرنے کو جو تو مہاپرلے کا تماشہ دیکھنا چاہتا تھا ہم نے متس اوتار لیا ہے اور ہم نے باراہ اور کچھپ اور نرسنگھ اوتار
جو لیا تھا اُس سے کچھ چھوٹے نہیں ہو گئے اور شری رامچندر جی اور شری کرشن جی کا اوتار لینے میں کچھ ہماری بڑائی

نہیں بڑھ گئی ہم ہمیشہ برابر رہ کر گھٹنے اور بڑھنے سے الگ ہیں جو تجھ کو مہا پرلے دیکھنے کی اچھا ہے تو آج کے
ساتویں دن دُنیا میں چاروں طرف پانی تجھ کو دکھلائی دے گا اور اُس پانی میں ایک ناؤ کے اوپر سپت رکھ بیٹھے ہوئے
ظاہر ہو کر تیرا ہاتھ پکڑ کر اُس ناؤ میں بٹھال لیویں گے اور اُس ناؤ کے پاس پانی پر ایک سانپ دکھلائی دے گا
تب تم لوگ ایک سرا ناؤ کی رسّی کا میرے سونے کے سینگ میں جو دس ہزار جوجن کا لمبا نکلے گا اور دوسرا سرا
رسّی کا اُس سانپ کی پونچھ سے باندھو گے جب وہ ناؤ پانی پر گھومے گی تب تو مہا پرلے کا چرتر دیکھ سپت رکھیوں سمیت
ہم سے گیان پوچھے گا اور جو گیان ہم تم لوگوں سے کہیں گے اُس گیان کے سننے کے پرتاپ سے تیری مُکت ہو گی
اِس سات دن میں تو سب اوکھدھیوں کا بیج اکٹھا کر کے اُس سمے اپنے پاس رکھنا متس روپ بھگوان یہ کہہ کر
وہاں سے انتردھیان ہو گئے اور راجا سب اوکھدھیوں کا بیج اپنے پاس رکھ کر ہر روز کیرت مالا ندی کے کنارے پر
مہا پرلے دیکھنے کے واسطے آ بیٹھتا تھا جب ساتویں دن راجا نیم کر کے وہاں بیٹھا تب اُس نے کیا دیکھا کہ
چاروں طرف ندی کا پانی اُمڈ آیا ہے اور آکاش سے بھی اتنا پانی برسا کہ سب پرتھوی اُس پانی میں ڈوب گئی
اور راجا بھی اُس پانی میں غوطے کھانے لگا تب اُس نے گھبرا کر من میں کہا کہ متس بھگوان نے ایک ناؤ پرکٹ
ہونے کے واسطے کہا تھا سو وہ ابھی تک دکھلائی نہیں دیتی جب تک میں ڈوب کر مر جاؤں گا تب وہ ناؤ پرکٹ ہو کر
کیا کرے گی اِسی چنتا میں تھا کہ دُور سے ایک ناؤ پر سپت رکھ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر راجا بہت خوش ہوا جب
وہ ناؤ پاس پہونچی تب سپت رکھیشوروں نے راجا کو پکڑ کر اُس ناؤ پر بٹھا لیا اور دھیرج دے کر بولے کہ اے راجا تو
نہیں ڈوبے گا راجا نے ڈنڈوت کر کے اُن سے پوچھا کہ متس روپ بھگوان کیوں نہیں آئے سپت رکھ بولے کہ
تم پرمیشور کا اسمرن کرو متس روپ بھگوان بھی تُرنت آتے ہیں جیسے راجا نے پریم کے ساتھ نارائن جی کا دھیان کیا
ویسے ہی متس روپ بھگوان نے آ کر راجا کو درشن دیا جب باسک نام کالا سانپ وہاں پانی میں پرگٹ ہوا اور
سپت رکھیشور اور راجا نے ناؤ کی ایک رسّی کا سرا کہ وہ رسّی بھی سانپ کی تھی اُس مچھلی کے سینگ میں اور دوسرا
باسک ناگ کی پونچھ سے باندھا تب وہ مچھلی اُس ناؤ کو پانی میں پھرانے لگی اور راجا نے اچھا پورنک مہا پرلے کا
تماشا دیکھ کر متس روپ بھگوان سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ نے دیال ہو کر مہا پرلے کا تماشہ مجھ کو اچھی طرح دکھلایا
اب میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو گیان سکھلا کر بھوساگر پار اُتار دیجئے کہ جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جاؤں کس واسطے
کہ سنساری آدمی وہ کرم کرتا ہے جن سے ہمیشہ مہا جال میں پھنسا رہتا ہے اور جو کوئی آدمی کا تن پا کر اپنا پرلوک نہیں
بناتا وہ کُتّا اور سُور وغیرہ چوراسی لاکھ جُون میں جنم لیکر دُکھ پاتا ہے اور سنساری آدمی دن رات اِستری اور پُتر اور دھن کے
موہ میں پھنسا رہتا ہے اور کسی سمے نارائن جی کو جو اُس کا بیڑا پار لگاویں گے اسمرن نہیں کرتا اور پرمیشور اپنی دیا
اور کرپا سے جس کا کام پورا کرتے ہیں وہ اپنے اگیان سے اُس کام کو کہتا ہے کہ میں نے اپنی محنت سے کیا اور
گھر اور دولت اور استری اور لڑکوں کو اپنا جان کر اُن کی محبت میں اپنا جنم اکارتھ کھو دیتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ
پورب جنم کے سنسکار سے سب جیو اپنا بدلا لینے کے واسطے دُنیا میں آ کر اکٹھا ہوتے ہیں اے دینا ناتھ اس کیُدھ کا

چھوٹنا اور گیان کا پراپت ہونا سوائے آپ کی کرپا اور دیا کے اور طرح نہیں ہو سکتا جب تک آدمی سنساری مایا سے الگ نہیں ہوتا تب تک آواگون سے نہیں چھوٹتا اور جس پر آپ دیال ہوکر گیان دیتے ہیں وہ بھوساگر پار اُتر جاتا ہے نہیں تو بار بار جنم لے کر دُکھ پاتا ہے سو آپ مجھ کو اپنا داس جان کر ایسا گیان دیجیے کہ جس سے میں بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ سُن کر متس روپ بھگوان نے جو گیان راجا کو اُپدیش کیا وہ سب گیان اور جوگ سادھنے اور پیدا ہونے دَیت اور سوال جواب رکھیشوروں کا بستار پوربک متس پُران میں لکھا ہے وہی گیان سننے سے راجا ستیہ برت پرم گیانی ہو گیا پھر متس روپ بھگوان بولے کہ اے راجا تو آنکھ اپنی بند کر لے جیسے راجا نے آنکھ اپنی بند کر کے پھر کھولی تو اپنے کو اسی ندی کے کنارے آسن پر بیٹھا پایا اور پانی وغیرہ جھاپرلے کا تماشہ پھر نہ دکھلائی دیا اور یہ چرتر اور نارائن جی کی مہما دیکھ کر آشچرج مانا اور من میں سمجھا کہ متس روپ بھگوان نے اپنی مایا سے میری اِچھا کے موافق یہ تماشا دکھلایا پھر راجا ستیہ برت گیان پراپت ہونے سے ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مکت ہوا اور متس بھگوان پاتال میں جا کر رہے اور اپنی گدا سے ہیگریو دَیت کو مار کر چاروں بید لے آئے اور برھما جی کو دے کر بیکنٹھ کو پدھارے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا چودھوں منونتر میں جو جو اوتار پرمیشور لیتے ہیں اُن کی کتھا تم سے برتن کی اور چودھوں منونتر برھما جی کے ایک دن میں بیت جاتے ہیں اور اتنی ہی بڑی ان کی رات بھی ہوتی ہے اسی دن اور رات کے حساب سے سو برس تک برھما جی جیتے ہیں اور چھ مہینے سورج اُترائن رہتے ہیں تب تک دیوتوں کا ایک دن ہوتا ہے اور چھ مہینے سورج دکھشنائن رہتے ہیں تب تک دیوتوں کی ایک رات ہوتی ہے اور شکل پچھ کے پندرہ دن تک پتروں کا ایک دن ہوتا ہے اور کرشن پچھ کے پندرہ دن تک پتروں کی ایک رات ہوتی ہے اور شکل پچھ کو شبھ اور کرشن پچھ کو اشبھ کہتے ہیں اسی دن اور رات کے حساب سے دیوتا اور پتروں کی عمر سو برس کی ہوتی ہے اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے بنے کیا کہ اے مہاراج چودھوں منونتر اور پرمیشور کے اوتاروں کی کتھا جس کے سُننے سے سنساری جیو بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں آپ کے منہ سے میں نے سُنی اور آپ بھوت اور بھوشیہ اور برتمان (یعنے ماضی و مستقبل و حال) تینوں کال کے جاننے والے ہیں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ آپ کے منہ سے سورج بنشی اور چندر بنشی راجوں کی کتھا جو پہلے ہو گئے ہیں سُنوں شکدیو جی یہ بات سُن کر بولے کہ اے راجا تم نے بہت اچھی بات پوچھی ہم کہتے ہیں سُنو۔ جو کوئی ایسا کہے کہ شکدیو جی نے بیشنو ہو کر سنساری راجوں کا حال کس واسطے کہا سو انھوں نے دو گن سمجھ کر یہ کتھا کہی تھی ایک یہ کہ جو پہلے راجا دھرماتما اور گیانی سنساری مایا سے چھوٹ کر مکت ہوئے ہیں ان کی کتھا سُننے سے راجا پریچھت کو راج اور بدن چھوڑ دینے کا سوچ نہ ہوگا دوسرے یہ کہ پربرھم پرمیشور نے شری رامچندر اوتار سورج بنش میں اور شری کرشن چندر اوتار چندر بنش میں ہر بھکتوں کے سکھ دینے کے واسطے دھارن کر کے بہت لیلا کی ہیں وہ لیلا اور کتھا سُن کر سنساری لوگ سب پاپوں سے چھوٹ کر مکت پاویں۔

اسکندھ نواں

کتھا سورج بنشی اور چندر بنشی راجوں کی

پہلا ادھیاے

کتھا شرادھ دیومن کی

راجا پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے شکدیو سوامی میں نے سب منونتروں کی کتھا آپ کے منھ سے سُنی اور راجا ستیہ برت کا حال جس کو متس روپ بھگوان نے گیان بتلایا تھا سُن کر بہت خوش ہوا اب میں یہ سُنا چاہتا ہوں کہ کس کس راجا نے کون کون منونتر میں راج کیا اب شرادھ دیومن سورج کے بیٹے جو راج پر ہیں اُن کے سنتان کی کتھا بستار سے کہیے یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا بستار[12 مفصل] کے ساتھ اس کا حال کوئی سیکڑوں برس میں بھی نہیں کہہ سکتا اس لیے سنچھیپ[12 مختصر] سے میں اُن کی کتھا کہتا ہوں سُنو کہ جب مہا پرلے ہو کر دنیا کے چاروں طرف پانی بھر گیا اور کیول نارائن جی استت رہ گئے یہ اِچھا اُن کو ہوئی کہ جگت پیدا کر کے اپنا روپ آپ دیکھیں تب ایک پھول کمل کا نارائن جی کی نابھ[12 ناف] سے پرگٹ ہوا اور اُس پھول سے شری برھما جی پیدا ہوئے نارائن جی کی اگیا سے اُنھوں نے مَنُو نام بیٹا پیدا کیا اور مَنُو کے ہردے میں مریچ نام پُتر پیدا ہوا اور اُس سے کشیپ نام لڑکا پیدا ہوا اور کشیپ سے سورج نے جنم پا کر شرادھ دیومَنُو نام بیٹا پیدا کیا شرادھ دیو کے کوئی سنتان پیدا نہ ہوئی تب اُس نے بششٹھ رکھیشور سے بنے کیا کہ آپ کوئی ایسی تدبیر کریں کہ جس میں میرے لڑکا پیدا ہو بششٹھ جی نے کہا جگیہ کرنے سے تیرے لڑکا پیدا ہوگا جب اُس نے بششٹھ جی کی اگیا کے موافق جگیہ کرنا شروع کی تب مَنُو کی استری نے بششٹھ جی کے ساتھی براہمن سے جو اگن کنڈ میں گھی کی آہُت ڈالتا تھا کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ میرے لڑکی بہت سُندر پیدا ہو تب اُس براہمن نے لڑکی پیدا ہونے کے واسطے منتر پڑھ کر آہُت اگن میں ڈالی اس لیے لڑکی پیدا ہوئی جب رکھیشور نے اُس کا نام اِلا इला رکھا تب شرادھ دیو بولا کہ اے مہاراج میں نے لڑکا ہونے کے واسطے جگیہ کیا تھا سو بڑا تعجب ہے کہ منتر کا پھل اُلٹا ہو کر لڑکی پیدا ہوئی بششٹھ جی بولے کہ اے راجا تیری استری نے لڑکی پیدا ہونے کے واسطے اِچھا رکھ کر آہُت دینے والے براہمن سے کہہ دیا تھا کہ میرے لڑکی پیدا ہو اِس سے لڑکی پیدا ہوئی جب راجا یہ بات سُن کر مَن میں چنتا کرنے لگا تب بششٹھ جی بولے کہ اے راجا تو اُداس مت ہو میں پرمیشور سے بنتی کر کے اس لڑکی کو لڑکا کرا دوں گا یہ بات سنتے ہی راجا خوش ہو گیا اور بششٹھ جی نے پرمیشور کا دھیان کر کے جب اپنے برھم تیج سے اُن کی استُت کی تب بیکنٹھ ناتھ درشن دے کر بولے کہ تم کیا چاہتے ہو بششٹھ جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی لڑکا ہو جائے پرمیشور بولے کہ

بہت اچھا ایسا ہی ہوگا یہ بات نارائن جی کے منہ سے نکلتے ہی جب وہ لڑکی بہت سندر روپ لڑکا ہوکر کھیلنے لگی تب
راجا نے اُس کا نام سُدیمن सुद्युम्न رکھ کر بڑی خوشی منائی اور براہمنوں اور منگتوں کو منہ مانگا دان اور دچھنا دے کر
اُس کو راج گدی پر بٹھادیا جب وہ دھرم اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگا تب ایک دن پرمیشور کی اچھا کے
موافق اتر دشا इलावृत الاورت کھنڈ میں شکار کھیلنے گیا تو ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتا ہوا امبکا بن میں جا پہونچا وہاں پہونچتے
ہی راجا استری ہوگیا اور اُس کی سواری کا گھوڑا بھی گھوڑی ہوگیا اور جتنے سیوک لوگ اُس راجا کے ساتھ اُس جنگل میں
پہونچے تھے سب استری ہوگئے یہ حال اپنا دیکھتے ہی وہ لوگ شرمندہ ہوکر ایک دوسرے سے اپنا حال نہیں کہہ سکتے
تھے جب کسی کا کچھ بس نہیں چلا تب اچھا پرمیشور کی اسی طرح جان کر سبھوں نے دھیرج رکھا اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت
نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ وہ لوگ اُس جنگل میں جاکر کس سبب سے استری ہوگئے تھے اِس کا حال کہیے شکدیوجی نے
کہا کہ اے راجا اُس جنگل میں شری مہادیوجی اور شری پاربتی جی ننگے ہوکر آپس میں بہار اور کھیل کر رہے تھے اُسی سمے
سنکادک چاروں بھائی اُن کا درشن کرنے اور کتھا سُننے کے واسطے وہاں گئے جیسے دونوں کو ڈنڈوت کی ویسے ہی
پاربتی جی نے اُن لوگوں کو دیکھتے ہی بہت لجت ہوکر آنکھیں اپنی نیچی کرلیں تب رکھیشور لوگ اُداس ہوکر وہاں سے
نرنارائن کا درشن کرنے کے واسطے بدری کیدار کو چلے گئے تب پاربتی جی نے مہادیوجی سے کہا کہ آپ کوئی جگہ بہار
کرنے کے واسطے نہ بنوا کر مجھے جنگل میں لاکر شرمندہ کرتے ہیں آج مارے شرم کے مجھ سے کسی کو اپنا منہ دکھلایا نہیں
جاتا یہ سُن کر شری مہادیوجی بولے اے پران پیاری تم اُداس مت ہو ہم اس جنگل کو ایسا شاپ دیتے ہیں کہ آج سے
جو کوئی دیوتا اور دیت یا آدمی یا جانور وغیرہ مَرد اس جنگل میں آوے گا وہ عورت ہوجائے گا اسی سبب سے راجا سُدیمن
استری ہوگیا شیو بھولاناتھ ہمیشہ شری پاربتی جی کے ساتھ وہاں بہار کرتے ہیں اور سولہ ہزار سہیلیاں گرجادیبی کی سیوا میں
آٹھوں پہر بنی رہتی ہیں وہاں سوائے مہادیوجی کے دوسرا پُرش نہیں جاسکتا جبکہ راجا سُدیمن استری ہوجانے سے
مارے شرم کے اپنے گھر نہ جاسکا تب اپنے ساتھیوں سمیت بیاکل ہوکر اُسی جنگل میں چاروں طرف پھرنے لگا اُس
جنگل کے دکھن طرف کی حد پر چندرما کا بیٹا بُدھ بیٹھا ہوا تپ کرتا تھا اکا ایک راجا سُدیمن استری روپ پھرتا ہوا
اُسی جگہ جانکلا اور بُدھ تپسی ہونے پر بھی اُس کے روپ پر موہت ہوگیا اور سُدیمن استری روپ کا بھی مُن اس پر
چلایمان ہوا تب دونوں نے آپس میں گندھرب بیاہ کرلیا اور وہاں رہ کر بھوگ اور بلاس کرنے لگے جب بُدھ کی
اگیا کے موافق سُدیمن کے ساتھ والے جو وہ بھی استری ہوگئے تھے پہاڑ پر چلے گئے تب اُن کو گندھرب لوگ
استری سمجھ کر اپنے لوک کو لیوالے گئے جب سُدیمن استری روپ کے پُروروا نام بیٹا بُدھ سے پیدا ہوا تب ایک دن
سُدیمن نے بشِشٹھ گرو کا دھیان کرکے اُن کو یاد کیا جب بشِشٹھ رکھیشور انترجامی اُس کے پاس آکر پرگٹ ہوے
تب سُدیمن اپنا حال اُن سے کہہ کر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مُن ناتھ ایسی کرپا کیجیے کہ جس میں مجھ کو پھر پرش کا تن ملے
یہ بات سُن کر بشِشٹھ جی بولے کہ تو دھیرج دھر میں تیرے واسطے تدبیر کرتا ہوں جب بشِشٹھ رکھیشور نے سُدیمن پر
دیال ہوکر شری گوری شنکر کا دھیان کرکے اُن کی استُت کی تب شری شیو شنکر اور گرجادیبی درشن دے کر بڑی خوشی سے

بولے کہ تم کیا چاہتے ہو تب بشسشٹھ جی نے ڈنڈوت کر کے بنے گیا کہ اے مہا پربھو آپ کرپا کر کے سُدیمن کو پھر پُرش بنا دیجیے یہ سُن کر شری پاربتی جی بولیں کہ سُدیمن امبکا بن میں جانے سے استری ہو گیا ہے اور امبکا بن کو مہادیو سوامی نے شاپ دیا ہے وہ مِٹ نہیں سکتا پاربتی جی کے یہ کہنے پر بھی شری مہادیو جی دیال ہو کر بولے کہ اے بشسشٹھ سُدیمن ایک مہینہ پُرش اور ایک مہینہ استری رہے گا یہ کہہ کر شری مہادیو جی شری پاربتی سمیت وہاں سے انتردھیان ہو گئے اور راجا سُدیمن اُسی سمے پُرش ہو کر پُرروا اپنے بیٹے کو ساتھ لیے ہوئے اپنی راج گدی پر چلا آیا سو وہ ایک مہینہ پُرش ہو کر راج کاج کرتا تھا اور دوسرے مہینے استری رہنے سے روگ کے بہانے سے راج مندر میں رہتا تھا جب پُرش ہونے پر سُدیمن کو اپنی استری سے تین بیٹے اور پیدا ہوئے تب اُس نے کچھ دن راج گدی کا سُکھ بھوگ کر من اپنا سنساری مایا سے الگ کر لیا اور دکھن دیش کا راج اپنے تینوں بیٹوں کو جو استری سے پیدا ہوئے تھے دے دیا اور اپنی نج راج گدی پُرروا بیٹے کو جو بُدھ سے پیدا ہوا تھا بٹھا کر آپ بن کو چلا گیا اور کچھ دن ہر بھجن کر کے مُکت ہوا راجا پُرروا سے چندر بنشی اور سُدیمن کے دوسرے بیٹوں سے سورج بنشی کُل دنیا میں پرگٹ ہوا ہے -

دوسرا ادھیائے

کتھا شرادھ دیو کے اور سنتانوں کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت جب راجا سُدیمن بن میں اپنا تن تیاگ کر مُکت ہوا تب شرادھ دیو اُس کے باپ نے اور سنتان پیدا ہونے کے لیے پرمیشور کا تپ کیا جب پرمیشور کی کرپا سے اُس کی شردھا نام استری سے دس بیٹے اور پیدا ہوئے تب اُس نے بڑے بیٹے کا نام اِچھواکُ इक्ष्वाकु رکھا اور دوسرا بیٹا پرکھدر نام ہوا یہ بشسشٹھ گرو کی گئوویں دن کو چرا کر رات کو اُن کی رکھواری کرتا تھا ایک دن برسات میں رات کو شیر نے ایک گائے کو پکڑا گائے کا چلانا سُن کر پرکھدر اُٹھا اور اُس نے بجلی کی چمک میں شیر کو دیکھ کر تلوار اُس پر چلائی سو وہ تلوار ایک کان کاٹ کر گائے کے لگی اُس سے وہ گائے مر گئی پرات سمے بشسشٹھ جی نے اُس گائے کو دیکھ کر پرکھدر سے کہا کہ تو نے گائے تلوار سے مار ڈالی ہے اس لیے تو شودر گوال ہو جا - گرو کے شاپ سے پرکھدر نے وہ تن اپنا چھوڑ کر اہیر کے گھر جنم پایا سو وہ اُس تن میں برہم چرج رہ کر ہر بھجن کرنے لگا اور جنگل میں آگ لگنے سے اپنی اچھا کے موافق جل کر مُکت ہو گیا اور کب نام تیسرا بیٹا راجا کا پرم ہنس ہو گیا اور کرش نام چوتھے بیٹے سے کارُش ذات چھتریوں کی پیدا ہو کر اُتردشا کا راج کیا اور دِرشٹ دھرک نام پانچویں بیٹے کے بنش میں دھارشٹ ذات چھتری پیدا ہوئے یہ لوگ اپنی کریا اور کرم سے براہمن ہو گئے اور نرگ نام چھٹھویں بیٹے کے بنش میں سمنت آدک سے اگن نام تک چھتری رہ کر اگن کے بنش میں براہمن پیدا ہوئے اور بھگ نام ساتویں بیٹے کی اولاد میں نابھ آدک سے لیکر کئی پیڑھی کے پیچھے مرت نام ایسا پرتاپی اور چکروتی راجا ہوا کہ جس کے برابر کسی راجا نے جگیہ نہیں کیا

اُس کی جگیہ میں سب برتن بھوجن کرنے اور پانی پینے اور چیزیں رکھنے کے واسطے سونے کے بنے تھے اور اُس نے
سب دیوتا اور رکھیشوروں کو اپنی جگیہ میں اتنا دان اور دچھنا دیا کہ کسی کو کچھ اچھا نہ رہی اور اس کے بنش میں
ترن بند نام راجا لمبکا نام اپسرا کا پت ہوا اور اُسی اپسرا سے اڑبڑا نام لڑکی پیدا ہوکر بشروا رکھیشور کو بیاہی گئی جس سے
کُبیر دیوتا پیدا ہوئے اور ترن بند نام راجا کے شال نام ایک بیٹے نے بیشالی کی پُری بسائی اس کے بنش میں ہیم چندر
اور سُوم دت آدک بہت سے دھرما تما راجا ہوئے تھے۔

تیسرا ادھیاے

کتھا شرادھ دیومن کے سنتان پیدا ہونے کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پرکھیت اُسی شرادھ دیومن کا بیٹا سرجاتی نام راجا ہوا اُسکے یہاں سکنیا نام
ایک لڑکی بہت سُندر پیدا ہوئی اس لیے راجا اُس سے بہت پریت رکھ کر آٹھوں پہر اُس کو اپنے ساتھ رکھتا تھا
ایک دن راجا نے اپنی رانی اور کنیا سمیت شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں جاکر جہاں پر چیون رکھیشور کا استھان تھا
ڈیرا کیا جب وہ کنیا اپنی سہیلیوں کو ساتھ لے کر اُس ڈیرے کے پاس پھرنے لگی تب اُس نے ایک ڈھیر مٹی کا جسمیں
دو چھید چمکتے تھے دیکھ کر لڑکوں کی طرح اُن دونوں چھیدوں میں کانٹا چبھو دیا جب اُن سے کہ وہ دونوں آنکھیں چیون
رکھیشور کی تھیں خون بہنے لگا تب راجا کی لڑکی مارے ڈر کے گھبرا کر وہاں سے سہیلیوں سمیت اپنے ڈیرے میں چلی آئی
رکھیشور مہاراج کے دُکھ پانے سے اُسی ساعت راجا کی فوج میں سب چھوٹے بڑے آدمی اور اونٹ اور گھوڑے
اور ہاتھی آدک کا مل اور موتر بند ہوگیا اور پیٹ میں درد ہونے لگا تب راجا نے یہ دشا سب کی دیکھتے ہی بیاکل ہو
کر بن باسیوں سے پوچھا کہ یہ کیسا استھان ہے کہ ہماری فوج کے لوگ دُکھی ہو رہے ہیں وہاں کے لوگوں نے کہا
کہ یہ استھان چیون رکھیشور کے رہنے کا ہے یہ بات سُنتے ہی راجا اُس رکھیشور کا استھان ڈھونڈھتا ہوا اُسی جگہ پر
جہاں خون بہتا تھا جا پہونچا تب اُس نے خون دیکھ کر اپنے گیان سے جانا کہ اسی ٹیلے میں چیون رکھیشور کا بدن مٹی
میں چھپ گیا ہے اور وہ پرمیشور کے دھیان میں ایسے لین ہو رہے ہیں کہ جن کو اپنے بدن تک کی خبر نہیں ہے
اور یہ خون رکھیشور کی دونوں آنکھوں میں کانٹا چبھونے سے بہتا ہے یہ حال دیکھ کر راجا اپنی فوج والوں سے
کانٹا چبھونے کا حال پوچھنے لگا تب راجا کی لڑکی بولی کہ اے باپ یہ قصور مجھ سے انجان میں ہوا ہے راجا یہ بات
سُن کر پہلے بہت اُداس ہوا پھر اُس ٹیلے کے پاس کھڑا ہو کر بہت بلند آواز سے اُن رکھیشور کی استُت کی اور اپنے
ہاتھ سے وہ مٹی جس سے رکھیشور مہاراج کا بدن چھپ گیا تھا ہٹائی جب چیون رکھیشور وہ آواز سُن کر سمادھ سے
جاگے اور ساؤدھان ہوئے تب راجا نے اُن کو ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مُن ناتھ یہ اپرادھ انجان میں
میری لڑکی سے ہوا ہے اُس نے آپ کی آنکھ میں کانٹا چبھو دیا اس سے میں آپ کو اپنی لڑکی دیتا ہوں آپ

ایسا آشیرباد دیجیے کہ جس سے میری فوج کا دکھ مٹ جائے چیون رکھیشور نے راجا کے استت کرنے سے خوش ہوکر
ایسا بردان دیا کہ سب کے پیٹ کا درد جاتا رہا تب راجا اپنی لڑکی چیون رکھیشور کے پاس چھوڑ کر وہاں سے فوج سمیت
راج مندر پر چلا آیا اور چیون رکھیشور پھر پرمیشور کے دھیان میں سمادھ لگا کر چودہ ۱۴ برس تک آنکھ بند کیے ہوئے بیٹھے
رہے اور راجا کی لڑکی بھی اُتنے دن تک بغیر اناج اور پانی کے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی رہی اور وہ ایسی
سُندر تھی کہ اندر نے اُس کے پاس آکر کہا کہ تو یہاں اتنا دُکھ کس واسطے سہتی ہے میرے ساتھ چل میں تجھ کو اندرانی
بنا کر سُکھ دوں گا اسی طرح کبیر دیوتا آدک کئی دیوتوں نے آکر اس کو بہت طرح اپنے ساتھ چلنے کو کہا لیکن اُس پت برتا
لڑکی نے کسی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا چیون رکھیشور کو اپنا پت اور پرمیشور سمجھ کر اُن کے چرنوں میں دھیان لگائے
کھڑی رہی جب اُس کو کھڑے کھڑے چودہ ۱۴ برس بیت گئے تب چیون رکھیشور نے سمادھ سے جاگ کر کیا دیکھا کہ
راجا کی لڑکی اُسی طرح ہاتھ جوڑے سامنے کھڑی ہے اور اُس کے بدن میں صرف ہڈی اور چمڑا رہ گیا ہے ایسا
پت برتا دھرم اُس کا دیکھ کر چیون رکھیشور بہت خوش ہوئے اور انھیں دنوں پرمیشور کی اچھا سے اشونی کمار بید
وہاں آئے اور رکھیشور کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے مہاراج جو آگیا ہو وہ ہم آپ کی سیوا کریں چیون رکھیشور
بولے کہ ہماری آنکھ اچھی کر کے ہم کو جوان کر دو تو ہم تم کو منھ مانگی چیز دیویں جب اشونی کمار نے دواؤں کا کُنڈ بنا کر رکھیشور کو اُس میں
نہلایا تو اُسی ساعت چیون رکھیشور کی آنکھیں اچھی ہو کر وہ بہت سُندر سولہ ۱۶ برس کی عمر کے ہو گئے تب راجا کی لڑکی اُن کو
دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور چیون رکھیشور نے آدر پوربک اشونی کمار سے کہا کہ جو کچھ تم مانگو وہ میں تم کو دوں یہ بات
سُن کر اشونی کمار अश्विनीकुमार نے کہا کہ اے مہاراج ہم دوا علاج کرتے ہیں اس لیے دیوتا لوگ ہم کو بھوجن کرنے کے
واسطے اپنی پنگت میں نہیں بٹھاتے اور سُوم جگیہ सोमयज्ञ میں ہمارا بھاگ نہیں دیتے سو آپ دیال ہو کر ایسا کر دیجیے
کہ جس میں ہم بھی اپنا بھاگ پاویں رکھیشور بولے کہ تم دھیرج رکھو تمھارا منورتھ پورا ہو گا جب اشونی کمار یہ بردان پا کر
آنند پوربک وہاں سے بدا ہوئے تب رکھیشور نے راجا کی بیٹی سے کہا کہ میں تپسی ہوں سنساری سُکھ کی اچھا نہ رکھ کر
ہمیشہ برکت رہتا ہوں لیکن تیرے پت برتا دھرم سے بہت خوش ہوں اس لیے سنساری سُکھ کے سب سامان سمیت
تیرے ساتھ بھوگ اور بلاس کروں گا ایسا کہہ کر رکھیشور مہاراج نے اپنے جوگ کے بل سے اُسی جگہ ایک مکان سونے کا
رتنوں سے جڑا ہوا باغ اور تالاب وغیرہ سمیت ایسا پیدا کر دیا کہ جس میں ہر اچھا سے سب سامان سنساری سُکھ کا
رکھا تھا تب رکھیشور نے راجا کی بیٹی سے کہا کہ تو اس تالاب میں اسنان کر جیسے اُس نے تالاب میں غوطہ مارا ویسے
سولہ ۱۶ برس کی دیو کنیا کے برابر سُندر ہو گئی اور ہزار داسی روپ وتی سُندر گہنا اور کپڑا پہنے اُس کے ساتھ تالاب میں سے
پرگٹ ہوئیں جب اُنھوں نے راجا کی بیٹی کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر سولھوں سنگار اُس کا کیا تب چیون رکھیشور
اُس راج کنیا سے اپنا بواہ کر کے اُس کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرنے لگے کچھ دن بیتے ایک دن راجا سرجات
نے اپنی استری سے کہا کہ جس دن سے ہم اپنی پران پیاری بیٹی کو جنگل میں رکھیشور کو سونپ آئے ہیں تب سے کچھ
حال اُس کا نہیں پایا اور بنا کام اُس کو اپنے گھر بلا نہیں سکتے سو ہم چاہتے ہیں کہ اپنے یہاں جگیہ کر کے چیون رکھیشور کو

لڑکی سمیت اپنے گھر بلا دیں تو لڑکی کا حال بخوبی معلوم ہو اور اُس کو دیکھ کر اپنی آتما ٹھنڈی کریں جب رانی نے بھی
یہ بات پسند کی تب راجا جگیہ کی تیاری کر کے آپ چیون رکھیشور کو بلانے گیا اور اُن کے مکان پر پہونچ کر کیا دیکھا
کہ وہاں کچھ ٹیلا اور جھونپڑی نہ ہو کر ایک جڑاؤ مکان باغ اور تالاب سمیت بنا ہے اُس کو دیکھتے ہی راجا نے
آشچرج مان کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو اس جنگل میں ایسا مکان کس نے بنوایا جس سمے راجا وہاں کھڑا ہوا یہی بچار
کر رہا تھا اسی سمے راجا کی لڑکی داسیوں سمیت تالاب پر اسنان کرنے کے واسطے محل سے باہر نکلی تو اُس نے
راجا کو دیکھتے ہی بڑی خوشی سے گلے ملنا چاہا لیکن راجا نے اُس کو گلے نہ لگا کر من میں بچارا کہ شاید وہ رکھیشور مر گیا
اور اس نے دوسرا پُت بنا کر یہ سب سامان پیدا کیا ہے جب راجا نے اِس سندیہہ سے اُس کو اپنے گلے نہیں
لگایا تب راجا کی بیٹی بولی کہ اے پتا تم نے مجھ کو نہیں پہچانا جو گلے نہیں لگایا راجا بولا کہ تیرے ماں باپ کا اُتم
کُل ہے اور تو نے دوسرا پت کر کے کُل میں داغ لگایا یہ بات سُن کر وہ بولی کہ آپ ایسا سندیہہ نہ کریں میں نے
دوسرا پت نہیں کیا یہ سب دولت اور حشمت جو آپ دیکھتے ہیں رکھیشور مہاراج نے جن کو آپ مجھے سونپ گئے تھے
اپنے جوگ بل سے پرگٹ کی ہے یہ بات سنتے ہی راجا نے بڑی خوشی سے اپنی لڑکی کو پیار کیا اور جب مندر میں جاکر
چیون رکھیشور کو اشونی کمار کے برابر بہت خوبصورت اور جوان دیکھا تب آنند پُوربک اُن کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا
کہ اے مہاراج میں سوم جگیہ کی اچھا رکھ کر چاہتا ہوں کہ آپ بھی دیا کر کے اُس جگیہ میں چلئے چیون رکھیشور یہ بات
مان کر استری سمیت راجا کے مکان پر گئے تو رانی اپنی بیٹی اور داماد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی جب چیون رکھیشور نے
راجا کے یہاں جگیہ کرانا شروع کیا اور سب دیوتا اور رکھیشور لوگ وہاں آئے تب چیون رکھیشور نے دیوتوں سے کہا
کہ جگیہ میں اشونی کمار کا بھی بھاگ دیو یہ بات سُن کر اندر بولے کہ اشونی کمار بید ردگیوں کو چھوتے ہیں اس لیے
ان کو جگیہ کا بھاگ دینا نہ چاہیئے چیون رکھیشور بولے کہ اے اندر میں اشونی کمار کو جگیہ کا بھاگ دینے کے واسطے
بات ہار چکا ہوں اس لیے ضرور ان کو بھاگ دوں گا یہ بات سُن کر اندر کرودھ کر کے بولے کہ اے رکھیشور جو تم ہمارا
کہنا نہ مان کر اشونی کمار کو جگیہ میں بھاگ دو گے تو ہم تم کو مار ڈالیں گے ایسا کہہ کر جیسے چیون رکھیشور کو مارنے
کے واسطے اندر نے گدا اُٹھائی ویسے ہی رکھیشور کی آگیا اور پرمیشور کی اِچھا سے اندر کا ہاتھ اُسی طرح سے اُٹھا رہ گیا اور اندر نے
گدا مارنے کے واسطے چاہا لیکن اُس کا ہاتھ نیچے کو نہیں جھکا جب اندر اپنی کرنی سے شرمندہ ہو کر ہاتھ اُٹھے رہنے سے دُکھ
پانے لگے تب دیوتا اور رکھیشور جو وہاں پر بیٹھے تھے اندر سے کہنے لگے کہ تم نے چیون رکھیشور مہاتما سے جیسا اُنجت کیا ویسا ڈنڈ پایا
اب تم اپنا اپرادھ اُنھیں سے چھما کراؤ تب تمھارا ہاتھ نیچے کو جھکے گا جب اندر نے ہار مان کر اس طرح بنے کیا کہ آپ مہاتما پُرش ہیں
میں آپ کی مہما کو نہ جان کر اپنے پھل کو پہونچا آپ دیال ہو کر میرا اپرادھ چھما کیجیے اور اشونی کمار کا بھاگ جگیہ میں دیجیے ہم سب دیوتوں کو
آپ کا کہنا منظور ہے جب چیون رکھیشور نے اندر کو دین دیکھ کر اپنے ہاتھ سے ان کا ہاتھ جھکا دیا تب اندر کا ہاتھ نیچے جھک کر جیوں کا
تیوں ہو گیا جب چیون رکھیشور اور دیوتوں نے اشونی کمار کا بھاگ جگیہ میں دے کر اُن کو اپنی پنگت میں بٹھا کر کھلایا
اور جگیہ راجا کا اچھی طرح پورا ہو کر اشونی کمار بھی خوش ہو گئے تب سب دیوتا اور مُن اور چیون رکھیشور اپنے مکان پر

چلے گئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا جو کوئی پرمیشور کے شرن میں جا کر اُن کا تپ اور اسمرن کرتا ہے اُس کو لوک اور پرلوک دونوں جگہ سُکھ ہوتا ہے اور کوئی اُس کو دُکھ نہیں دے سکتا وہ آدمی جو کچھ منہ سے کہتا ہے یا جس چیز کی چاہنا کرتا ہے نارائن جی سب بات اور منورتھ اُس کا پورن کرتے ہیں اے راجا پریچھت اسی سُرادھ دیو کے بنش میں ریوت نام راجا بڑا پرتاپی ہو کر اُس کے یہاں ایک لڑکی بہت خوبصورت اور بدھمان ریوتی نام پیدا ہوئی جب راجا نے اُس لڑکی کو بیاہنے کے لائق دیکھا تب اپنے من میں بچار کیا کہ سب جگت پیدا کرنے والے برھماجی ہیں میں اُن سے جا کر پوچھوں کہ کون شخص بہت خوبصورت ہے جس راجا کے بیٹے کو وہ خوبصورت بتلادیں اُسی کو میں اپنی لڑکی بیاہ دوں ایسا بچار کر راجا اپنی لڑکی سمیت برھم لوک میں گیا تب برھماجی نے اُن کو بڑا راجا سمجھ کر آدر سے بٹھالا اُس سمے برھماجی کی سبھا میں گندھرب لوگ گاتے تھے اس لیے راجا نے کچھ کہنا اُچت نہ جان کر بچار کیا کہ جب گانا بند ہو جائے تب میں اپنا منورتھ کہوں اسی اچھا سے راجا وہاں تھوڑی دیر تک بیٹھا رہا جب گندھرب لوگ گا چکے تب راجا نے برھماجی سے بنے کیا کہ جو راجکمار آپ کے نزدیک بہت سندر ہو اُس کو بتا دیجیے تو میں اس لڑکی کا بیاہ اُس سے کر دوں برھماجی بولے کہ جیسے تم میرے پاس آئے ہو تب سے دنیا میں ستائیس جگ بیت گئے جو راجا تمھاری دنیا میں تھے وہ سب مر گئے اب اُن کے بنش میں کوئی دوسرا راجا دھرماتما دنیا میں نہیں رہا اس واسطے تم اپنی بیٹی بسدیوجی کے بیٹے بلبھدرجی کو جو شیش ناگ کا اوتار ہیں بیاہ دو تب راجا ریوت نے برھماجی کی اگیا سے ریوتی اپنی لڑکی بلبھدرجی کو بیاہ دی اور راجا آپ بن میں جا کر ہر بھجن کر کے مکت ہوا اور ریوتی ست جگ کی بیٹی اکیس ہاتھ کی لمبی تھی اس لیے بلدیوجی نے ہل سے داب کر اُس کا بدن اپنے برابر چھوٹا کر لیا ۔

چوتھا ادھیائے

کتھا راجا امبریکھ کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت راجا سرجات کے بنش میں راجا امبریکھ ایسا بشنو اور پرم بھگت ہوا کہ جس پر براہمن کا شاپ نہیں لگا اتنا سُن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج یہ بڑے آشچرج کی بات ہے کہ براہمن کا شاپ جھوٹا ہو جائے اور ایسے پرم بشنو راجا کو براہمن نے کس واسطے شاپ دیا اس کا حال کہیے شکدیوجی بولے کہ اے راجا اس کی کتھا اس طرح پر ہے کہ راجا امبریکھ اندریوں کا سُکھ چھوڑ کر تپ اور پوجا نارائن جی کی سچے من سے کر کے ہر چرنوں میں دھیان لگائے ہوئے راج کرتا تھا اور اُس کی جگیہ میں دیوتا لوگ رکھیشوروں اور براہمنوں کا روپ دھر کر اپنا اپنا بھاگ لینے آئے تھے اور وہ راجا دن رات سُکھ سے پرمیشور کا اسمرن اور ہاتھوں سے ٹھاکرجی کی پوجا اور سیوا اور آنکھوں سے ہر چرنوں کا درشن دھیان میں کر کے کانوں سے کتھا اور لیلا اوتاروں کی سُن کر سنساری بیوہار سپنے کے برابر جانتا تھا اس لیے نارائن جی دیندیال اس کو اپنا پرم بھگت جان کر اُس کے راج

اور دیش کی رچھا اپنے سُدرشن چکر سے کرتے تھے اور راجا کی استری بھی پرم بیشنو اور پت برتا تھی سُو راجا اور رانی
دونوں آدمی پرمیشور کی بھکت اپنے ہردے میں رکھ کر دشمی کو سنجم اور سب ایکادشی بزجل برت کرتے تھے اور دوادشی
کے دن ساٹھ کروڑ گئو بدھ پوربک براہمنوں کو دان دے کر اور اُن کو بھوجن کھلا کر آپ دوادشی میں برت کا پارن کرتے تھے
ایک دن ایکادشی کے دوسرے دن دو گھڑی دوادشی تھی اُسی دن پرات سمے دُرباسا رکھیشور نے اٹھاسی ہزار رکھیشوروں
سمیت واسطے پرچھا لینے دھرم دوادشی کے راجا امبرکھ کے مکان پر آکر بھوجن مانگا راجا نے رکھیشور کا آدر کر کے بنے کیا
کہ مہاراج بھوجن سب تیار ہے کھا لیجیے دُرباسا بولے کہ ہم اسنان کر آویں تب بھوجن کریں ایسا کہہ کر جمنا جی کے
کنارے اسنان کرنے چلے گئے اور وہاں جان بوجھ کر پوجا اور اسنان میں دیر لگائی جس میں دوادشی بیت جائے
جب درباسا آئے اور دوادشی بیتنے لگی تب راجا نے گھبرا کر براہمنوں سے پوچھا کہ دُرباسا رکھیشور اسنان کر کے
نہیں پھرے اور دوادشی بیتا چاہتی ہے اور تریودشی میں برت کا پارن کرنا نہ چاہیئے اس سے اب کیا کرنا چاہیے
براہمنوں نے اگیا دی کہ دوادشی میں ٹھاکر جی کے چرنامرت سے برت کا پارن کرو تو چلو بھر پانی پینا بھوجن کی گنتی میں
نہیں ہے راجا براہمنوں کی اگیا سے دوادشی میں چرنامرت سے پارن کر لیا ایک ساعت پر دوادشی بیت گئی
تب درباسا رکھیشور اشنان کر کے آئے جب راجا نے بڑی خوشی سے اُن کو بھوجن کرنے کے واسطے کہا تب رکھیشور
بولے کہ اے راجا تو ہمیشہ اپنے برت کا پارن دوادشی میں کرتا تھا آج اس ساعت دوادشی بیت گئی تو نے پارن کیا
یا نہیں راجا نے کہا کہ اے مہاراج میں نے کچھ بھوجن نہ کر کے براہمنوں کی اگیا کے موافق چرنامرت سے پارن کر لیا
یہ بات سنتے ہی دُرباسا کرودھ کر کے بولے کہ تو نے ہم کو دوادشی میں بھوجن کرانا کہہ کر بنا آئے ہمارے برت کا پارن کر لیا
ایسا تجھ کو نہیں چاہیے تھا یہ کہہ کر کرودھ کر کے دُرباسا نے ایک لٹ کو اپنی جٹا سے نوچ کر پرتھوی پر پٹکا تو اُسی سمے
کرتیا कृत्या نام استری ہتھیار لیے پرگٹ ہو کر راجا کو مارنے دوڑی اے پرچھپت دُرباسا نے بنا اپرادھ راجا کو
مارنا چاہا تھا اس لیے ناراین جی نے دُرباسا رکھیشور کا ادھرم سمجھ کر سُدرشن چکر کو اگیا دی کہ تو جا کر راجا کی سہایتا اور
بچا کر جس میں اُس کو دُکھ نہ پہونچے سُو اُسی سمے سُدرشن چکر وہاں آکر پرگٹ ہوا جب سُدرشن چکر کے پرکاش سے کرتیا کا
بدن جلنے لگا اور وہ بیاکل ہو کر بھاگی تب سُدرشن چکر دُرباسا رکھیشور کو جلانے کے واسطے چلا جب دُرباسا وہاں سے
اپنا پران لے کر بھاگے اور سُدرشن چکر نے اُن کا پیچھا کیا تب وہ بھاگ کر برُن اور کُبیر اور اندر وغیرہ کے لوک میں اس
اِچھا سے گئے کہ کوئی دیوتا ہماری رچھا کرے لیکن کسی دیوتا کو ایسی سامرتھ نہیں ہوئی جو رکھیشور کو بچا سکے جب دُرباسا
نے کہیں اپنا بچاؤ نہیں دیکھا تب برہم لوک میں دوڑے گئے برہما جی اُن کو دیکھتے ہی بولے کہ اے دُرباسا تم نے
ان آدپُرش بھگوان کے بھکت کا اپرادھ کیا ہے جو ایشور ہم سب کے مالک ہو کر پلک مارنے میں تینوں لوک کا ناش
کر سکتے ہیں ہم تمہاری رچھا نہیں کر سکتے جب دُرباسا وہاں سے بھی نراس ہو کر شری مہادیو جی کی شرن میں گئے تب
شری مہادیو جی بولے کہ اے دُرباسا پرمیشور کی مایا سے ہم سب لوگ پیدا ہوئے ہیں لیکن اُن کی مایا کا بھید ہم اور نارد
اور سنکادک اور برہما جی اور کپل دیو آدک کوئی نہیں جان سکتے تم اُنھیں پربرہم کی شرن میں جاؤ تو بچو گے مجھ کو ایسی سامرتھ

نہیں ہے جو تمھاری رچھیا کر سکوں جب دُرباسا نے دیکھا کہ سوائے پرمیشور کے کوئی دوسرا تینوں لوک میں میری رچھیا
کرنے والا نہیں ہے تب بیکنٹھ ناتھ کی شرن میں گئے اور استت کر کے تب پُوربک کہا کہ میں نے تمھارے بھگت کا
اپمان کیا اس لیے سدرشن چکر مجھ کو مارا چاہتا ہے سو میں آپ کی شرن میں آیا ہوں شرن آئے کی لاج رکھ کر میری رچھیا
کیجیے یہ بات سُن کر بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے دُرباسا ہم تینوں لوک کے مالک ہیں لیکن اپنے بھگت پر ہمارا کچھ بس نہیں
چل سکتا ہم بھگت کے آدھین رہتے ہیں ہم کو اپنے بھگت جیسے پیارے ہیں ایسا ہم اپنی لچھمی جی اور اپنے بدن کو
بھی پیارا نہیں جانتے جس طرح پت برتا استری اپنی سیوا سے پت کو بس میں کر لیتی ہے اسی طرح ہم اپنے بھگت کے
بس میں رہتے ہیں اور نرگُن بھگت سب سنساری سُکھ چھوڑ کر سوائے دھیان ہر چرنوں کے دوسری کچھ اچھا نہیں رکھتے
اور ہم کو اپنا اشٹ دیو جان کر منسا باچا کرمنا سے چاہتے ہیں اسلئے ہم اُن کا بچن مٹا نہیں سکتے اور ہم کو اپنے
بچن ٹل جانے کا کچھ سوچ نہیں ہوتا لیکن ہمارے بھگت کا کہنا کوئی مٹا نہیں سکتا سوائے دُرباسا ہمارے
بھگت بڑے دیال ہوتے ہیں اور کرودھ کو اپنے بس میں رکھتے ہیں اور کسی کا اَن بھلا نہیں چاہتے ہیں جو راجا امبریکھ
اپنے انتہ کرن سے کرودھ کرتے تو تم اُسی جگہ جل کر بھسم ہو جاتے یہاں تک نہ پہونچتے تم راجہ امبریکھ ہمارے
بھگت کی شرن میں جاؤ وہی تمھاری رچھیا کریں گے نہیں تو سُدرشن چکر سے نہ بچوگے ہم تمھاری رچھیا نہیں کر سکتے۔

ادھیائے پانچواں ۔ آنا دُرباسا رکھیشور کا راجہ امبریکھ کے پاس

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب دُرباسا رکھیشور بھگوان سے بھی نراس ہوئے تب وہ لجّت ہو کر
راجہ امبریکھ کے پاس آئے اور ڈنڈوت کر کے کھڑے رہے راجہ یہ دشا اُن کی دیکھتے ہی اپنے دھرم اور دیا سے کہ
دشمن کا بھی دُکھ نہیں دیکھ سکتے تھے بہت اسُتت کرنے کے پیچھے رو کر بولے کہ اے سُدرشن چکر دُرباسا رکھیشور کو
براہمن جان کر اُن کی رچھیا کرو کس واسطے کہ تمھارے مالک برہمنیہ دیو ہیں اور میں بھی براہمن کی بھگت رکھتا ہوں
اسلیے مجھ سے براہمن کا دُکھ دیکھا نہیں جاتا اور میں نے آج تک جو دھرم کیا ہو اُس کے پھل سے دُرباسا کچھ دُکھ
نہ پاویں یہ بچن راجہ امبریکھ کا سُنتے ہی سُدرشن چکر نے تیج اپنا ٹھنڈا کر لیا تب راجہ نے دُرباسا سے جو آنکھ نیچی
کیے کھڑے تھے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج سب پدارتھ بنے ہیں چل کر بھوجن کیجیے دُرباسا نے چھتیس [۳۶] پرکار کے
بنجن بڑے آنند سے بھوجن کیے اے راجہ پریچھت دُرباسا سُدرشن چکر کے ڈر سے آکاش اور پاتال میں ایک برس
تک بھاگا کیے اور راجا امبریکھ برس دن تک برابر ویسے ہی اُسی جگہ کھڑے رہ کر اس بات کا سوچ کرتے رہے
کہ دیکھو میرے سبب سے رکھیشور اتنا دُکھ پاتے ہیں برس دن تک وہی بھوجن جو دُرباسا رکھ کے واسطے بنا تھا
ہرا چھا سے ٹھنڈا نہیں ہوا جب براہمنوں کو بھوجن کرا کے راجہ نے بھی پرساد پایا تب دُرباسا رکھیشور بہت
ادھینتائی سے بولے کہ ہے راجہ امبریکھ میں آج تک ہر بھگتوں کی مہما نہیں جانتا تھا کہ پرمیشور کے بھگت سب سے
زبردست ہیں اور تم دھن ہو جو مجھ اپرادھی کے واسطے برس دن تک کھڑے رہ کر چنتا کرتے رہے اور سُدرشن چکر کی

استت کرکے تم نے میرا پران بچایا مجھ کو سامرتھ نہیں ہے کہ بھگتوں کا مہاتم برنن کرسکوں جب دُرباسا رکھیشور راجا سے بدا ہوکر چلے گئے تب اور سب براہمن اور رکھیشور جو وہاں پر تھے راجا کی استُت کرنے لگے اُن کا بچن سُنکر راجا بولا کہ میں کون گنتی میں ہوں یہ سب پرمیشور کے سُدرشن چکر کا پرتاپ تھا جس نے مجھ کو کرپا کے ہاتھ سے بچایا دیکھو پرمیشور کی اتنی کرپا ہونے پر بھی راجا امبرکھ کچھ غرور نہ رکھتا تھا اور بھگت کے برابر اندر لوک کا سُکھ کچھ مال نہ سمجھتا تھا اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکھچت یہ تھوڑی سی مہاراجا امبرکھ کی ہیں نے تم کو سنائی اُس کے اور سب گنوں کا حال کوئی برنن نہیں کرسکتا کچھ دن بیتے راجا امبرکھ نے برکت ہوکر راج گدّی اپنے چھوٹے بیٹے کو دے دی اور بن میں جاکر ہر بھجن کرکے مُکت ہوا۔

ادھیائے چھٹواں - کرودھ کرنا راجا اچھواکُ کا اپنے بیٹے پر

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پرکھچت راجا امبرکھ کے بنش میں اچھواکُ इक्ष्वाकु نام راجا بڑا پرتاپی ہوا ایک دن وہ ششاد शशाद نام اپنے بڑے بیٹے سے بولا کہ تو جنگل میں جاکر شکار مار لا تو میں پتروں کا شرادھ کروں راجا کے بیٹے نے جنگل میں جاکر خرگوش مار کر بھوک لگنے سے تھوڑا مانس آپ کھا لیا اور مانس اپنے باپ کے پاس لے آیا جب راجا شرادھ کرنے کے واسطے بیٹھا تب بششٹھ جی اپنے جوگ بل سے جان کر بولے کہ اے راجا اس میں سے تھوڑا مانس تیرے بیٹے نے کھا لیا ہے اس لیے یہ مانس شرادھ کرنے کے لائق نہیں ہا یہ بات سنتے ہی راجا نے ششاد کو شہر سے باہر نکال دیا تب وہ جنگل میں جا جولیہ जाज्वल्य رکھیشور کی کُٹی میں جاکر ہر بھجن کرنے لگا جب کچھ دن بعد راجا اچھواک مرگیا تب بششٹھ رکھیشور نے ششاد کو جنگل سے لاکر راج گدّی پر بٹھا دیا اور اس کے بنش میں پُرنجے पुरंजय نام راجا بڑا پرتاپی اور بلوان ہوا ایک بار دیتوں نے دیوتوں کو لڑائی میں جیت لیا جب اندر نے برھماجی کے پاس جاکر اپنے جیتنے کی تدبیر پوچھی تب برھماجی بولے کہ اے اندر تم مِرت لوک سے راجا پُرنجے کو اپنی مدد کے واسطے لے آؤ تو تمھاری جیت ہوگی یہ بچن سُنتے ہی اندر نے پُرنجے کے پاس جاکر بنے کیا کہ آپ کو ہماری مدد کرکے دیتوں سے لڑنا چاہیے پُرنجے بولا کہ اے اندر مجھ کو تمھاری مدد کرنے میں کچھ انکار نہیں ہے لیکن دیتوں سے لڑتے وقت مجھ کو اِتنا بل پیدا ہوگا کہ ہاتھی اور گھوڑے میرا بوجھ نہ اُٹھا سکیں گے اسلیے تم بیل روپ ہوکر مجھ کو اپنی پیٹھ پر بٹھاؤ تب میں دیتوں سے لڑوں گا جب اندر نے اپنا کام نکالنے کے واسطے بیل روپ دھرا تب راجا نے اُس پر چڑھ کر دیتوں کو لڑائی میں جیت لیا جب راجا کی مدد سے اندر وغیرہ دیوتوں نے اپنا راج پایا تب پُرنجے پھر مِرت لوک میں آکر اپنا راج کرنے لگا اُس کے بنش میں ساوست सावस्त नाम राजा مہا پرتاپی ہوا جس نے ساوستی پُری بسائی اِس کا پوتا راجا کُبلیاشو कुवलयाश्व ایسا بلوان ہوا جس نے اُتنک उत्तंक رکھیشور کی سہایتا کرکے دُھندھ धुन्धु نام دیت کو مار ڈالا اور اُس دیت کے مُنہ سے ایسی جوالا نکلی کہ جس کی آگ سے اکیس ہزار بیٹے راجا کُبلیاشو کے جل گئے درڑھاشو दृढ़ाश्व

آدک تین بیٹے اُس کے بچے اور ورڑھ ہانشو کا بیٹا نکمبہ ہوا اُس کے بنش میں جونا شو युवनाश्व نام راجا ایسا پرتاپی
اور بلوان ہوا کہ جس کے آدھین ساتوں دیپ کے راجا رہتے تھے لیکن وہ سنتان نہ ہونے سے ہمیشہ اُداس رہتا تھا
ایک دن راجا نے رکھیشوروں سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ لوگ کوئی تدبیر ایسی کریں کہ جس سے میرے یہاں
بیٹا پیدا ہو رکھیشوروں نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے راجا سے جگیہ کرا کے ایک کاسا پانی کا منتر پڑھ کر جگیہ شالا
میں اس اچھا سے رکھا کہ پراتہ کال یہ پانی رانی کو پلا دیں گے تو اس کے بیٹا پیدا ہوگا جب رات کو راجا اور
رکھیشور لوگ اُس جگیہ شالا میں سوئے اور پرمیشور کی اچھا سے راجا کو پیاس لگی تب راجا نے دھوکھے سے
وہ پانی پی لیا تب پراتہ کال رکھیشور لوگ یہ حال جان کر بولے کہ اے راجا تمھارے نصیب اور ہر اچھا میں
کسی کا بس نہیں تمھارے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوگا راجا یہ بات سُن کر پہلے اُداس ہوا پھر پرمیشور کی اچھا
اسی طرح جان کر سنتوکھ کیا جب پیٹ راجا کا گربھوتی استری کی طرح ہر روز بڑھنے لگا اور دس مہینے گذرے تب
رکھیشوروں نے راجا کی دہنی کوکھ چیر کر پیٹ میں سے لڑکا نکال لیا اور گھاؤ سی کر ہر اچھا سے راجا کو چنگا کر دیا
جب اُس لڑکے نے رو کر دودھ مانگا تب اندر نے اپنا انگوٹھا امرت بھرا اُس کے مُنہ میں ڈال کر چسایا تو پیٹ
اُسکا بھر گیا اور اندر نے انگوٹھا چساتے سمے اُس کو ماندھاتا پکار کر کہا تھا کہ اسکا پالن میں کروں گا اسلیے رکھیشوروں نے
اُس کا نام ماندھاتا رکھا سو وہ ایسا پرتاپی اور بلوان اور ساتوں دیپ کا راجا ہوا جس سے راون آدک سب دیت
اور راچھس ڈرتے تھے اور اُس نے جگیہ کر کے بہت دان اور دکھنا براہمنوں کو دی اِس سے تیج اور بل اُسکا بہت ہوا
اور ماندھاتا کے یہاں مچکند मुचकुन्द آدک تین بیٹے اور پچاس لڑکیاں ہوئیں سو اُس سے پچاسوں لڑکیاں اپنی
سوبھر सौभरि نام رکھیشور کو بیاہ دیں اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج ماندھاتا نے پچاس لڑکیاں
ایک رکھیشور کو کیوں بیاہ دیں شکدیو جی بولے کہ اے راجا سوبھر رکھیشور جمنا کے کنارے پانی میں بیٹھے تپ کرتے تھے
ساٹھ ہزار برس تک تپ کرنے کے پیچھے ایک دن رکھیشور نے ایک مچھلی کو اپنے بچوں کے ساتھ جل میں بہار کرتے دیکھا
تب بوڑھے ہونے پر بھی من میں بچار اکہ گرہستھ آشرم بہت اچھا ہوتا ہے جب رکھیشور کو گرہستھی کرنے کی اچھا ہوئی
تب انھوں نے راجا ماندھاتا کے پاس جا کر کہا کہ ہم کو ایک لڑکی اپنی دو راجا نے شاپ کے ڈر سے یہ جواب دیا
کہ مہاراج میرے پچاس لڑکیاں ہیں آپ راج مندر میں جاویں جو لڑکی آپ کو پسند کرے اُسی کے ساتھ آپ کا
بیاہ کر دوں یہ بات سُن کر سوبھر رکھیشور نے بچار کیا کہ مجھ بڈھے آدمی کو راجا کی یہ سب لڑکیاں کیوں قبول کریں گی
جوان استریاں بوڑھے آدمی کو نہیں چاہتی ہیں ایسا بچار کر رکھیشور نے اپنے تپ کے بل سے اپنی صورت بہت
سُندر اور جوان بنالی کہ جس کو دیکھ کر اپسرا موہت ہو جاویں جب وہ رکھیشور اپنا روپ اشونی کمار کے برابر سُندر
بنا کر راج مندر میں گئے تب اُن کی سُندرتائی دیکھ کر راجا کی پچاسوں لڑکیاں راج چھوڑ کر اُن پر موہت ہو گئیں
تب راجا ماندھاتا نے پچاسوں لڑکیاں رکھیشور کو بدھ پوربک بیاہ دیں اور رکھیشور مہاراج سب کو اپنے مکان پر
لے آئے اور اپنے جوگ کے بل سے پچاس بمان رتنوں سے جڑے ہوئے باغ اور تالاب وغیرہ سب چیزوں سمیت

بنا دیے اور سوبھر رکھیشور پچاس روپ دھر کر ایک ایک استری سے علیحدہ علیحدہ بمانوں میں بھوگ اور بلاس کرنے لگے وہ سب بمان رکھیشور کی اچھا کے موافق اُڑ کر اندرلوک آدک میں چلے جاتے تھے اور اُن بمانوں کی شوبھا دیکھ کر دیوتا اور دیوکنیا اور ماندھاتا آدک ایرکھا یعنی حسد کے ساتھ اُن کی بڑائی کرتے تھے جب اسی طرح سُکھ اور بلاس کرتے ہوئے رکھیشور کے پچاس ہزار بیٹے پیدا ہوئے اور اُن کا بنش اتنا بڑھا کہ جس کی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی تھی تب اُنھوں نے بہت دن سنساری سُکھ بھوگ کر کے ایک دن یہ بچار کیا کہ دیکھو اتنے دن ہم نے سُکھ کیا تسپر بھی من نہیں بھرا اور ہم نے اپنے اگیان سے ہر بھجن اور اسمرن کرنا چھوڑ دیا اور سنساری مایا میں پھنس کر خراب ہوئے جو اسی طرح مایا جال میں پھنسے ہوئے مر گئے تو ہمارا پرلوک بگڑ جائے گا اِسلیے پرمیشور کا تپ اور بھجن کرنا چاہیے ایسا بچار کر سوبھر رکھیشور نے من اپنا سنساری مایا سے الگ کر لیا اور پچاسوں استریوں سمیت بن میں جا کر جوگ ابھیاس کے ساتھ اپنا بدن چھوڑ دیا تب پچاسوں استریاں اُنکے ساتھ ستی ہو کر پت سمیت ست لوک میں چلی گئیں -

ادھیائے ساتواں - کتھا راجا ترشنک त्रिशंकु کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت ماندھاتا کے مرنے کے پیچھے امبرکھ نام بڑا بیٹا اُس کی گدی پر بیٹھا اس کے بنش میں ہاریت نام ایسا پرتاپی راجا ہوا کہ جس نے ناگون کی سہایتا کر کے گندھربوں کو مارا تب ناگون نے بڑی خوشی سے اپنی بہن اس کو بیاہ کر یہ بردان دیا کہ جو لوگ تمھارے نام کا اسمرن کریں گے اُن کو کوئی سانپ دُکھ نہ دیگا اِسی سے ہاریت کے بنش میں ترشنک نام راجا پیدا ہوا اور بششٹھ گرو کے بیٹوں نے ایسا شاپ دیا کہ وہ چانڈال ہو گیا اور پھر بشوامتر کے بردان سے اُس کو سُورگ ملا اتنی کتھا سُن کر پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی اس کی کتھا کیونکر ہے بستار کر کے کہیے شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت راجا ترشنک ایک دن بششٹھ جی سے بولا کہ آپ مجھ کو کوئی ایسی جگیہ کرا دیں کہ جس سے میں اسی بدن سے سُورگ کو چلا جاؤں یہ سُن کر بششٹھ جی نے کہا کہ ہم کو ایسی جگیہ کرانا نہیں آتی جب ترشنک نے جا کر بششٹھ جی کے بیٹوں سے یہی بات کہی تب اُنھوں نے اُس کو شاپ دیا کہ تو گرو کا بچن جھوٹھ سمجھ کر پھر ہمارے پاس پوچھنے آیا اِس لیے تو چانڈال ہو جا ترشنک جب رات کو کچھ رات سمے اُٹھا تو بدن اُسکا کالا ہو گیا اور کپڑے بھی نیلے ہو گئے اسلیے لوگوں نے چھونا اُس کا بند کر دیا تب وہ گھبرا کر بشوامتر رکھیشور کی شرن میں جو بششٹھ جی سے دشمنی رکھتے تھے جا کر بولا کہ مہاراج گرو کے بیٹوں نے مجھ کو شاپ دے کر چانڈال بنا دیا اور میری اچھا سُورگ میں جانے کی تھی سو وہ پوری نہ ہوئی اس واسطے تمھاری شرن میں آیا ہوں جس میں میری کامنا پوری ہو وہ کیجیے یہ بات سُنتے ہی بشوامتر ہنس کر بولے کہ اے راجا شاپ دینے سے جو تیری صورت چانڈال کی طرح ہو گئی ہے وہ کسی طرح بدل نہیں سکتی لیکن میں تجھ کو اسی صورت سے سُرگ میں پہنچا دوں گا ایسا کہہ کر بشوامتر نے سب پرتھوی کے رکھیشوروں کو اپنے یہاں بُلایا اُس میں سنو بیٹے بششٹھ گرو کے نہیں آئے اسلیے بشوامتر نے ان لوگوں کو شاپ دے کر ڈوم بنا دیا اور راجا ترشنک سے جگیہ کرائی جب اُس جگیہ میں

کسی دیوتا نے آہُت نہیں لیا تب بشوامتر نے کرودھ کر کے اپنے کمنڈل کے پانی سے ترشنک کو نہلا کر کہا کہ تو
میری تپسیا کے بل سے سُورگ میں چلا جا سو وہ چانڈال ہونے پر بھی بشوامتر کے جوگ بل سے سُورگ کو چڑھ گیا
اور اندراسن پر جا کر تھوڑی دیر بیٹھا جب اندر نے دیکھا کہ چانڈال آدمی اندراسن پر آکر بیٹھا ہے تب اندر نے
اُس کو لات مار کر گرا دیا اور دیوتوں نے ترشنک سے کہا کہ تو چانڈال ہے اسلیے سر نیچے اور پیر اوپر کر کے گر چانڈال کا
ٹھکانا سُورگ میں نہیں ہے گرتے وقت ترشنکُ نے چلّا کر پکارا کہ اے بشوامتر مجھ کو اندر نے لات مار کر اندراسن سے
گرا دیا ہے میری مدد کیجیے یہ بات سنتے ہی بشوامتر نے ترشنک سے کہا کہ تو اُسی جگہ رہ جب بشوامتر جی کی آگیا سے
وہ اُسی جگہ ٹھہر گیا اور بشوامتر اپنے جوگ بل سے اُس کے رہنے کے واسطے دوسرا سُورگ بنا کر دوسرے دیوتا بھی
بنانے لگے تب دیوتوں نے گھبرا کر بشوامتر کی سَرن میں جا کر بنتے کیا کہ اے مہاراج دوسرے دیوتا بنانے سے ہم لوگوں کا
اپمان ہوگا بنا آگیا نارائن جی کے نئی بات کرنا اُچت نہیں ہے یہ بات سُن کر بشوامتر بولے کہ میں ترشنک کو سُورگ
دینے کے واسطے بات ہار چکا ہوں اسلیے یہ نیا سُورگ میرا بنایا ہوا اس کے رہنے کے واسطے بنا رہے گا لیکن دوسرے
دیوتوں کو نہ بناؤں گا جب دیوتا ہار مان کر بولے کہ بہت اچھا تب بشوامتر نے دوسرے دیوتا نہیں بنا کر اپنا بنایا ہوا
سُورگ رہنے دیا سو آج تک راجا ترشنکُ اُسی سُورگ میں اُلٹے لٹکے ہیں اور اُس کے مُنہ سے جو لار بہتی ہے اُسی سے
کرم ناسا ندی پیدا ہوئی ہے جس ندی میں پیر ڈالنے سے سب پُن آدمی کا جاتا رہتا ہے اور ترشنکُ کی چھایا مگدھ دیش
پڑتی ہے اس لیے مگدھ دیش میں مرنے کو بُرا کہتے ہیں ترشنک کا بیٹا ہریشچندر हरिशचंद्र نام راجہ بڑا پرتاپی ہوا
اور اُس نے بیٹا ہونے کے واسطے برن دیوتا کی مانتا مانی تھی کہ جو میرے بیٹا ہو تو میں اُسی لڑکے کو تمھیں بلدان
چڑھاؤں جب برُن دیو کی کرپا سے روہت रोहित نام بیٹا اُس کے ہوا تب راجا نے مارے پریم کے اُسکو
بارہ[۱۲] برس تک بلدان نہیں دیا جب برُن دیو نے بلدان دینے کے واسطے بہت ہٹھ کی اور اُس لڑکے نے سمجھا کہ گھر رہنے سے
ضرور ایک دن بلدان دیا جاؤں گا تب وہ اپنا پران بچا کر تیرتھ جاترا کرنے چلا گیا اور برُن نے بلدان نہ پانے سے
کرودھ کر کے ہریشچندر کے جلندھر کا روگ پیدا کیا جب راجا اُس روگ کے سبب سے مرنے کے برابر ہو گیا
اور روہت نے یہ حال سُنا کہ میرا باپ برُن دیوتا کے کرودھ سے مرا چاہتا ہے تب اُس نے کہا کہ میرے ایسے
جینے پر دھکار ہے جو میرا باپ میرے واسطے مارا جائے ایسا بچار کر جب وہ بلدان ہونے کے واسطے اپنے گھر آنے لگا
اور راہ میں اُس نے سُنہ سیپھ सुनः सेप نام بشوامتر کے بھانجے کو دیکھا تب روہت نے سنہ سیپھ کی ماتا اور پِتا
اسے جو بہت کنگال ہو کر تین بیٹے رکھتے تھے کہا کہ سَو گؤ ہم سے لیکر ایک بیٹا اپنا ہم کو دو یہ بات سُن کر اَجے کیرت
باپ سُنہ سیپھ کا بولا کہ بڑا بیٹا مجھ کو بہت پیارا ہے اُس کو میں نہ دوں گا اور اُس کی استری بولی کہ अजय कीर्ति
چھوٹا بیٹا مجھ کو بہت پیارا ہے اُسے میں نہ بیچوں گی یہ بات اپنی ماں اور باپ کی سُن کر سُنہ سیپھ کے منجھلے بیٹے نے
کہا کہ میرا پیار میرے ماں باپ نہیں کرتے ہیں اِس لیے میں روہت کے ہاتھ بِک جاؤں گا یہ بات سُن کر
اَجے کیرت اور اُس کی اِستری چُپ ہو رہی تب روہت نے سَو گؤ بدھ پور یک اُن کو دیکر سُنہ سیپھ کو مول لے لیا

اور اُس کو اپنے بدلے برُن دیوتا کا بلدان دینے کے واسطے ساتھ لے کر گھر کو چلا تب راہ میں بشوامتر رکھیشور ملے
جب اُنھوں نے اپنے بھانجے کو دیکھ کر اپنے جوگ بل سے جانا کہ یہ بلدان ہونے کے واسطے جاتا ہے تب اس کو
بید کی رچا بتلا کر کہا کہ تو اس کو ہر روز پڑھا کر تیری موت نہ ہوگی اُس نے رکھیشور کی آگیا کے موافق وہ رچا پڑھنا
شروع کی جب راجا کا بیٹا سنہ سیپھ کو ساتھ لیے ہوئے راج مندر پر پہونچا تب ہریشچندر راجا اپنے بیٹے کو دیکھ کر
بہت خوش ہوا اور اُس نے بشوامتر آدک رکھیشوروں کو بُلا کر برُن دیوتا کا بلدان دینے کے واسطے جگیہ کرنا شروع کیا
اور من میں بچار کیا کہ راجکمار کے بدلے سنہ سیپھ کو بلدان دے کر روہت کو بچالوں گا اور برُن دیوتا اپنا بلدان لیکر
مجھ کو بھی آرام دیں گے جب جگیہ کرتے وقت سنہ سیپھ کے بلدان دینے کا سمے آیا تب بشوامتر نے بہت استُت
کر کے برُن دیوتا کو خوش کیا اور اپنے بھانجے کو بلدان ہونے سے بچالیا اور برُن دیوتا نے ہریشچندر کو بردان دے کر
اُس کا روگ چھڑا دیا جب روہت اور سنہ سیپھ دونوں کا پران بچا اور برُن دیوتا خوش ہوگئے تب بشوامتر نے
راجہ ہریشچندر کو ایسا گیان اُپدیش کیا کہ جس کے پرتاپ سے وہ مُکت ہوگیا اور روہت اُس کی راج گدی پر
بیٹھ کر دھرم کے ساتھ راج کرنے لگا۔

ادھیائے آٹھواں - کتھا راجہ سگر کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے پریچھت راجا روہت کے بنش میں راجا چھمپک ہوا جس نے چمپاپوری بسائی
اور چھمپک کے بنش میں آہک نام راجا بڑا پرتاپی ہو کر اُس نے بیٹا پیدا ہونے کے واسطے ہزار بواہ اپنے کیے
لیکن ہر اچھا سے کسی رانی کے اولاد نہ ہوئی اس لیے راجا آہک اُداس رہتا تھا ایک دن نارد مُن نے
راج مندر پر آکر پوچھا کہ اے راجا تم اُداس کیوں دیکھ پڑتے ہو ایک نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاراج
میں آپ کو پرم بھگت جان کر اپنا دُکھ کہتا ہوں کہ ہزار بواہ کرنے پر بھی میرے کوئی بیٹا نہیں ہوا یہی چنتا مجھ کو
دن رات رہتی ہے یہ بچن سُنتے ہی نارد جی نے دیال ہو کر ایک پھل آم کا جو ہاتھ میں لیے تھے راجا کو دے کر کہا
کہ جس رانی کو چاہو یہ آم کھلا دو پرمیشور کی دیا سے بیٹا پیدا ہوگا راجا نے وہ پھل لے کر اپنی بڑی استری کو جس کی
اُس دن باری تھی کھلا دیا رانی کے اُسی دن گربھ رہ گیا لیکن لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا کہ اُنھیں دنوں میں دوسرے
راجاؤں نے جو زبردست تھے راجا آہک کو لڑائی میں جیت کر سب نگر اُس کا اپنے آدھین کر لیا تب وہ اپنی
رانیوں سمیت بھاگ کر جنگل میں چلا گیا اور رکھیشوروں کی جھونپڑی کے پاس مکان بنا کر رہنے لگا راجا بڑی رانی کے
گربھ رہنے سے اُس کو بہت چاہ کر آٹھوں پہر اُسی کے پاس رہتا تھا اس لیے راجا کی دوسری رانیاں سوتیا ڈاہ
سے آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو ابھی بڑی رانی کے بیٹا پیدا نہیں ہوا تیسر تو راجا رات دن اُسی کے پاس رہتے ہیں
ہماری طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے لڑکا ہونے پر نہ معلوم ہم لوگوں کی کیا دشا ہوگی اس لیے رانی کو زہر دینا
چاہیے جس میں وہ پیٹ کے لڑکے سمیت مر جائے جب اُنھوں نے یہ صلاح کر کے کسی چیز میں زہر ملا کر

گربھ والی رانی کو کھِلا دیا اور وہ زہر کی گرمی سے بیاکل ہوئی تب اُس نے اَورو और्व نام رکھیشور کی کُٹی میں
جو اُسی جگہ رہتے تھے جا کر بنے کیا کہ اے مہاراج میں تمھاری شرن میں آئی ہوں میرا پران بچائیے یہ دین بچن
سُن کر رکھیشور بولے کہ اے رانی تو مت ڈر پرمیشور کی کرپا سے تو نہیں مرے گی اور جو لڑکا تیرے پیٹ میں ہے
وہ بھی جیتا بچ کر زہر سمیت پیدا ہوگا یہ آشیرباد سُن کر رانی بہت خوش ہوئی اور رکھیشور کی دیا اور مہرا اچھا سے
زہر نے اپنا اثر نہیں کیا اور گربھ بھی جیوں کا تیوں بنا رہا جب کچھ دن بعد راجا آہُک اپنی موت سے مرگیا اور
سب اُس کی استریاں ستی ہونے لگیں تب اَورو نام رکھیشور نے گربھ وتی رانی سے کہا کہ تو مت ستی ہو تجھ سے ایک
لڑکا بڑا بلوان اور تیجوان پیدا ہو کر چکروتی راجا ہوگا یہ سُن کر وہ رانی ستی نہیں ہوئی اور سب رانیاں راجا کے ساتھ چلکر
ست لوک کو چلی گئیں اور گربھ والی رانی اُسی جگہ کُٹی بنا کر رہی جب دسویں مہینے اُس سے ایک لڑکا بہت سُندر
اور تیجوان پیدا ہوا تب اس لڑکے کے ساتھ وہ زہر بھی پیٹ سے نکلا سنسکرت میں زہر کو گرل کہتے ہیں اس لیے
اَورو نام رکھیشور نے اُس لڑکے کا نام سگر رکھا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اُس نے فوج اکٹھا کی اور مہرا اچھا اور
رکھیشور اور منیشر دوسرے راجوں کو جیت کر اپنے باپ کی راج گدی چھین لی اور راج سنگھاسن پر بیٹھ کر دھرم
اور پرجا پالن کے ساتھ راج کرنے لگا اور راجا سگر ایسا پرتاپی ہوا کہ جس نے تال جنگھ तालजंघ اور یَو वव
نام وغیرہ ملیچھ راجاؤں کو لڑائی میں اپنی بھُجا کے بَل سے جیت کر مار ڈالا اَورو نام رکھیشور جو اُس کے گُرو تھے
ان کی اگیا سے بہت ملیچھوں کا سر اور داڑھی اور مونچھ مُنڈوا کر یہ جس اپنا سنسار میں پرگٹ کیا اور ساتوں دیپ کے
راجوں کو اپنے بس میں کر کے دو بیاہ اپنے کیے راجا سگر کے کیشری نام رانی سے اسمنجس نام ایک لڑکا پیدا ہوا
اور سُمتی نام دوسری رانی سے ساٹھ ہزار بیٹے پیدا ہوئے اور اسمنجس کے ایک لڑکا انشُمان نام بڑا
پرتاپی اور بہت سُندر پیدا ہوا اسمنجس پورب جنم کا جوگی تھا اس سبب سے پرجا کو دُکھ دینے لگا جب سے راجا سگر نے
پرجا کے کہنے سے اسمنجس کو بن باس دے دیا اور انشُمان اپنے پوتے کو جو دھرماتما تھا اپنے پاس رکھا کچھ دن بعد
راجا سگر نے سَو اشومیدھ جگیہ کرنا بچار کر ننانوے جگیہ اچھی طرح پوری کیں جب سَویں جگیہ شروع کر کے شاستر
کے موافق شیام کرن گھوڑا چھوڑا اور ساٹھ ہزار بیٹوں کو اُس کی رچھیا کرنے کے واسطے ساتھ کر دیا تب اندر نے
اپنے من میں بچار کیا کہ آدمی سَو جگیہ کرنے سے اندر ہوتا ہے راجا سگر سَویں جگیہ پوری کر کے میرا اندراسن چھین لیگا
اور مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ راجا سگر کے سنمکھ جُدھ کر کے گھوڑا چھین لاؤں اور اُس کی جگیہ کو بگاڑوں اسلیے
چھل کر کے شیام کرن گھوڑا لینا چاہیے ایسا بچار کر اندر وہ گھوڑا کسی چھل سے چُرا لے گیا اور جہاں کپل دیو مُن
بیٹھے ہوئے تپ کر رہے تھے وہاں لے جا کر اُس گھوڑے کو اُن کے پیچھے باندھ دیا اور آپ اندر لوک چلا گیا
جب راجکماروں نے گھوڑا اپنا نہ دیکھا تب اُنھوں نے چودھوں لوک میں جا کر وہ گھوڑا بہت ڈھونڈھا لیکن
کہیں اسکا پتہ نہ پایا جب ڈھونڈھنے سے نراس ہوئے تب راجا سگر کے پاس جا کر سب حال کہہ کر بنے کیا کہ
اے مہاراج جو آپ اگیا دیویں تو ہم زمین کھود کر گھوڑا ڈھونڈھیں راجا بولا کہ بہت اچھا تلاش کرنا چاہیے تب

انھوں نے اپنے باپ کی آگیا کے موافق گھوڑا ڈھونڈھنے کے واسطے اتنی زمین کھودی کہ چھوٹے چھوٹے سات سمندر
اور بھرت کھنڈ میں پرگٹ ہوئے جب وہ لوگ گھوڑا ڈھونڈھتے ہوئے کپل دیومُن کے استھان پر گئے تو کیا دیکھا کہ
کپل دیومُن بیٹھے ہوئے تپ کر رہے ہیں اور گھوڑا ان کے پیچھے بندھا ہے تب ساٹھوں ہزار بیٹے راجا سگر کے چلا کر
بولے کہ ہم نے اپنا چور پکڑا جب اُن کے چلانے سے کپل دیومُن کا دھیان کھُل گیا تب اُنھوں نے آنکھ اُٹھا کر
غصہ سے اُن لوگوں کی طرف دیکھا تب اُسی جگہ ساٹھوں ہزار بیٹے راجا سگر کے جل کر راکھ ہو گئے جب راجا سگر نے
بہت دن تک کچھ حال اپنے بیٹوں کا نہیں پایا تب اپنے پوتے یعنی انسُ مان کو بلا کر کہا کہ تو جا کر اپنے چاچوں اور
گھوڑے کی خبر لے آ انسُ مان یہ بات سُن کر گھر سے نکلا اور اُن کا پتہ لگاتا ہوا جہاں پر وہ جل گئے تھے وہاں پر
جا پہونچا جب اُس نے وہاں پہونچ کر کپل دیومُن کو پرمیشور کے دھیان میں بیٹھا دیکھا اور ڈنڈوت اور پرکرما کر کے
اُن کی استُت کی تب کپل دیومُن خوش ہو کر بولے کہ اے راجکمار تو اپنا گھوڑا لے جا لیکن تیرے چاچا لوگ جو
میرے کرودھ سے جل کر مر گئے ہیں وہ ابھی مُکت نہیں ہو سکتے جب گنگا جی آ کر اپنے جل سے اُن کی ہڈیاں اور راکھ
بہا دیں گی تب اُن کا اُدھار ہوگا یہ بات کپل دیومُن کی سُنتے ہی انسُ مان ڈنڈوت کر کے شیام کرن گھوڑا اپنا وہاں سے
لیکر راجا سگر کے پاس آیا اور سب حال جو کپل دیومُن سے سُنا تھا کہہ دیا راجا سگر نے اپنے بیٹوں کا مرنا پرمیشور کی اچھا
سے سمجھ کر سنتوکھ کیا اور سُوین جگیہ اپنی پوری کی اور اَوْرو رکھیشور سے گیان سُن کر سنساری مایا چھوڑ دی اور انسُ مان
اپنے پوتے کو راج گدی پر بیٹھا کر جنگل میں چلا گیا اور ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مُکت ہوا -

ادھیائے نوانش - کتھا آنے گنگا جی کی مرت لوک میں

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرکھیت راجا انشمان راجا سگر کے پوتے نے کچھ دن دھرم اور پرجا پالن کے
ساتھ راج کاج کر کے دلیپ اپنے بیٹے کو راج گدی دے اور آپ جنگل میں جا کر اپنے چاچاؤں کی مُکت کے واسطے
گنگا جی کا تپ کرتے کرتے مر گیا لیکن گنگا جی خوش نہ ہوئیں کچھ دن بعد راجا دلیپ بھی گنگا جی کے آنے کے واسطے
تپ کرنے لگا اور اسی ابھلاکھا میں اُس نے بھی اپنا تن تیاگ کر دیا لیکن گنگا جی نے درشن نہیں دیا راجہ دلیپ کا
ایک بیٹا بھگیرتھ نام تھا جب اُس نے کھیلنے میں اپنے ساتھ والے لڑکوں سے سُنا کہ میرے باپ اور دادا گنگا جی
کے لانے کے واسطے تپ کرتے کرتے مر گئے تِسپر بھی وہ نہیں آئیں تب بھگیرتھ نے کہا کہ پہلے میں گنگا جی کو لا کر
پیچھے راج گدی پر بیٹھوں گا یہ بات من میں ٹھان کر وہ بھی بن میں چلا گیا اور پریم کے ساتھ ہر چرنوں کا دھیان کرنے لگا
تب شری گنگا جی نے خوش ہو کر استری روپ سے بھگیرتھ کو درشن دیا اور کہا کہ تو کیا چاہتا ہے بھگیرتھ نے گنگا جی کو
دیکھتے ہی ڈنڈوت اور پرکرما اور استُت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے ماتا میرے پُرکھا لوگ کپل دیو کے کرودھ
سے جل کر راکھ ہو گئے ہیں اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ آپ مرت لوک میں آ کر اس راکھ کو اپنی لہروں سے بہا دیجیے
تب وہ لوگ تر جائیں گے یہ بات سُن کر شری گنگا جی بولیں کہ اے راجکمار مجھ کو مرت لوک میں آنے میں دو بات کا
سندیہہ ہے ایک تو یہ کہ آکاش سے گرتے وقت زمین میرا بوجھ نہ سہہ سکے گی کوئی ایسا پرتاپی اور بلوان ہو جو میرے

پانی کا زور اپنے بدن پر سہ سکے دوسرے پاپی اور ادھرمی لوگ مجھ میں اسنان کرنے سے مُکت پا کر بیکنٹھ کو جاوینگے
اور اُن کے پاپ کا بوجھ مجھ میں رہے گا جو تم اِن دونوں باتوں کا اُپاے کرو تو میں آسکتی ہوں یہ سُن کر بھگیرتھ بولے
کہ اے جگت تارنی میں شری مہادیوجی سے بنے کرتا ہوں وہ تم کو اپنے سر پر لیں گے اور ہر بھگت اور تپسی اور مُن اور
مہاتما اور رکھیشوروں کے اسنان کرنے سے پاپی اور ادھرمی لوگوں کے نہانے کا پاپ تم کو نہیں لگے گا یہ بات
مان کر گنگا جی وہاں سے انتردھیان ہوگئیں اور بھگیرتھ شری مہادیوجی کا تپ اور دھیان کرنے لگا جب شری مہادیوجی
خوش ہوئے اور بھگیرتھ کو درشن دے کر بولے کہ تو کیا چاہتا ہے تب بھگیرتھ نے ڈنڈوت اور پرکرما کر کے بنے کیا
کہ اے مہاپربھو میں نے اپنے پُرکھوں کے ترجانے کے واسطے شری گنگا جی سے مرت لوک میں آنے کو بنے
کیا تھا تب شری گنگا جی نے کہا کہ کوئی مجھ کو اپنے اوپر لے کر میرے پانی کا زور سنبھالے تو میں آؤں اِس لیے
میں چاہتا ہوں کہ آپ پہلے شری گنگا جی کو اپنے سر پر لیویں تب اُن کا زور پرتھوی سہ سکے گی جب شری مہادیوجی نے
بھگیرتھ کی بنتی مان لی تب شری گنگا جی کا پانی آکاش سے گرا اور شری مہادیوجی نے اُس کو اپنے سر پر لیا
کچھ دنوں تک شری گنگا جی شری مہادیوجی کی جٹا میں گھومتی رہیں پرتھوی پر نہیں گریں جب بھگیرتھ نے شری گنگا جی
کے پرگٹ ہونے کے واسطے پھر شری مہادیوجی کی استُت کی تب شری مہادیوجی نے ایک رتھ بھگیرتھ کو دے کر کہا
کہ تم اس رتھ پر بیٹھ کر شری گنگا جی کے آگے جا کر اپنے پُرکھوں کی راکھ دکھلا دو یہ کہکر شری شیوشنکر جی نے اپنی جٹا نچوڑ کر
شری گنگا جی کو باہر نکالا تب اُسی رتھ پر چڑھے اور جہاں اُن کے پُرکھوں کی راکھ پڑی تھی وہاں شری گنگا جی کو
لے آئے جب گنگا جل اُس راکھ پر ہو کر بہا تب بھگیرتھ کے سب پرکھا دیوتا روپ ہو کر بمان پر بیٹھ کر سورگ کو چلے گئے
اور بھگیرتھ بڑی خوشی سے اپنے مندر پر آئے اور براہمن اور کنگالوں کو بہت دان اور دچھنا دے کر راج گدی پر بیٹھے
اور بہت دنوں تک دھرم پوربک راج کیا بھگیرتھ کے بنش میں راجہ رتپرن ऋतुपर्ण بڑا پرتاپی راجہ نل کا
متر ہوا جس نے گھوڑے پر چڑھنا راجہ نل سے سیکھ کر اُس کو جوا کھیلنا بتایا تھا رتپرن کا بیٹا سُداس सुदास نام
بڑا پرتاپی راجا ایک دن شکار کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا اور وہاں اُس نے ہرن روپ راچھس کو مار ڈالا اُس
راچھس کے بھائی نے راجا سے بدلا لینے کی اچھا کی لیکن وہ راجا کے سنمکھ ہو کر لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتا تھا اسلیے
وہ براہمن روپ رکھ کر راجا کے پاس جا کر بولا کہ میں رسوئیں بہت اچھی بناتا ہوں یہ بات سُن کر جب راجا نے اُس کو
رسوئیں بنانے کے واسطے نوکر رکھ لیا اور وہ راچھس براہمن روپ وہاں رہنے لگا تب ایک دن راجا سُداس نے
بششٹھ رکھ کو نیوتا دے کر بہت طرح کا بنجن اور مانس بنوایا تو اُس راچھس نے آدمی کا مانس بھی بنا کر سب پدارتھوں سمیت
بششٹھ جی کے سامنے لا کر رکھ دیا بششٹھ جی نے اپنے جوگ بل سے وہ مانس پہچانتے ہی راجا پر کرودھ کر کے
کہا کہ اے راجا تو مجھ کو راچھس سمجھ کر آدمی کا مانس میرے کھانے کے واسطے لایا ہے اسلیے میں نارائن جی سے چاہتا ہوں
کہ تو بارہ برس تک راچھس ہو جا اور آدمی کا مانس کھایا کر یہ شاپ دے کر بششٹھ جی اُٹھ کھڑے ہوئے اُس وقت
راجا نے کہ وہ بھی اپنے تپوبل سے شاپ دینے کی سامرتھ رکھتا تھا کہا کہ میری جان میں کسی نے آدمی کا مانس

بششٹھ جی کے کھانے کے واسطے نہیں رکھا تھا مجھ کو برتھا رکھیشور نے شاپ دیا اسلیے میں بھی ان کو شاپ دوں گا جب ایسا کہہ کر راجا نے شاپ دینے کے واسطے پانی ہاتھ میں لیا تب رانی راجا کا ہاتھ پکڑ کر بولی کہ آپ کو براہمن اور گرو سے برابری کرنا نہ چاہیے بششٹھ جی نے کرودھ کر کے شاپ دیا تو اچھا کیا پھر دیال ہو کر بردان دینگے تم اُن کو شاپ مت دو راجا نے رانی کے سمجھانے سے بششٹھ جی کو شاپ دینا اُچت نہ جان کر وہ پانی ہاتھ کا اپنے پیر پر ڈال دیا سو دونوں پیر راجا کے کالے ہو گئے اُس دن سے راجا سُداس کا نام کلماکھ پاد سب کہنے لگے اور سب بدن راجا کا جیوں کا تیوں بنا رہا لیکن گیان اُس کا شاپ دینے سے راچھسوں کی طرح ہو گیا اس لیے وہ آدمی کو پکڑ کر مانس اُس کا کھانے لگا لیکن استری کو نہیں کھاتا تھا ایک دن راجا نے جنگل میں کسی رکھیشور کو ہرشت پُشٹ دیکھ کر اُس کے کھانے کی اچھا کی تب اُس کی استری بنتی کر کے بولی کہ اے راجا ابھی تک میں نے اپنے سوامی سے اچھا کے موافق سنساری سُکھ نہیں پایا مجھ کو اولاد ہونے کی اچھا بنی ہے اسلیے تو میرے پت کو مت کھا جو تو نہ مانے تو مجھے بھی کھالے جب راجا نے اپنی راچھسی سوبھاؤ سے اُس کی بنتی نہ مان کر رکھیشور کو کھالیا تب وہ براہمنی اپنے سوامی کی ہڈیاں بٹور کر ستی ہو گئی اور چلتے وقت اُس نے راجا کو یہ شاپ دیا کہ جب تو استری سے بھوگ کرے گا تب مر جائے گا جب بارہ برس شاپ کے دن بیت گئے اور راجا کا گیان شُدھ ہو گیا تب وہ اپنا راج کرنے لگا ایک دن راجا نے رانی سے بھوگ کرنے کی اچھا کی لیکن رانی شاپ کا حال سُن چکی تھی اس لیے راجا کو بہت سمجھا کر بھوگ کرنے نہیں دیا پھر ایک دن بششٹھ گرو نے اپنی اچھا سے راج مندر پر آ کر راجا اور رانی کو یہ بردان دیا کہ بنا بھوگ کیے تمہارے بیٹا ہوئے آشیرباد دے کر بششٹھ جی اپنے استھان کو چلے گئے اور انکی کرپا سے بنا پرسنگ کیے اُسی دن رانی کے گربھ رہ کر ساتویں برس اسمک نام بیٹا پیدا ہوا اُس کے مولک نام لڑکا پیدا ہو کر پرشرام جی کے کرودھ سے بچا سب چھتریوں کی جڑ یہی ہے اُس کا بیٹا راجا کھٹوانگ ایسا پرتاپی اور دھرماتما ہوا جس نے دیوتاؤں کی سہائتا کی اور دیتیوں کو لڑائی میں جیت کر مُکت ہوا اسکی کتھا بستار پوربک دوسرے اسکندھ میں ہے۔

ادھیائے دسواں - کتھا شری رام اوتار کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت کھٹوانگ کے بنش میں راجا دشرتھ بڑے پرتاپی اور تیجمان ہوئے جنھوں نے اجودھیا پُری میں دھرم پوربک راج کیا اور اُن کے یہاں شری رامچندر جی پربرہم کا اوتار کوشلیا رانی سے اور لچھمن جی شیش ناگ کا اوتار اور شترگھن جی سُمترا رانی سے اور بھرت جی کیکئی رانی سے پیدا ہوئے انھیں شری رگھناتھ جی کے چرتر اور لیلا تم نے رکھیشوروں کے مُنہ سے سُنی ہوگی پھر اُن کی کتھا سنچھپت سے ہم کہتے ہیں سنو کہ انھوں نے لڑکپن میں ماریچ اور سُباہو راچھس کو مار کر بشوامتر رکھیشور کے جگیہ کی رچھا کی اور انھیں ترلوکی ناتھ نے لچھمن جی اپنے بھائی سمیت بشوامتر گرو کے ساتھ جنک پور میں جا کر مہادیو سوامی کا دھنکھ جو کسی راجا سے نہیں اُٹھا تھا اُس کو اوکھ کی طرح

توڑ کر پرشرام جی کا گرب مٹایا اور شری سیتا جی کو بیاہ کر اجودھیا جی میں لائے اور اپنے باپ کی آگیا انسار شری
لچھمن جی اور شری مہارانی جگت ماتا جانکی جی سمیت چودہ برس بن باس کیا جب پنچ بٹی میں سوروپ نکھا راون کی
بہن کی ناک اور کان کاٹ لیے تب کھر اور دوشن اور ترسرا تینوں بھائی سوروپ نکھا کے چودہ ہزار راچھسوں سمیت
شری رام چندر جی سے لڑنے آئے سو اُن کو فوج سمیت مار ڈالا جب راون نے سوروپ نکھا کی ناک اور کان کاٹنے
اور کھر اور دوشن وغیرہ اپنے بھائیوں کے مارے جانے کا حال سُنا تب وہ جوگی کا بھیس دھر کے شری سیتا جی کو
ہر لے گیا جب راہ میں جٹایو گدھ ہر بھگت نے راون کو روکا تب راون نے جٹایو گدھ سے بڑا یُدھ کر کے اگن بان
مار کر اُسے گرا دیا اور سیتا مہارانی کو سمدر پار لے جا کر اشوک باٹکا میں چھپا رکھا جب شری رامچندر جی ماریچ راچھس کو
جو مایا روپی ہرن بنا تھا مار کر اپنے استھان پر آئے اور شری جانکی جی کو نہیں دیکھا تب نردیہ دھارن کرنے سے
بہت بلاپ کرتے ہوئے دونوں بھائی شری سیتا جی کو ڈھونڈھنے چلے تب راہ میں جٹایو سے سُنا کہ لنکا پت راون
شری جانکی جی کو ہر لے گیا تب رگھناتھ جی جٹایو گدھ کو اپنا پرم بھگت جان کر اُس کا سنسکار کریا کرم اپنے ہاتھ سے
کیا پھر آگے جا کر کبندھ [illegible] راچھس کو مارا اور کبندھ کے مُنہ سے سگریو بندر کا حال سُن کر شری جانکی جی کے
ڈھونڈھنے کے واسطے اُس کے ساتھ متر تا کی اور بال نام بندر کو مار کر کشکندھا کا راج سگریو کو دیا اور سگریو کی آگیا
سے شری ہنومان جی آدک کروڑوں بندر اور ریچھ شری سیتا جی کو ڈھونڈھنے کے واسطے چاروں طرف گئے اور شری ہنومان جی
نے لنکا میں جا کر پُری کو جلا دیا اور وہاں سے آ کر شری جانکی جی کی کُشل اور آنند کے سماچار شری مہاراج رگھناتھ جی کو
سُنائے تب شری رامچندر جی نے بڑی بھاری فوج بندر اور ریچھ کی ساتھ لے کر لنکا پہ چڑھائی کی اور سمدر کے کنارے
پہنچ کر نل اور نیل نام بندروں سے اُس میں پُل بندھوایا جب بھبھیکھن راون کے بھائی نے وہاں آ کر شری
رگھناتھ جی کا درشن کیا تب شری رام چندر جی نے اُسی جگہ لنکا کے راج کا تلک بھبھیکھن کے لگایا اور جب اُسی
پُل کی راہ فوج سمیت پار اُتر کر لنکا کو گھیر لیا تب شری لچھمن جی نے سگریو اور شری ہنومان اور انگد اور نل اور
نیل اور جامونت ریچھ آدک سیناپتیوں کو ساتھ لے کر راچھسوں سے یُدھ کر کے اُن کو مار ڈالا جب کمبھ کرن بھائی
اور اندرجیت بیٹا راون کا مارا گیا اور اُس نے آپ چڑھائی کر کے شری رام چندر جی سے بڑا یُدھ کیا تب
شری رگھناتھ جی نے اگن بان راون کے ہردے میں مار کر اُس کو مکت پدوی دی جب بھبھیکھن شری رامچندر جی
کی آگیا سے راون کا داہ کرم آدک کر چکے تب اُن کو شری رگھناتھ جی نے لنکا کا راج دیا جب بھبھیکھن راج سنگھاسن
پر بیٹھے تب وہ شری سیتا مہارانی کو چنڈول سکھپال پر بٹھا کر شری رام چندر جی کے پاس لے چلے اُس وقت سب ریچھ
اور بندروں کو یہ اچھا ہوئی کہ ہم لوگ شری جانکی جی کا درشن کر کے آنکھوں کو سپھل کرتے تو اچھا ہوتا شری رگھناتھ جی
انترجامی نے بھبھیکھن کو آگیا دی کہ شری جانکی جی سے کہہ دو کہ پیدل ہمارے پاس آویں یہ بات سنتے ہی شری
سیتا جی سُکھپال سے اُتر کر شری رگھناتھ جی کے پاس آئیں تب سب ریچھ اور بندروں نے اُن کا درشن پا کر اپنی
اپنی آنکھوں کو سُکھ دیا جب لچھمن جی شری سیتا جی کے چرنوں پر گرے تب شری سیتا جی نے اُن کو آشیرباد دیا

پھر شری رام چندر جی بھیکھن اور ہنومان جی آدک سیناپت اور شری سیتا کو اپنے ساتھ پشپک بمان پر بیٹھا کر
لنکا سے چلے جب تیسرے دن پریاگ راج میں پہونچے تب وہاں سے ہنومان جی کو یہ کہہ کر اجودھیا پُری میں
بھیجا کہ تم پہلے سے جا کر بھرت جی کو ہمارے آنے کا حال سُناؤ اور ایک دن اودھ (یعنی میعاد) کا رہ گیا ہے جو
میں اودھ پر نہیں پہونچوں گا تو بھرت جی اپنا تن تیاگ کر دیں گے یہ بات سنتے ہی ہنومان جی نے اجودھیا جی میں
جا کر شری رگھناتھ جی کے آنے کی خبر بھرت جی سے کہہ دی یہ خبر سُن کر بھرت جی کو بڑی خوشی ہوئی اور شری ہنومان جی
آشیرباد دے کر بششٹھ گرو اور نگر باسی اور فوج کو ساتھ لے کر شری رام چندر جی کو آگے سے لینے گئے اور شری
رگھناتھ جی پہلے بششٹھ گرو کے چرنوں پر گرے پھر اُٹھ کر بھرت جی اور شتر ہن جی کو اپنے گلے سے لگایا اور وہاں سے
اجودھیا باسی اور ساتھیوں کو بہت طرح کی سواریوں پر بیٹھا کر اجودھیا پُری میں پہونچے اور شری رام چندر جی اور
شری لچھمن جی نے سیتا مہارانی سمیت راج مندر میں جا کر اپنی ماتا کو ڈنڈوت کی اور بششٹھ جی کی آگیا سے
اچھی ساعت میں راج سنگھاسن پر بیٹھے اور دھرم پوربک راج کرنے لگے اُس وقت تریتا جگ تھا لیکن
شری رام چندر جی کے دھرم اور پرتاپ سے ان کا راج ست جُگ کے برابر ہو گیا -

ادھیائے گیارھواں - پہونچنا شری سیتا جی کا بالمیک جی کے استھان پر

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت شری رام چندر جی نے راج گدی پر بیٹھ کر سنساری جیوؤں کو دھرم کی راہ
دکھلانے کے واسطے بہت جگیہ کیے اور سب راج اور دھن اپنا براہمن اور رکھشوروں کو سنکلپ کر کے فقط ایک
دھوتی اور ایک انگرکھا اپنے پاس اور ایک ساری اور ایک منگلا نام جنتر شری سیتا جی کے بدن پر رکھ لیا تب
نارد جی آدک رکھشوروں اور براہمنوں نے آشیرباد دے کر کہا کہ اے مہاراج آپ تینوں ترلوکی ناتھ ہو کر اپنے سُروپ کا
دھیان جو ہم لوگوں کو دیا ہے اُسی میں ہم لوگ مگن رہتے ہیں یہ راج لے کر کیا کریں گے ہم لوگوں کو اس کے بدلے
گئو دان دیجیے کہ اگن ہوتر آدک کیا کریں جس میں ہمارا دھرم بنا رہے سو رگھناتھ جی نے دیا اور کرپا کر کے براہمنوں کو
گئو آدک دان دے کر پھر دیش اپنا براہمنوں سے لے لیا اور راج کرنے لگے ساتوں دیپ کے راجا اور سب دیوتا
وردیتے آدک اُن کی آگیا پالتے تھے اور پرجا لوگ بیٹے کی طرح اُن سے پالن ہو کر آنند سے ہر بھجن میں رہتے
تھے ایک دن رات کو شری رگھناتھ جی بھیس بدل کر اپنی کیرت کی پرچھا لینے کے واسطے اجودھیا پُری میں نکلے
تو ایک دھوبی نے اپنی استری سے لڑتے ہوئے یہ کہا کہ تو بنا میرے کہے ایک رات باہر کہیں رہ آئی اس سے
اب تو میرے گھر رہنے کے لائق نہیں رہی اس لیے میں تجھ کو اپنے گھر نہ رکھوں گا جہاں تیری اچھا ہو وہاں چلی جا
میں راجہ رام چندر نہیں ہوں جو سیتا اُن کی استری برس دن تک راون کے یہاں رہی اور پھر اس کو اپنے گھر
لا کر رکھ لیا جب شری رام چندر جی نے یہ لوک نندا اپنے کانوں سے سُنی اور راج مندر پر آ کر اسی چنتا میں اُن کو
رات بھر نیند نہیں آئی تب پراتہ کال شتر ہن جی سے کہا کہ سیتا گربھوتی کو جنگل میں لے جا کر چھوڑ آؤ جب شتر ہن جی

یہ بات سُن کر اچیت ہو گئے اور اُن کی آگیا نہ مانی تب یہی بات شری رامچندر جی نے بھرت سے کہی جب انھوں نے بھی یہ بچن ترلوکی ناتھ کا نہ مانا تب شری رامچندر جی نے لچھمن کو بُلا کر کہا میں نے بھرت اور شترگھن سے سیتا جی کو جنگل میں چھوڑ آنے کی آگیا دی تھی سو اُنھوں نے نہیں کیا اس سے تم سیتا جی سے جا کر یہ بات کہو کہ تم نے رکھیشوروں کی استریوں اور گنگا جی کی پوجا کرنے کے واسطے مانتا مانی تھی سو چل کر پوجا اُن کی کرنا چاہیے جب وہ تمھارے ساتھ جاویں تب تم اُن کو جنگل میں بالمیک رکھیشور کے استھان کے پاس اس بہانے سے چھوڑ کر چلے آؤ سیتا جی کو گھر میں رکھنے سے پرجا لوگ میری نندا کرتے ہیں جو تم ہمارا کہنا نہ مانو گے تو ہم مر جائیں گے جب لچھمن جی نے یہ بچن سُنا اور جواب دینا اُچیت نہ جانا تب سیتا جی سے جا کر کہا کہ تم ہمارے ساتھ چل کر پوجا گنگا جی اور رکھ پتنیوں کی جو مانتا مانی تھی کر آؤ یہ بات سُنتے ہی سیتا جی بہت خوش ہوئیں اور بہت طرح کا گہنا اور کپڑا رکھ پتنیوں کے واسطے لے کر لچھمن جی کے ساتھ رتھ پر چڑھ کر چلیں اُس وقت بہت اسگن ہوئے لیکن جگت ماتا نے کچھ بچار نہیں کیا جب شری لچھمن جی شری گنگا جی کے پار اُترے اور بالمیک رکھیشور کے استھان کے پاس پہونچے اور رونے لگے تب شری جانکی جی نے پوچھا کہ اے لچھمن تمھارے بھائی تو اچھی طرح ہیں تم کیوں روتے ہو یہ بچن سُن کر لچھمن جی نے بہت بیاکل ہو کر سب حال کہہ دیا اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے ماتا میں تم کو یہاں جنگل میں چھوڑنے آیا ہوں یہ بات سنتے ہی جگت ماتا اچیت ہو کر گر پڑیں اور بہت بلاپ کر کے لچھمن جی سے کہنے لگیں کہ بہت اچھا جو آگیا رگھناتھ جی کی ہو وہ تم کرو میری طرف سے رگھناتھ جی سے ہاتھ جوڑ کر کہہ دینا کہ مجھ سے جو اپرادھ ہوا ہو سو چھما کریں کس واسطے کہ میں بہت جنم سے اُن کی داسی ہوں پھر لچھمن جی گر کر بھوتی شری جانکی ماتا کو روتے ہوئے بالمیک رکھیشور کے استھان پر چھوڑ کر چلے آئے اور رکھیشور نے اُن کو لڑکی کے برابر رکھا کچھ دن بیتے اُسی جگہ شری سیتا جی سے لو اور کُش نام دو بالک بہت سُندر اور تیجوان اور پرتاپی اور بلوان پیدا ہوئے جب شری رگھناتھ جی نے اشومیدھ جگیہ کرتے وقت پھر لچھمن جی کو شری سیتا جی کے بلانے کے واسطے بھیجا تب شری جانکی جی نے لو اور کُش دونوں بیٹے اپنے لچھمن جی کو سونپ دیے اور اجودھیا جی میں جا کر اُسی جگہ پرتھوی میں سما گئیں یہ سُن کر رگھناتھ جی نے بڑا سوچ اور بلاپ کیا اور سیتا جی کو تیاگ دینے کے بعد شری رامچندر جی برہمچرج رہ کر جگیہ آدک کیا کرتے تھے اور گیارہ ہزار برس تک انھوں نے اجودھیا جی کا راج بھوگ کر پرجا کو بڑا سُکھ دیا اور لچھمن جی اور شترگھن جی کے چترکیت اور سُباہ نام وغیرہ دو دو بیٹے پیدا ہوئے اور رگھناتھ جی نے جو اپنے بھائیوں کو بہت چاہتے تھے اُتر کا دیش بھرت جی کو اور پچھم کا دیش شترگھن کو اور پورب کا دیش لچھمن جی کو بانٹ دیا تھا اور سب استری پُرش اجودھیا باسی شری رگھناتھ جی کا درشن پا کر خوش رہتے تھے ایسا سُکھ اندرپُری میں بھی کسی کو کبھی نہیں ملتا تھا اُن کے راج میں پشو اور پنچھی آدک کوئی جیو دُکھی نہیں تھا اسی طرح راج اجودھیا پُری کا دھرم کے ساتھ کیا اور انت سمے اجودھیا پُری کا راج اپنے بیٹے کو دے کر بیکنٹھ کو پدھارے اور اجودھیا جی کے رہنے والے سب جیووں کو اُسی بدن سے بمان پر بٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے انھیں رامچندر جی کا نام

لینے سے کروڑوں جیو بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور کتھا ان کی بستار پُوربک رامائن میں لکھی ہے اور شری رامچندر جی
کے نزدیک سمندر میں پُل باندھنا اور راون وغیرہ راکھسوں کا مار ڈالنا کچھ مشکل نہیں تھا وہ اپنی بھونہ ہلانے سے
ایک ساعت میں چودھوں لوک کی رچنا اور ناش کر سکتے تھے لیکن یہ سب لیلا اور چرتر اُنھوں نے سنساری جیوؤں کو
کیول گرہستھ آشرم مارگ دکھلانے کے واسطے کیا تھا دیکھو جب ایسے ایشور کو گرہستھی کرنے میں استری کے
کارن دُکھ ہوا تو سنسار میں استری اور گرہستھی کرنے سے سب کو دُکھ ملے گا۔

ادھیاے بارھواں[12] - کتھا کُش کے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت راجہ کُش کے بنش میں انتھو اور پُنڈریک पुण्डरीक اور سُداس
सुदास آدک کئی پیڑھی پیچھے مرُو मरु نام راجا بڑا پرتاپی ہوا اور وہ آج تک اُتر طرف کلاپ گرام میں بیٹھا ہوا
تپ کرتا ہے کلجگ کے انت میں پھر سورج بنشی راجا دھرماتما اُس سے پیدا ہو کر اپنا بنش چلاویں گے اور
اسی مرو کے بنش میں برہدبل बृहद्बल نام راجا بڑا پرتاپی ہوا جس کو بھیم سین تمھارے دادا نے مہابھارت میں
مارا تھا اتنے لوگ راجا اچھواک کے کُل میں بڑے پرتاپی راجا ہو چکے ہیں اب جو لوگ اُن کے بنش میں ہوں گے
اُن کا نام سنو برہدبل کے بنش میں سہدیو اور سُمنت آدک کئی راجا پرتاپی ہو کر بہت پیڑھی تک اُن کا راج سنسار میں
بنا رہے گا اے راجا کلجگ میں یہاں تک سورج بنشیوں کا راج ہو کر کُل اُن کا اُتم رہے گا۔

ادھیاے تیرھواں[13] - شاپ دینا بششٹھ جی کا راجا نمی کو

شکدیو جی بولے کہ اے پریچھت راجا نمی اچھواک کے بیٹے نے ایک سمے بششٹھ رکھیشور اپنے گرو سے جگیہ
کرانے کے واسطے کہا تب بششٹھ جی بولے کہ راجا اندر کے یہاں مجھے گیان جگیہ کرانے کا نیوتا آیا ہے پہلے وہاں
جگیہ کرا آؤں پیچھے سے تم کو جگیہ کرا دوں گا جب ایسا کہہ کر بششٹھ جی اندر پُری میں جگیہ کرانے کے واسطے چلے گئے
تب راجا نے بچار کیا کہ دیکھو زندگی کا ایک ساعت بھی بھروسا نہیں ہے جو بششٹھ جی کے پھر آنے تک یہ شریر
میرا چھوٹ جائے تو اچھا ہی رہ جائے گی ایسا بچار کر راجا نے گوتم رکھیشور کو پروہت بنا کر جگیہ کرنا شروع کیا
اُس سمے بششٹھ گرو اندر کو جگیہ کرا کے راج مندر پر آئے جب بششٹھ گرو نے دوسرے پروہت کو جگیہ کراتے
دیکھا تب بڑے کرودھ سے راجا نمی کو شاپ دے کر کہا کہ تو بنا آئے ہمارے جگیہ کرنے لگا اس لیے تیرا دیہہ
چھوٹ جائے یہ سُن کر راجا بولا کہ اے بششٹھ جی تم جگمان کو جگیہ کراتا چھوڑ کر لوبھ کے مارے اندر کے یہاں
چلے گئے تھے اس لیے تمھارا دیہہ بھی استھر نہ رہے گا تب بششٹھ رکھیشور اور راجا نمی دونوں نے آپس کے شاپ سے
اپنا اپنا تن تیاگ کر دیا کچھ دن کے متر اور برن دیوتا کا بیج اُربسی اپسرا کا روپ دیکھ کر گر پڑا سو وہ بیج گھڑے میں
رکھنے سے بششٹھ جی سے اگست مُن پیدا ہوئے اور راجا نمی کے جینے کے واسطے گوتم آدک رکھیشوروں نے

پھر جگیہ کیا جب دیوتوں نے خوش ہو کر پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو تب رکھیشوروں نے کہا کہ آپ لوگ ایسی دیا کریں جس میں ججمان ہمارا جی اُٹھے تب دیوتوں نے ایسا آشیرباد دیا کہ راجا کے بدن میں جان آگئی تب راجا دیوتوں اور رکھیشوروں سے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج مجھ کو اب یہ تن جو ایک دن مٹ جاویگا نہیں چاہیئے آپ لوگ ایسی کرپا کریں کہ جس میں میں ہمیشہ بنا رہوں یہ سُن کر دیوتا اور براہمنوں نے راجا کو آشیرباد دیا کہ تم بنا بدن ہو کر سب جیووں کے پلک میں رہا کرو یہ بردان دے کر دیوتا انتردھیان ہو گئے اُسی دن سے جیو راجا نم کا سب کے پلک میں رہتا ہے پھر اُن رکھیشوروں نے راجا کا بدن دہی کی طرح متھ کر اُس میں سے ایک لڑکا بہت سُندر اور تیجوان جنک نام پیدا کیا جس نے متھلا پُری بسائی اس کے بنش میں دیوراٹ آدک راجا ہو کر کئی پیڑھی پیچھے شیردھوج शीरध्वज نام راجا بڑا پرتاپی ہوا جس کو جگیہ شالا جوتتے سمے ہل لگانے سے شری سیتا جی نام کنیا ملی جن کی شادی سری رام چندر جی کے ساتھ ہوئی تھی شیردھوج کے بنش میں دھرم دھوج [illegible] آدک بہت سے پرتاپی راجا ہوئے نام اُن راجوں کا دوسرا ہو کر سب جنک بدیہی کہلاتے تھے اُن کے بنش میں سب راجا جوگیشور اور گیانی پیدا ہو کر دھرم پوربک راج کر کے انت سمے مُکت ہوئے یہ سب سورج بنشی راجاؤں کی کتھا تم کو سُنائی۔

ادھیائے چودھواں - کتھا چندر بنشی راجوں کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا اب ہم چندر بنشی کُل کی پیدائش کہتے ہیں سُنو کہ نارائن جی کے نابھ کمل سے پہلے برہما جی پیدا ہوئے اور برہما جی کی آنکھ سے اتر مُن نے جنم لیا اتر مُن سے چندرما پیدا ہو کر براہمنوں اور سب تاروں اور اوکھدھ اور برچھ آدک کے راجا ہوئے چندرما نے برہسپت جی کو گرو بنا کر راجسوی جگیہ کرنا شروع کیا اور اُس جگیہ میں برہسپت جی کی استری تارا نام جو بہت سندر تھی چھل کر کے لے لی جب تارا کے واسطے دیتوں نے چندرما کی طرف اور دیوتوں نے برہسپت کی طرف سہایتا کر کے آپس میں مہا یُدھ کیا تب برہما جی کی آگیا سے چندرما نے برہسپت کی استری دے ڈالی تارا کے چندرما کے بیج سے گربھ رہ گیا تھا جب برہسپت جی کے کرودھ کرنے سے تارا نے اپنا لڑکا گربھ سے گرا دیا تب اُس بالک کا روپ دیکھ کر برہسپت جی نے چاہا کہ یہ لڑکا ہم لے لیں اور چندرما نے چاہا کہ ہم لیں جب اُس لڑکے کے لینے کے واسطے برہسپت اور چندرما سے جھگڑا ہونے لگا تب برہما جی نے تارا سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کے بیج سے ہے تارا نے چندرما کا بیج بتلایا اس لیے برہما جی کی آگیا سے وہ لڑکا چندرما نے پا کر اُسکا نام بُدھ رکھا اور بُدھ کی استری اِلا نام سے پُرُوروا نام بیٹا بڑا پرتاپی اور تیجوان اور سُندر پیدا ہوا راجا پُرُوروا کے جس اور بل اور دھرم کی بڑائی اُرسی اپسرا نے اندر کی سبھا میں سُنی تھی جب ایک دن اُرسی اپسرا متراورن کے تپ کرنے کے استھان پر جا نکلی اور اُس کا روپ دیکھ کر متراورن کا بیج گر پڑا تب متراورن نے اُسکو شراپ دیا کہ تو نے ہمارے استھان میں آ کر ہمارا تپ بھنگ کر دیا اسلیے تو مرت لوک میں جا کر رہ جب وہ اپسرا

اس شاپ سے مرت لوک میں آئی تب وہ راجا پُرورا کے گھر رہنا بچار کر اُس کے باغ میں گئی اور ایک جڑاؤ
ہنڈولا ایک درخت میں لٹکا کر جھولنے لگی اور دو گندھربوں کو بھیڑا بنا کر اپنے ساتھ رکھا جب راجا اپنے مالی سے
اُس کی خبر سُن کر باغ میں آیا تب اُربسی اپسرا کا روپ دیکھ کر اُس پر موہت ہوگیا جب راجا نے ہٹھ کر کے اُربسی اپسرا کو
اپنے پاس رہنے کے واسطے کہا تب وہ مہاسندری بولی کہ اے راجا تم تین بات کا اقرار کرو تو میں تمھارے پاس
رہوں راجا بولا کہ جو کچھ تم کہو وہی میں کروں اُربسی بولی کہ ایک تو یہ کہ میرے دونوں بھیڑے دُکھ نہ پاویں دوسرے یہ کہ
ہر روز تازہ گھی مجھ کو کھانے کو دینا تیسرے یہ کہ کبھی اندری اپنی ننگے ہوکر مت دکھلانا جب یہ تینوں باتیں برخلاف
ہوں گی تب میں یہاں سے چلی جاؤں گی راجا نے تینوں باتیں مان کر اُس کو اپنے پاس رکھا اور آٹھوں پہر اُسکے
پاس رہ کر بھوگ اور بلاس کرنے لگا راجا کے چھ بیٹے اُربسی اپسرا سے پیدا ہوئے اور اُربسی اپسرا اُترن کے
شاپ سے مرت لوک میں راجا کے پاس رہنے لگی جب دیوتاؤں کا من اُربسی اپسرا کا ناچ دیکھنے کو چاہا تب
اندر نے گندھربوں کو آگیا دی کہ کسی طرح اُربسی اپسرا کو یہاں لے آؤ جب گندھربوں نے جا کر اُربسی سے کہا
کہ تجھ کو راجا اندر نے یاد کیا ہے تیرے بنا اندر کی سبھا میں شوبھا نہیں ہوتی یہ بات سُنتے ہی اُربسی بڑی خوشی
سے چلنے کے واسطے تیار ہوئی تب گندھربوں نے اُربسی کی آگیا انسار اپنی مایا سے نیا گھی بدل کر پُرانا گھی اُربسی کو
کھلا دیا اور رات کو گندھرب لوگ دونوں بھیڑے اُربسی کے چُرا کر آکاش میں لے اُڑے اُربسی نے راجا پُرورا کو
جو اُس کے پاس سوتا تھا جگا کر کہا کہ میرے دونوں بھیڑے چُرا کر کوئی لیے جاتا ہے تم جلدی چھین کر لے آؤ
اور تم بھی اپنے کو شور بیر جانتے ہو تم سے استری بلوان ہوتی ہے یہ بات سنتے ہی راجا گھبرا کر بھیڑوں کے پیچھے
ننگا اُٹھ دوڑا تب اُربسی نے اس کو ننگے دیکھ کر کہا کہ اے راجا میرے اور تیرے یہی اقرار تھا کہ جب میں تجھ کو
ننگا دیکھوں گی یا میرے دونوں بھیڑے دُکھ پاویں گے یا جس دن مجھ کو نیا گھی کھانے کو نہیں ملے گا تب میں تیرے
پاس نہیں رہوں گی سو آج تینوں باتیں اُلٹی ہوئیں اس لیے اب میں تیرے پاس نہیں رہ سکتی ایسا کہہ کر بجلی کی طرح
چمک کر وہاں سے اُڑ گئی سو گندھربوں نے اُس کو اندر لوک میں پہونچا دیا اور راجا پُرورا اُسکے چلے جانے سے
بہت بیاکل ہو کر جنگل اور پہاڑ میں اُس کو ڈھونڈھنے نکلا سو وہ پیدل چلنے اور کانٹے چُبھنے سے ایسا دکھی ہوا
کہ اُس کو اپنے بدن کی سُدھ نہ رہی اسی طرح راجا اُسکے برہ میں بیاکل ہو کر چاروں طرف پھرتا تھا ایک دن
پھرتا ہوا کُرکھیتر میں جا کر پیپل کے درخت کے نیچے کھڑا ہوا اور اُسی جگہ اُربسی اپسرا اپنی بہت سکھی اپنے ساتھ
لیے ہوئے سرسوتی کنڈ میں اشنان کرتی تھی اور اُن کو کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا لیکن اپسرا لوگ دیو درشٹ سے سب کو
دیکھتی تھیں اس سمے تلوتما نام سکھی نے اُربسی سے پوچھا کہ تم مرت لوک میں آکر کون پُرش کے پاس رہی تھی اسکو
میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں اُربسی نے راجا پُرورا کو دکھلا کر کہا کہ میں اسی کے پاس رہی تھی تلوتما راجا کا دُکھ دیکھ کر
بولی کہ یہ تمھارے برہ میں بہت دکھی اور بیاکل دکھلائی دیتا ہے ایک مرتبہ تم اپنا روپ اس کو دکھلا دو تو گیان
اور چیت اسکا ٹھکانے ہو جاوے یہ بات تلوتما سے سُن کر اُربسی نے اپنا روپ راجا کے سامنے پرگٹ کیا اُس کو

دیکھتے ہی راجا پُرورا کا چیت ٹھکانے ہو کر روپ اُس کا اِس طرح بدل گیا کہ جس طرح مُردے کے بدن میں جان آجاوے تب راجا نے اُربسی کے سامنے بہت رو کر کہا کہ اے پران پیاری تو مجھے کس واسطے چھوڑ کر چلی گئی تیرے برہ سے میری یہ دشا ہو کر کھانا پینا راج پاٹ سب چھوٹ گیا یہ بات سُن کر اُربسی بولی کہ اے راجا تم پُرش ہو کر اپنی اندریوں کے بس ایسے ہو گئے جو تم میری بنتی کرتے ہو تم اپنی اندریوں کو بس کرو جو آدمی اندریوں کو اپنے آدھین نہیں رکھتا وہ مایا روپی استری کے موہ میں پھنس کر خراب ہوتا ہے وہی دشا تمھاری ہوئی اور میں استری کسی پر موہت نہ ہو کر سوائے اپنے سُکھ کے دوسرے کا پریم نہیں رکھتی جب تک پُرش میرے پاس رہتا ہے تب تک اُس کی پریت رکھتی ہوں اگرچہ میں ہزار برس تک ایک پُرش کے پاس رہ کر دوسرے پُرش کے پاس جاؤں تو مجھ کو پہلے پُرش کے ساتھ کچھ پریت نہ رہے گی ساعت بھر میں اُس کو بھول کر اُس کی جان لے لینے میں بھی کچھ سوچ نہ ہوگا اور میں کسی کے گیان اُپدیش کو کچھ نہ مان کر اپنے مَن مانا کام کرتی ہوں اسی طرح سب استریوں کا سبھاؤ سمجھنا چاہیے اور راجا اُربسی پر اتنا موہت تھا کہ اتنا سمجھانے پر بھی اُس کو کچھ گیان پراپت نہ ہوا جب راجا نے اُربسی سے بھوگ کرنے کی اِچھا کی تب وہ دیا کر کے بولی کہ اے راجا جب برس دن پیچھے دوسرے برس کا پہلا دن لگے گا تب میں تیرے پاس آ کر ایک رات رہوں گی یہ کہہ کر اُربسی وہاں سے چلی گئی جب اُربسی کے ملنے اور ایک برس کا وعدہ کرنے سے راجا پُرورا کا چیت سادھان ہو گیا تب وہ راج مندر پر آیا اور عیش محل اپنا سجوا کر وعدے کے دن گننے لگا جبکہ برس دن بعد وہ اَپسرا اپنے وعدے پر آئی اور ایک رات راجا کے پاس رہ کر صبح کے وقت اندر لوک کو چلی تب راجا پُرورا اُس کا پاؤں پکڑ کر رونے لگا اُس وقت اُربسی بولی کہ اے راجا میں یہاں رہ نہیں سکتی تجھ کو میری چاہنا انتہ کرن سے ہے تو میں ایک منتر تجھ کو بتائے دیتی ہوں تو وہ منتر جَپ کر گندھربوں کی تپسیا کر جب وہ خوش ہو کر تجھ کو جگیہ کرنے کی آگیا دیں گے اور تو اُس جگیہ کے کرنے سے گندھرب لوک میں پھر مجھ کو پاوے گا تب میں تیرے ساتھ آنند پوربک رہوں گی اُربسی یہ کہہ کر اور دو رچا کی راجا کو بتلا کر اندر پُری کو چلی گئی اور راجا وہی منتر جَپ کر گندھربوں کا تپ کرنے لگا جب اُس رچا کے جپنے سے گندھربوں نے خوش ہو کر راجا کو درشن دیا اور بٹلوہوا اگن کی طرح اُس کو دے کر جگیہ کرنے کی تدبیر بتلا کر وہاں سے انتردھیان ہو گئے تب راجا نے اُن کی آگیا کے موافق وہ بٹلوہی جنگل میں لے جا کر گاڑ دی جب اُس بٹلوہی میں سے ایک درخت پیپل اور شمی शमी کا بل کر اُگا اور راجا نے اُن دونوں کی لکڑیوں کو رگڑ کر اُس میں سے آگ نکال کر جگیہ کیا تب راجا کو اتنا پُھل ہوا کہ وہ گندھرب لوک میں جا بسا اور گندھربوں کے دینے سے اُربسی کے ساتھ آنند پوربک رہنے لگا۔

ادھیائے پندرھواں ۱۵ - کتھا راجا پُرورا کے بنش کی

شُکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت راجا پُرورا کو اُربسی کے پیٹ سے چھ بیٹے چوراج کرتے سمے پیدا ہوئے تھے اُن میں بڑے بیٹے کا نام آیو आयु تھا آیو کے بنش میں جہنو जन्हु نام ایسے مہاتما ہوئے

جنھوں نے گنگاجی کو اپنی انجلی میں اُٹھا کر پی لیا جب دیوتوں نے بہت بنتی کی تب جانگھ چیر کر باہر نکال دیا اُسی دن
سے گنگاجی کا نام جاہنوی پرگٹ ہوا اور راجا جہنو کے بنش میں گادھ نام راجا بڑا پرتاپی اور دھرماتما ہوا اس کے یہاں
ستوتی نام کنیا مہاسُندری اور بُدھمان پیدا ہوئی گادھ गाधि رکھیشور سے رچیک نام رکھیشور نے جاکر کہا کہ
تم اپنی بیٹی ہم کو بیاہ دو گادھ بولے کہ جو کوئی ہزار گھوڑے شیام کرن مجھ کو لادے اُس کو میں اپنی بیٹی بیاہ دوں گا یہ بات
سنتے ہی رچیک بڑی محنت کر کے ہزار گھوڑے شیام کرن برن دیوتا کے یہاں سے لے آئے اور وہ سب گھوڑے
گادھ کو دے کر ستوتی سے اپنا بواہ کیا گادھ کی استری نے رچیک اپنے داماد سے کہا کہ کوئی ایسی تدبیر کرو
جس سے میرے لڑکا ہو اور ستوتی نے بھی اپنے پت سے سنتان ہونے کی اچھا کی تب رچیک رکھیشور نے
اپنی ساس اور استری دونوں کو سنتان ہونے کے واسطے جگیہ کر کے جو ساکلیہ साकल्य جگیہ کرنے سے بچی
اُس میں ایک پنڈی اپنی استری اور دوسری پنڈی اپنی ساس کو سنتان ہونے کی اچھا سے بنا کر دونوں کو
کھانے کے واسطے دیا اور آپ رکھیشور مہاراج اسنان اور سندھیا کرنے کو گنگاجی کے کنارے چلے گئے تب
اُن کی ساس نے اپنی پنڈی جس کو سنسکرت میں چرُ चरु کہتے ہیں بدل کر بیٹی کو کھلادی اور اُس کا چرُ لیکر
آپ کھا لیا جب رکھیشور نے اپنے گھر آکر اپنے تپوبل سے یہ حال جانا تب اپنی استری ستوتی سے کہا کہ
تجھ سے بڑی چوک ہوئی جو اپنا چرُ ماتا کو دے کر اُس کا چرُ آپ کھا لیا اس کارن تیرا بیٹا بڑا بلی اور کرودھی پیدا ہوگا
اور تیرا بھائی بڑا دھرماتما اور برہم گیانی پیدا ہوگا یہ بات سنتے ہی وہ بنتی کر کے بولی کہ اے مہاراج آپ ایسا کیجیے
کہ جس میں میرا بیٹا کرودھی نہ ہو تب رکھیشور نے دوسرا منتر پڑھ کر اپنی استری سے کہا کہ تو دھیرج رکھ تجھ سے گیانی
اور دھرماتما بیٹا پیدا ہو کر پوتا تیرا مہابلی اور بڑا کرودھی ہوگا سو ستوتی سے جمدگن رکھیشور بڑے مہاتما پیدا ہو کر
اُن سے رینکا रेणुका نام استری سے چار بیٹے پیدا ہوئے اور اُن چاروں میں سے سب سے چھوٹے پرشرام جی
پرمیشور کا اوتار تھے جنھوں نے پاپی اور ادھرمی چھتریوں کو اکیس مرتبہ مار کر اُن کے کُل کا ناش کر دیا اتنی کتھا سُنکر
راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج چھتریوں نے ایسا کون اپرادھ کیا تھا جس کے سبب سے پرشرام جی نے
اُن کو مار ڈالا شکدیو جی بولے کہ اے راجا جمدگن رکھیشور پرشرام کے پتا سے رینکا بیاہی گئی تھی اور ستیا सत्या نام
رینکا کی بہن سے سہسرارجن کا بواہ ہوا تھا اور سہسرارجن ساتوں دیپ کا راجا ایسا پرتاپی تھا کہ جس کے یہاں
آٹھوں سدھیاں بنی رہتی تھیں اور وہ کرم اور دھرم اپنا رکھیشوروں کی طرح رکھ کر ہوا کی طرح ساعت بھر میں
سب جگہ جانے کی سامرتھ رکھتا تھا سو وہ اپنی ہزاروں استری ساتھ لے کر نربدا ندی میں جل بہار کرنے گیا اور
اُس نے اپنی ہزار بھجا سے جو تپ کر کے پائی تھیں نربدا ندی کا پانی بہنے سے روک دیا سو وہ پانی اُلٹا بہہ کر
جہاں پر راون بیٹھا تھا وہاں پر اکٹھا ہوا جب راون وہ پانی دیکھ کر ابھمان کر کے سہسرارجن سے لڑنے آیا تب
سہسرارجن نے اپنے بل سے راون کو پکڑ لیا اور اُس کو اپنے مکان پر لاکر کبھی کبھی اُس کے دسوں سر پر چراغ
جلاکر سب استری اور لڑکوں کو دکھلایا کرتا تھا جب راون نے بہت بنتی کر کے اُس کو اپنا مالک جانا تب

سہسرارجنؔ نے اُس کو چھوڑ دیا اس طرح سامرتھ اُس میں تھی ایک دن رینکا ستیا اپنی بہن کے گھر بواہ آدک میں
نیوتا کھانے گئی جب رینکا نے اپنی بہن سے کہا کہ ایک مرتبہ تم بھی ہمارے یہاں آؤ تب ستیا ابھمان سے بولی
کہ تم کنگال رکھیشور کی استری ہو ہماری فوج کو کہاں سے کھلاؤ گی یہ بات سُن کر رینکا شرمندہ ہو کر کچھ نہیں بولی
جب گھر پر آئی تب اُس نے جمدگنؔ اپنے سوامی سے کہا کہ آپ ایک مرتبہ میری بہن کو بلا کر فوج سمیت
مہمانی کریں تو میری شرمندگی مٹے ستیا نے مجھ کو ایسا طعنہ مارا تھا جمدگنؔ بولے کہ پرمیشور کی دیا سے مہمانی کرنا
کچھ مشکل نہیں ہے نارائن جی تیری اِچھا پوری کریں گے سو ایک دن سہسرارجنؔ شکار کھیلتا ہوا اُسی جنگل میں
جہاں پر جمدگنؔ رکھیشور کی کُٹی تھی فوج سمیت آ پہونچا اُن دنوں کامدھین گؤ رکھیشور کے مکان پر تھی جب جمدگن نے
اپنی اِستری کے کہنے سے سہسرارجن اور سترہ اچھوہنی فوج کو جو اُس کے ساتھ میں تھی سب کو نیوتا دیکر کامدھین کے
پرتاپ سے لاکھوں آدمی کو اچھا پُر رنگ بھوجن کھلایا تب سہسرارجن نے اپنے من میں بچار کیا کہ جمدگن نے جس
کامدھین کے پرتاپ سے لاکھوں آدمی کو ایسا اچھا پدارتھ بھوجن کرایا ہے وہ گئو رکھیشور سے لینا چاہیے ایسا
بچار کر راجا نے جمدگن سے کہا کہ ایسی گئو رکھیشوروں کو نہ رکھنا چاہیے یہ گئو راجاؤں کے گھر رہنا چاہیے اسلیے
تم کامدھین گؤ ہم کو دے دو جمدگن نے جواب دیا کہ اے راجا یہ گئو میری نہیں ہے میں اُس کو دیولوک سے
مانگ لایا ہوں پھر وہاں پہونچا دوں گا اِس کارن تم کو نہیں دے سکتا یہ بات سُنتے ہی سہسرارجنؔ نے کرودھ
کر کے جب ادھرم سے وہ گئو چھین لی اور اپنے دیش کو لے چلا تب کامدھین بھاگ کر جمدگن کے پاس چلی آئی
اور وہ رو کر بولی کہ اے رکھیشور میرا کیا اپرادھ ہے جو تم نے مجھے راجا کو دے دیا جمدگن نے آنسو بھر کر کہا کہ
اے کامدھین تجھ کو راجا زبردستی لیے جاتا ہے میں کیا کروں یہ بات سُن کر کامدھین نے دس ہزار شور بیر اپنے
بدن سے پیدا کیے جب اُن شور بیروں نے راجا کا سامنا کیا تب سہسرارجنؔ اپنے بل سے اُن کو لڑائی میں
جیت کر کامدھین کو چھین لے گیا یہ دشا دیکھتے ہی جمدگن نے پرشرام اپنے بیٹے مہابلی کو جو اُس سمے کُٹی پر
نہ تھے بُلا کر کہا کہ اے بیٹا سہسرا باہ نام راجا کامدھین ہماری کُٹی میں سے زبردستی چھین لے گیا ہے سو اُس کو لانا چاہیے
یہ بات سنتے ہی پرشرام جی بڑا کرودھ کر کے اکیلے ہی ماہشمتی माहिष्मती پُری میں چلے گئے اور اپنی بھُجا کی
سامرتھ اور پھرسا سے راجا سہسرا باہ کو اُس کے نو سو بیٹے اور سترہ اچھوہنی فوج سمیت مار کر کامدھین گؤ اپنے
باپ کے پاس لے آئے تب جمدگن رکھیشور نے اُداس ہو کر پرشرام جی سے کہا کہ اے بیٹا تم نے چکرورتی راجا کو
مارا ہے اسلیے شاستر کے انسار تم کو دوش لگا سو تم ایک برس تک پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ جاترا کر آؤ تب تمھارا
اپرادھ چھوٹے گا ہم براہمنوں کو چھما کرنا چاہیے چھما کرنے سے بھگوان پرسنّ ہوتے ہیں پرشرام جی یہ بات سُنتے ہی
پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے۔

ادھیائے سولھواں۔ مارنا پرشرام جی کا اپنی ماتا اور بھائیوں کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت پرشرام جی نے اپنے باپ کی آگیا کے موافق برس دن تک

پرتھوی کی پرکرما اور تیرتھ جاترا سے آکر جمدگن کو ڈنڈوت کی پھر ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ پرشرام جی کی ماتا
رینکا گنگا کنارے جل بھرنے گئی وہاں پر چترر کھ نام گندھرب کو جو اپنی استری سمیت جل بہار کرتا تھا دیکھ کر
من میں کہا کہ یہ بہت سُندر ہے جب رینکا کو اُس کا جل بہار دیکھنے میں دیر لگی تب وہ سمجھی کہ میرے پت اگن ہوتر
پر بیٹھے ہیں جل پہونچنے کی راہ دیکھتے ہوں گے جلد جانا چاہیے جب وہ ایسا بچار کر جل لے کر کُٹی میں پہونچی
اور رکھنے دیر ہونے کا سبب اپنے جوگ بل سے جان لیا کہ اس کو پرائے پُرش کی سُندرتائی دیکھنے سے
پانی لانے میں دیر ہوئی تب جمدگن نے کرودھ کرکے اپنے تینوں بڑے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اس کو مار ڈالو
جب اُنھوں نے ماتا کا مارنا ادھرم بچار کر رینکا کو نہیں مارا تب رکھیشور نے اپنے چھوٹے بیٹے پرشرام جی سے
کہا کہ تو اپنی ماتا کو بھائیوں سمیت مار ڈال یہ سُن کر پرشرام جی نے بچار کیا کہ مارنا ماتا کا اور بھائیوں کا بڑا پاپ ہے
اور جو میں نہیں مارتا تو پتا جی کرودھ کرکے مجھ کو شاپ دیں گے اور مار ڈالنے میں میرے پتا اپنے جوگ بل سے
پھر ان کو جلا سکتے ہیں جب ایسا بچار کر پرشرام جی نے رینکا اپنی ماتا کو تینوں بھائیوں سمیت مار ڈالا تب
رکھیشور خوش ہوکر بولے کہ اے پرشرام تم نے ہماری آگیا مان کر اپنی ماتا اور بھائیوں کو مار ڈالا اس سے ہم
بہت خوش ہوئے جو بردان تم مانگو وہ ہم تم کو دیں یہ بات سُنتے ہی پرشرام جی اپنے پتا سے ہاتھ جوڑ کر بولے
کہ اے مہاراج میں یہی بردان مانگتا ہوں کہ میری ماتا اور میرے بھائی جی اُٹھیں اور اُن کو یہ بات نہ معلوم ہو
کہ پرشرام نے ہم کو مارا تھا جمدگن بولے کہ بہت اچھا پرمیشور کی دیا سے ایسا ہی ہو یہ بات رکھیشور کے مُنہ سے
نکلتے ہی وہ سب اس طرح جی کر اُٹھ کھڑے ہوئے کہ جس طرح کوئی سویا ہوا جاگ اُٹھے اور نارائن جی کی مایا سے
اُن کو یہ نہ معلوم ہوا کہ ہم کو پرشرام نے مارا تھا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرمیشور کے تپ
اور جپ میں ایسی سامرتھ ہے کہ ہر بھگت لوگ مُردے کو جلا سکتے ہیں پھر پرشرام جی نے یہ بچار کیا کہ میں نے
اپنی ماتا اور بھائیوں کو مارا ہے اس لیے پرتھوی کی پرکرما کرکے یہ پاپ چھڑانا چاہیے یہ سمجھ کر تینوں بھائیوں سمیت
تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے کچھ دن پیچھے راجا سہسرباہ کے سو بیٹوں نے جو پرشرام جی سے بھاگ کر بچ گئے تھے
بچار کیا کہ ان دنوں پرشرام جی بھائیوں سمیت کُٹی پر نہیں ہیں کسی طرح اپنے باپ کا بدلا اُن سے لینا چاہیے
سو ایک دن راج کماروں نے ہر اچھا سے جمدگن کو اگن ہوتر کرتے سمے مار ڈالا اور سر رکھیشور کا کاٹ لے گئے
تب رینکا بہت بلاپ کرنے لگی جب اُس نے اکیس[21] مرتبہ اپنی چھاتی پیٹ کر پرشرام کو پکارا تب انھوں نے
ماتا کا چلانا سُنتے ہی کُٹی پر آکر پتا کو مرا ہوا دیکھا اور جب رینکا سے جمدگن کے مارے جانے کا حال سُنا تب
پرشرام جی نے بڑا کرودھ کرکے سوگند کھا کر یہ پرن کیا کہ میں اس اپرادھ کے بدلے پرتھوی پر کسی چھتری کو جیتا
نہ چھوڑوں گا یہ کہہ کر پرشرام جی ماہشمتی پُری میں چلے گئے اور سہسرباہ کے بیٹوں کو جنھوں نے جمدگن کو مار ڈالا تھا
اُن کو مار کر اپنے باپ کا سر وہاں سے اُٹھا لائے اور باپ کے دھڑ سے ملا کر اُن کا کریا کرم کیا اور اُسی پرتگیا
کرنے سے پرشرام جی نے اکیس[21] مرتبہ چاروں طرف گھوم کر چھتریوں کو مار ڈالا اور کُرکھیتر میں اسنان کرکے

سب پرتھوی اکیس مرتبہ براہمنوں کو دان کردی جب اگلے منونتر میں راجا بل اندر ہوں گے تب پرشرام جی سپت رکھیشوروں میں رہیں گے ان دنوں مندراچل پربت پر بیٹھے ہوئے پرمیشور کا تپ کرتے ہیں جن کا گن اور جش گندھرب اور دیوتا ہمیشہ سورگ میں گایا کرتے ہیں اور اُن کے انت کو نہیں پہونچتے اے راجا پریچھت گادھ رکھ کے بیٹے بشوامتر رکھیشور ایسے مہاتما ہوئے جنھوں نے اپنے کو راج رکھ سے برھم رکھیشور کہلایا اور اُن کے سو بیٹے ہوئے اِن میں چھوٹے پچاس بیٹوں کا نام مدھ چھندا تھا جب بشوامتر نے سنہ میپھ اپنے بھانجے کو جو راجا ہریشچندر کے بلدان سے بچا تھا اپنا بیٹا بنایا اور اُس کا نام دیوراٹ رکھ کر اپنے بڑے پچاسوں بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اس کو اپنا بڑا بھائی کرکے مانو جب انھوں نے یہ بات نہ مانی تب بشوامتر نے اِن کو یہ شاپ دیا کہ تم لوگ ملیچھ ہو جاؤ تب ہی سنسار میں ملیچھ ہوئے ہیں اور پھر بشوامتر نے مدھ چھندا آدک اپنے چھوٹے پچاسوں بیٹوں سے وہی بات کہی جب اُنھوں نے اپنے پتا کی آگیا اُنسار دیوراٹ کو بڑا بھائی کرکے جانا تب بشوامتر نے خوش ہو کر اُن کو یہ بردان دیا کہ تمھارا بنش بڑھے اِس لیے بشوامتر کے بنش میں بہت سنتان ہو کر کوشک گوتری کہلاتے ہیں -

ادھیائے سترھواں - کتھا راجا پُرورا کے بنش کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا پریچھت راجا پُرورا کے بنش میں راجا نہکھ ایسا پرتاپی ہوا جس نے دیولوک کا راج کیا اُس کی کتھا پہلے ہو چکی ہے اب ہم اُس کے سنتان کا حال کہتے ہیں سنو کہ راجا ججات اُس کے بڑے بیٹے نے بہت تیجوان اور پرتاپی ہو کر ایک مرتبہ اندر پُری کا راج کیا تھا اِس کی کتھا اس طرح پر ہے کہ ایک دن راجا اندر گوتم رکھیشور کی اہلیا نام استری کو جو بہت سندری اور پنچ کنیاؤں میں تھی دیکھ کر موہت ہو گیا اور اُس سے بھوگ کرنے کی اچھا کی پر گوتم رکھیشور مہاتما کے ڈر سے وہاں نہیں جا سکتا تھا جب اندر سے بنا بھوگ کیے رہا نہیں گیا تب ایک دن رات کے وقت کوّے کا روپ بن کر گوتم رکھیشور کے آنگن میں درخت پر جا بیٹھا اور بہت رات رہے بولنے لگا جب رکھیشور نے اُس کی بولی سُن کر جانا کہ اب تھوڑی رات رہے ہے تب وہ اسنان اور پوجا کرنے کے واسطے اُٹھ کر مکان سے باہر نکلے اُس وقت اندر نے سونا گھر پا کر اپنا روپ رکھ کا ایسا بنا لیا اور اہلیا کے پاس جا کر اُس سے بھوگ کیا جب بھوگ کرنے کے پیچھے اہلیا نے جانا کہ میرے پتی نہیں ہیں کسی دوسرے نے کپٹ روپ بنا کر میرا پتبرتا دھرم بگاڑ دیا تب اُس نے کہا کہ اے ادھرمی چانڈال تو کون ہے یہاں سے چلا جا جب یہ بات سُن کر اندر وہاں سے باہر نکلنے لگا تب گوتم رکھیشور سے جو بہت رات رہنا سمجھ کر پھرے آتے تھے ڈیوڑھی میں بھینٹ ہوئی تب رکھیشور اندر کو دیکھتے ہی اپنے جوگ بل سے اُس کے کُکرم کرنے کا حال جان کر بولے کہ اے اندر بڑی شرم کی بات ہے کہ تو نے بہت سی اپسرا اور اندرانی مہا سُندری رہنے پر بھی ایسا ادھرم کیا اسلیے ہم تجھ کو یہ شاپ دیتے ہیں کہ

تو ایک بھگ کے واسطے کوّے کا روپ ہوا تھا سو تیرے بدن میں ہزار بھگ ہو جاویں یہ بچن رکھیشور کے مُنھ سے
نکلتے ہی اندر کے بدن میں ہزار بھگ ہو گئیں جب اندر مارے شرم کے راج سنگھاسن پر نہ جا کر کمل کی ڈار میں
چھپ رہا تب رکھیشوروں نے اندراسن سونا دیکھ کر راجا نہکھ کے بیٹے راجا ججات کو اندراسن پر بیٹھالا جب
اندرانی کا روپ دیکھ کر راجا ججات کا من چلا تُمان ہوا تب اندرانی پت برتا نے برہسپت جی کی آگیا سے
راجا ججات سے کہا کہ تم نے آج تک جو جو اچھا کرم کیا ہو اُس کو بتلا دو جب راجا نے اپنے مُنہ سے وہ برنن کیا
تب پُن اُس کا جاتا رہا جس سے وہ اندرلوک سے گر پڑا اور برہسپت جی نے جا کر اندر کو کمل تال سے باہر نکالا
اور اُس سے جگیہ کرا کے یہ آشیرباد دیا کہ وہ ہزار بھگ ہزار آنکھ کے برابر ہو گئیں تب اندر اپنی گدی پر بیٹھ کر
راج کرنے لگا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا نہکھ کے دوسرے بنش کی کتھا کہتے ہیں سنو کہ اُسکے
بنش میں دھنونتر धनवन्तरि نام بید جگیہ کا بھاگ لینے والا ایسا پیدا ہوا کہ جس کا نام لینے سے آدمی کا
روگ اور دُکھ چھوٹ جاتا ہے اُس کے بنش میں راجا کُبلیاشو بڑا پرتاپی ہوا اُس کی مندالسا मन्दालसा نام
استری سے الرک آدک بیٹے پیدا ہوئے وہ راجا الرک अलर्क چھیاسٹھ ہزار برس راج کر کے جوان بنا رہا
اور رانی مندالسا اپنے بیٹوں کو لڑکپن میں گیان سکھلایا کرتی تھی اُس نے مرتے وقت دو اشلوک راجا الرک کو
دے کر کہا کہ تو اس کو جنتر بنا کر اپنے پاس رکھ جب تیرے اوپر کچھ بپت پڑے تب اسی اشلوک کو پڑھ کر اسی کے
موافق کام کرنا سو راجا الرک نے اُن دونوں اشلوک کا جنتر بنا کر اُسی وقت اپنے بازو پر باندھ لیا اور سنساری سکھ
میں لپٹ کر راج کرنے لگا جب دوسرے راجاؤں نے اُس کو سکھ اور بلاس میں لپٹے دیکھا تب اپنی فوج لیجا کر
اُس کا نگر گھیر لیا جب راجا الرک نے دیکھا کہ اب میرا پران اور راج بچنا مشکل ہے تب اپنے اوپر بپت جان کر
وہ دونوں اشلوک نکال کر پڑھے اُس میں لکھا تھا کہ سوائے ست سنگ کے اور کسی کے ساتھ پریت نہ کرنا
سنساری لوگوں سے پریم اور سنگت کرنے میں پیچھے سے دُکھ ہوتا ہے جگت کا بیوہار سپنے کے برابر سمجھ کر اُس میں
من نہ لگانا چاہیے سنسار کی چاہنا رکھنا یہی دُکھ کی پھانسی ہے جب وہ اشلوک پڑھنے سے راجا الرک کو گیان
پیدا ہوا تب وہ برکت ہو کر جنگل کی طرف ہر بھجن کرنے چلا اُس وقت دوسرے راجاؤں نے جو اُس کا شہر گھیرے
تھے یہ حال سنتے ہی راجا الرک سے جا کر پوچھا کہ تم بنا جُدھ کیے ہار مان کر جنگل میں کیوں جاتے ہو الرک نے
جواب دیا کہ راج کر کے نرک بھوگنا پڑتا ہے اِس لیے میں راج نہ کروں گا تم میری راجدھانی لیکر خوشی سے
راج کرو مجھ کو لڑنے کی اِچھا نہیں ہے جب یہ بات سُن کر دوسرے راجوں کو بھی نرک بھوگنے کے ڈر سے گیان
پیدا ہوا تب انھوں نے راجا الرک کا دیش لینا اُچت نہ جانا اور اپنی راج گدی پر چلے گئے اور راجا الرک پھر
دھرم کے ساتھ راج کرنے لگا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا دیکھو ہر بھجن کا ایسا پرتاپ ہے جیسے
راجا الرک نے ہر بھجن کرنے کی اِچھا کی ویسے ہی نارائن جی کی دیا سے اُس کا دُکھ چھوٹ گیا اور جو لوگ پرمیشور کا
تپ اور اسمرن کرتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسا سُکھ ملے گا اِسی الرک کے بنش میں راجا رمبھس रम्भस ایسا پیدا ہوا تھا

اور گیانی ہوا جس کے بنش میں سب براہمن ہو گئے اور اُس کے کُل میں راجا رج بڑا پرتاپی اور دھرماتما ہو کر
اُس کے یہاں پانچ سو۵۰۰ بیٹے بہت بلوان پیدا ہوئے ایک مرتبہ اندر آدک دیوتوں کا راج دیتوں نے چھین لیا
تھا جب اندر نے برہسپت جی کی آگیا کے موافق راجا رج سے سہایتا چاہی تب راجا رج نے اپنے پانچ سو بیٹے
ساتھ لیکر اندر کی سہایتا کی جب دیتوں کو جیت کر اندر آسن دیوتوں کو دینے لگے تب اندر نے کہا کہ دیولوک کا
راج آپ کیجیے جب راجا رج اندر آدک دیوتوں کے کہنے سے بہت دن تک دیولوک کا راج کر کے مر گیا تب
اُس کے بیٹے راج اندر لوک کا زبردستی کر کے بھاگ اندر کا جگیہ میں آپ لینے لگے اور اندر آدک کے مانگنے پر
بھی دیولوک کا راج نہیں چھوڑا تب دیوتوں کی بنتی کرنے سے برہسپت جی نے اپنے تپ کے بل سے راجا رج
کے بیٹوں کو مار ڈالا جب اُن میں کوئی جیتا نہیں بچا تب اندر آدک دیوتا برہسپت گرو کی کرپا سے اندر پُری کا
راج پاکر اپنا بھاگ خوشی سے لینے لگے۔

ادھیاے اٹھارھواں - کتھا راجا نہکھ کے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریکھشت راجا نہکھ کے ججات آدک چھ بیٹے بڑے پرتاپی ہوئے جب راجا نہکھ
رکھیشوروں کے شاپ دینے سے اجگر سانپ ہو کر چھیتر میں گر پڑا تب اُس کے راج سنگھاسن پر جو مرت لوک میں
ججات نام بیٹا اُس کا بیٹھ کر بڑا دھرماتما اور چکرورتی راجا ہوا اور اُس نے دوسرے دیش کا راج برابر حصہ کر کے
اپنے سب بھائیوں کو بانٹ دیا اور بواہ اپنا دیوجانی شکراچارج کی لڑکی سے کر کے برکھ پربا نام دیت
کی سرمشٹھا نام لڑکی سے بھوگ کیا اتنی کتھا سُن کر راجا پریکھشت نے پوچھا کہ اے مناتھ راجا ججات
نے چھتری ہو کر شکراچارج کی بیٹی کس طرح بیاہی تھی یہ سندیہہ میرا چھوڑا دیجیے یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے
کہ اے راجا ایک دن برکھ پربا وانو جو دیتوں کا راجا تھا اس کی بیٹی شرمشٹھا شکراچارج کی بیٹی دیوجانی کو ساتھ
لے کر ہزار داسیوں سمیت اپنے باغ میں تالاب پر اسنان کرنے گئی جب شرمشٹھا اور دیوجانی اور داسی آدک اپنا
اپنا کپڑا تالاب کے کنارے اُتار کر جل بہار اور اسنان کرنے لگیں اُسی سمے شری مہادیو جی اور نارد جی گھومتے
ہوئے وہاں آ گئے ان کو دیکھتے ہی سب لڑکیوں نے لجت ہو کر اپنے اپنے کپڑے پہن لیے اور شرمشٹھا نے
جلدی میں بھول کر جب دیوجانی کا کپڑا پہن لیا تب دیوجانی نے کرودھ کر کے کہا کہ اے شرمشٹھا تو میرا کپڑا
پہرنے کے لائق نہیں ہے کس واسطے کہ تیرا باپ میرے باپ کا چیلہ ہے اور میں براہمن کی لڑکی ہوں میرا
کپڑا تو نے کیسے پہنا جیسے جگیہ کی آہُت کُتا اُٹھا لیوے یا شودر ہو کر بید پڑھے جب دیوجانی نے شرمشٹھا کو
ایسا دُربچن کہا تب اُس نے کرودھ کر کے جواب دیا کہ تو بھکھاری کی لڑکی ہو کر مجھ کو ایسی بات کہتی ہے تیرے
باپ نے جنم بھر میرے باپ سے بھیکھ مانگ کر تجھ کو پالن کیا سو تو میری برابری کرتی ہے ایسا بچن کہہ کر شرمشٹھا نے
کرودھ کر کے دیوجانی کو جو ننگی کھڑی تھی کنویں میں ڈھکیل دیا اور آپ داسیوں سمیت گھر چلی گئی اُسی سمے

ہر اچھا سے راجا ججات شکار کھیلتے ہوئے وہاں آپہونچے اور اپنے ایک سیوک کو پانی لے آنے کے واسطے
اُسی کنوئیں پر بھیجا جب اُس نے ایک استری بہت سُندری کنوئیں میں گری دیکھ کر راجا سے یہ حال کہا تب راجا ججات
نے آپ جا کر دیکھا تو اُس کو ایک کنیا روپ وتی دیکھ پڑی جب اُس نے اپنا حال کہہ کر راجا سے نکالنے کے واسطے
کہا تب راجا ججات نے اپنا دوپٹہ اُسکے پہرنے کے واسطے پھینک دیا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر کنوئیں میں سے
باہر نکال لیا اُس وقت دیو جانی بولی کہ اے راجا ہر اچھا سے ایسا سنجوگ ہوا جو تم نے میرا ہاتھ پکڑا اس لیے
میرا بواہ تمھارے ساتھ ہوگا برہسپت جی کے بیٹے کچ ـــ نام نے مجھ کو یہ شاپ دیا تھا کہ تیرا بواہ براہمن سے
نہ ہوگا اس لیے میرا بواہ براہمن سے نہیں ہو سکتا جب راجا نے یہ بات سُن کر اپنے کو بھی اُس پر موہت دیکھا تب
پرمیشور کی اچھا اسی طرح جان کر دیو جانی سے اپنا بواہ کرنا منظور کر کے راج مندر پر چلا گیا اور دیو جانی وہاں سے
روتی ہوئی اپنے گھر آکر شکرا چارج سے کہنے لگی کہ اے پتا شرمشٹھا نے تم کو اپنے باپ کا بھیکھ مانگنے والا کہہ کر
میری جان مارنے کے واسطے کنوئیں میں ڈھکیل دیا تھا سو راجا ججات نے آکر مجھ کو کنوئیں سے باہر نکالا تب میری
جان بچی یہ بات سُنتے ہی شکر جی نے کرودھ میں آکر بچار کیا کہ برہم ہتائی کرنے سے کھیت میں گرا ہوا ناج چُن کر
کھانا اچھا ہوتا ہے جس میں کوئی اپمان نہ کرے سو شرمشٹھا نے راج اور روپیہ کے نشے میں میری بیٹی کو کنوئیں میں
گرا دیا اس لیے اب برکھ پربا کے راج میں رہنا نہ چاہیے شکر جی ایسا بچار کر دیو جانی لڑکی کو ساتھ لیکر اُسکا راج
چھوڑ کر نکل چلے جب برکھ پربا نے یہ سُنا تب گھبرا کر کہا کہ دیکھو اُنھیں کے آشیرباد سے یہ سب راج اور سُکھ مجھ کو
ملا ہے نہیں تو دیوتا لوگ اب تک مجھ کو مار کر نکال دیتے ان کے چلے جانے سے میرا راج اور دھن سب جاتا رہیگا
یہ بات سمجھتے ہی برکھ پربا دوڑا ہوا شکر گرو کے شرن میں گیا اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاراج میرا اپرادھ چھما کیجیے
پھر اپنے مکان پر چلیے یہ دین بچن راجا کا سُن کر شکرا چارج بولے کہ اے راجا تم نے کچھ میرا اپرادھ نہیں کیا لیکن
تمھاری بیٹی نے دیو جانی کا اَنادر کیا ہے جس بات میں دیو جانی خوش ہو وہی کام کرو تو میں تمھارے دیش میں
چل کر رہوں جب برکھ پربا نے دیو جانی سے بہت بنتی کر کے خوش ہونے کے واسطے کہا تب وہ شرمشٹھا کا سب
حال کہہ کر بولی کہ اے راجا جس کے ساتھ میری شادی شکرا چارج کریں وہاں شرمشٹھا تیری بیٹی ہزار داسی ساتھ
لے کر میری سیوا میں رہے تو میں خوش ہوں یہ سُن کر راجا نے بچار کیا کہ شکر گرو ہمارے کُل کی رچھا ہمیشہ کرتے
آئے ہیں بغیر اُن کے خوش ہوئے میرا بھلا نہ ہوگا ایسا سمجھ کر راجا نے شرمشٹھا سے سب حال کہہ کر پوچھا کہ اے
بیٹی تیرا اُدیوگ کرنے میں شکرا چارج کے کرودھ سے ہمارے بنش اور راج دونوں کا ناش ہو جائے گا اور تیرے
داسی ہونے سے ہمارا بھلا ہے اِس میں کیا کرنا چاہیے یہ بات سُن کر شرمشٹھا بولی کہ اے پتا میرا یہ بدن تم سے
پیدا اور پالن ہوا ہے تم جس کو چاہو اُسے مجھ کو دے ڈالو یہ بات سُن کر برکھ پربا بولا کہ اے دیو جانی تیرا کہنا مجھ کو
منظور ہے یہ بات سُن کر دیو جانی جب خوش ہوئی تب شکرا چارج اپنی لڑکی سمیت پھر اپنے استھان پر آکر رہنے لگے
اتنی کتھا سُن کر راجا پریچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ برہسپت جی کے بیٹے کچ نے دیو جانی کو کیوں شاپ دیا تھا

اِس کی کتھا سُنائیے شکدیوجی بولے کہ اے راجا ایک مرتبہ لڑائی میں بہت دَیت دیوتوں کے ہاتھ سے مارے گئے
تب اُن کو شکراچارج نے سنجیونی بدیا سے جلادیا جب لڑائی ہونے کے پیچھے دیوتوں نے یہ حال برہسپت جی سے
سُنا تب اندر آدک دیوتوں نے برہسپت جی سے کہا کہ اے مہاراج آپ بھی کچ اپنے بیٹے کو شکرجی کے پاس
بھیج دیجیے کہ وہ اُن کا چیلہ ہوکر سنجیونی بدیا پڑھ آوے جب برہسپت جی نے دیوتوں کے کہنے سے کچ کو سنجیونی بدیا
پڑھنے کو بھیج دیا تب کچ نے شکراچارج کی شرن میں جاکر ڈنڈوت کرکے بنے کیا کہ مہاراج میں سنجیونی بدیا پڑھنے
آیا ہوں جب شکراچارج اُس کو اپنے گھر رکھ کر سنجیونی بدیا سِکھلانے لگے تب دیوجانی اور کچ کے آپس میں
بہت پریت ہوگئی جب دیتوں نے یہ حال سُنا کہ برہسپت کا بیٹا ہمارے گرو سے سنجیونی بدیا پڑھتا ہے تب انھوں نے
آپس میں یہ صلاح کی کہ وہ یہاں سے سنجیونی بدیا سیکھ کر دیوتا ہمارے دشمنوں کو جلادیا کرے گا تو اچھا نہ ہوگا اس لئے
اس کو مار ڈالنا چاہیئے ایک دن کچ شکر گرو کی گئو چرانے کے واسطے جنگل میں گیا تب دیتوں نے اُسکے بدن کے
ٹکڑے کرکے ایک گڑھے میں پھینک دیا جب شام کو وہ گئو چراکر نہیں پھرا تب دیوجانی بولی کہ اے پتا کچ ابتک گئو
چراکر نہیں آیا شکراچارج نے اپنے جوگ بل سے بچار کر کہا کہ اے بیٹی اُس کو دیتوں نے مار ڈالا وہ کس طرح آوے
جب یہ سُن کر دیوجانی سوچ کرنے لگی تب شکراچارج نے اپنے جوگ بل سے جلادیا یہ حال سُن کر دیتوں نے آپسمیں
کہا کہ جو شکر گرو اُس کو اسی طرح جلادیا کریں گے تو ہمارے مارنے سے کیا فائدہ ہوگا ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ جس میں
وہ جلا نہ سکیں یہ بچار کر دیتوں نے گئو چراتے وقت پھر کچ کو مار ڈالا اور اُس کے بدن کی مدرا چوا کر شکر گرو کو پلادی جب
شام کے وقت کچ پھر نہیں آیا تب دیوجانی کے بنے کرنے سے شکراچارج نے دھیان دھر کر تینوں لوک میں دیکھا
لیکن اُسکا پتا نہ پایا جب اپنی آتما میں دھیان لگایا تب اُس کو اپنے پیٹ میں دیکھ کر جانا کہ دیتوں نے اُس کی
مدرا چوا کر مجھ کو پلادی ہے یہ دشا دیکھ کر شکراچارج نے کہا کہ اے بیٹی میں کچ کے جلانے سے آپ ہی مرجاؤں گا
دیوجانی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاراج ایسی تدبیر کیجئے کہ جس میں آپ اور وہ دونوں جیتے رہیں شکرجی نے منتر
پڑھ کر اپنے پیٹ میں کچ کو جلادیا اور اُسی جگہ اِس کو سنجیونی بدیا پڑھا کر کہا کہ اے کچ جب میں تجھ کو اپنے پیٹ سے
نکال کر مرجاؤں تب تو اسی بدیا سے مجھ کو جلا دینا کچ بولا کہ بہت اچھا جب شکرجی نے اپنا پیٹ چیر کر کچ کو جیتا باہر
نکالا اور آپ مرگئے تب کچ نے سنجیونی بدیا سے شکرجی کو جلادیا جب کچھ دن بیتے کچ شکر گرو سے بدا ہو کر اپنے گھر
آنے لگا تب دیوجانی کچ سے کہنے لگی کہ تم اپنا بواہ میرے ساتھ کرو کچ نے جواب دیا کہ گرو کی بیٹی بہن کے برابر
ہوتی ہے اسلئے تجھ سے بواہ نہیں کروں گا اِس بات پر دیوجانی نے کرودھ کر کے شاپ دیا کہ جو سنجیونی بدیا تو نے
میرے باپ سے پڑھی ہے وہ تجھ کو بھول جائے یہ بات سُن کر کچ بولا کہ اے دیوجانی دھرم کرتے ہوئے تو نے
مجھ کو شاپ دیا اس لیے تیرا بھی بواہ براہمن کے ساتھ نہ ہو ایسا شاپ دے کر کچ اپنے باپ کے پاس چلا گیا
اے پریچھت دیوجانی کو شاپ ہونے کا یہی سبب تھا سو میں نے تم کو سُنایا اب دیوجانی کے بواہ ہونے کی کتھا
کہتا ہوں سُنو کہ جب شکراچارج راجا برگھ پربا کے دیش میں آکر بسے تب انھوں نے کچھ دن پیچھے بیشنو کی اچھا سے

راجا ججات کو بلا کر اپنی لڑکی اُس کو بیاہ دی اور شرمشٹھا کو ہزار داسیوں سمیت جہیز میں دے کر راجا ججات سے کہا کہ تم شرمشٹھا کو اپنی سیج پر مت بٹھالنا اور دیوجانی نے بھی اس بات کا اقرار راجا ججات سے لے لیا جب راجا ججات نے کہا کہ میں شرمشٹھا سے بھوگ نہیں کروں گا تب شکرجی نے دیوجانی کو شرمشٹھا اور ہزار داسیوں سمیت بہت گہنا اور کپڑا آدک جہیز میں دے کر بیاہ کیا اور راجا ججات دیوجانی سمیت راج مندر پر آ کر اُس کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرنے لگا اور شرمشٹھا کو ایک مکان بہت اچھا رہنے کے واسطے بنوا دیا کچھ دن پیچھے راجا ججات کے یہاں دیوجانی سے دو بیٹے جدو यदु اور تربس तुर्वसु نام پیدا ہوئے ایک دن شرمشٹھا ماسک دھرم سے شُدھ ہوئی تھی اور اُسی دن راجا ججات بھی باغ میں سیر کے واسطے جا نکلا تب شرمشٹھا نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہاراج میں بھی آپ کی داسی ہو کر آپ سے بھوگ اور سنتان ہونے کی اچھا رکھتی ہوں اور راجا کی بیٹی ہو کر دوسرے سے بھوگ نہیں کر سکتی یہ بات سنتے ہی راجا نے شکراچارج کی بات یاد کر کے بچار کیا کہ شرمشٹھا سے بھوگ کرنے میں میرے واسطے اچھا نہ ہوگا اور یہ راجا کی بیٹی ہو کر اپنے مُنہ سے رِت دان مانگتی ہے اُسکا کہنا نہ ماننے میں بھی میرا دھرم نہیں رہتا ہے اس واسطے اب اس کی اِچھا پوری کرنا چاہیئے آگے جو کچھ میرے نصیب میں لکھا ہے وہ مٹ نہیں سکتا یہ بچار کر راجا نے شرمشٹھا سے بھوگ کیا اسی طرح دیوجانی سے چھپا کر کبھی کبھی راجا اُس کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرنے لگا کچھ دن یہ بات چھپی رہی جب دُرہج द्रुह्यु اور اَن अनु نام دو بیٹے شرمشٹھا کے راجا ججات سے پیدا ہو کر تیسرا گربھ رہا تب ایک دن شرمشٹھا دیوجانی کے پنکھا ہانکتی تھی اُس وقت دو بیٹے شرمشٹھا کے وہاں آ کر کھڑے ہوئے دیوجانی نے پوچھا کہ اے شرمشٹھا تیرے یہ دونوں بیٹے کس طرح ہوئے اور تیسرا گربھ کس سے رہا شرمشٹھا بولی کہ رات کو کسی رکھیشور نے آ کر مجھ سے سپنے میں بھوگ کیا تھا اُسی سے دو لڑکے ہو کر تیسرا گربھ رہا ہے یہ بات سُن کر دیوجانی چُپ ہو رہی لیکن اسکے مَن میں سندیہ ہو گیا اسلیے کئی دن پیچھے دیوجانی نے شرمشٹھا کے مکان پر جا کر اُن لڑکوں سے پوچھا کہ تمھارے باپ کا کیا نام ہے تب بڑے بیٹے نے بتلایا کہ میں راجا ججات کا بیٹا ہوں یہ بات سنتے ہی دیوجانی بہت غصہ سے راجا کے پاس آ کر بولی کہ تم نے میرے باپ کے منع کرنے پر بھی شرمشٹھا سے بھوگ کیا اسلیے اب میں تمھارے یہاں نہیں رہوں گی جب ایسا کہہ کر دیوجانی کرودھ کر کے اپنے باپ کے گھر چلی تب راجا ججات اسکے پیچھے بنتی کرتا ہوا پیدل دوڑا گیا لیکن اُس نے نہیں مانا سب حال اپنے باپ سے جا کر کہدیا اور راجا ججات بھی وہاں پہونچکر کھڑا ہوا جب شکراچارج نے جانا کہ میرے منع کرنے پر بھی راجا نے شرمشٹھا سے بھوگ کر کے سنتان پیدا کی تب کرودھ کر کے کہا کہ اے راجا تو نے بل کے غرور سے میرا کہنا نہیں مانا اسلیے میں تجھ کو یہ شاپ دیتا ہوں کہ تو بوڑھا اور نربل ہو کر استری پرسنگ کرنے کے لائق نہ رہے اور سروپ تیرا بگڑ جائے یہ بات شُکر کے مُنہ سے نکلتے ہی اُسی سمے راجا بوڑھا ہو کر دانت بھی اُسکے ٹوٹ گئے اور بال سفید ہو کر آنکھ سے کم دیکھنے لگا تب ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج ابھی تک مَن میرا سنساری سُکھ سے نہیں بھرا ایک مرتبہ اپرادھ چھما کیجئے یہ دین بچن سُن کر شکراچارج نے اپنی بیٹی کا سُکھ بچار کر کہا کہ اے راجا میرا شاپ پھر نہیں سکتا لیکن تیرے پانچ بیٹوں میں سے جو بیٹا خوشی سے تیرا بڑھاپا لیکر اپنی جوانی تجھ کو دیوے گا تب تو پھر جوان ہو جاوے گا

یہ آشیرباد سُنتے ہی راجا خوش ہو کر دیوجانی سمیت راج مندر پر چلا آیا اُنھیں دونوں شرمشٹھا سے پُرو نام تیسرا بیٹا
پیدا ہوا جب راجا نے اپنے بڑے بیٹے سے کہا کہ تمھارے نانا نے ہم کو شاپ دے کر بوڑھا بنا دیا تم اپنی جوانی ہم کو
دو تو تھوڑے دن اور سنساری سُکھ کر لیں تب جدُ نے سمجھا کہ ہماری ماتا سے بھوگ کرے گا تو ہم کو بڑا ادھرم ہوگا ایسا
بچار کر اُس نے جواب دیا کہ میں نے ابھی تک سنساری سُکھ نہیں اُٹھایا اسلیے اپنی جوانی نہیں دے سکتا - دوہا

اُجرے اُجرے سب بھلے اُجرے بھلے نہ کیش	کامن (استری) رمے نہ رپ (دشمن) ڈرے نہ آدر کرے نریش (راجہ)

یہ بات بڑے بیٹے کی سُنتے ہی راجا نے ترُبس آدک تین بیٹے جو جدُ سے چھوٹے تھے اُن کو بُلا کر یہی بات کہی
اور جب اُنھوں نے بھی اسی طرح جواب دیا تب ججات نے پُرو چھوٹے بیٹے سے جو شرمشٹھا سے ہوا تھا کہا کہ
اے بیٹا تم اپنی جوانی ہم کو دو تمھارے چاروں بڑے بھائیوں نے نہیں دیا اب سوائے تمھارے مجھ کو دوسرے کا بھروسہ
نہیں ہے یہ دین بچن سُنتے ہی پُرو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے پتا میرا یہ تن آپ نے پیدا اور پالن کیا ہے اسلیے جوانی کیا
چیز ہے اپنا پران تمھارے اوپر نچھاور کر سکتا ہوں جو میں سو جنم تک آپ کی سیوا کروں تو بھی آپ سے اُرن نہیں
ہو سکتا جو بیٹا بنا کہے ماتا اور پتا کی سیوا کرے وہ بیٹا اُتم ہے اور جو کہنے سے کرے وہ مدھم ہے اور جو کہنے سے چڑچڑا کر
کام کرے وہ ادھم ہے اور جو بیٹا ماتا پتا کی آگیا کسی طرح نہ مانے وہ پُوت نہیں موت ہے - دوہا

جا ہی پنیڑے پوت ہے داہی پنیڑے موت	رام بجھے تو پوت ہے نہیں موت کا موت

یہ بات پُرو کی سُن کر راجا ججات بہت خوش ہوا اور اپنا بڑھاپا اُس کو دے کر اُس کی جوانی آپ نے لی
اور اپنے چاروں بیٹوں کو یہ شاپ دیا کہ تم لوگ راج سنگھاسن نہ پاؤ گے اور جوانی لینے پر راجا نے ہزار برس تک
سنساری سُکھ دیوجانی کے ساتھ اُٹھایا اور بہت جگیہ اور ان پرمیشور کے خوش ہونے کے واسطے کیا لیکن من اُسکا
سنساری سُکھ سے نہیں بھرا -

ادھیائے انیسواں - کہنا راجا ججات کا ایک اتہاس بکری اور بکرے کا

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت بہت دن تک راجا ججات سنساری سُکھ میں پھنسا رہا جب جگیہ آدک
کرنے سے اُس کو گیان ہوا تب ایک دن یہ بچار کیا کہ دیکھو میں نے لڑکے کی جوانی لے کر اتنا سُکھ اُٹھایا پھر بھی ابھی تک
میری اچھا پوری نہ ہوئی دیکھو مٹی کا گھڑا پانی ڈالنے سے بھر جاتا ہے اور اندریاں بہت سُکھ پانے پر بھی آسودہ نہیں
ہوتی ہیں وہی دشا میری ہوئی اسی طرح سنساری جال میں پھنسے ہوئے مرنے سے جنم میرا اکارتھ ہوگا اس لیے
پرلوک بنانے کے واسطے اب ہربھجن کرنا چاہیے ایسا بچار کر راجا نے دیوجانی سے کہا کہ اے پران پیاری ہم نے
شکار کھیلتے وقت جنگل میں ایک تماشہ دیکھا تھا وہ حال کہتے ہوئے ہنسی آتی ہے جب دیوجانی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ
اے مہاراج مجھ کو بھی وہ حال سُناؤ تب راجا نے کہا کہ ایک بکری براہمن کی کنوئیں میں گر پڑی تھی اُس کو ایک بکرے نے
باہر نکالا سو بکری نے اُس بکرے کو اپنا سوامی بنا کر بہت دن تک اُس کے ساتھ سنساری سُکھ اُٹھایا جب اُسکے

دُو بچے پیدا ہوئے تب وہ بکرا دوسری بکری سے پھنس گیا اس لیے پہلی بکری انادر ہونے سے اپنے براہمن کے
گھر چلی گئی اُس براہمن نے اپنی بکری کی سہایتا کرکے بکرے کو بدھیا کر دیا جب بکرے نے براہمن سے بہت بنتی کی
اور براہمن نے دیال ہوکر پھر اُس کو جیوں کا تیوں بنا دیا تب پھر وہ بکرا سنساری سُکھ میں پھنس گیا یہ بات سُن کر دیوجانی
بولی کہ اے مہاراج وہ بکرا بڑا مورکھ تھا جو پھر بکری کے ساتھ خراب ہوا تب راجا بولا کہ یہی دشا ہماری اور تمھاری بھی ہے
اے دیوجانی جو آدمی کو دنیا کی سب دولت اور استری اور ساتوں دیپ کا راج ملے اور ہزاروں بیٹے ہو کر سب طرح
کے مطلب حاصل ہوں تسپر بھی من اُس کا سنساری سُکھ سے نہیں بھرتا جس طرح آگ میں گھی ڈالنے سے اُس کی
آنچ اور بڑھتی ہے اسی طرح ہر روز ہوس بڑھتی جاتی ہے اسیلیے اب برکت ہو کر ہر بھجن کرنا چاہیئے جبکہ یہ بات
دیوجانی نے پسند کی تب راجا ججات نے پُرو چھوٹے بیٹے کو جوانی پھیر کر اپنا بُڑھاپا اُس سے پھیر لیا اور راج سنگھاسن
اُس کو بیٹھا کر دوسرے چاروں بیٹوں کو جو بڑے تھے چاروں طرف کا راج بانٹ دیا اور آپ دیوجانی سمیت بدری کیدار
میں چلا گیا اور پرمیشور کا تپ اور دھیان کرکے مُکت ہوا۔

ادھیائے بیسواں ۔ کتھا راجا پُرو کے بنش کی

شکدیوجی بولے کہ اے راجا پریچھت اب میں راجا پُرو کے بنش کی کتھا کہتا ہوں جس کُل میں تم نے جنم لیا ہے
سُنو۔ پُرو کے بنش میں کئی پیڑھی کے پیچھے دُکھنیت दुष्यन्त نام راجا بڑا پرتاپی ہوکر ایکدن شکار کھیلنے گیا تو اُس نے
کنور رکھیشور کی کُٹی میں ایک لڑکی بہت سُندر دیکھی اور اُس پر موہت ہو کر پوچھا کہ اے پران پیاری تو دیوکنیا کے
برابر کس کی بیٹی ہے کسی راجا کی بیٹی تیرے برابر سُندر نہ ہو گی اسیلیے تیرا سروپ میرے ہردے میں بس گیا یہ بات
سُنتے ہی شکنتلا کنیا بولی کہ اے راجا میں بشوامتر رکھیشور اور مینکا اپسرا سے پیدا ہوئی ہوں اس بات کو कण्व کنو رکھیشور
جانتے ہیں آپ میرے مکان پر ٹک کر جو آ گیا دیجئے سُو کروں کندمول آدک اور لوٹا بھر پانی سے آپکا آدر کروں
یہ بات سُنتے ہی راجا خوش ہو کر بولا کہ لڑکی کا بھی سویمبر کرنا دھرم ہے جب ایسا کہہ کر راجا بڑے پریم سے رات کو
اُس کے مکان پر ٹکا تب دونوں نے خوشی سے آپس میں گندھرب بواہ کرکے بھوگ کیا ہر اچھا سے اُس کے
اُسی دن گربھ رہ گیا جب پرات کال راجا اُس شکنتلا کنیا کو اُسی جگہ چھوڑ کر مندر پر چلا گیا تب کنو رکھیشور نے جانا
کہ اس کو راجا سے گربھ رہ گیا ہے دسویں مہینے ایک لڑکا بہت سُندر اور ایسا بلوان اُس سے پیدا ہو جو لڑکپن
ہی میں سینگ کے ڈھنکھ بان سے شیر کو مارنے لگا تب کنو رکھیشور بولے کہ اے شکنتلا تو اپنے لڑکے کو راجا کے پاس
لے جا جب رکھیشور کی اگیا سے شکنتلا نے اپنے لڑکے کو لیکر راج سبھا میں جا کر کہا کہ اے پرتھوی ناتھ میں تمھاری
استری راجکمار سمیت آئی ہوں تب راجا بولا کہ میں تجھ کو نہیں پہچانتا ہوں کہ تو کون ہے اور یہ لڑکا کس کا ہے جب
راجا دُکھنیت نے جان بوجھ کر یہ بات کہی تب راج سبھا میں یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے راجا شکنتلا سچ کہتی ہے
یہ لڑکا تمھارے بیج سے پیدا ہوا تھا تم ان دونوں کو اپنے گھر رکھو دھرماتما بیٹا اپنے باپ کو نرک جانے سے بچا لیتا ہے

جب یہ آکاش بانی سب سبھا والوں نے سُنی تب راجا نے دیوتوں کی اگیا کے موافق شکنتلا کو قبول کیا اور اپنے بیٹے سمیت
راج مندر پر بھیج دیا اور اُس بالک کا نام بھرت رکھا راجا کے مرنے کے پیچھے وہی لڑکا جو پرمیشور کا انش تھا راج گدی پر
بیٹھ کر ایسا پرتاپی اور چکرورتی راجا ہوا جس نے ایک سو تینتیس[۱۳۳] اشومیدھ جگیہ پرتھوی پر کیں اور بہت سے رتن آدک براہمنوں کو
دان دیے اس کی جگیہ میں کئی مرتبہ اندر شیام کرن گھوڑا چُرا لے گیا مگر راجا بھرت اپنے پرتاپ اور بل سے گھوڑا چھین لایا
اور اُس کے راج میں کوئی دوسرا راجا اشومیدھ جگیہ کرنے نہیں پایا اور جتنے ملیچھ اور دُکھدائی راجا پرتھوی پر تھے اُن
سب کو اُس نے ناش کر دیا اور ساتوں دیپ کے راجوں کو اپنی سیوکائی میں رکھا اور اپنے بل سے دیوتوں کو جیت کر
اندر آدک دیوتوں کو دیولوک کا راج دلا دیا اس کے راج میں پربت اور سُمدر آدک بہت طرح کے رتن اور سونا اور
چاندی آدک ہمیشہ اس واسطے موجود رکھتے تھے جس میں جس کو جو درکار ہو وہ لے جاوے اسی طرح ستائیس[۲۷۰۰۰] ہزار برس تک
راجا بھرت نے راجا اندر کے برابر چکرورتی راج کیا اور تپ کرنے سے پراکرم اُس کا بنا رہا اور راجا بھرت نے تین بواہ
اپنے بدربھ विदर्भ دیش میں راجا کی بیٹی سے کیے جب اُس کے یہاں ہر اچھا سے کئی بیٹے بدصورت پیدا ہوئے
اِس ڈر سے کہ راجا بھرت کہیں گے کہ یہ لڑکے ہمارے بیج سے نہیں ہوئے اُن لڑکوں کو گنگا جی میں پھکوا دیا اسلیے
راجا بھرت سنتان نہ ہونے سے چنتا میں رہتا تھا کچھ دن پیچھے راجا نے کنو رکھیشور سے منتر لیا تب رکھیشور نے بیٹا
پیدا ہونے کے واسطے راجا سے جگیہ کرائی اُسی وقت دیوتوں نے خوش ہو کر بھاردواج نام لڑکا جو ممتا سے ہوا تھا
لا کر بھرت جی کو دیا راجا نے اُس کا نام بتتھ वितथ्य رکھ کر بیٹے کے برابر اُس کو پالا اور بھرت کے مرنے کے پیچھے
وہ راجا ہوا اتنی کتھا سُن کر راجا پرکھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج بھاردواج کس طرح پیدا ہوا تھا اس کی کتھا
کہیے شکدیو جی بولے کہ اے راجا ایک مرتبہ برہسپت نے اُتتھ उतथ्य اپنے بڑے بھائی کی استری ممتا نام سے
زبردستی بھوگ کیا تھا اس سے اُسکے گربھ رہ گیا تھا تب اُس نے اپنے سوامی کے ڈر سے جو لڑکا پیٹ میں تھا اس کو
گرا دیا وہی لڑکا بھاردواج نام ہوا جب برہسپت کے سمجھانے اور آکاش بانی ہونے پر بھی ممتا نے اس کا پالن
نہیں کیا تب مُرت دیوتا نے جس کے نام کی جگیہ بھرت نے کی تھی وہ لڑکا راجا کو دے دیا اسی طرح بھاردواج کا جنم ہوا تھا

ادھیائے ایکسواں ۔ کتھا راجا بتتھ کے بنش کی

रन्तिदेव شکدیو جی بولے کہ اے راجا پرکھیت راجا بتتھ वितथ्य کے بنش میں کئی پیڑھی پیچھے راجا رنت دیو
ایسا مہاتما ہوا جس نے راج سنگھاسن کے اوپر نہ بیٹھ کر من اپنا برکت کر لیا اور اپنی ایک استری اور ایک لڑکے سمیت
جنگل میں جا کر پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے لگا اور اُس نے بھوجن کرنا بھی پرمیشور کے آشرے پر چھوڑ دیا جب کوئی
آدمی اپنی خوشی سے بے مانگے بھوجن دیتا تھا تب اُس کو اپنی استری اور پتر سمیت کھا کر جنگل میں خوشی سے رہتا تھا
نہیں تو بھوکھے رہ کر کچھ آپ کند مول آدک لانے میں اُپائے نہیں کرتا تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بھوجن
نہ ملنے سے اڑتالیس[۴۸] اُپاس اُس کو ہو گئے اُنچاسویں دن تھوڑا اناج اُس کو کوئی دے گیا راجا نے اُس کو پکا کر

اُس کے تین حصے کر کے جیسے چاہا کہ بھوجن کرے ویسے نارائن جی بوڑھے براہمن کا روپ دھر کر راجا کے دھرم کی
پریچھا لینے کے واسطے وہاں آکر بولے کہ اے راجا میں بہت بھوکھا ہوں مجھ کو بھوجن کھلاؤ یہ بات سنتے ہی رنتدیو نے
بڑی شردھا سے اپنا حصہ اُس کو کھلا دیا جب وہ حصہ کھا کر نارائن جی براہمن روپ بولے کہ ابھی میرا پیٹ نہیں بھرا
تب رانی اور راجکمار نے بھی اپنا اپنا حصہ اُس براہمن کو کھلا کر آپ تینوں آدمی جیوں کے تیوں بھوکھے رہ گئے اور
براہمن روپی پرمیشور آشیرباد دے کر وہاں سے انتردھیان ہو گئے کئی دن اور اُن کو بنا ناج کے بیت گئے تب پھر
تھوڑا اناج کسی نے لا کر اُن کو دیا جیسے ان تینوں نے آپس میں بانٹ کر بھوجن کرنا چاہا ویسے ایک شودر نے آکر کہا
کہ میں بہت بھوکھا ہوں مجھ کو بھوجن کھلاؤ راجا نے اُس کو اپنا اتتھ (مہمان) سمجھ کر سب بھوجن کھلا دیا اور آپ تینوں آدمی
اسی طرح رہ گئے رانی اور راجکمار بہت دن تک اناج نہ پانے سے کمزور ہو گئے تھے اس لیے راجا اُن سے بولا کہ
جس برتن میں اتتھ نے بھوجن کیا ہے اُس میں کچھ حصہ اناج کا لگا ہوگا اُس کو دھو کر پی لو جب رانی اور راجکمار نے
وہ برتن دھو کر پینا چاہا تب ایک ڈوم کتے کو ساتھ لیے ہوئے آپہونچا اور بھوکھ سے بیاکل ہو کر راجا کے سامنے گر پڑا
اور رو کر کہنے لگا کہ میری جان نکلی جاتی ہے یہ برتن کا دھوون آپ کے پینے کے لائق نہیں ہے یہ جوٹھن میرا حصہ
سمجھ کر مجھ کو دے دو جس میں اُس کو پی کر اپنا پران بچاؤں راجا نے اُس چانڈال میں بھی پرمیشور کا پرکاش سمجھ کر اُس کو
ڈنڈوت کی اور رانی اور راجکمار ڈوم سے بولے کہ ہم لوگوں نے بہت دن پیچھے یہ دھوون پینے کو پایا ہے تم دیا کر کے
اُس کو چھوڑ دو تو ہم اُس کو پی لیں جب اُس چانڈال نے نہیں مانا تب وہ دونوں آدمی دھوون کا پانی بھی اُس کو
پلا کر آپ بھوکھے رہ گئے جبکہ پرمیشور نے اس طرح کا دھرم اور دھیرج اُن تینوں کا دیکھا تب اُسی ڈوم سے شیام برن
چتربھج روپ شنکھ چکر گدا پدم لیے پرگٹ ہو کر راجا اور رانی اور راجکمار سے بولے کہ تم کو بڑا دھیرج ہے جب اُن تینوں نے
پرمیشور کا درشن پا کر نیہ پوربک اُن کی استت کی تب نارائن جی رنتدیو کو اپنے گلے لگا کر بولے کہ اے راجا ہم تم سے
بہت خوش ہیں جو بردان مانگو وہ ہم تم کو دیویں رنتدیو ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج میں یہی چاہتا ہوں کہ میری سب
رعیت سکھ پاوے اور کوئی دردری نہ ہو اور میرا من آپ کے چرنوں میں لگا رہے تب پرمیشور نے اچھا پوربک بردان دیکر
راجا اور رانی اور راجکمار کو اُسی تن سے بمان پر بٹھا کر بیکنٹھ میں بھیج دیا اور رنتدیو کا گرگ [गर्ग] نام دوسرا بیٹا
جو راج سنگھاسن پر تھا اُس کے بنش میں سب لوگ اپنی کریا سے براہمن ہو گئے اور پرو کے بنش میں برہت چھتر
वृहत्क्षत्र نام راجا ہو کر اُسکے بنش میں ہستی हस्ती نام راجا ایسا پرتاپی پیدا ہوا کہ جس نے ہستنا پور شہر بسایا
اسکے یہاں تین بیٹے آج میڈھ اور پرمیڈھ पुरमीढ अजमीढ اور درمیڈھ दुरमीढ نام بڑے دھرماتما ہوئے
آج میڈھ کی سنتان براہمن ہو گئی مدگل मुद्गल اسکے بنش میں ایسا گیانی ہوا کہ جس کے نام کا گوتر آج تک
دنیا میں پرگٹ ہے اور مدگل کے بنش میں اہلیا نام کنیا مہا سندری ہو کر گوتم رکھیشور کو بیاہی گئی جس کے گربھ سے
شتانند نام بیٹا پیدا ہو کر اُسکے ستوتی نام بالک پیدا ہوا جس کا بیج ایک دن اُرسی اپسرا کو دیکھ کر سرکنڈے کے
جنگل میں گر پڑا اور اُس بیج سے کرپاچارج कृपाचार्य نام لڑکا اور کرپی कृपी نام لڑکی پیدا ہوئی جن کو

راجا شنتن शन्तनु جو بھاردواج کے بنش میں تھا شکار کھیلتے ہوئے جنگل میں اُن کو پڑے دیکھ کر اپنے گھر اُٹھا لایا اور لڑکوں کی طرح اُن دونوں کو پالا اور راجا شنتن کے ہاتھ میں یہ گُن تھا کہ جس کے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھدے اُس کا روگ چھوٹ جائے اِسلیے جو روگی اُن کے پاس جاتے تھے اچھے ہوکر چلے آتے تھے اس کارن دنیا میں اُنکا بڑا جس پرگٹ ہوا کہ راجا شنتن سب کسی کا سُکھ دینے والا ہے ایک مرتبہ اُس کے راج میں پانی نہیں برسا اور پرجا لوگ بنا اناج کے دُکھ پانے لگے تب راجا نے رکھیشوروں سے پوچھا کہ ہم نے کون ادھرم کیا جو ہمارے راج میں پانی نہیں برستا رکھیشوروں نے بچار کرکے کہا تم نے دیواپی اپنے بھائی کا حصہ چھین لیا تھا اسواسطے پانی نہیں برستا تم اس کا حصہ دے ڈالو نہیں تو پانی نہ برسنے سے تمھاری رعیت دُکھ پاوگی جب یہ بات سنتے ہی راجا شنتن نے دیواپی देवापी سے جو جنگل میں بیٹھا تپ کرتا تھا اس طرح بُھلاوا دے کر بات چیت کی کہ جس میں اُسکے مُنہ سے کئی باتیں بید کے خلاف نکل آئیں جس سے دیواپی کا تپو بل گھٹ گیا تب شنتن کے راج میں پانی برسنے سے رعیت نے سُکھ پایا اے راجا پریچھت راجا شنتن ایسا پرتاپی ہوا کہ جس کا جس سنسار میں چھا رہا ہے۔

ادھیائے بائیسواں ۲۲ - کتھا دِوُداس کے بنش کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت مُدگل کا بیٹا دِوُداس بڑا پرتاپی ہوکر اُسکے بنش میں راجا دروپد द्रुपद بہت تیجوان پیدا ہوا جس کی بیٹی دروپدی نام کو ارجُن تمھارے دادا مچھلی بیدھ کر لائے تھے اور وہ ارجُن آدک پانچوں بھائی پانڈوؤں کی استری ہوئی تھی اور راجا دروپد کے دھرشٹ دمن آدک کئی بیٹے پیدا ہوئے اسی دھرشٹ دمُن نے مہابھارت میں درونا چارج द्रोणाचार्य کا سر کاٹا تھا اور اجمیڈھ کے بنش میں برہدرتھ نام بڑا پرتاپی راجا ہوکر اُسکے دو استریاں تھیں ایک رانی سے ست جت نام بیٹا پیدا ہوا اور دوسری رانی سے کوئی بیٹا نہیں پیدا ہوا اسلیے راجا مہا پُرشوں کی سیوا کرتا تھا ایک دن کسی رکھیشور نے خوش ہوکر ایک آم راجا برہدرتھ کو دیکر کہا کہ تو یہ پھل اپنی استری کو کھلادے اسکے لڑکا پیدا ہوگا راجا نے وہ آم لے کر اپنی بڑی رانی کو دیا سو دونوں رانیاں آپس میں پریت رکھنے سے آدھا آم بانٹ کر کھا گئیں راجا سے دونوں استریوں کے گربھ رہا اور دسویں مہینے اُنکے پیٹ سے آدھا آدھا لڑکا جس طرح کوئی آدمی کھڑے آدمی کو چیر ڈالے پیدا ہوئے اُن کو دیکھتے ہی راجا نے کرودھ کرکے جنگل میں پھکوا دیا اور آم بانٹ کر کھانے کا حال سُن کر راجا دونوں رانیوں پر بہت خفا ہوا جہاں پر وہ دونوں ٹکڑے راجا نے پھکوادیے تھے وہاں پر ہر اچھا سے جرا نام راکھسی جا پہونچی اور اُس نے اپنی مایا سے دونوں ٹکڑوں کو ملا دیا تو وہ لڑکا پرمیشور کی اچھا سے جی اُٹھا تب وہ راکھسی اُس کو راجا کے پاس لے گئی راجا نے اُس کو دیکھ کر بہت خوش ہوکر اُس کا نام جراسندھ जरासंध رکھا اور جراسندھ بڑا بلوان اور تیجوان راجا ہوا جس کو بھیم سین نے شری کرشن بھگوان کی کرپا سے دونوں ٹانگیں چیر کر مار ڈالا اور جراسندھ کا بیٹا سہدیو ہوکر اُسکے بنش میں دیواپی نام راجا بڑا پرتاپی اور دھرماتما ہوا جس نے راج سنگھاسن چھوڑ کر من اپنا برکت کر لیا اور اُترا کھنڈ میں جاکر تپ کر رہا ہے کلجگ کے انت میں

چندر بنشی کُل کو پھر پیدا کرے گا اب راجا شنتن کے بنش کی کتھا جس کے کُل میں تم ہوئے ہو برنن کرتا ہوں سُنو کہ
راجا شنتن کی استری سے سل پیدا ہوکر اُسکے بنش میں راجا دُودداس کورو ایسا پرتاپی ہوا کہ جس کے نام کا کرچھیتر कुरुक्षेत्र
تیرتھ پرگٹ ہوا اور راجا دُودداس کو پورب جنم کے سنسکار سے کوڑھ ہوگیا تھا ایک دن وہ شکار کھیلتے وقت جنگل میں جاگرمی سے
بیاکل ہوا تو وہ کرچھیتر میں جاکر ایک درخت کے نیچے بیٹھا وہاں ایک کنڈ پانی کا دیکھ کر جیسے راجا نے اُسمیں اسنان کیا
ویسے اسکا کوڑھ چھوٹ گیا تب وہ بہت خوش ہوا اور اُس کنڈ کو اور دوسرے جو کنڈ اور تالاب وہاں تھے سب کو
اچھی طرح بنوا دیا اُسی کارن وہاں کا نام کرچھیتر ہوا اور اسکے بنش میں راجا دلیپ ایسا پرتاپی ہوا کہ جس نے دلّی ایسا
شہر بسایا اور راجا شنتن کی دوسری استری گنگا جی سے بھیکھم پتامہ ایسے بلوان اور دھرماتما ہوئے جنھوں نے
پرشرام جی سے جُدھ کیا دھنکھ بدیا میں انکے برابر کوئی نہ تھا راجا شنتن کی تیسری استری سوتی سے چترانگد चित्राङ्गद
اور بچتر بیرج दोलڑکے پیدا ہوئے اے راجا پریچھت یہ وہ ستوتی تھی جس کے ساتھ ہمارے دادا پراشر مُنی نے विचित्र
لڑکپن میں ناؤ پر بھوگ کیا تھا اُسی سے بید بیاس ہمارے باپ پیدا ہوئے ایک دن ستوتی کا بیٹا چترانگد شکار
کھیلنے کے واسطے جنگل میں گیا تب چترانگد نام گندھرب نے اس دشمنی سے کہ میرے برابر اس نے اپنا نام کیوں رکھا
مار ڈالا اور بھیشم پتامہ اپنے بھُجا کے بل سے اُمبا اور اُمبکا اور اُمبالکا نام تین لڑکیاں کاشی نریش کی سوئمبر سے
چھین لائے تھے ان تینوں کا بیاہ بچتر بیرج سے ہوا اُس میں اُمبا نام لڑکی اپنے من میں راجا شالو शाल्व چاہنا
کی رکھتی تھی اِس لیے راجا بچتر بیرج نے اُس کو تیاگ دیا اور امبکا اور امبالکا سے اتنی پریت ہوئی کہ دن رات
راج مندر میں رہ کر اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتا تھا اِسلیے راجا چھیئی کے روگ ہونے سے بنا سنتان مرگیا
تب ستوتی نے اپنا بنش بڑھانے کے واسطے بید بیاس اپنے بیٹے کو جو پراشر مُنی سے پیدا ہوا تھا بُلا کر کہا کہ
بچتر بیرج کی دونوں استریوں سے ایک ایک لڑکا پیدا کرو تب بید بیاس جی جو پرمیشور کا اوتار تھے بولے کہ اے ماتا
دونوں استریاں بچتر بیرج کی میرے سامنے ننگی ہوکر چلی جاویں تو میرے دیکھنے سے اُن کے گربھ رہ کر ایک ایک
لڑکا پیدا ہوگا جب اُمبکا اپنی ساس کی آگیا سے ننگی ہوکر بید بیاس کے سامنے چلی تب اپنے بالوں سے اپنا مُنہ
چھپا کر آنکھ بند کرلی تھی اس سے دھرتراشٹر نام اندھا بیٹا پیدا ہوا اور امبالکا شرم سے اپنے بدن میں مٹی لگا کر
اُن کے سامنے گئی تھی اس کارن اس سے راجا پانڈ پنڈ روگی پیدا ہوا اور بدُرا نام داسی بچتر بیرج کی ننگی ہوکر
ہنستی ہوئی بیاس جی کے سامنے چلی گئی سو اُسکے پیٹ سے بدُر جی پرم بھگت جو دھرم راج کا اوتار تھے پیدا ہوئے
اور دھرتراشٹر کے دُرجودھن آدک سَو بیٹے گاندھاری نام استری سے پیدا ہوئے اور راجا پانڈ تھا جسے پردادا کو ایک
رکھیشور ہرن روپ نے جو راجا کے ڈرا دینے سے بھوگ کرنے نہیں پاتا تھا یہ شاپ دیا تھا کہ تم استری سے بھوگ
کرتے وقت مرجاؤگے اور سوائے اسکے راجا کے پنڈ روگ تھا اِسلیے اسکے سنتان نہ تھی جب کُنتی اِن کی استری نے
اپنے پت کی آگیا لیکر منتر کے پرتاپ سے دھرم اور اندر اور پون دیوتاؤں کو بُلا کر اُن سے بھوگ کیا تب دھرم سے
راجا جدھشٹر اور اندر سے ارجُن اور پون سے بھیم سین یہ تین بیٹے پیدا ہوئے پھر کُنتی نے اُسی منتر سے

آشونی کمار دیوتاؤں کو بلا کر نکل اور سہدیو نام دو بیٹے اپنی سوت مادری माद्री نام سے پیدا کیے یہ پانچوں بھائی دروپدی سے بواہ کرکے اپنے اپنے پاس باری باندھ کر اُس کو رکھتے تھے پانچوں بھائیوں کے ایک ایک بیٹا دروپدی سے پیدا ہوا جن کو اشوتھاما अश्वत्थामा نے مار ڈالا راجہ جدھشٹر کے پوربی نام دوسری استری سے دیوک اور بھیم سین کے ہڈمبا हिडम्बा راچھسی سے گھٹوتکچ घटोत्कच اور سہدیو کے سہوترا सहोत्रा استری سے بیجے اور نکل کے کرن متی करांमती استری سے نرمترا اور ارجن کے سُبھدرا نام استری شری کرشن جی کی بہن سے ابھمن अभिमन्यु نام مہابڑا پرتاپی پیدا ہوا جو تمھارا باپ تھا اور ارجن کے الوپی نام استری سے جو ناگ کی بیٹی تھی ببھرباہن बभ्रुवाहन اور ایرادت نام دو بیٹے بڑے تیجوان پیدا ہوئے اس میں ایرادت کو منی پوریتی نام اس کے نانا نے اپنے راس بٹھلالا اور ببھرباہن نے ارجن سے بڑا بھاری جدھ کیا تھا اسکی کتھا اشومیدھ پرب مہابھارت میں لکھی ہے اور جب اشوتھامانے تمھارے مارنے کے واسطے برہم استر چلایا تب شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ نے اُترا تمھاری ماتا کے پیٹ میں تمھاری رچھا کی اور اے راجہ پرچھت جنمیجے آدک چار بیٹے تمھارے ہیں ان میں جنمیجے بڑا پرتاپی اور ساتوں دیپ کا چکرورتی راجہ ہوگا اور تمھارا بدلا لینے کے واسطے ایسی جگیہ کرے گا جس میں بہت سے سانپ جل کر مر جائیں گے اور شُبھ کرم کرنے سے دُنیا میں اُس کا بڑا نام ہوگا اور تمھارے مرنے کے پیچھے پچیس ۲۵ پیڑھی تک ہستناپور کا راج تمھارے بنش میں رہکر پھر ہستناپور جمنا جی میں ڈوب جائے گا تب نمی निमि نام راجہ تمھارے بنش میں ہوکر وہاں پر سوستی پری स्ववस्ती पुरी بساوے گا اس کے پیچھے تمھارے بنش سے راج گدی چھوٹ جائے گی دوسرے راجہ ہوں گے اور بید بیاس वेदव्यास جی ہمارے باپ نے چاروں بید اور سب پُران اپنے چیلوں کو پڑھائے تھے لیکن شری بھاگوت جو سب بیدوں کا سار انش ہے کسی کو نہ پڑھائی کیول ہم کو پڑھائی تھی وہی امرت روپی کتھا ہم تم کو سناتے ہیں اور سہدیو सहदेव راجہ جراسندھ जरासन्ध کا بیٹا اور راجہ جاتے کے بنش میں بہت سے راجہ ہوئے اُن کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے۔

ادھیائے تئیسواں - کتھا جُدبنشیوں کی

شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرچھت اب ہم جُدبنشیوں کی کتھا جس کل میں شری کرشن جی کا اوتار ہوا تھا کہتے ہیں اس کے سننے سے آدمی کو سب منورتھ ملتے ہیں سو تم چت لگا کر سنو کہ راجہ ججات کا جدھ यदु نام بڑا بیٹا جو دیوجانی سے ہوا تھا اُس کے بنش میں کئی پیڑھی کے بعد راجہ سہسرارجن सहस्त्रार्जुन ایسا تیجوان پیدا ہوا جس نے پچاسی ۸۵ ہزار برس چکرورتی راج کیا اُس کا نام اسمرن کرنے سے گیا ہوا دھن ملتا ہے اُس کے ہزاروں بیٹوں میں نوسو پچانوے ۹۹۵ راجکماروں کو پرشرام جی نے مار ڈالا پانچ بیٹے جو بچے تھے اُن میں جے دھوج जयध्वज نام بیٹے سے تال جنگھ तालजंघ نام چھتری پیدا ہو کر اُس کے بنش میں مدھ मधु نام بڑا پرتاپی ہوا اسی

واسطے شری کرشن جی کا نام مادھو کہا جاتا ہے اور مدھو کا بیٹا برشنی वृष्णि تھا اسی سے جدبنشی اور برشن بنشی اور
مدھو بنشی کہلاتے ہیں برشنی کا بیٹا ششُ بند शशिबिन्दु ایسا دھرماتما ہوا جس کے پاس چودہ رتن تھے اور اُس
نے دس لاکھ استریوں سے اپنا بواہ کیا تھا ہر اِچھا سے دس کروڑ بیٹے اُس کے پیدا ہوئے اُن میں سب سے بڑا بیٹا
پروجت पुरोजित اور چھوٹا بیٹا جامگھ जामघ نام تھا راجہ جامگھ کی سیبیا सैव्या نام استری بانجھ تھی بہت
تدبیر کرنے پر بھی اس کے اولاد نہ ہوئی اس سبب سے وہ اُداس رہا کرتی تھی ایک مرتبہ راجہ جامگھ بدربھ विदर्भ
دیش کے راجہ سے لڑنے کو گیا وہاں سے ایک خوبصورت لڑکی کسی بھوج بنشی کی چھین لایا جب اُس بانجھ استری
نے دیکھا کہ میرا سوامی ایک استری اپنے ساتھ رتھ پر بٹھائے لیے آتا ہے تب وہ کرودھ کر کے بولی کہ تم یہ لڑکی
کس واسطے لائے ہو راجہ ڈرتا ہوا اپنی استری سے بولا کہ میں تیرے واسطے یہ پتوہ لایا ہوں یہ بات سن کر رانی نے
ہنس کر کہا کہ میرے بیٹا نہیں ہے یہ پتوہ کس طرح ہوگی تب راجہ نے جواب دیا کہ بیٹا پیدا ہونے پر اس کا بواہ
اُس کے ساتھ کردوں گا پرمیشور کی اِچھا سے اُسی سمے یہ آکاش بانی ہوئی کہ دھیرج دھر تیرے بیٹا پیدا ہوگا
یہ آکاش بانی سنتے ہی راجہ اور رانی نے بڑی خوشی سے بشوے دیو کا پوجن کیا جب اُن کے آشیرباد اور
ہر اِچھا سے اُس بانجھ استری کے ایک لڑکا بہت سُندر اور تیجوان پیدا ہوا جب راجا نے اُس کا نام بدربھ رکھ کر وہی لڑکی
اُس کو بواہ دی اور اپنے بیٹے کو راج گدی دے کر استری سمیت جنگل میں چلا گیا اور پرمیشور کا دھیان کر کے
مکت ہوا اور راجہ بدربھ دھرم پوربک راج کرنے لگا۔

ادھیائے چوبیسواں پیدا ہونا راجہ اُگرسین उग्रसेन آدک کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھت راجہ بدربھ سے تین بیٹے کُش कुश اور کرتھ कृथ اور
رومپاد रोमपाद ہوئے رومپاد کے بنش میں جیدرتھ जयद्रथ نام بڑا پرتاپی چندیری चंदेरी کا راجہ ہوا جس کے
یہاں ششُپال शिशुपाल نے جنم پایا اور اسی کُل میں دیوابردھ देवावृद्ध اور ببھرو विभ्रु دونوں بڑے ایسے دھرماتما
اور گیانی ہوئے جن کے ست سنگ سے چھ ہزار چودہ آدمیوں نے مکت پائی اور ببھرو کے بنش میں ستراجیت
सत्राजित اور پرسین प्रसेन نے جنم لیا اور بدربھ کے بنش میں یُدھامان युयुधान اور ساتکی सात्यकी
گاندنی गान्दिनी نام استری سے اکرور अक्रूर آدک بارہ لڑکے پیدا ہوکر یہ سب برشنی بنشی کہلائے اور راجہ بُدھامان کے سپھلک श्वफल्क نام پیدا ہوا اور سپھلک کی گاندنی
راجہ اندھک کا بڑا پرتاپی پیدا ہوکر اُس سے دندبھی दुन्दुभि نام بیٹا پیدا ہوا اور دندبھی کے آہک अन्धक
آہک آہکی आहुकी نام لڑکی پیدا ہوکر آہک سے دیوک देवक اور اُگرسین उग्रसेन نام لڑکا اور آہکی
دو بیٹے پیدا ہوئے اور دیوک کے یہاں دیوبان देववान آدک چار بیٹے اور دیوکی देवकी آدک
سات لڑکیاں پیدا ہوئیں اور اُگرسین سے کنس آدک آٹھ بیٹے اور آٹھ لڑکیاں پیدا ہوکر وہ سب لڑکیاں

بسدیو बसुदेव جی کے چھوٹے بھائی کو بیاہی گئیں اور دیوک نے دیوکی آدک اپنی سب لڑکیوں کا بواہ بسدیوجی سے کردیا اور پانچال دیش کا راجہ کنت بھوج कुन्तिभोज راجہ سورسین शूरसेन سے بڑی پریت رکھتا تھا لیکن اُس کے اولاد نہ تھی اس لئے سورسین نے اپنی پرتھا पृथा نام لڑکی اُس کے راس بٹھال دیا اسی سے پرتھا کا نام کُنتی ہوا اور راجہ کُنت بھوج نے کُنتی कुन्ती کا بواہ جو تیج کنیا میں تھی راجہ پانڈے سے کردیا اور جدھشٹر آدک اُس سے پیدا ہوئے اور جب کُنتی نے دُرباسا رکھیشور کو لڑکپن میں اپنی سیوا سے خوش کیا تب رکھیشور نے ایک دیواہت देवाहुत منتر کُنتی کو ایسا سکھا دیا کہ جس منتر کے پڑھنے سے دیوتا چلے آتے تھے کُنتی نے لڑکپن میں ایک دن سرسوتی کنارے پرچھا لینے کے واسطے وہ منتر پڑھ کر جیسے سورج دیوتا کا آواہن کیا ویسے سورج دیوتا رتھ پر سوار وہاں آکر بولے کہ مجھکو تو نے کس واسطے بلایا[بلانا ۱۲] ہے اُن کا تیج دیکھتے ہی کُنتی ڈر سے کانپتی ہوئی ہاتھ جوڑکر بولی کہ اے مہاراج میں نے منتر کی پرچھا لینے کے واسطے آپ کو بلایا تھا اب آپ دیال ہوکر چلے جائیے یہ بات سُن کر سورج دیوتا بولے کہ اے کُنتی میرا آنا برتھا نہیں ہوسکتا اب میں تیرے ساتھ بھوگ کرکے لڑکا تجھکو دوں گا یہ بات سُن کر کُنتی نے بنے کیا کہ اے مہاراج ابھی میرا بواہ نہیں ہوا لڑکا ہونے سے میری نندا ہوگی یہ سُن کر سورج دیوتا بولے کہ اے کُنتی تو دھیرج رکھ تیرا لڑکپن جیوں کا تیوں بنا رہے گا یہ کہکر سورج دیوتا کُنتی سے بھوگ کرکے اپنے استھان پر چلے گئے اُس سے پرتیشور کی اچھا سے کُنتی کے ایک لڑکا بہت سندر اور تیجوان کُنڈل آدک پہنے کان کی راہ سے پیدا ہوا اُس کو دیکھکر کُنتی نے آشچرج مانا اور صندوق میں رکھکر گنگا جی میں بہادیا اور وہی لڑکا کرن نام بڑا بلوان ہوکر مہابھارت میں راجہ دُرجودھن کی طرف سے لڑتا تھا جس کو ارجن تمھارے دادا نے مارا اور بسدیوجی کی ایک بہن پرتھا نام کی کتھا ہم نے تم کو سُنائی اب اُن کی اور چار بہنوں کا حال سُنو کہ دوسری بہن ستّ دیبی کا بواہ برہدھرم बृहद्धर्मा کا رکھ कारुष دیش کے راجہ سے ہوا اُس سے دنت بکر آدک بالک پیدا ہوئے تیسری بہن سُرت کیرت श्रुतिकीर्ति نام کا بواہ دھرشت کیت धृष्टकेतु سے ہوکر سترون शत्रुघ्न آدک نے اُس کے یہاں جنم لیا چوتھی بہن راج دیبی کا بواہ اونتی پری अवंतीपुरी میں راجہ جے سین जयसेन سے ہوا پانچویں بہن شرت سردا श्रुतिश्रवा نام دم گوکھ दमघोष راجہ چندیری کو بیاہی گئی جس کے پیٹ سے ششپال پیدا ہوا اور اس سے سات لڑکی دیوک کے بسدیوجی کے اور گیارہ استری ہوکر سب سنتان ہوئی اُن کا نام سنسکرت بھاگوت میں لکھا ہے اور دیوکی کے گربھ سے شری کرشن ترلوکی ناتھ اور سات بیٹے اور سبھدرا نام لڑکی نے جنم لیا تھا ہم دسویں اسکندھ میں شیام سندر کے اوتار لینے کی کتھا کہیں گے اب دروپدی کے بواہ کا حال سنچھیپ سے کہتے ہیں سُنو کہ ارجن مچھلی کو بیدھ کر دروپدی کو سوئمبر میں سے لے آئے اور ارجن آدک پانچوں بھائیوں نے اُس کو اپنے استھان پر لیجا کر کنتی ماتا سے کہا کہ ہم ایک چیز لائے ہیں وہ اُس کو کھانے کی چیز سمجھ کر بولی کہ تم پانچوں بھائی آپس میں بانٹ لو اس لئے ماتا کی اگیا انسار پانچوں بھائیوں نے دروپدی کو استری بنا کر رکھا جب راجہ دروپد کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی تب جدھشٹر نے ان سے کہا کہ ہم ماتا کی اگیا ٹال نہیں سکتے یہ آشچرج دیکھکر راجہ دُرپد نے بیاس جی سے پوچھا کہ اے مہاراج میرا پرن دروپدی کے بواہ کا ارجن نے پورا کیا اور دروپدی میری لڑکی کو جدھشٹر آدک

پانچوں بھائی اپنی استری بناکر رکھا چاہتے ہیں سو آپ کے نکٹ اس لڑکی کو کس کی استری ہونا چاہئے بیاس جی نے
دُرپد کو اکیلے میں لیجاکر کہا کہ اے راجہ ہم دروپدی کے پُورب جنم کی کتھا کہتے ہیں سنو کہ ایک مرتبہ دیوتوں نے کیا
دیکھا کہ ایک پھُول کمل کا بہت اچھا گنگا جی میں بہا جاتا ہے تب اندر بولے کہ میں جاکر دیکھتا ہوں کہ یہ پھول کہاں
سے آیا ہے جب اندر اس پھول کا حال معلوم کرتے ہوئے جہاں سے گنگا جی کا پانی نکلا ہے وہاں جا پہونچے تب کیا
دیکھا کہ ایک استری بہت سُندر کھڑی ہوئی روتی ہے اور اُس کے آنسو گنگا جی میں گرنے سے پھول ہوکر بہتے ہیں یہ
حال دیکھتے ہی اندر نے آشچرج مان کر اُس استری سے پوچھا کہ تو کون ہے یہ سُنکر وہ بولی کہ میں ایک جگہ چلتی ہوں
تو بھی میرے ساتھ آ تب میرا حال تجھکو معلوم ہوگا یہ بات کہکر وہ استری آگے کو چلی تب اندر بھی اُس کے ساتھ ایک
پہاڑ پر چڑھ گئے تو وہاں کیا دیکھا کہ ایک پُرش اور استری بہت سندر اور تیجوان رتن جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے
آپس میں کچھ کھیل رہے ہیں جب اس پُرش نے اندر کو دیکھکر کچھ آدر انکا نہیں کیا تب اندر نے ابھمان سے من میں کہا کہ دیکھو
میں سب دیوتوں کا راجہ ہوکر یہاں آیا ہوں سو اُنھوں نے کچھ میرا آدر نہیں کیا اور اس پُرش نے جو شری مہادیو جی
انترجامی تھے جیسے اندر کی طرف دیکھکر ہنس دیا ویسے اندر مارے ڈر کے سُوکھ گئے یہ دشا اُن کی دیکھ کر شری شیو جی
انترجامی نے کہا کہ تم ایسی پرتگیا کرو کہ پھر ابھمان نہ کریں گے تو تمھاری جان بچے گی جب اندر نے اُن کے ڈر سے
وہی پرتگیا کی تب شری شیو جی سنگھاسن سے اُٹھکر اندر کو پہاڑ کی کندرا میں لے گئے وہاں جاکر اندر نے کیا دیکھا کہ چار
پُرش اور اندر ہی کی صورت وہاں بیٹھے ہیں اندر ان کو دیکھتے ہی گھبراکر جہاں تک پہونچے تھے اُسی جگہ مارے ڈر کے چُپ چاپ
کھڑے ہو رہے تب شری شیو جی نے اندر سے کہا کہ جس طرح تو نے غرور کیا تھا اُسی طرح ان چاروں نے بھی غرور
کیا تھا اسی کارن یہ لوگ کندرا میں بند ہیں اب میں نارائن جی سے چاہتا ہوں کہ تم ان چاروں سمیت سنسار میں
جاکر جنم لو یہ شاپ سنتے ہی پانچوں اندر شری شیو جی کے چرنوں پر گرکر بلاپ کرنے لگے تب شری بھولا ناتھ نے کہا
کہ تم لوگ سنسار میں جنم لیکر اچھے کرم کروگے اور بڑے بلوان ہوگے تمھارے ہاتھ سے بہت شور بیر لڑائی میں مارے
جائیں گے یہ سُن کر اُنھوں نے بنے کیا کہ اے مہا پربھو آپ کی اگیا کے موافق سنسار میں جنم ہمارا ضرور ہوگا لیکن
ایسی دیا کیجئے کہ جس میں دیوتوں کے بیج سے آدمی کا تن پاویں شری شیو جی نے کہا کہ بہت اچھا ایسا ہی ہوگا اس
لئے وہ پانچوں دھرم راج اور پون اور اندر اور اشونی کمار دیوتوں کے بیج سے جدھشٹھر اور بھیم سین اور ارجن
اور نکل اور سہدیو نام پیدا ہوئے اور جس استری کے ساتھ اندر پہاڑ پر گئے تھے اُس مایا روپی استری سے شری شیو جی
نے کہا کہ تو بھی آدمی کے تن میں پیدا ہوکر ان پانچوں کی استری ہوگی سوائے راجا وہی استری اگر تیرے یہاں دروپدی
نام لڑکی ہوئی اور اُنھیں پانچوں اندر نے راجہ پانڈو کے گھر جنم لیا ہے اس سے تم کچھ سوچ اس بات کا اپنے من میں
مت کرو یہ حال سُن کر راجہ دروپد کا سوچ چھوٹ گیا اور کوئی رکھیشور ایسا لکھتے ہیں کہ دروپدی نے شری شیو جی کا
تپ کیا تھا تب شری شیو جی نے پرسن ہوکر اُس سے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے تب دروپدی نے پانچ مرتبہ اپنے منھ سے
کہا کہ پت پت اس سے شری شیو جی نے اُن کو یہ بردان دیا کہ تو پانچ آدمیوں کی استری ہوگی یہ سُن کر دروپدی بولی

اے مہاراج میں نے پانچ پت ہونے کے واسطے تھا راتپ نہیں کیا تھا تب شری شیوجی نے کہا کہ تو نے پانچ مرتبہ اپنے منھ سے پت پت مانگا اس لئے میں نے تجھکو پانچ پت دیئے جو تو ایک بار کہتی تو ہم تجھکو ایک ہی پت دیتے اب جو ہمارے منھ سے نکلی وہ بات پھر نہیں سکتی تو دھیرج رکھ تیرے پانچوں پت آپس میں جھگڑا نہیں کریں گے اور تیرے نصیب میں اسی طرح لکھا تھا اور کوئی مہاپرش ایسا بھی کہتے ہیں کہ ایک گئو راستے میں چلی جاتی تھی اُس کو دیکھکر پانچ سانڈ کامدیو کے بس ہوکر اُس گئو کے پیچھے دوڑے دروپدی یہ دشا دیکھکر ہنسنے لگی تب اُس گئو نے دروپدی کو یہ شاپ دیا کہ تو مجھکو دیکھکر ہنستی ہے اس لئے تو بھی پانچ پُرشوں کی استری ہوگی اسی کارن دروپدی کے پانچ پُرش تھے

دسواں اسکندھ

لیلا اور کتھا شری کرشن اوتار کی

جنم مرن سے رہت ہیں نارائن کرتار
جب پرتھوی پر ہوت ہے ادھک پاپ بستار
دواپر جُگ کے انت میں کنس کیو جب راج
جگیہ ہوم کی ہان کر پرجا کو دُکھ دین

ہر بھگتن کے ہیت سون لیت مُنج اوتار
تب ہی سرگُن دھرت ہیں ایک روپ کرتار
سادھ رکھن کو دُکھ بھیو دین بڑھی سماج
ایسا پاپ بچار کے بھوم بھئی آدھین

جب سب دیوتا جائے کے کینھی بہت پکار
تب دھر سرگُن روپ کو دور کیو مہہ بھار

آدمی ۱۲ — زمین ۱۲ — حاجز ۱۲

ادھیائے پہلا - پوچھنا راجہ پریچھت کا کتھا شری کرشن اوتار کی شکدیو جی سے

جب راجہ پریچھت کو نو اسکندھ کتھا شری مدبھاگوت کی پانچ دن میں سُننے سے گیان پیدا ہوکر اپنے مکت ہونے کی راہ دکھلائی دی تب راجہ نے ہاتھ جوڑکر بنے کیا کہ اے شکدیو سوامی آپ نے کتھا سورج بنشی اور چندربنشی پچھلے راجہ اور رکھیشوروں کی جو لگ پرمیشور کے تپ اور دھیان میں جنم اپنا کاٹ کر بکنٹھ کو گئے ہیں کہی وہ کتھا اور شری نارائن جی کی مہاتم کر میرے من کو بودھ ہوا اب جدبنشیوں کی کتھا جس کُل میں شری کرشن مہاراج ترلوکی ناتھ نے اوتار لیکر بہت لیلا سنسار میں آدمیوں کے مکت ہونے اور ہر بھگتوں کو سُکھ دینے کے واسطے کی تھی سُنا چاہتا ہوں اور آپ نے کہا تھا کہ پربرہم پرمیشور سدا ایک روپ رہ کر جنم اور مرن سے رہت ہیں سو اُنھوں نے دیوکی جی کے پیٹ سے کس طرح جنم لیا اس بات کا سندیہ میرے من میں آپجا ہے سو آپ مٹا دیجئے اور آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ بلدیو جی نے دیوکی جی کے گربھ میں باس کیا ہے تو پھر روہنی جی کو اُن کی ماں کیوں کہتے ہیں اس کا

حال بھی بستار کر کے کہئے مجھکو اس کتھا کے سننے میں آلس نہ ہو کر ہر روز حوصلہ بڑھتا جاتا ہے آپ جیوں جیوں یہ کتھا
مجھکو سُناتے ہیں تیوں تیوں زیادہ پیاس ہیں امرت سا پلاتے ہیں جس پرمیشور کی استت کرنے میں برہما وک دیوتا ہار
مان گئے تو پھر دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو اُن کے گنوں کو برنن کر سکے میرے پُرکھوں نے شری کرشن مہاراج کی دیا سے
دُرجودھن اور کرن آدک بڑے بڑے شور بیروں کو مار کر راج گدی پائی اور جس سمے اشوتھاما درونا چارج کے بیٹے
نے کرودھ کر کے چاہا کہ نام اور بنش پانڈووں کا دنیا میں باقی نہ رکھوں اور میرا پران مارنے کے واسطے برہم شستر
میری ماتا کے پیٹ میں چلایا اُسی سمے شری شیام سُندر نے میری رچھا کی وہی شری کرشن جی انباشی پرکھ تینوں
لوک کی اُتپت اور پالن کرنے والے اور ہمارے کُل پوج اور سہایک ہیں سو آپ دیا کر کے اُن کی کتھا سنائیے۔ دوہا

سُن کے شک یوں بولے تبے راجا تو بڑ بھاگ	ماکھن پرُبھ سُون پائے بارھیو ہے انراگ

اے راجہ تو نے شیام سُندر کی کتھا پوچھ کر مجھکو بڑا سُکھ دیا اب میں نرمل جس شری کرشن جی کا تجھکو سُناتا ہوں لیکن تو نے
کئی دن سے اناج پانی نہیں کھایا پیا اس لئے تیرا چت ٹھکانے نہ ہوگا اور تجھکو سُچت ہو کر یہ کتھا سننا چاہئے یہ سُن کر
راجہ بولا کہ اے سوامی آپ نے جو دسکندھ کی کتھا امرت روپی مجھکو سنائی ہے وہ امرت کانوں کی راہ پینے سے پیٹ
میرا بھر گیا ہے اس لئے مجھکو کچھ بھوکھ اور پیاس ذرا بھی نہیں ہے شکدیو جی یہ بات سُن کر بہت خوش ہوئے اور پرمیشور
کے چرنوں میں دھیان لگا کر اُن کو ڈنڈوت کی اور چھٹویں دن سوموار کے دسویں اسکندھ کی کتھا شروع کر کے کہا کہ
اے راجہ دواپرجگ کے آخر میں بیچ بھان جدُبنشی کے بنش میں سورسین نام راجہ بڑا پرتاپی ہوا جس نے نوکھنڈ پرتھوی
کے راجوں کو جیت کر جس پایا اور راجہ سورسین کے مرکھیا نام استری سے پانچ لڑکیاں اور بسدیو جی آدک دس لڑکے
پیدا ہوئے اور بسدیو جی بڑے بیٹے نے پہلا بیاہ اپنا روہنی نام بیٹی راجہ روہن سے کیا اور سترہ پٹ رانی بسدیو جی
کے تھیں جب بسدیو جی نے اٹھارھواں بیاہ اپنا دیوکی جی سے جو راجہ دیوک کی بیٹی اور راجہ کنس کی چچیری بہن تھیں
کیا تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ دیوکی جی کے آٹھویں گربھ سے کنس کا مارنے والا پیدا ہوگا ایسی آکاش بانی سُن کر
کنس نے بسدیو اور دیوکی کو قید کیا تب پربرہم پرمیشور نے شری کرشن نام سے وہاں جنم لیا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت
نے پوچھا کہ اے مہاراج کنس کس طرح پیدا ہوا اور کیونکر شری کرشن مہاراج متھرا جی میں جنم لے کر گوکل میں گئے یہ
کتھا بستار کر کے کہئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اُن دنوں راجہ آہک جدُبنشی متھرا پُری میں راج کرتا تھا جب
دیوک اور اگرسین نام دو بیٹے اُس کے پیدا ہوئے اور وہ مرگیا تب اگرسین بڑا بیٹا اُس کا مہا پرتاپی راجہ ہوا اور
پون ریکھا نام رانی اُس کی بہت سندر اور پت برتا آٹھوں پہر راجہ کی سیوا اور آگیا میں رہا کرتی تھی ایک دن رانی
پون ریکھا رجسولا اسنان سے شدھ ہو کر اپنے پت کی آگیا لے کر سہیلیوں سمیت بن بہار کرنے گئی وہاں بہت اچھے اچھے
پھول اور پھل لگے تھے اور بہت طرح کے پنچھی سہاونی بولیاں بولتے تھے اور ٹھنڈھی اور خوشبودار اور دھیمی ہوا
بہتی تھی اور ایک طرف جمنا جی پہاڑ کے نیچے لہریں لیتی تھیں ایسی شوبھا دیکھتے ہی پون ریکھا رتھ سے اُتر کر بن بہار
کرنے لگی جب وہ گھومتی پھرتی ہوئی سہیلیوں سے الگ ہو کر ایک گھنا روپ بن میں اکیلی جا پہونچی تب ہرا چھا سے

اچانک اُس جگہ دُرملک نام راچھس بھی گھومتا ہوا آپہونچا اور پون ریکھا کا روپ دیکھتے ہی اُس پر موہت ہوگیا
جب اُس نے بھوگ کرنے کی اچھا سے اپنا روپ راجہ اُگرسین کا ایسا بنالیا اور سامنے آکر رانی سے بھوگ کرنا چاہا
تب پون ریکھا دن کو بھوگ کرنا ادھرم بچار کر بولی کہ مہاراج دن کو بھوگ کرنے سے دھرم چھوٹ کر پاپ ہوتا ہے
اس لیے دن کو بھوگ نہ کیجئے اسی طرح میں بہت سی باتیں کہکر پون ریکھا نے اپنے کو بچانا چاہا لیکن دُرملک راچھس
نے جو کام دیو کے بس ہو رہا تھا رانی کا ہاتھ زبردستی پکڑ لیا اور زمین پر گرا کر اُس کے ساتھ بھوگ کیا اور پون ریکھا بھی
اُس کو اپنا پت سمجھ کر چُپ ہو رہی دوہا

جیسی ہو ہو تبتا ویسی اُپجے بُدّھ	ہوں ہار ہردے بسے بسر جاے سب سُدّھ

اے راجہ پریچھت جب دُرملک بھوگ کر کے اپنا راچھس روپ بنا کر رانی کے سامنے کھڑا ہوگیا تب رانی
پون ریکھا اس کو دیکھتے ہی بہت شرمندہ اور سوچ میں ہو کر بڑے کرودھ سے بولی کہ اے راچھس ادھرمی چانڈال
تو نے یہ کیا چھل کر کے میرا ست دھرم کھو دیا تیرے ماتا اور پتا اور گرو کو دھکار ہے جس نے تجھے ایسا گیان سکھلایا
تیری ماتا ایسا کپوت پیدا کرنے سے بانجھ رہتی تو اچھا تھا جو لوگ آدمی کا تن پا کر کسی کا ست دھرم بگاڑ دیتے ہیں
اُن کو بہت جنموں تک نرک بھوگنا پڑتا ہے دُرملک یہ بات سُن کر بولا کہ اے پون ریکھا تو کرودھ کر کے مجھکو شاپ
مت دے تیری کوکھ بند دیکھکر مجھکو بڑا سوچ تھا سو وہ آج چھوٹ گیا میں نے اپنے دھرم کا پھل تجھکو دیا میرے
بھوگ کرنے سے تیرے گربھ رہکر بڑا پرتاپی لڑکا پیدا ہوگا اور وہ اپنی بھجا کے بل سے نوکھنڈ پرتھوی کے سب راجوں
کو جیت کر اکیلا چکرورتی راج کرے گا اور پربرہم پرمیشور شری کرشن نام سے پرتھوی پر اوتار لیکر اُس سے لڑیں گے
اور میرا نام پچھلے جنم کا کال نیم ہے لنکا کی لڑائی میں ہنومان جی کے ہاتھ سے مارا گیا اب دُرملک نام راچھس کا
جنم پاکر تجھکو بیٹا دیے جاتا ہوں تو کسی بات کی چنتا مت کر ایسا کہکر دُرملک اپنے گھر کو چلا گیا اور یہ بات سُن کر
رانی پون ریکھا نے سمجھا کہ پرمیشور کی اچھا اسی طرح پر تھی ہونے والی بات بنا ہوئے نہیں رہتی ایسا بچار کر اُس نے
اپنے من کو دھیرج دیا جب سہیلیاں پون ریکھا کو لیں تب پون ریکھا کا رنگ اور سنگار بگڑا ہوا دیکھکر بولیں کہ اے
رانی تم کو اتنی دیر کہاں لگی اور تمھاری یہ کیا دشا بنی ہے یہ سُن کر رانی نے کہا کہ جب تم نے مجھکو اس جنگل میں اکیلی
چھوڑ دیا تب بندر نے آکر مجھکو ایسا ستایا کہ جس کے ڈر سے ابھی تک میرا کلیجہ دھڑکتا ہے اسی سے میری یہ دشا
ہوئی یہ بات سُن کر سب سہیلیاں گھبرا گئیں اور رانی کو رتھ پر بیٹھا کر راج مندر پر لے آئیں دس مہینے پیچھے کاتک سُدی
تیرس ابرسپت کے دن جس وقت رانی کے بیٹا پیدا ہوا اُس وقت ایسی آندھی چلی کہ پرتھوی کانپنے لگی اور ہزاروں
درخت گر پڑے اور اندھکار ہونے اور بادل گرجنے اور بجلی چمکنے سے دن ماند رات کے ہوکر تارے ٹوٹنے لگے اور راجہ
اُگرسین نے بیٹا پیدا ہونے کی بڑی خوشی کی اور مانگنے والوں کو بہت [illegible] اور دچھنا دی جب راجہ نے جوتشیوں
سے لڑکے کی جنم کُنڈلی کا پھل پوچھا تب پنڈتوں نے کہا کہ اپنے بیٹے کا نام کنس رکھو یہ بالک بہت بلوان ہو کر بڑا بھپوں
کو اپنے ساتھ لیکر راج کرے گا اور دیوتا اور براہمن اور سادھو سنت ہر بھگت لوگ اس کے ہاتھ سے دکھ پاویں گے

اور تمھارا راج سنگھاسن چھین کر آپ راج کرے گا اور پرجا کو بہت دُکھ دے گا جب اس کے بہت پاپ کرنے سے
پرتھوی بہت دُکھ پاوے گی تب پربرہم پرمیشور اوتار لیکر اُس کو اپنے ہاتھ سے ماریں گے یہ بات سُن کر پہلے راجہ اُداس
ہوا پھر پرمیشور کی اچھا اسی طرح جانکر سنتوکھ کیا اور جوتشیوں کو آدر کے ساتھ بدا کرکے بیٹے کو پالنے لگا جب کنس پانچ
چھ برس کا ہوا تب بہت طرح کا ظلم رعیت پر کرنے لگا کبھی متھرا باسی لڑکوں کو زبردستی پکڑ کر جنگل میں لیجاتا اور مار کر
وہاں اُن کی پہاڑ کی کھوہ میں چھپا آتا اور جو لڑکے اُس سے سیانے تھے اُن کی چھاتی پر چڑھ کر گلا دبا کر مار ڈالتا اور
کبھی لڑکوں کو نہانے کے واسطے اپنے ساتھ جمنا کنارے لے جا کر پانی میں اُن کو ڈبا دیتا جب اس طرح کا پاپ
کنس کرنے لگا تب سب متھرا باسی اپنے لڑکوں کو گھر میں چھپا رکھنے لگے اور سب رعیت اُس کے ہاتھ سے
دُکھی ہو کر آپس میں کہنے لگی کہ یہ کنس پاپی راجہ اُگرسین کے بیج سے پیدا نہیں ہے یہ کوئی پاپی جو ایسے دھرماتما راجہ
کے گھر پیدا ہو کر رعیت کو دُکھ دیتا ہے جب راجہ نے رعیت کو دُکھ دینے کا حال سُنا تب کنس کو بہت ڈانٹ کر سمجھایا
کہ تو رعیت کو مت دُکھ دیا کر ولیکن وہ راجہ کا کہنا نہ مان کر اور زیادہ دُکھ رعیت کو ہر روز دینے لگا تب راجہ نے
اُس کی یہ دشا دیکھ کر بڑے سوچ سے من میں کہا کہ ایسا ادھرمی بیٹا پیدا ہونے سے بے بیٹا رہنا ہی اچھا تھا جس کے
کپوت لڑکا پیدا ہوتا ہے اُس کا جس اور دھرم دنیا میں نہیں رہتا اسی طرح بہت سوچ کرکے راجہ اُگرسین پچھتایا
کرتا تھا اور کنس پر اُس کا کچھ بس نہیں چلتا تھا جب کنس آٹھ برس کا ہوا تب اکیلا مگدھ دیش میں جا کر جراسندھ سے
جو بڑا پرتاپی راجہ تھا کشتی لڑا جب راجہ جراسندھ نے اُس کو اپنے سے زبردست جان کر سمجھا کہ میں اُس سے لڑائی
میں نہ جیتوں گا تب ہار مان کر دو بیٹیاں اپنی کنس کو بیاہ دیں جب کنس دونوں استریوں کو ساتھ لیکر متھراپوری
میں آیا تب وہ راجہ اُگرسین اپنے باپ سے دشمنی کرکے کہنے لگا کہ تم رام نام چھوڑ کر شری مہادیوجی کا نام جپا کرو یہ سُن کر
راجہ بولا کہ میرے سب کام پورے کرنے والے شری رام جی ہیں اُن کا سمرن چھوڑ دوں تو کس طرح بھوساگر پار اُتروں گا
جب کنس نے یہ بات راجہ کی سُنی تب کرودھ کرکے راجگدی پر سے راجہ اُگرسین کو گرا دیا اور آپ راج سنگھاسن پر
بیٹھ کر راج کاج کرنے لگا اور اپنے راج میں ایسا ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کوئی آدمی پرمیشور کا نام نہ لیوے اور جگیہ اور
ہوم اور دان اور دھرم اور تپ اور جپ پرمیشور کا نہ کرے جو کوئی ہمارا حکم نہ مانے گا اُس کو ہم مار ڈالیں گے جب
اب ڈھنڈھورا پٹنے سے اُس کے راج میں سب اچھے کرم بند ہو گئے اور راجہ کنس دیوتا اور براہمن اور ہر بھگتوں کو دُکھ دیکر
دیتوں کی صلاح سے راج کاج کرنے لگا اور اُس نے پرتھوی کے سب راجوں کو اپنے بل سے جیت لیا تب ایک دن
اپنی فوج لیکر سورگ میں راجہ اندر سے جُدھ کرنے چلا اُس وقت ایک منتری یعنی وزیر نے جو راجہ اُگرسین کے وقت
کا نوکر تھا کنس سے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ بغیر ستواشو سیدھ جگیہ کئے اندراسن نہیں ملتا ہے آپ اپنے بل کا گھمنڈ نہ کیجئے
دیکھئے راون اور کمبھکرن کو گھمنڈ نے کیسا کھو دیا کہ جن کے کُل میں کوئی پانی دینے والا بھی نہ رہا یہ بات سُن کر راجہ کنس
اندر سے لڑنے نہیں گیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریکشت جب پرتھوی پر راجہ کنس کے ڈر سے جگیہ
وغیرہ اچھے کرم سب نے کرنا چھوڑ دیا اور براہمن اور رکھیشور راچھسوں کے ہاتھ سے دُکھ پانے لگے اور پرتھوی ایسے

پاپیوں کا بوجھ نہیں سہہ سکی تب اُس نے گئو روپ دھر کر روتی پکارتی ہوئی راجہ اندر کے سامنے جاکر بنے کیا کہ اے
مہاراج دنیا میں کنس اور راچھس لوگ بڑا پاپ کرتے ہیں اُن کے ڈر سے ہر بھجن اور جگیہ آدک شبھ کرم کوئی نہیں کرتا ہے
آپ مجھکو حکم دیں تو میں مرت لوک چھوڑ کر پاتال لوک چلی جاؤں پاپوں کا بوجھ مجھ سے سہا نہیں جاتا ہے یہ بات سُن کر راجہ
اندر نے دیوتوں سمیت برھما جی کے پاس جاکر سب حال کہا برھما جی اُن سب کو ساتھ لیکر کیلاش پہاڑ پر اس اِچھا سے
گئے کہ شری مہا دیو جی راچھسوں کو سزا دینے کے لائق ہیں وہ راچھسوں کو مار کر پرتھوی کا دُکھ چھڑا دیں گے جیسے برھما جی
وہاں پہونچے ویسے شری مہا دیو جی انترجامی بولے کہ اے برھما جی اس پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کی سامرتھ ہم کو اور تمکو
نہیں ہے اس کا دُکھ چھڑانے والے آدپُرش بھگوان ہی ہیں وہی پرتھوی کا بوجھ اُتاریں گے یہ بات کہکر شری مہا دیو
جی برھما جی وغیرہ کو ساتھ لیکر چھیر ساگر کے کنارے چلے گئے اور وہاں ہاتھ جوڑ کر سب کسی نے پربرھم پرمیشور کی یہ استت
کی کہ اے کرپا ندھان کس کی سامرتھ ہے جو آپ کی مہا برنن کر سکے آپ نے متس روپ دھر کر شنکھا سُر دیت کو مار کر بید کو
سمدر سے باہر نکالا اور کچھپ روپ ہو کر مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر لے کر چھیر ساگر متھ کر چودہ رتن نکالے اور باراہ روپ
دھر کر پرتھوی کو پاتال سے باہر نکال لائے اور دیوتوں کی رچھا کرنے کے واسطے باون روپ ہو کر راجہ بل سے پرتھوی کا
دان لیا اور پرشرام اوتار لیکر سب چھتریوں کو مار ڈالا اور ساتوں دیپ کی پرتھوی اُن سے چھین کر براہمنوں کو دان کر دی
اور شری رام چندر اوتار لیکر راون آدک راچھسوں کو مار ڈالا اسی طرح جب جب پرتھوی پر دیت اور راچھس اور پاپی
راجہ گئوں اور براہمنوں کو اور ہر بھگتوں کو دُکھ دیتے ہیں تب تب آپ اُن کی رچھا کرنے کے واسطے سگن اوتار لیکر ادھرمیوں
کو مارتے ہیں سو اب وہی کنس آدک کے پاپ کرنے سے پرتھوی بہت دُکھی ہو کر آپ کی شرن آئی ہے اس پر دیال ہو کر
رچھا کیجئے اور گئو اور براہمن اور ہر بھگتوں کو سُکھ دیجئے جب برھما آدک دیوتوں نے اس طرح پر نارائن جی کی استت
کی تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے برھما ہم کو پرتھوی کا دُکھ معلوم ہوا ہم سگن اوتار لیکر اُس کا بوجھ اُتاریں گے ہم جنم اور
مرن سے کچھ کام نہیں رکھتے لیکن بسدیو اور دیوکی نے پچھلے جنم میں ہمارا تپ اور دھیان کر کے ہم سے یہ بردان مانگ
لیا ہے کہ ہم اُن کے پتر ہوں اور اسی طرح نند اور جسودا جی نے بھی ہمارا تپ کر کے یہ بردان مانگا تھا کہ ہم تمہارے
بال لیلا کا سُکھ دیکھیں اس لئے ہم اُن کی اچھا پوری کرنے کے لئے متھرا میں بسدیو اور دیوکی کے گھر جنم لیں گے اور گوکل
میں جاکر بال چرتر اپنا نند اور جسودا کو دکھلا دیں گے اور کنس آدک ادھرمی راجوں کو مار کر اپنے بھگتوں کو سُکھ دیں گے
سو تم دیبی اور دیوتا لوگ بھوج اور گوکل اور متھرا میں پہلے سے جاکر جدونبش گوپ اور گوال بنش میں ہماری لیلا کا سُکھ دیکھنے
کو جنم لیو پیچھے سے ہم بھی چار سروپ دھر کر اوتار لیویں گے سب دیوتا یہ آکاش بانی سنتے ہی بڑی خوشی سے اپنے اپنے
گھر آئے جب برھما جی نے آکاش بانی کا حال سب پرتھوی کو سمجھا دیا تب وہ بھی خوش ہو کر اپنے استھان پر چلی آئی اور
نارائن کی اگیا انوسار دیوتا اور رشن اور کنر اور گندھرب آدک اپنی اپنی استریوں سمیت متھرا اور گوکل میں جنم لیکر جدبنشی
اور گوال بال کہلائے اور چاروں بید کی رچاؤں نے بھی برھما جی سے اگیا لے کر گوپیوں کا جنم لیا اتنی کتھا سنا کر شکدیو
جی بولے کہ اے راجا اب ہم دیوکی جی کے بواہ کا حال کہتے ہیں سو کہ دیوک نام جو اگرسین کا بڑا بھائی تھا اُس کے

چار بیٹے اور چھ بیٹیاں ہوئیں سو اُس نے چھوٹی بیٹیاں بسدیوجی کو بیاہ دیں جب دیوکی نام ساتویں بیٹی اس کے یہاں پیدا ہوئی تب دیوتا بہت خوش ہوئے اور راجا اگرسین کے یہاں کنس آدک دس بیٹوں نے جنم لیا جب دیوکی بیاہنے کے لائق ہوئی تب دیوک نے راجا کنس سے آگیا لیکر اچھی ساعت میں اُس کے بواہ کا تلک بسدیوجی کے یہاں بھیج دیا جب سورسین بسدیوجی کے باپ تلک لیکر بڑی دھوم دھام سے متھرا میں بسدیوجی کو بیاہنے آئے تب راجا کنس اپنے باپ اور چاچا اور فوج کو ساتھ لیکر آگے سے گیا اور براتیوں کو بڑے آدر بھاؤ سے لیکر جنواسا دیا اور سب کا شسترا چار جتھا جوگ کیا اور بسدیوجی کو منڈوے میں لیجا کر بدھ پوربک دیوکی جی کا بواہ اُن کے ساتھ کر دیا اور پندرہ ہزار گھوڑے اور چار ہزار ہاتھی اور اٹھارہ سو رتھ اور دو سو داسی اور گہنا اور کپڑا آدک بہت چیزیں دہیز میں دیکر براتیوں کو بڑے آدر سے بدا کیا۔ دوہا

تب چڑھاے رتھ دیوکی آپ بھئیو رتھوان		پہونچاون اَت پریت سون چلیو کہت اکھان

جب کنس بسدیو اور دیوکی کا رتھ ہانکتا ہوا تھوڑی دور متھرا کے باہر گیا تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ اے کنس تو جس کو بڑی خوشی سے پہونچانے جاتا ہے اُس کے پیٹ سے آٹھواں لڑکا تیرا مارنے والا پیدا ہوگا جب یہ آکاش بانی سُن کر کنس مارے ڈر کے کانپنے لگا اور گھوڑے کی باگ ہاتھ سے گر پڑی تب اُس نے بچار کیا کہ کوئی کیسا ہی ناتے دار ہو لیکن اپنی جان سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا اس لیے دیوکی کو ابھی مار ڈالنا چاہیئے نہ وہ رہے گی نہ اُس سے آٹھواں لڑکا میرا مارنے والا پیدا ہوگا یہ بچار کر کنس رتھ کے بھیتر گھُس گیا اور دیوکی کے سر کے بال پکڑ کر اُس کو نیچے کھینچ لایا اور ننگی تلوار نکال کر کرودھ سے دانت پیستا ہوا یوں کہنے لگا کہ جس درخت میں زہر کے برابر پھل لگیں اُس کو پہلے ہی سے جڑ سے اُکھاڑ ڈالنا چاہیئے جب وہ درخت ہی نہ رہے گا تب اُس میں پھول اور پھل کس طرح لگیں گے اس لئے ابھی دیوکی کو مار ڈالوں تو بے کھٹکے ہو کر راج کروں یہ سُن کر جتنے آدمی اُس وقت وہاں تھے وہ سب چنتا کر کے رونے لگے لیکن راجہ کنس کے مارے کسی کو یہ مجال نہ تھی کہ کچھ کہہ سکتے تب بسدیوجی نے بچار کیا کہ کنس اگیان کو پاپ اور پُن کا کچھ بچار نہیں ہے اس وقت میرے کرودھ کرنے سے دیوکی کا پران جائے گا اس لئے چھل کرنا اُچت ہے کس واسطے کہ جب زبردست دشمن غصہ کرے تب چھل کر کے وہ وقت بچا جانا چاہیئے جس طرح ٹھنڈھا لوہا گرم لوہے کو کاٹ ڈالتا ہے اسی طرح چھل کرنے والے آدمی وقت پا کر اپنے دشمن کو جیت لیتے ہیں ایسا بچار کر بسدیوجی نے راجا کنس کے سامنے ہاتھ جوڑ کے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ دُنیا میں تمھارے برابر کوئی دوسرا بلوان اور پرتاپی نہیں ہے جو تمھاری برابری کر سکے جہاں سب لوگ تمھاری چھایا میں رہتے ہیں وہاں تم کو یہ اُچت نہیں ہے کہ ایسے شور بیر ہو کر اپنی بہن پر بنا اپرادھ تلوار چلاؤ استری مار ڈالنے کا بڑا پاپ ہے ایسا پاپ کرنے والے کے بہت دُکھ نرک میں پڑتے ہیں جب آدمی یہ جانے کہ ہم کبھی نہیں مریں گے تب پاپ کرے تو اُچت بھی ہے مگر دنیا میں جو پیدا ہوا ہے وہ ایک دن ضرور مرے گا جو اپنا تن رہنے کے واسطے بہت تدبیریں کرے تو بھی یہ تن کسی طرح نہیں رہ سکتا اور جوانی اور دن بھی کچھ کام نہ آکر کیول جس اور اجس دنیا میں رہ جاتا ہے۔

کبت

داتا کو مہیپ ماندھاتا اور دلیپ ایسے جاکے جس اجہون لو دیپ دیپ چھائے ہیں
بل ایسو بلوان کو بھیو جہاں نیچ راون سمان کو پرتاپی جگ جائے ہیں
بان کی کلان میں سجان درون پارتھ سے جاکے گن دیندیال بھارت میں گائے ہیں
کیسے کیسے شور رچے چاتری برنج جو پھر چکچور کر دھور میں ملائے ہیں

دوہا

ارب کھرب لون درب ہے اُدے است لون راج ۔ تلسی جو نج مرن ہے تو آوے کونے کاج

یہ بات سُن کر کنس بولا کہ اے بسدیو تم نے بھی تو آکاش بانی سُنی اس کی تدبیر پہلے سے کرنا چاہیے جس میں میں نہ مروں جو میں آج دیوکی کو نہیں ماروں تو چنتا میری نہیں چھوٹے گی اور اس کے بدلے میں تمھارا بواہ دوسری کنیا سے کردوں گا اور اس کو مار کر بفکر ہو جاؤں گا یہ بات سُن کر براہمن اور رکھیشوروں نے جو اُس کے ساتھ تھے کنس سے کہا کہ بید اور شاستر میں بہن کا مارنا بڑا پاپ لکھا ہے ایسا ادھرم کرنا تم کو نچاہیئے جب کنس نے براہمنوں کا سمجھانا بھی نہیں مانا تب بسدیو جی نے بچار کیا کہ یہ پاپی راجا اپنی ٹیک پر ہے ایسی تدبیر کرنا چاہیے جس میں دیوکی اُس کے ہاتھ سے بچ جائے پرمیشور جانے کہ دیوکی کے کب لڑکا پیدا ہو یا اسی بیچ میں کنس پاپی مرجائے اس وقت جو دیوکی ماری جاتی ہے اُس کا لڑکا دینا کہکر دیوکی کا پران بچانا چاہیے یہ وقت گذر جائے پیچھے سمجھا جاوے گا ایسا بچار کر بسدیو جی نے کنس سے کہا کہ اے مہاراج میں ایک بنتی کرتا ہوں سُنیئے کہ آکاش بانی ہونے کے موافق آپ دیوکی کے بیٹوں سے اپنے پران کا ڈر رکھتے ہیں کچھ دیوکی سے کھٹکا نہیں ہے اس لیے دیوکی کو بقصور سمجھکر چھوڑ دیجیے اُس سے جو لڑکا پیدا ہوگا اس کو میں آپ کے پاس پہونچادوں گا اس بات کے ساکھی سورج اور چندرما ہیں کنس نے یہ بات سُن کر ہونہار کے بس ہو کر بسدیو جی سے اقرار لیکر دیوکی جی کو چھوڑ دیا اور بسدیو جی سے بولا کہ تم نے اس وقت مجھکو پاپ سے بچالیا یہ کہکر اُسی جگہ سے بسدیو اور دیوکی کو بدا کر دیا اور آپ راج مندر پر چلا آیا اور بسدیو جی دیوکی سمیت اپنے استھان پر پہونچے جب کچھ دنوں میں دیوکی جی کے بیٹا پیدا ہوا اور بسدیو جی نے اسی وقت روتا ہوا لڑکا لاکر کنس کے آگے رکھ دیا تب کنس نے ہنس کر کہا کہ اے بسدیو جی تم بڑے سچے ہو تم نے ہم سے کچھ کپٹ نہیں رکھا ہمارے بھلے کے واسطے اپنے بیٹے کی محبت چھوڑ کر روتا ہوا لڑکا لاکر ہمارے سامنے رکھ دیا اس سے ہم کو کچھ ڈر نہیں ہے اس کو تم اپنے گھر لیجاؤ بسدیو جی خوش ہو کر اُس کو اپنے گھر لے آئے لیکن کنس کو ادھرمی سمجھکر پیچھے دیکھتے اور یہ بچار کرتے جاتے تھے کہ پھر بلا کر نہ مار ڈالے جب بسدیو جی لڑکا لیکر چلے گئے تب کنس نے اپنی بھائیوں سے کہا کہ آکاش بانی کے موافق مجھکو آٹھویں بالک سے مرنے کا ڈر ہے اُس کو بیرتھا مار کر کیوں پاپ لوں اسی سمے ہر اچھا سے نارد مُن وہاں آپہونچے جب کنس نے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا اور اُن کے چرن دھو کر بدھ پوربک پوجا کی تب نارد جی نے کہا کہ اے کنس تو نے بسدیو کے بیٹے کو کس واسطے پھیر دیا یہ بات تو نہیں جانتا کہ بسدیو جی کی سیوا کرنے کے واسطے

سب دیوتا اور رکھیشوروں نے گوکل اور متھرا میں آکر جنم لیا ہے اور دیوکی کے آٹھویں گربھ میں پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے شری کرشن جی اوتار لیکر تجھکو راکھشسوں سمیت ماریں گے اور تیرا باپ آدک سب جدبنشی دیوتاؤں کے اوتار ہو کر تیرے دشمن ہیں اُن کو اپنا دوست مت جان ایسا کہکر نارد مُن نے آٹھ لکیریں پرتھوی پر کھینچکر کنس کو دکھلاکر گنتا یا تو دونوں طرف سے آٹھویں لکیر اخیر کی ٹھہری تب نارد جی نے کنس سے کہا کہ یہ نہیں معلوم کہ کون آٹھویں لکیر سے تیری موت ہے جب یہ سمجھا کر نارد مُن چلے گئے تب کنس نے اُسی ساعت بسدیو جی کو بالک سمیت بلا بھیجا اور لڑکے کو پرتھوی پر پٹک کر مار ڈالا اور بسدیو اور دیوکی کو قید کیا اور اپنے ماتا پتا کے سمجھانے پر بھی نہ مان کر کہا کہ میں اپنا پران بچانے کے واسطے دیوکی کے بیٹوں کو مار ڈالوں گا اور کنس نے اُگرسین اپنے باپ کو بھی بسدیو اور دیوکی کا سہایک اور اپنا دشمن سمجھکر اُن پر چوکی پہرا کر دیا اور پرلمب بکاسر کیسی اگھاسر وغیرہ راکھشسوں کو بلا کر حکم دیا کہ نارد جی ہم سے کہہ گئے ہیں کہ سب رکھیشور اور دیوتوں نے متھرا اور گوکل میں آکر جنم لیا ہے اُنھیں لوگوں میں شری کرشن جی اوتار لینگے سو تم جتنے جدبنشی متھرا اور گوکل میں پاؤ سب کو مار ڈالو

ادھیائے دوسرا گربھ باس کرنا شری کرشن بھگوان کا دیوکی جی کے پیٹ میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھشت اسی طرح پانچ بیٹے اور دیوکی جی کے پیدا ہوئے اور بسدیو جی نے اپنے اقرار کے موافق اُن کو بھی کنس کے پاس لیجا کر دیدیا اور کنس نے اُن کو بھی مار ڈالا اور کنس کی آگیا کے موافق پرلمب اور بکاسر وغیرہ راکھشسوں نے متھرا میں جا کر جتنے جدبنشیوں کو کھاتے پیتے لیتے پھرتے جہاں پایا سب کو باندھ کر لے آئے اور کنس نے کسی کو پانی میں ڈبوا کر اور کسی کو آگ میں جلوا کر اور کسی کا گلا دبا کر مار ڈالا جو جدبنشی اُس کے مارنے سے بچے وہ سب اپنے لڑکے بالوں سمیت متھرا چھوڑ کر پانچال وغیرہ دیشوں میں جا چھپے اور بسدیو جی نے روہنی نام استری کو نند جی اپنے متر کے گھر گوکل میں بھیج دیا اور نند جی نے اُس کو بڑے آدر سے اپنے یہاں رکھا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریکھشت نے پوچھا کہ اے مہاراج نارد مُن ایسے گیانی اور ہر بھگت نے جو کنس کے پاس آکر اپنی صلاح سے بسدیو جی کے لڑکے اور جدبنشیوں کو مروا ڈالا اس کا کیا کارن تھا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا نارد مُن نے اس واسطے یہ پاپ کنس کے ہاتھ سے کرایا جس میں پاپ کرنے سے اُس کے پچھلے جنم کا پن جاتا رہے اور شری کرشن بھگوان جلد اوتار لیکر اُس کو مار ڈالیں اے راجا پریکھشت جب راجا کنس دیوتا اور رکھیشوروں کو جنھوں نے جدبنشی کل میں جنم لیا تھا مار کر بہت طرح دُکھ دینے لگا اور اُس نے چھ بیٹے بسدیو جی کے بیادھ کی طرح مار ڈالے تب بسدیو اور دیوکی نے ہر چرنوں کا دھیان کر کے بڑی عاجزی سے بنتی کی کہ اے مہاپربھو کنس ہم کو نربنس کیے ڈالتا ہے اب جلدی سُدھ لیکر اُس دُکھ سے چھڑاؤ دوہا

بپت بناسن دُکھ ہرن جن رنجن شری رام	اب ہم کو کوئی نہیں تم بن اور سہائے	

جب اس طرح بسدیو اور دیوکی نے بہت بلاپ کیا تب پرمیشور پربرہم انترجامی دینِ دیال نے یہ بچار کیا کہ

دیوتا اور مُنی آدک متھرا اور گوکل میں جنم لے چکے اب پہلے شری لچھمن جی بلدیو نام سے پھر ہم باسدیو نام سے اور
بھرت جی پردمن اور شترہن جی انردھ اور شری سیتا جی رُکمنی نام سے اوتار لیویں ایسا بچار کر پرمیشور نے بلدیو جی کا
گربھ دیوکی جی کے پیٹ میں استھر کر دیا اور اپنی آنکھ سے جوگ مایا دیبی روپ کو پرگٹ کیا جب وہ دیبی پرمیشور کے سامنے
ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی تب اُس سے کہا کہ تو ابھی متھرا پُری میں جہاں راجہ کنس ہمارے بھگتوں کو دُکھ دیتا ہے اور ساتواں
گربھ بلبھدر جی کا جو دیوکی جی کے پیٹ میں ہے نکال کر روہنی جی کے پیٹ میں دھر دے اور یہ بھید کوئی دُشٹ
نہ جانے اس کام کے کرنے سے کلجگ میں تیرا نام دُرگا دیبی پرگٹ ہو کر بڑا مہاتم ہوگا اور سنساری جو تیری پوجا کرینگے
اپنا منورتھ پاویں گے اور سنسار میں بلبھدر جی کا نام سنکرکھن اور بلرام آدک اور تیرے بھی بہت نام پرگٹ ہونگے
یہ کام کرکے تو جسودا جی کے گربھ سے جنم لے اور ہم بھی بسدیو جی کے گھر جنم لیکر گوکل میں آتے ہیں یہ بات سُنتے ہی جوگ
مایا پربرہم پرمیشور کی پرکرما کر کے موہنی روپ سے متھرا میں آئی اور دیوکی جی کے پیٹ سے بلبھدر جی کا گربھ نکال لیا
اور گوکل میں لیجا کر روہنی جی کے پیٹ میں دھر دیا لیکن یہ حال روہنی جی کو نہیں معلوم ہوا اور جوگ مایا نے بسدیو اور
دیوکی کو سپنا دیا کہ میں نے تمھارا لڑکا گربھ سے نکال کر روہنی کے پیٹ میں دھر دیا ہے تم کسی بات کا سوچ نہ کرنا ایسا سپنا
دیکھتے ہی بسدیو اور دیوکی نیند سے جاگ کر آپس میں کہنے لگے کہ بھگوان یہ بات بہت اچھی کی لیکن گربھ گر جانے کا
حال کنس سے کہلا بھیجنا چاہئے نہیں تو پیچھے سے نہ معلوم وہ کیا دُکھ دیوے جب بسدیو جی نے ایسا بچار کر ایک چوکیدار
سے گربھ گر جانے کا حال کنس کو کہلا بھیجا تب اُس نے خوش ہو کر اپنے چوکیدار سے کہا کہ آٹھواں گربھ رہنے کا حال جلدی
کہنا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا ساون سُدی چتردشی بدھ کے دن بلبھدر جی نے روہنی جی کے پیٹ
سے گوکل میں جنم لیا اور جوگ مایا نے جسودا کے پیٹ میں جا کر گربھ باس کیا اور بیکنٹھ ناتھ جگت منگل کرنے والے دیوکی جی
کے گربھ میں آئے تب اُن کا پرکاش آنے سے بسدیو اور دیوکی کا مُنھ سورج کے برابر چمکنے لگا۔ دوہا

لکھن پربھو جی گربھ میں پاس کیو جب آئے ۔ شو برہمادک آئے کے استت کری منائے

اپنے قید ہونے سے پہلے ایک دن دیوکی جی بہرت رکھکر جمنا اشنان کرنے کے واسطے گئی تھیں وہاں جسودا جی سے
بھینٹ ہوئی جب دونوں نے آپس میں کنس کے دُکھ دینے کی بات چیت کی تب جسودا جی نے دیوکی جی سے کہا کہ میں
اپنا لڑکا تم کو دیکر تمھارا لڑکا میں پالن کر دوں گی یہ اقرار دونوں آپس میں کر کے چلی آئیں جب دیوکی جی کے آٹھواں
گربھ رہا تب کنس نے یہ حال سنتے ہی قید خانہ میں آکر بڑے بڑے راچھسوں کی چوکی وہاں بٹھال دی اور بسدیو جی
سے کہا کہ تم اپنے من میں کچھ کپٹ نہ رکھکر جب آٹھواں لڑکا پیدا ہو اُسی وقت ہمارے پاس پہونچا دینا تمھارے
اقرار کے موافق ہم نے دیوکی جی کی جان چھوڑ دی تھی ایسا کہکر کنس نے بسدیو اور دیوکی کے ہتھکڑی اور بیڑی
ڈال کر اُن کو کوٹھری میں بند کر دیا اور قفل دے کر بہت راچھسوں کی چوکی وہاں بٹھال کر راج مندر پر چلا آیا اور
اُس دن بہت ڈر سے اُداس ہو کر سو رہا اور دوسرے دن پھر قید خانے میں جا کر بسدیو اور دیوکی جی کا پرکاش دیکھکر
کہنے لگا کہ جیسا تیج اس گربھ میں دکھلائی دیتا ہے ویسا پرکاش اور گربھ میں نہ تھا اس سے میں جانتا ہوں کہ میرا

کال اسی گربھ میں ہے جب کنس کو دیوکی ہر مندر کا درشن کرنے سے گیان پراپت ہوا تب اُس نے کہا کہ دیوکی کو ابھی
مار ڈالتا لیکن دنیا کی بدنامی اور پاپ کرنے سے ڈرتا ہوں ایسا پرتاپی راجا ہو کر گربھ وتی استری کو کیا ماروں ایسا
ادھرم کرنے سے جس اور پُن اور عمر کا نقصان ہوتا ہے جو لڑکا پیدا ہو گا اُس کو مار ڈالوں گا ایسا بچار کر وہ اپنے گھر
چلا آیا اور رکھواری کرنے والوں سے کہدیا کہ جس گھڑی لڑکا پیدا ہو اُسی ساعت مجھکو خبر دینا اور چوکی پہرہ پہ
پر بھی اپنے پران کے ڈر سے ہر روز وہاں جا کر خبر لے آتا تھا اور گربھ کا تیج دیکھنے سے آٹھوں پہر اس کو کھاتے پیتے
جاگتے چلتے پھرتے بال سورت شری کرشن جی کی دکھلائی دیتی تھی اُس روپ کے ڈر سے وہ دن رات بیاکل رہتا
تھا اور بسدیو اور دیوکی اپنا دکھ دیکھکر ہر چرنوں کا دھیان کرتے تھے جب گربھ کے دن پورے ہوئے تب شری شیام
سندر نے یہ سپنا بسدیو اور دیوکی جی کو دکھلایا کہ تم سوچ چھوڑ کر دھیرج رکھو میں جلدی اوتار لیکر تمھارا دکھ چھڑاتا
ہوں یہ سپنا دیکھکر وہ دونوں جاگ اُٹھے تب دیوکی جی نے بسدیو جی سے کہا کہ دھرم چھوٹ جائے تو کچھ ڈر نہیں
لیکن اس لڑکے کو کنس سے چھپانا چاہئے بسدیو جی بولے کہ اے پران پیاری اس قید خانے میں بند ہیں کس طرح
چھپا دیں گے جب یہ سوچ کر وہ دونوں بہت بلاپ کر کے رونے لگے تب اُسی ساعت شری برھما جی اور شری
مہا دیو جی اور سب دیوتا ایسے روپ سے کہ جس میں کوئی اُن کو نہ دیکھے وہاں آئے اور ہاتھ جوڑ کر بید منتر سے اس طرح
گربھ استت کرنے لگے کہ اے پر برھم پرمیشور ست روپ آپ تینوں کال میں سچے رہتے ہیں اس واسطے ہم لوگ آپ کی
شرن آئے ہیں اور یہ سنساری روپی برچھ آپ کی مایا سے پیدا ہو کر آپ ہی کے آسرے پر رہتا ہے اس کی رچھا اور
پالن کرنے کے واسطے آپ بہت روپ دھر کر سب جیووں کو سکھ دیتے ہیں اور جو بھگت آپ کے نام اسمرن اور سوروپ
کا دھیان کرتا ہے اُس کے بھوساگر پار اُترنے میں کچھ سندیہہ نہیں رہتا اور جو لوگ اپنے گیان اور تپ اور جگیہ آدک
اچھے کرم کرنے کا ابھمان رکھتے ہیں اور تمھاری بھگت نہیں کرتے ہیں وہ لوگ ضرور دکھ کھاتے ہیں اور جگیہ
آدک کرنے سے مُکت نہیں ہوتی اور آپ کا پرکاش سب کے بدن میں برابر رہکر پاپ اور پُن کا گواہ رہتا ہے اور آپ
کسی دکھ اور سکھ سے کچھ کام نہیں رکھتے اے پر برھم پرمیشور اگر آپ سگن اوتار دھارن نہ کریں تو سنساری جیو کس
نام کا اسمرن کر کے اور کون لیلا گا کے بھوساگر پار اُتریں آپ جنم اور مرن سے رہت ہو کر کیوں اپنے بھگتوں کو اُدھار
کرنے کے واسطے اوتار لیتے ہیں جس طرح آپ نے مچھ اور کچھ آدک اوتار لیا تھا اسی طرح اب بھی پرتھوی کا بھار
اُتارنے اور بھگتوں کو سکھ دینے اور ادھرمی راچھسوں کو مارنے کے واسطے جدکل میں اوتار لیکر اپنی لیلا کیجئے دیوتا
لوگ یہ استت کر کے بسدیو اور دیوکی جی سے آکاش بانی کی طرح بولے کہ جن کے درشن کے واسطے ہم لوگ تینوں
لوک میں گھومتے ہیں اور اُن کا درشن نہیں پاتے وہی آدپرش بھگوان تمھارے گھر میں اوتار لیکر سب دشٹوں کو
ماریں گے اور پرتھوی کا بوجھ اُتار کر تم کو سکھ دیں گے اور تمھاری کرپا سے اُن کا درشن ہم کو بھی ملے گا اب تم لوگ کنس
سے مت ڈرو اُس کی موت آپہونچی ہے جب بسدیو اور دیوکی نے اس طرح استت سُن کر کسی کو آنکھ سے نہیں دیکھا
تب اُن کو اچمبھ معلوم ہو کر یہ بشواس ہوا کہ اب جلدی دین دیال نارائن جی آ کر ہمارا دکھ دور کریں گے اتنی کتھا

سناکر شکدیوجی بولے کہ اے راجا اس طرح استت کرکے برھماجی وغیرہ سب دیوتا اپنے اپنے استھان کو چلے گئے۔

ادھیائے تیسرا۔ کتھا شری کرشن اوتار ہونے کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا پریچھت جب بیکنٹھ ناتھ گربھ میں آئے تب سے سب چھوٹے اور بڑوں کو پرم آنند ہو گیا اور سب درختوں میں فصل اور بے فصل کے سب پھل اور پھول لگ گئے اور ندی اور نالے پانی سے بھر گئے اور مور آدک پنچھی آپس میں کلول اور بہار کرنے لگے اور سب کے گھر میں منگلاچار ہو کر براہمنوں نے جگیہ کرنا شروع کیا اور اگنی ہوتر کی آگ آپ سے آپ روشن ہو گئی اور سادھوؤں کا چت پرشن ہو گیا اور دسو دشاؤں کے دیوتا اور دکپال آنند میں ہو کر متھراپری پر پھول برسانے لگے اور آکاش میں گھٹا چھا گئی اور کنر اور گندھربوں نے باجا بجا کر پرمیشور کا بھجن گانا شروع کیا اور اپسرا اپنے اپنے بمانوں پر آکر ناچنے لگیں جس وقت ایسی شوبھا چاروں طرف پھیل رہی تھی اُسی وقت بھادوں بدی اشٹمی بدھ کا دن روہنی نچھتر میں آدھی رات کو شری کرشن بھگوان نے اس روپ سے اوتار لیا دوہا

ہیم برن پیتامبر ماتھے مکٹ انوپ (پیتامبر = پیلا کپڑا ۱۲، برن = بجلی ۱۲)
سنکھ چکر امبج گدا دھرے چتربھج روپ (امبج = کمل ۱۲)

چوپائی

کانن میں کنڈل چھب چھاجے
مکھ آبھا کچھ کہی نہ جائی (آبھا = چمک ۱۲)
اُر بکبن کی مال براجے (اُر = چھاتی پر ۱۲)
کوٹ بھان پر کٹے من آئی (کوٹ بھان = کروڑ سورج ۱۲، ناو = ۱۲)

اے راجا جب شیام سندر میگھ برن کمل نین نے اس روپ سے بسدیوجی اور دیوکی جی کو اپنا درشن دیا تب دونوں نے گیان کی درشٹ سے اُن کو پرمیشور کا اوتار سمجھا اور ہاتھ جوڑ کر بینتی کیا کہ اے تربھون پت انترجامی ہم آپ کے چرنوں کو ڈنڈوت کرتے ہیں جب آپ کی استت کرنے میں برھماجی اور مہادیوجی اور شیش جی اور گنیش جی ہار مان کر آپ کے بھید اور انت کو نہیں پہونچ سکتے تو ہماری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی استت کر سکیں دیوتاؤں اور رکھیشوروں نے آپ کی کرپا سے یہ بڑائی پائی ہے اور جب جب گؤ اور براہمن اور ہر بھگتوں کو دُکھ ملنے سے پرتھوی پر پاپ کا بوجھ بہت ہوتا ہے تب تب آپ ایک روپ دھر کر پرتھوی کا بوجھ اُتارتے ہیں ہمارے بڑے بھاگ تھے جو آپ نے درشن دے کر ہم کو جنم اور مرن سے اُدھار کیا اب آپ کے چرنوں کے پرتاپ سے ہمارا سب دکھ چھوٹ جائے گا جب یہ استت کہکر بسدیو اور دیوکی نے اپنی سب دُردشا اُن سے کہی اور اُن کا درشن پانے سے خوش ہو گئے تب شری کرشن بھگوان بولے کہ اب تم سوچ مت کرو تم نے پچھلے جنم میں ہمارا بڑا بھاری تپ کر کے ہمارے چرنوں کا دھیان کیا تھا جب ہم نے خوش ہو کر تم کو اپنا درشن دیا تب تم نے ہم سے یہ بردان مانگا تھا کہ تم سا بیٹا میرے یہاں پیدا ہو جو کہ ہمارے برابر کوئی دوسرا نہیں تھا اس لئے ہم نے تم دونوں کی اچھا پوری کرنے کے لئے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے یہ اوتار لیا ہے سو تم کو اپنے پچھلے جنم کا حال بھول گیا اس لیے

پورب جنم کی سُدھ کرانے کے واسطے ہم نے اس روپ سے تم کو درشن دیا اب تم اسی وقت ہم کو جلدی گوکل میں لیجا کر
جسوداجی کی گود میں سلادو اور ایک لڑکی جسوداجی کے ابھی پیدا ہوئی ہے اُس کو لاکر کنس کو دےدو اور نند اور جسودا
نے بھی ہماری بال لیلا کا سُکھ دیکھنے کے واسطے پچھلے جنم میں تپ کیا ہے سو تھوڑے دن اپنے بال چرتر ان کو دکھا کر
پھر کنس کو مار کر تم سے آملوں گا تم دھیرج رکھو یہ سُن کر دیوکی جی نے کہا کہ اے کرپاندھان یہ روپ اپنا انتردھیان
کر لیجیے یہ سنتے ہی شری کرشن جی بالک روپ ہو کر رونے لگے اور اُنھوں نے اپنی مایا ایسی پھیلادی کہ بسدیو اور دیوکی جی
نے وہ برہم گیان بھول کر اس بات کو سپنے کے برابر جانا تب بسدیو جی نے لڑکا پیدا ہونے سے بہت خوش ہو کر دس ہزار
گئو دان کا سنکلپ من میں کیا اور شری کرشن جی کو گود میں اُٹھا کر چھاتی سے لگایا اور بسدیو اور دیوکی ٹھنڈھی سانس
لیکر سوچ اور چنتا کرنے لگے تب دیوکی جی نے بسدیو جی سے کہا کہ اس لڑکے کو کہیں چھپا دو تو کنس کے ہاتھ سے بچ جاوے
تب بسدیو جی نے دیوکی جی کو اُداس دیکھکر کہا کہ اے پیاری میں کہاں چھپاؤں جو کچھ میرے کرم میں لکھا ہے وہی ہوگا
یہ بات سُن کر دیوکی ہاتھ جوڑ کر بولی دوہا

تب دیوکی پت سون کہیو نا ہیں اور اُپاؤ
ماکھن پر بھو کو گو دسے گوکل میں پہونچاؤ

اے سوامی وہاں روہنی آپ کی استری اور جسودا میری بیوہارن ہتکارن اور نند جی آپ کے سکھا رہتے ہیں
وہ میرے لڑکے کا پالن اور رچھا اچھی طرح کریں گے تب بسدیو جی بولے کہ اس قید خانہ سے باہر کس طرح لیجاؤں
یہ کہتے ہی پرمیشور کی اچھا سے بیڑی اور ہتھکڑی بسدیو جی کی کھُل کر گر پڑیں اور سب دروازے اور قفل آپ سے
کھُل گئے اور چوکی پہرے والے نیند میں بیہوش ہو کر سو گئے تب بسدیو جی یہ مہما شری کرشن جی کی دیکھکر شری کرشن جی
کو سوپ میں رکھکر اور اپنے سر پر دھر کر جلدی سے گوکل کو لے چلے اُس وقت اندھیاری رات ہونے اور پانی برسنے سے
راہ میں کانٹے پڑے تھے اس لئے شیش ناگ جی نے اپنے بدن کی سڑک بنا کر پھن کی چھایا بیکنٹھ ناتھ پر کر دی جس
میں بسدیو جی کے پاؤں میں کانٹے نہ چبھیں اور شری کرشن جی پر بوند نہ پڑیں اس طرح بسدیو جی شری کرشن جی کو
لیے ہوئے جمنا کنارے پہونچکر کہنے لگے کہ پیچھے سنگھ بولتا ہے اور آگے جمنا جی اتھاہ ہیں کس طرح پار اُتروں یہاں سے
دیوکی کے پاس لوٹ چلوں کیا کروں بسدیو جی پہلے یہ چنتا کر کے ہر چرنوں کا دھیان کر جمنا جل میں پیٹھے اور پانی جمنا جی
کا شیام سُندر کے چرن چھونے کو اوپر کو بڑھنے لگا تب بسدیو جی نے یہ بھید نہ سمجھکر شیام سندر کو دونوں ہاتھ سے اوپر کو
اُٹھا لیا جب جمنا جل بسدیو جی کی ناک تک پہونچا اور وہ بہت گھبرا کر سوچ کرنے لگے تب شری کرشن انترجامی نے
بسدیو جی کو دکھی دیکھتے ہی جیسے اپنا چرن کمل جمنا جی کو چھوکر ہنکار دیا ویسے ہی جمنا جل تھاہ ہو کر گھٹنوں کے برابر
رہ گیا تب بسدیو جی یہ مہما شیام سُندر کی دیکھتے ہی خوش ہو کر پار اُتر گئے اور گوکل میں نند جی کے گھر جا کر دروازہ اُن کا
کھلا پایا اور سب کو سوتا ہوا پا کر بے دھڑک اُن کے گھر میں چلے گئے تو کیا دیکھا کہ ایک لڑکی اُسی وقت کی پیدا ہوئی جسودا
جی کے پاس سوتی ہے اور جسوداجی نے جوگ مایا کے موہنی ڈالنے سے لڑکی ہونے کا حال نہیں جانا بسدیو جی نے
جسوداجی کو سوتے ہوئے دیکھکر جلدی سے شری کرشن جی کو اُن کے پاس سُلا دیا اور لڑکی کو لیکر اُسی طرح جمنا پار اُتر کر

متھرا کو چلے اور جب دیوکی جی نے بسدیو جی اور شری کرشن جی کو اندھیاری رات پانی برستے میں گوکل بھیج دیا تب اس طرح رو کر پچھتانے لگیں کہ جو کوئی چوکیدار جاگ اُٹھے اور کنواڑے کھلے دیکھ کر کنس سے جا کر کہدے یا راہ میں کوئی بسدیو جی کو ملجائے اور انکا حال کنس سے جا کر کہدے تو نہ معلوم کنس کیسا دُکھ ہمکو دیگا اور اتھاہ جمنا میں وہ کیسے پار اُترے ہوں گے اُن کو گئے ہوئے دیر ہوئی کس واسطے پھر کر نہیں آئے۔ ایسی ایسی چنتا کر کے جس وقت دیوکی بیٹھی رو رہی تھی اُسی وقت بسدیو جی آپہونچے اور وہ لڑکی دیوکی جی کو دے کر سب حال وہاں کا کہدیا تب دیوکی جی خوش ہو کر بولیں کہ اب کنس ہمکو چاہے مار بھی ڈالے تو بھی کچھ ڈر نہیں ہے ایسے پاپی کے ہاتھ سے میرا لڑکا تو بچ گیا۔

ادھیائے چوتھا

چھوٹ جانا اُس لڑکی کا کنس کے ہاتھ سے پٹکتے وقت

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب بسدیو جی گوکل سے لڑکی کو لے آئے تب پھر وہ سب کنواڑے اور قفل جیوں کے تیوں بند ہو کر بیڑی اور ہتھکڑی اُن کے پڑ گئیں اور وہ لڑکی رونے لگی اُس کا رونا سنتے ہی سب چوکیدار جاگ کر بندوق چھڑانے لگے اور اُسی ساعت اندھیاری رات پانی برستے میں ایک چوکیدار نے کنس کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج آپ کا دشمن پیدا ہوا یہ بات سنتے ہی راجہ کنس گھبرا کر اُٹھا اور گرتا پڑتا ننگے سر دوڑتا ہوا بسدیو اور دیوکی جی کے پاس جا پہونچا۔

دوہا	کنتیا لے ٹھاڑھی بھئی دیوکی آنچل اوڑھ		بھیا تیری شرن ہے چاہے مار کے چھوڑ	

اے راجہ ایسا بچن کہنے پر بھی کنس مہاپاپی نے وہ لڑکی دیوکی جی کے ہاتھ سے چھین لی تب پھر دیوکی جی نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ ای بھائی چھ بیٹے میرے ہوئے وہ سب تم نے مار ڈالے اب یہ لڑکی بیٹی پیچھی میری ہے تم اس کو چھوڑ دو دنیا میں جس استری کے لڑکا نہ ہو اُس کا جینا اکارتھ ہے اور تمنے جو چھ بیٹے میرے مار ڈالے ہیں اُنکا سوچ ایک ساعت مجھ کو نہیں بھولتا بے قصور اس لڑکی کو مار کر کیوں پاپ لیتے ہو یہ سن کر کنس نے دیوکی سے کہا کہ میں اس کو جیتا کبھی نہ چھوڑوں گا جس سے اس کا بوہ ہوگا وہی مجھکو مارے گا ایسا کہکر کنس اُس لڑکی کا پانوں پکڑ کر باہر لے آیا اور جب اُس کو گھما کر پتھر پر پٹکنے لگا تب وہ لڑکی کنس کے ہاتھ سے چھوٹ کر آکاش میں چلی گئی اور اُس نے وہاں جا کر کنس کو اپنا اشٹ بھجی روپ ترشول اور تلوار وغیرہ ہاتھ میں لئے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے پھولوں کا مالا گلے میں ڈالے ہوئے دھوجا لگائے ہوئے سندر بمان پر بیٹھ کر دیبی جی کے برابر دکھلایا۔

جب کنس وہ روپ دیکھکر گھبرا گیا تب اشٹ بھجی ماتا نے کہا کہ اے کنس پاپی تو نے مجھکو پٹک کر برتھا پاپ لیا تیرا مارنے والا برج میں پیدا ہو چکا اب تو اُسکے ہاتھ سے بچ نہیں سکتا وہ تجھکو مار کر جلدی پرتھوی کا

بوجھ اُتارنے کا تیرا مارنے والا سانپ کے برابر ہے اور تو مینڈھک کے برابر ہے مینڈھک ایسی سامرتھ نہیں رکھتا ہی
جو سانپ کو کھا سکے اب تو ہوشیار ہو جا برتھا ہتیا کرکے کیون پاپ بٹورتا ہے ایسا کہکر دیبی جی انتردھیان ہو گئیں
اور کنس یہ بات جوگ مایا سے سنتے ہی بہت شرمندہ اور فکرمند ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو ہم نے بسدیو اور دیوکی کو برتھا
دُکھ دیا اور اُنکے بالک مارنے کا پاپ لیا میرا مارنے والا ابھی پیدا ہو گیا اور مین نے نہ جانا اب میں اپنا دُکھ کس سے
کہوں اسی طرح سوچ کرتا بسدیو اور دیوکی جی کے پاس آیا اور ہتھکڑی اور بیڑی کاٹ کر بنتی کرکے اُن سے کہا کہ
میرے برابر کوئی دوسرا پاپی دنیا مین نہیں ہے کہ میں نے اپنے اس تن کی رکچھا کے واسطے جسکا ناش ضرور ایک دن
ہو جائے گا تمھارے چھ بیٹے بنا اپرادھ مار کر پاپ بٹورا اتسپر بھی میرا کام نہیں ہوا یہ پاپ اور کلنک کیسے چھوٹ کر
میری مکت ہو گی تمھارے دیوتا لوگ بھی جھوٹے ہوئے جنھون نے کہا تھا کہ دیوکی کے آٹھوین گربھ سے لڑکا ہو گا سو
لڑکی ہوئی اور وہ بھی میرے ہاتھ سے چھوٹ کر سورگ کو چلی گئی سو تم لوگ میرا اپرادھ چھما کرو اور یہ سمجھکر دھیرج دھرو
کہ ان لڑکون کی عمر اتنی ہی تھی کرم کا لکھا ہوا کوئی مٹا نہین سکتا دنیا میں پیدا ہو کر کوئی موت کے ہاتھ سے نہیں بچتا جس
طرح ندی مین گھاس اور تنکے نہ معلوم کہان سے آکر اکٹھا ہو جاتے ہین اور لہر اُٹھنے سے الگ الگ ہو کر پھر اُنکا پتا
نہین لگتا اسی طرح سنساری جیون کا حال بھی سمجھنا چاہیئے گیانی لوگ جینے اور مرنے کو برابر سمجھتے ہیں اور اہنکار
کرنے والے آدمی دشمن اور دوست مین فرق جانتے ہین اور سچ پوچھو تو یہ جیو اَمر ہو کر کبھی نہیں مرتا یہ بات صرف
کہنے ہی کو بنائی ہے کہ فلانے کے مارنے سے فلانا مر گیا جب اس طرح کہکر کنس نے اپنا سر دیوکی جی کے چرنون پر
دھر دیا اور رونے لگا تب دیوکی نے اپرادھ چھما کرکے اُس کے آنسو پونچھ دیئے اور بسدیو جی نے کہا کہ اے راجہ
تم سچ کہتے ہو اس بات میں تمھارا قصور نہیں برھما جی نے ہمارے کرم مین اسی طرح لکھ دیا تھا ہونے والی بات
بنا ہوئے نہین رہتی آدمی اپنے سُکھ کے واسطے بہت تدبیرین کرتا ہے لیکن بغیر کرپا پرمیشور کے وہ سُکھ اس کو
نہین ملتا راجہ کنس یہ بات سنتے ہی بہت خوش ہو کر بسدیو اور دیوکی کو اپنے گھر لایا اور بھوجن کرا کے اچھا اچھا
گہنا اور کپڑا پہنا کر اُنکے مکان پر پہونچا دیا اور دیوکی جی اور بسدیو نے اپنے گھر آ کر گئو اور اناج اور روپیہ بہت سا
دان اور دچھنا براہمنوں اور محتاجوں کو دیا اور کنس نے اُس کے دوسرے دن اپنی راج سبھا مین بیٹھکر اپنے منتری
اور راچھسون کو بلا کر کہا کہ ہم سے دیبی جی کہہ گئی ہین کہ تیرا مارنے والا پیدا ہو چکا ہے سو دیوتون نے ہم سے
جھوٹھ کہا تھا کہ دیوکی سے آٹھوان لڑکا تیرا مارنے والا پیدا ہو گا اُس کے آٹھوین گربھ مین لڑکی ہوئی اس
سے تم دیوتون کو مار ڈالو یہ بات سن کر ترنادرت اور پرلمب وغیرہ راچھس بولے کہ اے کرپاندھان دیوتا لوگ
جنم کے کنگال ہیں اُنکا مارنا کیا مشکل ہے آپ کے غصہ کرنے سے وہ بھاگ جائین گے اُن کی کیا سامرتھ ہی
جو آپ سے لڑائی کر سکین برھما جی آٹھون پہر پوجا پاٹ مین لگے رہتے ہین اور مہادیو جی دن رات الاورت کھنڈ
مین پاربتی جی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا کرتے اور اندر ایسی سامرتھ نہین رکھتا جو آپ کے سامنے
لڑ سکے اور نارائن وہی ہین جنھون نے کچھوے کا روپ رکھا تھا سو وہ بھی ہمیشہ چھیر ساگر مین لچھمی جی کے

ساتھ شکھ اور بہار مین پڑے رہتے ہیں اُنکو جُدھ کرنا نہین آتا ان لوگون کا جیتنا کون کٹھن ہے یہ سُن کر کنس بولا
کہ نارائن جی نے میرے مارنے کے واسطے کہین اوتار لیا ہے اُنکو کہان پاؤن جو لڑائی کر کے مارون
یہ سُن کر راچھسون نے کہا کہ اے پرتھوی ناتھ یہ بات نہین جان پڑتی کہ وہ لڑکا کہان پیدا ہوا اس لیے
ہمارے نزدیک یہ تدبیر کرنا چاہیئے کہ ان دنون جہان جہان لڑکے پیدا ہوئے ہون سب کو مروا ڈالو ان مین
وہ بھی مرجائیگا اور جو اس تدبیر کرنے سے کہین چھپ کر وہ بچ گیا اور نہ مرا تو براہمن اور بیشنو وغیرہ
جتنے ہر بھگت ہین اُن کو جہان پاؤ مار ڈالو ایسا کرنے سے نارائن جی بھاگ گئے تو اچھا ہے نہین تو اُن
لوگون کو دُکھ دینے سے جب وہ اُن کی مدد کرنے کے لیے ظاہر ہون تب مار ڈالنا جب یہ تدبیر منتریون سے
سُنکر کنس کو اچھی معلوم ہوئی تب اُس نے براہمن اور رکھیشور اور چھوٹے چھوٹے لڑکون کے مار ڈالنے
کے واسطے حکم دیا تب راچھس لوگ بہت شور بیرون کو ساتھ لے کر ہر بھگتون اور لڑکون کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ
چھل بھل سے مارنے لگے اور انھون نے جگیہ وغیرہ اچھے کرم اور ہر چرچا سنسار سے اُٹھا دی سادھ اور
مہاتما کو دُکھ دینے سے عمر اور طاقت اور مال کا ناش ہو جاتا ہے ایسا پاپ کرنے سے کنس کے پچھلے
جنم کا پُن جاتا رہا اور عمر اور طاقت اور دولت گھٹنے لگی ۔

ادھیاے پانچوان

نندجی کا کرشن کے جنم کا اُتساہ (خوشی) کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب بسدیو جی شری کرشن جی کو جسودا جی کی گود مین سلا کر متھرا
کو چلے آئے تب جسودا جی جاگین اور بالک کا مکھ چندرما کے برابر پرکاشمان دیکھ نندجی سے کہلا بھیجا کہ تمھارے
بیٹا پیدا ہوا ہے آکر دیکھو تب نندجی نے بڑی خوشی سے جا کر شیام سُندر کو دیکھا اور نند جسودا دونون نے
بہت خوش ہو کر اپنا جنم سپھل جانا تب نندجی نے بید کے موافق نا ندی مکھ شرادھ کیا اور شیام سُندر کے
پرکاش سے نندجی کا گھر روشن ہو گیا اور یہ آنند روپی سماچار گوپی اور گوال نے سنتے ہی اپنے اپنے گھر
منگلاچار منایا اور براہمنون کو گئودان دیا ۔

دوہا	برجباسی ٹیرت بھیرین کو ؤبن جن جائے		نندرائے کے سُت بھیو دیو بدھائی آئے	

جب پراتہ کال نندجی نے جوتشیون کو بُلا کر لڑکے کے پیدا ہونے کی ساعت اور لگن پوچھی تب
پنڈتون نے کہا کہ ہمارے بچار مین یہ لڑکا دوسرا پرمیشور معلوم ہوتا ہے اور یہ لڑکا راچھسون کو مار کر پرتھوی کا
بوجھ اُتار کر گوپی ناتھ کہلاوے گا اور سب جگت کے جیو اس کا جس گاوین گے یہ بات سُن کر نندجی بہت
خوش ہوئے اور دو لاکھ گئو بدھ پور یک اور رتن اور من ملا کر سات بھار تل اور چاندی اور سونے کے

گھوڑے دہی اور دودھ سے بھرواکر براہمنون کو دان دیے سوا اس کے بہت سی دولت جوتشی اور پنڈتوں کو دے کر سب مانگنے والون کو بے پرواہ کر دیا اور اُس وقت نندجی نے بڑی خوشی سے اپنے دروازے پر جڑاؤ چوکی پر بیٹھ کر سب منگلا مکھیون کا ناچ اور گانا کرایا اور اُن لوگون کو منھ مانگی چیزین دے کر آدر پوربک بداکیا۔

دوہا	کاہو ہیرالال من کاہو سُوتن مال	کاہو بھوکھن بسن دے کینھے بنے نہال

پھر سب گوپی اور گوال بہت اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن پہن کر میوہ اور مٹھائی آدک تھال مین لے کر گاتے بجاتے دہی اور ہلدی ملا کر لٹاتے ہوئے نندجی کے یہان بدھاوا لائے۔

دوہا	چولی اودی کوچکی لہنگا کسمی رنگ	ساری گوٹے تار کی شوبھت سُندر انگ
″	کنچن تھار سنوار کے تامین دیپک بار	ماکھن پربھو کو آرتی لے آئین برج نار
″	دینہ بدھائی نند کو پڑین جسودا پاؤن	کہین پیارے لال کو نیک ہمیں دکھلاؤ

جب ایسا بچن میٹھا سنتے ہی جسوداجی نے شیام سندر کا مُنھ کھول کر دکھایا تب سب برجبالہ سانولی صورت موہنی مورت کو دیکھتے ہی بے مانند ہوگئین اور اُن پر موتی اور رتن آدک نچھاور کر کے آشیرباد دینے لگین کہ اے نندجی تمھارا بیٹا لاکھو برس تک جیتا رہے۔ گوکل باسیون نے اُس دن بہت خوش ہو کر ایسا دودھ کا ندو کھیلا کہ سب گلی اور بازارمین دہی دہی ہوگیا اور گوپیان سوہر گاگے کر نندجی کو آنند کی گالیان دیتی تھیں اور نند راے سنکر بہت خوش ہوتے تھے اور روہنی جی مارے خوشی کے گوپیون کے ساتھ ناچنے لگین اُس وقت برہماجی وغیرہ سب دیوتا اپنی اپنی استریون سمیت بمانون پر بیٹھکر آکاش مارگ سے برج منڈل پر آئے اور اپسراؤن نے اپنے اپنے بمانون پر ناچنا اور کنترا اور گندھربون نے بہت طرح کا باجا بجا کر گانا شروع کیا اور دیوتون نے وہان پھول برسا کر آپس مین کہا کہ گوکل باسیون کا بڑا بھاگ ہے دیکھو جن پر برہم پرمیشو کا درشن برہمادک دیوتون کو جلدی دھیان مین بھی نہین ملتا اُنھون نے یہان نرتن رکھا ہے۔

دوہا	بھرے پرم آنند سر اپجاوت انراگ	بار بار برنن کرین نند جسودا بھاگ
	گوکل کو آنند اُت کاسون برنون جائے	جہان پرم آنند ہے جنم لیو ہر آئے
	برج کو شکلا کو کہ سکے اُمبا بڑی اپار	سکھ ندھان بھگوان جہان لیو منج اوتار

اتنی کتھا سناکر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اُس دن نندجی کے یہان جیسا آنند ہوا وہ حال مجھ سے برنن نہین ہو سکتا اور نندجی نے سب گوالون کو بھوجن کرا کے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر اُن کی اچھا پوری کی اور یہ آنند روپی سماچار سنکر دیش دیش کے سب منگلا مکھی اور جاچک لوگ نندجی کے یہان آئے اُنھون نے سب کو منھ مانگی چیزین دیکر آنند سے بداکیا۔

کبت

پوت سپوت جنیو جسُدا اتنی سُنکے بسُدھا سب دَوری	دیون کو آنند بھیوسُن دھاوت گاوت منگل گوری

نند کچھو اتنو جو دیو گھنشیام کبیرہ کی مت بوری | مُنھ دیکھت برجہ لٹائے دیو نہ بچی پچھیا چھچھیا نہ بچھوری

اے راجہ اُنھین دونون شری مہادیو جی بھی جوگی روپ سے بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے نند رائے کے دروازے پر آئے اور اُنھون نے بھیکھ نہ لیکر پربرھم پرمیشور کا درشن بڑے پریم سے کیا اُس وقت برجباسیون نے نندجی سے کہا۔

کبت

ہے ہو برجراج کو و بھیکھ دھاری آج برج پتر کو جنم سن آیو تیرے بھون ہے
موتی من مانک پٹ کنچن نہ رتن لیت ہے گج بھوم گرام لیت نانھیہ مو سون ہے
نگرا ہو ئے نانھہ بھوم برج لوٹے ایک الکھ اُچارے اور ہست نج مون ہے
بالک کے پائون لی جٹان سون چھوائے ناچے جوگی تین آنکھ کو کہان سے آیو کون ہے

اے راجہ جب چھٹی کا دن آیا تب نندجی نے اپنا آنگن چندن اور کیسر سے لیپا کر موتیون سے چوک پرایا اور اُپروہت کو بُلا کر اپنے کُل کے موافق پوجا کی اور جسوداجی شیام سُندر کو پیلا کُرتا اور ٹوپی اور اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر پوجا کرنے کے واسطے گود مین لیکر بیٹھیں اُس دن برکھبھان آدک گوپ اور گوپیان کُرتا ٹوپی اور بہت طرح کے گہنے نندجی کے گھر دینے کے واسطے لے آئے اور سبھون نے بڑی خوشی سے ڈھولک بجا کر اچھے اچھے گیت گائے اور نندجی نے اُسی دن گوپ اور گوپیون کا جتھا جوگ آدر سنمان کیا اور ایک پالنا رتن جٹت بہت اچھا شیام سُندر کے جھولنے کے واسطے بنوایا اُس مین بیکنٹھ ناتھ کو سُلا کر جسوداجی بڑے پریم سے جھلایا کرتی تھین اور لچھمی پت کی کرپا سے گوکل باسیون کے گھر اتنا روپیہ ہو گیا کہ جس کی کوئی گنتی نہین کر سکتا وہ لوگ خوشی سے رہ کر شیام سُندر کا درشن کر کے اپنا اپنا جنم سپھل کرتے تھے جب نندجی نے یہ سُنا کہ راجہ کنس نے لڑکون کو مارنے کے واسطے حکم دیا ہے تب اُنھون نے گوالون سے سب حال کہا کہ لڑکا پیدا ہونے کی بھینٹ راجا کنس کو چل کر دے آوین جس میں کسی بات کا ڈر نہ رہے یہ صلاح آپس مین کر کے نندجی ماکھن اور دودھ اور گھی اور درب گاڑیون پر لدوا کر گوالون سمیت متھرا مین لے گئے اور راجہ کنس کو بھینٹ دیکر اپنے گھر بیٹا پیدا ہونے کا حال اس سے کہدیا اور راجہ کنس نے نندجی کو خلعت دیکر بدا کیا تب نندجی وہان سے بدا ہو کر اپنے گھر چلے تب بسدیوجی اُن کے آنے کا حال سُن کر ملنے کے واسطے جمنا کنارے آئے اور نندجی سے کشل آنند پوچھ کر کہا۔

دوہا	سُدھ آوے جب متر کی تب من پاوے چین		یا سُکھ کی اپما نہیں جو نکھ دیکھیں نین	

اے نندجی تمھارے برابر ہم کوئی اپنا متر نہیں دیکھتے جب راجہ کنس کے دُکھ دینے سے ہم نے اپنی استری گربھوتی تمھارے یہان بھیج دی اور وہان اُس کے بیٹا پیدا ہوا تب تم نے اُس کا پالن پوشن کر کیا اور ہم راجہ کنس کے ڈر سے کچھ خبر اسکی نہین لے سکے یہ احسان تمھارا ہمارے اوپر پڑا ہے اسکے

بدلے جو ہم تمھاری سیوا کرین تب بھی اُرن نہیں ہو سکتے تمھارے یہان بیٹا پیدا ہوئے کا حال سنکر ہم کو بڑا سکھ ہوا
کہو جسودا تمھاری استری اور شری کرشن جی بالک اور سب گئوین اچھی طرح ہین اور گوکل مین گھاس گئوؤن
کے چرنے کو اچھی پیدا ہے یہ بات پریت بھری سن کر نندجی بولے کہ تمھاری کرپا سے بلرام آدک سب کوئی
خوش ہین اُنکے پیدا ہونے کے پیچھے ہمارے یہان بھی لڑکا پیدا ہوا لیکن کنس نے تم کو دُکھ دے کر تمھارے
لڑکون کو مار ڈالا یہ حال سُن کر ہم کو بڑا دُکھ رہتا ہے کیا کرین اس مین ہمارا بس نہیں چلتا یہ سُنکر بسدیوجی بولے
کہ اے متر برہماجی نے جو ہمارے کرم مین لکھا ہے وہ کسی طرح مٹ نہیں سکتا سنسار مین جنم لینے سے کون دُکھ نہین
پاتا تم ہمارے بڑے متر ہو اس سے ہم اپنے اور تمھارے لڑکون مین کچھ بھید نہین جانتے لیکن راجہ کنس اندنون
بڑا اندھیر کر رہا ہے کہ حال کے پیدا ہوئے لڑکوں کو مروا ڈالتا ہے تم یہان آئے ہو اور راچھس لوگ چارون
طرف لڑکا کا ڈھونڈھتے پھرتے ہین ایسا نہ ہو جو کوئی راچھس گوکل مین جا کر کچھ اُپاڈ کرے ۔

سورٹھا	آگئی پوتنا آج برج کے بالک گھاتنی	کرہے کچھو اکاج بیگ دھام سُدھ لیجئے

اے نندجی تم اپنے پراکرم بھر اپنے اور ہمارے لڑکے کی رچھا کرتے رہنا آگے پرمیشور مالک ہین اور جب
پھر ساوکاش ملے تب پھر درشن دینا یہ بات سنتے ہی نندجی بسدیوجی سے بدا ہو کر گوالون سمیت گوکل کو چلے
اور چلتے سمے بولے ۔

دوہا	بنتی کینھی متر سون ڈاریو جن بسرائے	ماکھن پر بھ جب لائے ہین پھر ملینگے آئے

ادھیائے چھٹوان

جانا پوتنا راچھسی کا گوکُل مین

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت بہت سے راچھس لوگ لڑکون کے مارنے مین لگے
رہتے تھے تسپر بھی کنس کو شیام سندر کے ڈر سے چین نہین پڑتا تھا اس لئے پوتنا راچھسی کو بُلا کر کہا کہ
ان دنون جتنے لڑکے متھرا اور گوکل مین جادو آدک کے کل مین پیدا ہوئے ہین سب کو مار ڈال یہ سنتے ہی
پوتنا کنس کی اگیا پالن کرنے کے واسطے چلی اور اُس نے بچار کیا کہ گوکل مین نندجی کے یہان لڑکا ہوا ہے
مین گوپی روپ بنکر جاؤن تو اس لڑکے کو کسی دغا سے مار کر چلی آؤن یہ بات ٹھان کر اُس نے اپنے کو موہنی
روپ گوپی بہت سُندر بنا لیا اور گہنا اور کپڑا آدک سولہون سنگار کرکے اپنی چھاتیون مین زہر لگا کر ہنستی
ہوئی بیدھڑک نندجی کے گھر چلی گئی اور اُس کا سُندر روپ دیکھ کر کسی ڈیوڑھی بان نے بھیتر جانے سے
نہیں روکا جس طرح آگ راکھ مین چھپی رہتی ہے اور کوئی نہین جانتا اُسی طرح پوتنا نے شری کرشن جی کو
پرمیشر کا اوتار نہین سمجھا تھا اور جسودا آدک استریون نے بھی اس کا روپ سنگار دیکھ کر اس کو دیو کنیا جانا اسلیئے

بڑے آدر بھاؤ سے اپنے پاس بیٹھا کر اُس سے بات چیت کرنے لگین ۔

چوپائی

ایک کہے یہ ہے گوؤرانی	جسند اکے آئی ہم جانی	ایک کہے یہ کملا بانی	شری کملاپت دیکھن آئی

اے راجہ اُسوقت شیام سُندر پالنے مین جھولتے تھے انھون نے پوتنا کو دیکھکر مسکرا دیا اور جانا کہ یہ کپٹ روپ دھر کر ہمارے مارنے کو آئی ہے تب شری کرشن جی نے آنکھ بند کر کے من مین کہا کہ بہت اچھا ہوا کہ یہ ہمارے یہان آئی اپنی سزا کو پہونچے گی جو یہ گوکل مین کسی اور کے گھر جاتی تو ہمارے مترا ور سکھاؤن کو مار ڈالتی اور کپٹ روپ پوتنا نے جسودا جی سے کہا کہ اے بہن تمھارے یہان لڑکا پیدا ہونے کا حال سُنکر راجہ کنس بہت خوش ہوا اور اُس کے حکم سے مین پران پیارے بالک کو دیکھنے آئی ہون تب جسودا جی بولین کہ یہ میرا للنا پلنا مین جھولتا ہے یہ بات سُن کر وہ کپٹ روپ کہنے لگی کہ تمھارا لڑکا کڑوڑ برس تک جیتا رہے جب ایسی باتیں پیار کی بھری ہوئی کہکر پوتنا پالنے کے پاس چلی گئی اور شیام سندر کو بڑے پریم سے گود مین اُٹھا لیا اور مُنھ چوم کر دودھ پلانے لگی تب کرشن بھگوان اپنے دونون ہاتھون سے اُس کی چھاتی پکڑ کر اُس طرح دودھ کے ساتھ اُس کا پران کھینچنے لگے کہ وہ بیاکل ہو کر جسودا جی سے بولی کہ تیرا لڑکا آدمی نہ ہو کر جمراج کا دوت معلوم ہوتا ہے مین نے رستی کے دھوکھے سانپ پکڑ لیا جو آج اس کے ہاتھ سے جیتی بچ جاؤن تو پھر کبھی گوکل مین نہین آؤن گی جب پوتنا اس طرح کہتی ہوئی بہت بیاکل ہو کر وہان سے آکاش کی راہ بھاگی تب کرشن بھگوان بھی اُس کی چھاتی مُنھ سے نہ چھوڑ کر لٹکے چلے گئے جب وہ گوکل گاؤن کی بستی سے باہر پہونچی تب نند لال جی نے پران اُس کا سر کی گدی سمیت باہر کھینچ لیا مرنے پر وہ راچھسی بڑا بھیانک روپ ہو کر پہاڑ کے برابر زمین پر گر پڑی اُس کے گرنے کی ایسی آواز ہوئی کہ زمین اور آسمان سب کانپ اُٹھے اور وہ آواز سُن کر گوکل باسی مارے ڈر کے کانپنے لگے اور چھ کوس کے بیچ پوتنا کے گرنے سے سیکڑون درخت ٹوٹ گئے ۔

دوہا	آئی ادبھت روپ دھر اَت ہی پریت کبھار	کپٹ ہیت نہین سہ سکیو تہ ماریو کرتار

جب جسودا جی اور روہنی جی نے وہ آواز سُن کر اپنے لال کو وہان نہین دیکھا تب روتی پیٹتی ہوئی شیام سندر کو ڈھونڈھنے نکلین ۔

دوہا	ماکھن پر بھو گوپال کو ڈھونڈھت گوپی گوال	سبہے پوتنا اُور پر کھیلت پایو لال

جب جسودا جی نے دیکھا کہ موہن پیارے پوتنا کی چھاتی پر چڑھے ہوئے دودھ پی رہے ہین تب جسودا جی نے دوڑ کر اُن کو اُٹھا لیا اور گود مین لیکر مُنھ اور ہاتھ اُن کا چومنے لگین جس طرح کوئی سانپ اپنا من کھو جانے سے بیاکل ہو کر پھر اُس کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اسی طرح جسودا خوش ہوئین ۔

سورٹھا	کہت جسودا مائے پھر پھر سب کے پانون پر	ابر یو آج کنھائے تم سب جن کے پُن تے

جب شری کرشن جی نے تھوڑی دیر دودھ نہین پیا تب گوپیان گئو کی پونچھ چھواکر شیام سندر کو جھاڑنے
لگین اور جسودا جی جلدی سے شیام سندر کو گھر پر لے آئین جب گنی کو بلاکر جھاڑ پھونک کراکے اپنا دیا اور تیم
منایا اور دودھ آدک اُسپر اُتار کر کنگالون کو کھلایا تب وہ دودھ پینے لگے اور سب برجبالا موہن پیارے
کا پران بچنے سے خوش ہوکر بار بار پرمیشور کو ڈنڈوت کرنے لگین اور گوپی گوال پوتنا کی لوتھ کے پاس کھڑے
ہوکر آپس مین کہتے تھے کہ دیکھو اس کے گرنے کی آواز سُنکر ابتک لوگون کا کلیجہ کانپتا ہے نہ معلوم اس لڑکے
کی کیا گت ہوئی ہوگی اسی سمے نندجی سے جو متھرا سے لوٹے آتے تھے گوکل کے پاس پہونچکر کیا دیکھا کہ ایک راچھسی
بہت بھاری مری ہوئی پڑی ہے اور گوکل اُسکو کھڑے دیکھ رہے ہیں جب نندجی نے اسکے مرجانے کا
حال لوگون سے پوچھا تب اُن لوگون نے سب حال کہہ سُنایا نندجی یہ بات سنکر کہنے لگے کہ بڑی بات ہوئی
جو اُس کے ہاتھ سے میرا پران پیارا جیتا بچا اور یہ بھی بہت اچھا ہوا کہ لوتھ اُس راچھسی کی گاؤن سے باہر گری
جو بستی مین گرتی تو سب گوکل باسی اُسکے نیچے دبکرا مرجاتے یہ بات سُن کر نندجی وہان سے گھر مین آئے اور
اپنے لال کو گود مین لیکر بہت پیار کیا اور ؟ ہزار دودھاری گئوین شری کرشن جی کے ہاتھ سے براہمنون کو بدھ
پوربک دان کرائین اور بہت اناج اور سونا اور چاندی آدک اُن کے سر پر نچھاور کرکے کنگالون کو دیا اور نندجی
کی آگیا کے موافق گوالون نے پھرسا اور کلہاڑون سے بدن پوتنا کا کاٹ ڈالا اور گڑھا کھودکر ہڈیان اُسکی گاڑدین اور
مانس اور چمڑا اُس کا آگ مین جلادینے سے ایسی خوشبو اُڑی کہ سب برجباسی اُس کے سونگھنے سے خوش ہوگئے
اتنی کتھا سُن کر راجہ پرچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج اُس راچھسی مدرا پینے والی اور مانس کھانے والی کے
بدن سے خوشبو اُڑنے کا کیا سبب تھا شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرچھت شری کرشن جی نے اُسکا دودھ پی کر اُسکی
چھاتی پر اپنا چرن رکھا اور اُس کو اپنے ہاتھ سے مار کر پوتر کرکے مکت کیا تھا اس لیے اُسکے جلنے سے خوشبو اُڑی تھی

دوہا		ماکھن پر بجلا کملا پتی سکل شباس نواس		سنگے انگ پرسنگ سون پرگٹی باس سُباس	

اے راجا دیکھو جو پوتنا اپنی چھاتیون مین زہر لگاکر پرمیشور کو مارنے آئی تھی اُس نے ایسی اُتم گت پائی
اور جو کوئی نارائن جی کو پریم سے اچھا اچھا بھوجن بھوگ لگاتے ہین اُن کو نہین معلوم کون پددی ملتی ہے جو
لوگ پوتنا مرن کی کتھا کہین سے اور سنین گے اُن کو پرمیشور کے چرنون مین بھکت ہوکر مکت پدوی ملے گی
اے راجہ شری کرشن کے درشن کے واسطے دیوتا لوگ اپنا روپ بدل کر گوکل مین آئے تھے اور دیوتون کی
استریان شری کرشن جی کی سُندرتائی دیکھکر موہت ہوجاتی تھین۔

ادھیائے ساتوان ۷

بھیجنا کنس کا تہرناورت آدک راچھسون کو شری کرشن جی کے مارنیکے واسطے

راجہ پرچھت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج جس طرح آپ نے پوتنا اور شری کرشن جی کی

لیلا سنائی اسی طرح کچھ اور بال چرترا نکا برنن کیجیئے یہ بہت پیارا معلوم ہوتا ہے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت راجہ کنس نے پوتنا کا حال سُن کر یقین کر کے جانا کہ میرا مارنے والا گوکل میں پیدا ہوا اس چنتا سے وہ بیاکل ہوکر گر پڑا جب کچھ دیر مین ہوش آیا تب دربار مین بیٹھ کر منتریون سے کہا کہ نند کے لڑکے نے پوتنا راچھسی کو مار ڈالا مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے میری موت ہوگی دوست وہی جو اس مصیبت مین کام آوے اور اُس لڑکے کو مارکر میرا بھلا کرے۔

دوہا	جودھا سبے بلاے کے بیڑا دہر یو بناے		جو یہ کارج کر سکے سو یٔ لیہ اُٹھاے

اے راجہ پریچھت راجہ کنس نے کسی سے کہا کہ جو کوئی میرے دشمن کو مارے اُسکو مین بہت سا روپیہ دونگا اُس وقت شری دھر نام براہمن بیٹھا تھا سو بولا کہ اے راجہ تم سوچ مت کرو مین تمھارا دشمن مار کر تم کو بے فکر کیے دیتا ہون۔

دوہا	تب بولیو راجہ بچن دھن دھن دُج راج		تم بن آیسو کون ہے جو کر ہے یہ کاج

یہ سُن کر شری دھر براہمن بیڑا اُٹھاکر راجہ سے بدا ہوا اور پنڈتون کی صورت بناکر نند جی کے گھر گیا جسودا جی نے اُس کو دیکھتے ہی ڈنڈوت کی اور بڑے آدر سے بٹھاکر پوچھا کہ اے مہاراج آپ نے کدھر کرپا کی تب براہمن دیوتا اپنے کو پروہت بتلاکر بولے کہ تمھارے لڑکے کی بڑائی سب سے سُن کر اُس کا درشن کرنے آیا ہون جسوداجی نے کہا۔

دوہا	کمل نین ہین مشین مین بیٹھو دُج یہ کال		نہاے آے دکھلایہون ماکھن پربھو گوپال

جب جسوداجی یہ کہکر جمنا کنارے آسنان کرنے کو چلی گئین تب براہمن نے بچار کیا کہ اس خالی وقت مین شری کرشن جی کو مار کر راجہ کنس کے پاس جاؤن تو بہت سا روپیہ پاؤن ایسا بچار کر وہ براہمن جہان بیکنٹھ ناتھ سوتے تھے وہان چلا گیا تب نندلال جی اُس کی کھوٹی چاہنا سمجھ کر پالنے پر سے اُتر پڑے اور شری دھر کو پکڑ کر اُس کی زبان مروڑ ڈالی اور براہمن سمجھکر اُس کی جان نہین ماری اور اُس کے منھ مین دہی لگاکر برتن دہی اور دودھ کا توڑ ڈالا اور پھر آپ پالنے پر لیٹ رہے جب جسوداجی اسنان کرکے آئین تب دہی اور دودھ کا برتن ٹوٹا اور دہی براہمن کے منھ مین لگا دیکھ کر جانا کہ اسی براہمن نے دہی اور دودھ کھاکر برتن توڑ ڈالا ہے یہ بات سمجھکر جسوداجی نے کہا کہ اے مہاراج تم نے دہی اور دودھ کھایا تو بہت اچھا کیا لیکن میرے برتن کیون توڑ ڈالے جب زبان مڑ جانے سے وہ کچھ نہ بول سکا تب نندلال جی کی طرف ہاتھ اُٹھاکر بتلایا کہ اسی نے برتن توڑا ہے جسوداجی نے اُس کے بتلانے کا یقین نہ کر کے اُس کو اپنے گھر سے نکلوا دیا جب وہ براہمن روتا ہوا راجہ کنس کے پاس آیا تب اُس نے اُداس ہوکر کاگاسُر کو شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے بھیجا جیسے وہ شیام سندر کے پالنے پر آکر اپنی گھات لگاکر بیٹھا ویسے شری کرشن جی نے اُس گلا مروڑ کر ایسا پھینکا کہ متھرا مین کنس کے آگے جا گرا یہ حال گوکل مین کسی نے نہین جانا اور مرتے وقت کاگاسُر نے کنس سے کہا کہ وہ لڑکا

آدمی نہیں ہے پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتا ہے۔

دوہا	ایک ہاتھ سون پکڑ موہ پھینکٹ پوتم پاس	ہوے ہے تھرو کال وہ مین کیتھو بشواس

یہ بات سنتے ہی کنس نے سوچ مین ہوکر اپنی سبھا والون سے کہا کہ ابھی وہ لڑکا ہے اور نہیں مارا جاتا جوانی آنے پر کس طرح مارا جائے گا جو کوئی اُس کو مارتا تو مین اُس کا بڑا احسان مانتا یہ بات سنتے ہی شکٹا سُر واسطے مارنے شیام سندر مہاراج کے بدا ہوا اور پون روپ گوکل کو چلا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب شری کرشن جی ستائیس دن کے ہوئے اور جس نچھتر مین اُنکا جنم ہوا تھا وہی نچھتر پھر آیا تب نندجی نے براہمن اور گوکل باسیون کو نیوتا دے کر اپنے یہان بلایا اور اپنے کُل کی ریت اور رسم کر کے براہمنون کو دان اور دچھنا دے کر بدا کیا اور گوالون کو بھوجن کرنے کے واسطے بٹھا کر جسودا جی اور روہنی جی اچھا اچھا کھانا اِن سبکو پرسنے لگین اور گوپیون نے بڑی خوشی سے گانا بجانا کیا اور وہ لوگ آنند سے کھانے لگے اے راجہ اُسوقت شری کرشن جی کو پالنے مین تبلاکر سب چھوٹے اور بڑے اپنے اپنے کام مین لگے تھے اور اُس پالنے کے پاس ایک چھکڑا لٹکایا ہوا رکھا تھا شیام سُندر نیند سے جاگے اور مارے بھوکھ کے ہاتھ اور پاؤن پٹک کر رونے لگے اُسی سمے وہ راچھس پون روپ اُڑتا ہوا وہان آپہونچا اور شیام سُندر کو اکیلا دیکھکر من مین کہنے لگا یہ لڑکا بہت بلوان ہے جس نے پوتنا کو مار ڈالا آج مین اِسکو مار کر اُسکا بدلا لونگا یہ بات بچار کر وہ چھکڑے پر آبیٹھا اسی سے اس کا نام شکٹا سُر ہوا جب وہ چھکڑا جس کے نیچے دہی اور دودھ کے برتن رکھے تھے ہلنے لگا تب شری کرشن جی انترجامی نے اُس کے آنے کا حال جان کر روتے روتے ایک لات ایسی ماری کہ جس کے لگنے سے شکٹا سُر مرکر متھرا مین کنس کی سبھا مین جاگرا اُسکو دیکھ کر کنس سب راچھسون سمیت گھبرا گیا اے راجہ جب چھکڑا گرنے اور برتن ٹوٹنے سے بڑی آواز ہوکر دودھ اور دہی ندی کی طرح بہ نکلا تب نندجی آدک سب گوال اور گوپی وہان دوڑے آئے اور جسودا جی نے شیام سُندر کو اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور مُنھ اور ہاتھ اُنکا چومنے لگین اور سب کسی نے آشچرج مان کر آپس مین کہا کہ آکاش سے بجلی تو نہین گری نہ معلوم کس طرح چھکڑا ٹوٹ کر گر پڑا۔

دوہا	پلنا ڈھگ کھیلت اہتے جھک گوپ کے بال	تنھن کہیو ڈاریو شکٹ پلنا سے گوپال

اُن لڑکون کی بات کو کسی نے سچ نہ مان کر آپس مین کہا کہ شری کرشن جی کا چرن پھول سے زیادہ ملائم ہے اتنا بڑا چھکڑا اُنھون نے لات مار کر کس طرح گرا دیا ہوگا لڑکون کے کہنے کا کیا اعتبار ہے اور نند جسودا جی نے بہت دان دے کہا کہ بھگوان ہی بار بار اس کی رچھا کرتے ہین۔

دوہا	بہت بھانت کرنا کیو اور دیو بہ دان	بار بار بندا اُن کو رچھپال بھگوان

اے راجہ جب شری کرشن جی پانچ مہینے کے ہوئے تب کنس نے ترناورت راچھس کو اُنکے مارنے کے واسطے بھیجا اور وہ بونڈا لا بنکر گوکل مین آیا اُس وقت جسودا جی من ہرن پیارے کو گود مین لیے ہوئے آنگن مین بیٹھی تھین شیام سُندر انترجامی سے ترناورت کے آنے کا حال جان کر اپنے بدن کو اس واسطے

بھاری کردیا جس مین جسوداجی اپنی گود سے زمین پر اُتار دین نہیں تو ترناورت ان کو بھی میرے ساتھ اُڑا لیجائیگا
جب جسوداجی سے کرشن جی کا بوجھا نہین اُٹھایا گیا تب وہ شیام سندر کو آنگن مین سلا کر آپ گھر کا کام کرنے لگین
اُس وقت ترناورت بونڈلا روپ کے پہونچنے سے گوکل مین ایسی آندھی آئی کہ دھور اُڑنے سے دن رات کے
برابر ہوگیا اور درخت گرنے اور چھپر اُڑنے لگے تب جسوداجی بیاکل ہوکر شیام سُندر کو آنگن سے اُٹھانے آئین
لیکن بدن اُنکا ایسا بھاری ہوگیا کہ اُن سے نہین اُٹھ سکے جب جسودا نے اپنا ہاتھ شری کرشن جی کے سر سے
الگ کیا تب ہی ترناورت شیام سندر کا پران لینے کے واسطے ان کو اُٹھا کر ایک جوجن اونچے آکاش مین لیگیا اور
جسوداجی نے پھر جو شری کرشن جی کو اُٹھانے کے واسطے ہاتھ بڑھایا تو اُس جگہ اُن کو نہ پاکر رونے لگین اور نندجی
کو پکار کر کہا کہ تمہارا بیٹا آندھی مین اُڑ گیا یہ سنتے ہی نندجی اور گوال اور گوپی وہان دوڑے آئے اور شیام سُندر
کا نام پکار کر چارون طرف ڈھونڈھنے لگے اور جسوداجی اور روہنی جی بھی گوپیون سمیت شری کرشن جی کو
ڈھونڈھنے نکلین اور اندھیرے مین ٹھوکرین کھا کر مارے گھبراہٹ کے گر پڑتی تھین۔

دوہا	نند جسودا روہنی گوپ گوال برج بال		ڈھونڈھن پریہ گوپال بن سکل بکل تہ کال	

اے راجہ شری کرشن جی نے نندجی وغیرہ لوگون کو جب اپنے برہ مین بہت دکھی دیکھا تب ترناورت
کا گلا دبا کر نندجی کے دروازے کے پتھر پر پٹکا اور اُس کو مار گرایا جب کہ اُس کے مرنے سے آندھی اور اندھیارا
سب جاتا رہا تب نند اور جسودا پٹکنے کی آواز سُنکر اپنے مکان پر دوڑ کے آئے تب کیا دیکھا کہ ایک راچھس
مرا پڑا ہے اور اسکی چھاتی پر نندلال جی کھیل رہے ہین گوپیون نے دوڑ کر شری کرشن جی کو اُٹھا لیا اور جسوداجی
نے گود مین لپٹا لیا اور سبھون نے کہا کہ آج شری کرشن جی کا جنم نیا ہوا۔

دوہا	ناجانون کہہ پن نے کو گربست سہاے		ایسو کام وہ پوتنا ترناورت یہ آئے	

اُس وقت نند راے بولے کہ ہم سے بسدیو جی نے کہا تھا کہ ان دنون بہت اُپادہ اُٹھنے کی سُوئی بات دیکھنے
مین آتی ہے نندجی نے اُس دن بھی بہت سا روپیہ اور گھنا آدک شری کرشن پر نچھاور کرکے براہمن اور
کنگالون کو دیا اور گوپیون نے جسوداجی سے کہا کہ تم نے اپنے گھر کا کام پران پیارے سے بھی اچھا جانا
جو اُن کو آنگن مین اکیلا چھوڑ کر کام کرنے لگین تب جسوداجی شرمندہ ہوکر بولین کہ آج مین نے اپنی ناجانی کی سزا
پائی اب مین اپنے پران پیارے بالک کو کبھی اکیلا نہ چھوڑونگی اُس دن سے جسوداجی آٹھون پہر شری کرشن جی
کو اپنی چھاتی سے لگائے رہ کر اُن کی بال لیلا کا سُکھ دیکھا کرتی تھین۔

	دوہا	
جو سُکھ سُر مُن کو اگم سو سُکھ لیت جسو کبھی سُلاوت پلنگ پر جسدا سہت بنود		ہکراوت گاوت مدھر ہر کے بال بنود کبھی جھلاوت پالنے کبھی کھلاوت گود

اے راجا ایک دن جسوداجی شیام سُندر کو گود مین لیکر بڑے پیار سے بار بار اُنکا مُنھ چومتی تھین اُس وقت

شیام سُندر نے منھ کھول کر ہنس دیا تب جسُودا جی کو اُنکے منھ مین پرتھوی اور آکاش اور سورج اور چندرما اور پہاڑ اور سمدر وغیرہ سب دُنیا بھر کی چیزین دکھلائی دین تب جسُودا جی آشچرج مان کر کہنے لگین کہ میری عقل تو بدل نہین گئی جو یہ سب چیز مجھکو آج دیکھ پڑتے ہین یا میرے لڑکے پر کسی دیو یا پری کا سایہ تو نہین ہوگیا جو ایسی ایسی چیزین اُس کے منھ مین دکھلائی دیتی ہین ایسا بچار کر جسُودا جی نے گنتی لوگون کو بُلا کر اُن سے شری کرشن جی کی جھاڑ پھونک کرائی اور شیر کا ناخن اور ریچھ کے بال اور بہت سے جنتر یعنے تعویذ شری کرشن جی کے گلے مین پہنا دیے۔

ادھیاے آٹھوان

نام رکھنا گرگ آچارج کا شیام اور بلرام کا اور کتھا بال چرتر شری کرشن جی کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت بسدیو جی نے بلبھدّر نام اپنے بیٹے کے پیدا ہونے کا حال کنس وغیرہ سے نہین بتلایا تھا اس لیے ایک دن گرگ جی نام اپنے پروہت کو بُلا کر کہا کہ اے مہاراج گوکل مین روہنی کے بیٹا پیدا ہوا ہو سو ابھی تک راجہ کنس کے ڈر سے اُس کا نام کرن نہین کیا گیا آپ گوکل مین نندجی کے گھر جا کر اُسکا نام رکھ دیجیے یہ بات سنتے ہی گرگ جی خوش ہو کر گوکل مین گئے نندجی اُن کا آنا سنتے ہی گوالون سمیت آگے سے جا کر ادر کر کے اُن کو اپنے گھر لائے اور بدھ پوربک پوجا کر کے اُن کو آسن پر بیٹھالا اور نند جسُودا جی نے اُن کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کر کے کہا کہ میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ نے اپنے چرن دھر کر مجھکو کرتارتھ کیا یہ بتلا یے کہ کس کارن سے یہان آنے کا سنجوگ ہوا یہ بات سُن کر گرگ جی بولے کہ بسدیو جی نے مجھکو اپنے بیٹے کا نام رکھنے کے واسطے بھیجا ہے تب نندجی نے خوش ہو کر کہا کہ اے مہاراج آپ ہمارے نصیب سے یہان آئے ہین ایک لڑکا میرے یہان بھی پیدا ہوا ہے اُس کا نام بھی دھر دیجیے گرگ جی نے کہا کہ مجھکو اس کا نام رکھنے سے یہ ڈر ہو کہ جو کوئی دشمن جا کر کنس سے کہدے کہ گرگ جی گوکل مین نام کرن کے واسطے گئے تھے تو اُس کو یہ شبہہ ہوگا کہ بسدیو نے کوئی لڑکا دیوکی کا نندجی کے یہان پہونچا دیا ہے اس واسطے گرگ پروہت اُس کا نام رکھنے کو گوکل مین گیا ہوگا یہ بات سُن کر نہ معلوم تم کو کیا دُکھ دے اس لئے تم نام کرن مین کچھ دھوم دھام نہ کرو سادھارن گھر مین نام دھر والو نندجی اُنکا کہنا اچھا جان کر اُن کو گھر کے بھیتر لے گئے تب گرگ جی نے ہاتھ او رجنم لگن روہنی جی کے بیٹے کی دیکھکر کہا۔

بلی ہوئے گا لوک مین سب کہے ہین بلرام	رام نام ہے راس کو سکھ نواس ابھرام	دوہا

سوائے اس کے اور نام بھی اس کے شنکرکھن اور ریوتی رمن اور بلداؤ اور کالندی بھیدن اور ہلدھر اور بلبھدر بھی سنسار مین کہے جاوینگے اور شری کرشن جی کی جنم کنڈلی بنا کر گرگ مُن بولے کہ اے نندجی تمہارا بیٹا جو شیام رنگ ہے اُس کا نام شری کرشن رکھو اور ان کے بہت نام ہین ایک مرتبہ اُنھون نے بسدیو جی کے

یہان جنم لیا تھا اس سے انکا نام باسدیو ہوگا اور ہمارے بچار مین تمھارا لڑکا پر برہم پریشور کا اوتار معلوم ہوتا ہی
ان کا بھید کوئی نہین جان سکتا ہے اور تینون لوک مین کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو ان کو مار سکے اور
جیسے جیسے کام سنسار مین کرین گے ویسے ویسے نام ان کے کہے جاوین گے اور انھون نے اپنی اچھا سے جنم
لیا ہے کسی وقت تم نے ان کی بال لیلا کا سکھ دیکھنے کے واسطے تپ کیا تھا اُسی کے پرتاپ سے ان کو تم اپنا
پیدا کیا ہوا لڑکا مت جانو جو لوگ انکے نام کی ہمرن کرین گے وہ لوگ دنیا مین اپنی مراد کو پاکر انت سمے مکت
پدوی پاوین گے اور یہ دونون لڑکے چارون جگ مین ایک ساتھ پیدا ہوتے ہین یہ بات سُن کر نند اور جسودا
بہت خوش ہوئے اور سونا آدک گرگ آچارج کو دیکر بدا کیا اور گرگ جی نے متھرا مین آکر سب حال بسدیو جی
سے کہدیا۔ اے راجہ پریچھت جب شیام اور بلرام بہت سُندر موہنی روپ گھونگھر والے بال سر پر بکھرے اور
بہت طرح کا گہنا اور کپڑا پہنے اور کھلونا لیے لڑکون کے ساتھ ساتھ گھٹیون چل کر آنگن مین کھیلتے تھے تب جسودا جی
اور روہنی جی اور گوپیون کو وہ چھب دیکھ کر جیسا سکھ ملتا تھا وہ مجھ سے کہا نہین جا سکتا۔

کبت

ڈگمگے پگن تے الکھ ایکھ جوت نند کے ہین جا ہر کے جو گن سے کے جپ سے کے
رُن جھن پیجنیان کھیلت ہین رج بھرے بھوارے گھنگھوارے سوہین بار جھپ کے
موہن بلیان لیون آو ڈھور جھاڑ دار دون سُن بات مات لگے لاگن کو سپکے
شاردا گنیش شیش بدھ سے سگنے نہ جات بھکھن سکے ہت کے اہیرن کے تپ کے

چوپائی

جبھی جسودا مات بلاوے	بارو لال گھٹون دھاوے
تاکے دھاوت اَت چھب ہوئی	جو دیکھت سکھ پاوت سوئی

دوہا

بال نبود بلوک کے مُدت جسودا مات لڑکپن سے کھیل دیکھکر ۱۲ خوش ۱۲	ماکھن پر بجھ نہار کے بار بار بل جات

سورٹھا

نت اٹھ برج کی بام آدین جسمت کے سدن استریان ۱۲	مدت نرکھ گھنشیام سے لے گو دکھلاوہین

دوہا

کرت بال لیلا للت پرم پنیت اُدار نہایت پاک ۱۲	سندر شیام سجان ہر سنتن سکے اُدھار

سورٹھا

کاپے برنیو جاے بال چرت نندلال کو	کلپن سکے نہ گاے شیش کو شاردا ہیس

اے راجا دیکھو جن پربرہم پرمیشور کی مہما کو بید بھی نہیں جانتا وہ بیکنٹھ ناتھ بالک روپ سے نند جی

کے آنگن مین کھیل کر ہر روز نئے سنئے سُکھ نند اور جسودا کو دکھلاتے تھے جو سُکھ تینون لوک مین نہین ملتا وہ سُکھ
شری شیام سُندر کی کرپا سے برجباسیون کو گوکل مین ملتا تھا جب شیام سُندر کے دانت نکلے تب نند اور جسودا جی
نے اچھی ساعت مین کھیر اور مصری سے اُنکا اَن پراسن کیا اور اُس دن اور برس گانٹھ کے دن براہمنون کو بہت
دان اور دچھنا دے کر اپنے ذات بھائیوں کو بھوجن کرایا اور گاے بجاے کر بڑی خوشی منائی جب کھیلتے وقت
شیام اور بلرام چھوٹے چھوٹے بچھڑون کی پونچھ پکڑ کر کھڑے ہوتے اور گر پڑتے اور پھر اُٹھتے اور تتلا کر بولتے تھے
تب جسُودا اور روہنی بڑی خوشی سے اُنکو گود مین اُٹھا کر دودھ پلاتی تھین اور دونون بھائی بہت سُندر تھے اس
اُن کے روپ پر سب برجبالا موہت ہو کر بڑے بہانے سے اُن کو دیکھنے آیا کرتی تھین انھین دنون ایک براہمن نندجی
کے گھر آیا تب جسودا جی نے دودھ اور چاول اور میٹھا اُس کو دیا جب اُس براہمن نے کھیر بنا کر تھالی مین پرسی اور
پرمیشور کا بھوگ لگا کر آنکھ بند کر کے دھیان کیا تب شری کرشن جی جا کر اُسکی تھالی مین بھوجن کرنے لگے اُس براہمن نے
اُن کو کھاتے دیکھ کر وہ تھالی چھوڑ دی اور جسُودا جی سے کہا کہ تمھارے بیٹے نے ہماری رسوئین چھولی جب اسی طرح تین
مرتبہ جسُودا جی نے اُس براہمن سے کھیر بنوائی اور بھوگ لگاتے وقت نندلال جی وہان جا کر اُس کی تھالی مین کھانے لگے
تب جسودا جی نے کرودھ کر کے کہا کہ مین اپنے حوصلہ سے براہمن کو بھوجن کرانے کے واسطے کھیر بنواتی ہون اور تو جوٹھی
کر ڈالتا ہے مین تجھکو مارون گی یہ سُنکر شری کرشن جی بولے کہ ماتا تو مجھکو دوش مت لگا جب یہ براہمن بہت بنتی کر کے بھوجن
کرنے کے واسطے میرا نام لے کر بلاتا ہے تب مین اُس کے پریم کو دیکھکر کھانے لگتا ہون یہ بات شری کرشن جی
کی سنتے ہی براہمن کو گیان ہو گیا تب وہ بولا کہ اے جسودا تیرا بھاگ دُھن ہے اور یہ برج گوکل بھی دھن ہے کہ جس
پرتھوی کے اوپر پربرہم پرمیشور نے تیرے گھر آکر اوتار لیا ہے اور شری کرشن جی سے بولا کہ اے مہاراج -

سورٹھا	سپھل جنم پر بھو آج پرگٹ بھئے سب سکرت پھل	دوین بندھ برج راج دیو درس موہنہ کرپا کر

اسی پریم مین وہ براہمن نندجی کے آنگن مین لوٹنے لگا اور شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اے
دینا ناتھ یہ اپرادھ میرا چھما کیجئے جو مین نے کہا تھا کہ میری رسوئین جوٹھی کر دی جو کوئی آپ کی شرن مین آتا ہے وہ
کرتارتھ ہو جاتا ہے آپ انترجامی ہین مجھکو اپنی شرن مین آیا جان کر دیال ہو جیئے شیام سُندر اُس براہمن کا یہ حال
دیکھ کر جسُودا جی کے پاس کھڑے ہو کر ہنسنے لگے اور براہمن کو اپنی بھگت دے کر بدا کیا اور جسودا آدک نے یہ
حال دیکھکر آشچرج مانا اسی طرح شیام سُندر بہت سے بال چرتر کر کے نند اور جسُودا کو سُکھ دیتے تھے ایک دن شیام سُندر
اور بلرام لڑکون کے ساتھ اپنے آنگن مین کھیلتے تھے اُس وقت شری کرشن جی نے مٹی کھائی تب شری داما نام لڑکے
نے جسودا جی سے جا کر کہا کہ کنھیا نے مٹی کھائی ہے جسودا یہ بات سنتے ہی غصہ سے چھڑی ہاتھ مین لیکر شیام سُندر
کو مارنے دوڑی جب بیکنٹھ ناتھ نے اپنی ماتا کو کرودھ مین آتے ہوئے دیکھا تب مارے ڈر کے منھ اپنا پونچھکر
چپ چاپ کھڑے ہو گئے اور جسودا جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ تو نے کس واسطے مٹی کھائی ہے گانون
کے میری نندا کرین گے کہ یہ اپنے بیٹے کو کچھ کھانے کے واسطے نہین دیتی ہے اس سے وہ مٹی کھاتا ہے

یہ بات سنتے موہن پیارے ڈرتے ہوئے بولے کہ اے میاّ یہ جھوٹھی بات تم سے کس نے کہی جو کوئی جھوٹھا
کلنک لگادے تو میرا کیا قصور ہے تب جسوداجی نے کہا کہ شری داما تیرے ساتھی نے یہ بات مجھ سے
کہی ہے جب شیام سُندر نے شری داما کو ڈانٹ کر پوچھا کہ ارے مین نے کب مٹی کھائی تھی تب وہ بولا کہ
اے بھائی مین نے تمھاری ماتا سے کچھ نہین کہا ہے جب جسوداجی نے کرشن جی کا ہاتھ پکڑ کر جھڑکی دکھلا کر دھمکایا
تب وہ بولے کہ اری میاّ کہین آدمی بھی مٹی کھاتا ہے۔

دوہا
جھوٹھ کہت تو سے سبے مائی منھ نہ سہاے
نہین مانے جو بات تو دکھلاؤن منھ ہاے

یہ بات سُنکر جسوداجی بولین کہ مین تیری جھونٹھی باتون کا بشواس نہین کرتی جو تو سچا ہے تو اپنا منھ کھول کر دکھلا
یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے اپنا منھ کھول کر دکھلایا تو جسوداجی کو اُنکے منھ مین تینون لوک کی چیزین جس طرح
پہلے دیکھ پڑی تھین اُسی طرح پھر دکھلائی دین تب جسوداجی نے گیان کی راہ سے اپنے من مین کہا کہ دیکھو میرے
برابر بھی کوئی موہ کہ نہ ہوگا جو ترلوکی ناتھ کو اپنا بیٹا جانتی ہون یہ لڑکا آدمی نہ ہو کر نارائن جی کا اوتار معلوم ہوتا ہے
کس واسطے کہ مین نے دو مرتبہ اس کے منھ مین تمام دنیا کی چیزین دیکھی ہین جب ایسا بچار کر جسوداجی اُن کی
استتت کرنے لگین تب شیام سندر نے سمجھا کہ ابھی مجھکو بہت لیلا کرنی ہین اپنے کو ظاہر کرنا نہ چاہیئے یہ بچار کر
کرشن جی نے اپنی مایا جسوداجی پر پھیلا دی تب جسوداجی نے نند سے کہا کہ مین نے یہ سب چرتر موہن پیارے
کے منھ مین دیکھا ہے یہ حال سُنکر نندجی بولے کہ جو بات گرگ جی کہہ گئے ہین وہ سچ معلوم دیتی ہے۔

دوہا	
نند کہت سن باوری ہہراتِ کومل گات	لے سانٹی دھاوت برتھا پن پاچھے پچھتات

سورٹھا	
اچرج تیری بات کو جانے دیکھو کہت	گنشل۔ ہین دوؤ بھرات رام شیام کھیلت ہنست

یہ بات سنتے ہی جسوداجی نے نندلال جی کو اپنا بیٹا سمجھ کر گود مین اُٹھالیا اور پیار کرکے بولی کہ اے
پران پیارے جو ہاتھ مین نے تجھے سانٹی مارنے کو اُٹھایا تھا وہ ہاتھ میرا گل جائے اور جن آنکھون سے تجھ کو
گھورا تھا وہ آنکھین پھوٹ جائین اے بیٹا تم ماکھن اور مٹھائی چھوڑ کر مٹی کیون کھاتے ہو ایسا کہکر جسوداجی
شیام سُندر کو گھر کے بھیتر لے گئین۔

ایک دن شیام اور بلرام لڑکون کے ساتھ کھیلتے تھے آپس مین کچھ جھگڑا ہوا تب بلرام جی نے شری
کرشن جی سے کہا۔

دوہا		
دوہا	بول اُٹھے بلرام تب ان کے ماے نہ باپ	ہار جیت جانین نہین لڑکن لاوت پاپ

یہ بات سنتے ہی شیام سندر روتے ہوئے جسودا جی کے پاس جاکر بولے۔

چوپائی

میا موہے داؤ دکھ دینھو	موسون کہت مول کو لینھو
پُن پُن کہت کون تیری ماتا	کو تیرو تات کون تیرو بھراتا
گورے نند جسودا گوری	تم توکارے آئے چوری
موسون کہت دیو کی جائے	لے بسدیو یہان بس آئے
مول کہک بسدیوہ دینھو	تاکے بیٹے تمکو لینھو
کہا کرون یا رس کے مارے	مین نہین کھیلن جات دوارے

اے ماتا بلداؤ بھیّا کے سکھلانے سے سب لڑکے بھی مجھے یہی بات کہکر چڑھاتے ہین تو سچ بتادے کہ مین کسکا بیٹا ہون یہ سنتے ہی جسودا گودھن کی قسم کھاکر بولین کہ اے موہن پیارے مین تیری ماتا اور تو میرا بیٹا ہے۔

دوہا

پاچھے ٹھاڑے سنت سب نند شیام کی بات	لینھو گود اُٹھائے ہنس سندر سانوں گات

کیشو مورت یہ بات اپنی ماتا سے سُنکر خوش ہوگئے اور پھر لڑکون مین جاکر کھیلنے لگے جب کبھی رات کو موہن پیارے باہر کھیلنے کی اِچھا کرتے تھے تب جسودا جی اُن سے کہتی تھیں کہ باہر مت جاؤ وہان ہوّا کاٹ کھاتا ہے۔

دوہا

روپ دیکھ جاکے نہیں بدھ ہرانت نرپاے	ہاؤ سون ڈرواے تہہ جسمت رکھت سُولے

پھر نند جی نے موہن پیارے کا مونڈن اور کن چھیدن کر کے براہمن اور اپنے ذات بھائیون کو بھوجن کرایا جب شیام سندر کو پانچوان برس لگا تب گوال بالون کے ساتھ برج گوکل کی گلیون مین کھیلنے لگے۔

دوہا

جاکے گن گن اگرات نگم نہ پاوت اور	سو برج کھیلت گوال سنگ بندھے پریم کی ڈور

سورٹھہ

کھیلنے بھئی ابیر جننی ٹیرت شیام کو	آوہ دھام سبیر سانجھ سے نہین کھیلئے

اے راجہ سب برجبالا شیام اور بلرام کے روپ پر موہت ہوکر یہ اِچھا رکھتی تھین کہ وہ کسی طرح ہمارے گھر آوین تو ہم اُن کا درشن پاکر اپنی آنکھین ٹھنڈھی کیا کرین اس لئے شیام سندر انترجامی سب کی اِچھا پوری کرنے والے گوال بالون سمیت اُن کے گھر جانے لگے اور گوپیان بڑی خوشی سے دہی اور ماکھن کھلا کر اُن کا

آدر سنمان کرنے لگین اور جو برجبالا گھر پر نہین رہتی تھی اُس کے خالی گھر مین بیدھڑک گھسکر دہی اور دودھ اور ماکھن اُس کا گوال بال اور بندرون کو کھلا کر آپ بھی کھاتے تھے جب سب کا پیٹ گورس کھاتے کھاتے بھرجاتا تھا تب دہی آدک پرتھوی پر گرا کر ہانڈی اور مٹکی توڑ کر کہتے تھے کہ یہ کیسا دہی اور دودھ پڑا ہے جس کو کوئی نہین کھاتا یہ اُپدرو دیکھکر گوپیان بہت منع کرتی تھین تسپر بھی شیام سُندر نہین مانتے تھے تب برجبالا ماکھن چور اُنکا نام دھرکر ہنسی سے پکارتی تھیں ۔

دوہا

ماکھن پربھ گن دیکھ کے گوپن کیو اُپاے ۔ دودھ دہی ماکھن ہی راکھیں دور دُراے

جب گوپیان دہی آدک چھینکے پر رکھنے لگین جس مین شری کرشن جی کا ہاتھ نہ پہونچے تب شری کرشن جی نے یہ تدبیر نکالی کہ پہلے اوکھلی پر پیڑھا رکھکر پھر اُس کے اوپر ایک لڑکے کو کھڑا کر دیتے تھے اور اُس کے کندھے پر آپ چڑھ کر چھینکے پر سے دودھ اور ماکھن اُتار کر کھا جاتے تھے جب یہ تدبیر کرنے پر بھی بہت اونچے رہنے سے سب برتن نہین اُترتے تھے تب مرلی منوہر مُرلی ہر اور لاٹھی سے اُس ہانڈی مین چھید کر کے دہی آدک انجلی مین روک کر کھاتے اور لٹاتے تھے ۔

جب کوئی گوپی یہ حال اُنکا دیکھکر گالیان دیتی ہوئی پاس آتی تب موہنی روپ کو دیکھتے ہی ہنس دیتی تھی اور گوپیان ماکھن دینے کے لالچ سے تالی بجا کر شیام سندر کو نچاتی تھیں ۔

کبت

سنکر سے سُرجاہ جپین چترانن دھیانن دھرم بڑھا وین
نیک ہیئے مین جو آوت ہی رس کھان مہا جڑ موڑھ کہاوین
جا پر سُندر دیو بُدھو نہین وارت پُران ابار لگاوین
تاہ اہیر کی چھو ہریان چھچھیان بھر چھاچھ کو ناچ نچاوین

دوہا

گورس کو چھکو لگیو دن پرت آوے لال ۔ جسندہ دین اُراہنو آوین سب برجبال

کبھی کبھی گوپیان جسودا جی کے پاس جا کر کہتی تھیں کہ شری کرشن تمھارے بیٹے نے ہمارا دودھ اور دہی آدک چُرا کر کھالیا اور دوسرے لڑکون اور بندرون کو کھلا کر ہماری مٹکی توڑ ڈالی ہم لوگ بہت چھپا چھپا کر اپنا دودھ اور ماکھن رکھتی ہین تسپر بھی اُس کے ہاتھ سے نہین بچتا کہان تک تمھارا لحاظ کرین جو آپ کھا جاوے تو ہم کو سنتوکھ ہو پر وہ تو دوسرے گوال بالون اور بندرون کو کھلا کر لٹا دیتا ہے اور ہماری رسوئیں اور پوجا کا مکان کل اور موتر کر کے خراب کر دیتا ہے تم اپنے کنھیا کو منع کرو تب جسودا جی سے شری کرشن جی بڑی غریبی سے کہتے تھے کہ اے ماتا یہ سب گوپیان مجھکو جھوٹھا کلنک لگاتی ہیں نہین معلوم کون گوال بال انکا دہی

اور دودھ کھا گیا ہوگا سیدھا نام میرا ہی انھون نے سیکھ پایا ہے جو ہر روز آکر تم سے میری چغلی کھاتی ہین بھلا تم یہ بچاروکہ مین نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھون سے کس طرح چھینکے پر کی چیز اُتار لی ہوگی۔

دوہا

مین اپنو گھر چھانڑکے کہون کہون نہ جات	آسے سبے یہ سندری برتھا کہت اٹھ پات

اے ماتا یہ سب برجبالا مجھکو جمنا کنارے اور گلی کوچون مین سے اپنے گھر زبردستی پکڑ لیجاتی ہین اور اُن مین کوئی میرا منھ چومتی ہے اور کوئی میرا کپڑا کھینچتی ہے کوئی میری ٹوپی اُتار لیتی ہے کوئی میرے گال مین مکا مار کرکہتی ہی کہ تو ناچ اے ماتا یہ گوپیان مجھ کو بڑا دُکھ دیتی ہین تم گانون چھوڑ کر کہین دوسری جگہ چل کر بسو ایسی میٹھی میٹھی باتین موہن پیارے کی سُنکر جسودا جی نے گوپیون کے کہنے کو سچ نہین مانا۔

دوہا

ماکھن پر بھُج اُٹھائے کے مات لیو اُرلائے	گوپین سون ہنستی کری رہین سبھے سرنائے

اسی طرح سب برجبالا اُرھنا دیتے وقت نندلال جی کی انوکھی باتین سُنکر خوشی اپنے اپنے گھر چلی آتی تھین اور موہن پیارے نے نند اور جسودا کے سمجھاتے پر بھی دہی اور ماکھن کی چوری کرنا نہین چھوڑا اور اندھیرے گھر مین بھی اپنے چندر مکھی پر کاش سے ماکھن آدک ڈھونڈھکر کھا جاتے تھے اور جسودا جی اُرھنا دیتے وقت گوپیون سے کہتی تھین کہ یہ کام شیام سندر کا نہین ہے بھلا تمھین نیاؤ کرو کہ اس چھوٹے لڑکے کا ہاتھ اونچے چھینکے پر کس طرح پہونچا ہوگا کسی دوسرے گوال کا یہ کام ہے تم لوگ جھوٹھا کلنک میرے پران پیارے کو لگاتی ہو جتنا تمھارا گورس آدک گیا ہو میرے یہان سے لے جاؤ۔

دوہا

جھوٹھو دوش بنائے کے نت اُٹھ آوت پرات	سنکو بولت لاج تج پھیر بناوت بات

جو تم لوگ سچی ہو تو چراتے وقت اس کو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ یہ بات سُنکر سب برج بالا اپنے اپنے گھر چلی گئین۔

دوہا

گھر گھر پڑگئی یہ بات یہ سکھا بر ند لیے ساتھ (جاعت)	ماکھن چوری کھات ہین نندسون برج ناتھ

سورٹھہ

سب کے من ابھلاکھ چوری پکڑن پائیے	دھرے ماکھن راکھ ہی دھیان سبکے پیئے

اے راجہ جب کوئی برجبالا چوری کرتے وقت پہونچکر نندلال جی سے کہتی تھی کہ تم نے میرے سونے گھر مین آکر ماکھن اور دہی کی مٹکی مین کیون ہاتھ ڈالا تب موہن پیارے اُس کو جواب دیتے تھے کہ مین دُھوکے سے اپنا گھر جان کر یہان چلا آیا اور دہی مین چینٹی پڑگئی تھی اُس کو نکالتا ہون اور جو کوئی برج بالا دہی وغیرہ کھاتے وقت آکر کہتی تھی کہ اے ماکھن چور تو ہمارا دہی کیون کھاتا ہے تب موہن پیارے اُس گوپی کو اپنی

آنکھ کے اشارے سے پاس بلا کر دہی اور دودھ منھ مین لئے رہتے تھے اُس کے منھ اور آنکھون پر کلّا کر دیتے تھے جب تک وہ اپنی آنکھ اور منھ پوچھتی تھی تب تک آپ بھاگ کر اپنے گھر چلے آتے تھے اور جسوداجی اُن کو ہر روز سمجھایا کرتی تھین کہ اے بیٹا نولا کھ گئو میرے یہان دودھ دہی دینے والی ہین جتنا دودھ اور ماکھن تھارا مَن چاہے کھایا اور لٹایا کرو کسی دوسرے کے گھر ماکھن اور دہی وغیرہ چرانے مت جاؤ سب گاؤن والے مجھکو کہتے ہین کہ تو اپنے بیٹے کو کھانا نہیں دیتی ہے اسی سے وہ سب کے گھر ماکھن اور دہی چرا کر کھاتا ہے جب گوکل باسی تمکو ماکھن چور کہکر پکارتے ہین تب مارے شرم کے مجھ سے اپنا منھ کسی کو دکھلایا نہین جاتا جب یہ سب گوالن ہاٹ بازار کی دودھ دہی بیچنے والی ہر روز آکر تمھارا اُرھنا مجھے دیتی ہین تب مین مارے لاج کے ڈوب جاتی ہون نندجی یہ حال سنکر تمکو مارین گے

	سورٹھ	
بڑے باپ کے پوت چور نام راکھیو جگت		انکیجیو پوت سپوت نام دھراوت باپ کو

یہ سنکر موہن پیارے بولے کہ اے ماتا اب مین گوالنون کے گھر نہ جاؤن گا ایسا کہنے پر بھی اُنھون نے کبھی آدک چرا کر کھانا نہین چھوڑا تب سب گوپیون نے آپس مین یہ صلاح کی کہ ایکدن ماکھن چور کو دہی سمیت پکڑ کر جسودا کے پاس لیجانا چاہئیے ایک دن موہن پیارے کسی برجبالا کے گھر مین جا کر ماکھن آدک چرا کر کھاتے تھے جب کئی گوپیون نے ملکر اُن کو پکڑ لیا اور اُن کے ساتھی گوال بال وہان سے بھاگ گئے تب گوپیان شیام سُندر کو پکڑ کر جسودا جی کے پاس لے چلین اُس وقت شری کرشن جی نے اپنی مایا سے ایسا چھل کیا کہ جو گوپی ہاتھ پکڑے جاتی تھی اُسی کے پُرش کا ہاتھ ماکھن منھ مین لگا کر اُس کو پکڑا دیا اور آپ وہان سے انتردھیان ہو کر گوال بالون مین کھیلنے لگے اور اُس گوپی نے کرشن بھگوان کی مایا سے یہ بھید نہین جانا مین اپنے پَت کا ہاتھ پکڑے لئے جاتی ہون اور اس کی ساتھ والی گوپیون نے بھی اُس کو نہین پہچانا اور اُس برجبالا نے گوپیون سمیت نندرانی کے پاس جا کر کہا کہ نندلال جی سے برج گوکل کا گورس نہین بچتا ہمیشہ ہمارا دہی اور ماکھن چرا کر کھا جاتے ہین جب دہی کھاتے وقت انکو کوئی پکڑ لیتا ہے تب وہ کہتے ہین کہ تم نے زبردستی میرے منھ مین دہی لگا دیا ہے اُن کے مارے کوئی بچھڑا بندھا رہنے نہین پاتا کھول دیا کرتے ہین ان مین بڑے بڑے چرتر بھرے ہین سواے ماکھن اور دہی چرانے کے ہماری انگیا بھی پھاڑ ڈالی ہے ان کو تم لڑکا مت سمجھو ہم لوگون کو انکا حال کہتے ہوے شرم لگتی ہے ۔

	دوہا	
کرت پھرت اُتپات اتِ سب برج گھر گھر جاے		نت اُٹھ کھیلت بھاگ سی گر بادت نہ لجاے ۱

اور جب ہم لوگ اُرھنا دینے کے واسطے آتی ہین تب تم بھی ہمین جھوٹھی بناتی ہو دیکھو آج ہم ماکھن چور کو ماکھن چراتے اور کھاتے پکڑ کر تمھارے پاس لائی ہین جب گوپیان اسی طرح کا بہت سا اُرھنا دے چکین تب جسوداجی بولین

کہ میرا موہن پیارا کہان ہے اے بہن تم کسے پکڑ لائی ہو ٹک اپنے چور کا منھ تو دیکھو سب جھوٹھ اور سچ تمہارا کھل جائے گا
میرا کنھیا تو کل سے گھر کے باہر بھی نہین نکلا یہ بات سن کر جیسے اُس گوپی نے جو ہاتھ پکڑے تھی اپنے سوامی کا مُنھ دیکھا
تب اپنا پٹ دکھلائی دیا یہ حال دیکھتے ہی اُس نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور شرمندہ ہو کر ہنسنے لگی تب جسوداجی
نے سچی ہو کر گوپیون سے کہا کہ میرے لڑکے کو تم لوگ جھوٹھ چوری لگاتی ہو میرا کنھیا پانچ برس کا چوری کرنے کے
لائق نہین ہے تم میرے پران پیارے سے مت بولا کرو یہ بات گوپیون سے کہکر جسوداجی نے موہن پیارے
سے کہا کہ اے بیٹا تو میرے منع کرنے سے بھی چوری کرنا نہین چھوڑتا۔

دوہا

سُن سُن لاجن مرت مین تو نہین مانت بات	اب تو ہے رانکھون باندھ کے جانی تیری گھات

سورٹھا

مو پہ لیجئے شیام دودھ ماکھن میوہ مدھر	سب کچھ تیرے دھام گھر جائے بلائے تو

یہ بات سنکر موہن پیارے نے تتلا کر کہا کہ اے ماتا تم ان لوگون کے کہنے کا بشواس مت کرو یہ سب میرے پیچھے
پیچھے پھرا کرتی ہین کبھی مجھکو دودھ اور دہی کے برتن اور کبھی بچھڑا پکڑا کر اپنے گھر کا کام مجھ سے کراتی ہین اور میری
جھوٹھی چغلی آکر تم سے کھاتی ہین یہ میٹھی بات سُن کر سب برجبالا شیام سُندر کا مُنھ دیکھتی ہوئی اپنے اپنے گھر چلی
گئین پھر ایک دن شیام سندر کسی برجبالا کے گھر ماکھن آدک چُرانے گئے اُس وقت وہ گوپی چارپائی پر سوتی تھی
نندلال جی نے اُس برجبالا کی چوٹی چارپائی سے باندھ دی اور اُس کا ماکھن اور دہی گوال بالون کے ساتھ آنند سے
کھایا اور دودھ دہی کے برتن اور ایک مٹکا گھی کا جو بہت دنون کا اُس کے گھر مین رکھا تھا توڑ ڈالا جب وہ گوپی
برتنون کا کھٹکا سُنکر چلائی تب اڑوس پڑوس کی گوپیون نے دوڑ کر نندلال جی کو پکڑ لیا اور جسوداجی کے پاس
لے جا کر کہا۔

دوہا

دہی اُرہو نت کو ست کرن کے کاج	مین گہہ لائی شیام کو بانہہ پکڑ کے آج

اے راجہ اُس دن گوپیون نے سچی بن کر جسوداجی سے کہا کہ اپنے بیٹے کے گن دیکھو کہ میرے برتن توڑ ڈالے
اور میری چوٹی چارپائی سے باندھ کر سب ماکھن اور دہی چُرا کر کھا لیا اور ہم لوگون کا کپڑا کھینچکر ننگی کر دیتا ہے
اس کے مارے راستہ چلنے نہین پاتی ہین یہ بات سُنکر جسوداجی بولین۔

کبت

پیارے کی کو سُن سُن کسکی کلیجے مانہہ جیون ہے میرو کانھ کہا کر آیو ہے
مو سون کہو کو تک کچھ کہو نا نہہ بالک شون کیتو ڈکھ دیکھ دیکھ کیسے کر پایو ہے
ماکھن کو ماٹے دوارے پر بیٹھے ٹول ٹول لیو ری جا کو جیتو کھایو ہے

کورس کے کاج گوالی گو دھو پیارت ہون کا رہی ست دیو مو گربہنی کو جا یو ہے

جب جسودا جی کو گوپیون کی بات سچ معلوم ہوئی تب شیام سُندر پر کرودھ کرکے کہا کہ تونے اچھا چلن چوری کرنے کا سیکھا ہے اے بیٹا مین نے تجھکو بار بار سمجھایا لیکن تو میرا کہنا نہین مانتا اب مین تجھکو باندھکر گھر مین بیٹھال رکھونگی یہ بات سن کر شیام سُندر نے کہا کہ اے میا یہ گوپی مجھکو زبردستی پکڑ کر اپنے گھر لے گئی اور اس نے مجھ سے اپنے گھر کا کام کرایا اب جھوٹھا کلنک لگا کر اُرہنا دینے آئی ہے یہ بات موہن پیارے کی سُنکر جسودا جی ہنسنے لگین اور سب گوپیان اپنے اپنے گھر چلی گئین اے راجہ پریچھیت اسی طرح شیام سُندر نئی نئی لیلا کرکے اپنی ما تا اور پتا اور برجباریون کو سُکھ دیتے تھے جو کبھی پت آٹھون پہر دودھ کے سمدر مین رہتے ہین وہ پریم کے بس ہو کر گوپیون کا دہی چُرا کر کھاتے تھے۔

دوہا

بشو بھرن پوکھن کرن کلپ تر ور نام	سو دُدھ چوری کرت ہین پریم بس سُکھ دھام
دھن برجباسی دھن برج دھن برج کی گاے	جنکو ماکھن چور ہر نت اُٹھ گھر گھر کھاے

دیکھو جن پربرھم پرمیشور کے چرنون کا دھیان برھما جی اور مہادیو جی آدک دیوتا آٹھون پہر اپنے ہردے مین کرتے ہین اور جلدی اُنکا درشن نہین پاتے اُنکو برج کی آہیریان بانہہ پکڑ کر جسودا جی کے پاس لیجاتی تھین اُنکی لیلا اور بھید کو کوئی نہین جان سکتا اتنی کتھا سنکر راجہ پریچھیت نے پوچھا کہ اے سوامی نند اور جسوداجی نے کون ایسا تپ کیا تھا جس کے پھل سے پربرھم پرمیشور اُن کے بیٹے کہلائے اور اُن کو بال لیلا کر ایسا سُکھ دیا اور یہ بات بسدیوا اور دیوکی جی کو نصیب نہین ہوئی شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھیت پچھلے جنم مین نندجی درون نام بسدیوتا تھے اور جسوداجی دھرا نام اُن کی استری تھین دونون نے برھما کی آگیا سے پرمیشور کا تپ بہت دن تک کیا تب نارائن جی نے پرسن ہو کر برھما جی سے کہا کہ تم ان کو درشن دے کر جو بردان مانگین دو جب برھما جی اُن کو درشن دے کر کہا تم کو جو کچھ اچھا ہو وہ بردان مانگو تب اُنھون نے ڈنڈوت کرکے بنے کیا کہ ہم کو پرمیشور کی بھکت ملے برھما جی بولے کہ تم کو ایسی بھکت پرمیشور کی ہوگی جو دوسرے کو ملنا کٹھن ہے تم لوگ برج گوکل مین جا کر آدمی کا تن رکھو پربرھم پرمیشو بھگون اوتار لیکر تم کو اپنی بال لیلا کا سُکھ دکھاوینگے اُسی بردان کے پرتاپ سے دُرُون نے نندجی کا اور دھرا نے جسوداجی کا جنم لیکر پرمیشور کی بال لیلا کا سُکھ دیکھا تھا۔

آدھیاے نوان

باندھنا جسوداجی کا شیام سُندر کو اوکھل سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھیت ایک دن پرات سمے جسوداجی گوپیون سمیت اپنے گھر مین دہی

تھی تھین متھانی کی آواز جو بادل کی طرح گرجتی تھی سُنکر موہن پیارے نیند سے جاگے اور میا میا کرکے رونے اور پکارنے لگے جب متھانی کی زیادہ آواز ہونے سے اُن کا رونا کسی نے نہیں سُنا تب وہ آپ اُٹھکر رونی صورت بنائے ہوئے جسودا جی کے پاس جاکر تتلا کر بولے کہ اے میا تو پکارنے پر بھی مجھکو کلیوا دینے نہیں آئی تجھکو اب تک گھر کے کام سے چھٹی نہیں ملی ایسا کہکر نند لال جی نے جسودا جی کی متھانی پکڑ لی اور مٹکی مین سے ماکھن نکال نکال کر پھینکنے لگے نند رانی جھنجھلا کر بولی کہ اے بیٹا تو نے یہ کیا چلن نکالا ہے چل اُٹھ تجھے کلیوا دون یہ سُنکر نند لال جی نے کہا کہ پہلے تو نے کلیوا کیون نہین دیا اب میری بلاے کلیوا لے جب جسودا جی نے شیام سندر کو پھُسلا کر گود مین اُٹھا لیا اور منھ چوم کر ماکھن روٹی کھانے کو دیا تب موہن پیارے خوش ہوکر کھانے لگے اور جسودا جی آنچل کی اوٹ کرکے کھلانے لگین اور شیام سندر اپنی ماتا کے جڑاؤ گہنے مین اپنا منھ دیکھکر خوش ہوتے تھے اور جسودا جی بڑے پریم سے اُن کو لیے بیٹھی تھین اُس وقت شری کرشن جی نے اپنی مایا سے دودھ جو چولھے پر چڑھا تھا اُبلا دیا جب جسودا جی شری کرشن جی کو گود سے اُتار کر آپ دودھ بچانے چلی گئین تب مرلی منوہر نے کرودھ کرکے من مین کہا کہ دیکھو ماتا نے دودھ کو مجھ سے اچھا جانا جو مجھ کو زمین پر پٹک کر دودھ کو اُتارنے چلی گئی ایسا بچار کر نند لال جی نے برتن توڑ کر سب دہی اور مٹھا گرا دیا اور ماکھن بھری مٹکی لیکر آپ گوال بالون مین چلے گئے اور ایک اوکھلی جو وہان اوندھی پڑی تھی اُس پر بیٹھ گئے تب اُن کے ساتھی لڑکون نے کہا کہ تم ہمیشہ ہمارے گھر کا ماکھن اور دہی کھایا کرتے تھے آج اپنے گھر کا ہمین بھی تو کھلاؤ یہ بات سُنکر شیام سندر خوش ہوئے اور اپنے چارون طرف سب کو بٹھال کر ماکھن بانٹ بانٹ کر کھانے لگے جب جسودا جی نے آکر آنگن مین دہی اور مٹھے کی کیچڑ دیکھی تب چھڑی ہاتھ مین لیکر جہان شیام سندر ماکھن کھا رہے تھے وہان جا پہونچی جسودا جی کو کرودھ مین آتے دیکھکر شری کرشن جی گوال بالون سے بھاگ چلے اور جسودا جی اُنکے پیچھے دوڑین۔

دوہا

آگے سُندر شیام گھن پاچھے جسمت مائے	دامن جسودا دوڑی پھرے ہر نہین پکڑو جائے

جب شیام سندر پکڑائی نہین دیے تب جسودا جی بہت سی گوپیون کو ساتھ لیکر شیام سندر کو پکڑنے کے واسطے دوڑین تسپر بھی وہ ہاتھ نہین آئے اے راجہ جس پربرہم پرمیشور نے اپنے دو یگ مین چودھون لوک ناپ لیے تھے کس کو سامرتھ ہے کہ اُن کو پکڑ سکے جب جسودا آدک سب برجبالا دوڑتے دوڑتے تھک گئین اور شیام سندر کے بدن تک بھی کسی کا ہاتھ نہ پہونچا تب دینا ناتھ بھگت آدھین اپنی ماتا کو تھکی دیکھکر اپنی اچھا سے آپ ماتا کے پاس آکر کھڑے ہوگئے تب جسودا جی نے اُن کو پکڑ لیا اور کرودھ کرکے شری کرشن جی کو باندھنے کے واسطے رسی منگا کر کہا کہ مین تجھکو سمجھاتے سمجھاتے ہار گئی لیکن تو نے ماکھن اور دہی چرا کر کھانا نہین چھوڑا اب تجھکو اُسی اوکھل سے باندھون گی جب یہ کہکر جسودا جی شیام سندر کو رسی سے باندھنے لگین تب گوپیون نے نند رانی سے ہنسکر کہا کہ ہم لوگون کا کہنا تمکو جھوٹھ معلوم ہوتا تھا آج اپنا نقصان

دیکھکر تم کو بھی سچ معلوم ہوا یہ بہت اچھی بات ہے جو ماکھن چور کو باندھتی ہو جب جسُودا جی شری کرشن جی کو باندھکر
رسّی مین گرہ دینے لگین تب کرشن بھگوان کی مایا سے دو انگل رسّی چھوٹی ہو گئی اُس وقت جسودا جی نے گوپیون سے
رسّی لانے کے واسطے کہا یہ بات سُنکر برجبالا ہنسکر کہنے لگین کہ اُنھون نے ماکھن اور دہی بہت چُرچُرا کر کھایا ہے
اُنکے باندھنے کو رسّی ہم لاتی ہین جب گوپیان اپنے اپنے گھر سے رسّی لائین اور جسُودا جی سب رسّیون مین
گانٹھ دے کر ماکھن چور کو باندھنے لگین تب بھی کرشن بھگوان کی اچھا سے گانٹھ دیتے وقت وہ رسّی بھی چھوٹی ہو گئی
یہ مہما شیام سندر کی دیکھکر سب کو آشچرج معلوم ہوا جب رسّی پوری نہ ہونے سے جسُودا آدک سب گوپیان ہار
مان گئین تب شیام سندر اپنی اچھا سے ایک چھوٹی رسّی مین بندھ گئے تب جسودا جی نے مارے غصّہ کے اُس رسّی
مین گانٹھ دے کر اوکھل سے باندھ دیا اور سب برجبالا یون کو سوگند دھرا کر کہا کہ کوئی اس کو مت کھولنا اور اسی
طرح بیکنٹھ ناتھ کو بندھا ہوا چھوڑ کر جسُودا جی اپنے گھر کا کام کاج کرنے لگین۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے
کہ اے راجہ پریکھت جس پربرہم پرمیشور کا درشن برھما جی کو بھی جلدی دھیان مین نہین ملتا وہ ایسے بھکت
کے بس رہتے ہین کہ رسّی مین بندھ گئے اور ایسی مایا پرمیشور کی زبردست ہے کہ جسُودا جی نے دو مرتبہ اُنکے
منھ مین تینون لوک کا بیوہار دیکھا تسپر بھی اُن کو نہ پہچان کر اوکھل سے باندھ دیا۔

دوہا

آپ بندھاوت پریم بس بھکتن چھوٹت پھند	کہت بید بانی بدت بھکت بچھل نند نند

اے راجہ پہلے جو گوپیان شیام سندر کو باندھتے وقت ہنستی تھین جسُودا جی کے پیچھے اُن سب گوپیون نے
موہن پیارے کو جب بندھے ہوئے اور اُداس دیکھا تب سب برجبالا اُن کے پریم مین رو کر اس طرح
پچھتانے لگین کہ دیکھو ہم لوگون نے کس واسطے رسّی اپنے گھر سے لا دی جو ہمارا پران پیارا باندھا گیا پھر سب
گوپیون نے جسُودا جی کے پاس جا کر کہا کہ تم نے ماکھن اور دہی کھانے اور لٹانے کے کارن شیام سُندر کو
باندھا ہے ہم سے اپرادھ ہوا جو تم کو آکر اُرہنا دیا اب ہمارے اوپر دیا کر کے انکو کھول دو

دوہا

بار بار دیکھت بدن ہچکن روت شیام	بجرہ سے تیرو ہیو کٹھن اہو نند بام

یہ بات سُنکر جسُودا جی نے جھنجھلا کر کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ اب جھوٹھا پیار دکھلانے آئی ہو
ہر روز تمھین لوگ اُرہنا دینے کو آیا کرتی تھین جب جسُودا جی نے گوپیون کا کہنا نہین مانا تب برجبالا اُداس ہو کر
دہی ہوئی اپنے اپنے گھر چلی گئین اُس وقت ایک لڑکے نے جا کر بلرام جی سے کہا کہ جسُودا امیا نے شیام سُندر
کو اوکھل سے باندھا ہے اور وہ بیٹھے رو رہے ہین سو دیکھو رہی یہ بات سُن کر دوڑے گئے اور اپنے بھائی
کو بندھے دیکھتے ہی رو کر کہا کہ اے بھائی مین تم کو ہر روز سمجھاتا تھا کہ گوپیون کے گھر ماکھن چُرانے مت جایا
کرو نہین تو ماتا مارے گی تم نے ہمارا کہنا نہین مانا اب مین تمھارے چھڑانے کے واسطے جسُودا امیا کے پاس

جاتا ہون ایسا کہہ کر بلرام جی جسودا جی کے پاس گئے اور اُن سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ماتا میرے بھائی کو چھوڑ دے
اُس کے بدلے چاہیے مجھے باندھ رکھو نہ معلوم تیرے کون جنم کے تپ کرنے سے یہ سنسار مین جنم لے کر تجھے
بال لیلا کا سُکھ دکھلاتے ہین اور تو نے انکو نہین پہچان کر گورس کے نقصان کے بدلے باندھا ہے۔

دوہا

چھوڑ تو تنک جو اور کوؤ آج دیکھتون سوے	تو جننی کچھ بس نہین جو کچھ کرے سو ہوے

یہ بات سنکر جسودا جی بولین کہ اے بلرام میری بات سنو آج سبھی کنھیا کو اچھی طرح سزا دینے دو مین نے اسکو
بہت سمجھایا تسپر بھی اُس نے گوپیون کے جا کر ماکھن اور دہی چرانا نہین چھوڑا برجناریون نے اس کا نام ماکھن چور
رکھا ہے بھلا تمھین بتلاؤ کہ میرے گھر اُس کو کون چیز کھانے کو نہین ملتی ہے جو وہ پرائے گھر دہی اور ماکھن چرا کر کھاتا
ہے اور میرا کچھ کہنا نہین مانتا جب گوپیان آ آ کر سبھی مجھے اُرہنا دیتی ہین تب مین مارے لاج کے ڈوب جاتی ہون اور
یہ سب جگہ جا کر دھوم مچاتا ہے گھر مین ایک ساعت نہین بیٹھتا ہے اس لیے مین نے آج اُس کو دھمکا کے لیے
باندھا ہے تسپر تم کہتے ہو کہ مجھکو دودھ اور ماکھن کنہیا سے بہت پیارا ہے یہ بات سنکر بلرام جی نے کہا کہ اے
ماتا تجھے چھوڑ کر کس سے کہون دوسرا میرے من کا رکھنے والا کون ہے اور اے میا گوپیان جھوٹھا اُرہنا موہن
پیارے کا تجھکو دیتی ہین سب گوپیان شیام سے پریت رکھکر اُن کو دیکھنے کے واسطے اُرہنا دینے کے بہانے
سے تیرے پاس آتی ہین۔

دوہا

دودھ ماکھن سب کانھ کو کانھے کی سب گاے	موہو کو بل کانھ کو تو نہین جانت ماے

یہ بات سن کر جسودا جی نے کہا کہ تم دونون بھائیون کی صلاح ہے جب بلرام جی کے کہنے پر بھی جسودا میا
نے موہن پیارے کو نہین چھوڑا تب بلدیو جی اچھا شیام سُندر کی اسی طرح برجان کو شری کرشن جی کے پاس آئے
اور رہنسکر اُنسے کہا کہ آپ کی لیلا سواے آپ کے دوسرا کون جان سکتا ہے۔

چوپائی

کو تم چھورن باندھن ہارا	تم چھورت باندھت سنسارا

اے بھائی تم جسودا میا کی بھکت سے اُن کے ہاتھ بس گئے ہو تم دیتون کے مارنے اور بھکتون کے
دُکھ چھڑانے والے مُکھی پت ہو کر ہمیشہ بھکت کے بس رہتے ہو اس کارن تمھارا کچھ بس بھکتون پر نہین چلتا

چوپائی

بھکتن کے بس رہت سدائی	تا ہی تے کچھ ہو نہ بسائی

ایسا کہکر بلرام جی وہان سے چلے آئے تب شیام سُندر نے بچار کیا کہ نل کو برادر من گریو نام دو بیٹے کبیر
دیوتا کے نارد مُن کے شاپ دینے سے نند جی کے دروازے پر درخت ہو کر کھڑے ہین اور یہان اُسکا

جُملا اور ارجن مشہور رہے اُن کو شاپ سے چھڑا کر اپنا درشن دینا چاہیئے اُنھین کے اُدھار کرنے کے واسطے تو مین نے اپنی باندھ بندھوائی ہے ۔

دوہا		
برجباسی پربھ بھگت ہت آپ بندھایو دام	تاہی دن تے پرگٹ بھیو دامودر اس نام	

ادھیاے دسوان

اُدھار کرنا شیام سُندر کا نل کوبر اور منِ گریو کو

راجہ پریچھیت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے کہا کہ اے مہاراج آپ بدھ پور یک حال دونون درختون کا برنن کیجیے کہ کس واسطے ناردجی نے اُن کو شاپ دیا تھا شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پچھلے جنم مین نل کوبر اور منِ گریو دو بیٹے کُبیر دیوتا کے شری مہادیوجی کی بھگت کرنے سے دولتمند ہو کر کیلاس پہاڑ پر رہتے تھے ایک دن وہ دونون اپنی اپنی استریون کو ساتھ لیکر بن بہار کرنے گئے جب وہان مدرا پی کر متوالے ہوئے تب استریون سمیت ننگے ہو کر گنگاجی مین جل بہار کرنے لگے اور اُس وقت اچانک ناردجی وہان آپہونچے تب اُنکی استریان ناردمُن کو دیکھتے ہی بہت شرمندہ ہو کر اپنا اپنا کپڑا پہنے لگین اور وہ دونون متوالے جوانی کے غرور سے اندھے بن کر اُسی طرح کھڑے رہے اور دولت کے غرور سے اُنھون نے ناردجی کو ڈنڈوت بھی نہین کی اور اُن کو ناردجی کا آنا بُرا معلوم ہوا یہ حال دیکھکر ناردمن نے اپنے مَن مین کہا کہ دیکھو ان کو دولت کا گھمنڈ ہوا اس لیے کام اور کرودھ کے بس ہو کر اُس کو اچھا جانتے ہین اور کسی کو کچھ نہین سمجھتے اور آدمی دولت پانے سے پراستری گمن اور جیو ہنسا کرکے جُوا کھیلتا ہے اور اپنے شریر کو ہمیشہ امر جان کر یہ نہین سمجھتا کہ ایک دن ضرور اس کا ناش ہو جائے گا اور مرنے کے پیچھے اُس بدن کو پڑے رہنے سے کُتے اور کیڑے کھا جائینگے اور جلانے سے راکھ ہو جاوے گا اس لیے دھن وان آدمی کو اچھے اور بُرے کا بچار رکھنا چاہیئے اور غریب آدمی کو غرور نہین ہوتا ہے اُس کو کیول پیٹ بھرنے سے کام رہتا ہے اور کنگال لوگ پرمیشور کے بھگت ہوتے ہین اور دھن دولت والے سے ہر بھجن نہیں ہوتا اور اگیانی لوگ اس سنساری جھوٹھی مایا موہ مین پھنس کر اپنا بدن اور دھن اور پریوار کو دیکھکر خوش ہوتے ہین اور گیانی اور ہربھگت لوگ دھن وان اور کنگال ہونے مین بھی دُکھ اور سُکھ کو برابر جانتے ہین ایسا بچار کر اُن دونون کا گھمنڈ توڑنے کے واسطے ناردجی نے یہ شاپ دیا کہ تم دونون بھائی آنولیکے درخت ہو کر سنسار مین رہو تب تمکو دولت کا غرور کرنے اور مدرا پینے کا سواد ملیگا جب کسی کو روگ پیدا ہوتا ہے تب وہ اُس کا دُکھ اُٹھا کر دوسرے کے دُکھ کو اُسی طرح جانتا ہے جس کے پاؤن مین کانٹا چبھتا ہے وہ دوسرے کے کانٹے چبھنے اور درد ہونے کا حال جانتا ہے ۔

چوپائی	جاکے پاؤن نہ جانے بوائی	سو کا جانے پیر پرائی

جب تک آدمی دُکھ نہین پاتا تب تک اُس کو دوسرے کا دُکھ دیکھکر دیا نہیں آتی جوانی اور دھن کی شوبھا دھرم
اور شیل اور لاج ہے وہ تم نے چھوڑ دی اس سلئے تمکو تھوڑے دن ڈنڈ بھوگنا پڑے گا جب اُن دونوں نے
یہ بات سنی تب اُن کو اپنی دیہہ اور دھن کا غرور ٹوٹ گیا اور دونون بھائی دوڑ کر نارد جی کے چرنوں پر گرے
اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اس شاپ سے ہمارا ادھار کب ہو گا نارد مُن نے کہا کہ جب شری کرشن پرتھوی
کا بوجھ اُتارنے کے واسطے متھرا پُری مین جنم لیکر نند اور جسودا جی کے گھر بال لیلا کرین گے تب تمھارا اُدھار ہو گا

دوہا

موُ درشن کو گن مُرس سمجھے کیون نہ بچار | کرشن درس تم پاے کے ہوہو تب اُدھار

اے راجہ پریکھیت اُسی شاپ سے وہ دونون گوکل مین آکر جملا ارجن نام آنولے کے درخت ہوئے تھے
اُسوقت شری کرشن جی اُن کا شاپ یاد کرکے اوکھل کو گھسیٹتے ہوئے اُن درختون کے پاس چلے آئے اور
دونون درختون کے بیچ میں اوکھل اُڑا کر ایسا جھٹکا دیا کہ وہ دونون جڑ سے اُکھڑ گئے اور اُن درختون کے گرنے
سے بڑی آواز آئی اور اُن کی جڑ سے دو پُرش بہت سُندر اور تیجوان پرگٹ ہوئے جب موہن پیارے نے اپنے
چتُربھجی روپ کا درشن دیا تب دونون بھائیون نے اُس موہنی روپ کو ڈنڈوت اور پرکرما کرکے ہاتھ جوڑ کر
بنے کیا کہ اے دینا ناتھ سوائے آپکے اور کون ہم ایسے ادھرمیون کی سُدھ لے آپ جنم اور مرن سے رہت ہو کر کیول ہر بھکتون کو سُکھ دینے
کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیتے ہیں اور سب سنسار آپکی مایا سے پیدا ہوتا ہے اور برہما آدک دیوتا آپکے چرنوں کا دھیان اپنے
ہردے میں رکھتے ہیں نارد جی نے ہمارے اوپر بڑی کرپا کرکے شاپ دیا تھا جس کارن آپکے چرنونکا درشن ہو کر سب دُکھ ہمارا چھوٹ گیا جسطرح
سورج اور چندرما کی روشنی سے سب چیز دکھائی دیتی ہے اور اندھیرے مین کچھ نہین سُوجھ پڑتا اُسی طرح آپ کا بھجن اور
اسمرن کرنے سے گیان کی آنکھین کھل جاتی ہیں اور جو آدمی آپ سے بمکھ ہین اُن کو اندھا سمجھنا چاہیئے یہ سب اُستت
سنکر کرشن بھگوان بولے کہ نارد مُن نے تم لوگو نکو گوکل مین درخت بنا دیا تھا اُنھین کی کرپا سے تم کو ہمارا درشن ملا اب
جو کچھ تمکو اچھا ہو وہ بردان مانگو ایسی کرپا اپنے اوپر دیکھ کر نل کوبر اور منی گریو نے بنے کیا کہ اے مہا پربھو جب آپکا
درشن ملا تب ہم لوگون کو کسی بات کی اچھا نہیں رہی لیکن اتنا بردان کرپا کرکے دیجئے کہ ہمارے ہردے مین تو دھا
بھکت آپ کی سدا بنی رہے یہ بات سنکر شیام سندر خوش ہوئے اور اچھا ہو ریک اُن کو بردان دے کر بدا کیا تب
دونون بھائی بمان پر بیٹھ کر کُبیر لوک کو چلے گئے۔

ادھیاے گیارھوان

نند جی کا گوکل چھوڑ کر برندا بن مین بسنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھیت جب وہ دونون درخت گر پڑے تب درخت گرنے کی آواز سنکر

جسودھا جی بہت گھبراہٹ سے دوڑی آئین اور جس جگہ شری کرشن جی کو باندھ گئی تھین وہان اُن کو نہین دیکھا تب بہت
گھبرا کر شیام سندر کا نام لے لے کر پکارنے لگین اور نند جی بھی جسودا جی کا چلانا سنکر وہان دوڑے آئے اور جہان دونون
درخت گرے تھے وہان پر کیا دیکھا کہ ان درختون کے بیچ مین نندلال جی اوکھل سے بندھے سکڑے بیٹھے ہین تب نند جی
نے موہن پیارے کو اوکھل سے کھول کر گود مین اُٹھا لیا اور چھاتی سے لگا کر رونے لگے اور جسودا جی پر کرودھ کر کے
کہنے لگے کہ تو نے میرے پران پیارے کو اوکھل سے کیون باندھا تھا آج پرمیشور نے اسکا پران بچایا اُسوقت موہن پیارے
جسودا جی کی طرف کنکھیون سے دیکھکر اپنی آنکھ ملتے جاتے تھے تب جسودا جی نے اُن کو نند جی کی گود سے لے کر اپنی
گلے سے لگا لیا جیسے سانپ اپنا کھویا ہوا من پاوے ویسی خوشی جسودا جی کو ہوئی اور گوپیان موہن پیارے کا
پران بچنے سے بہت خوش ہوئین اور نند اور اپنند آدک وہان اکٹھا ہو کر آپس مین کہنے لگے کہ ایسا پرانا درخت آندھی
آئے بغیر جڑ سے کیونکر اُکھڑ گیا اس بات کا بڑا تعجب معلوم ہوتا ہے تب گوال بالون نے جو سب چرتر دیکھا تھا جیون کا
تیون کہہ سنایا لیکن اُن لڑکون کی بات کوئی بشواس نہ کرکے آپس مین کہنے لگے کہ موہن پیارے سے اتنے بڑے
درخت کیونکر گرے ہون گے دوسرے نے کہا کہ ایسا ہی ہوا ہوگا پرمیشور کی گت پرمیشور جانے دوسرا کون جان سکتا
ہے اسی طرح سب کوئی تعجب کی باتین کرتے ہوئے موہن پیارے کو گھر مین لے آئے اور نند جی نے دان اور دچھنا
براہمنون اور کنگالون کو دے کر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے بیٹا تمکو بھی کوئی آدمی درخت مین سے نکلتے ہوئے دکھلائی
دیا تھا برجناتھ جی نے کہا کہ اے بابا مین نے کچھ نہین دیکھا یہ میٹھی بات سنتے ہی نند جی نے انکو اپنے گلے سے لگا لیا اور
اُن کے بدن مین جو دھول لگی تھی اُسکو پوچھ ڈالا تب نندلال جی بولے۔

سورٹھا

ماکھن لاری مات بھوکھ لگی مُوکو بہت	آج نہ کھایو پرات سُنت بچن جسمت ہنسی

یہ بات سنتے ہی جسودا جی نے ماکھن روٹی اور میوا مٹھائی آدک لادیا اور موہن پیارے نے گوال بالون سمیت
بڑے آنند سے بھوجن کیا جب شری کرشن جی کی برس گانٹھ کا دن آیا تب نند جی نے اپنے ذات بھائیون اور برہمنونکو ادب سے بلاکر
کھلا کر بڑی خوشی منائی اور اُپنند آدک گوالون سے کہا کہ گوکل مین ہمیشہ نت نیا اُتپات اُٹھتا ہے اس لئے دوسرے
استھان پر جہان گھاس اور پانی کا سکھ ہو چل کر بسنا چاہیئے یہ سُنکر اُپنند نے کہا کہ برندابن مین جہان گوبردھن پربت ہے وہان
چل کر رہو تو بہت آرام پاوین گے جب یہ صلاح سب کو بھلی معلوم ہوئی تب دوسرے دن اچھی ساعت مین نند جی
اپنے ذات بھائی گوکل باسی اور گھر کے اسباب سمیت برندابن کو گئے اور سندھیا سمے پہونچکر برندا دیبی کا پوجن کیا
اور خوشی سے وہان رہنے لگے شیام سندر کی کرپا سے سب برندابن پھل اور پھول اور گھاس آدک سے ہرا بھرا
ہو گیا اور سب طرح کے سُندر پنچھی بولنے لگے اور سب لوگ وہان اپنے واسطے اچھے اچھے مکان بنا کر خوشی سے رہنے
لگے اور گئو اور بچھڑے آدک نے وہان چرنیکا بہت سکھ پایا اور سب کوئی نئی نئی لیلا بیکنٹھ ناتھ کی دیکھکر سکھ پاتے تھے

دوہا	سُکھ جسمت اور نند کو کرسنے پکھان	سکل سکھن کی کھان ہرجہان رہے سکھمان

اے راجہ جب برجناتھ جی پانچ برس کے ہوئے تب اُنھون نے نند رانی سے کہا کہ اے میّا مین بھی بچھڑا چرانے جاؤنگا تو بل داؤ بھیا سے کہدے کہ بن مین مجھکو اکیلا نہ چھوڑین تب جسودا جی بولین کہ اے بیٹا بچھڑا چرانے کے تمھارے یہان بہت لڑکے نوکر ہین میری آنکھون کے سامنے سے الگ نہ ہو یہ سُنکر نند لال جی نے کہا کہ جو تو مجھکو بچھڑا چرانے اور کھیلنے کے واسطے جنگل مین نہ جانے دے گی تو مین ماکھن روٹی نہین کھاؤنگا جب جسودا جی کنہیا جی کی ہٹھ کرنے سے ہار گئین تب اچھی ساعت مین براہمنون کو کچھ دان دے کر سب گوال بالون کو بلا کر شیام اور بلرام کو سونپ کر اُن سے کہا کہ تم لوگ بچھڑے چرانے بہت دور مت جانا اور سانجھ ہونے سے پہلے دونون بھائیون کو گھر لے آنا اور اُن کو جنگل مین اکیلے نہ چھوڑ کر اپنے ساتھ لیے رہنا جب اس طرح سمجھا کر شری کرشن اور بلرام کو بچھڑے چرانے کے واسطے بدا کیا تب شیام اور بلرام گوال بالون سمیت جمنا کنارے بچھڑے چرا کر آپس مین کھیلنے لگے۔

دوہا

دیے بچھ بگرائے سب چرین آپنے رنگ ۔ بچھ چراوت نند سُت مل گوالن کے سنگ

سورٹھہ

اُر گُمتن کی مال سیس مکٹ کٹ پیت پیٹ ۔ ہاتھ لکٹیا لال ڈولت گوالن سنگ پربھو

دوہا

ماکھن روٹی اور جل سیتل چھاک بنائے ۔ دیکھو جلدی گوال سنگ جیمت بیٹھ کے بھائے

جب کنس نے سُنا کہ نند آدک گوپ گوکل چھوڑ کر برنداین بسے ہین تب اُس نے بتسا سر کو بُلا کر بنے کر کے شیام سُندر کو مارنے کے واسطے بھیجا جب بتسا سُر بچھڑا روپ بن کر برنداین مین آیا اور جو بچھڑے شیام سُندر چراتے تھے اُن مین وہ بھی مل کر چرنے لگا اور اُس کو دیکھتے ہی سب بچھڑے اِدھر اُدھر بھاگ گئے تب شیام سندر انتر جامی نے اُس کو پہچان کر آنکھ کے اشارے سے بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی یہ راچھس کنس کے بھیجنے سے بچھڑا روپ بن کر ہمرے مارنے کے واسطے آیا ہے جب بتسا سُر اپنی گھات لگائے ہوئے چرتے چرتے شری کرشن جی کے پاس آپہونچا تب موہن پیارے نے اُس کا پچھلا پاؤن پکڑ کر گھمایا اور ایک درخت کی جڑ پر ایسا پٹکا کہ جان اُس کی نکل گئی اُس وقت دیوتون نے شیام سُندر پر پھول برسائے اور گوال بال بولے کہ اے نند لال جی تم نے بہت اچھا کیا جو اس کپٹ روپ راچھس کو مار ڈالا نہین تو یہ ہم سب کو کھا جاتا پھر آپس مین سب خوش ہو کر کھیلنے لگے جب راجہ کنس نے بتسا سُر کے مرنے کا حال سُنا تب سوچ کر کے بکا سُر اُس کے بھائی کو بھیجا وہ بگلا روپ ہو کر برنداین مین آیا اور جمنا کنارے پہاڑ کی صورت بن کر اس گھات مین بیٹھا کہ شری کرشن آوین تو مچھلی کی طرح اُن کو نگل جاؤن اور شیام سُندر نے اُس کو دیکھتے ہی جانا کہ یہ راچھس ہے اور کسی گوال نے نہیں پہچانا جب گوال بالون نے موہن پیارے سے کہا کہ اے بھائی

ہم نے تو کبھی اتنا بڑا بگلا نہین دیکھا تب شیام سُندر بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو ہم اسے مارینگے ایسا کہکر نندلال جی گوال بالون سمیت منع کرنے پر بھی اُس بگلے کے پاس چلے گئے تب وہ شیام سُندر کو اُٹھا کر نگل گیا اور مُنھ اپنا بند کرکے خوش ہوکر من مین کہنے لگا کہ آج مین نے بتساسُر اپنے بھائی کا بدلا لیا اور یہ حال دیکھتے ہی سب گوال بال بیاکل ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ ہم لوگ جسودا جی سے جنھون نے اپنا بیٹا ہمکو سونپ دیا تھا کیا کہینگے اُس وقت بلبھدر جی بھی نہین معلوم کہان پیچھے رہ گئے ہین ایسا کہتے اور روتے ہوئے گوال بال مارے ڈر کے وہان سے بھاگے جب تھوڑی دُور پر بلبھدر جی سے بھینٹ ہوئی تب اُن لڑکون نے بلبھدر جی سے کہا کہ ہمارے منع کرنے پر موہن پیارے بگلے کے پاس چلے گئے اور وہ اُن کو نگل گیا بلبھدر جی بولے کہ تم مت ڈرو نندلال جی اسکو مار کر پھر تم سے آملینگے جب شری کرشن جی نے گوال بالون کو دُکھی دیکھا تب اپنے بدن مین ایسی جوالا یعنی گرمی پیدا کی کہ اُس بگلے کا پیٹ جلنے لگا جب اُس راچھس نے بیاکل ہوکر شیام سُندر کو اُگل دیا تب شری کرشن جی نے ایک پلہ اُس کپٹی بگلے کی چونچ کا پانؤن کے نیچے دبا کر اور دوسرا پلہ چونچ کا ہاتھ سے پکڑ کر چیر ڈالا تب وہ بگلا مر گیا اُس وقت دیوتون نے بڑی خوشی سے باجن بجائے۔

	دوہا	
بکلا اُسر شری کیو ادہم اسر سن تیاگ		سر ہر کھت بر کھت سُمن گگن سہت انراگ

جب مرتے وقت اُس بگلے نے بڑی آواز کی تب بلرام جی نے گوال بالون سے کہا کہ دیکھیو کنہیا نے راچھس کو مار ڈالا چلو ہم لوگ بھی دیکھین جب سب لڑکے اور بلرام جی وہان پر گئے تب نندلال جی نے اپنے سکھا لوگون سے کہا کہ ہم نے چونچ پھاڑ کر اسکو مارا ہے یہ بات سنتے ہی سب گوال بال پرمیشور کو مناکر کہنے لگے کہ آج نندلال جی کا پران نارائن جی نے بچایا اور تینون لوک مین اُن کا مارنے والا کوئی نہین ہے جب سے یہ پیدا ہوئے تب سے اُنھون نے کئی راچھسون کو مار ڈالا یہ ہمارا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے جو ہم ان کے سکھا کہاتے ہین جب موہن پیارے سانجھ سمے گوال بالون اور بچھڑون سمیت ہنستے اور کھیلتے ہوئے اپنے گھر آئے تب مُرلی کی دُھن سنتے ہی سب برجبالہ خوش ہوکر اپنے اپنے گھر سے باہر نکل آئین اور بنواری لال کی چھب دیکھکر اپنی اپنی آنکھین ٹھنڈھی کین اور گوال بالون نے اپنی اپنی ماتا اور جسودا جی آدک سے بکاسُر اور بتساسُر دونون راچھسون کے مارے جانے کا سب حال جیون کا تیون کہدیا۔

	دوہا	
موہن لیلا نند سون گوالن کہی سنائے سُن گوالن کے مکھن تے بتساسُر بکگھات		دیبی دیو مناے کے مات لیو اُر لائے جسمت سب کے پانؤن پہ بار بار بچھتات

	سورٹھا	
کبھی مہرا اُدر تراس بچے آج ہر اسر سے		مین نہ بگاڑیو کاہو بھئے سہایک آئے بدھ

اے راجہ اُس دن بھی نندجی نے بہت دان موہن پیارے کے ہاتھ سے دلوا کر کہا کہ ہم لوگ گوکل چھوڑ کر برندابن آبسے تسپر بھی ہر روز نئے نئے اپتات شری کرشن جی کے پیچھے اُٹھا کرتے ہین اب یہان سے بھاگ کر کہان جاوین پرمیشور کی کرپا سے ہمارے کُل کے دیوتا سہایک ہوئے جو شیام سُندر کا پران راچھسون کے ہاتھ سے بچا اور جسُودا جی بہت پچھتا کر نندلال جی کو سمجھانے لگین کہ اے بیٹا تم بن مین مت جایا کرو تمھارے پیچھے بہت سے راچھس لگے رہتے ہین تب موہن پیارے نے کہا کہ اے میّا مجھکو جنگل مین گوال بال اکیلے چھوڑ دیتے ہیں اور مین اُنکے ہاتھ سے بہت دُکھ پاتا ہون اب میری بلا سے بچھڑا چرانے جائے تو مجھ کو چکئی بھونرا منگا دے مین گاؤن مین کھیلا کرون۔

دوہا

موہ لیو من جننی کو مدھرے بچن سنائے
بتسا سُر کو سوچ ڈر چھن مین دیو مٹائے

اے راجہ جسودا جی نے خوش ہو کر اُسی وقت انکو چکئی بھونرا منگا دیا تب وہ گوال بالون کے ساتھ اُس سے کھیلنے لگے اور گوپیان نندلال جی کے ساتھ بہت پریت رکھکر ایک ساعت بنا دیکھے اُن کے نہین رہتی تھین اس لئے جب چکئی کھیلنے مین کوئی برجبالہ اُن کے پاس آ کر کھڑی ہوتی تب نندلال جی ہنسی کی راہ سے چکئی گھما کر اُس کے گہنے مین جو گلے مین پہنے رہتی تھین پھنسا کر اُس کو چھیڑتے تھے اور وہ گوپیان انتہ کرن سے خوش رہ کر ظاہر مین گالیان دیتی تھین اور جب شری کرشن جی کسی سے جامن اور بیر آدک پھل مول لیکر جو اناج اُس کو دیتے تھے وہ شری کرشن جی کی مہما سے موتی اور رتن ہو جاتا تھا اس سبب سے بہت برجبالہ بیچنے کے بہانے سے لالچ کے مارے اُن کے یہان آتی تھین اور موہن پیارے اسی طرح ہر روز نئی لیلا کر کے برندابن باسیان کو سُکھ دیتے تھے۔

دوہا

دھن دھن برج کی نار دھن جسودا دھن نند
بھرت بھنکے سنگ مین برھم سچدانند

سورٹھا

کہ کہ دیو سہا پن دھن دھن برنداپن
جہان چراوت گائے سکل سُرن سُر مکٹ من

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجا گوال بالون نے پچھلے جنم مین بڑا پُن کیا تھا اس سبب سے پر برھم پرمیشور کے ساتھ جن کا درشن برھما جی وغیرہ کو دھیان مین جلدی نہین ملتا ہے وہ سب کھیلتے تھے۔

ادھیائے بارھوان۔ مارنا شری کرشن جی کا اگھاسُر دیت کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شری کرشن جی جمنا کنارے کھیلنے گئے وہان پر شیام سُندر

نٹور روپ بنائے پیتامبر کی کچھنی کاچھے کریٹ مکٹ کنڈل پہنے اُپرنا اوڑھے لکٹیا ہاتھ مین لیے ایک سکھا کے
ساتھ کندھے پر ہاتھ دھرے ہوئے کھڑے تھے وہان شری رادھا برکھبھان دُلاری جو لکھمی جی کا اوتار بہت سُندر
سات آٹھ برس کی تھین اسنان کرنے گئین جب شیام سُندر اور شری رادھاجی کی آنکھین سامنے ہوئین تب
پچھلی پریت یاد کرکے شری کرشن جی اُنپر موہت ہوگئے اور شیاما کا پریم بھی اُنپر لگ گیا جب دونون کی پریت انتہ کرن
سے بڑھی تب برندابن بہاری نے ہنسکر پوچھا کہ تمھارا کیا نام اور تم کس کی بیٹی بہت سُندر اور گوری ہو آجتک
ہم نے تم کو کبھی نہین دیکھا تھا یہ بات پریت بھری ہوئی سُنکر شیاما جی بولین کہ مین برکھبھان جی کی بیٹی ہون اور
رادھکا میرا نام ہے مین اپنے گھر مین سکھیون کے ساتھ کھیلا کرتی ہون باہر نہین نکلتی اسلیئے تم نے مجھکو نہین دیکھا
ہوگا پر مین نے سُنا تھا کہ نند کا بیٹا گوپیون کا ماکھن چُرا چُرا کر کھایا کرتا ہے آج مین نے تمکو دیکھا تمھین نندکمار ہو
یہ سُنکر موہن پیارے نے کہا کہ مین نے تمھارا کیا چُرایا ہے میرا من تمھارے ساتھ کھیلنے کو چاہتا ہے تم دوگھڑی
آکر میرے ساتھ کھیلا کرو شیام سندر کی پیاری پیاری باتین سُنکر شری رادھاجی بھی انتہ کرن سے اُنپر موہت
ہوگئین لیکن سکھیون کے ڈر سے پریم اپنا ظاہر نہین کیا۔

	دوہا	
کپٹ پریت پرگٹ نہین دُوؤ ہردے چھپاے		من موہن پیاری چلی گھر کو نین چلاے

اُس وقت تو شری رادھاجی یہ باتین کرکے اپنے گھر چلی گئین پر من اُنکا موہن پیارے مین لگا رہا شام کے
وقت شری رادھاجی اپنی ماتا سے دودھ دُہانے کا بہانہ کرکے کھرک مین موہن پیارے سے بھینٹ کرنے کو چلین

	دوہا	
کے ماتا سے دوہنی چلی دُہاون گاے		مَن اٹکیو نندلال سون گئی کھرک سمُھاے
	سورٹھا	
مگ مگ سُوچیت چلے کت دیکھون وہ سانورو		جن من لیو چرائے کھرک ملن موسون کہیو

اے راجہ پریکھشت جب رادھا پیاری اور موہن پیارے سے کھرک مین بھینٹ ہوئی تب شیام سندر نے
اپنی مایا سے گھٹا اور بدلی پرگٹ کرکے اُسی سمئے پریم پوربک اُن سے باتین کین جب رادھا پیاری دیر ہونے سے
گھبراکر اپنے گھر چلین تب موہن پیارے نے انکی ساری آپ اوڑھ لی اور اپنا پیتامبر اُنھین دیدیا جب موہن پیارے
وہ ساری اوڑھے ہوئے اپنے گھر آئے تب جسُودا جی نے اُن کو دیکھ کر اپنے من مین بچار کیا کہ اس نے کسی
گوپی سے پریت کرکے اُس کی ساری لے لی ہے شری کرشن انترجامی نے جسُودا جی کے من کا حال جان کر کہا کہ اے
میّا آج مین جمنا کنارے گئوون کو پانی پلانے گیا تھا وہان ایک گوپی اپنی ساری رکھکر اسنان کرنے لگی ایک گئو وہان
بھاگی جب مین گئو ہٹورنے گیا تب اُس گوپی نے ڈر کے مارے جلدی مین میرا پیتامبر جمنا جی کے کنارے رکھا
تھا مین لیا اور اپنی ساری چھوڑ کر چلی گئی وہ برج بالا میری پہچانی ہوئی ہے ابھی جاکر اپنا پیتامبر لیے آتا ہون یہ کہکر

وہان سے باہر چلے آئے اور اپنی مایا سے اُسی ساری کو پیتامبر بنا لیا اور پھر جسودا جی کے پاس جاکر
کہا کہ مین اپنا پیتامبر بدل لایا جسودا جی اُن کی بات سچ مان کر چپ ہو رہین اور رادھا پیاری دودھ دہاکر شیام سُندر
کا پیتامبر پہنے ہوئے اپنے دروازے تک پہونچین اور گھبرا کر اپنی ماتا کو پکارا اُن کی آواز سنتے ہی کیرت ماتا دوڑی
آئین اور اپنی بیٹی کو گھبرائی ہوئی دیکھکر پوچھا کہ اے بیٹی تو اپنے گھر سے ابھی بھلی چنگی گئی تھی تیرا حال کیا ہو گیا تب
رادھا پیاری نے کہا کہ ایک لڑکی جس کا نام مین نہین جانتی میرے ساتھ چلی آتی تھی اُس کو سانپ نے کاٹا وہ
بیہوش ہو کر گر پڑی تب مین ڈر گئی جب نند کمار کے جھاڑنے سے وہ اچھی ہو گئی تب مین اپنے گھر آئی یہ بات سنتے ہی
کیرت ماتا نے رادھا پیاری کو گلے سے لگا کر کہا کہ تجھکو پرمیشور نے موت سے بچایا مین تجھ کو بار بار منع کرتی ہون تو
میرا کہنا نہین مانتی ہے کبھی باہر دور کھیلنے اور کبھی جمنا نہانے اور کبھی کھرک مین دودھ دُہانے جایا کرتی ہے اور
کھیلتے وقت آسمان کی طرف دیکھکر زمین پر اپنا پانوُن نہین دھرتی آج سے کہین باہر کھیلنے مت جایا کر یہ بات اپنی
ماتا سے سُن کر رادھا پیاری اپنے من مین کہنے لگین کہ آج مین نے اپنی ماتا سے اچھا چھل کیا اور موہنی مورت
کا دھیان ہردے مین رکھکر اپنی ماتا سے کہا اب مین باہر نہ جاؤنگی اور گھر ہی مین کھیلا کرونگی اے راجہ پریچھت
رادھا پیاری کے من مین موہن پیارے ایسے بس گئے تھے کہ بنا اُن کے دیکھے رادھا پیاری کو چین نہین پڑتی تھی
اس کارن تیسرے دن پھر رادھا پیاری دودھ دہانے کے بہانے سے شیام سُندر کے گھر پہ آئین اور مارے شرم
کے بھیتر نہین گئین دروازے ہی پر سے شیام سُندر کو پکارا رادھا پیاری کی آواز سنتے ہی موہن پیارے نے
جسودا جی سے کہا کہ اے میا کل مین جمنا کنارے راہ بھول گیا تھا ایک گوپی میرا ہاتھ پکڑ کے گانُون مین پہونچا گئی
تب مین گھر پہونچا نہین تو نہ معلوم بھول کر کہان چلا جاتا سو وہی برج بالا میرے ساتھ کھیلنے آئی ہے پر تیرے ڈر سے
یہان نہین آتی ہے تو اُسے بھیتر بُلا دے یہ کہکر شیام سُندر نے اپنی مایا جسودا جی پر ایسی ڈالی کہ اُن کو بھی
رادھا پیاری کی ممتا ہو گئی تب جسودا جی نے شیام سُندر سے کہا کہ اُس کو بھیتر بُلا لے یہ بات سنتے ہی موہن پیارے
جب رادھا پیاری کی بانہہ پکڑ کر بھیتر لے آئے تب جسودا جی نے اُن کی سُندرتائی دیکھکر بڑے پریم سے اپنے پاس
بیٹھا کر پوچھا کہ اے بیٹی تو کون گانُون مین رہتی ہے مین نے آج تک تجھکو کبھی نہین دیکھا تیرا اور تیرے ماتا پتا کا کیا نام
ہے کل میرا موہن پیارا راہ بھول گیا تھا تو نے بہت اچھا کیا کہ اس کو گانُون مین پہونچا دیا شیاما نے کہا کہ میرا نام رادھکا ہے

دوہا		
مین بیٹی برکھبھان کی تم کو جانت مائے		بہت بار ملتو بھیو جمنا کے تٹ آئے

یہ سنکر جسودا جی نے کہا مین جانتی ہون کہ تیری ماتا بڑی کلونتی ہے اور برکھبھان تیرا پتا بڑا ڈھیٹھ ہے تب رادھا
پیاری ہنسکر بولی کہ میرے باپ نے تمسے کیا ڈھٹھائی کی تھی یہ پریم بھری ہوئی باتین سنتے ہی جسودا جی نے رادھا
پیاری کو اپنے گلے سے لگا کر بہت پیار کیا اور من مین بچار کیا کہ اس کنہیا کا بواہ موہن پیارے سے ہوتا تو بہت اچھا
تھا پھر جسودا جی نے رادھا پیاری کا سر گوندھ کر شرنگار کیا اور بہت اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر میوہ اور مٹھائی اور تل چاولی

اُس کی گود مین ڈال کہا کہ تو کنہیا کے ساتھ جا کر کھیل یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری خوش ہو کر نندلال جی کے ساتھ کھیلنے لگی اے راجہ پرچھت شیاما اور شیام ایسے سُندر تھے کہ جن کے روپ کا برنن شیش جی اور گنیش جی بھی نہیں کر سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو اُن کی تعریف کر سکے۔

	دوہا	
مانو گھن اور دامنی کرت پرسپر باد		کھیلت دوو جھگڑن لگے بھرے پریم اہلاد

جسودا جی اُن دونون کو کھیلتے ہوئے دیکھکر بہت خوش ہوئین اور رادھا پیاری سے کہا کہ ہر روز یہان آکر میرے موہن پیارے کے ساتھ کھیلا کرو اور شیام سُندر رادھا پیاری سے ہنسکر بولے کہ تم لاج چھوڑ کر ہمارے یہان کھیلنے آیا کرو ہمارے ساتھ کھیلنے سے میرا من بہت پرسن ہوتا ہے رادھا پیاری یہ بات موہن پیارے کی سُنکر مسکراتی ہوئی اپنے گھر چلی گئی۔

	دوہا	
کرت آپنی گھات دوؤ بندھے پریم کے پھند		پرم ناگری رادھکا اَت ناگر برج چند

جب رادھا پیاری سنگار کیئے ہوئے اپنے گھر پہونچی تب کیرت اُن کی ماتا نے پوچھا کہ تو کہان گئی تھی اور تیرا سنگار کس نے کر دیا ہے تب رادھا پیاری بولین کہ مین جسودا کے گھر گئی تھی اُنھون نے تمھارا اور میرے باپ کا نام پوچھکر بہت پیار کر کے میرا سنگار کر دیا۔

	دوہا	
پہنائی نج ہاتھ سے ساری نئی منگائے		میرے سر بینی گہی بیندی لال بنائے

اے ماتا تل چاوری اور میوہ مٹھائی میری گود مین ڈال کر مجھے بدا کیا اور تم کو ہنسی کی راہ سے گالے بجائے کر گالیان دین یہ بات سُن کر کیرت جی بہت خوش ہوئین اور یہ حال برسانے گانون کی گوپیون نے سُنکر جسودا جی کو ہنسی کی راہ گالے بجائے کر گالیان دین اور کیرت نے جسودا جی کے من کا حال جان کر سب گوپیون سے کہا کہ میری بیٹی بجلی اور موہن پیارا شیام گھٹا کے برابر بہت من بھاون دونون برابر اپنے جوگ ہین کیرت جی کو بھی اس بات کی چاہنا ہوئی کہ رادھکا کا بواہ نندلال جی سے ہو تو بہت اچھا ہو ایسا بچار کر اُنھون نے یہی بات اپنے پت برکھبھان جی سے کہی

	دوہا	
نو دولھہ دُلھن سدا رادھا شیام سجان		جگل کشور سو روپ بر برندا بن سکھ کھان

برکھبھان جی اپنی استری کی بات سُن کر خوش ہوئے اُسی طرح رادھا پیاری ہر روز نند جی کے گھر موہن پیارے سے کھیلا کرتی تھی اور شیام سُندر بھی رادھا پیاری کے ساتھ بہت پریت رکھتے تھے اور رادھا پیاری جب کبھی کبھی اپنی گئوؤن کا دودھ دُہانے کے واسطے من ہرن پیارے سے کہتی تھی تب وہ

بڑے پریم سے اُن کی گئو دُھو دیا کرتے تھے -

دوہا

ڈِھیں دُہاوت لاڈلی دُہت نند کو لال	سئو سُکھ کا سُون جاے کہ دیکھت برج کی بال

ایک دن رادھا پیاری شیام سُندر سے گئو دہا کر جب دودھ لیکر اپنے گھر چلی اُس وقت موہن پیارے نے اُن کی طرف دیکھکر مسکرا دیا تب رادھا پیاری وہ مسکان دیکھتے موہت ہو گئی جب راہ مین سکھیون نے اُن سے پوچھا کہ آج تیرے گاے دُہنے والے گوال کہان گئے جو تو نے نند لال جی سے گاے دُہائی ہے تب رادھا پیاری شیام سندر کا نام سنتے ہی ایسی بیہوش ہو کر گر پڑی کہ دودھ کا برتن اُس کے ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور گرتے وقت سکھیون سے بولی کہ مجھکو کالے سانپ نے کاٹا ہے یہ بات سنتے ہی سب سہیلیان رادھا پیاری کو اُٹھا کر اُن کے گھر لے آئین اور کیرت رانی سے سانپ کے کاٹنے کا حال کہدیا تب کیرت رانی نے بہت گنی بلا کر جھاڑ پھونک کرائی لیکن اس کو تو پریم روپی سانپ نے کاٹا تھا اس سبب سے منتر جنتر سے کچھ فائدہ نہ ہوا جب وہ اسی طرح پڑی رہی تب سہیلیون نے جو اس کی پریت کا حال جانتی تھین کیرت جی سے کہا کہ نند مہر کا بیٹا بڑا گنی ہے اُس کو بُلا کر دکھلاؤ تو اس کو آرام ہو جائے گی یہ سُن کر کیرت جی بولین کہ ایک دن رادھکا نے آگے بھی مجھ سے کہا تھا کہ کوئی لڑکی سانپ کاٹی ہوئی کو نند کشور نے اچھا کر دیا تھا یہ بات یاد کرکے کیرت جی نے جسودا کے پاس جاکر کہا کہ میری بیٹی کو سانپ نے کاٹا ہے تم موہن پیارے کو میرے ساتھ کردو کہ وہ منتر پڑھ کر اُسے اچھا کردے یہ سنکر جسودا جی بولین کہ اے بہن میرا نادان لڑکا منتر جنتر کیا جانے کسی گنی کو بلا کر دکھلاؤ آج تک مین نے اُس کے منتر جنتر جاننے کا حال نہین سنا ہے تب کیرت جی نے کہا کہ مین نے رادھکا سے ایک لڑکی کے سانپ کاٹنے اور کنھیا کے اچھا کر دینے کا حال سُنا تھا تم دیا کی راہ سے جلدی اُس کو بلا دو اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکشت جب کیرت رانی موہن پیارے کو بلانے جا چکی تب للتا سکھی نے جو اُن کی پریت کا حال جانتی تھی ایک برج بالا کو موہن پیارے کے پاس جہان پر وہ کھیلتے تھے سمجھا کر بھیجا تب اُس گوپی نے نند لال جی سے جاکر کہا -

دوہا

اہو مہر کے لاڈلے موہن شیام سجان	لت سکھے یہ گئو دُہن ہم سے کہو بکھان

اے نند کمار آج برات سمے جس کی گئو تم نے دُہی تھی وہ اس وقت بیہوش پڑی ہے کیول تمھارا نام لینے سے آنکھ کھول دیتی ہے اور اُس نے گرتے وقت یہ کہا تھا کہ مجھکو کالے سانپ نے کاٹا ہے کوئی منتر اور جنتر اُس کو اثر نہین کرتا اس لئے تم چل کر اپنی کرپا درشٹ سے اُس کا زہر اُتار دو اور تمھارا شیام رنگ دیکھکر مین جانتی ہون کہ یہ لہر تمھارے مسکان کی اُسے چڑھی ہے جلدی چل کر اُس کو اچھی کردو اور وہ تمھارے برہ کی آگ مین جل رہی ہے اپنے چندر مکھ کی شیتلتائی سے اُس برہنی کی آگ بجھا دو جو تم اُس کو نہ جلاؤگے

تو ہم لوگ نند جی کے دروازے پر جا کر تمھارے اوپر اپنی جان دیدین گی کیرت جی اُس کے دُکھ سے بیاکل ہو کر جسودا
جی کے پاس تم کو بلانے گئی ہین یہ بات سُنکر موہن پیارے نے مُسکرا کر اُس سے کہا کہ جو رادھا پیاری کو کالے
سانپ نے بھی ڈسا ہوگا تو بھی مین اُس کو اچھی کر دون گا ایسا کہکر اُس سکھی کو بدا کیا اور آپ اپنے گھر چلے آئے
تب جسودا جی نے اُن سے ہنسکر پوچھا کہ اے بیٹا تم کچھ سانپ کاٹنے کا منتر جانتے ہو یہ سُنکر نند کمار جی بولے
کہ اے میّا تیری سوگند ہے مین ایسا منتر جانتا ہون کہ جو مین سانپ کے کاٹے ہوئے کو دیکھنے پاؤن تو وہ مرنے
نہ پاوے جسودا جی نے کہا کہ اے بیٹا رادھا کو سانپ نے کاٹا ہے تم کیرت جی کے ساتھ جا کر اُس کو آرام کر دو
شیام سُندر یہ آگیا پاتے ہی خوش ہو کر کیرت جی کے ساتھ گئے جب کیرت جی نند لال سمیت اپنے گھر ہو پہنچین
تب رادھا پیاری کو بہت بیاکل دیکھکر موہن پیارے سے بنتی کر کے کہا کہ اے نند کمار مجھکو اپنے اوپر نچھاور
سمجھ کر رادھا کو اچھی کر دو جیسے رادھا پیاری نے موہن پیارے کے آنے کا حال سُنا ویسے اُنکا ہردے ٹھنڈا
ہو کر پریم کے آنسو بہنے لگے جب شری کرشن جی نے کچھ پڑھ کر اپنی مُرلی شری رادھا جی کے بدن سے چھوا دی
تب شری رادھا جی نے ہوش مین آکر اپنا بدن کپڑے سے ڈھانپ لیا اور شیام سُندر کو دیکھکر اُسی وقت
اچھّی ہو گئین اور اپنی ماتا سے پوچھا کہ آج کیا ہے جو اتنے آدمی یہان اکٹھے ہوئے ہین تب کیرت جی
نے کہا کہ اے بیٹی تو سانپ کے کاٹنے سے مرنے کے برابر ہو گئی تھی تجھکو نند لال جی نے اپنے منتر سے جلایا
ہے انسے تجھ کو کیا پردہ کرنا چاہیئے کیرت جی نے شری کرشن جی کو گود مین اُٹھا لیا۔

دوہا

اُر لگائے مُکھ چوم کے پُن پُن لیت بلائے
دھن کوکھ جسمت مہر جہان اوترے آئے

سورٹھا

کچھ میوہ پکوان گھیو کھان گھٹ شیام سے
ہرا کیو وسے پان کیرت شیام سُجان کو

اے راجہ شیام سندر کے چلے جانے کے پیچھے برکھبھان جی نے آپس مین کہا کہ شری کرشن اور رادھکا دونون
آپس مین بیاہنے کے لائق ہیں اور للتا سکھی جو سب بھید جانتی تھین شیام سندر سے بولی کہ تم بڑے گنی ہو گئے
کہ رادھکا کا زہر تمنے جلدی اُتار دیا یہ منتر کبھی مت بھولنا مین تمھارا بھید اچھّی طرح جانتی ہون کہ تم نے رادھکا پر
موہنی ڈال کر اُس کو اپنے بس کر لیا ہے یہ سن کر شیام سُندر ہنستے ہوئے اپنے گھر چلے آئے اور جسودا جی
رادھا جی کے آرام ہونے کا حال سُنکر بہت خوش ہوئین اور موہن پیارے کو گود مین اُٹھا کر پیار کرنے لگین

دوہا

کار دُست نند راے کو جاکی لیلا انت
اُن ہی کو یہ دُست ہے جنکو اچل چِت

سورٹھا

دھن دھن برج کی بال دھن دھن برج گوال سب
جنکے سنگ نند لال دُھنت چراوت دھین نت

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجا پریچھت ایک دن شیام سندر پرت گئے گوال بالون کو ساتھ لیے ہوئے
کلیوا باندھے بچھڑے چرانے بن مین گئے وہان بچھڑون کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور کھرپا اور گیرو سے
گوال بالون سمیت اپنے بدن پر چترکاری اور بہت طرح کا پھولون کا گہنا بنا کر پہن لیا اور پشو پنچھی آدک کی
بولیان بول کر آپس مین کھیلنے لگے۔

	دوہا	
کبھون گاوت سکھن سنگ کبھون بجاوت بین		دھوری دھوسر نام سے کبھون بلاوت دھین

اے راجہ اُسی وقت اگھاسُر راچھس بھیجا ہوا کنس کا شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے آیا اور اجگر
سانپ کا روپ ایسا لمبا اور چوڑا بنا کر راستے مین بیٹھا کہ نیچے کا اونٹھ زمین پر اور اوپر کا اونٹھ آسمان مین جا لگا
جب اچانک مین شیام سُندر گوال بالون سمیت جہان وہ اژدہا منھ پھیلائے اور گھات لگائے بیٹھا تھا
جا نکلے تب موہن پیارے نے گوال بالون سے کہا کہ جدھر یہ پہاڑ کی سی گندرا دکھلائی پڑتی ہے اُدھر مت
جانا اے راجہ سب گوال بال شیام سُندر کے منع کرنے پر بھی بچھڑون سمیت اُسی طرف چلے گئے اور اُس
اجگر کو جو چار کوس کا چوڑا تھا دیکھکر آپس مین کہنے لگے کہ یہ پہاڑ ایسا کیا معلوم ہوتا ہے جب اس طرح کی باتین
کرتے ہوئے اور بچھڑے چراتے اُس کے پاس پہونچے تب ایک لڑکا بولا کہ اے بھائی یہ بڑی ڈراؤنی کھوہ
دکھلائی دیتی ہے اس کے اندر مت جاؤ یہ سنکر توک نام لڑکے نے کہا کہ آؤ اس کھوہ کے بھیتر چلین دیکھین
نند نندن ہمارے ساتھ ہین ہم کو کس کا ڈر ہے جو یہ راچھس بھی ہوگا تو بکاسُر اور بتساسُر کی طرح مارا جائیگا
جب سب گوال بال ایسا کہتے اور موہن پیارے کا منھ دیکھتے تالی بجا کر اُس اجگر کے مُنھ مین گھُسے تب اگھاسُر نے
ایسی سانس کھینچی کہ سب گوال بچھڑون سمیت اُس کے پیٹ مین چلے گئے اُس وقت اگھاسُر نے بچارا
کہ آج شیام اور بلرام کو مارون تو بکاسُر اپنے بھائی اور پوتنا اپنی بہن کا بدلا لیکر اُن کے نام پر ترپن کرون
یہ حال اُس کا دیکھکر شری کرشن جی نے اپنے مَن مین کہا۔

	دوہا	
گوال بال بچھڑا سبے پڑے آسر منھ آئے		ان سبھن کی مات سون کہا کہون گو جاے

سواے میرے اور کوئی دوسرا رچھا کرنے والا انکا نہین ہے اِس لیے مجھے بھی راچھس کے
منھ مین جا کر انکا پران بچانا چاہیئے جب ایسا بچار کر شیام سندر بھی اجگر کے مُنھ مین چلے گئے تب اُس اجگر
نے بہت خوش ہو کر مُنھ اپنا بند کر لیا یہ حال دیکھکر سب دیوتا لوگ چنتا کرنے لگے اور راچھس اور دیت لوگ
جو کنس کے متر تھے خوش ہوئے۔

	دوہا	
ماکھن پریہ کینھو تبے بال شریر بسال		سانس بہال کی روک کے تراس دیو تہ کال

اے راجہ جب شری کرشن کے بدن بڑھنے سے سانس چلنی اُس سانپ کی بند ہو گئی تب جان اُس کی برھمانڈ یعنی سر توڑ کر نکل گئی اور شیام سندر سب گوال بال اور بچھڑون سمیت جیون کے تیون اُس اجگر کے پیٹ سے باہر نکل آئے۔

اُس وقت دیوتون نے بہت خوش ہو کر برندابن بہاری پر پھول برسائے اور راچھس اور دیت لوگ یہ مہما شیام سندر کی دیکھکر سوچ کرنے لگے اور چیتن آتما اس اجگر کا پہلے آکاش مین جاکر بجو وہان سے پلٹ کر کرشن بھگوان کے مُنھ میں سما گیا۔

دوہا	
ماکھن پربھو پر تاپ سے تر بدھ تاپ مٹ جانہہ	پاپ یا پاپ کیسے رہے آپ جا مکھو مانہہ

اے راجہ اس طرح راچھس کی مکت دیکھتے ہی دیوتون نے شری کرشن جی کو پورن برھم جان کر انکی استت کی اور سب گوال بال شیام سُندر سے کہنے لگے کہ تم نے اس راچھس کو مار کر ہم لوگون کا پرلن بچایا نہیں تو آج ہمارے مرنے مین کچھ باقی نہین رہا تھا یہ سنکر شری کرشن جی بولے کہ اے بھیا مین نے تمہاری سہایتا سے اس راچھس کو مارا جو تم لوگ نہ ہوتے تو یہ راچھس مجھ سے مارا نہ جاتا ایسا کہہ کر شیام سُندر گوال بالون کے ساتھ کھیلنے لگے۔

دوہا	
گاوت کھیلت ہنسنت سب سکھا بر تو لیے ساتھ	برندابن کے کنج مین برندابن کے ناتھ

اور بدن اُس اجگر سانپ کا سوکھ کر پہاڑ کے برابر اُس جگہ پڑا رہا کبھی گوال بال اُس کھال کے بھیتر گھس کر اور کبھی اُس کے اوپر چڑھ کر کھیلا کرتے تھے اور اُس راچھس نے مرتے وقت دھیان مرلی منوہر کا کیا تھا اس سے پرم پد کو پہونچا اے راجہ پریچھت تم یہ بات بشواس کر کے جانو جو لوگ مرتے وقت دھیان نارائن جی کا کرتے ہین اُن کی مکت ہونے مین کچھ سندیہہ نہین اور شری کرشن جی نے پانچ برس کی عمر مین اگھاسُر کو مارا تھا برس دن کے پیچھے اُس کے مارے جانے کا حال گوال بالون نے اپنے اپنے گھر کہا اتنی کتھا سنکر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی برس دن تک یہ حال نہ کہنے کا کیا سبب تھا۔

ادھیاے تیرھوان

چرا لیجانا برھما جی کا گوال بال اور بچھڑون کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ تو بڑا بھاگمان ہے کس واسطے کہ پرمیشور کی کتھا مین تجھکو ہر روز زیادہ پریت ہوتی جاتی ہے اگھاسُر کے مرنے کے پیچھے موہن پیارے نے گوال بالون سے کہا کہ جمنا کنارے یہ اونچا

بدن اجگر کا بہت اچھا پڑا ہے اُسکے اوپر چڑھ کر ہم لوگون کو کھیلتے اور بچھڑن کو چرتے ہوئے دیکھنے کا سکھ بہت ہوا تنی کتھ سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اُن گوال بالون کے بھاگ کی بڑائی کرنے کو کس کی سامرتھ ہے وہ لوگ دن رات کھانا اور پینا برندابن بہاری کے ساتھ رکھتے تھے اور سب کوئی درختون کے سایہ مین بیٹھکر اپنا اپنا بدن بیکنٹھ ناتھ کے بدن سے چھواتے تھے یہ سب پدوی برھما آدک دیوتون کو بھی ملنا کٹھن ہے اور گوال بالون کا سکھ دیکھکر دیوتا لوگ سہاتے تھے جب شری کرشن جی نے اگھاسُر کو مارا تب گوال بالون نے بچھڑون سمیت آگے جاکر جمنا مین اسنان کیا اور کدم کے نیچے کھڑے ہو کر اور مُرلی بجاکر گوال بالون سے کہا کہ اے بھائیو یہ اچھا نرمل استھان ہے اسی جگہ بیٹھکر کلیوا کرلو یہ بات سنتے ہی گوال بال وہان ٹھہر گئے ۔

	دوہا	
تہان چھاک سب گھرن سے آئی بھر بھر بھار		جسُمت پٹھیو کانھ کو بنجن بہت پُکار

سب گوال بالون نے ڈھاک کے پتے لاکر پتل اور دونے بنائے اور اپنا اپنا کلیوا نکال کر پتل آدک مین پرس لیا بیچ مین مُرلی منوہر اور اُن کے چارون طرف گوال بال کھانے کے واسطے بیٹھے اور بھوجن کرتے وقت شیام سندر نے بانسری کو کمر مین کھونس کر لکڑیا کو بغل مین دبا لیا جب برن ناتھ جی نے پہلے آپ کو رُاٹھا کر منھ میں ڈالا تب پیچھے کو سب گوال بال بھوجن کرنے لگے اُس وقت مرلی منوہر مکٹ ساجے پیتامبر پہنے بنمالا گلے مین ڈالے لکٹیا دبائے بہت طرح کے بھوجن بائین ہاتھ مین رکھے ہنستے ہوئے اپنا جوٹھا داہنے ہاتھ سے سب گوال بالون کو کھلانے لگے اور گوال بالون کی پتل پر سے اُنکا جوٹھا اُٹھا کر آپ کھاتے تھے اور اُس کے کھٹے میٹھے کا سواد آپس مین کہکر ایسا آنند کر رہے تھے کہ جسکا حال کچھ نہین کہا جا سکتا ۔

	دوہا	
گوال بال مین بیٹھکے ماکھن پربھو برجناتھ		ماکھن روٹی ہاتھ لے کھات جات اک ساتھ

اس منڈلی مین من ہرن پیارے چندرما کی طرح اور سب گوال بال تارا روپ شوبھا یمان دکھلائی دیتے تھے اُس وقت دیوتا لوگ اپنے بابون پر بیٹھے ہوئے یہ سکھ دیکھکر آپس مین کہنے لگے کہ بڑا بھاگ ان گوال بالون کا ہے جنکو سچدانند پربرہم اپنا جھوٹھا کھلا کر اُن کا جوٹھا آپ کھاتے ہین یہ سکھ ہم لوگون کو سپنے مین بھی نہین ملتا اور کسی منی اور دیوتا نے برھما جی سے کہا کہ اے مہاراج ہم کو بڑا سندیہہ ہے کس واسطے کہ ہم لوگ جگیہ مین بڑی پوتر تا سے سامان بناکر پرمیشور کا بھوگ لگاتے ہین تسپر بھی بیکنٹھ ناتھ جلدی وہ بھوگ قبول نہین کرتے اور تم شری کرشن جی کو پربرہم پرمیشور کا اوتار کہتے ہو سو وہ گوال بالون کا جوٹھا اُٹھا اُٹھا کر کھاتے ہین اس لئے ہمکو تمھارے کہنے کا بشواس نہین آتا یہ سنکر پرمیشور کی مایا سے برھما جی کو بھی سندیہہ پیدا ہوا تب برھما جی نے کہا کہ مین ابھی گوال بال اور بچھڑے ہر کر اُن کی پریچھا لیتا ہون اگر وہ پربرہم پرمیشور کا اوتار ہونگے تو اپنی مایا سے دوسرے بچھڑے اور گوال بال بنا لین گے یہ کہکر برھما جی برندابن مین آئے

اور چرتے ہوئے بچھڑون کو چُرا لے گئے جب سب گوال بالون نے چرتے ہوئے بچھڑون کو نہین دیکھا تب شری کرشن جی سے کہا کہ ہم لوگ تو بیٹھے ہوئے کلیوا کرتے ہین اور بچھڑے دکھلائی نہین دیتے نہ معلوم چرتے ہوئے کدھر چلے گئے یہ سنکر مرلی منوہر نے کہا کہ اے بھائی تم لوگ بے کھٹکے ہو کر بھوجن کرو مین جاکر بچھڑون کو گھیرے لاتا ہون ایسا کہکر موہن پیارے بچھڑے ڈھونڈھنے گئے جب بن مین جاکر بچھڑون کو نہین دیکھا تب پربرہم پرمیشور انترجامی نے معلوم کیا کہ میری پریچھا لینے کے واسطے برھما سب بچھڑے ہر لے گیا ہے یہ سمجھکر بیکنٹھ ناتھ برھما جی کا سندیہ مٹانے کے واسطے اپنی مایا سے اُسی رنگ اور روپ کے اُتنے ہی دوسرے بچھڑے بناکر وہان سے آئے جب اُس کدم کے نیچے جہان گوال بالون کو چھوڑ گئے تھے پہونچے تب گوال بالون کو بھی وہان نہ دیکھکر اپنی مہما سے جانا کہ برھما نے اُن کو بھی ہر لیجا کر پہاڑ کی کندرا مین چھپا دیا ہے ایسا سمجھکر دیا سندھو کرشن چیندر جی نے اپنے من مین کہا کہ جو سب گوال بال اپنے اپنے گھر نہ جاوین گے تو اُن کے ماتا پتا بہت دُکھ پاوین گے ایسا بچار کر دیا ساگر شری کرشن چیندر جی ترلوکی ناتھ نے اپنی پربل مایا سے اُتنے ہی گوال بال اُسی رنگ روپ چال ڈھال اور بولی اور ویسے ہی گہنے اور کپڑے کے اور بنا لیے جب شام کے وقت موہن پیارے سب گوال بال اور بچھڑون کو جو اپنی مایا سے بنائے تھے ساتھ لیے ہنستے بولتے کھیلتے ہوئے برندابن مین آئے تب سب گوال بال اور بچھڑے اپنے اپنے گھر چلے گئے اور بچھڑے اپنی اپنی ماتا کا دودھ پینے لگے اور گوالنون نے اپنے اپنے لڑکون کو بڑے پریم سے اُبٹن اور تیل مل کر نہلایا اور شیام سندر کی مایا سے کسی کو گوال بال اور بچھڑے ہر جانے کا بھید معلوم نہین ہوا اور سب گوال بالون کے ماتا اور پتا اور گئوئین اپنا اپنا لڑکا اور بچھڑا جان کر بہت بہت پریت اُن سے کرنے لگین -

دوہا

ماکھن پربھو رچنا رچی تنک بھی نہین ریکھ　　وہی بھیس سب دیکھئے پر کچھ پریت بشیکھ

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت برھما جی برہم لوک مین جاکر گوال بال اور بچھڑون کے ہر لانے کا حال بھول گئے اور برندابن بہاری ہر روز مایا روپی گوال بال اور بچھڑون سمیت جنگل مین نئی نئی لیلا کرتے تھے ایک دن شیام سندر اُنھین بچھڑون کو گووردھن پہاڑ کے نیچے چرانے لیگئے اُن بچھڑون کی ماتا گئوئین جو گووردھن پہاڑ پر چرتی تھین اُن کو دیکھتے ہی ایسی دوڑین جیسے ساون بھادون کی ندی بڑے زور سے بہتی ہے گوالون نے لاٹھی سے دھمکا کر گئوون کو بہت روکا لیکن وہ نہ مان کر اپنے اپنے بچّون کے پاس چلی آئین اور دوسرا بچہ پیدا ہونے پر بھی مایا روپی بچھڑون کو دودھ پلانے لگین اور گوال لوگ بھی اپنے اپنے لڑکون کو گود مین اُٹھا کر پیار کرنے لگے یہ حال دیکھکر بلرام جی نے جو بچھڑے اور گوال بال ہرنے کے دن شری کرشن جی کے ساتھ نہین تھے بچار کیا کہ ہم نے ایسی پریت گوال بالون اور گئوون مین کبھی نہین دیکھی اس مین کچھ پرمیشور کی مایا معلوم ہوتی ہے ایسا بچار کر بلرام جی نے دھیان کر کے جو دیکھا تو سب گوال بال اور

بچھڑے اُن کو شری کرشن روپ دکھلائی دیئے تب اُنھون نے شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے بھیا پہلے گوال بال ور بچھڑے کیا ہوئے یہ سب گوال بال اور بچھڑے تو مجھکو شری کرشن روپ دکھلائی دیتے ہین یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی سب حال برھماجی کا کہکر بولے کہ اے بلداؤ بھیا برس دن سے میرا یہی حال ہے ۔ اے راجہ جب اسی طرح برس دن مرت لوک کا بیت گیا تب برھماجی لڑکے اور بچھڑے ہرلانے کا حال یاد کرکے بولے کہ دیکھو میری ابھی ایک ساعت نہین بیتی ہے اور آدمی کا برس دن بیت گیا اب چل کر دیکھنا چاہیے کہ بالک اور بچھڑے بنا شری کرشن اور برندابن باسیون کی کیا دشا ہوئی ہوگی ایسا بچار کر برھماجی پہلے اُس پہاڑ کی کندرا مین گئے تو گوال بال اور بچھڑون کو نیند مین بیہوش پڑے دیکھا پھر وہان سے برندابن مین آئے تو اُسی روپ کے گوال اور بچھڑے شری کرشن جی کے ساتھ دکھلائی پڑے تب برھماجی نے آشچرج مان کر من مین کہا کہ کندرا مین سے گوال بال اور بچھڑے یہان کس طرح آئے یا شری کرشن جی نے اپنی مایا سے نئے پیدا کئے سندیہ چھوڑانے کے واسطے برھما جی پھر کندرا مین گئے تو وہان گوال بال اور بچھڑون کو انھون نے اُسی طرح سوتے ہوئے پایا جب پھر وہان سے برندابن مین آئے تو کرشن بھگوان کی مایا سے کیا دیکھا کہ جتنے گوال بال شیام سندر کے ساتھ مین تھے وہ سب چترbhuji روپ بیجنتی مالا اور کریٹ مکٹ اور پیتامبر آدک پہنے بشن بھگوان کے برابر براجتے ہین اور ایک چتربھجی روپ کے سامنے برھماجی اور مہادیوجی اور اندرادک دیوتا ہاتھ جوڑے استت کرتے ہوئے دکھلائی دیے اور آٹھون سدھ اور گنگاجی وغیرہ تیرتھ اپنا اپنا روپ دھارن کیے اُن کے سامنے کھڑے ہین اور اُن مین کوئی برھما آٹھ سر کے اور کوئی برھما سولہ سر کے دکھلائی دیے اور اندر کی اپسراؤن کو ناچتے اور گندھربون کو گانا سناتے اُن کے سامنے دیکھا اور وہان سب پشو اور پنچھی اور برچھ برھماجی کو چتربھجی روپ دکھلائی دیے اور وہان شیر اور بکری وغیرہ جیون کو نربیر دیکھا اے راجہ بہت یہ مہا مایا روپی گوال بالون کی دیکھتے ہی برھماجی نے گھبرا کر اپنی آنکھین بند کرلین اور تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑے ہو رہے اور سارا گیان اور دھیان اور ابھمان بھول گیا اور مارے ڈر کے کانپنے لگے جب شیام سندر انترجامی نے جانا کہ برھما اپنی کرنی سے بہت لجت ہوکر آتبیاکل ہوا تب اُنھون نے مایا روپی گوال بالون کو انتردھیان کردیا اور آپ اکیلے کرشن روپ کھڑے رہے ۔

	دوہا	
موہ بکل ات دیکھ کے سُندر شیام سجان		پرکٹ کیو جن جان نج بدھ کے اُرمین گیان
	سورٹھا	
ہردے بھئیو تب شُدھ لیے پورن اوتار ہین		دھرگ دھرگ میری بدھ بیر برھا او کرشن سون

اے راجہ جب بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے برھماجی کے ہردے مین گیان ہوا تب وہ ہنس پر سے اُترے اور اپنے چارون سر شری کرشن جی نے چرنون پر دھر دیے اور ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر بولے ۔

دوہا

مین اپرادھی ہین مت پر یو موہ کے جال (کم عقل)	چھم کرت دوش نہ مانیے تم پربھو دین دیال (میرے کرنے کا قصور)

سورٹھا

کت جانون تو بھیو مین برھما تھر و کیو	تم دیون کے دیو آد سناتن اجت اَاج (ازلی)

دوہا

اُکرنا کر ردیو مہا کہا سکے گن گاے	درگ جل سے دھوے منو ماکھن پربھو کے پاے

اے راجہ پریچھیت برھماجی نے رو کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے دینا ناتھ آپ نے کرپا کر کے میرا ابھمان دور کیا ایسا گیان کسی کو نہین ہے جو آپ کے چرتر اور لیلا کو جان سکے سب جگت) آپ کی مایا نے موہ لیا ہے دوسرا کوئی ایسا نہین ہے جو آپ کو موہ سکے اور آپ کرتا پرش ہو کر مجھ ایسے برھمانڈ اپنے ایک ایک روئیں میں اس طرح بندھے رکھتے ہین جس طرح گولر کے برچھ مین گولر کے پھل لگے ہوتے ہین تو پھر مین کون گنتی مین ہون اے دین دیال میرا اپرادھ چھما کیجیے

دوہا

ہون اسادھ اَت ہین مت تم گت اگم اگادھ	ماکھن پربھا پرچھ لیو کیو مہا اپرادھ

جب اسی طرح بہت سی استت برھماجی نے کی تب جگناتھ جی نے ہنسکر کہا کہ اے برھما تم سب جگت کو پیدا کرتے ہو تسپر بھی تم کو میری مایا لگی ہے یہ سنکر برھماجی نے بنے کیا کہ اے مہا پربھو آپ کا بھید کوئی نہین جان سکتا ہے آپ کی مایا ایسی زبردست ہے جس نے کسی کو نہین چھوڑا یہ دین بچن سنتے ہی شیام سندر نے برھماجی کا سر اپنے چرنون پر سے اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگالیا اور کرپا کر کے اپنے ہاتھ سے برھماجی کے آنسو پونچھ دیے -

دوہا

جدپ لیو اُٹھاے کے ماکھن پربھو اُر لاے	تدپ رہیو لجاے کے درگ ارشیش نواے (آنکھ ، سر جھکا کر)

جب برھماجی نے شری کرشن کی کرپا اپنے اوپر دیکھی تب گوال بال اور بچھڑون کو وہان لادیا۔

ادھیاے چودھوان

استت کرنا برھماجی کا شری کرشن جی کی

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھیت جب برھماجی نے شری کرشن کو اپنے اوپر پرسن دیکھا تب اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے ہاتھ جوڑ کر یہ استت کی کہ مین آپ کے شیام گھٹا ایسے روپ کو جو بجلی کے برابر چمکتا ہوا پیتامبر پہنے اور مور مکٹ اور پھولون کی مالا دھارن کیے براجمان ہے ڈنڈوت کرتا ہون اور بانسری اور لکٹیا لیے ہوئے موہنی مورت پر نچھاور ہوتا ہون آپ سب جگت کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے ابدیو جی کے

بیٹھے ہین اور یہ بدن آپ کا پانچ تتو سے نہین بنا ہے اپنی اچھا سے یہ روپ آپ نے دھارن کیا ہے مین برھما ہونے پر بھی آپ کے اس روپ کی مہما کو نہین جانتا تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے اننت روپ سگن کا بھید جان سکے بغیر گیان کے ابھمان سے آپ کی مہما کو کوئی آدمی نہین جان سکتا جو کوئی منسا باچا کرمنا سے آپ کی شرن مین ہو رہتا ہے وہی کچھ آپ کے بھید کو پہونچکر مکت پدوی کو پاتا ہے مین آگ کی چنگاری کے برابر ہون اپنی اگیانتا سے آپ کے مایا موہ مین پھنسکر مین نے بالک اور بچھڑے چرا لیے تھے اور آپ اگن کے سموہ (ذخیرہ) ہین میرا اپرادھ چھما کیجیے چنگاری کو ایسی سامرتھ نہین ہے جو آگ کے ڈھیر سے برابری کر سکے اور آپ سب سے الگ ہین اور سنساری بستت آپ کی مایا سے پیدا ہوتی ہے اور آد اور مدھ اور انت مین آپ کی مایا کا پرکاش رہتا ہے سوائے آپ کے دنیا کی سب چیزین مٹ جاتی ہین مین نے اگیانتا سے آپ کی پرچھا لینی چاہی تھی سو بہت سے برھما اور مہادیو آدک دیوتون کو گوال بالون کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے دیکھکر اپنے ڈنڈ کو پہونچ گیا اب مین آپ کی شرن مین آیا ہون میرا اپرادھ چھما کیجیے جس طرح لڑکا اپنے باپ کی گود مین بیٹھ کر بہت اپجت کرتا ہے لیکن باپ اُس کا پریم کی راہ سے کچھ بُرا نہین مانتا اور پیٹ مین لات مارنے سے ماتا لڑکے سے کچھ ناراض نہین ہوتی اُسی طرح مجھ اگیان اپنے بالک کا اپرادھ آپ چھما کیجیے کہ آپ کے براٹ روپ مین چودھون لوک کا بیوہار رہتا ہے اور آپ چھوٹے سوروپ سے چیونٹی کے بدن مین بھی بیاپک رہتے ہین مین نے اپنے کو جگت کا پیدا کرنے والا سمجھا تھا اسی کارن نجت ہوا اور سنسار کے سب بیوہار سپنے کے برابر جھوٹے ہین کیول ایک آپ ابناشی پرش آنند مورت سدا بنے رہتے ہین اور آپ کی مایا آپ کو نہین بیاپتی ہے اپنے چرنون کی بھگت مجھکو دیجیے اور راس برج کی گاے اور گوالنون کا دھن بھاگ ہے جن کا دودھ آپ بالک اور بچھڑا روپ ہو کر پیتے ہین جگیہ اور ہوم سے آپ کا پیٹ نہین بھرتا تھا سو برج کی گاے اور اہیرین نے اپنا دودھ پلا کر بھر دیا میری کیا سامرتھ ہے جو برج باسیون کے بھاگ کی بڑائی کر سکون۔

سورٹھا	
بھگتن کے سکھدان بھگت جچھل بھگوان ہر	تاری پرش سمان یہ یم بھاؤ کے بس سدا

اسے مہاپربھو آپ ایسے دینڈیال ہین کہ جسے اپنی اگیانتا سے آپ کا اپرادھ بھی کیا اُسپر بھی آپ نے دیال ہو کر گیان روپی دیپک اُس کے ہردے مین روشن کر دیا سنساری جیوون کو آپ کی بھگت اور اسمرن کے سوا اور کوئی دوسری راہ بھو ساگر پار اُترنے کے واسطے اچھی نہین ہے اس لیے سب کو اُچت ہے کہ آپ کے سگن روپ کا دھیان اور آپ کے نام کا اُسمرن اور آپ کے اوتارون کی لیلا اور کتھا پریم سے سُنا کرین اور ایک ساعت بھی آپ کو نہ بھلاوین تب اُن کے ہردے مین گیان کا پرکاش ہوگا لیکن بغیر کرپا اور دیا کے آپ کے کسی کا چت آپ کے چرنون مین نہین لگتا اس لیے ہمیشہ اپنے سچے من سے آپ کی دیا اور کرپا کا بھروسا رکھنا چاہیے اسے پربرہم پریشور برندابن مین جتنے جیو جڑ اور چیتن ہین اُن کی بڑائی کوئی نہین کر سکتا آدمی اسولے

تپ اور جپ کرتا ہے کہ جس مین ہم دیوتا ہون اور دیوتون کی یہ اچھا آٹھون پہر رہتی ہے کہ آپ کے چرنون کی سیوا
کرین اور دن رات آپ کا چندر مکھ دیکھ کر اپنی آنکھون کو سُکھ دین لیکن یہ بات دیوتون کو نہین ملتی جو آپ کی کرپا
سے برندابن باسیون کو سہج مین ملی ہے اور دیوتون کی یہ سامرتھ نہین ہے کہ برجباسیون کی برابری کر سکین آپکے
آدِ اور انت کو بید بھی نہین جانتا اور بڑے بڑے رکھیشورون اور منیشورون کو آپ کا درشن دھیان مین بھی
جلدی نہین ملتا اور ہم اور شری مہادیو جی آدک دیوتا اور رکھیشور دن رات آپ کے چرنون کا دھیان ہردے
مین رکھ کر یہ ابھلاکھا رکھتے ہین کہ آپ کے چرنون کی دُھور ملتی تو اُس کو اپنے ماتھے پر لگاتے لیکن ہم وہ جلدی
نہین ملتی اور جسودا جی آپ کو دن رات گود مین کھلاتی ہین اور گوال بالون کے ساتھ آپ بچھڑے چرا کر یہ سب
لیلا ہر بھگتون اور سب جیوون کے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے کرتے ہین جو مین جنم بھر برندابن باسیون کے بھاگ کی
بڑائی کرون تو بھی اس کا برنن نہین ہو سکتا اور سب برجباسی اپنا تن من دھن آپ پر پنچھاور سمجھتے ہین کیول مکت
دے کر آپ اُن کی سیوا سے اُرن نہین ہو سکتے کس واسطے کہ آپ نے تو پوتنا اور اگھاسُر آدک راچھسون کو
جو آپ کا پران لینے کے واسطے آئے تھے اُن کو بھی مکت دی ہے جو مجھ کو آپ اپنے برج مین گھاس یا متی کا
بھی جنم دیتے تو مین آپ کے چرن پڑنے سے کرتارتھ ہو جاتا۔

دوہا

شری برندابن سم نہین تہون لوک مین اور
کراستت گدگد بچن درگ جل پلک شریر
ماکھن پر بج کھیلین سدا ات چھب سے تہہ ٹھور
پڑے یہ چرن پنکج بہر بدھ است پریم ادھیر

سورٹھا

تب ہنس بولے شیام گرب ہاری بھگت ہیت
جاؤ اپنے دھام بچن ہمارو مان اب

اے راجہ پرچھت جب برھما جی نے بہت بنتی کر کے یہ استت شیام سندر برندابن بہاری کی کی تب
شری برجناتھ جی نے برھما جی کا سر اپنے چرنون پر سے اُٹھایا اور کہا کہ اے برھما تم برج بھوم کی پرکرما کرتے
ہوئے اپنے لوک کو جاؤ تب برھما جی شیام سُندر سے بدا ہو کر چوراسی کوس برج بھوم کو دھنا ورت پرکرما کر کے
برہم لوک کو چلے گئے اور موہن پیارے پہلے بچھڑون کو ساتھ لیے ہوئے گوال بالون کی منڈلی مین جہان وہ
کلیوا کر رہے تھے آ پہونچے لیکن ہر اچھا سے برس دن بیتنے پر بھی کسی گوال بال نے اپنے ہر جانے کا بھید
نہین جانا اور وہ لوگ شیام سُندر کو دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اے بھائی تم سب بچھڑے ایسی جلدی ڈھونڈھ کر
لے آئے کہ ہم نے ابھی اچھی طرح بھوجن بھی نہین کیا یہ سُنکر شری کرشن جی بولے کہ اے بھائیون سب بچھڑے
نزدیک چرتے ہوئے مل گئے ہین جلدی انکو اکٹھا کر کے لے آیا ایسا کہکر شیام سُندر نے گوال بالون کے
ساتھ بھوجن کیا جب شام ہوئی تب اُن سے کہا کہ اب گھر چلو یہ بات سنتے ہی سب کوئی گھر کو چلے اُسوقت
برندابن بہاری نے ایسی مرلی بجائی کہ سب جڑ اور چیتن اُس کی آواز سُن کر موہت ہو گئے اور جب برندابن

پاس پہونچے تب سب برجباسی مُرلی کی دُھن سُن کر اپنے اپنے گھر سے دوڑی آئین اور من ہرن پیارے کا درشن کر کے اپنی اپنی آنکھون کو سکھ دیا اور دن بھر گوپیون کا یہ نیم تھا کہ جسوقت برندابن بہاری بچھڑے چرانے جاتے تھے تب اُنکے گُنون کی چرچا آپس مین کر کے دن کاٹتی تھین جب شام کے وقت برندابن بہاری بن سے آتے تھے تب اُن کے چندر مُکھ کی چمک دیکھ کر اپنے ہردے کی تپن بجھاتی تھین۔

	دوہا	
ماکھن پربھُ کو روپ رس پریم سہت سُکھ پائے		گوپین برجباسی سبے جیون ترکھا بجھائے

اے راجہ اُس دن گوال بالون نے اگھاسُر کے مارے جانے کا حال اپنی ماتا اور پتا اور نند اور جسودا جی سے کہا یہ حال سنتے ہی جسُودا جی پچھتا کر کہنے لگین کہ میرے منع کرنے پر بھی کنھیا بن کا جانا نہین چھوڑتا کئی مرتبہ اسکا پران راچھسون کے ہاتھ سے بچاہے تسپر بھی نہین ڈرتا ہے۔

	دوہا	
جنم بھیو ہے شیام کو تب سے یہی اُپادھ		لہاہووے ہرے جتن بدھ گت اگم اگادھ

اُس دن بھی جسودا جی نے بہت سادان اور دچھنا موہن پیارے کے ہاتھ سے دلا کر بڑی خوشی منائی اے راجہ جو کوئی شری کرشن جی کے بال چرتر کو جو پانچ برس کی عمر تک کیا ہے سچے من سے کہے یا سنے اُس کے پاس کبھی کوئی چنتا نہ آوے گی اور دنیا مین مُنو کا منا پا کر انت سمے مُکت پاوے گا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی اتنی پریت گوپ اور گوپیون کو شیام سُندر کی جو اپنے بیٹون سے بھی اُن کو بہت پیارا جانتے تھے کس سبب سے تھی شکدیو جی بولے کہ اے راجہ دُنیا مین سب کو بیٹا اور دھن بہت پیارا ہوتا ہے لیکن اپنا پران اُن سب سے بھی زیادہ پیارا ہوتا ہے جس طرح گھر مین آگ لگتے وقت آدمی اپنے مقدور بھر بیٹے اور مال کو بچاتا ہے اور جب اُس کو بچا نہین سکتا تب اپنا پران لیکر بھاگ جاتا ہے اُسی طرح شیام سُندر سب جیوُون کے پران تھے اُسی سے سب برجباسی شری کرشن جی کو اپنے پران سے زیادہ پیارا جانتے تھے اور اُنھون نے اپنی مایا سے سب کا چیت موہ لیا تھا۔

	دوہا	
ماکھن پربھُ بھگوان ہین گھٹ گھٹ بیاپک سوئے		سبکے جیون پران ہین کیون نہین پریتی ہوئے

ادھیائے پندرھوان

بلرام جی کا دھینک راچھس کو مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شیام سُندر کو آٹھوان برس لگا تب ایکدن اُنھون نے جسودا جی

سے کہا کہ اے میّا اب مین بن مین گئوچرانے جاؤن گا تو نند بابا سے کہدے کہ وہ مجھے جانے دین جسودا جی نے یہ
بات نندجی سے کہی تب اُنھون نے اچھی ساعت پوچھکر دس ہزار گئووین شری کرشن جی کے ہاتھ سے دان کرائین
اور کاتک سُدی اسٹمی کو انھین گئوچرانے کے لیے بھیجتے وقت یہ بات کہی کہ اے بیٹا تم بن مین گوالون کے ساتھ
رہنا اور گوالون کو بلا کر سمجھا دیا کہ اے بھائیو آج سے شیام اور بلرام کو بھی گئوچرانے کے واسطے اپنے ساتھ لیجایا کرو
پر اُنکو بن مین اکیلا نہ چھوڑنا یہ کہکر نندجی نے دونون بھائیون کو دہی کا تلک لگا کر بدا کیا جب شیام سُندر گوال
اور گاے سمیت برندابن مین پہونچے تب وہان پر ایک پکّا تالاب نرمل جل سے بھرا ہوا بہت شوبھائمان دیکھکر گئوون
کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور آپ گوال بالون کے ساتھ آنند سے کھیلنے لگے کبھی گوال بالون سے کہتے تھے کہ مین
تمھاری ہتھیلی پر اپنا ہاتھ مار کر بھاگتا ہون تم پیچھے دوڑ کر مجھے پکڑو اور کبھی کسی گوال کو ہاتھی اور کسی کو گھوڑا بنا کر اُسپر
چڑھکر کہتے تھے کہ تم ہاتھی اور گھوڑے کی بولی بولو اور کبھی آپ گئوون کے پاس جا کر شیر کی بولی بول کر اُنکو ڈراتے
تھے اسی طرح بہت سی لیلا کر کے سب کو سُکھ دیتے تھے اُس وقت برندابن بہاری نے شوبھا اُس بن کی دیکھکر
شری داما آدک گوالون سے کہا کہ تم لوگ چیتن جولا آدمی کا پاکر بلداؤجی کی مہما نہین جانتے دیکھو اس سندر استھان
پر درخت جڑ روپ ہو کر بھی جھکے ہوئے بلرام جی کے چرنون کو ڈنڈوت کرتے ہین اُن کو یہ اِچھّا ہے کہ جو ہم جڑ روپ
سے چھوٹ کر آدمی کا چیتن چولا پاتے تو بلداؤجی کی سیوا کر کے کرتارتھ ہوتے اور ہمیشہ سے دنیا مین یہ دستور
ہے کہ جس کے پاس جو چیز اچھی ہوتی ہے وہ اپنے مالک کو بھیج دیتا ہے اس لیے یہ سب درخت پر اُپکاری
ہو کر اپنا اپنا پھل اور پھول بلداؤجی کو بھینٹ دیتے ہین اور یہ بھونر پھولون پر گونجتے ہوئے جو دیکھتے ہو
وہ بلداؤجی کا جس گاتے ہین اور مور اپنا اپنا ناچ دکھلا کر کوکلا آدک پنچھی اپنی بولی اُن کو سناتے ہین اور
یہ سب درخت اپنے پھول اور پھل سے راہی مسافروں کی مہمانی کرتے ہیں اسواسطے اُنکو بڑا داتا
اور پُر اُپکاری سمجھنا چاہیئے اور تم لوگ جتنے جڑ اور چیتن جیو برندابن مین دیکھتے ہو یہ سب بلرام جی کے چرنون
مین پریت رکھنے سے بیکنٹھ کو جاتے ہین اور یہ چوراسی کوس برج بھوم دھن ہے اس کی بڑائی کوئی
نہین کر سکتا اور تمھارے پرن اس دھرتی پر پڑنے سے یہان سدا بسنت رت بنی رہتی ہے اور برندابن
کے سب جیو جڑ اور چیتن جیون مکت ہین اے راجہ ایسی بڑائی برندابن کی کر کے جب شیام سندر ایک اونچے ٹیلے
پر چڑھکر بیٹھے اور اپنے چارون طرف اُپرنا گھما کر کالی پیلی دھوری نام لیکر گئوون کو پکارنے لگے تب سب
گئووین دوڑتی اور ہانپتی ہوئی شیام سندر کے پاس آ پہونچین اُس وقت اُن کی شوبھا ایسی معلوم ہوتی
تھی جیسے رنگ برنگی گھٹا چندرما کے گرد چارون طرف گھر آوین پھر من ہرن پیارے نے گئوون کو بن
مین چرنے کے واسطے ہانک دیا اور آپ بلرام جی سمیت کلیوا کر کے کدم کی چھایا مین ایک سکھا کی جانگھ پر سر دھر کے
سو رہے جب نیند سے آنکھ کھلی تب بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی ہم اور تم الگ الگ گوال اور گئوون
کی ٹولی باندھ کر آپس مین پھولون سے لڑین بلدیو جی نے کہا کہ بہت اچھا تب آدھے آدھے گوال اور گئووین

دونون بھائیون سے بانٹ لین اور بہت رنگ کے پھول توڑ کر اپنی اپنی جھولی سبھون نے بھرلی اور بہت طرح کا باجا اپنے اپنے منھ سے بجا کر ایک دوسرے کو پھل اور پھولون سے مار کر آپس مین کھیلنے لگے کچھ دیر تک اسی طرح کھیل کر اپنی اپنی گئوین الگ الگ چرانے لگے اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ جس پر برہم پرمیشور کا درشن برہما جی اور شری مہادیوجی آدک دیوتون کو جلدی دھیان مین نہین ملتا وہ بیکنٹھ ناتھ مور کے ساتھ ناچ کر گوال بالون کے ساتھ کھیلتے تھے کسی کو سامرتھ ہے جو اُن کی لیلا اور مہا برنن کر سکے جب گئووین چراتے وقت بلرام جی سب گوال اور گئوون سمیت ایک طرف بن میں چلے گئے اور شیام سندر دوسرے بن مین جا نکلے اُسوقت ایک گوال نے بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی یہان سے تھوڑی دور پر تاڑ کا ایسا بن ہے جس مین امرت کے برابر میٹھے پھل لگے ہین وہان پر دھینک نام راچھس گدھا روپ سے اُن پھلون کی رکھواری کر کے نہ آپ کھاتا اور نہ کسی دوسرے کو کھانے دیتا ہے جس طرح سوم کا مال کسی کے کام نہین آتا ہے ہم لوگ تمھاری کرپا سے وہ پھل کھایا چاہتے ہین یہ سنکر بلرام جی نے کہا کہ ابھی چل کر وہ پھل خوشی سے کھاؤ راچھس تمھارا کیا کر سکتا ہے یہ بات سنتے ہی سب گوال بے ڈر ہو کر بلداؤجی کے ساتھ اُس بن مین چلے گئے جب بلدیوجی نے ایک درخت کو پکڑ کر زور سے ہلایا اور سب پھل اُس کے ٹوٹ کر گر پڑے تب دھینک راچھس پھل گرنے کی آواز سن کر چلاتا ہوا دوڑا اُس کو آتے دیکھکر سب گوال بال مارے ڈر کے بھاگ گئے اکیلے بلرام جی وہان کھڑے رہے جب گدھے نے آتے ہی ایک دولتی بلدیوجی کے ماری تب بلدیوجی نے بڑی پھرتی سے اُسکی ٹانگ پکڑ کر زمین پر پٹک دیا جب پھر وہ لوٹ پوٹ کر کھڑا ہو گیا اور زمین سونگھ کر کان دبائے ہوئے بلدیوجی کے پھر دولتیان مارنے لگا تب ہلدھر جی نے دونون ٹانگین اُس کی پکڑ کر ایک اونچے درخت پر ایسا پٹکا کہ وہ اُسی وقت مر گیا اور وہ درخت ٹوٹ کر گر پڑا اُس کو مرا ہوا دیکھتے ہی بہت سے راچھس اس کے ساتھی سنگی بلرام جی کے مارنے کے واسطے آئے اُن کو بھی بلبھدر جی نے ساعت بھر مین مار ڈالا اُس وقت دیوتون نے بلرام جی پر پھول برسا کر خوشی کے باجے بجائے اے راجہ پریکچھت شری برہما جی اور شری شیوجی اور دیوتا دھیان اور پوجا چھوڑ کر شری کرشن جی کا درشن کرنے کے واسطے برندابن آیا کرتے تھے دھینک راچھس کے مرنے کے پیچھے گوال بالون نے من مانے پھل کھائے اور گھر لے آنے کے واسطے اپنی اپنی جھوری بھر لی اور اُس بن مین نڈر ہو کر گئو چرانے لگے ۔

دوہا

بل موہن گھر کو چلے جان سانجھ کی بیر		کیتھی گائن گھیر سب مرلی کی دُھن ٹیر

اے راجہ جب شیام اور بلرام ہنستے کھیلتے ہوئے گوال اور گئوون سمیت گھر آئے تب گوالون نے وہ پھل تاڑ کے برندابن باسیون کو بانٹ کر کہا کہ آج بلرام جی نے بن مین دھینک آدک بہت سے راچھسون کو مارا یہ بات سُن کر سب لوگ خوش ہوئے دوسرے دن پھر شیام سُندر گوالون کے ساتھ گئو

چرانے لگے اور بلرام جی اُس دن گھر رہے بن مین گئوؤین چرتے چرتے پھیل گئین جب گوال لوگ شری کرشن جی سے الگ ہوکر گئوؤن کو ڈھونڈھنے نکلے اور دھوپ مین بیاکل ہوکر بہت پیاسے ہوئے تب وہ گئوؤن سمیت جمنا کنارے پانی پینے لگے۔

دوہا

گوپ گاے اچوت بھئے کالی دہ کو نیر	نسست سب اُکلاے کے بیٹھو گئے جل تیر

سورٹھا

پڑے سکل مرجھاے جہان تہان بکھو جہارتے	گوال بچھ او گاے بھئے منو بن پران سب

اے راجہ جب سب گاے اور گوال کالی ناگ کے زہر سے جو جمنا مین رہتا تھا بیہوش ہوکر گر پڑے اور شیام سُندر کے پاس دیر تک نہین آئے تب موہن پیارے نے اُنکو ڈھونڈھتے اور پکارتے ہوئے جمنا کنارے پہونچکر کیا دیکھا کہ وہ سب کالی کنڈ کے کنارے مرے ہوے پڑے ہین یہ حال اُنکا دیکھکر شیام سُندر انترجامی نے بچار کیا کہ کالی دہ کا پانی پینے سے یہ حال ان سب کا ہوا ہے مین گھر پر جاکر ان کے ماتا او پتا سے کیا کہون گا ان سب کو جلا دینا چاہیے ایسا بچار کر کرشن بھگوان نے جیسے امرت روپی درشٹ سے اُن کی طرف دیکھا ویسے ہی سب گوال بال گئوؤن سمیت جی اُٹھے جس طرح کوئی نیند سے جاگ اُٹھے اسی طرح وہ لوگ اُٹھکر اپنی آنکھ ملنے لگے اور مرلی منوہر کو وہان دیکھتے ہی اُن کے گلے مین لپٹ گئے تب شری کرشن دکھ بھنجن نے کہا کہ تم لوگون نے مجھ سے علیحدہ ہوکر کالی دہ کا پانی پیا اسی سے تم بے ہوش ہوگئے تھے پرمیشور نے تمھارا پران بچایا یہ سنکر گوال بالون نے کہا کہ جمنا جل پینے سے ہماری یہ گت ہوئی تھی تم نے آکر جلا دیا برجباسیون کی رچھا کرنے والے تمھین ہو جب سانجھ سے من ہرن پیارے گوال اور گئوؤن کو ساتھ لیے مرلی بجاتے ہوئے برندابن کے پاس پہونچے تب سب برجبالا اپنے اپنے گھر کا کام چھوڑکر اُن کے درشن کے واسطے دوڑی آئین اور اُن کی چھب دیکھکر اپنی آنکھین ٹھنڈھی کین اور گوال بالون نے گھر پہونچکر نندجی اور جسودا جی سے کہا کہ آج ہم لوگ کالی دہ کا پانی پینے سے گئوؤن سمیت مر گئے تھے سو شری کرشن جی نے ہم کو جلا دیا۔

دوہا

اب ہم کا ہو ڈرت نہین ہر مین ہین سہاے	بل موہن کے بل پھرت بن بن چارت گاے

سورٹھا

پرت گاڑھ جب آئے تب تب ہوت سہاے ہرا	چرنجیو دوؤ بھاے جسمت یہ تیرو کنور

جسودا جی اور روہنی اور گوپیان یہ حال سُنکر بہت خوش ہوئین اور نندجی نے کہا کہ جو بات گرگ مُن کہہ گئے تھے وہ آنکھون سے دکھلائی دیتی ہے شری کرشن کوئی اوتار ہین بڑے بھاگ سے میرے یہان

جنم لیا ہے جب جسُودا جی نے شیام سندر کو سچیا بر بُلایا تب اُنھون نے کالی ناگ کو جمنا جل سے باہر نکالنا بچار کر
جسُودا جی سے کہا کہ اے میا مین نے ایسا سپنا دیکھا ہے کہ جیسے کسی نے مجھکو جمنا جل مین گرا دیا ہے یہ سنتے ہی
نند اور جسُودا جی نے موہن پیارے کے ہاتھ سے کچھ دان کرایا اور سپنے کی بات جھوٹھ جانکر اپنے من کو دھیرج دیا

ادھیاے سولھوان

نکالنا شری کرشن جی کا کالی ناگ کو جمنا جل سے

شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ شری کرشن جی نے یہ بچار کیا کہ کالی ناگ کا یہان رہنا اچھا نہین ہے کسواسطے
کہ آدمی اور پشُ اور پنچھی جو کوئی اُس دہ کا پانی پیوے گا وہ ضرور مرجائیگا یہان کالی ناگ کے رہنے سے
جمنا کو دوش لگتا ہے اس لیے اُس کو یہان سے نکالنا چاہیئے اور اس ناگ کے زہر کی جوالا سے کالی دہ کا پانی
چار کوس تک کھولتا تھا اس لیے کسی جیو پشُ پنچھی آدک کو ایسی سامرتھ نہ تھی کہ جو وہان جاسکے جو کوئی دھوکے
سے بھی جاتا تو جل کر اس دہ مین گر پڑتا تھا اور اُس جگہ کوئی درخت بھی نہین رہ سکتا تھا کیول ایک کدم کا
درخت اوناشی اُس جگہ پر تھا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی اسکا کیا کارن ہو کہ اُس درخت
کا ناش نہین ہوا شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کسی جگ مین گرڑ جی اس درخت پر اپنے مُنھ مین امرت لیے ہوئے
آبیٹھے تھے سو ان کی چونچ سے ایک بوند امرت کا اُس درخت پر گر پڑا تھا اُس سے وہ درخت ہرا رہ کر کالی ناگ
کا زہر اُس پر اثر نہین کر سکتا تھا جب شیام سُندر نے کالی ناگ کے نکالنے کا بچار کیا تب اُن کی اچھا کے
موافق نارد مُن کنس کے پاس گئے جب کنس نے نارد مُن کو ڈنڈوت کر کے بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھا لا تب
نارد مُن نے پوچھا کہ اے راجہ تم اُداس کیون دیکھ پڑتے ہو یہ بات سُن کر کنس ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہاراج
گوکل مین نند جی کے یہان دو لڑکے بڑے زبردست پیدا ہوئے ہین جنھون نے اگھاسُر آدک راچھسون کو
مار ڈالا اُن سے مجھکو اپنے پران کا کھٹکا دیکھ پڑتا ہے ۔

چوپائی

یہ دوؤ برج مین نند کمارا
کہت جنھین بلرام کنھائی
اب مُن تم کچھ کہو بچارا
مُن ہر کے گن نیکے جانے

جان پرت ہین کوؤ اوتارا
تنکی گت من جان نہ جائی
جہ بدھ ماروں نند کمارا
سُن نرپ بچن منہ مُسکانے

دوہا

تب بولے مُن نرپت سون ست کہی تم بات
دے دوؤ اوتار ہین اُن گت جان نہ جات

سورٹھا

ہین وے ٹھہرے کال پرگٹ بھئے برج آنکے	نند گوپ کے بال تم اُن کو راکھو نہین

یہ کہکر ناردمُن بولے کہ اے کنس میں ایک اُپاے تم سے کہتا ہون کہ تم نندجی کو کالی دہ کے کمل کے پھول بھیجنے کے واسطے کہلا بھیجو جب وہ لڑکے وہان پھول لینے جاوین گے تب اُن کو کالی ناگ ڈس لیگا جب یہ کہکر نارد من چلے گئے تب کنس نے نندجی سے اُسی ساعت کہلا بھیجا کہ کل کے دن کروڑ پھول کمل کے کالی دہ سے منگواکر ہمارے پاس بھیج دو نہین تو ہم تمھارا گھربار لوٹ کر برج سے نکال دین گے اور تمھارے بیٹون کو قید کرین گے شیام سندر انترجامی یہ حال جان کر اُس دن گئووین چرانے نہین گئے گانون مین گوال بالون کے ساتھ کھیلتے رہے جبکہ ایسا سندیسا کنس کا نند راے کے پاس پہونچا اور اُنھون نے گھبراکر آپ نند آدک گوپون سے یہ حال کہا تب سب برندابن باسی سوچ مین ہوکر آپس ہیں کہنے لگے کہ ہم لوگون سے کالی دہ کے پھول آنا بہت مشکل ہین ہمکو اپنی جان کا کچھ ڈر نہین کنس مارے چاہے چھوڑے لیکن بڑا سوچ تو یہ ہے کہ شیام اور بلرام کو قید کرے گا کوئی ایسا ٹھکانا دیکھ نہین پڑتا جہان ان دونون کو چھپا رکھین ایک نے کہا کہ چلو کنس کی بنتی کریں اور جتنا ڈنڈ وہ مانگے اُتنا ڈنڈ دین آج تک کنس نے ایسا کرودھ کبھی نہین کیا تھا۔

دوہا

میرے سُت دُو وزپت اُر کھٹکت ہین دن رات	آج کہیو ایسو بچن بل موہن پر گھات

سورٹھا

چڑھے برج پر دھاے کال کنس ات کوپکے	بھیو مرن اب آے کو راکھے کت جایئے

اے راجہ نند جسودا دونون اسی سوچ مین بیٹھے رو رہے تھے جب مرلی منوہر انترجامی سب کو دکھی دیکھکر گھر پر آئے اور نند رانی اُن کو گود میں اُٹھاکر بہت بلاپ کرنے لگین تب شیام سندر نے پوچھا کہ اے میّا تو اتنا سوچ کیون کرتی ہے جسوداجی نے کہا کہ تو میرے رونے کا حال اپنے باپ سے جاکر پوچھ لے یہ بات سنکر موہن پیارے نندجی کے پاس آئے اور اُن کو اُداس اور روتے ہوئے دیکھکر پوچھا کہ اے بابا تم اتنے کیون بیاکُل ہو یہ بچن اپنے لال کا سنکر نندجی بولے کہ اے بیٹا جب سے تمھارا جنم ہوا تب سے راجہ کنس نے تمھارے مارنے کے واسطے کیسے کیسے راچھسون کو بھیجا پر ہمارے کل کے دیوتا سہایک ہوئے جو تمھارا پران بچا۔

دوہا

کالی دہ کے پھول اب پٹھئے بھوپ منگائے	سب سے یہ گاڑھی پڑی اب کو کرے سہاے

سورٹھا

جو نہین آویں پھول لکھیو کنس مُونہہ ڈانٹ کے	کر ہون برج نرمول باندھ منگاؤن تو سُتن

اے بیٹا وہان کا پھول آنا بہت کٹھن ہے اسی سے مجھکو سوچ ہوا ہے یہ سنکر شیام سندر نے کہا کہ اے بابا جس دیوتا
نے پہلے تمھاری سہایتا کی تھی اُسی کا دھیان کرو وہی پھر تمھاری سہایتا کریگا جب موہن پیارے کے سمجھانے سے
برج باسیون کو دھیرج کچھ ہوا تب اپنے اپنے کل دیوتا کا دھیان ہاتھ جوڑ کر کرنے لگے اور شیام سندر جمنا کنارے
جاکر گوال بالوں سے گیند کھیلنے لگے جب کھیلتے وقت شیام سندر نے جان بوجھکر شری داما کا گیند کالی دہ مین پھینکدیا
تب اُس نے شیام سندر کی کمر مین ہاتھ ڈالکر کہا کہ میرا گیند لا دو بنا گیند لیے تمکو نہین چھوڑون گا دوسرا گوال بال
بھگوت مت سمجھو موہن پیارے نے شری داما سے کہا کہ میری کمر چھوڑ دے تھوڑی چیز کے واسطے جھگڑا مت کر
تو نے چھوٹے بڑے کا بچار نہ کرکے میری کمر میں ہاتھ ڈال دیا تو میری برابری کرتا ہے میرے پرتاپ کو نہین جانتا
مین نے تیرے سامنے پوتنا اور بکاسُر آدک راچھسوں کو مار ڈالا تھا تسپر بھی تو مجھ سے نہین ڈرتا یہ سُن کر شری داما
بولا کہ تم بڑے آدمی کے بیٹے ہونے سے کچھ راجا نہین ہوگئے کھیل مین ہم اور تم دونون برابر ہین بنا گیند دیے
میری اور تمھاری نہین بنے گی اور تم نے راچھسون کو مارا تو کیا ہوا اب راجہ کنس نے کالی دہ کے پھول مانگے
ہین پہونچاؤگے تو میں جانونگا جب کنس تم کو پکڑ منگاوے گا تب سامرتھ کا حال معلوم ہوگا۔

سورٹھہ		
سکل لوک سرتاج پار نہ پاوت برہم شو		تاہ گیند کے کاج پھینٹ پکڑ جھگرت سکھا

اے راجہ ایسا کٹھور بچن سُنکر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ تو زبان سنبھال کر بات نہیں کرتا کنس کا ڈر مجھکو کیا دکھلاتا ہے
مین پھول ہی لینے کے واسطے یہاں آیا ہون آج کمل کے پھول کنس کو بھیجکر برج باسیون کا سوچ مٹاؤن گا
اور تیرے سامنے کنس کے سر کے بال کھینچکر اُس کو مارون گا ایسا کہکر مرلی منوہر نے کرودھ سے شری داما کو جھٹکا
دیا اور اپنی کمر اُس سے چھڑا کر کدم کے درخت پر چڑھ گئے تب گوال بالون نے ہنسی سے تالی بجاکر کہا کہ شیام سندر
شری داما کے ڈر سے بھاگ کر درخت پر چڑھ گئے اور شری داما روکر کہنے لگا کہ مین تمھارے ماتا پتا سے گیند
پھینک دینے کا حال کہتا ہون تب برجناتھ للکار کر بولے کہ مین تیرے گیند لینے کے واسطے جاتا ہون یہ کہکر
موہن پیارے کالی دہ مین کود پڑے۔

دوہا		
ات کومل تن سانورے ساجے ہٹو رساج		جل بھیتر پیٹھے تہان جہان سوت اہ راج

اے راجہ جب شیام سندر جمنا جی مین بیٹھ گئے تب سب گوال بال شری داما کو گالیان دیتے ہوئے جمنا
کنارے پر ہاتھ پھیلا کر رونے لگے اور گوپین چارون طرف مُنھ باے باے کر چلانے لگین اور اُن مین سے
دو لڑکے روتے ہوئے گھر کی طرف خبر دینے کے واسطے چلے اور اُس وقت برندابن مین بہت طرح کے اسگن
ہونے سے نندا اور جسودا جی کو بڑا سوچ ہوا تب وہ کیشو مورت کو ڈھونڈھنے نکلے اور جسودا جی نے نند جی سے کہا
کہ آج کنھیا کے ساتھ بلرام بھی نہین ہین پرمیشور کی کرپا سے میرا موہن پیارا اچھا رہے۔

دوہا

چلی رسوئین کرن مین چھینک بھئی موہ آج	آگے ہوئے بلا رپن گئی دوسری بھاج

اے راجہ جس وقت نند اور جسوداجی سوچ کرتے اور موہن پیارے کو دھونڈھتے ہوئے چلے جاتے تھے اُسوقت اُن دونون گوال بالون نے روتے ہوئے آکر کہا کہ اے جسودا ماتا نند لال جی گیند کھیلتے کھیلتے کدم کے برکش پرچڑھ گئے تھے وہان سے کودکر کالی دہ مین ڈوب گئے یہ بات سنکر نند اور جسودا بیاکل ہوکر گر پڑے اور جسوداجی نے نندجی سے کہا کہ میرے پران پیارے نے جو سپنا رات کو دیکھا تھا وہ سچا ہوا جب برندابن مین یہ خبر پہونچی تب روہنی جی اور برکھبھان آدک سب گوپی اور گوال اپنا اپنا سر اور چھاتی پیٹتے ہوئے نند اور جسوداجی سمیت دوڑے ہوئے جمنا کنارے پہونچے اور وہان موہنی مورت کو نہ دیکھکر لڑکون سے اُن کا حال پوچھا جب اُنھون نے اُس جگہ کو جہان پر کیشو مورت کودے تھے دکھلایا تب نند اور جسودا بیاکل ہوکر جمنا جل مین کودنے دوڑے گوپ اور گوپیون نے انکو تھام لیا۔

دوہا

سُکھدانی دیکھے بنا بلکھاتی اَت مارے	رانی اررانی پرت پانی مین اکلاے
ٹوٹت اتِ بیاکل دھرن جات گرن جل ماے	کہت شیام تم دُکھ دیو موکو کیں برتھاے

اے راجہ جسودا روتے روتے بیاکل ہوکر بورہون کی طرح کہتی تھی کہ اے بیٹا تم نے کہاں دیر لگائی تمہارے کھانے کے واسطے ماکھن روٹی رکھا ہے جلدی آکر بھوجن کرو۔

چوپائی

بیٹھو آے سنگ دؤ بھیا	تم جیسو ہیں لیون بلیا

اے موہن پیارے میں تیرے بنا کیسے جیوؤن گی اور کسے ماکھن روٹی کھلا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈھا کرون گی اے لالن جب تو اپنی سانولی صورت موہنی مورت دکھلا کر مجھے اپنی میٹھی میٹھی توتلی باتیں سناتا تھا تب میں تینوں لوک کا سُکھ اُس کے برابر نہیں سمجھتی تھی اب میں وہ روپ کس طرح دیکھوں گی جب جب ہم لوگوں کو دُکھ پڑتا تھا تب تب ہماری رچھا کرتے تھے اب ہم لوگ تمہارے برہ ساگر میں ڈوب رہے ہیں کیوں نہیں آکر اس سے باہر نکالتے ایسی ایسی باتیں کہکر جسوداجی بلاپ کرتی تھیں۔

چوپائی

شوک سندھ بوڑی نندرانی	تن کی سدھ بدھ سبھے بھلائی

دوہا

برکھبھان سُن مہر کے بچن پرم ادھیر	آکلانی رووت بسے اُٹھی کٹھن اَر پیر

اے راجہ اُسی طرح سب استری اور پرش اور بالک اور بردھ برندابن باسی اپنا اپنا گھر اکیلا

چھوڑ کر کالی دہ کنارے کھڑے روتے تھے اور کسی کو اپنے بدن کی سُدھ نہ تھی۔

چوپائی

برجباسی سب اُٹھے پکاری	جل بھیتر کا کرت مراری
مات پتا ات ہی دُکھ پاویں	روئے روئے سب کرشن بلاویں

اور سب برجبالا اپنا سر اور چھاتی پیٹ کر کہتی تھیں کہ اے من ہرن پیارے تم ہم لوگوں کو اس دکھ میں چھوڑ کر آپ جل بہار کرنے چلے گئے تمھارے بنا سب برج سونا ہو گیا اب ہمارا دہی اور ماکھن چرا کر کون کھاوے گا اور ہم سب گوپیاں کس کا اُرہنا دینے جسودا پاس جاویں گی تمھارے برہ میں ہم سب مرنا چاہتی ہیں جلدی باہر نکلکر ہمارے پران بچاؤ جل کے بھیتر بیٹھے بیٹھے کیا کرتے ہو اور نندجی بلاپ کر کے کہتے تھے کہ اے بیٹا تو مجھے چھوڑ کر کہاں چلا گیا تیرے بنا مجھکو سب جگت اندھیرا معلوم ہوتا ہے میں کس طرح جیونگا اِسی دُکھ کے مارے گوکل چھوڑ کر برندابن آبسے تھے یہاں بھی تمھارے پران کا گھات لگا اے پران پیارے جس طرح تم نے بڑے بڑے راچھسوں کو مار کر ہم کو سُکھ دیا تھا اسی طرح آج بھی میرے بڑھاپے کی شرم رکھکر جلدی اپنی موہنی مورت دکھلاؤ نہیں تو اب میں مرا چاہتا ہوں۔

سورٹھا

لوگ اُٹھے سب بے دیں بچن سُن نند کے	کہت بکل سب گوئے ہر تم برج سونو کیو

جب جسوداجی روتے روتے بیہوش ہو گئیں تب بلرام جی نے اُن کے منھ پر پانی کا چھینٹا دیا جب اُنکو کچھ ہوش آیا تب بلرام جی کو دیکھتے ہی رو کر کہا کہ اے بیٹا تمھارے بنا کنھیا ایک ساعت اکیلا نہیں رہ سکتا تھا تو نے اُس کو کہاں چھوڑ دیا جلدی میرے پران پیارے کو بُلا دے وہ بہت بھوکھا ہے ابھی تک اُس نے کچھ نہیں کھایا جب یہ بات کہکر جسوداجی کنھیا کنھیا کہکر پکارنے لگیں تب بلرام جی نے اُنکو دھیرج دیکر اس طرح سمجھایا کہ اے ماتا تم کس واسطے اتنا سوچ کرتی ہو موہن پیارے تم لوگوں کو اُداس دیکھکر کمل کے پھول لانے کو کالی دہ میں گئے ہیں وہ انباشی پرش ترلوکی ناتھ ہیں اُن کو جمنا جل میں ڈوبنے یا کالی ناگ کے کاٹنے کا کچھ ڈر نہیں ہے آگے تم اپنی آنکھ سے دیکھ چکی ہو کہ پوتنا کو اُنھوں نے ساعت بھر میں مار ڈالا تھا میں تمھاری سوگند کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی ایسا جیو لوک میں نہیں ہے جو اُنکو دُکھ دے سکے یا مار سکے۔

دوہا

موہنہ دُہائی نند کی اب ہیں ادت شیام	ناگ ناتھ لے آدھیں تب کہیو بلرام

جب بلبھدر جی کے سمجھانے سے سب کو کچھ دھیرج ہوا تب جسوداجی نے بلبھدر جی کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُن کو اپنے پاس بیٹھا کر بلائیں لینے لگیں اور سب برجباسی جمناجی کی طرف ٹکٹکی لگائے تھے کہ دیکھیں موہن پیارے جمنا جل سے کب باہر نکلتے ہیں شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اس دن جیسا سوچ نند اور جسودا اور

سب جیو جنتو اور چیتن برندابن باسیوں کو ہوا اس کا حال برنن نہیں ہو سکتا اب نندلال جی کا حال سنو کہ جب وہ اپنا نٹور روپ ساجے ہوئے کالی دہ میں پہونچے تب ناگن اُن کے موہنی روپ کی سُندرتائی دیکھکر اُنپر موہت ہو کر کہنے لگی کہ اے بالک تو ایسا روپ وان اور کومل تن ہو کر کس واسطے یہاں آیا ہے جلدی بھاگ جا ابھی کالی ناگ سوتا ہے نہیں تو اُسکے جاگتے ہی تیرا سب بدن زہر سے جل جائے گا شری کرشن جی یہ بات سن کر ناگ پتنی سے بولے کہ تو اپنے پت کو جلدی سے جگا دے ہم کو راجہ کنس نے بھیجکر کروڑ پھول کمل کے کالی کنڈ میں سے مانگے ہیں تب ناگن بولی کہ تو ناگ سے کیا باتیں کرے گا اُس کی ایک پھنکار سے تیرا بدن جل کر راکھ ہو جائے گا مجھ کو تیرا سندر روپ دیکھکر دیا آتی ہے راجا کنس مرجائے جس نے تیری ایسی موہنی مورت کو یہاں بھیجا اور تو اپنی خوشی سے مرنے کے واسطے یہاں آیا ہے لڑکا جان کر تجھ سے کہتی ہوں تیرے ماتا پتا بڑا دکھ پاویں گے تو بچارا لڑکا اپنا پران لیکر یہاں سے چلا جا یہ سنتے ہی من ہرن پیارے بولے۔

دوہا	
اری باوری سرپ سوں کہا ڈراوت موہہ	جیسو میں بالک پرکٹ دہی دکھاؤں توہہ
سورٹھا	
کیوں نہیں دیت جگائے دیکھوں میں یا کے بلہہ	یا پر کمل لدائے لے جیہوں یہ ناتھ برج

اے ناگن سوتے ہوئے کو مارنا ادھرم ہے اس لیے تجھ سے جگانے کے واسطے کہتا ہوں یہ بات سُن کر ناگن بولی کہ چھوٹے منھ بڑی بات کہنا تجھکو نہ چاہیئے یہ کالی ناگ گروڑ جی سے لڑا تھا جس کو تو ناتھنے کو کہتا ہے میں نے جانا کہ تیری موت تجھکو یہاں لے آئی ہے جو تو میرا کہنا نہیں مانتا جو تجھکو کالی ناگ سے لڑنے کی سامرتھ ہے تو اُسے آپ جگالے یہ بات سنتے ہی برندابن بہاری نے اُس کو جھڑک کر جیسے اپنے پاؤں سے کالی ناگ کی پونچھ دابی ویسے ہی وہ گروڑ جی کے ڈر سے چونک کر اُٹھ کھڑا ہوا جب اُس نے دیکھا کہ ایک لڑکا میرے سامنے کھڑا ہے تب اچرج مان کر کہا کہ دیکھو میرے زہر کی گرمی اچھے بٹ نہیں سہہ سکتا اور کوسوں تک کے پشو اور پنچھی آدک اس گرمی میں جل جاتے ہیں یہ کون ایسا لڑکا ہے جس نے یہاں تک جیتا پہونچکر مجھے سوتے سے جگا یا ایسا بچار کر کالی ناگ کرودھ سے پونچھ پٹکتا ہوا شیام سُندر کی طرف دوڑا اور اپنے ایکسو ایک پھن سے اُن کو کاٹنے لگا اے راجہ اُس ناگ کے زہر کی گرمی سے جمنا جل ادھن کی طرح کھولتا تھا لیکن بیکنٹھ ناتھ پر وہ زہر کچھ اثر نہیں کر سکتا تھا تب اُس ناگ نے من میں کہا کہ یہ لڑکا کوئی بڑا شور بیر ہو کر منتر جانتا ہے اس سے اس کو زہر اثر نہیں کرتا جب کالی ناگ نے دیکھا کہ میرے کاٹنے سے یہ لڑکا نہیں مرتا ہے تب اُسنے شری کرشن جی کو اپنے بدن سے لپیٹ کر کس لیا اُس وقت ناگن اپنے من میں بہت پچھتا کر کہنے لگی کہ دیکھو ایسا سندر لڑکا اپنی خوشی سے موت کے بس ہو کر یہاں آیا ہے اب اس کا بچنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور کالی ناگ نے بھی ابھمان کر کے شری کرشن جی سے کہا کہ تو مجھے نہیں جانتا میں سب سانپوں کا

راجہ ہوں اب یہاں سے جیتا بچکر جائیگا تو دیکھوں گا گرب پر ہاری بھگوان نے یہ بات سنتے ہی اپنا بدن ایسا بڑھایا کہ جوڑ جوڑ کالی ناگ کا ٹوٹنے لگا جب اُسنے بہت بیاکل ہو کر شری برجنا تھ جی کو چھوڑ دیا اور الگ جاکر کھڑا ہو گیا تب شری کرشن جی نے جلدی سے پھن اُس کا اپنے پاؤں کے نیچے دباکر ناک اُس کی چھید ڈالی اور اُس میں ڈوری ڈال کر اُس کے پھن پر چڑھ گئے۔

	دوہا	
ناکھن پر نرتھ پھن گہہ لیؤ دیو بیال پھپکار		چرن کمل ماتھے دھرے نرتت ہری مُرار

جب برندابن بہاری تینوں لوک کا بوجھ اپنے بدن میں لیکر کالی ناگ کے سر پر بنسی بجاتے ہوئے کود کود کر ناچنے لگے اُس وقت دیوتا اور گندھرپ اور اپسرا اور کنٹر آدک اپنے بمانوں پر بیٹھکر یہ آنند روپی ناچ دیکھنے آئے اور گندھرپ لوگ بہت طرح کا باجا بجا کر تال سُر کے ساتھ بیکنٹھ ناتھ کا گن گانے لگے اور اپسرا ناچنے لگیں اور دیوتوں نے شیام سندر پر پھول برسائے اے راجہ اُس وقت ناچنے گانے اور مرلی بجانے کی ایسی شوبھا اور آنند ہو رہا تھا جس کا برنن نہیں ہو سکتا جب کالی ناگ کے منہ سے ترلوکی ناتھ کے بوجھ کے مارے خون بہنے لگا تب وہ مرنے کے قریب ہو کر اپنے زہر کا سب گھمنڈ بھول گیا اور اپنا پھن پٹک پٹک کر زبان منہ سے باہر نکال دی اور اپنے جینے سے نا امید ہو کر سر جھکا لیا اُس وقت کالی ناگ کو بیکنٹھ ناتھ کا درشن ملنے اور اُن کا چرن ماتھے پر پڑنے سے گیان ہو کر یہ بات یاد آئی کہ میں نے برہما جی سے سُنا تھا کہ برج گوکل میں اوتار ہوگا۔

	دوہا	
لیے گوکل میں اُترے ہیں جا نیو نردھار		یہ انبناشی برہم ہیں برج کرے بڑا اوتار

یہ لڑکا وہی اوتار ہے نہیں تو دوسرے کی کیا سامرتھ تھی جو میرے زہر سے جیتا بچتا ان ترلوکی ناتھ کی برابری کوئی نہیں کر سکتا میں نے بہت بُرا کام کیا جو پر برہم پرمیشور پر پھن چلایا یہ بات اپنے من میں سمجھتے ہی کالی ناگ شرن شرن پکار کر بولا کہ اے مہاپربھو میں نے آپ کا روپ نہیں پہچانا آپ مجھے جیو دان دیکر اپنی شرن میں لیجئے ایسے دین بچن کہکر کالی ناگ چپ ہو رہا اور اپنی کرنی سے شرمندہ ہو کر کچھ استت نہ کر سکا شری دینا ناتھ نے یہ دین بچن سن کر سمجھا کہ اب ابھمان کالی ناگ کا ٹوٹ گیا تب اُس کو اپنے چتربھجی روپ کا درشن دیا اُن کا روپ دیکھتے ہی کالی ناگ کی استریاں بہت بلاپ سے روتی ہوئی وہاں آئیں اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح بیکنٹھ ناتھ کی استت کی کہ اے پربرہم پرمیشور آپ تینوں لوک اور سب جیووں کے پیدا کرنے والے ہیں اور آپ نے ادھرمی لوگوں کے مارنے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے دنیا میں جو کوئی آپ کا دھیان اور آپ کی بھکت دُشمنی سے بھی کرتا ہے وہ بھی بھوساگر پار اُتر کر مکت ہو جاتا ہے جس طرح امرت کو جان کر یا نہ جانکر دونوں طرح پینے سے آدمی امر ہو کر نہیں مرتا ہے اسی طرح آپکے دھیان

کا پرتاپ بھی ہے ہمارے پت نے اپنے اگیان اور اجان سے آپ کو نہیں پہچانا سو وہ اپنے ڈنڈ کو پہونچا لیکن
آپ کا درشن پاکر کرتارتھ ہوا کس واسطے کہ جن چرنوں کا درشن دان اور رجگیہ اور تپ اور جپ کرنے سے بھی جلدی
نہیں ملتا وہ درشن اس ناگ نے سہج میں پایا اور اے دینا ناتھ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اُس دُکھ دائی کا گھمنڈ
توڑ ڈالا اور اس نے نہ معلوم پورب جنم میں کیسا بھاری تپ کیا تھا جس کے پھل سے آپ کے چرن اس کے
سر پر براجتے ہیں نہیں تو ان چرنوں کی دھور ملنے کے واسطے لچھمی جی اور برھما جی آدک دیوتا اور بڑے بڑے
جوگی اور من چاہنا رکھتے ہیں اور اُن کو بھی وہ دھور جلدی نہیں ملتی سو دھور کالی ناگ کے ماتھے پر چڑھی اسکے
برابر دوسرے کا بھاگ ہونا کٹھن ہے اور میں ایسی سامرتھ نہیں رکھتی جو اُس دھور کا پرتاپ برنن کرسکوں
نارد جی اور سنکادک اُس دھور کی بھگت اپنے ہردے میں رکھنے سے اندراسن گدی اور اشٹ سدھ اور
مکت پدوی اور تینوں لوک کا سکھ اس کے سامنے کچھ مال نہیں سمجھتے جس نے پارس پتھر پایا وہ سونے کی
چاہنا نہیں رکھتا اب یہ ناگ مارے ڈر کے مرنے کے نکٹ ہو گیا ہے اور سور لوگ ڈرے ہوئے کو نہیں مارتے
اس لیے دیا کرکے اس کا پران چھوڑ دیجئے نہیں تو اس کے ساتھ ہم کو بھی مار ڈالیے کس واسطے کہ ہم پت برتا ہو کر
اپنا پران اس کے ادھین جانتے ہیں اور بید اور شاستر میں بھی یہی لکھا ہے کہ پت برتا استری اُسی کو سمجھنا
چاہیے کہ جو اپنے پت کو روگی اور کوڑھی اور دردری ہونے پر بھی ایشور کے برابر جانے اور آج سے اپنے
بہت پرہم کو اور بھی ادھک بشواس ہوا کہ اُس کے پرتاپ سے ہم نے آپ کا درشن پایا جب اس طرح
بہت استت ناگنوں نے کی تب مرلی منوہر کالی ناگ کا اپرادھ چھما کرکے اُس کے مستک پر سے کود پڑے تب
اُس ناگ نے ڈنڈوت کرکے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ جو کچھ انجان میں مجھ سے اپرادھ ہوا وہ دیا
کرکے چھما کیجئے اور میں سانپ کی ذات زہر سے بھرا ہوا تامسی سوبھاؤ تھا اس لیے آپ کے اوپر پھن چلایا
برھما جی آدک دیوتا بھی آپ کے بھید کو جلدی نہیں جان سکتے میں مورکھ آپ کو کس طرح پہچانتا آپ نے
مجھے درشن دے کر کرتارتھ کیا سب بید اور پران آپ کا گن گاتے ہیں جو آپ انصاف کرکے دیکھیں تو میں
کچھ اپرادھ میرا نہ سمجھنا چاہیے کس واسطے کہ میری ذات کا یہی سوبھاؤ آپ نے بنا دیا ہے جو کوئی مجھ کو دودھ
بھی پلاوے تو بھی میرے بدن سے زہر ہی پیدا ہوگا اور گئو کو گھاس بھوسا کھلانے سے دودھ ہی ہوتا ہے
میں نے اپنے سوبھاؤ کے موافق آپ پر پھن چلایا اب آپ مجھکو اپنی شرن میں رکھیے اور میرا یہ ماتھا دھن ہے
جس پر آپ کے چرن پڑنے سے میرے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ گئے جن چرنوں کا دھوون گنگا جی ہو کر
تینوں لوک کو تار دیتی ہیں وہ چرن آپ کا میرے سر پر براجا جس شیش ناگ کے ایک مستک پر آپ شین کرتے
ہیں اُس نے اتنی بڑائی پائی اور میرے ایک سو ایک ماتھے پر آپ نے چرن رکھ کر عزت کیا ہے اس سے میں
اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا اب مجھکو کسی کا ڈر نہیں رہا۔

دوہا	جن پد پنکج پرس تے گت پائی رکھنار	سر زمن پوجت جنھیں سنتن پران آدھار	

سورٹھا	
پھرت چراوت گائے شری برندابن سے چرن	بھگتن کے سکھدائے برجباسی جن دُکھ ہرن

یہ استت سُن کر شیام سندر نے کہا کہ اب تو یہاں کا رہنا چھوڑ کر اپنے کُل پریوار سمیت رمنک دیپ میں جاکر رہ میں یہاں جل بہار کروں گا اور جو کوئی کالی دہ میں اسنان کر کے پتروں کا ترپن کرے گا اُس کے جنم جنمانتر کے پاپ چھوٹ جائیں گے اور ہم تیرا اپرادھ چھما کر کے تجھسے بہت خوش ہیں اور تیرا نام دنیا میں ہمارے تک بنا رہیگا اور دیوتا اور آدمی میری اور تیری کتھا کہیں اور سنیں گے اور اس ادھیائے کہنے اور سننے والوں کو کالی ناگ کے کاٹنے کا ڈر نہیں ہوگا اور راجہ کنس نے کروڑ پھول کمل کے کالی کُنڈ سے مانگے ہیں سو تو جلدی اپنے اوپر لاد کر برج میں پہونچا دے یہ بچن بیکنٹھ ناتھ کا سنتے ہی کالی ناگ نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے بنتے کیا کہ مہاپربھو میں کمل کے پھول ابھی پہونچائے دیتا ہوں لیکن رمنک دیپ میں جانے سے گروڑ جی مجھکو کھا جائینگے اُنھیں کے ڈر سے میں یہاں بھاگ آیا تھا یہ سُنکر موہن پیارے بولے۔

دوہا	
چرن کمل کی چھاپ ہے تیرے مستک مانہہ	اب اس چھاپ پرتاپ سے گرڑ بول ہے ناہنہ

ایسا کہکر بیکنٹھ ناتھ نے اُسی ساعت گرڑ کو بلا کر کالی ناگ کا ڈر چھڑا دیا تب کالی ناگ نے بڑی خوشی سے اپنی استریوں سمیت شری کرشن جی کی بدھ پوربک پوجا کی اور بہت سے رتن اور من کے ہار اُنکو بھینٹ دیدیے اور تین کروڑ پھول کمل کے اپنے اوپر لاد لیے تب پھر برجناتھ جی اُس کے مستک پر چڑھ کر ناتھ پکڑے ہوئے وہاں سے چلے۔

سورٹھا	
پھر جسمت اُر مانہہ اُٹھی لہر سُت پریم کی	کاتھر آیو ناہنہ روے کہت بلرام سوں

یہ بچن سُن کر بلرام جی بولے کہ اے میا تھوڑی دیر اور دھیرج دھر تیرا پران پیارا ابھی آتا ہے بلرام جی کے سمجھانے پر بھی برجباسی لوگ بیاکلتا سے رو کر کہنے لگے کہ اے موہن پیارے تم ہماری محبت چھوڑ کر کہاں چلے گئے تمہارے بنا ہماری یہ گت ہوئی ہے دو پہر سے جمنا جل میں بیٹھے کیا کرتے ہو جلدی کیوں نہیں نکل آتے جس طرح بنا مَن کا سانپ تڑپتا ہے وہی حال پھر نند اور جسودا کا ہو گیا تب جسودا رو کر کہنے لگی کہ میرے جینے کو دھرکار ہے کہ موہن پیارا جمنا میں ڈوب جائے اور میں جیتی رہوں۔

دوہا	
کہت جسودا نند سوں دھرک دھرک بارنبار	اور کبتک دن جیوگے مرت نہیں موہ مار

سورٹھا	
کر دیکھو من دھیان ایسے دُکھ میں مرن سکھ	نند بھئے بن پران مرچھا پرے تریہ بچن سُن

جب نند رائے مُرچھت ہو کر گر پڑے تب بلرام جی نے اُن کو اُٹھا کر کہا کہ اے پتا تم کس واسطے اتنا سوچ کر کے اپنا پران دیتے ہو شیام سندر کا مارنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہے وہ اناشی پُرش آٹھوں پہر لچھمی جی کو ساتھ لیے ہوئے چھیر سمدر میں رہتے ہیں اُن کے جمنا جل میں گرنے سے تم لوگ کیوں ڈرتے ہو اس طرح بلرام جی اُن کو سمجھا رہے تھے کہ اُسی ساعت جمنا جل سے لہر اُٹھنے لگی تب بلرام جی بولے کہ دیکھو اب بیکنٹھ ناتھ جل سے باہر آتے ہیں ایسا بچن سنتے ہی سب برجباسی جمنا کی طرف دیکھنے لگے اُسی وقت نندلال جی کالی ناگ کو ناتھے ہوئے پانی کے اوپر پرگٹ ہوئے۔

دوہا

ماکھن پربھو گوپال جی باہر پرگٹے آئے	دُکھ ہرن دانو دلن سنتن سدا سہائے

اے راجہ پریچھت موہن پیارے کو دیکھتے ہی نند اور جسودا آدک برجباسی ایسے خوش ہوئے جیسے مُردے کے بدن میں جان آجائے اور کالی ناگ نے مُرلی منوہر کو جمنا کنارے اُتار دیا۔

سورٹھا

تٹ پر کمل دھرائے کالی کو آئیس دیو	اُرگ دیپ اب جائے باس کرو تر بیئے سدا

کالی ناگ شری کرشن جی کی اگیا کے موافق ڈنڈوت کر کے اپنے کل پروار سمیت اُسی وقت رمنک دیپ کو چلا گیا اور شیام سُندر نے سب برجباسیوں کو جو برہ کے دُکھ ساگر میں ڈوب رہے تھے مل کر سُکھ دیا اُس دن سے وہاں کا جمنا جل جو زہر کے برابر تھا امرت کی طرح ہو گیا۔

دوہا

دھنّ دھنّ پربھو دھنّ کہہ مدت سمن برسائے خوشی سے پھول ۱۲	گئے دیو نج نج سدن ہردے پرم سُکھ پائے

ادھیائے سترھواں

کتھا کالی ناگ کے رمنک دیپ چھوڑنے کی

راجہ پریچھت نے اتنی کتھا سنکر پوچھا کہ اے سوامی رمنک دیپ ایسا اتم استھان چھوڑ کر کالی ناگ جمنا جی میں آکر کیوں رہا اور گروڑ جی کا کون اپرادھ اس نے کیا تھا اُس کا حال بدھ پوربک برنن کیجئے شکدیو جی بولے۔

دوہا

گروڑ بلی کے تراس تے باس کیو برج آئے	سو لیلا بستار سوں کہوں سبے سمجھائے

اے راجہ سو کشیپ جی برھما جی کے بیٹے ہیں ان کی دو استریاں تھیں اُن میں سے ایک کا نام کدرد

اور دوسری کا نام نبتا تھا۔ کدرو کے کالی ناگ آدک بہت سے سانپ پیدا ہوئے اور نبتا کے دو لڑکے ایک گرڑجی پرمیشور کے باہن اور دوسرا اُرن نام سورج دیوتا کا رتھوان ہوا گرڑجی اور کالی ناگ آدک سانپ رمنک دیپ میں رہتے تھے ایک دن کدرو اور نبتا دونوں سوتیں بیٹھی تھیں کدرو نے نبتا سے کہا کہ سورج کے رتھ میں کون رنگ کے گھوڑے جتے ہیں نبتا نے سفید رنگ کے اور کدرو نے کالے رنگ کے بتلائے اسی بات پر دونوں نے آپس میں جھگڑا کر کے یہ قول و قرار کیا کہ جس کا کہنا جھوٹھا ہو وہ سچ کہنے والی کی داسی ہو کر رہے جب یہ حال سانپوں نے سنا تو کدرو سے کہا کہ اے ماتا تم نے بنا پوچھے ہم لوگوں کے ایسی پرتگیا کر دی سورج کے رتھ میں تو سفید رنگ کے گھوڑے جتے ہیں تم نبتا سے ہار جاؤگی یہ بات سن کر کدرو بولی کہ اے بیٹا اب تو میں بات ہار چکی ہوں کوئی تدبیر ایسی کرو کہ جس میں میرا کہنا سچ ہو نہیں تو مجھکو نبتا کی داسی ہونا پڑے گا تب سانپوں نے کہا کہ ہم لوگ جا کر اُن گھوڑوں کے بدن میں لپٹ جاتے ہیں اس سے وہ کالے دکھلائی پڑیں گے اُسی وقت کدرو نبتا کو ساتھ لیکر گھوڑے دیکھنے گئی تو سانپوں کے لپٹ رہنے سے وہ کالے کالے دکھ پڑے اس لیے نبتا ہار گئی۔

دوہا

کدرو باچہ جیت کے لیے گئی گھر لولائے ۔ جا کی ریت انیت ہے تاسوں کہا بسائے

جب گرڑجی نے یہ حال سنا تب کدرو سے جا کر کہا کہ تم نے دغابازی کر کے میری ماتا کو داسی بنانے کی اِچھا کی ہے ایسا ادھرم کرنا تم کو اچت نہیں ہے اب تم اس کے بدلے جو چیز مانگو وہ ہم تمکو لا دیں ہماری ماتا کو داسی مت بناؤ یہ بات سن کر سانپوں نے آپس میں صلاح کر کے گرڑجی سے کہا کہ تم ہم کو امرت کا کلسہ لا دو تو ہم تمھاری ماتا کو داسی نہ بناویں گے گرڑجی نے اُسی وقت امرت کا کلسہ اپنی سامرتھ سے لا کر سانپوں کو دے دیا اور اپنی ماتا کو ساتھ لیکر گھر چلے آئے یہ حال سنکر دیوتوں نے بچار کیا کہ سانپ لوگ امرت پینے سے امر ہو کر سب جیووں کو بہت دکھ دیں گے کوئی کسی طرح جیتا نہ بچے گا ایسا بچار کر سب دیوتوں نے آکر گرڑجی سے کہا کہ تم اپنے کہنے کے موافق امرت کا کلسہ کدرو کو دے کر اپنی ماتا کو لوا لائے جیسا چھل کر کے اُنھوں نے تمھاری ماتا کو داسی بنایا تھا ویسا چھل تم بھی کرو جس میں امرت کا کلسہ اُنسے لے لو گرڑجی نے یہ بات دیوتوں کی مان لی اور جس وقت سانپ لوگ امرت کا کلسہ تالاب کے کنارے رکھکر اس اِچھا سے اشنان کرنے لگے کہ پوتر ہو کر امرت پیویں گے اُس وقت گرڑجی وہاں پہونچکر کلسہ امرت کا اُٹھا لائے اور دیوتوں کو سونپ دیا دیوتا امرت لیکر اپنے لوک کو چلے گئے جب سانپوں نے اس سبب سے گرڑجی سے دشمنی پیدا کی تب ایک دن گرڑجی بیکنٹھ ناتھ اپنے سوامی کی استت کر کے اُن سے یہ بردان مانگا کہ کوئی سانپ ہم کو لڑائی میں نہ جیت سکے اور ہم سانپوں کو کھا لیا کریں اُن کا زہر ہم کو اثر نہ کرے جب پرمیشور دینديال نے گرڑجی کو من مانگا

بردان دیا تب وہ بہت خوش ہو کر سانپوں کو پکڑ کر کھانے لگے جب سانپوں نے گرڑ جی سے جیتنے کی سامرتھ اپنے
میں نہیں دیکھی تب برھما جی کے پاس جا کر بنے کیا کہ اے جگت کے کرتا آپ نے ہم کو اور گرڑ جی دونوں کو پیدا
کیا گرڑ جی بردان پانے کے پرتاپ سے ہم لوگوں کو کھاتے جاتے ہیں ایسی زبردستی اُن کو کرنا نہ چاہیئے
یہ بات سانپوں کی سنکر برھما جی نے اس طرح دونوں کا میل کرا دیا کہ مہینے بھر بعد ایک سانپ پکڑ کر گرڑ جی اپنے
کھانے کے واسطے لیا کریں اور سب کو دُکھ نہ دیا کریں جب گرڑ جی اس بات پر خوش ہوئے تب سانپ لوگ
آپس میں باری باندھ کر ہر پورنماشی کو ایک سانپ پیپل کے درخت پر رکھ آنے لگے اور گرڑ نے برھما جی کی
اگیا کے موافق وہی سانپ کھا کر دوسرے سانپوں کو دُکھ دینا چھوڑ دیا جب کچھ دن اس طرح بیت گئے کدرو کے
بیٹے کالی ناگ کی باری آئی تب وہ اپنے زہر کے گھمنڈ سے کہنے لگا کہ ہم اور گرڑ دونوں کشیپ جی کے بیٹے
ہو کر دونوں کی ماتا آپس میں بہن بہن ہیں جو ہم اس سے ڈر کر اس کو سانپ کھانے کے واسطے دیں تو اس میں
ہماری بڑی ہنسی ہے اس لیے ہم گرڑ سے لڑیں گے یہ بچار کر کالی ناگ درخت پر کوئی سانپ نہیں رکھ آیا
تب گرڑ جی اُس کے دروازے پر آئے جب کالی ناگ نے گرڑ جی سے جدھ کیا تب گرڑ جی نے اُس کو
اپنے پنجے اور چونچ سے مار کر گرا دیا اور اُس وقت گرڑ جی کے پروں سے سام بید اور رگ بید اور اتھر
بن بید اور یجر بید کے سُر نکلتے تھے اس لیے وہ آواز سن کر سانپوں کا تیج گھٹ جاتا تھا جب کالی ناگ نے
گرڑ جی میں اپنے سے زیادہ زور دیکھا تب وہ ہار مان کر من میں کہنے لگا کہ اب بنا بھاگے گرڑ کے ہاتھ سے میرا
پران نہیں بچے گا اس لیے برندابن میں جمنا کنارے جا کر رہوں تو جیتا بچوں کس واسطے کہ سوبھر رکھیشور
کے شاپ دینے سے گرڑ وہاں نہیں جا سکتے ایسا بچار کر کالی ناگ اپنی استریوں اور بچوں سمیت رمنک
دیپ سے بھاگ کر جمنا جی میں آ بسا تھا اور دوسرے سانپ سوبھر رکھیشور کے شاپ دینے کا حال
نہیں جانتے تھے کالی ناگ نے ہی نارد منی سے سنا تھا۔ اتنی کتھا سن کر راجہ پریکھیت نے پوچھا کہ اے مہاراج
گرڑ جی برندابن میں جمنا کنارے کیوں نہیں جا سکتے تھے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کسی سمے سوبھر رکھیشور
جمنا کنارے بیٹھے ہوئے تپ کرتے تھے وہاں گرڑ جی نے جا کر ایک بڑا مگر مچھ جمنا میں سے کھا لیا یہ حال دیکھ کر
سوبھر رکھیشور نے کرودھ کر کے کہا کہ اے گرڑ جس جگہ بیٹھ کر پرمیشور کا بھجن کریں وہاں پر کسی کی یہ سامرتھ نہیں ہے
کہ کسی جیو کو دُکھ دے سکے جو تجھ کو میرے کہنے کا بشواس نہ ہو تو اپنے سوامی سے جا کر پوچھ لے آج تیرا اپرادھ
میں نے چھما کیا لیکن آگے کے واسطے یہ شاپ دیتا ہوں کہ جو تو پھر کبھی یہاں آوے گا تو مر جائے گا۔

دوہا

ماکھن پربھو کے نیہہ میں میرو سیج سہلے	جو آوے میرے شرن تاکی کرت سہلے

اے راجہ اسی شاپ کے ڈر سے گرڑ جی وہاں نہیں جا سکتے تھے جب سے کالی ناگ وہاں آ کر رہا تھا
تب سے اُس جگہ کا نام کالی دہ ہوا اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب شری کرشن جی نے

کالی ناگ کو نباہ کیا اور آپ لڑکوں کی طرح دوڑتے اور کانپتے دوڑ کر جسودا کی گود میں گھس گئے تب نند رانی نے شیام سندر کو بڑی پریت سے گلے لگایا اور منھ چومنے لگیں اور روہنی آدک سب برجبالا اُن کو دیکھ کر پریم آنند ہو گئیں اور جو گئو اور بچھڑے شیام سندر کے دیکھے بنا رو رہے تھے وہ سب خوش ہو پاگر کرنے لگے اُسوقت بلدیو جی یہ لیلا شیام سندر کی دیکھکر بہت ہنسے تب نندجی اُن کو ہنستے دیکھ کر کرودھ کر کے بولے کہ یہ بلدیو سندیو جی کا بیٹا ہمارا ذات بھائی نہیں ہے اس سے دُکھ کے سمے ٹھٹھا کرتا ہے یہ سن کر بلدیو جی نے کہا کہ اے پتا میرے ہنسنے کا یہ کارن ہے کہ جب شیام سندر جمنا میں کود کر ایسے زبردست سانپ کو ناتھ لائے تب نہیں ڈرے اب ماتا کی گود میں آکر ڈر سے کانپتے ہیں اے نند بابا شری کرشن کسی کا ڈر کچھ نہیں رکھ کر سب دُکھ دائیوں کو ڈنڈ دینے والے ہیں یہ سُن کر نندجی ہنسنے لگے اور اُنھوں نے موہن پیارے کو گلے لگا کر کہا کہ اے بیٹا اب تم گائے چرانے نہ جاکر میری آنکھوں کے سامنے رہا کرو ایسا کہکر نندجی نے بہت گئو اور سونا آدک اَن سے دان کرایا اور اُس دن برجباسیوں نے شیام سندر کا نیا جنم ہوا بچار کر ایسی خوشی منائی جس کا حال مجھ سے برنن نہیں ہو سکتا اور جسودا جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے بیٹا میں تجھ کو ہمیشہ منع کرتی تھی کہ تو جمنا کنارے مت جایا کر تو نے میرا کہنا نہیں مانا اور جمنا جل میں کود کر ہم لوگوں کو اتنا دُکھ دیا تب موہن پیارے بولے کہ اے میّا رات کا سپنا سچ ہوا۔

دوہا

کھیلت کھیلت گیند میں آیو جمنا تیر
موہ ڈار کاہو دیو کالی دہ کے نیر

اے ماتا جب میں کالی دہ کے بھیتر چلا گیا تب میں سانپ کو دیکھ کر بہت ڈرا جب میں نے اس سے کہا کہ راجہ کنس نے مجھ کو کمل کے پھول لانے کے واسطے بھیجا ہے تب وہ راجہ کے ڈر سے مجھے پھول سمیت یہاں پہونچا گیا پھر شری دَاما آدگوال بالوں نے موہن پیارے سے گلے مل کر کہا اے بھائی جو کچھ تم نے کہا تھا وہ کیا تم کنس کو ضرور مار دوگے اب ہمارا اپرادھ چھما کرو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی ہنس کر بولے کہ اے بھائی تم ہمارے سکھا ہو ہماری اور تمھاری گھڑی بھر کی لڑائی تھی اب ہم تم سے خوش ہیں پھر شیام اور بلرام یہ لیلا سمجھکر آپس میں ہنسنے لگے اور اُس دن سب برندابن باسی شیام سندر کے سوچ میں بھوکے رہے تھے اس لیے مُرلی منوہر نے کہا کہ آج کی رات سب کوئی یہاں ٹک رہو کل گھر چلیں گے جب ان کی اگیا سے سب لوگ وہاں ٹکے تب نندجی نے برندابن سے پکوان اور مٹھائی منگوا کر سب کو بھوجن کرایا اور اُسی دن نندجی نے کمل کے پھول گاڑی اور بیلوں پر لدوا کر گوالوں کے ساتھ راجہ کنس کے پاس بھیجدیے۔

دوہا

بہت بنے کر کنس کو دینی پتر لکھائے
کہیو میری اُرتے نرپ سوں ایسی جائے

سورٹھ

گنو کمل کے کاج کالی دہ میرو سوں ۔ تم پرتاپ سے راج آپ گیو پہونچائے اد

اے راجہ جب گوالوں نے کمل کے پھول چٹھی سمیت کنس کے پاس پہونچا دیے تب کنس کمل کے پھول دیکھنے اور چٹھی پڑھنے سے ڈرا اور اُس کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پر برہم پرمیشور کا اوتار ہیں ان کے ہاتھ سے میرا پران نہیں بچے گا ایسے بچار کر من میں بہت اُداس ہو گیا لیکن نند جی کو خلعت دے کر گوالوں سے بدا کرتے وقت کہا کہ تم نند رائے سے کہدینا کہ ہم اُس کے بیٹوں کو ایک دن بلا کر دیکھیں گے جب گوالوں نے آکر وہاں کا سندیسا کہا تب نند آدک سب برجباسی خوش ہوئے۔

دوہا

کہت شیام بلرام سُوں ہنس ہنس کے یہ بات ۔ نرپ ہم تم دیکھن میلے کہیو بلاؤں تات

سورٹھ

برج جن پرم ہلاس اک سُکھ برہ تے بچے ۔ میٹو کنس کو تراس دوجے کمل پٹھائے نرپ

جب رات کو برنداین باسی جمنا کنارے سرہری کے بن میں سو رہے تب راجا کنس نے یہ حال سن کر دُھندھک نام راچھس کو بلا کر کہا کہ آج تم جمنا کنارے سب برجباسیوں کو شیام اور بلرام سمیت جلا دو میں تمہارا بڑا احسان مانونگا یہ بات سنتے ہی دھندھک راچھس نے آدھی رات کے وقت وہاں جا کر چاروں طرف آگ لگادی۔

دوہا

دادا انل ات کرودھ کر لیؤ دسو دس گھیر ۔ اُٹھی انل جوالا پربل مانو اچل سُمیر

جب سب پشُ اور پنچھی اُس آگ سے جلنے لگے تب نند اور جسوُدا آدک سب برجباسیوں نے نیند سے چونک کر کیا دیکھا کہ چاروں طرف سے آگ دوڑی چلی آتی ہے اور کوئی راہ بھاگنے کی دکھلائی نہیں دیتی یہ حال دیکھتے ہی نند اور جسوُدا جی نے گھبرا کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے دُکھ بھنجن جب جب ہم لوگوں پر دُکھ پڑتا ہے تب تب تم سہایتا کرتے ہو اب جلدی اس آگ سے بچاؤ نہیں تو سب لوگ جلکر مرا چاہتے ہیں بھاگنے کی راہ نہیں ہے تمھاری سرن چھوڑ کر کہاں جائیں جب شیام سُندر نے آگ کی لپٹ سے سب کو بیاکل دیکھا تب اُن کو دھیرج دے کر بولے کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھ بند کر لو آگ بجھ جائے گی جب سب لوگوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کر لیں تب دُکھ بھنجن شری نند نندن بہت روپ دھر کر سب آگ کو کھا گئے اور دھندھک راچھس کو مار ڈالا اُسی ساعت کرشن بھگوان کی اِچھا سے سب آگ بجھ گئی اور جتنے پشُ پنچھی آدک جیو جلتے تھے سب جیوں کے تیوں سکھی ہو گئے جب برندابن بہاری کے کہنے سے برندابن باسیوں نے اپنی اپنی آنکھیں کھول دیں تب کسی کو ایک چنگاری بھی نہ دکھلائی دی یہ چرتر سب لوگ دیکھکر آپس میں کہنے لگے کہ کسی نے پانی سے بھی نہیں بجھایا یہ سب آگ کیا ہوئی تب موہن پیارے نے کہا کہ پھوس کی آگ

بہت بلتی سہے پھر اُسے بجھتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔

	سورٹھا	
شیام سہا ایک جاہ تا کو ہے ڈر کون کو		یہ نہ بڑائی تاہ پانچ تت جنکے کیے

جب سب برجباسی شیام سندر کی استت کرنے لگے تب کرشن بھگوان نے اپنی مایا اُن پر ایسی پھیلادی کہ سب کسی نے یہ جانا کہ یہ آگ آپ سے بجھ گئی اور کالی ناگ ناتھنے کا حال بھی اُن کو سپنے کی طرح معلوم ہوا۔

	دوہا	
ماکھن پربھو کے نیہہ میں کچھک کہوں ڈرنا تھ		پرات ہوت آنند سے سب آئے گھر ماتھہ

اُس دن سب چھوٹے اور بڑوں نے اپنے اپنے گھر خوشی منائی اور شیام سندر کو اپنا لڑکا جان کر ہر روز ان سے پریت کرنے لگے۔

ادھیائے اٹھارھواں

مارنا بلرام جی کا پرلمب راچھس کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس طرح شیام سندر نے گوال بالوں کے ساتھ برندابن میں کھیل کھیلا تھا وہ کہتا ہوں سنو کہ جب گریکھم رت یعنی جیٹھ اساڑھ آیا سورج کی دھوپ سے سب سنسار بیاکل ہو گیا لیکن شیام سندر کی کرپا سے سب برندابن میں کسی جیو کو کچھ گرمی نہ معلوم ہو کر بسنت رت کا سکھ بنا رہا اس لیے برندابن میں پھولوں پر جھنڈ جھنڈ بھونرے گونجکر آم کی ڈالیوں پر کوکلا بولتی تھیں اور درختوں کے نیچے ٹھنڈے سایہ میں مور ناچ کر کوکتے تھے اور ٹھنڈھی اور ملائم اور خوشبودار ہوا چل کر گھٹا آتم بن کے پاس جمنا جی لہریں لے رہی تھیں وہاں پر برندابن بہاری بلرام جی اور گوال بالوں کے ساتھ گئوویں چرا کر بہت طرح کے کھیل کھیلتے تھے جب کبھی چرخی کی طرح گھومتے تھے تب اُن کو زمین اور آسمان گھومتا ہوا دکھلائی دیتا تھا اور جب ایک گوال دوسرے لڑکے کے ہاتھ پر تالی مار کر بھاگتا تھا تب وہ اُس کو پکڑنے دوڑتا تھا اور کبھی آپس میں آنکھ میچولا کھیل کر بہت طرح کے راگ گاتے تھے اور اپنے منھ سے بہت طرح کے باجے بجاکر شیر اور گدھ اور لومڑی وغیرہ کی بولی بولتے تھے اور کبھی مرلی منوہر بنسی بجاکر اپنا گانا گوال بالوں کو سنا کر خوش کرتے تھے۔

	دوہا	
کبھوں سارس کو کلا مورہنس کی بات		گوال بال بولیں سبے ماکھن پربھو مسکات

اے راجہ ایسے آنند میں پرلمب راچھس بھیجا ہوا راجہ کنس کا شیام سندر کے مارنے کے واسطے گوال روپ
بن کر وہاں آیا اور سوائے شری کرشن جی کے اور کسی نے اُس کو نہیں پہچانا جب اُس نے بہت گوال بالوں کو
اُٹھا لیجا کر پہاڑ کی کندرا میں چھپا دیا تب شری کرشن جی نے آنکھ کے اشارے سے بلرام جی کو دکھلا کر کہا کہ
اے بھائی اس گوال کو اپنا ساتھی مت سمجھو یہ پرلمب نام راچھس کپٹ سے گوال بن کر میرے مارنے کے
واسطے آیا ہے اس کے مارنے کی کوئی تدبیر کرنا چاہیے یہ جب تک گوال کی صورت میں رہے گا تب تک
نہیں مارا جائے گا کس واسطے کہ گوال روپ میرے سکھا اور بھائی بند ہیں جب یہ راچھس روپ دھرے
تب اس کو مار ڈالنا شری کرشن جی نے بلرام جی سے یہ کہکر اس کپٹ روپ گوال کو اپنے پاس بلایا
اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ہنستے ہوئے بولے کہ اے متر ہم کو تمہارا بھیس سب سے اچھا معلوم ہوتا ہے جو
لوگ ہمارے سکھا ہیں وہ کپٹ نہیں رکھتے اور کپٹی آدمی کو میں اپنا سکھا نہیں جانتا۔

دوہا	
سکھا بلائے نکٹ سب تمہیں کہیو نند لال	پھل بجھاوے اب کھیلئے مدت بھئے سب گوال

پھر شری کرشن جی نے پرلمبا سر کو آدھے گوال بالوں سمیت اپنی طرف لے لیا اور آدھے گوال بال بلرام جی
کے ساتھ دے کر پھل بجھاون کھیلنے لگے اور یہ اقرار آپس میں ٹھہرا کہ جو لڑکا بوجھ نہ سکے اُس کی طرف
کے سب گوال بال دوسری طرف کے لڑکوں کو اپنی پیٹھ پر چڑھا کر بھانڈیرین تک لیجاویں اور اسی طرح جہاں پر
دونوں لڑکے پھل بجھانے والے بیٹھے ہوں وہاں پھر آویں ایک ایک گوال بال دونوں غول کا عمر میں برابر
دیکھکر جوڑی ٹھہرائی اور شیام سندر نے اپنا جوڑ شری داما گوال سے اور بلدیو جی کا جوڑ پرلمبا سر کپٹ روپی گوال
سے باندھا جب کھیلتے وقت بلدیو جی نے جیتا اور شری کرشن جی ہار گئے تب بلدیو جی کپٹ روپی گوال کی پیٹھ پر
چڑھے اور شری داما شری کرشن جی کی پیٹھ پر چڑھا جب سب لڑکے شیام سندر کے ساتھی بلدیو جی
والے گوال بالوں کو اپنی اپنی جوڑی کے موافق پیٹھ پر چڑھا کر بھانڈیر بن کو چلے تب وہ گوال روپ راچھس
سب لڑکوں سے آگے بڑھ کر بلرام جی کو آکاش میں لے اُڑا اور ایک جوجن کا اپنا راچھس روپ بنا لیا
اُس کے کالے بدن پر بلرام جی کا گورا بدن ایسا اچھا معلوم ہوتا تھا جیسے شیام گھٹا میں چندرما اُدے ہوا اور کانوں
کا کنڈل بجلی کی طرح چمکتا تھا اور پسینہ بدن کا پانی کی طرح برستا تھا اُس کا راچھسی بدن دیکھتے بلدیو جی نے
اپنا بدن ایسا بھاری کیا کہ پرلمبا سر وہ بوجھ نہیں اُٹھا سکا بلدیو جی کو لیے ہوئے زمین پر گرا جب اُس نے
بلدیو جی کو مارنا چاہا تب بلدیو جی نے ایک مُکا اُس کے سر پر مارا تو اس کا سر اس طرح پھوٹ گیا جس طرح
اندر کے بجر سے پہاڑ ٹوٹ جاوے جب اُس کے سر سے خون کی دھارا بہنے لگی تب وہ راچھس چلا کر
مرگیا اور اُس کی لاش گرنے سے تین کوس کے درخت دب کر ٹوٹ گئے۔

دوہا	گوال بال چکرت بھئے دوڑ گئے بل پاس	مرتک اسر تن دیکھ کے سب کو بھیو ہلاس

سورٹھا

دھنی دھنی بلرام دھنی تمھارے مات پت	بڑو کیو یہ کام کپٹ روپ ماریو اسُر

اے راجہ گوال بالوں نے خوش ہو کر اُن کی بہت بڑائی کی اور دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے بلرام جی پر پھول برسائے اور جن گوالوں کو وہ راچھس کندرا میں چھپا آیا تھا اُن کو شیام سندر نکال لائے۔

ادھیائے انیسواں ۱۹

بیاکل ہونا گوالوں کا مونج کے بن میں آگ لگنے سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب گوال بال اُس لوتھ کا تماشا دیکھنے لگے تب سب گائے چرتی ہوئی مونج کے بن میں چلی گئیں جب دور تک کسی نے اُن کا پتا نہیں پایا تب گوال بال الگ الگ ٹولی باندھ کر گئوؤں کو ڈھونڈھنے نکلے اور درختوں پر چڑھ چڑھ کر دوپٹہ گھما گھما کر گئوؤں کا نام لے لیکر پکارنے لگے اُسی وقت ایک گوال نے آکر مرلی منوہر سے کہا کہ اے بھائی سب گئویں مونج کے گھنے جنگل میں چلی گئیں اور گوال لوگ اُن کے کھوج میں بھٹکتے پھرتے ہیں یہ بات سنتے ہی مرلی منوہر نے کدم کے درخت پر چڑھ کر ایسی مرلی بجائی کہ اُس کی آواز سنتے ہی سب گئویں اور گوال اور بال مونج کے بن کو چیرتے پھاڑتے اس طرح شیام سندر کی طرف چلے جس طرح برسات میں ندی اور تالوں کا پانی زور سے بہتا ہے اُسی وقت ایک راچھس راجہ کنس کا بھیجا ہوا شری کرشن جی کے مارنے کے واسطے اس بن میں آیا اور اُس نے اپنی مایا سے ایسی آندھی چلائی کہ چاروں طرف دھول سے اندھیارا چھا گیا تب اُس نے بن میں آگ لگا دی جب اُس آگ کی لپیٹ سے گوال اور گئوؤں کا بدن جلنے لگا تب اُنھوں نے بیاکل ہو کر شیام سندر اور بلرام جی کی شرن پکار کر کہا کہ اے دینا ناتھ ہم لوگ جلا چاہتے ہیں ہماری جان بچائیے جب جب ہم پر دکھ پڑتا ہے تب تب آپ رچھا کرتے ہیں سوائے آپ کے دوسرا کوئی سہایک ہمارا نہیں ہے جس طرح نارائن سنسار روپی آگ سے اپنے بھکتوں کو بچا کر اُدھار کرتے ہیں اُسی طرح آپ بھی ہم لوگوں کو اُس آگ سے بچائیے یہ حال اپنے سکھا اور گوال بالوں کا دیکھ کر شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا۔

دوہا

شرن گہی جن آئے کے تات مات بسرائے	ہم اور تم دو بھائے بن اِنکو کون سہائے

یہ کہکر شیام سندر نے گوال بالوں کو پکار کر کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھیں بند کر لو تب اس آگ سے بچ گے جب شری کرشن جی کی آگیا سے سب گوال بالوں نے اپنی اپنی آنکھیں بند کر لیں تب شری کرشن جی نے اُس راچھس کو مار ڈالا اُس کے مرتے ہی سب آگ بجھ گئی آندھی جاتی رہی اور ویسے ہی آنکھیں بند کیے ہوئے

سب گوال بال گئوؤں سمیت شیام سندر کی مہما سے بھانڈیرین کے پاس چلے آئے تب شری کرشن جی نے کہا کہ تم
لوگ اپنی آنکھ کھول دو جو اُنھوں نے آنکھ کھولی تو کیا دیکھا کہ سب آگ اور آندھی جاتی رہی اور ہم لوگ بھانڈیربن
کے پاس چلے آئے ہیں یہ چرتر دیکھ کر سب گوال بالوں کو اچنبھا معلوم ہوا پھر سب نے برندابن بہاری کے
ساتھ جمنا کنارے جاکر پانی پیا اور شام ہوتے ہوئے گھر کو چلے بستی کے پاس پہونچکر من ہرن پیارے نے بنسی
بجائی تب بنسی کی دھن سنتے ہی سب برجبالا اپنے اپنے گھر کا کام کاج چھوڑ کر راہ میں آکر کھڑی ہوئیں اور موہنی
مورت کا درشن کرکے اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں سب گوپیوں کا یہ پرن تھا کہ بنا دیکھے شیام سندر کے دن بھر
برت کرکے شام کے وقت مرلی منوہر کا درشن کرکے پارن کرتی تھیں جب من پیارے اپنے گھر گئے تب جسودا جی نے انکو گود میں اُٹھا کر بہت
پیار کیا اور گوالوں سے پوچھا کہ آج دیر کیوں ہوئی تب اُنھوں نے سب حال راکچھس کے مارے جانے اور آگ
لگنے کا کہدیا یہ سن کر جسودا جی اور روہنی جی بہت خوش ہوئیں اور یہ حال سن کر سب برندابن باسی شیام
اور بلرام جی کو دیکھنے آئے اور ان کی بڑائی کرکے کہنے لگے کہ اے شیام سندر تمھاری کرپا سے ہمارے لڑکے بچے
نہیں تو آج سب آگ میں جل کر مر چکے تھے پھر سبھوں نے اپنے اپنے لڑکوں سے دان اور دچھنا دلوایا اور پرمیشور
کی مایا سے اس بات کا بشواس کسی کو نہیں آیا کہ یہ چرتر شیام سندر نے کیا ہے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی نے
کہا کہ اے راجہ اسی طرح شری کرشن جی ہر روز نئی نئی لیلا کرکے سب کو سکھ دیتے تھے اور سب برجبالا موہن پیارے
پر ایسی موہت تھیں کہ بغیر دیکھے سانولی صورت اُن کو چین نہیں پڑتا تھا پانی بھرنے اور دہی دودھ بیچنے کے
بہانے جمنا کنارے اور بن میں جاکر شیام سندر کا درشن کرکے اپنے ہردے کی تپن بجھاتی تھیں اور اپنی ساس
اور ماتا کا سمجھانا اُن کو اچھا نہیں معلوم ہوتا تھا اور من ہرن پیارے انترجامی بھی اپنی چتون اور مسکان سے
اُن کو سکھ دیا کرتے تھے ایک دن شیام سندر اپنا نٹور روپ دھرے سب سکھوں کو ساتھ لیے جمنا کنارے
کدم کے نیچے کھڑے ہوکر مرلی بجانے لگے اُسی وقت شری رادھا جی اپنی سکھیوں سمیت جل بھرنے کے
بہانے سے موہن پیارے کو دیکھنے کے واسطے چلیں جب انھوں نے جمنا کے پاس گوالوں کی بھیڑ دیکھی تب
کھڑی ہوکر سکھیوں سے بولیں کہ ماکھن چور راہ میں کھڑا ہے ہم لوگوں کو ضرور چھیڑے گا جب موہن پیارے
رادھا پیاری کے دل کا حال جان کر اپنے سکھا سمیت راہ چھوڑ کر دوسری طرف چلے گئے تب رادھا پیاری
نے سکھیوں سمیت جمنا کنارے جاکر پانی بھرا اور اپنا گھڑا سر پر لیکر گھر کو چلیں اُس وقت رادھا پیاری سکھیوں کے
جھنڈ میں ہنس روپی چال سے چلی آتی تھیں اُسی وقت موہن پیارے نے گوپیوں کے غول میں آکر رادھا
پیاری کی گگری میں ایک کنکری ماری اور اپنی مسکان مادھری سے رادھا آدک سب سکھیوں کا من
ہر لیا تب شیاما سکھیوں سے بولی۔

سورٹھا

کیو درگن میں دھام سندر نٹ ناگر سکھد	جت دیکھوں تت سیام پیتم موہنہ سوجھہی نہیں

اُن میں جو برجبالا چتر تھیں اُنھوں نے کہا کہ اے موہن پیارے ہم نے تمھارا کیا بگاڑا ہے جو اپنی مسکان
اور چتون سے ہمارا پران اور گیان دونوں ہر لیتے ہو اور تمھارا موہنی روپ دیکھنے اور بنسی کی دھن سننے سے
ہمارا چیت ٹھکانے نہیں رہتا تم نے من چرانے کا اُدم کب سے سیکھا ہے یہ بات پریت بھری ہوئی سُن کر
شیام سُندر بولے کہ جس طرح تم لوگوں نے اپنی چھب دکھا کر میرا من چرا لیا ہے اُسی طرح مجھکو بھی کہتی ہو تب
گوپیوں نے ڈھٹھائی سے کہا کہ تم کسی کا چیر کھینچکر دھکا دے کر گرا دیتے ہو کسی کی گگری کنکڑی مار کر پھوڑ ڈالتے ہو
تمھارے مارے کوئی جمنا جل بھرنے نہیں پاتا ہم لوگ جسُودا جی کے پاس جا کر تم کو پھر اوکھل سے بندھوا دینگے۔

	دوہا	
یہ سن ہر رس کر اُٹھے اندری لیے چھپائے		کھو جائے سب مات سوں لیجو موہنہ بندھائے
	سورٹھا	
موہنہ کہت ٹھگ چور آپ بھیں یاہمن سبئے		ڈاری گگری پھور کہت جاؤ چغلی کرن

جب شیام سندر نے اس طرح کہکر اندری جمنا میں بہادی تب گوپیوں نے جسوداجی کے پاس جا کر کہا
کہ ہم لوگ کنھیا کے مارے جمنا جل بھرنے نہیں پاتی ہیں وہ ہم لوگوں کی ایسی دردسا کرتا ہے کہ اُسکا حال
شرم کے مارے کہا نہیں جاتا یہ سن کر جسُودا جی بولیں کہ جیسا تم کہو ویسا میں کروں جب میں نے اُس کو اوکھل
سے باندھا تھا تب تمھیں سب اُس کی سفارش کرتی تھیں اب جب کنھیا گھر آوے گا تب میں اُسے
ماروں گی تم لوگ میری خاطر سے آج اُس کا اپرادھ چھما کرو اس طرح سمجھا کر جسوداجی نے گوپیوں کو بدا کیا
جب شیام سندر چپ چاپ ڈرتے ہوئے گھر آئے تب اوٹ میں کھڑے ہو کر کیا سنا کہ جسُوداجی گوپیوں
کے اُرہنے کا حال سنا کر روہنی جی سے یہ کہتی تھیں کہ آج کنھیا گھر پر آوے گا تو میں اُسے ماروں گی یہ بات
سن کر شیام سندر بولے کہ اے ماتا تم مجھے مارنا چاہتی ہو گوپیوں کا چرتر تمکو نہیں معلوم ہے جو وہ کہتی ہیں وہی
سچ مان لیتی ہو گوپیاں مجھ کو کدم کے نیچے زبردستی پکڑ لیجا کر میرے گال میں مکّا مارتی ہیں اور جب مٹکا سر کر
چلنے سے گگری اُن کی گر کر ٹوٹ جاتی ہے تب جھوٹھی نندا میری تم سے آکر کہتی ہیں یہ میٹھی بات سن کر جیسے
جسوداجی نے موہنی مورت کا چندر مکھ دیکھا ویسے غصہ بھول کر کہنے لگیں۔

	دوہا	
کہاں شیام میرو تنک دے سب جوبن جور		اب اُرہن لے آدہیں تب پٹھوؤں منھ توڑ
	سورٹھا	
تو کیوں ان ڈھنگ جات میں برجت مانت نہیں		لاوت جھوٹھی بات وہ سب ڈھیٹھ گوالنی

ایسا کہکر جسوداجی موہن پیارے کو گود میں اُٹھا کر پیار کرنے لگیں اس طرح شیام سندر ہر روز نئی نئی لیلا
کر کے برجباسیوں کو سُکھ دیتے تھے۔

دوہا

لیلا سب کرت ہر برجنارن کے ہیت	کرشن بھجے جا بھاؤ جو تا کو تس پھل دیت

اے راجہ رادھا پیاری پورب جنم کے سنسکار سے شیام سندر سے بڑی پریت رکھتی تھیں اس لیے بنا دیکھے موہنی مورت کے بیاکل ہو کر سکھیوں سے بولیں کہ اے بہن جمنا کنارے جل بھرنے کے واسطے پھر چلو جس میں موہن پیارے کو دیکھکر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کروں جب میں وہاں جاتی ہوں تب وہ اپنی مسکان اور چتون سے میرا من موہ لیتے ہیں اور اُس موہنی مورت کے دیکھے بنا مجھے چین نہیں پڑتا اور دنیا کی لاج کے مارے میں کچھ بول نہیں سکتی ہوں باہر نکلتی ہوں تو ماتا پتا کا ڈر لگا رہتا ہے اور گھر میں بیٹھنے سے چین یہاں رہ کر من میرا شیام سندر کے پیچھے پیچھے ڈولتا پھرتا ہے میں اپنے چت کو بہت سمجھاتی ہوں لیکن اُس چیت چور کی طرف سے نہیں پھرتا ہے۔ کیا اُپاے کروں کچھ بس نہیں۔ اور اے سکھی ایک دن کا حال تم سے کہتی ہوں سنو۔

کبت

ایک سکھی منموہن کی مدھری مسکان دکھائے دئی ری
سانولی صورت چین متی سب ہی چتئی ہموں چتئی ری
پھیر سبی اپنے اپنے گھر کھیلت کو دت بات لئی ری
میں بیری برکھبان للی گھر آوت پور پہاڑ بھئی ری

اے آلی اب میں نے اپنے من میں یہ بات ٹھان لی ہے کہ شیام سندر سے پرگٹ میں پریت کرونگی اس میں چاہے کوئی میری نندا کرے یا استت کرے اُس سانولی صورت کے سامنے مجھے لوک لاج اور کل پریوار کچھ اچھا نہیں لگتا جب میرا پران اُس پیارے کے برہ میں نکل جائے گا تب میں لاج کو لیکر کیا کروں گی اس لیے اب میں موہن پیارے کو اپنا پت بنایا چاہتی ہوں اس میں تمھاری کیا صلاح ہے یہ بات سن کر للتا آدک سکھیوں نے کہ وہ بھی شیام سندر پر موہت تھیں کہا۔

دوہا

کہ پیاری کیسے چلیں وا جمنا کی اور	گیل نہ چھانڑت سانورو رسیا نند کشور

اے رادھا پیاری ہم لوگ اپنے من کا حال تم سے کیا کہیں جو حال تمھارا ہے وہی حال ہمارا بھی سمجھنا چاہیے موہن پیارے کی چھب دیکھنے سے ہمارا چت ٹھکانے نہیں رہتا ہے اور بنسی کی دھن ہم کو بہت اچیت کر دیتی ہے نہ معلوم من ہرن پیارے نے ہم لوگوں پر کیسی موہنی ڈالدی ہے تم نے بہت اچھا بچارا دنیا میں کون جیو جڑ یا چیتن ایسا ہے جو اُس کی چھب دیکھنے اور مرلی سننے سے موہت نہ ہو جائے وہ ہمارے پت ہو کر ہم کو انگیکار کریں تو لاج بھاڑ میں پڑے۔

سورٹھا

میٹ لوک کی کان پیت برت راکھوں شیام سوں	یہی نبی اب اُن بھگو بر وکو ڈکھے

اے راجہ پرکچھت شری رادھا جی آدک سب برجاریوں کی یہ دشا تھی کہ دن اپنا اُن کے برہ اور ملنے کی تدبیر میں کاٹ کر شام کے وقت اُن کا درشن کرکے اپنے ہردے کی تپن بجھاتی تھیں اور کہنا سمجھانا اپنے گھروالوں کا اُن کو اچھا نہیں لگتا تھا۔

ادھیائے بیسواں

تعریف برندابن کی

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت جب بہت گرمی ہونے سے سنسار ہی جیو دُکھی ہوئے تب برسات روپی راجہ کرپا اور دیا کی راہ سے اپنی فوج دَل بادل کو لیکر سب جیو جڑا اور چیتن کے سکھ دینے اور گرمی کے راجہ سے لڑنے کے واسطے دھوم دھام کے ساتھ چڑھ آیا اُس کی فوج میں بادل کا گرجنا مانو مارو باجے بجتے تھے اور بہت طرح کی گھٹا شور بیر ایسی معلوم ہوتی تھی اور بجلی کا چمکنا ننگی تلوار کے برابر ہو کر کھاگانے والوں کی جگہ مور بولتے تھے اور بوندوں کا برسنا بان کے برابر ہو کر بھاٹوں کے کبت پڑھنے کی جگہ مینڈھک بولتے تھے اور سفید سفید بگلوں کا اُڑنا پھر ہرے کے برابر معلوم ہوتا تھا ایسی بھاری فوج دیکھتے ہی گرمی کا راجہ ہار مان کر بھاگ گیا اور پانی برسنے سے زمین اور درخت سب جیو جڑا اور چیتن نے سُکھ پایا آٹھ مہینے تک جو پانی سورج نے سوکھا تھا وہ سب اس طرح برسا دیا جس طرح راجہ لوگ گرمی اور جاڑے میں رعیت سے محصول لیکر برسات میں اُن کا پالن کرتے ہیں اور پرتھوی نے اپنے سُکھ دینے والے جل روپی پت کے برہ میں آٹھ مہینے تک جو دُکھ اُٹھایا تھا اُس کا سوچ پانی برسنے سے چھوٹ گیا اور بہت طرح کے پھل اور پھول درختوں میں لگ گئے

دوہا

ابیل بیدھ لپٹیں للت پھول رہے بہُ رنگ	شوبھت سہیں سنگار جم ناریش کے سنگ

زمین پر ہریالی پیدا ہو کر ندی اور نالوں میں پانی زور سے بہنے لگا اور اُس کے کنارے بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولیاں بولنے لگے اے راجہ برندابن میں ایسی شوبھا معلوم ہوتی تھی جس کا برنن نہیں ہو سکتا۔

دوہا

شوبھا برندابن کی برن سکے کب کون	شیش سہیس گنیش بدھ پار نہ پاوت تون

سورٹھا

تہاں امت اپار شری برندابن دھام کی	جہاں نت کرت بہار پربرہم بھگوان ہر

اے راجہ اُس سہاونے بن میں گوپی اور گوال لوگ بہت طرح کے گہنے کپڑے پہنے ہوئے اچھو لاجھوتے تھے اور گوپیاں ملار آدک برسات کے گیت گاتی تھیں اور اُن میں شیام اور بلرام اُتم اُتم گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے بہت لیلا کر کے سب کو سُکھ دیتے تھے جب اسی طرح آنند سے برسات بیت کر شرد رُت آئی تب ایک دن شیام سندر نے بلرام جی اور شری داما آدک گوال بالوں سمیت برندابن میں جا کر گئوؤں کو چرنے کے واسطے چھوڑ دیا اور آپ درخت کے نیچے بیٹھ کر کہنے لگے کہ اے بلداؤ جی اب شرد رت کے اچھے دن آئے

	دوہا	
جیسے اُجل چت سدا ماکھن برہم کے سنت		جل اکاش نرمل بھیو برکھا رت کے انت

ان دنوں کھانے کی چیزوں میں سواد ملتا ہے اور سب چھوٹوں بڑوں کو بہت طرح کا سُکھ ہوتا ہے اور گرہستھ آشرم کو اپنے گھر رہنے میں سُکھ مل کر راجہ لوگ انھیں دنوں میں دشمن پر چڑھائی کرتے ہیں اور بیاپاریوں کو مال لانے اور سادھو اور بیشنوؤں کو تیرتھ جاترا کرنے میں بہت سُکھ ملتا ہے اے بھائی مجھ کو برندابن کا ایسا سُکھ تینوں لوک میں نہیں ملتا اسواسطے آدمی کا تن دھارن کر کے برج میں رہ کر برندابن کو بیکنٹھ سے بھی آدھک پیارا جانتا ہوں تم یہاں کے درختوں کو کلپ برچھ سے کم مت سمجھو کیونکہ کہ برندابن باسی سب جیو جڑ اور چیتن میری بھگتی اور پریت اپنے پران سے زیادہ رکھتے ہیں -

	دوہا	
پریم بھگت سوہت نر برندابن انوراگ		جا کے بس میں رہت ہوں اپنی پربھتا تیاگ

یہ سُن کر بلداؤ جی نے کہا کہ اے دینا ناتھ میں اتنا بردان آپ سے مانگتا ہوں کہ جہاں جنم لینا وہاں مجھے بھی اپنی سیوا کے واسطے ساتھ رکھنا یہ سُن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے بھائی میں کبھی تم کو اپنے ساتھ سے ایک ساعت بھی نہیں چھوڑوں گا تمھارے واسطے تو میں نر تن دھارن کر کے برج میں لیلا کرتا ہوں -

	دوہا	
پریم پلک تن مُدت من رہے سبے کچھ پائے		مدھر بچن سن شیام کے سکھا برند سُکھ پائے
	سورٹھا	
تمھرے گن ابھرام ہم سب کچھ جانت نہیں		دھن دھن دھن تم شیام دھن برج دھن برندابن

اسی طرح بہت استت کر کے گوال بالوں نے شیام سندر سے کہا کہ اے موہن پیارے اس وقت ہم لوگوں کا من مرلی سننے کے واسطے بہت چاہتا ہے یہ بات سُن کر مرلی منوہر نے کلکتیا ہاتھ سے دھر کر اور ایسے پریم سے مرلی بجائی کہ جس کی دھن سنتے ہی سب جیو جڑ اور چیتن موہت ہو کر ہرن وغیرہ اُن کے چاروں طرف آ کر کھڑے ہو گئے اور جمنا جل بہنے سے تھم گیا پنچھیوں کو اُڑنا بھول گیا اور گئوؤں نے گھاس چرنا چھوڑ کر تصویر کی طرح کھڑی ہو گئیں جھرنوں سے پانی کا گرنا بند ہو گیا اور موہن پیارے بنسی

پس چھ راگ اور چھتیس راگنی گا کر گوال بالوں کا نام اسمیں لینے لگے اور مرلی بجاتے وقت اپنی آنکھ اور بھوؤں سے ایسا بھاؤ بتلایا کہ دیکھنے والے موہت ہوگئے اسوقت دیوتا لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بمان پر بیٹھکر آکاش میں آئے اور اُنھوں نے مرلی سننے سے بہت خوش ہوکر شیام سندر پر پھول برسائے اور کہا کہ دھن بھاگ برجباسیوں کا ہو جو ایسا سکھ ہر روز دیکھتے ہیں پرمیشور ہم لوگوں کو برندابن میں درخت ہی وغیرہ کا جنم دیتے تو بیکنٹھ ناتھ کی سیوا کرکے اپنا جنم سوارتھ کرتے۔

	دوہا	
کارن کرن اننت گن نگم بھید نہیں پاؤ		سو گوالن سنگ گاوہیں دیکھو بھگت پربھاؤ
	سورٹھا	
سندر شیام سجان دیت پرم سکھ سبھن کو		وارت تن من پران دھن دھن کہ گوال سب
	دوہا	
سو دھن سنکے گوپکا لاج کا بسرائے		ماکھن پربھو کے درش کو گھر سے نکلیں دھائے

اے راجہ سب برجبالا بنسی کی دھن سنتے ہی موہت ہوکر بن کی طرف چلیں اور راہ میں بیٹھکر آپس میں یہ کہنے لگیں کہ جب برجناتھ جی کا درشن ملے گا تب ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوکر من کی اِچھا پوری ہوگی ابھی تو ہمارا چت چور بن میں گوال اور گئوؤں کے ساتھ ناچتا گاتا ہوگا یہ سن کر دوسری گوپی نے کہا کہ سنو سکھی جب موہن پیارے سندھیا سمے بنسی بجاتے ہوئے آویں گے تب میں اُس موہنی مورت کی چھب دیکھکر اپنا ہردے ٹھنڈھا کروں گی دوسری بولی کہ سنو پیاری اس بانس میں نہ معلوم ایسا کون گن بھرا ہے کہ جس کی بانسری کو موہن پیارے ہم سے اُتم اور سندر سمجھکر آٹھوں پہر اپنے منھ اور چھاتی سے لگائے رہتے ہیں اور وہ بنسی شیام سندر کے اونٹھوں کا امرت پی کر بادل کی طرح گرجتی ہے دوسری برجبالا نے کہا کہ میرے سامنے یہ بانس بویا گیا تھا جس کی یہ مرلی ہے اس کا نصیبا جاگا کہ میری سوت ہو کر کیسو مورت کی چھاتی پر دن رات چڑھی رہتی ہے جس وقت گوپیاں آپس میں یہ چرچا کر رہی تھیں اُسی وقت برندابن بہاری گوال اور گئوؤں کو ساتھ لیے مرلی بجاتے وہاں آ پہونچے اُس موہنی مورت کی چھب دیکھتے ہی سب برجبالا آپس میں خوش ہوکر کہنے لگیں۔

کبت گھناچھری

مور کے مکٹ ماتھے ہاتھے ہیں لکٹ راجے ساجے گنج مال گلے للت لرن تے
شندر کیول شرت کنڈل جھلک راجے زلف امول بھرے کوٹ ج کے کن تے
گئون کے اچھے پاچھے کاچھے کاچھنی سکے کاچھ راگ گوری گاوت گاوت سکھن تے

آنند کے کند برج لوچن چکور چند مند آوت گوبند برندابن سے تے

ایضاً

زری دار چیرا میں چمن کی چمک چار ہار لٹکتن لر پاؤں لون پر ست
کنڈل کی چمک پیت پٹ لپٹانے کٹ دیپت و تک دُت دامنی سی درست
نینن کو پھل ہے لوچن سپھل کر دیہ چھب نہار بے کو کیوں نہ جیو تر ست
مند مند آوت بجاوت مدھر بین کنجن سے تے آوت رسک روپ برست

دوسری سکھی نے کہا کہ دیکھو یہ مرلی شیام سندر کے اونٹھ پر کیسی سندر معلوم ہوتی ہے جس کی امرت روپی آواز کانوں کی راہ پہنچنے سے مردے جی اُٹھتے ہیں اور اُس مرلی کا بانس جس بن میں پیدا ہوا تھا وہاں کے درخت اپنے کو بڑا بھاگوان جان کر کہتے ہیں کہ یہ بانسری ہماری ذات بھائی ہے اس بنسی کی دُھن دیوتوں کی استریاں اپنے بمانوں پر سے سن کر ایسی موہت ہو جاتی ہیں کہ اُن کی کمر کا گھونگھرو کھل کر گر پڑتا ہے اور اُن کو خبر نہیں ہوتی اور گئوؤں کو چرنا بھول جاتا ہے اور ہرن وغیرہ تصویر کی طرح کھڑے ہو کر اُس کی دُھن سنتے ہیں اور بچھڑے دودھ پینا بھول جاتے ہیں درختوں سے مدھ بہنے لگتا ہے دوسری سکھی بولی کہ اے پیاری پہلے اس بنسی کے بانس کے بن میں جنم لے کر دھوپ اور پانی اور سردی کا دکھ اپنے اوپر اُٹھایا اور ایک پاؤں سے کھڑی رہ کر پرمیشور کا تپ کیا پھر اُس نے پور پور اپنا کٹوا کر آگ کی گرمی اپنے اوپر اُٹھائی تب ٹیڑھی سے سیدھی ہوئی اس سے بڑھ کر اور تپ پرمیشور کا کیا کوئی کرے گا یہ سن کر دوسری برجبالا بولی کہ پرمیشور میرا جنم بھی بانس ہی میں دیتے تو میں بھی آٹھوں پہر موہنی مورت کے منھ سے لگی رہتی اور اُن کے اونٹھوں کا امرت پی کر سکھ پاتی اے راجہ پریچھت جب تک مرلی منوہر بن سے گئوویں چرا کر نہیں آتے تھے تب تک ہر روز یہی حال گوپیوں کا رہتا تھا۔

دوہا

جا بن دھین چرا وہیں ماکھن پر بھو چت چور بنسی دھن سنکے سدا سکھ پاویں سب لوگ	تہاں آنے ٹھاڑھی رہیں ہر سنگھ کر جور ماکھن پر بھو مکھ سے لگی کیوں نہیں ہو سکھ جوگ

ادھیائے اکیسواں ۲۱

گوپیوں کی پریت کا برنن

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ انھیں دنوں پھر ایک دن برجناریوں نے جو شیام سندر سے

تنجی پریت رکھتی تھیں وہ بانسری سن کر ہاتھ اپنا گھر کے کام کاج سے کھینچ لیا اور اُس مرلی کی دھن
پر موہت ہو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اس جنگل کے جیووں کا بڑا بھاگ ہے جو ہر روز شیام سندر کی
چھب دیکھکر خوش ہوتے ہیں اور دنیا میں آنکھ پانے کا پھل انھیں ملا ہے جو لوگ گئوویں چراتے
اور بنسی بجاتے اور بن بہار کرتے وقت شیام سندر کا امرت روپی سوروپ آنکھوں کی راہ پی کر اُس
سانولی صورت کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں اور جو ہرنی اپنے ہرنوں سمیت مُرلی سنکر موہن
پیارے کی چھب ٹکٹکی لگا کر دیکھتی ہیں اُن کا بھاگ دیوکنیاؤں سے بھی بڑھ کر سمجھنا چاہیئے اور بڑا
بھاگ اُن گائے اور بچھڑوں کا ہے جن کو مرلی منوہر آپ پریم سے چراتے ہیں اور برندابن کے
پنچھیوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے جو درختوں پر بیٹھے ہوئے من ہرن پیارے کی چھب دیکھنے اور
مرلی سننے سے اپنا جنم سوارت کرکے ان کو اپنی سہاؤنی بولیاں سُناتے ہیں اور بڑا بھاگ یہاں کے جنگلی
آدمیوں کا ہے جو شری برجناتھ جی کے انگ کا چھوٹا ہوا چندن اور کیسر گھاس چھیلتے وقت اپنے مستاک
چڑھاتے ہیں اور گوبردھن پہاڑ گئوویں چراتے وقت برندابن بہاری کا درشن پاکر کہتا ہے کہ میرے
برابر دوسرے کا بھاگ نہ ہوگا کس واسطے کہ بیکنٹھ ناتھ اپنا چرن میرے اوپر رکھتے ہیں اور وہ پربت
کند مول پھول آدک سے بیکنٹھ ناتھ اور گوال بالوں کا اور گھاس سے گئوؤں کا سنمان کرتا ہے اور دھن
بھاگ برندابن کے ندی اور ناگوں کا ہے جو بانسری کی دھن سنتے ہی بہنا اپنا بھول کر ٹھہر جاتے ہیں
اور جمنا جی اپنی لہر سے موہن پیارے کے چرن چھو کر کرتارتھ ہوتی ہیں اور اس میں ترلوکی ناتھ نت
جل بہار کرتے ہیں اور کیا اچھا بھاگ اُن درختوں کا ہے کہ جن کے سایہ میں نند لال جی بیٹھے ہیں اور
بڑا بھاگ پرتھوی اور گھاس کا سمجھنا چاہیئے کہ جس پر بیکنٹھ ناتھ اپنا چرن رکھکر چلتے پھرتے ہیں
اور ہم لوگوں کا بھی بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے جو موہنی مورت کی پریت ہمارے ہردے میں آٹھوں پہر
رہتی ہے۔ اے راجہ پریچھت گوپیاں اپنے گیان سے شری کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار جانتی تھیں
لیکن جب پرمیشور کی مایا اُن کو بیاپتی تھی تب اُن کو جسودا جی کا بیٹا سمجھتی تھیں اسی طرح سب استری اور
پرش برندابن باسی شیام سندر کی پریت رکھ کر دن رات انھیں کا جس گایا کرتے تھے اور آٹھوں پہر
اُن کی چرچا اور دھیان میں مگن رہتے تھے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ کوئی جیو
ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو اُن کے بھید اور مہما کو جان سکے جس پر وہ دیا کرتے ہیں وہی کچھ اُن کی
مہما کو جان سکتا ہے۔

ادھیائے بائیسواں - چیرہرن لیلا

اتنی کتھا سنکر راجہ پریچھت نے کہا کہ اے شکدیو جی سوامی شری کرشن جی نے کس طرح اُن سب

برجناریوں کی اچھا پوری کی اس کا حال کہتے اس لیلا کے سننے سے میرا چت بہت پرسن ہو کر سب سوچ چھوٹ جاتا ہے یہ بات سن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب اگھن اور پوس کا مہینا آنے سے سردی زیادہ پڑنے لگی تب ایک گوپی نے سب گوپیوں سے کہا کہ میں نے بڑے بوڑھوں سے ایسا سنا تھا کہ اگھن کے مہینے میں پرات سمے جمنا میں اسنان کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر منوکامنا ملتی ہے اس سے ہم سب نیم باندھکر جمنا اسنان کریں تو اس کے پرتاپ سے موہن پیارے ہمارے پتی ہوں گے یہ بات سن کر رادھا آدک گوپیوں نے خوش ہو کر اگھن بدی پریوا سے جمنا نہانا شروع کیا نت پرات سمے رادھا آدک سب برجبالا اچھا اچھا گہنا آدپہن کر اسنان کرنے جاتی تھیں اور نہانے کے پیچھے سورج دیوتا کو آرگھ دے کر پاربتی جی کی مورت مٹی سے بنا کر دھوپ دیپ نیبید آدک سے بدھ پوربک پوجا اور ڈنڈوت اور دھیان کرکے ہاتھ جوڑ کر بردان مانگتی تھیں۔

کبت سوئیا

گوپ ستا کہیں گوری گسائیں پاؤں پروں بنتی سن لیجے
دین دیا ندھ داسی کے اوپر نیک مون چت دیا رس بھیجے
دیئی جو بیاہ اچھاہ سے موہن مات پتا کچھ ہو نہیں سیجے
سندر سانور و نند کمار بسے اُر جو بر سو بر دیجے

اسی طرح ہر روز پوجا کر کے دن بھر برت رہ کر شام کے وقت دہی چانول بھوجن کر کے زمین پر سو رہتی تھیں اور منسا باچا کرمنا سے اُن کو یہ اچھا رہتی تھی کہ جلدی ہمارا مطلب حاصل ہو اے راجہ جب رادھا پیاری نے سولہ ہزار برجبالا تھوڑی عمر والی کہ ان میں چار طرح کی تھیں ایک جنک پور کی استریاں دوسرے ڈنڈک بن کے رکھیوں کی استریاں جو شری رام اوتار میں رگھناتھ جی پر موہت ہوئی تھیں تیسرے بید کی رچا چوتھے گولوک کی استریاں جنھوں نے گوپیوں کے تن میں جنم لیا تھا اپنے ساتھ لے کر نیم سے جمنا اسنان اور پوجا اور برت کیا تب شری کرشن جی انترجامی ان پر دیال ہوئے۔

دوہا

دیکھ نیم یہ پریم سے گوپن کو گوپال	بھئے پرسن کرپال چت جن ہت دین دیال

اے راجہ پریچھت ایک دن جس وقت سولہ ہزار گوپیاں جمنا جل میں اسنان کر کے شری کرشن جی کی چرچا آپس میں کر رہی تھیں اُسی وقت شری کرشن جی اپنے سولہ ہزار روپ دھر کر جمنا جل میں سب گوپیوں کے پیچھے کھڑے ہو کر پیٹھ ملنے لگے تب سب گوپیاں اُن کو دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر اپنے

من میں کہنے لگیں کہ جن کے ملنے کے واسطے ہم دھیان اور پوجا کرتی تھیں اُنھوں نے دیال ہوکر درشن دیا پھر اپنا اپنا بدن پانی میں چھپا کر موہن پیارے سے کہنے لگیں کہ ہم کو ننگی دیکھ کر تم کو شرم نہیں آتی اور سری کرشن جی کی مایا سے کسی گوپی کو دوسری گوپی کا حال نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اس کے پیچھے بھی سری کرشن جی ہیں اس سبب سے سب گوپیاں اپنے اپنے من میں خوش ہو کر دوسری سکھی سے اپنا حال نہیں کہتی تھیں۔

دوہا

جو ماکھن پربھو کو بھجے پریم بھگت کے رنگ ۔ دیا کریں پاپ چھٹے پھریں چھپایا سم تہہ سنگ

اس طرح موہن پیارے جل بہار کرکے باہر نکلے اور گوپیوں کا گہنا اور کپڑا جو جمنا کنارے رکھا تھا اُس کو پھاڑ توڑ کے پھینکدیا جب گوپیوں نے جاکر یہ حال جسودا جی سے کہا تب نندرانی بولیں۔

دوہا

تم چاہت ہو گگن تے گہن تربیا بام ۔ سو کیسے بر پاؤگی تم لایک نہیں شیام

سورٹھا

میں بوجھی سب بات تم ہم سوں کہہ ہو کہا ۔ برتھا بھرت اکھلات مت کرو سن ہو جگت

تم کو ایسی بات کہتے ہوئے لاج نہیں آتی اور میرے اگیان بالک کو پاپ کی آنکھ سے دیکھتی ہو یہ بات سُن کر سب برجبالا خوشی سے اپنے اپنے گھر چلی آئیں جب دوسرے دن پھر سب گوپیاں جمنا نہانے آئیں۔

دوہا

دھرے اُتار آتار سب تٹ پر بھوکھن چیر ۔ مگن ہوئے اسنان ہت پیٹھیں جمنا نیر

تب سری کرشن دیندیال نے بچار کیا کہ میرے ملنے کے واسطے انھوں نے بڑا دکھ اُٹھایا ایسا بچار شیام سندر نے اسدن بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی آج تم گئوویں چرانے بن میں لیجاؤ میں کلیوا لیکر پیچھے سے وہاں آؤں گا جب بلرام جی سب سکھا سمیت گئوویں لیکر بن میں جا چکے تب برندابن بہاری نے جمنا کنارے چپ چاپ جاکر کیا دیکھا کہ سب برجبالا اپنا اپنا گہنا اور کپڑا کنارے رکھکر جمنا جی میں نہاتے سمے ہماری چرچا کر رہی ہیں تب موہن پیارے یہ پریت اُن کی چھپے چھپے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اے راجہ جسوقت سب برجبالا سورج کو ارگھ دے کر آنکھ بند کرکے سری کرشن جی کا دھیان کرنے لگیں اُسوقت شیام سندر بھگت تبسل نے بچارا کہ ان لوگوں کو جمنا جی میں ننگی نہانے سے پاپ لگتا ہے اس لیے اُن کا پاپ چھڑانا اور آگے کے واسطے گیان سکھلانا ضرور ہے۔

دوہا پریم مگن گوپی سے رہیں دھیان من لائے ۔ ہر سب بھوکھن بسن لے چڑھے کدم پر جائے

اور سب کپڑوں کی گٹھری باندھکر اپنے سامنے رکھلی اور اُسی جگہ خوش ہوکر بیٹھ رہے جب گوپیاں اسنان کرکے باہر نکلیں اور انھوں نے کپڑا اور گہنا جمنا کنارے نہیں دیکھا تب چاروں طرف ڈھونڈھکر آپس میں کہنے لگیں کہ اے سکھی یہاں تو کوئی چڑیا بھی نہیں آئی نہ معلوم ہمارا گہنا اور کپڑا کون اُٹھا لیگیا سواے ماکھن چور کے اور کون ہماری چیز لیجاوے گا ایسا کہکر دین بچن سے پکارنے لگیں کہ کہیں شیام سندر ہوں تو اپنا درشن دیں یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے آہستہ سے بانسری ایک مرتبہ بجادی تب ایک سکھی نے آواز کی طرف آنکھ اُٹھاکر کیا دیکھا کہ مرلی منوہر مکٹ پہنے لکٹیا لیے کیسر کا تلک دیے بنمالا گلے میں پہنے پیتامبر باندھے کدم کے درخت پر چھپے ہوئے بیٹھے ہیں یہ حال دیکھتے ہی اُس سکھی نے سب برجبالوں سے پکارکر کہا کہ تنک اودھر تو دیکھو ماکھن چور دھوتیاں چرائے ہوئے گٹھری باندھے کدم پر بیٹھے ہیں یہ بات سنکر جیسے سب گوپیوں نے شیام سندر کو درخت پر بیٹھے دیکھا ویسے ہی شرمندہ ہوکر گلے بھر پانی میں چلی گئیں اور ہاتھ جوڑ بنتی کرکے کہنے لگیں کہ اے دیندیال دُکھ بھنجن نندنندن دھوتیاں ہماری دے ڈالو۔

دوہا

ماکھن پربھو گھنشام جو تمھیں اُچت یہ نانہہ ۔ ہم داسی بن دام کی سمجھو تم من مانہہ

یہ بات سنکر موہن پیارے بولے کہ تم لوگ اپنا اپنا گہنا اور کپڑا پھینک کر اسنان کرنے لگی تھیں میں نے اُن کی رکھواری کی ہے بغیر چوکیداری دیے کپڑا نہیں پاؤگی گوپیوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو پانی میں جاڑا معلوم دیتا ہے تم کو دیا نہیں آتی۔

دوہا

تن من دھن ارپیو تمھیں جو ہو ہمرے پاس ۔ اب امبر دیجئے ہمیں جان اپنی داس

سورٹھا

تب ہنس کہیو کنہاے جو تن من موکو دیو ۔ لیو بسن یہاں آئے جو مانو میر کہیو

تم ایک ایک سندری پانی میں سے نکل کر میرے پاس آؤ تب میں تمھارے کپڑے دوں گا نہیں تو بابا نند کی سوگند ہے کہ بنا ایسا کیے اپنے کپڑے نہ پاؤگی یہ بچن موہن پیارے کا سنکر شری رادھاجی نے کہا کہ ہم جوان استریاں تمھارے پاس ننگی کس طرح آدیں یہ نیا گیان تم کو کس نے سکھایا ہے ہم کو ننگی دیکھنا چاہتے ہو۔

دوہا

چھانڑ دیو یہ ٹیک ہر برجبھوکھن تم لیو ۔ نیت مرت ہم نیر میں چیر ہمارے دیو

سورٹھا

دوشن ہوت اپار جو تیہ انگ دیکھے پرش ۔ تاتے نند کمار ننگی نار نہ دیکھیے

جب اتنی بنتی کرنے پر بھی شیام سندر نے کپڑا اُن کا نہیں دیا تب سب برجبالا رکھائی سے بولیں کہ نند کہیں سکے راجہ نہیں ہیں جو اُن کی دہائی پھر گئی تم کپڑے ہمارے چرا کر سب کو ننگی دیکھا چاہتے ہو یہ چلن تمھارا اچھا نہیں لگتا ابھی ہم لوگ اپنے اپنے باپ اور بھائی سے جاکر تمھارا حال کہیں تو وہ لوگ آکر تم کو چوری میں پکڑیں اور نند اور جسودا کے پاس لیجا کر تمھارا ڈنڈ کرادیں یہ کٹھور بچن گوپیوں کا سنتے ہی شیام سندر نے کہا کہ اب تم لوگ تبھی اپنی اپنی دھوتیاں پاؤگی جب اپنے حمایتی کو لے آؤگی شیام سندر کو ناراض دیکھتے ہی سب برجبالا ڈرتی اور کانپتی ہوئی بولیں کہ اے دیندیال ہماری بت رکھنے والا سوائے تمھارے دوسرا کون ہے جس کو ہم اپنا سہایک جان کر بلاویں تمھارے چرن کی داسی ہونے کے واسطے ہم لوگ جمنا اسنان اور برت اور پوجا کرتے ہیں تم نردئی پن چھوڑ کر اپنی داسیوں پر دیا کرو اور بستر ہمارے دیدو اے تم ترلوکی ناتھ ہو تمھارے اوپر ہمارا کچھ بس نہیں چلتا نہیں معلوم تم نے کون سی موہنی ہم پر ڈال دی جو تمھاری سانولی صورت دیکھے بنا ہم لوگوں کو اپنا گھر دوار کل پروار کچھ اچھا نہیں لگتا ہم کو ابلا اناتھ سمجھکر دیا کرو یہ دین بچن سنکر شیام سندر نے کہا کہ جو تم لوگ سچے من سے میرے ملنے کے واسطے برت اور اسنان کرتی ہو تو لاج اور کپٹ کو جمنا جل میں ڈبو کے وہاں سے ننگی میرے پاس آکر دھوتیاں اپنی اپنی لیجاؤ بنا انگ دکھلائے کپڑے نہیں پاؤگی ایسی بات سنتے ہی سب گوپیوں نے آپس میں کہا کہ ایک موہن پیارے ہم کو ننگی دیکھیں یہ اچھی بات ہے یا سب گانوں ننگی دیکھے یہ اچھی بات ہے اور یہ ہمارے انتہ کرن کا سب حال جانتے ہیں ان سے لاج نہ کرنا چاہیے۔

دوہا

اُکہت پر سپر مل سبے ہر ہٹھ چھاڑت ناتھ
چیر بنا کیسے بنے کون بھانت گھر جاتھ

سورٹھا

اچلو سبے لیجئے چیر انھیں کی ہٹھ راکھ کے
منموہن بل بیر جو کچھ کہیں سو کیجئے

ایسا کہکر سب گوپیاں ایک ہاتھ سے اپنی بھگ اور دوسرے ہاتھ سے اپنی چھاتی کو چھپا کر جمنا جل سے باہر نکلیں اور شیام سندر کے سامنے جاکر سر نیچے کر کے کھڑی ہو رہیں تب مرلی منوہر نے کہا کہ ابھی تک تم کو ہم سے کپٹ بنا ہے کپٹی جیو ہمارے پاس نہیں پہونچتے تم لوگ ایک ایک گوپی سامنے کھڑی ہو کر سورج دیوتا کو ہاتھ جوڑو تب میں تمھارے چیر دونگا کس واسطے کہ تم نے برت میں ننگے اسنان کر کے برن دیوتا کا اپرادھ کیا ہے یہ بات سن کر گوپیوں نے کہا کہ اے نند لال جی ہم لوگ سیدھی بھولی برجبالا سے کیا کپٹ کرتے ہو۔

دوہا

ماکھن پر بھو سے سب کہیں ہم آئیں تم ہیت
یہی تمھارو سانچ ہے اب ہوں بستر نہ دیت

ہم لوگ تمھارے ادھین ہیں جو کہو وہ کریں جب ایسا کہہ کر سب برجبالا چھاتی پر کا ہاتھ اُٹھا کر ایک ہاتھ سے سورج دیوتا کو ڈنڈوت کرنے لگیں تب نند نندن بولے کہ ایک ہاتھ سے ڈنڈوت کرنا دوش ہوتا ہے دونوں ہاتھ سے پرنام کرو۔

	دوہا	
جو کہہ ہو کر ہیں سبی ہنس بولیں برجبام		لیہیں پلٹو ہم کبھوں سنو شیام ابھرام

جب یہ کہکر سب گوپیاں موہن پیارے کے پریم میں مگن ہو گئیں اور لاج چھوڑ کر دونوں ہاتھ سے سورج دیوتا کو نمسکار کیا تب بیکنٹھ ناتھ نہ کپٹ بھکت اور پریت اُن کی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور درخت پر سے اُتر کر سب دھوتیاں اپنے کندھے پر دھر کر بولے کہ گو پیو اب میں نے تمھارا بوجھا اپنے اوپر اُٹھا لیا آدمی کے تن میں جنم لینے کا یہی پھل ہے کہ دوسرے کا اُپکار کرے۔

	دوہا	
سبھگ شری نہار کے ماکھن پربھو بل بیر		پریم پریت رس بس بھئے دیے سین کے چیر

اے راجہ سب برجبالا اپنا اپنا گہنا اور کپڑا پہن کر موہن پیارے کے پریم میں ایسی مگن ہوئیں کہ اُن کا من گھر جانے کے واسطے نہیں چاہتا تھا موہن پیارے نے کہا کہ تم لوگ اس بات میں کچھ دُکھ نہ مانو میں نے تم کو آگے کے واسطے گیان سکھا دیا جل میں برن دیوتا رہتے ہیں اس لیے ننگے ہو کر پانی میں اسنان کرنے سے سب دھرم اور پُن بہ جاتا ہے اب تم کو ننگی ہو کر نکلنے سے جمنا اسنان اور برت کرنے کا پھل ملے گا تم لوگ مجھے بہت پیاری ہو کنوار سدی پورنماسی کو میں تمھارے ساتھ راس لیلا کر کے تم سب کا منورتھ پورا کروں گا اب اپنے اپنے گھر جا کر بہت برت رکھنا چھوڑ دو یہ بات سن کر سب برجبالا خوش ہو کر اپنے اپنے گھر چلی گئیں اور آٹھوں پہر شیام سندر کے دھیان میں لگی رہ کر کنوار سدی پورنماسی کے دن گننے لگیں۔

	دوہا	
دیکھ چرت نند نند کے سبھے بال مت بھور		شدھ بدھ من کچھ تھر نہیں کہت اور کی اور

مرلی منوہر وہاں سے بنسی بٹ میں آکر گوال بالوں کے ساتھ گئو چرانے لگے اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی شری کرشن جی نے پربرہم کا اوتار ہو کر جن کو سب جگت کا پردہ ڈھانپنا چاہیے اُنھوں نے شاستر کے برخلاف پرائی استری کو ننگے کیوں دیکھا یہ سندیہہ میرا مٹا دیجیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ استری کو ننگی ہو کر نہانے سے بڑا پاپ ہوتا ہے جب تک کہ اسی طرح جل میں سے ننگی ہو کر دوسرے پرش کے سامنے نہ جائے تب تک وہ پاپ اُس کا نہیں چھوٹتا اس سے کرشن بھگوان نے دیا کر کے شاستر کے موافق اُن سب کو ننگی نکلوا کر نرک سے بچا لیا وہ اپنے بھکتوں کی چوک کو سنبھال لیتے ہیں

دوہا

پرگٹ شیت دُکھ پاے کے سب مل ہیں لجاے	انتر گت آت سُکھ بھیو آنند اُر نہ سماے

اے راجہ جب شیام سندر بن میں پہونچے تب درختوں کا ٹھنڈھا سایہ دیکھکر شری داماددک گوالوں سے کہا کہ دیکھو یہ سب درخت سردی اور گرمی اور برسات کا دُکھ اپنے اوپر اُٹھاکر ایک پانوں سے کھڑے رہتے ہیں اور اپنی چھایا اور پھل اور پھول سے سب جیوؤں کو سکھ دیتے ہیں کوئی آدمی اُن سے بمکھ نہیں جاتا اور آدمی سُکھ پانے پر بھی اُن کی ڈالی اور پتا توڑ لیتے ہیں تب بھی یہ بُرا نہیں مانتے اور پھل پھول لگنے ہونے پر راہی اور بٹوہی کا سنمان کرتے ہیں جب ان میں پھل اور پھول نہیں رہتے تب شرم سے سر جھکا کر کہتے ہیں کہ ہم سے تمھاری کچھ سیوا نہیں بن پڑی اس سلیے ہم شرمندہ ہیں ور اپنی پریت امیر اور غریب دونوں سے برابر رکھکر جوگیشوروں کی طرح تپ کرتے ہیں سنسار میں اُسی کا جنم لینا سپھل ہے جو اپنے اوپر دُکھ اُٹھاکر دوسروں کا بھلا کرے۔

دوہا

مہا ایسے درمن کی کاپے برنی جائے	پیران بڑے داتان کے ان میں بیٹھے آئے

اس طرح درختوں کی تعریف کرتے ہوئے موہن پیارے گوالوں سمیت اپنے گھر آئے۔

ادھیاے تیئسواں

بھوجن مانگنا گوالوں کا متھرا کے چوبوں سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شیام اور بلرام گئو چرانے کے واسطے بن میں جاکر گوالوں کے ساتھ آنند پوربک کھیلتے تھے اُس وقت گوالوں نے برجناتھ جی سے کہا کہ اے مہاراج جو کلیوا ہم لوگ اپنے اپنے گھر سے لائے تھے وہ کھانے پر بھی بھوکھ ہماری نہیں گئی اس سلیے کچھ کھلائیے یہ بات سنکر نند لال نے بچار کیا کہ متھرا باسی برہمنوں کی استریاں میرے درشن کرنے کی اچھا رکھتی ہیں سو آج اُنکا منورتھ پورا کرنا چاہیئے ایسا بچار کر نند لال جی نے گوال بالوں سے کہا کہ دیکھو بن میں جہاں دھواں اُٹھتا ہے وہاں متھرا کے چوبے راجہ کنس کے ڈر سے چھپا کر جگیہ اور ہوم کرتے ہیں تم لوگوں میں سے چار پانچ لڑکے وہاں جاؤ اور ڈنڈوت کرکے میرا نام لیکر اُن سے بھوجن مانگ لاؤ یہ بات سنتے ہی گوالوں نے وہاں جاکر بنے پوربک اُن سے کہا۔

دوہا

ہاتھ جوڑ ٹھاڑے سبھئے گوال بال اک ساتھ	بھوجن مانگت ہیں کہیو ماکھن پر بھو برجناتھ

اے راجہ اُن براہمنوں نے جو اپنے اگیان اور کرم کے ابھمان سے شیام اور بلرام کی مایا نہیں جانتے تھے یہ بات سن کر گوال بالوں سے کہا کہ تم مورکھ لوگ نہیں جانتے کہ یہ بھوجن سب ہم نے دیوتوں کے نام پر جگیہ کرنے کے لیئے تیار کیا ہے جب تک پرمیشور کا جگیہ پورا نہ ہوگا تب تک بھوجن نہیں پاؤ گے جگیہ ہونے کے پیچھے تمکو بھی پرساد ملے گا اور شیام اور بلرام امیروں کے کل میں پیدا ہوئے ہیں اُن سے ہم براہمن لوگ کل میں اُتم ہیں یہ کٹھور بچن براہمنوں کے سُن کر سب گوال بال نراس ہو پچھتاتے ہوئے سری کرشن جی کے پاس جا کر بولے کہ اے برجناتھ ہم لوگ اپنا مان چھوڑ کر تمھارے کہنے سے بھیکھ مانگنے گئے۔ تسپر بھی بھوجن نہیں پایا اب کیا کریں بھوک بہت ستاتی ہے یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے ہنس کر بلرام جی سے کہا کہ وہ براہمن لوگ ہماری بھکت نہ رکھنے سے یہ بھید نہیں جانتے کہ جگیہ اور ہوم کا مالک کون ہے اپنے کرم کے ابھمان سے اندھے ہو رہے ہیں بہت اچھا ہے کہ وہ لوگ اسی طرح اپنے اگیان میں پڑے ہیں پھر شیام سندر نے گوال بالوں سے کہا کہ اب تم لوگ اُن کی استریوں کے پاس جو بڑی دھرماتما اور ہر بھکت ہیں جا کر کہو کہ شیام اور بلرام نے جو بن میں گئوویں چرانے آئے ہیں بھوکھے ہو کر تم سے بھوجن مانگا ہے وہ استریاں تم کو بڑے آدر بھاؤ سے بھوجن دیں گی یہ بات سنتے ہی گوال بالوں نے چوبانیوں سے جا کر کہا کہ اے ماتا شری کرشن جی اور بلرام جی نے تم سے بھوجن مانگا ہے تم کیا کہتی ہو

دوہا

گوالن کے سُن بچن سب ہرکھ اُٹھیں دوج بام	کہت ہمارے بھاگ دھن بھوجن مانگیو شیام

سورٹھا

کرت رہین نت دھیان سُن سُن جنکے گن شرون	سپھل جنم نج جان تنکو بھوجن لے چلیں

دوہا

اَت بڑبھاگی جیو ہیں جنکو برج میں باس	ماکھن پربھ کے درش تے پاوت پرم ہلاس

ان استریوں کی ہمیشہ منسا باچا کرمنا سے یہ اچھا رہتی تھی کہ کوئی ایسا بھی دن ہو گا کہ ہمکو بیکنٹھ ناتھ کا درشن ملے گا اس لیئے انھوں نے بڑے پریم سے میوہ اور مٹھائی اور پکوان اور پوری کچوری اور دودھ اور دہی اور ماکھن آدک اُتم اُتم بھوجن سونے اور چاندی کی تھالیوں میں رکھکر گوالوں کو دیا اور کچھ اپنے ہاتھ میں لے کر جس جگہ پر مرلی منوہر تھے گوال بالوں کے ساتھ وہاں چلیں اُسوقت اُن کے پت آدک نے بہت منع کیا کہ تم لوگ گوالوں کے پاس مت جاؤ لیکن اُنھوں نے جو پرم بھکت تھیں کہنا کسی کا نہیں مانا۔

سورٹھا

جن کے اُر نندلال بسیں ملکٹ مرلی لیے	تنھیں نہ بھیٹے جم کال کون بھانت روکے رکیں

چوپائی

تب گوالن سوں پوچھت بالا	کیتک دور اہیں نند لالہ
چلو آج ہم نینن دیکھیں	جیوں جنم سپھل کر لیکھیں

یہ بات سُن کر گوال بولے کہ اے ماتا تھوڑی دور ہیں جس وقت وہ استریاں شری کرشن جی کے پریم کے آنند میں مگن چلی جاتی تھیں اُسی وقت ایک متھرا چوبے اپنی استری کو زبردستی راہ سے پکڑ کر لے آیا تب اُس نے کہا کہ ہم کو شری کرشن جی کا درشن کرنے کے لئے جانے دو اپنے اوپر بدنامی مت لو مجھے اُن کے درشن کی بڑی لالسا ہے اور وہ پربرہم پرمیشور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیکر سنساری آدمیوں کی طرح لیلا کرتے ہیں تم لوگ بید پڑھ کر جگ اور ہوم کرتے ہو لیکن اُن کو اپنے اگیان سے نہیں پہچانتے۔

دوہا

کو جن جانے بھید یہ جگت کرت کہہ کاج	بھوجن مانگت ہیں وہی ماکھن پربھو برج راج

اے سوامی میرا پران تو نند لال جی سے جا ملا اس جھوٹھے بدن کو روک کر کیا کروگے میرے مرنے کے پیچھے سوائے پچھتانے کے تم کو اور کچھ نہیں ملے گا جس آدمی کو پرمیشور کی بھکت نہ ہو وہ کسی کام کا نہیں ہوتا ہے یہ سب گیان کہنے پر بھی اُس متھرا چوبے نے نہ مان کر اپنی استری کو کوٹھری میں بند کر کے قفل لگا دیا تب اُسی وقت پران اُس کا شری کرشن جی کے دھیان میں نکل کر اس طرح سب استریوں سے پہلے وہاں جا پہونچا جس طرح پانی جلدی بہکر ندی اور سمدر میں مل جاتا ہے۔

سورٹھا

گتھن پریم کا پنتھ جہاں نیم کی گت نہیں	کہت بید سب گرنتھ پریم بھاؤ کے بس ہری

اے راجہ جب پیچھے سے وہ سب استریاں بڑے پریم سے بھوجن لیے ہوئے جہاں پر موہن پیارے ایک برچھ کی چھایا میں ایک سکھا کے کندھے پر ہاتھ رکھے بانکی دھج بنائے کمل کا پھول ہاتھ میں لیے کھڑے تھے جا پہونچیں تب چرن اُن کا چوم کر تھالیاں بھوجن کی سامنے دھر دیں اور اُس موہنی مورت کو دیکھتے ہی خوش ہو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اے سکھی یہی نند لال جی ہیں جن کی بڑائی ہم لوگ ہمیشہ سنکر دھیان کیا کرتی تھیں اب ہمارے بھاگ جاگے جو ان کا درشن پایا اب اس چندر مکھ کی ٹھنڈک سے اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو اور سنسار میں جنم لینے کا پھل لیو اے راجہ شری کرشن جی کی کرپا سے اُن کو اُس وقت دِبّہ درشٹ ہو گئی تب اُنھوں نے شری کرشن جی کو پورن برہم جان کر ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے دینا ناتھ بغیر کرپا تمھاری کے آپ کی اس سانولی صورت موہنی مورت کا درشن کسی کو نہیں ملتا نہیں معلوم کون جنم کے پنّ ہمارے سہائے ہوئے جو آپ کا درشن پایا اور بہت جنموں کے پاپ ہمارے چھوٹ گئے اور ہم لوگوں

کے پت آدک اپنے اگیان اور ابھمان سے سنساری مایا موہ میں ڈوب کر ایسے اندھے ہو گئے کہ جنھوں نے پرمیشور بیکنٹھ ناتھ کو جن کے نام پر سب لوگ جگیہ کرتے ہیں آدمی سمجھکر مانگنے پر بھی بھوجن نہیں دیا تن اور دھن وہی اتم ہوتا ہے جو تمھارے کام آوے جو لوگ آدمی کا بدن پاکر تمھاری بھکت اور سیوا کرتے ہیں اُنھیں کا جنم لینا سوارتھ ہے اور جگیہ اور تپ اور دھیان وہی اچھا ہے جسمیں تمھارا نام آوے۔

دوہا

جو جن من بچ سے کرے ماکھن پر بھو سے میت	چار پد ارتھ دیت ہیں باپ دکھ ہر لیت

یہ بات بھگت اور پریم کی بھری ہوئی سنتے ہی شیام سندر اُن کی کشل پوچھکر بولے کہ میں نند مہر کا بیٹا ہوں تم لوگ براہمن ہوکر مجھکو ڈنڈوت مت کرو اس میں مجھ کو دوش ہوگا جو لوگ براہمن یا اُن کی استریوں سے اپنا کام اور ٹہل کراتے ہیں وہ سنسار میں کچھ بڑائی نہ پاکر پاپ کے بھاگی ہوتے ہیں تم نے ہم کو بھوکھا جانکر دیا کی راہ سے بن میں آکر بھوجن دیا ہم اس کے بدلے تمکو کیا دیویں برندابن ہمارا گھر یہاں سے دور ہے جو ہم اپنے گھر ہوتے تو جیتھا شکت تمھارا آدر بھاؤ کرتے یہاں ہم سے کچھ تمھارا استھا چار نہیں بن پڑا اس بات کا پچھتاؤ ہمارے من میں رہ گیا تم لوگوں کو یہاں آئے بہت دیر ہوئی اب تم اپنے اپنے گھر جاؤ تمھارے پت لوگ تمھاری راہ دیکھتے ہوں گے کس واسطے کہ استری اردھانگی ہوتی ہے بغیر تمھارے گئے دیوتا لوگ جگیہ اور ہوم براہمنوں کا قبول نہ کریں گے۔

سورٹھا

سنت بچن نر بان کرم دھرم بانی سکھد	دُج تیہ پرم سجان بولیں سب کر جور کے

اے بیکنٹھ ناتھ اب آپ کا درشن کرنے اور آپ کے چرن کمل کے بھکت اور پریت رکھنے سے سنساری مایا موہ ہمارا چھوٹ گیا اب ہم کو گھر بار اور کل پروار کا کچھ موہ نہیں رہا سوائے اس کے ہلوگ بنا اگیا اپنے پت آدک کے آپ کے چرن دیکھنے آئی ہیں جو وہ لوگ ہم کو اپنے گھر رہنے دیں تو ہم کہاں جاویں گے اس سے یہ بات اتم ہے کہ سب آپکے چرنوں کے پاس بنی رہیں اور آپ کی سیوا اور ٹہل کر کے اپنا پرلوک بناویں اور اے مہا پربھو ایک استری تمھارے درشن کی اچھا سے ہمارے ساتھ آتی تھی اُس کا پت اُس کو زبردستی پکڑ کر راہ میں سے پھیر لے گیا نہ معلوم اس کی کیا گت ہوئی یہ بات سن کر شری کرشن جی نے ہنس دیا اور اس استری کی صورت دکھلا کر کہا کہ دیکھو یہ استری تم لوگوں سے پہلے میرے یہاں آپہونچی جو کوئی پرمیشور سے پریت رکھتا ہے اُس کا ناش کبھی نہیں ہوتا اے راجہ اُس استری کو شری کرشن جی کی سیوا میں دیکھ کر سب کو آشچرج معلوم ہوا پھر سب استریوں نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے برجناتھ آپ ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھوں کے دینے والے ہیں ہم کو اپنے چرنوں سے الگ نہ کیجئے آپ کے چرن چھوڑ کر اب ہم نہیں جا سکتی ہیں یہ سن کر شری کرشن جی بولے کہ سنو تم لوگ

پرمیشور کے پریم میں مگن ہو لیکن گرہستھ کو سب کام بید کے موافق کرنا چاہیے بید اور شاستر میں ایسا لکھا ہے
کہ جو استری اپنے پت کو پرمیشور کے برابر جانکر اُس کا حکم مانتی ہے اور دوسرے پرش کو پاپ کی آنکھ سے
نہ دیکھے ایسی پت برتا استری کو جوگی اور سنیاسی سے اچھی جاننا چاہیے ایسی استری جو کچھ بھلا یا بُرا کسی کو
اپنے مُنھ سے کہہ دیتی ہے وہی بات سچ ہو جاتی ہے اور اُس کو چاروں پدارتھ اپنے پت سے ملتے ہیں

	دوہا	
یہ بدھ سے سینچے کرے جو ناری من مانہہ	چار پدارتھ سو لہے یا میں سنشے ناںہہ	

اس لیے تم لوگ اپنے اپنے پت کے پاس جاؤ وہ تم سے کچھ دُکھ نہ مان کر خوش ہوں گے یہ بات سنکر
سب جوبانیوں نے امرت روپی نٹور بھیس شری کرشن جی کا آنکھوں کی راہ سے اپنے ہردے میں رکھ لیا اور شری کرشن
جی سے بھگت بردان لیکر اُن کو ڈنڈوت کرکے اپنے استھان کو چلیں اور جس براہمن نے اپنی استری کو کوٹھری
میں بند کر دیا تھا اُس نے قفل کھول کر دیکھا تو اپنی استری کو مری ہوئی دیکھکر رونے پیٹنے لگا جس وقت وہ اُسکی
نعش جلانے کی تدبیر کر رہا تھا اُسی وقت وہ سب استریاں گھر پر پہونچیں ۔

	دوہا	
ناکھن پربھُو کو درش سے آئیں سُکھ سجان	تنکے درش پرتاپ سے تے بپرن پایو گیان	

اسے راجہ جاتے وقت براہمن لوگ اپنی استریوں پر کرودھت ہوئے تھے جب وہ استریاں شری
کرشن جی کا درشن کرکے پھر آئیں تب اُن کا ماتھا چمکتا ہوا دیکھکر براہمن لوگ کہنے لگے کہ جن کا درشن برھما جی
آدک دیوتا اور رکھیشوروں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہے اُن پر برہم پرمیشور کا درشن ان استریوں
نے کرکے اپنا جنم سُپھل کیا اور ہم لوگوں نے اپنے اگیان سے نہیں پہچانا کہ جگیہ اور ہوم کا لینے والا مالک کون
ہے ہم نے بید اور پُرانوں میں ایسا سنا تھا کہ پر برہم پرمیشور جد کل میں اوتار لیکر نند اور جسودا کو اپنی بال لیلا
کا سکھ دکھاویں گے سو وہی بیکنٹھ ناتھ بال لیلا کرتے ہیں اُنھوں نے گوال بالوں کو بھوجن مانگنے کے واسطے
ہمارے پاس بھیجا تھا ہم سے بڑی چوک ہوئی جو سچدانند کو بھوجن نہیں دیا اور جن کے خوش ہونے کے
واسطے ہم لوگ جگیہ اور ہوم کرتے ہیں اُن کو آدمی سمجھکر اُن کے سامنے نہیں گئے اپنے اگیان اور ابھمان
سے ہمارے من میں دیا بھی نہیں آئی ہمارے جگیہ اور تپ کرنے پر دھرکار ہے کہ ہم نے پرمیشور کو نہیں پہچانا
ہم لوگوں سے ان استریوں کو اچھا سمجھنا چاہیے جنھوں نے بنا جپ اور تپ کیے اور کتھا پران آدسُنے اپنے
گیان سے پرمیشور کو پہچان کر بھوگ لگایا اور اُنکا درشن کرکے آنکھوں کو سکھ دیا اسی طرح براہمنوں نے بہت
پچھتا کر اپنی استریوں سے بنے پور بک کہا کہ تمھارے برابر دوسروں کا بھاگ نہ ہو گا کہ تمکو پر برھم پرمیشور کا
درشن ملا پھر اُن براہمنوں نے شری کرشن بھگوان کو دھیان میں ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ ہم لوگوں کا
اپرادھ چھما کیجئے اور ہمارے ہردے میں جو اگیا نتا کا پھل جما ہے اُس کو گیان روپی آگ سے جلا دیجئے

جب اس طرح بہت استت اور بنتی براہمنوں نے کی تب بیکنٹھ ناتھ نے اپرادھ اُن کا اپنے ہردے سے چھما کر دیا اور سب استریوں نے نعش اُس چوبائن کی دیکھکر اُس کے پت سے کہا کہ ہم نے تیری استری کو شری کرشن جی کی سیوا میں دیکھا تھا یہ بات سنتے ہی وہ متھریا چوبے رو کر بولا کہ میں بھی اپنی استری کو تمھارے ساتھ جانے دیتا تو وہ کیوں مرتی ایسا کہکر وہ متھریا چوبے شری کرشن جی کے پاس دوڑا گیا اور اپنی استری کو وہاں چتربھجی روپ سے دیکھا جب شری کرشن جی کے سامنے بہت بلاپ کر کے رونے لگا تب کرشن بھگوان نے دیا کر کے اُس سے کہا کہ اپنی استری کی بھگت کے پرتاپ سے تو بھی چتربھجی روپ ہو جا ویسا ہی ہو گیا تب کرشن بھگوان نے استری اور پرش دونوں کو بمان پر بیٹھا کر بیکنٹھ میں بھیج دیا اور جو پدارتھ براہمنوں کی استریاں دے گئی تھیں اُس کو بانٹ کر گوال بالوں سمیت آنند پوربک بھوجن کیا اُس وقت شری داما نے کہا کہ اے نند لال جی گئو ویں چرتی ہوئی دور نکل گئیں اُن کو اکٹھا کرنا چاہیے یہ بات سنتے ہی کیشو مورت نے ایسی مرلی بجائی کہ سب گئو ویں آپ سے آپ دوڑ کر وہاں چلی آئیں۔

دوہا

یا بدھ مرلی ٹیر کے گھیر لیئن سب گاے	سانجھ سمے گھر کو چلے بلدھر جو کے بھائے

جب شیام سندر بنسی بجاتے ہوئے برندابن کے پاس پہونچے تب برجبالا اُن کی چھب دیکھنے سے خوش ہو کر بولیں۔

دوہا

پریم مگن آنند ات کہت سکل برج بام کہت مدِت من جوبت جن دھن دھن سکھی وہ موہ	دیکھ سکھی جسمت سوں شوبھت ات بلدھام جنکے پنکھن کو مکٹ کیتے نند کشور

اے راجہ جس وقت شیام سندر گئووں کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر اپنے پیتامبر سے اُن کا بدن پونچھتے تھے اُس وقت سور گیان کا دھین گئو پچھتا کر کہتی تھی کہ پرمیشور میرا بھی جنم برندابن میں دیتے تو بیکنٹھ ناتھ میرے اوپر بھی ہاتھ پھیر کر میرا بھی دودھ دوہتے۔

دوہا

دھن دھن ہیں جی کی دھین لے چارت تربھون ناتھ	جھارت پوچھیت دھہت نت ہت کر اپنے ہاتھ

ادھیاے چوبیسواں

شری کرشن جی کا گوبردھن پہاڑ کی پوجا کرنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھیت جس طرح شری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ اپنی بائیں

چھنگنیا پر اُٹھا لیا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ گوکل اور برندابن کے برجباسی لوگ برسویں دن کاتک بدی چتردشی کو چھتیس پرکار کے بیجن بنا کر راجہ اندر کی بدھ پوربک پوجا کیا کرتے تھے جب وہ دن آیا تب برندابن باسیوں نے بہت طرح کے پکوان اور مٹھائی آدک اندر کی پوجا کے واسطے اپنے اپنے گھر بنایا اور جسودا جی بڑی پوترتا سے سب پدارتھ بنا کر رکھتی تھیں جس میں کوئی جوٹھا نہ کر ڈالے۔

دوہا		
سنیت سنیت ات نیم سے دھرت چھوت جات		شیام کہوں پرسیں نہیں یہ من مانہہ ڈرات

سورٹھا		
شنک کرت من مانہہ سرپت پوجان جیہ		جھمت جانت نانہہ سب دیون کے دیو ہر

اے راجہ شری کرشن جی نے گھر گھر یہ تیاری دیکھ کر من میں ایسا بچار کیا کہ اندر کی پوجا چھوڑوا کر گوبردھن پہاڑ پوجوانا چاہیئے ایسا بچار کر جسودا جی سے پوچھا کہ اے میّا آج سب برجباسیوں کے گھر پکوان اور مٹھائی تیار ہونے کا کیا کارن ہے یہ سنکر جسودا جی بولیں کہ اے بیٹا اسوقت مجھے بات کرنے کی چھٹی نہیں ہر تو اپنے باپ سے جا کر پوچھ لے یہ بات سن کر موہن پیارے بلرام جی سمیت نند رائے جی کے پاس گئے۔

دوہا		
تب ہر بولے نند سوں مدھر مند مسکائے		کرت پجائی کون کی بابا موہنہ بتائے

اے بابا وہ کون دیوتا ہے جس کی پوجا کرنے سے بھکت اور مکت ملتی ہے اوس کا نام اور گن مجھے بتا دو بڑوں کو اچت ہے کہ اپنے کُل کی ریت چھوٹوں کو بتلا دیا کریں لڑکپن کی سیکھی ہوئی بات یاد رہ کر کبھی نہیں بھولتی یہ سن کر نند جی بولے کہ اے بیٹا ابھی تک تمنے اس پوجا کا نام نہیں سنا یہ سب سامگری اندر کی پوجا کے واسطے جو سب میگھوں کے راجہ ہیں بنتی ہے اُن کے پوجنے سے برسات اچھی ہو کر گھاس اور اناج پیدا ہوتا ہے جس کے پیدا ہونے سے سب جیو سُکھ پاتے ہیں اور یہ پوجا ہمارے کُل میں بہت دنوں سے ہوتی آتی ہے۔

دوہا		
ماکھن پربھو بولے تبے تات بات سن لیہہ		جنہہ پوجا نہیں ہوت ہر تہنہ برست نہیں میہہ

اے بابا آج تک جو کچھ ہمارے بڑوں نے جان یا اجان میں اندر کی پوجا کی وہ اچھا ہوا لیکن تم لوگ جان بوجھ کر دھرم کی راہ چھوڑ کر کیوں چلتے ہو کس واسطے کہ سنسار میں تین طرح کا دھرم اور کرم ہوتا ہے ایک بید اور شاستر کے موافق دوسرا لوک ریت کے موافق تیسرا اپنے من سے بید کے موافق کرم کرنے سے پھل اُس کا ملتا ہے بھلا تمھیں بتلاؤ کہ اندر کی پوجا کرنے سے کیا ملے گا وہ کسی کو مکت اور بھکت اور رِدھ اور سِدھ اور بردان نہیں دے سکتے اور اندر آپ سو جگیہ کر کے اندراسن پاتا ہے تب دیوتا اُس کو

راجہ گر کے مانتے ہیں اس سے وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا جب وہ دیتوں کی لڑائی سے بھاگ کر کہیں چھپتا ہے تب
نارائن جی اُس کی سہایتا کر کے پھر اُس کو اندر اسن پر بٹھال دیتے ہیں ایسے نربل کی تم لوگ کیوں پوجا کرتے ہو اور
اپنا دھرم پہچان کر پرمیشور کی پوجا کیوں نہیں کرتے اندر کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا اور جو لوگ اپنے اگیان سے
نارائن جی کو جو اندر آدک سب جگت کے مالک ہیں چھوڑ کر دوسرے دیوتا کی پوجا کرتے ہیں اُن کو اگیان
سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ دکھ اور سکھ نارائن جی کی اِچھا سے ہوتا ہے بغیر اِچھا نارائن جی کے درخت کا ایک
پتّا بھی نہیں ہل سکتا اندر بھی انھیں کی کرپا سے اِس پدوی کو پہونچا ہے جو جو بات برھما جی نے سب کے
کرم میں لکھدی وہی ہوتی ہے اُس میں تل بھر بھی گھٹ بڑھ نہیں سکتی سُکھ سمپت اور پریوار آدک اچھا
سامان اپنے دھرم اور کرم سے ملتا ہے اور پانی برسنے کا حال اس طرح پر سمجھو کہ آٹھ مہینے تک
سورج دیوتا جو پانی زمین کا سوکھتے ہیں وہی پانی چار مہینے برسات میں برستے ہیں اُس سے اناج
اور گھاس وغیرہ سب پیدا ہوتا ہے اور برھما جی نے براہمن چھتری بیش شودر چار برن جو جگت میں بنائے
ہیں ان کے پیچھے ایک کرم اس طرح پر لگا دیا ہے کہ براہمن بید اور بدّیا پڑھیں اور چھتری سب کی رچھا
کریں اور بیش کھیتی اور بیاپار کریں اور شودر ان تینوں برن کی سیوا کریں اور پتا ہمارا برن بیش کا ہے
اور ہمارے یہاں بہت گئوویں اکٹھی ہیں اور برج اور گوکل ہماری جنم بھوم ہے اس واسطے گوپ
اور گوال ہم لوگوں کا نام پڑا ہے ہمارا یہی کرم ہے کہ کھیتی اور بیاپار کرکے گئو اور براہمن کی سیوا کریں
اور بید اور شاستر کی بھی یہی اگیا ہے کہ اپنے برن کا دھرم نہ چھوڑے جو لوگ اپنے برن کا دھرم چھوڑ
کر دوسرے برن کا دھرم کرم کرتے ہیں اُن کو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ جس طرح کُل ونتی استری اپنے پت کو
چھوڑ کر دوسرے پُرش کے پاس رہے ۔ اے بابا تم مجھ بالک کا کہنا سچ مانو تو اندر کی پوجا چھوڑ کر گووردھن
پہاڑ اور گئو اور براہمن اور بن کی پوجا کرو کس واسطے کہ گووردھن پہاڑ یہاں کا راجہ ہے اور اُس پہاڑ
اور اُس بن میں چرنے سے سب گئو اور بچھڑے ہمارے پالن ہوتے ہیں اور اُنھیں کا دودھ اور
گھی آدک بیچنے سے ہم لوگوں کی جیو کا ہوتی ہے جو کوئی اپنا پالن کرے اُوس کو اپنا راجہ سمجھکر پوجنا
چاہیئے اس واسطے سب پکوان اور مٹھائی آدک جو بنا ہے اُس کو گووردھن پہاڑ پر لے چل کر اُسی کی پوجا
کرو اور سب پدارتھ اُسے بھوگ لگا کر گئو اور براہمن اور کنگالوں کو کھلا دو اور سال سے اِس ہمبت میں
بہت برسات ہوگی یہ بات شری کرشن جی کی نند اور اُپنند اور برکھبان آدک پرمیشور کی اِچھا سے
مان کر بولے۔

دوہا

تاتے سوئی کیجیے کرشن کہی جو بات	سب برجباسی پوجیے گووردھن اُٹھ پرات

جب یہ صلاح آپس میں ٹھیک ہوگئی تب نند راے نے گانوں میں ڈھنڈھورا پٹوا دیا کہ کاتک سدی

پر یوا کو ہم لوگ چل کر گوبردھن پہاڑ کی پوجا کریں گے سب کوئی پکوان اور مٹھائی وغیرہ سامان لیکر گئوؤں سمیت چلنا - اے راجہ یہ اگیا نند اور اُپ نند کی سُنکر سب لوگ خوش ہوگئے اور گوپ اور گوالوں نے اپنی اپنی گئوویں اور بچھڑوں کے سنگار کر کے بہت طرح کے رنگ سے اُن کی پونچھ اور سینگ رنگ کر گلے میں گھنٹا باندھ دیا اور کاتک سدی پر یوا کو سب برجباسیوں نے پرات سمے اسنان کر کے سب سامان گاڑی اور بیلوں پر لدوالیا اور سب استری اور پرش اور بالک اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہن کر نند جی اور برکبھان جی آدک کے ساتھ گاتے بجاتے ہوئے گوبردھن پہاڑ کو پوجنے چلے -

	دوہا	
لاکھن پر بھات جاؤسوں بھو کھن بستر منگائے		کر کر گوبردھن کو چلے گو دھن بہت بنائے
نند مہر اُپ نند سب شیام رام دوؤ بھائے		بھو پہنچے گو بردھن نکٹ نرکھ شکھر سکھ پائے

	سورٹھا	
اُترے سہت سماج چھوں اور برج لوگ سب		مدھ شوبھت گرراج کوٹ کام شوبھا سدن

جب شری کرشن جی کی اگیا کے انسار سب کسی نے پوجا گوبردھن پہاڑ کی دُھوپ اور دیپ آدک سے بدھ پوربک کی اور پکوان اور مٹھائی آدک سب پدارتھ تھالیوں میں بھر کر گوبردھن کے سامنے بھوگ رکھا اور اتنی مٹھائی اور پکوان وہاں اکٹھا ہوا جس کا ڈھیر دوسرا پہاڑ معلوم ہوتا تھا اور بہت طرح کے پھول اور مالا اور کپڑے آدچڑھانے سے گوبردھن جی کی ایسی شوبھا دیکھ پڑتی تھی جس کا برنن نہیں ہوسکتا اُس وقت شری کرشن جی نے برجباسیوں سے کہا کہ تم لوگ اپنی اپنی آنکھیں بند کر کے گوبردھن جی کا دھیان کرو تب گرراج پرتچھ اپنا درشن دے کر تمہارے سامنے بھوجن کریں گے جب شری کرشن جی کے کہنے سے نند جی آدک سب برجباسی ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوگئے اور اپنی اپنی آنکھیں بند کر کے گوبردھن پربت کا دھیان کیا تب شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ ایک چتربھجی بشال روپ بہت سندر اور تیجوان اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوئے گوبردھن پہاڑ سے پرگٹ ہوئے اُس وقت اپنے شری کرشن روپ سے نند آدک برجباسیوں سے کہا کہ تمہاری بھگت اور سچی پریت دیکھکر گوبردھن جی تم لوگوں کو درشن دینے کے واسطے پرگٹ ہوئے ہیں آج اچھی طرح درشن کرو یہ بات سنتے ہی برجباسیوں نے آنکھ کھول کر دیکھا تو اُس روپ کے درشن پانے سے بہت خوش ہوئے اور اُن کو ڈنڈوت کر کے آپس میں کہنے لگے کہ آج جس طرح گوبردھن جی نے درشن دیا اس طرح اندر کا درشن کبھی نہیں ہوا تھا نہ معلوم ہمارے پُرکھا لوگ ایسے پرتچھ دیوتا کی پوجا چھوڑ کر اندر کو کیوں پوجتے تھے -

	دوہا	
کہو کرشن تب نند سوں بھوجن لیو منگائے		کر آگے سب راکھ کے اَرُپو نبے سُنائے

یہ بات سنتے ہی گوپ اور گوال جلدی سے پرات اور تھالیاں بھوگ کی اُٹھا کر اُن کے پاس لیگئے
ب گو بردھن ہاتھ پھیلا کر کھانے لگے ۔

دوہا

دیکھن کو دھائے سبے برج کے نرا رو بام ۔ بھیو دیوتا گر بڑو تاہ پجاوت شیام

سورٹھا

بڑے مہر اُپنند نند آد ٹھاڑھے سبے ۔ کہت جو کچھ نند نند کرت سکل سوئی تہاں

دوہا

اتے نند کو کر گہے گوپن سبوں بتلات ۔ اُت اپنوں دھر چاربُھج برج سوں بھوجن کھات

سورٹھا

شری رادھا سُکھ پائے مدت بلوکت شیام چھب ۔ بھگتن کے سکھ دائے نت نوکرت بنود برج

دوہا

پریت ریت کے بھاؤ سوں بھوجن سب کو کھائے ۔ ہوئے پرسن اب نند سوں تب بولے گرراے

سورٹھا

لیو نند بر دان اب تم جو ہم سوں چہو ۔ میں لینھی سکھ مان بہت کری تم بھگت مم

دوہا

نند اور اُپنند سب شری برکھبھان سمیت ۔ بار بار گرراج کے چرن پرت ات ہیت

سورٹھا

گرسب کو سنمان دے پرساونج ہاتھ سوں ۔ سبن کہیو گھر جان ہوے پرسن گرراج تب

دوہا

پرگٹ دیت ہیں درش گر سب کے آگے کھات ۔ پرم مہر کھ نر نار سب سب کے مکھ یہ بات

سورٹھا

مہا امت اپار شری گو بردھن اچل کی ۔ جہ یوجت کرتار شارو بدھ نہیں کہہ سکیں

اُس وقت للتا سکھی نے رادھا جی سے کہا کہ یہ سب لیلا موہن پیارے کی ہے جو دوسرا سروپ اپنا پہاڑ میں پرگٹ کر کے پکوان اور مٹھائی چکھتے ہیں اے راجہ جب گو بردھن ناتھ جی بھوجن کر کے انتردھیان ہو گئے تب نند جی نے وہاں ہوم کر کے اور پر کرما لیکر براہمنوں کو بہت سونا اور گئو آدک دان دیا اور پہلے براہمن اور گئو اور کنگالوں کو بھوجن کرا کے پیچھے آپ برجباسیوں سمیت بھوجن کیا اور شری کرشن جی نے ایک کور اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر کھا لیا تو برھما اور مہادیو جی اور بشن جی آدسب دیوتا اور تینوں

لوک کے سب جیون کا پیٹ بھر گیا۔

دوہا

ماکھن پربھو برجنا تھ ہیں سب دیون کے مول	مو لہہ سینچے ہوت ہیں ہرے پات پھل پھول

اے راجہ پرکچھیت اُس دن سب برجباسی رات کو اُسی جگہ ٹک کر بڑی خوشی سے رات بھر گا بجاتے رہے دوسرے دن اسیطرح خوشی مناتے ہوئے گئوؤں بچھڑوں سمیت اپنے گھر آئے اُسی دن سے کی پوجا سنسار میں پرگٹ ہوئی۔

سورٹھا

کھیلت نت نو کھیال بھگت پال نندلال برج	دُشٹن کے اُر سال سرنر مُن موہت نرکھ

ادھیائے پچیسواں ۲۵

شری کرشن جی کا گوبردھن پہاڑ کو اپنی انگلی پر اُٹھانا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھیت جب اس سال برجباسیوں نے اندر کی پوجا نہیں اندر نے جو شری کرشن جی کی مہما نہیں جانتا تھا اپنی سبھا والے دیوتوں سے پوچھا کہ کل برج کے کون دیوتا کی پوجا کی ہے یہ سن کر کوئی دیوتا بولا کہ برجباسی ہر سال تمھاری پوجا کرتے تھے اس سال کے بیٹے شری کرشن بالک کے کہنے سے برجباسیوں نے تمھاری پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ کی پوجا کی یہ بات سنتے ہی اندر نے کرودھ کر کے کہا کہ برجباسیوں کو دولت بہت ہونے سے غرور پیدا ہوا ہے جو انھوں نے ہماری پوجا کرنا چھوڑ دی اس لیے میں اُن کو کال کے مُنھ میں ڈال کر دردری کر دوں گا کرشن چھوکرا جو ہمارا دشمن ہے اُس کے کہنے سے برجباسیوں نے ہمارا اپمان کیا میں اُس چھوکرے کا گھمنڈ توڑے دیتا ہوں آج تک میں برجباسیوں کا مالک تھا اب انھوں نے کرشن کو اپنا مالک سمجھا ہے۔

دوہا

ایسے سرپت کرودھ کر من میں گرب بڑھائے	پرلے کال کے میگھ سب لینھے ترت بلائے

جب میگھوں کا راجہ ڈرتا اور کانپتا ہوا اندر کے پاس آکر ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب اندر نے اُس کو حکم دیا کہ تم اسی وقت سب میگھوں کو ساتھ لیکر برج منڈل پر جاؤ اور اتنا پانی اور پتھر برساؤ کہ جس میں برجباسی گوبردھن پہاڑ سمیت بہہ جاویں۔

دوہا

اور تھور سب چھانڈ کے برج پر برسو جائے	برجباسی گوبردھن سہت جل سے دیو بہائے



شری کرشن جی کا برج کی حفاظت کے لئے گوبردھن اٹھانا

اور اندر نے انچاسوں پون کو بھی میگھوں کے ساتھ کر دیا جس میں سردی اور پانی سے کوئی جیتا نہ بچے یہ حکم سنتے ہی میگھ راجا انچاسوں پون سمیت بڑے بڑے میگھوں کو ساتھ لیکر برج منڈل پر چڑھ آیا اور اس کے آتے ہی آندھی چلنے لگی اور بدلی چھا جانے سے برندابن میں اندھیارا ہو گیا اور گھڑے کے برابر بوند برسنے لگی اور بجلی چمکنے لگی سواے آندھی اور پانی اور بجلی کے اور کچھ وہاں دکھلائی نہیں دیتا تھا تب موہن پیارے نے ہنسکر بلرام جی سے کہا کہ دیکھو اندر اپنی پوجا نہ پانے سے کرودھ کرکے مہا پرلے کا پانی برساتا ہے یہ کرودھ اُس کا ہمارے ساتھ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ ہمارے کہنے سے برجباسیوں نے اندر کی پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ کو پوجا تھا اس لیے غرور اُس کا توڑنا اُچت ہے اور یہ حال دیکھ کر نند اور جسودا اور سب برجباسی گھبرا گئے۔

	دوہا	
دیکھ دیکھ برج کی دشا نند مہر بچھتات		گیو نرا اور اندر کو من میں بہت ڈرات
	سورٹھا	
شیام رام دوؤ بھاے لینکٹ سوچت مہر		جھرٹے گوپ تہاں آئے من ہی من مسکات ہر

اے راجہ جب سب برجباسی ایسے پرلے کے پانی برسنے سے مارے جاڑے کے دُکھی ہوئے تب بھیگتے اور کانپتے ہوئے شری کرشن جی کی شرن میں آکر پکار کر کہنے لگے کہ اے برجناتھ اس پرلے کے پانی سے ہمارا پران بچاؤ اور تم نے اندر کی پوجا چھڑاکر ہم لوگوں سے گوبردھن پہاڑ کو پجوایا اسی سبب سے اندر کرودھ کرکے یہ پرلے کا پانی برساتا ہے اب جلدی گوبردھن پہاڑ کو بلا جو آکر اس پانی برسنے سے ہماری رچھا کرے نہیں تو ایک ساعت میں سب آدمی گئوؤں سمیت ڈوب کر مرا چاہتے ہیں۔

	دوہا	
جب جب گاڑھ پڑی ہمیں تب تم لیو اُبار		یہ اوسر اب راکھیے موہن نند کمار
	سورٹھا	
برج جنکے سکھدان دیکھ بجل برج لوگ سب		تب بولے ہنس کان دھرو دھیر اُرڈر مت

تم لوگ اپنا اپنا اسباب گئو اور بچھڑے سمیت گوبردھن پہاڑ کے پاس لے چلو وہ تمہاری رچھا کرکے اندر کا ابھمان توڑیں گے جب شیام سندر کی آگیا سے سب برجباسی اپنا اپنا اسباب گئو اور بچھڑے سمیت گوبردھن پہاڑ کے پاس لے گئے تب شری کرشن جی بھگت ہتکاری نے پیتامبر کی کچھنی باندھ کر پھرتی کر کے گھونس لی اور گوبردھن پہاڑ کو اپنے بائیں ہاتھ کی کانی اُنگلی پر پھول کی طرح اُٹھا لیا اور سب برجباسی اور گئو آدک اُس کے سایہ میں کھڑے کرکے سُدرشن چکر کو حکم دیا کہ تم چاروں طرف اس پہاڑ کے پھرتے رہو جتنا پانی برسے وہ سب اپنے تیج سے سوکھتے رہو زمین پر ایک بوند پانی کا نہ گرنے

یا وے سدرشن چکر نے ویسا ہی کیا اُس وقت سب برجباسی شری کرشن جی کی پربھتا دیکھکر آپس میں کہنے لگے کہ شری کرشن جی پرمیشور کا اوتار معلوم دیتے ہیں نہیں تو آدمی کی یہ سامرتھ نہیں ہے کہ پہاڑ کو پھول کی طرح اُنگلی پر اُٹھا سکے اور شری کرشن دیا سندھ پہاڑ اُٹھائے ہوئے مدھر مدھر سر سے مرلی بجا کر سب کو خوش کرتے تھے جس میں کوئی گھبرائے نہیں اور جسودا جی اپنے پران پیارے کے پریم میں گھبرا کر نند جی سے کہتی تھیں کہ تم نے اپنے اگیان سے اندر کی پوجا چھوڑ کر گوبردھن پہاڑ کو پوجا تھا ابھی کہیں پہاڑ موہن پیارے پر گر پڑے تو میں کیا کروں گی۔

چوپائی

وا بت بھجا جسودا میّا	بار بار مکھ لیت بلیّا
دیکھ بھار من ات دُکھ پاوے	پُن پُن گوبردھن مناوے
ناتھ آپنو بھار سنبھاری	کریو کانہا کی رکھواری
سپے پکوان مٹھائی میوا	بہُر پوجہوں تمکو دیوا

پھر جسودا جی نے بلرام جی سے کہا کہ کنہیا تمہاری سہایتا کیا کرتا تھا اس وقت تم بھی کچھ اُس کی سہایتا کرو اسی طرح جسودا جی اپنے کل کے دیوتا اور پرمیشور کو بار بار ڈنڈوت کر کے یہ مناتی تھیں کہ موہن پیارے کو پہاڑ اُٹھانے میں کچھ دُکھ نہ پہونچے۔

دوہا

ماکھن پر بجُھ کے کارے جائے والی مائے	تا کے مَن کی کلپنا کہہ بدھ برنی جائے

جب شیام سندر نے اپنی ماتا اور پتا کو دُکھی دیکھا تب اُن کے دھیرج دینے کے واسطے یہ تدبیر کی۔

چوپائی

کہیو نند سوں نکٹ بلائی	تمہوں سب مل کرو سہائی
لے لکٹ راکھ گرِ لیہو	مت راکھو اُرمیں سندیہو
گوبردھن گرِ بھیو سہائی	آپ کہیو موہ لیو اُٹھائی

دوہا

یہ سُن تہاں گوپ سب رہے لکٹ کرلائے	کہت شیام تب نند سوں بھلے لیو اُچکائے

سورٹھا

ٹھاڑھے ڈھگ بلرام دیکھ دیکھ لیلا اہنست	کوتک ندھ سکھدھام کرت چرت سنتن سُکھد

اُسوقت گوپیاں ہنسی کی راہ سے موہن پیارے سے کہتی تھیں کہ تم نے سانجھ سبیرے دودھ اور ماکھن اُدک ہمارا چُرا کر کھایا تھا اُسی کے بل سے اتنا بھاری پہاڑ اُٹھایا ہے آج وہ دودھ اور ماکھن کھانا تمہارا سوارتھ ہوا۔

چوپائی

شری برکھبھان ستا تہاں آئی	کنور کانہہ کے ات من بھائی
گورا رنگ سندر سکھ کاری	شیام سنگ کھیلت نت پیاری
سنت بول ہنس اُٹھے مراری	تب ہیں ڈول گئو گر بھاری
نر نارن کو اَت ہی بھائی	دھاے چھپاے رادھکا لائی

جب برجبالا پہاڑ گرنے کے ڈر سے رادھا پیاری کو پکڑ کر کیرت جی اُن کی ماتا کے پاس لے گئیں تب کیرت جی نے رادھا پیاری پر خفا ہو کر اُن کو اپنے پاس بیٹھال رکھا اور پھر موہن پیارے کے پاس نہیں جانے دیا۔ شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت ادھر تو شری کرشن جی پہاڑ کو اُٹھا کر برجباسیوں کی رچھا کرتے تھے اور اُدھر میگھ راجہ موسلا دھار پانی اور پتھر برساتا تھا اور بجلی چمکنے سے سب کی آنکھ بند ہو جاتی تھی اور سدرشن چکر اس پھرتی سے چاروں طرف گوبردھن پہاڑ کے گھوم کر سب پانی اپنے تیج سے سوکھ لیتا تھا کہ ایک بوند زمین پر نہیں گرنے پاتا تھا راجہ اندر یہ حال سن کر آپ بھی میگھ راج کی سہایتا کرنے کو چڑھ آیا اور اسی طرح سات دن اور سات رات پانی برستا رہا لیکن کسی جیو کو کچھ دُکھ نہ ہو کر سب خوشی سے گوبردھن پہاڑ کے نیچے گھر کی طرح بیٹھے رہے اور شیام سندر ہر ساعت پریم پوربک گوپ اور گوپیوں سے پوچھتے تھے کہ ہمارے ماتا پتا اور سکھا لوگ کس طرح ہیں کچھ سوچ نہ کریں وہ لوگ جواب دیتے تھے کہ سب لوگ تمھاری کرپا اور دیا سے خوشی رہ کر پانی اور بدلی کا تماشا دیکھتے ہیں سات دن تک سب برجباسی شری کرشن جی موہنی روپ کا امرت روپی کھار بند آنکھوں سے پیتے رہے اس سے کسی کو کچھ بھوک اور پیاس نہیں لگی جب میگھ راجہ کا سب پانی چک گیا تب اُس نے یہ حال اندر سے کہا اندر یہ بات سُن کر بہت شرمندہ ہو کر میگھوں سمیت اپنے لوک کو چلا گیا اور دیوتوں سے سب حال کہا تب دیوتا بولے۔

دوہا

تم جانت پربھو بھوم جب دُکھت پکاری جائے	کہیو لین اوتار سب سوئی بھرت برج آئے

سورٹھا

کہیو اندر پچھتاے میں بھولیو جانیو نہیں	کینھی بہت دٹھاے بھٹے کر من بیاکل بھیو

اے راجہ دیوتوں کا بچن سننے اور ایسی ایسی مہما شری کرشن جی کی دیکھنے سے اندر کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پرمیشور آد پرش کا اوتار ہیں نہیں تو دوسرے کی کیا سامرتھ تھی جو پہاڑ کو اپنی انگلی پر اُٹھا کر برج منڈل کی رچھا کرتا ایسا بچار کر اندر اپنی کرنی سے سوچ کر پچھتانے لگا اور جب میگھوں کے چلے جانے سے پانی برسنا بند ہو کر دھوپ نکل آئی تب برجباسی بولے کہ اے برجناتھ تمھارے ڈر سے سب میگھ بھاگ گئے اب اپنی اُنگلی پر سے پہاڑ اُتار کر رکھ دیجئے یہ بات سُن کر شری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ

کو اُس کی جگہ پر رکھدیا اُس وقت دیوتوں نے آکاش سے اُنپر پھول برسائے اور اپسراؤں نے اپنے
بمانوں پر آکر ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سنایا اور رکھیشوروں نے استت کی اور جسودا جی نے
موہن پیارے کو بڑے پریم سے گود میں اُٹھا کر اُن کا مُنھ چوما اور اُنکا ہاتھ دابنے اور بار بار انگلی چٹکانے لگیں
اور روکر اپنے پران پیارے سے پوچھا کہ اے بیٹا سات دن تک پہاڑ انگلی پر اُٹھانے سے تیرا ہاتھ دکھتا ہوگا
تب نندلال جی بولے کہ اے میا گوبردھن پہاڑ اپنی خوشی سے تم لوگوں کی رچھا کرنے کے لیے چھپایا کیے
رہا میں تو اپنی انگلی کا تھوڑا سا سہارا دیے تھا اس کارن میرا ہاتھ نہیں دُکھتا اور شری داما آدک گوال بالوں
نے موہن پیارے سے گلے مل کر پوچھا کہ اے بھائی ایسے ملائم ہاتھ پر تم نے کس طرح پہاڑ اُٹھایا ہم کو بڑا
آشچرج معلوم ہوتا ہے شیام سندر بولے کہ جو تم لوگ اپنی اپنی لکٹیا سے پہاڑ کو اُچکائے تھے اس لیے مجھ کو
اُس کا بوجھا نہیں معلوم ہوتا تھا اور سب برجبالا موہن پیارے کی یہ مہما دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور
اُسی دن سے شری کرشن جی کا نام گردھاری پرگٹ ہوا اور اُس وقت گردھاری جی نے برجباسیوں
سے کہا۔

دوہا

اب گرہ کو پوجو بہر سب کو کہیو سنائے	بورت تے راکھیو برجہ کینھی بہت سہائے

سورٹھا

یہ سُن ہرکھ بڑھائے پھر پوجیو گرگوبہن	آت ہرکھت نندرائے دیو دان بپرن بہت

دوہا

دور بھئے دُکھ سوچ سب پرگٹیو تپ آنند	نند سنگ گھر کو چلے ماکھن پربھو برج چند

نند جی شیام اور بلرام اور سب برجباسی اور گئووں کو ساتھ لے کر اپنے گھر آئے۔

دوہا		
	گھر گھر برج آنند سب گاوت منگل چار	آئے کرسپت جیت ہر گردھر نند کمار

ادھیائے چھبیسواں [۲۶]
استت کرنا برجباسیوں کا شیام سندر کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب نندلال جی نے گوبردھن پہاڑ اُٹھا کر ایسی مہما اپنی دکھلائی تب
سب گوپ اور گوال تعجب مان کر آپس میں کہنے لگے کہ اُٹھانا پہاڑ کا جس طرح ہاتھی کمل کا پھول اُٹھا لیوے
آدمی کا کام نہیں ہے آٹھ برس کی عمر میں شری کرشن جی اتنا بھاری پہاڑ اپنی انگلی پر اُٹھا کر سات دن برابر
کھڑے رہے یہ پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتے ہیں جنھوں نے مہا پرلے کے پانی برسنے سے برجباسیوں کا پران
بچایا اُن کو ہم لوگ کس طرح نند جی کا بیٹا کہیں لڑکا اپنے ماتا اور پتا کے سبھاؤ پر پیدا ہوتا ہے نند اور

جسودا میں ایسا پراکرم نہیں ہے جو شری کرشن ایسا پرتاپی لڑکا اُن سے پیدا ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسودا سے کسی دیوتا یا دیت نے بھوگ کیا ہوگا اس سبب سے ایسا بلوان اور پرتاپی لڑکا اُن سے پیدا ہوا ہے نندرائے کے بیج کا یہ لڑکا نہیں معلوم ہوتا ہے اس لیے نند اور جسودا کو ذات باہر کر دینا چاہیئے ایسا بچار کر اُپنند آدک سب گوال اس بات کی پنچایت کرنے کے واسطے نندجی کے گھر پر گئے اور اُن میں جو لوگ بڑے تھے اُنھوں نے پہلے نند اور جسوداجی سے بہت تعریف شری کرشن جی کی کر کے کہا کہ اے نندرائے جی شری کرشن جی پرمیشور کی کرپا سے ہمیشہ بنے رہیں کہ جو دُکھ میں ہماری رچھا کرتے ہیں لیکن یہ تمھارے لڑکے ہم کو نہیں معلوم ہوتے ہیں کس واسطے کہ جب یہ بہت چھوٹے تھے تب انھوں نے پوتنا راچھسی کو دودھ پیتے وقت مار ڈالا تھا اور ایک برس کی عمر میں ترناورت کو مار ڈالا اور جب جسودا نے ان کو اوکھل سے باندھا تھا تب انھوں نے جملا اور ارجن نام دونوں درخت بڑے جڑ سے اُکھاڑ ڈالے اور بتساسُر اور بکاسُر اور اگھاسُر راچھس کو مار کر کالی ناگ کو جمنا جل سے باہر نکال دیا اور پرلمب راچھس کو مار کر برجباسیوں کو آگ میں جلنے سے بچایا اور اتنا بھاری گوبردھن پہاڑ کُکرمُتّے کی طرح زمین سے اُکھاڑ کر اپنی انگلی پر اُٹھا لیا اور مہا پرلے کے پانی سے برجباسیوں کی رچھا کر کے اندر کا ابھمان توڑا اور جتنی پریت ہم لوگوں کو موہن پیارے سے رہتی ہے اتنا ہمیں اپنا پران اور بیٹی بیٹا پیارا نہیں ہے یہ سب تعجب کی باتیں دیکھنے سے ہم لوگوں کو پیدا ہوتا شری کرشن جی کا تمھارے بیج سے نہیں معلوم ہوتا ہے تم سچ بتلاؤ جسوداجی نے کون دیوتا یا دیت کے بیج سے اُن کو پیدا کیا ہے کہ جو ایسے پرتاپی اور بلوان پرمیشور کے برابر ہو کر لیلا کرتے ہیں نہیں تو ہم لوگ تم کو ذات سے باہر کر دیں گے۔

	دوہا	
جنم مرن جاکو نہیں ماکھن پر یوہیں موہے		مالک تینوں لوک کو تھر و پتر نہ ہوئے

یہ بات اپنے ذات بھائیوں کی سنتے ہی نند اور جسودا نے گھبرا کر کہا کہ سنو بھائیو شری کرشن میرا بیٹا ہے اس میں کچھ سندیہ مت کرو لیکن جو بات گرگ جی متھرا سے آ کر کہہ گئے ہیں اُس میں ایک بات ہم نے چھپائی تھی وہ آج کہتا ہوں کہ گرگ منی نے شری کرشن کے نام کرن کے وقت یہ کہا تھا کہ تم ان کو پیدا کیا ہوا مت سمجھو تمھارے پہلے جنم کے تپ کرنے سے پربرہم پرمیشور اوتار لیکر یہاں آئے ہیں ہر روز یہ اپنی لیلا تم کو دکھاویں گے سو سب باتیں اب مجھ کو آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہیں میں بھی بشواس کر کے جانتا ہوں کہ میرا بیٹا پرمیشور کا اوتار ہے کیونکہ جو جو کام شیام سندر نے کیا ہے وہ آدمی نہیں کر سکتا اور انھوں نے جنم مرن سے رہت ہو کر کیول پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ہر بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے اپنی اِچھا سے اوتار لیا ہے اور تینوں لوک کے جیوؤں کا جنم اور مرن انھیں کے حکم سے ہوتا ہے اور گرگ منی نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک مرتبہ انھوں نے بسدیو جی کے یہاں اوتار لیا ہے اس سے انکا نام باسدیو بھی

پرگٹ ہوگا اور یہ سوچ اور دُکھ گوپ اور گوالوں کا دور کریں گے جو کوئی انکا درشن کریگا یا انکے نام اور لیلا کا چرچا آپس میں رکھکر ان کے چرنوں کا دھیان لگاویگا اُس کو ضرور مکت ملے گی ۔

دوہا

ماکھن پربھ گھنشیام کو چیت دھرہیں نام	پریم بھگت کے دھام ہیں نت کرہیں بشرام

پچھلے جگوں میں اُنکا رنگ سفید اور للت تھا اس مرتبہ شیام روپ سے اُنھوں نے اوتار لیا ہے جب یہ بات سن کر برجباسیوں کے من کا سندیہہ مٹ گیا تب اُنھوں نے شری کرشن جی کو آدپرش بھگوان جان کر بڑی بھگت اور پریت سے اُن کی پوجا کی اور نند جسودا کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور آگے جو جو بات شیام سندر کی لڑکے لوگ کہتے تھے کسی کو بشواس نہ آتا تھا اُن باتوں کو سب نے سچ جانا ۔

دوہا

جو ماکھن پربھو کی کتھا کہے سنے دے چیت	پریم نیم کو پد لہے رہے چھیم سے نت

ادھیائے ستائیسواں

اندر کا ہار مانکر شری کرشن جی کی شرن میں آنا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اندر نے شری کرشن جی کے ساتھ ڈھٹھائی کرنے سے بہت لجِت ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے بہت بُرا کام کیا کہ پربرہم پرمیشور کو آدمی سمجھکر اُن سے بیر باندھا اب وہاں چل کر اُن سے اپنا اپرادھ چھما کراؤں جس میں میرا بھلا ہو ایسا بچارتے ہی راجہ اندر رکھیشوروں کو ساتھ لیکر ایراوت ہاتھی پر چڑھا اور اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے کامدھین گئو کو اپنے آگے لیے ہوئے برندابن کو چلا جب شری کرشن انترجامی نے جو بن میں گائے چراتے تھے جانا کہ اندر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے دیوتوں سمیت میرے پاس آتا ہے تب گوال بالوں سے الگ ہو کر ایک اور بن میں جا بیٹھے جب راجہ اندر نے وہاں آکر شری کرشن جی کو دور سے بیٹھے دیکھا تب ہاتھی سے اُتر پڑا اور دیوتوں کو ساتھ لیے اور کامدھین گئو کو آگے کیے ننگے پیر گلے میں ڈوپٹہ باندھے دانتوں میں تنکا دابے ساشٹانگ ڈنڈوت کرتا اور کانپتا ہوا شری برندابن بہاری کے چرنوں پر جا کر گر پڑا اور بڑی آدھینتائی سے رو کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ نرنکار میری ہزاروں ڈنڈوت آپ کو پہونچیں میں نے اپنی اگیانتا سے آپ کو آدمی سمجھ کر آپ کی پرچھائی تھی اب میں اپنے کیے کو پہونچا جس طرح نادان لڑکا آئینہ میں اپنی پرچھائیں دیکھ کر اسکو پکڑنا چاہتا ہے اور پکڑ نہیں سکتا اسی طرح جو کوئی آپ کا بھید جاننا چاہتا ہے اُس نادان لڑکے کے برابر سمجھنا چاہیے وہی حال میرا ہوا جہاں برہما جی اور مہادیو جی اور دیوتا اور رکھیشور آپ کے بھید اور بڑائی کو نہیں

پہونچ سکتے وہاں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو جان سکوں میں نے راج اور دھن کے غرور سے اندھا ہو کر تمام برجباسیوں کا پران مارنے کے واسطے مہا پرلے کا پانی برج منڈل پر برسایا تھا آپ نے گوبردھن پہاڑ اُٹھا کر اُن لوگوں کی رچھا کی اور میرے غرور کو توڑ دیا اب میں اپنی کرنی سے بہت شرمندہ ہو کر اپنا اپرادھ چھما کرانے کے واسطے کامدھین گئو کے پیچھے پیچھے آپ کی شرن میں آیا ہوں اے برجناتھ مجھ اگیان کا اپرادھ دیا کر کے چھما کیجئے کس واسطے آپ سب کے ایشور اور گرو اور پرماتما ہیں سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا مالک تینوں لوک کا نہیں اور برہماجی اور مہادیوجی بھی تمھاری دی ہوئی بڑائی پا کر دن رات تمھارے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں آپ سب جگت کے پیدا اور پالن کرنے والے ہیں اور لچھمی جی آپ کے چرنوں کی داسی ہیں اور آپ نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ہر بھگتوں کی رچھا کرنے اور پاپی ادھرمیوں کے مارنے کے واسطے اپنی اچھا سے اوتار لیا ہے اور جب جب پرتھوی ادھرمی لوگوں کے پاپ کرنے سے دکھی ہوتی ہے تب تب آپ سگن اوتار لے کر پرتھوی کا بوجھ اُتارتے ہیں اور میں بھی آپ کی دیا اور کرپا سے دیولوک کا راجہ ہوا ہوں لیکن آپ کے بھید کو نہیں جانتا دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما جان سکے اور یہ اپرادھ بڑا ڈنڈ دینے جوگ ہے لیکن آپ ایسے دیندیال ہیں کہ جو آدمی آپ کی شرن میں آتا ہے وہ کیسا ہی اپرادھ کیے ہو چھما کر دیتے ہو اور دوسرے رکھیشوروں کا اپرادھ کرنے والا اپنے ڈنڈ کو پہونچتا ہے مجھے اس اپرادھ نے بھی تپ اور جپ کا پھل دیا جس کے کارن آپ کے چرنوں کا درشن پایا دیا کر کے میرا اپرادھ چھما کیجئے۔

	سورٹھا	
کہت بار ہی بار تم گت اگم اگادھ پربھ		میں بھولیوں سنسار جانیوں برج اوتار نہیں
	دوہا	
ماکھن پربھ سنکھ بھئے سدا سبے سکھ ہوئے		جو یا سکھ سے ہیں ہے بہہ دُکھ پاوے سوئے

اور کامدھین گئو نے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو میں برہما جی کی بھیجی ہوئی آپ کے پاس آئی ہوں چھوٹوں کا اپرادھ بڑے لوگ ہمیشہ چھما کرتے آئے ہیں آپ دیندیال کرپا سندھ ہیں اندر کا اپرادھ جو آپ کی شرن میں آیا ہے چھما کر دیجئے اور تینوں لوک میں کس کو ایسی سامرتھ ہے جو آپ کے بھید کو پہونچ سکے اور آپ سب گئوؤں اور جیوؤں کے مالک ہیں اس لیے میں اپنے دودھ سے آپ کو اسنان کرانے آئی ہوں اور ایراوت ہاتھی اپنی سونڈ میں آکاش گنگا کا پانی آپ کو اسنان کرانے کے واسطے بھر کر لایا ہے اگیا ہو تو اسنان کرا دیں جب راجہ اندر اور کامدھین نے بڑی آدھینتائی سے یہ استت گردھر مہاراج کی ادا کی تب کرشن کرپا ساگر نے دیال ہو کر کہا کہ اے اندر تو کامدھین گئو کو اپنے آگے لیکر ہماری شرن آیا ہے اس لیے ہم نے تیرا اپرادھ چھما کیا اے اندر سن ابھمان کرنے سے دھرم چھوٹ کر

من میں اگیان آتا ہے اور موڑھتائی کرنے کے پیچھے سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا اور سنساری لوگ تھوڑی بھی حکومت اور دولت پانے سے اپنے کو بھول جاتے ہیں تو تو اب گھر سب سے زیادہ دولت اور اندراسن کا راج رکھتا ہے تو نے ایسا کیا تو کون بڑی بات ہے اور میں نے دیا کی راہ سے راج اور دھن کا ابھمان توڑنے کے واسطے تیری جگیہ بند کرا کے گوبردھن پہاڑ کو پجوایا تھا جس پر میری کرپا ہوتی ہے اُس کا غرور میں توڑ ڈالتا ہوں۔

	دوہا	
بیاکل دیکھ سریش ات دین بند جد راے		ابھے کیو کر ماتھ دھر بھج گہہ لیو اُٹھاے
	سورٹھا	
لینھو ہر دے لگاے دیکھ دینتا اندر کی		سر نہیں سکت اُٹھاے بار بار پرست چرن

جب شری برجناتھ جی نے اندر کا سر اپنے چرنوں سے اُٹھا کر اُس کو بہت دھیرج دیا تب اندر نے بہت خوش ہو کر بنے کیا۔

	دوہا	
دھن بڑائی ناتھ کی ہوں اناتھ بھرم ساتھ		کمل ہاتھ پر بُھ ناتھ دھر کینھو موہ سناتھ

پھر کامدھین گئو نے اپنے دودھ سے اور ایراوت ہاتھی نے گنگا جل سے شری کرشن مہاراج کو اسنان کرایا اور راجہ اندر نے چرن اُنکا دھو کر چرنامرت لیا دھوپ دیپ نیبید آدک سے بدھ پورنک اُنکی پوجا کی اور کامدھین گئو نے شری کرشن جی کو گوبند نام پکار کر چودھوں بھون کا راجہ کہا اُس وقت دیوتوں نے شیام سندر پر پھول برسائے اور نارد جی وغیرہ رکھیشوروں نے خوش ہو کر استت کی اور اپسراؤں نے اپنے اپنے بھاؤں پر ناچ دکھا کر گندھربوں نے گانا سنایا اور سب درختوں میں پھول لگ کر جمنا جل خوشی سے لہرانے لگا اُسوقت تینوں لوک میں اس طرح کا آنند ہو گیا جس طرح شیام سندر کے اوتار لیتے وقت چودھوں لوک میں خوشی ہوئی تھی اور پوجا کرنے کے پیچھے جب اندر بیکنٹھ ناتھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوا تب گردھاری جی مہاراج نے اندر سے کہا کہ تم کامدھین گئو سمیت اپنے استھان پر جاؤ پھر کبھی میری لیلا اور چرتر میں اپنا دخل مت کرنا اندر اور کامدھین اور ایراوت ہاتھی اور دیوتا اور رکھیشور آدک سب شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے اپنے اپنے استھان کو گئے۔

	دوہا	
ماکھن پر بھ کے انگ پر وارت کوٹ اننگ		سہس نین دیکھت چلے کامدھین کے سنگ

جب برندابن بہاری اندر کو بدا کر کے شام کے وقت گوال بال اور گئوؤں سمیت مرلی بجاتے ہوئے اور مدھر مدھر گاتے ہوئے اپنے گھر آئے تب نند اور جسودا اور گوپیوں نے موہنی مورت کی چھب دیکھکر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اے راجہ یہ گوبند ابھکھیک کی کتھا سننے سے آرتھ دھرم کام موکش چاروں

پدارتھو ملتے ہیں اور گوال بالوں کو اندر کے آنے کا حال کچھ معلوم نہیں ہوا۔

ادھیائے اٹھائیسواں

جانا شری کرشن جی کا برن لوک میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ کاتک سدی دشمی کو نندجی نے سنجم کر کے ایکادشی کا برت نرجل رکھا اور بھر پوجا اور بھجن میں بتا کر رات کو جاگرن کیا دوسرے دن کیول ایک گھڑی دوادشی تھی اس لیے پارن کرنا برت کا دوادشی ہی میں ضروری سمجھکر پہر رات رہے نندجی اٹھے اور اسی وقت لیکے جمنا جل میں بیٹھکر اسنان کرنے لگے تب جل کی رکھواری کرنے والوں نے جاکر برن دیوتا سے جو جل کے راجہ ہیں کہا کہ اے مہاراج ایک آدمی اس وقت جمنا میں اسنان کر رہا ہے یہ بات سنتے ہی برن دیوتا نے حکم دیا کہ اسکو جاکر پکڑ لاؤ تب دوت لوگ نندجی کو جمنا جل میں جپ کرتے ہوئے پکڑ کر ناگ پھانس میں باندھ کر لے گئے اُس وقت نندجی نے شیام بلرام کا نام لیکر بہت پکارا لیکن دونوں نے کچھ نہ مانا

دوہا

جل کے نیچے ٹھانوں ہے جہاں برن کو باس | ناکھن پربھو کے تات کو راکھیو تن پاس

جب نندجی برن دیوتا کے پاس پہونچے تب برن انکو بیکنٹھ ناتھ کا پتا پہچانتے ہی یہ سمجھکر بہت خوش ہوا کہ شری کرشن جی انترجامی اپنے باپ کو لینے کے واسطے ضرور یہاں آویں گے تو اسی بہانے سے انکا درشن مجھکو ملے گا ایسا بچارکر برن دیوتا نے نندجی کو اپنے محل میں لیجا کر بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا اور ایک سنگھاسن بہت اچھا شری کرشن جی کے لیے بچھا کر ان کے آنے کی راہ دیکھنے لگا اور برن کی استریوں نے نندرائے جی کی استت کر کے کہا کہ اے نندجی تمہارا بڑا بھاگ ہے جو سچدانند برہم تمہارے بیٹے کہلاتے ہیں یہاں تو نندرائے جی کا آدر بھاؤ دیوکنیا کرتی تھیں اور وہاں جب نندجی اسنان کر کے گھر نہیں آئے تب جسوداجی نے گھبرا کر گوالوں کو ان کی خبر لینے کے واسطے جمنا کنارے بھیجا جب گوالوں نے اُن کو وہاں نہ دیکھکر دھوتی اور جھاڑی ان کی اٹھا لائے تب جسوداجی رو کر کہنے لگیں کہ بات کو نہاتے وقت کسی گھڑیال آدک نے انکو کھا لیا ہوگا۔

دوہا

ات بیاکل جسمت بھئی اٹھی روئے اکلائے | سن دھائے برج لوگ سب نندھ کھوجت جائے

سورٹھا

جمنا تٹ پن نام نند نند ٹیرت سبے | ڈھونڈھ ڈھونڈھ پھرے سب ٹھام بھئے بکل برج لوگ سب

اے راجہ جب گوالوں کے ڈھونڈھنے پر بھی نندجی کا کچھ پتا کہیں نہیں لگا تب جسوداجی اور روہنی آدک بلاپ
سے رونے لگیں اُس وقت شیام سندر نے جسوداجی سے کہا کہ اے میا تو مت رو میں ابھی جا کر نند بابا کو
ڈھونڈھ کے لاتا ہوں جب کہ اُن کے کہنے سے جب آدک کو کچھ دھیرج ہوا اور بیکنٹھ ناتھ انترجامی نے جانا
کہ نندجی کو برن دیوتا کے دوت پکڑ لے گئے ہیں اور برن میرے درشنوں کی اچھا سے نندجی کو بیٹھائے
ہوئے ہیں تب شری کرشن جی برن لوک میں چلے گئے اُس وقت مُنھ انکا ہزار سورج کے برابر چمکتا تھا
جب برن دیوتا نے کرشن بھگوان کو آتے دیکھا تب دیوتا اور رکھیشوروں سمیت ڈنڈوت کرتا ہوا آگے
سے آپہونچا اور راہ میں پیتامبر بچھاتا ہوا بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر لوالایا اور رتن جٹت سنگھاسن پر بیٹھا کر
چرن انکا دھو کر چرنامرت لیا اور ربدھ سے کرشن بھگوان کی پوجا کی۔

	دوہا	
کری آرتی پریم سوں گھنٹا شنکھ بجاے		دھوپ دیپ نیبید کر پر بھُو پر پُشپ چڑھائے
	سورٹھہ	
تم تربھون کے ناتھ ہاتھ جوڑ استت کرت		پربھُو پد نایو ماتھ کر پر دچھن ڈنڈوت

اے مہا پربھو آج جنم مرن میرا سپھل ہوا کہ آپ نے دیا کی راہ سے کرپا کر کے اپنے چرنوں کا درشن
دیا اور اسی لابھ کے واسطے میں نندجی کو یہاں بٹھائے رہا نہیں تو اسی ساعت اُنکو استھان پر پہونچا دیتا ہم لوگ
آپکو تینوں لوک کا پتا جانکر آپ کا باپ کسی کو نہیں سمجھتے میرے دوت نندجی کو نہاتے وقت اسنان میں
یہاں پکڑ لائے تھے اس سے انھوں نے سزا پانے کے لائق کام کیا تھا لیکن میں نے انکا بہت احسان مانا
کہ جس سے مجھکو آپ کا درشن ملا میری ڈنڈوت آپکو اور نندجی کو بہت بہت ہے۔

	سورٹھہ	
تم ہو سندھ اگادھ چھما کرو جن جان نج		میں کینھوں اپرادھ شو پربھو اُر نہیں لائیے

اور برن کی استریوں نے ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر مرلی منوہر سے کہا کہ نند اور جسودا اور برجباسیوں
کا بڑا بھاگ ہے جن کے یہاں پربرہم پرمیشور لیلا کرتے ہیں برج گوکل کی بڑائی کوئی نہیں کر سکتا پھر
برن دیوتا نند راے کو شیام سندر کے پاس لے آئے تب نندجی شری کرشن جی کو دیکھتے ہی خوش
ہو گئے۔

	سورٹھہ	
لکھ انکی پربھُتاے رہے مُدت چکرت ہیئے		ہرکھ اُٹھے نند راے دیکھ شیام کو سُش بن

جب نندجی نے موہن پیارے کی مہما اسطرح دیکھی کہ دیوتا لوگ پنا سر اُن کے چرنوں پر رکھ کر استت
کرتے ہیں تب وہ اپنے من میں کہنے لگے کہ میرا بڑا بھاگ ہے جو بیکنٹھ ناتھ نے میرے یہاں اوتار

لیا جب برن دیوتا نے بہت من اور رتن آدک شری کرشن جی اور نند رائے جی کو بھینٹ کرکے اپنا اپرادھ چھما کرایا تب موہن پیارے نندجی سمیت اپنے گھر آئے اُس وقت جسوداجی اور سب برجباسیوں کو بڑی خوشی ہوئی اور جسوداجی نے نند رائے جی سے کہا کہ تم میرے منع کرنے پر بھی رات کو نہانے چلے گئے تھے پرمیشور نے آج تمھارا پران بچایا نند رائے بولے کہ اری باوری تو کیا بچھتاتی ہے میں ترلوکی ناتھ کا پتا ہوں مجھ کو کوئی دُکھ نہیں دے سکتا پھر نندجی نے بہت دان اور دچھنا آدک دیا اور جسوداجی نے اپنے ذات بھائیوں میں مٹھائی بانٹ کر خوشی منائی جب اُپنند آدک نے بھینٹ کرنے کے واسطے نندجی سے پوچھا کہ تم کو کون پکڑ لے گیا تھا تب نندجی بڑی خوشی سے بولے کہ مجھ کو برن دیوتا کے دوت رات کو نہاتے وقت پکڑ لے گئے تھے موہن پیارے کے پہونچتے ہی سب دیوتوں نے اِنکا چرنامرت لیکر ان کی پوجا کی میرے بڑے بھاگ ہیں جو پربرہم پرمیشور نے میرے گھر اوتار لیا ہے جن کے پرتاپ سے دیوتوں کا درشن پاکر رتن آدک بھینٹ اُن سے میں نے لی جو بات گرگ مُن کہہ گئے تھے وہ سب آنکھوں سے دکھلائی دیتی ہے ۔

	دوہا	
نند کہت یہ نیہ میں ہم بسیں وہ دھام		جنم مرن جہاں بھے نہیں رہت سدا سُکھ رام

یہ سُن کر برجباسیوں نے کہا کہ اے نند رائے ہم لوگ اُسی دن شری کرشن جی کو پرمیشور کا اوتار سمجھتے تھے جس دن اُنھوں نے گوبردھن پہاڑ اُٹھا کر برج منڈل کی رچھا کی تھی ہمارے تمھارے پچھلے جنم کے پُن سہائے ہوئے جو سچدانند پرمیشور نے تمھارے یہاں اوتار لیا ایسا کہکر بندابن باسی لوگ شری کرشن جی کے پاس چلے گئے اور ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے مہا پربھو آج تک ہم لوگ آپ کی مہما نہ جانکر اپنے اگیان سے آپ کو نند مہر کا بیٹا جانتے تھے اب ہمکو بسواس ہوا کہ آپ پربرہم پرمیشور سب جگت کے پیدا کرنے اور سکھ دینے اور دُکھ ہرنے والے ترلوکی ناتھ ہیں اسی طرح بہت اُستت کرکے اُنھوں نے اپنے من میں یہ بچار کیا کہ جس طرح شری کرشن جی نے اپنے پتا کو برن لوک دکھلایا اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی بیکنٹھ کا درشن کرا دیتے تو بہت اچھا ہوتا کرشن بھگوان انترجامی نے اُن کے من کی بات جان کر رات کو جب سب برجباسی سو گئے سب اُن لوگوں پر ایسی مایا اپنی پھیلا دی کہ اُن لوگوں کو دبیہ درشٹ ہو کر سپنے میں اس طرح پر بیکنٹھ کا درشن ہوا کہ وہاں کی زمین سونے کی ہے اور سب مکان رتنوں سے جڑے ہوئے بنے ہیں اور بہت اچھے اچھے تالاب اور باغ وغیرہ بنے ہیں اور سب استری اور پرش بہت سندر گہنا اور کپڑے پہنے چتربھجی روپ دکھائی دیے اور ایک بہت بڑے اُتم استھان میں رتن جٹت سنگھاسن پر شری کرشن جی کو چتربھجی روپ سے لچھمی جی سمیت بیٹھے اور پارکھد ون کو چاروں طرف کھڑے اور اپسرا اُن کو اُن کے سامنے ناچتے اور گندھربوں کو گاتے اور بیدوں کو

اپنا اپنا روپ دھارن کیے اور تینتیس کروڑ دیوتوں کو اُن کے سامنے ہاتھ جوڑے استت کرتے ہوئے دکھایا۔ سکھ بیکنٹھ کا دیکھکر برجباسیوں نے چاہا کہ ہم لوگ موہن پیارے کے سنگھاسن کے پاس جاکر اُن سے کچھ باتیں کریں لیکن کسی نے اُن کو وہاں تک جانے نہیں دیا تب برجباسیوں نے من میں کہا کہ دیکھو اس بیکنٹھ سے ہمارا برندابن بہت اچھا استھان ہے جہاں دن رات موہن پیارے کے پاس رہ کر اُن سے ہنستے اور بولتے ہیں یہاں تو کوئی ہم کو اُن کے سنگھاسن تک بھی جانے نہیں دیتا۔

دوہا

اکلانے ورگ سبن کے دیکھن کو تہ کال ۔ مور پنکھ ماتھے دھرے مرلی دھر گوپال

سورٹھا

برج باسن کو دھیان نٹور بھیکھ گوپال کو ۔ امت روپ بھگوان تدپ اُپاسن ریت یہ

اے راجہ جب سے برجباسیوں نے دھیان نٹور روپ گوپال کا کیا ویسے ہی اُن کی آنکھ کھل گئی تب وہ لوگ اپنے اپنے گھر سے اُٹھ کر شری کرشن جی کے پاس چلے گئے اور اُنکے درشن کرنے سے اُن کے ہردے میں گیان پیدا ہوا تب برجباسی لوگ شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑے اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح اُن کی استت کرنے لگے کہ ہے بیکنٹھ ناتھ تمھاری مہما اپرم پار ہے ہم لوگ ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو اس کی بڑائی برنن کرسکیں لیکن آپ کی کرپا سے ہمکو آج اتنا معلوم ہوا کہ آپ پربرھم پرمیشور ہیں اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے آپ نے جنم لیا ہے یہ بات سنتے ہی شری کرشن بھگوان نے پھر اپنی مایا اُنپر پھیلا دی کہ وہ سب گیان اُن کا بھول گیا اور اس بات کو سپنے کی طرح سمجھ کر اور سب برجباسی خوش ہوکر اپنے اپنے گھر آئے۔

دوہا

شری بیکنٹھ دکھاے کے ماکھن پرتھی برج راے ۔ نج مایا بستار کے دینھے لوگ بھلاے

اور نند جی نے بھی برن لوک میں جانے کا حال سپنے کی طرح سمجھکر شری کرشن جی کو اپنا بیٹا جانا اور وہ سب برھم گیان اُن کو بھول گیا۔

دوہا

کرت چرتر بچتر پربھو برجباسن کے ماہنہ ۔ لکھ لکھ میشو برھما و سُر من جن منہہ ساہنہ

سورٹھا

ات انند برج لوگ ہر کے نت نو چرت لکھ ۔ سب کو سب سکھ جوگ برجباسی پربھو نند ست

اے راجہ پریچھت شری کرشن انترجامی نے گوپیوں کا سچا پریم دیکھ کر شری داما آدک اپنے سکھاؤں سے کہا کہ سب برجبالا سولھوں سنگار کیے برندابن کی راہ ہوکر متھرا میں گورس بیچنے جاتی

ہیں بن میں روک اُن سے دودھ دہی کا دان لینا چاہیئے۔

سورٹھہ	اب میں ان سنگ بہار کروں ان دودھ لائے کے		یہ من کیو بچار ہر ہر برج موہن لاڈلے

جب یہ صلاح سب گوال بالوں نے پسند کی تب نندلال جی شری داما آدک پانچ ہزار سکھا سمیت پرات سمے بن میں جاکر درختوں کی اوٹ میں چھپ رہے اور اُسیوقت سب برجبالا سولھوں سنگار کیے متھرا کو گورس بیچنے چلیں۔

دوہا

ہنسنت پرسپر آپ میں چلی جائیں سب بھور	پاے گھات میں سکھن تب گھیر لئی چھوں اور

سورٹھہ

دیکھ اچانک بھیر چکت رہیں دس جیوان چتے	سہمی کچھک شریکت تے آئے گوال سب

اُس وقت نندلال جی نے برجناریوں سے کہا کہ تم لوگ نت گورس بیچنے جاتی ہو ہمارا دان دیدو تب جانے پاؤ گی یہ بات سُن کر گوپیاں بولیں کہ ڈنڈ لینا راجوں کا دھرم ہے ہم اور تم دونوں راجا کنس کی رعیت ہیں تم کیوں ہم سے ڈنڈ مانگتے ہو نندجی تمھارے باپ نے آج تک کبھی ایسی بات نہیں کی کل کی بات ہے کہ تم ہمارا گورس چرا چرا کر کھاتے تھے اور جب کوئی پکڑ لیتا تھا تب رو کر بھاگ جاتے تھے آج بن میں استریوں کو گھیر کر راہ لوٹتے ہو یہ بات اچھی نہیں۔

چوپائی

چوری کر نہیں پیٹ اگھایو	اب بن میں دودھ دان لگایو

یہ سن کر موہن پیارے نے کہا کہ تم لوگوں نے لڑکپن میں ہم کو بہت بھگایا تھا اب ہم سیانے ہوئے ہیں بنا ڈنڈ لیے جانے نہیں دیں گے۔

دوہا

تب تو ہم لڑکا ہتے سہی بہت بات نجان	سُودھو کھو اب سمجھ کے چھانڑ دیو ابھمان

سورٹھہ

ہم مانگت دَدھ دان تم اُلٹی پلٹی کہت	کرت نند کی آن بنا دیے نہیں جانے ہو

یہ سنکر گوپیوں نے کہا کہ جو تم دہی اور دودھ کے بھوکے ہو تو تھوڑا تھوڑا ہم سے لیکر کھالو لیکن ہم سے دان نہیں دیا جائے گا چھوٹے مُنھ بڑی بات کہنا اچھا نہیں ہوتا ابھی ہم لوگ راجہ کنس کے پاس جاکر یہ حال کہیں تو وہ تم کو پکڑ کر ڈنڈ دے ہم کون سالوتک الائچی لادے ہیں جو تم کو ڈنڈ دیں۔

سورٹھہ	لیو دہی بلجاؤں ہمکو ہوت ابار اتے	لیے دان کو ناؤں ایک بوند نہیں پائے ہو

یہ سنکر موہن پیارے بولے کہ تم لوگ مجھکو راجہ کنس سے کیا ڈراتی ہو میں اُس کو کچھ نہیں سمجھتا سیدھی طرح دان دوگی تو اچھا ہے نہیں تو سب دودھ دہی تمہارا چھین لوں گا تب روتی ہوئی جسودا ماتا کے پاس جاؤگی بہت دنوں تک تم نے چوری سے دان ہمارا بچایا ہے آج سب دن کی کسر لے کر تم کو جانے دوں گا۔

دوہا

دان لگت یہاں شیام کو سو سب لیست چکائے		تب میں دیہوں جان سب موکو نند دہائے

سورٹھہ

دودھ لیجات پربھات آدت ہونس بیچ کے		دان مارنت جات بھلی کرت یہ بات نہیں

یہ سُنکر گوپیوں نے کہا کہ جو تمہارے بڑوں نے کبھی نہیں کیا وہ کرنے لگے تو کس طرح یہاں ہم لوگوں کا رہنا ہو کر نباہ ہوگا۔

دوہا

ہمیں کہت ہو چوٹی آپ بھئے ہو ساہ		بڑے بھئے چوری کرت اب لوٹت ہو راہ

یہ بات سُن کر شیام سندر بولے کہ میں تمہارے دھمکانے سے کچھ نہیں ڈرتا تم برندابن چھوڑ کر چلی جاؤگی تو کیا ہوگا میں اپنا ڈنڈ چھوڑ دوں یہ نہیں ہوگا اور سنو۔

دوہا

اگانوں ہمارو چھانڑکے بسہو کا پر مانہہ		ایسو کو تہوں لوک میں جو میرے بس نانہہ

اے راجہ اسی طرح کچھ دیر تک وے سب برجبالا موہن پیارے سے ظاہر میں جھگڑا کرتی رہیں لیکن دل سے اُن کی چھب دیکھکر خوش ہوتی تھیں جب موہن پیارے نے سب گوپیوں کا گورس چھینکر گوال بالوں کو کھلا کر آپ کھایا اور بندروں کو کھلا کر باقی زمین پر گرادیا اور مٹکی توڑ کر کپڑا بھی اُنکا دھکا دھکی کر کے پھاڑ ڈالا تب سب گوپیوں نے جسوداجی کے پاس جا کر اپنے پھٹے ہوئے کپڑے دکھلا کر کہا کہ تم نے اپنے بیٹے کو اچھا اُدھم سکھایا ہے کہ وہ گوال بالوں کو ساتھ لیے ہوئے بن میں سب گوپیوں کو روک کر دہی اور دودھ کا دان مانگتا ہے ہم لوگوں نے نئی بات سمجھ کر ڈنڈ نہیں دیا اس واسطے سب گورس ہمارا چھین لیا اور آنچل پکڑ کر کپڑا ہمارا پھاڑ ڈالا آج تک تمہارے کل میں کوئی ایسا نہیں ہوا تھا کہ جس نے دہی دودھ کا ڈنڈ لیا ہو۔

دوہا

سُنتے گوالن کے بچن بولی جسمت مات		میں جانی تم سبَن کے اُد انتر کی بات

تم لوگ موہن پیارے کا بچپانہ چھوڑ کر اسکو باپ کی آنکھ سے دیکھتی ہو اور اپنے ہاتھ کپڑا پھاڑ کر

جھوٹھا اُرہنا ب مجھے دینے آئی ہو۔

دوہا

دھن دھن تم کہت ہو موکو آوت لاج | ماکھن مانگت روے ہر دوش دیت بن کاج

یہ بات سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے جسودا ماتا تم کو ایسا اچت نہیں ہے جو بنا مجھے بوجھے ہکو دوش لگاتی ہو دس گنو دیں زیادہ رکھنے سے تم کچھ بڑی نہیں ہو گئیں ہم تم ذات میں برابر ہیں یہی چلن بیٹا تمھارا کریگا تو ہم یہ گانوں چھوڑ کر نکل جائیں گی اور اپنے بیٹے کا حال تم نہیں جانتی ہو جب بن میں چل کر دیکھو تب معلوم ہو۔

سورٹھ

سنو مہر تم بات ہر سیکھے ٹونا کچھو | نہہ ترن ہوے جات بالک ہوئے آوت گھر

جسودا جی نے اُن کو جواب دیا کہ تم لوگ گانوں چھوڑنے کے لیے مجھے کیا دھمکاتی ہو جہاں تمھارا من چاہے وہاں جاکر بسو میں تمھارے واسطے اپنا بیٹا نہیں نکال دوں گی۔

دوہا

کہا کروں تم آئے سب کہت اٹپٹی بات | ہو کو یہ بھاوے نہیں ترن یہی شہات

یہ بات سنتے ہی سب برجبالا لجت ہو کر اپنے اپنے گھر چلی آئیں اور برندابن میں گھر گھر چرچا پھیل گئی کہ نند لال جی نے گورس کا ڈبڑ گوپیوں پر لگایا ہے یہ سنکر سب برجناریوں کو یہ اچھا ہوئی کہ ہم لوگ کبھی دہی اور دودھ بیچنے کے واسطے جائیں تو بن میں نند لال جی کی چھب دیکھکر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں جب دوسرے دن شری رادھا جی آدک سولہ ہزار گوپیاں گورس بیچنے متھرا کو چلیں تب موہن پیارے نے سکھاؤں سمیت جو درختوں پر چڑھے ہوئے چھپے بیٹھے تھے بن میں برجناریوں کو گھیر کر کہا کہ آج دان دے کر جانے پاؤ گی۔

دوہا

ہنس بولی رادھا کنور کہا بنج ہم پاس | کہو شیام سو نام دھر دان دینہہ ہم تاس

یہ بات اپنی پیاری کی سن کر نند لال جی بولے کہ آج ہم تمھارے جوبن کا دان لیں گے اے راجہ جب اسی طرح کچھ دیر تک سب گوپیاں موہن پیارے سے جھگڑا کرنے لگیں تب شیام سندر نے اپنی مایا اُنپر ایسی پھیلادی کہ سب گوپیاں کام روپ مد میں متوالی ہو گئیں۔

دوہا

بیاکل ہوئے سب مدن میں نین موند دھر دھیان | کہت کانہہ اب شرن ہم لیجے سرس دان

سورٹھا

ایسو کہہ من مانہہ دیہہ دشا بھولیں سبے | لیو شیام بل جانہہ یہ دھن تم سب آپنو

یہ دشا گوپیوں کی دیکھکر بیکنٹھ ناتھ بھگت ہتکاری نے اُن سب کی اچھا پوری کرنے کے واسطے بہت روپ اپنے جو دوسرے کو دکھلائی نہ دیں دھارن کر لیے اور سب گوپیوں سے دھیان میں بھینٹ کرکے کام روپی روگ اُن کا چھڑادیا تب اُنھوں نے ہنسکر کہا کہ اے پران پیارے تم نے ہمارے جوبن کا بھی دان لیا اب اگیا دیو تو اپنے گھر جائیں یہ بات سُن کر برجنا تھ جی بولے کہ تمھارے جوبن کا دان میں نے پایا دہی اور دودھ کا ڈنڈ چکا دو تب اپنے اپنے گھر جاؤ یہ بات سنتے ہی گوپیوں نے خوش ہو کر دہی اور دودھ اپنا شیام سندر کو گوال بالوں سمیت کھلادیا لیکن موہن پیارے کی مایا سے برتن اُنکا جیوں کا تیوں بھرا رہا جس وقت گوپیاں شیام سندر کو گوال بالوں سمیت بٹھال کر دہی اور دودھ کھلاتی تھیں اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر سے یہ آنند دیکھکر برجناریوں کی بڑائی کرکے کہتے تھے کہ دھن بھاگ برج کی استریوں کا ہے جن سے پر برھم پرمیشور ترلوکی ناتھ گورس مانگ کر کھاتے ہیں اور گوپیاں سیوا کرکے جنم اپنا سوارتھ کرتی ہیں دہی کھاتے وقت من ہرن پیارے بولے کہ میں نے سب کے گورس کا سواد پایا لیکن رادھا پیاری کا دہی نہیں چکھا یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری نے ہنسکر اپنا دہی اپنے ہاتھ سے نند کشور کے منھ میں کھلادیا۔

سورٹھہ

پیاری کو دودھ کھائے بولے یہ موہن نہیں		دھرے کیسو سنائے میٹھو ہے یہ سبن تے	

اے راجہ گورس کھاکر موہن پیارے نے اپنی چتون اور مسکان سے اُن کا من ہر لیا اور بولے کہ آج اپنا دان لیکر تم سے بہت خوش ہوئے اس لیے اب تم سے گھاٹ باٹ پر کوئی روک ٹوک نہیں کرے گا اب اپنے اپنے گھر جاؤ دیر ہونے سے تمھارے گھر والے چنتا کرتے ہوں گے یہ بات سنکر گوپیوں نے کہا کہ اے پران پیارے دان مانگتے وقت ہم نے تمکو کٹھور بچن کہا ہے اُسکا اپرادھ چھما کرو اور تمھاری موہنی مورت دیکھے بنا ہم کو چین نہیں پڑتا ہے گھر کس طرح جائیں تمھاری پریت بنا دھن اور پروار سب پڑتھا ہے یہ سنکر نند کشور بولے کہ میں تمھارا ایسا پریم دیکھکر ایک ساعت بھی تم سے الگ نہیں رہتا اور تمھارا کٹھور بچن مجھے بُرا نہیں معلوم ہوتا ہے تم لوگوں کو خوش کرنے کے واسطے چھیڑ کر تمھارا دُربچن اپنی اچھا سے سنتا ہوں تم نے اپنا من دے کر مجھے پایا ہے جب چت اپنا مجھسے پھیر لوگی تب میں تم سے الگ ہوجاؤں گا۔

دوہا

تم کارن بیکنٹھ تج پرگشت ہوں برج آئے		برندابن تمھرو ملن یہ نہ بسار یُو جاے	

یہ کہکر شیام سندر گوال بالوں کو ساتھ لیے ہوے دوسری طرف بن میں چلے گئے اور سب برجبالا اپنے گھر میں جاکر بورہوں کی طرح پوچھنے لگیں کہ تم گورس مول لوگی اور کبھی کبھی دودھ اور دہی کے

بدلے موہن پیارے اور سری کرشن اور نند لال کا نام بیچنے کے واسطے پکار کر کہتی تھین

دوہا

لیجے گورس دان ہر تم کہان رہے چھپائے	ڈرن تمھارے جات نہین تم دہ لیت چھنائے

سورٹھا

لیو آپنو دان تم رس کرا کٹھ دھائے ہو	ہمین نہ دیہو جان بن مین ہم ٹھاڑھی ہے

دوہا

شیام بنا یہ کو کرے لاہو دودھ کو دان	تن سُدھ بھولی تیہ تب بانکی مرد مسکان

سورٹھا

من ہر لینھو شیام تابن نبہے کون بدھ	ایسے کہ سب بام گھر کو چلن بچپارہین

اے راجہ اسی طرح اُلٹی بات کہتی ہوئی گوپیان اپنے اپنے گھر پہونچین لیکن روپ شیام سندر کا آٹھون پہر اُنکے ہردے اور آنکھ مین بسا رہتا تھا یہ حال دیکھ کر گھر والے بہت سمجھاتے تھے لیکن کسی کا کہنا اُن کو اچھا نہین لگتا تھا۔

دوہا

پرگیتو پورن نینہ اُرجبت دیکھین تت شیام ایسا سکھ وت مات پت سونہ کرت کچھ کان	سمجھائے سمجھین نہین سکھ دے تھاکیو گرام لاگت ہے تنکو بچن اُر مین بان سمان

سورٹھا

تنھیں کہت من مانہہ دھرگ دھرگ اُنکی بدھ کو	جنھین شیام پر یہ ناہہ تنھین نیہ تیا کے بھلے

اے راجہ پرچھپت موہن پیارے رادھا پیاری پرچھمی جی کا اوتار ہونے سے بہت پریت رکھتے تھے اس سے رادھا پیاری بھی اُن پر بہت موہت ہو کر جب دوسرے دن گانون مین دہی بیچنے گئی تب مٹکی سر پر لیے نندجی کے گھر کے چارون طرف گھوم کر بورہون کی طرح لوگون سے پوچھنے لگی کہ میرا چیت چرانے والا نند کا لالا کہان بستا ہے مین اُسکو بڑی دور سے ڈھونڈھنے آئی ہون اُس کا گھر اس گانون مین ہے یا نہین۔

دوہا

جنھین کہت موہن نند گھر کہان سو دیو بتائے	جہان بست وہ سانورو موہن کنور کنھائے

جب رادھا پیاری لاج چھوڑ کر دہی کے بدلے نند کمار اور نند کشور اور شری کرشن اور شیام سندر کا نام لیکر پکارنے لگی تب یہ دشا اُن کی دیکھ کر گوپیون نے پوچھا کہ اے رادھا تو یہ کیا بیچتی ہے رادھا پیاری بولی۔

دوہا

موہنی مورت شیام کی مو من رہی سمائے	جیون مہندی کے پات مین لالی لکھی نہ جائے

یہ سنکر ایک سکھی نے کہ وہ بھی موہن پیارے کی چاہنا رکھتی تھی کہا اے رادھا تو بدنام ہوکر دوسرون کو گیان سکھلاتی تھی آج کیا دشا ہوئی ایسی بے شرمی کرنا تجھکو نہ چاہیئے اس مین سب گانؤن والی استریان تجھے گنواری کہکر بدنام کرین گی اور تیرے ماتا پتا سنکر تجھے مارین گے تو شیام سندر ایسا روپ دان بہت پاکر اپنی پریت کیون پرگٹ کرتی ہے۔

دوہا

کرشن پریم دھن پاے کے پرگٹ نہ کیجیے بال
راکھو یون اُرگوپ کے جیون من راکھت بیال
(دل مین چھپاکر)

یہ بات سنکر رادھا پیاری بولی کہ تو مجھے کیا سمجھاتی ہے میرا من موہنی مورت نے ہر کر میرے ہردے مین اپنا باس کرلیا ہے اس سے وہ مادھری مورت دیکھے بنا مجھکو چین نہین پڑتا تھا میرا بس مین نہین ہے گھونگھٹ کون کاڑھے یہ بات سب برج مین پھیل چکی کہ مین شیام سندر کے ہاتھ بک کر اُن کی داسی ہوگئی۔

چوپائی

من مانیو موہن پر میرو
جگ اپہاس کرے بہتیرو

دوہا

بار بار تو کہت کیا مین نہین سمجھت بات
موہن مین بس گیو وا جسمت کو تات

سورٹھا

رہت نہ میری آن اپنی سی مین کر تھکی
تو تو بڑی سُجان کہا دیت سکھی دوش موہنہ

اے سکھی مین نے اپنا پریم نندکشور سے لگایا اس لیے مجھے کسی کی لاج نہین رہی اب میرے من مین یہ بات ٹھن گئی کہ جس طرح دودھ پانی مین مل جاتا ہے اُسی طرح نندلال سے مل کر شیام اور شیاما اپنا نام دھراؤن گی۔

دوہا

میرو من ہر سنگ لگیو لوک لاج کل تیاگ
اور تاہِ سوجھت نہین بھیُو جہاج کو کاگ

اے سکھی تو میری بڑی پیاری ہے جو تجھسے ہوسکے تو تو دیا کرکے میرے چت چور کو مجھسے ملادے نہین تو میرا پران اُس کے برہ مین نکلا چاہتا ہے ایسا کہکر رادھا پیاری بہت بلاپ کرکے پکارنے لگی کہ اے جسودا جی کے لال اپنا درشن دکھلا کر دہی کا دان لیجاؤ اب بجوگ کا دُکھ مجھسے سہا نہین جاتا۔

سورٹھا

ایسے سکھن سنائے مون گہی پُن ناگری
دیہہ دشا بسرائے مگن بھئی رس شیام کے

جب اُس سکھی نے دیکھا کہ رادھا پیاری کے روم روم مین شیام سوروپ بس گیا ہے میرا کہنا اور سمجھانا اُس کو کچھ فائدہ نہین کرتا بنا شیام سندر کے ملے اس کا دُکھ نہ چھوٹے گا تب اُس سکھی نے دیا کی راہ سے

شیام سندر سے جاکر کہا کہ اے موہن پیارے ایک سندری چندر مکھی گوری نیلی ساری پہنے دہی کی مٹکی سر پر لیے تمھارا نام لیکر چاروں طرف پکارتی اور ڈھونڈھتی ہوئی ابھی بنسی بٹ کو چلی گئی ہے جلدی جاکر اُس برہنی کی آگ اپنی امرت روپی چتون سے ٹھنڈی کرو نہیں تو وہ تمھاری برہ مین بورا کر مر جاوے تو کچھ آشچرج نہیں ہے موہن پیارے نے یہ حال اپنی پیاری کا سنتے ہی بیاکل ہوکر جلدی سے اُس سکھی کو بدا کر دیا اور آپ اُسی وقت بنسی بٹ میں پہونچکر رادھا پیاری کی اِچھا پوری کی۔

دوہا

پرم ہرکھ دوؤ سے ملے رادھا نند کمار ۔ کنج سدن شوبھت منو تن دھر چھب شرنگار

جب شیاما کا چت شیام سندر کے ملنے سے ٹھکانے ہوا تب رادھا پیاری نے کہا کہ اے پران پیارے جس دن تم نے میری گاے کھرک مین دُدھ دی تھی اُسی گھڑی سے میرا من ایسا موہ لیا کہ تمھاری سانولی صورت دیکھے بنا مجھ کو ایک ساعت چین نہیں پڑتا اور گانوں والے مجھے تمھارے ساتھ بدنام کرتے ہیں اس سے میرے من میں ایسا آتا ہے کہ ماتا پتا آدک اپنے کل اور پروار کو چھوڑکر تمھارے ساتھ پرگٹ پریت کروں۔

سورٹھا

میں ڈر لینھو نیم سنو شیام سندر سکھد ۔ تم پد پنکج پریم یہی بات اب راکھ ہوں

یہ بات سن کر موہن پیارے نے ہنسکر کہا کہ ہماری تمھاری پچھلے جنم کی پریت ہے اُس کو پرگٹ کرنا نچاہیے جس میں تمھاری ماتا اور پتا کے نکٹ ہماری بدنامی نہ ہو اور سنساری لوگ تم کو نام نہ دھریں تمھارے ساتھ اکیلے میں بھینٹ کرکے تمھاری اچھا پوری کر دیا کروں گا۔

سورٹھا

سنت شیام کے بین ہرکھ اُٹھی من ناگری ۔ بھیٹو ملیئے اَت چین پریت بڑا تن جان جیہ

دوہا

کہت شیام اب جاؤ گھر تم کو بھئی اَبار ۔ پریت پُراتن گپت اُر کریو جگت بیوہار

سورٹھا

پرم پریم اُر لائے گھر پہنچی ہر بھاؤتی ۔ چلی مہا سکھ پائے پھر پھر چتوت شیام تن

دوہا

کرشن رادھکا کے چرت اَت پوتر سکھ کھان ۔ کہت سنت بھو بھئی ہرن رسک جنن کے پران

اے راجہ جب رادھا پیاری اپنا منورتھ پاکر گھر کو چلی جاتی تھی تب راہ میں وہی سکھی جس نے اُس کا حال موہن پیارے سے کہا تھا پھر اُسنے شیاما کا منھ خوش دیکھ کر اپنی بدھ سے جان لیا کہ یہ اپنا منورتھ پاکے آئی ایسا بچار کر اُس سکھی نے رادھا پیاری سے پوچھا

	دوہا	
پھرت ہتی بیاکل ابھی جنکے درشن لاگ		کہاں ملے نندنندسوں دھن دھن تیرے بھاگ
	سورٹھا	
نہیں پاوت ہیں جاہ جوگی جن جپ تپ کیے		بس کرپایوتاہ تین کیسے کہ ناگری

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری ناک اور بھوں چڑھاکر بولی کہ تو سب مجھے بر تھا بدنام کرتی ہے جو کوئی ذرا بھائی یہ بات سن پاوے تو میرا ٹھکانا نہ لگے۔

	چوپائی	
کو نند نند کہت توجن کو		میں کبہوں دیکھیو نہیں تنکو

یہ بات رادھا پیاری کی سن کر اُس سکھی نے جواب دیا کہ ہم اور تم دونوں اسی برج میں رہتی ہیں تمھاری چترائی ہم سے نہیں چھپے گی ابھی دو گھڑی ہوئیں کہ تو گلی گلی نندلال جی کا نام لے کر روتی پھرتی تھی اب کہتی ہے کہ میں جانتی نہیں ایسا سیان پن تو نے ابھی سے کہاں سے سیکھ لیا۔

	دوہا	
پن بھئی اُن کو ملی وہ سُدھ گئی بھلاے		آوت ہے بن کنج تے باتیں کہت بناے
	سورٹھا	
ریجھے شیام سجان کہے دیت انگ کی ٹپک		موسوں کرت سیان سنگ پگ رہی ہنیچل

جب رادھا پیاری نے بہت پوچھنے پر بھی اُس سکھی سے موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کا حال نہیں کہا تب وہ برجبالا ہنسکر بولی کہ بہت اچھا تو میرے سامنے کی چھوکری ہو کر مجھ سے چھل کرتی ہے اب تو اپنے گھر جا میں تیرا جھوٹھ سچ دکھلادوں گی یہ بات کہہ کر وہ سکھی اپنے گھر چلی گئی اور شیاما اپنے گھر آئی۔

	چوپائی	
سکچ بہت برکھبھان دُلاری		گئی سُدن گرجن ڈر بھاری

رادھا پیاری کو کیرت جی نے دیکھتے ہی کہا کہ تو دن بھر دہی بیچنے کے بہانے کہاں رہتی ہے آج تیرا بھائی کہتا تھا کہ رادھا موہن پیارے کا پریم رکھکر اُن کے پیچھے پھرا کرتی ہے تجھکو کچھ لاج نہیں آتی سب گانوں والے تجھے شیام سندر کے ساتھ بدنام کرتے ہیں ایسی بات مت کر جس میں تیری ماتا پتا کی ہنسی ہو یہ بات سن کر رادھا پیاری بولی۔

	دوہا	
کھیلن کو میں جاؤں نہیں کہا کہت ری مات		موسوں جات سہی نہیں یہ سب جھوٹھی بات
گھر گھر کھیلن جات گوپن کی سب لرکنی	سورٹھا	تو موکو رسیات اُن کے مات بتا نہیں

ایسی ایسی باتیں جھوٹھ اور سچ کہکر رادھانے آپنے ماتا اور پتا کو خوش کر لیا اور اپنے من کا بھید کسی سے نہیں بتایا اور اُس سکھی نے جا کر للتا آدک سب برجناریوں سے کہا کہ آج رادھکا نے شیام سندر سے بھینٹ کر کے اپنی اچھا پوری کی جب وہ بنسی بٹ سے اپنا منورتھ پا کر آئی تھی تب میں نے اُس کا منھ خوش دیکھ کر بھینٹ ہونے کا حال پوچھا تب وہ مسکرا کر بولی۔

دوہا

تب موسے لاگی کہن کو ہر کا کو ناؤں		کے گورے کے سانورے بست کون سے گاؤں

سورٹھا

میں تو جانت ناہنہ لیت نام تم کون کو		لکھیو نہ سپنے ماںہہ سانچ کہت کی ہنست تم

یہ بات سن کر للتا آدک نے کہا کہ ہمارے سامنے رادھکا کی سامرتھ نہیں ہے جو وہ انکار کر سکے تب وہ سکھی بولی کہ اب ویسی رادھا نہیں ہے جو پہلے تھی بھینٹ کرنے سے حال معلوم ہوگا۔

دوہا

بڑے گروکی بُدھ بڑھ کاہو نہیں پتیات		ایکو بات نہ مان ہے سو سوگندیں کھات

جب للتا آدک سکھیاں اکٹھی ہو کر یہی بات پوچھنے کے واسطے رادھا پیاری کے گھر آئیں تب شیاما اُن کے من کا حال جان گئی کہ میرا بھید پوچھنے آئی ہیں۔

دوہا

کاہو کو کینھو نہیں آدر کر چیت رلے		مون گہی بولت نہیں بیٹھ رہی نٹھرائے

رادھا پیاری کا یہ حال دیکھکر للتا آدک اُنکے پاس بیٹھکر جب ادھر اُدھر کی باتیں آپس میں کرنے لگیں تب ایک سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ تمنے مون برت کب سے رکھا ہے اس کا حال ہم کو بھی بتلاؤ کہ کون گرو سے یہ منتر سیکھا ہے ہم بھی یہ برت رکھنا چاہتے ہیں۔

دوہا

اب تم ہی کو ہم کریں گرو دیو اُپدیش		ہم ہوں راکھیں مون برت گریں تمھیں اپدیش

سورٹھا

ہم کو کیو اجان جیت بھئیں تم لاڈلی		کہاں سیکھو یہ گیان ایسی بُدھ لاگی کرن

یہ بات سنکر رادھا پیاری نے کہا کہ سنو للتا ہمارے اور تمھارے بیچ میں کچھ بھید نہیں ہے جو میں تم سے کوئی بات چھپاتی لیکن جھوٹی بات مجھسے سہی نہیں جاتی کل راہ میں مجھ سے اس سکھی نے کہا کہ تیری بھینٹ شیام سندر سے ہوئی ہے میں نے آجتک کبھی شیام سندر کو سپنے میں بھی نہیں دیکھا اور یہ برتھا پاپ مجھکو لگاتی ہے مجھکو یہ ٹھٹھولی کی بات اچھی نہیں لگتی اس میں میرے واسطے بدنامی ہے بغیر

دیکھے کوئی بات کسی کو کہہ دینا نہ چاہیئے مجھے اس نے نندلال سے کب بھینٹ کرتے دیکھا تھا جو ایسی بات کہی ابھی کوئی ذات بھائی سنتے تو میرا ٹھکانا نہ لگے۔

دوہا

اور کہے تو منہہ کچھ نہیں بیاپے من مانہہ ۔ تم ہی کہو جو بات یہ تو دکھ ہوئے کہ نانہہ

سورٹھا

تم پر رس موہنہ گات یاتے آدر نہیں کیو ۔ سُن پیاری کی بات رہیں سبے مکھ تن چتے

تب للتا بولی کہ اے رادھا مجھ سے اس سکھی نے کچھ نہیں کہا جو یہ مجھ سے کچھ کہتی تو میں اس سے کچھ جھگڑا کرتی اور تیری آلونی دیہہ میں ہم لوگ کیوں نمک لگا دیں تو بڑی پیت برتا ہے تیرے شیام کو اپنے کہاں دیکھا ہوگا بنا بھاگ اُنکا درشن ملنا بہت دشوار ہے تیرے برابر ہم لوگوں کا بھاگ کہاں ہے جو موہن پیارے کا درشن ہم کو ملے یہ سُن کر رادھا پیاری بولی۔

دوہا

برتھا جھوٹ مو سوں کرت کہہ کہہ جھوٹھی بات ۔ بھلو نہیں اُپہاس یہ میں سکچت دن رات

یہ رکھائی شیاما کی دیکھکر للتا نے کہا۔

سورٹھا

جب آویں اب شیام تب ہم توہ بتاییں ۔ توہ دیکھے ہیں بام ہمھوں سبے ابھلاکھوات

دوہا

ایسے کہہ سب ہنس اُٹھیں پیاری بدن نہار ۔ آئی تھیں اَت گربھ کر چلیں سکھی سب ہار

سورٹھا

کہت پرسپر جات نڈر بھئی اب رادھکا ۔ کبھوں تو ہم گھات پڑ ہیں دوؤ آسے کے

دوہا

سب برج گوپن کے بسی یہی بات من آن ۔ ہر رادھا دوؤ ملیں تس باسر یہ دھیان

سورٹھا

سب سنگھو یہ بات اور کچھو چرچا نہیں ۔ نند مہر کو تات شتامہر برکھبھان کی

جب بہت پوچھنے پر بھی رادھا پیاری نے موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کا حال سکھیوں سے نہیں بتلایا تب وہ وہاں سے اُٹھ کر اپنے اپنے گھر آکر اس کھوج میں لگیں کہ رادھا پیاری اور موہن پیارے کو بھینٹ کرتے وقت پکڑنا چاہیئے جس میں شیاما کا جھوٹھ بولنا ظاہر ہو جاوے اور شیاما اور شیام میں ایسی پریت بڑھی کہ ایک ساعت دونوں کو بنا دیکھے چین نہیں پڑتا تھا شیاما نے دوسرے دن شیام کو دیکھنے کی اچھا

سے للتا آدک سکھیوں کے گھر جا کر کہا کہ چلو بن جمنا اسنان کر آویں جب سکھیوں نے بڑے بڑے آدر بھاؤ سے
شری برکھبھان دلاری کو بلایا تب وہ بولی کہ کیا آج میں نئے سر سے تمہارے گھر آئی ہوں جو اتنا آدر کرتی ہو
للتا بولی کہ جیسا تم نے اپنے گرو سے منتر پڑھ کر ہمارے جانے سے مَون سادہ لیا تھا ویسا ہم کو نہیں آتا
جیسے سدا ہم سب تمہارا سنمان آدر بھاؤ کرتی تھیں ویسا آج بھی کیا ہے یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری نے
ہنس کر کہا کہ اُس دن کا بدلا آج تم لوگوں نے ہم سے لیا یہ سنکر سب سکھیاں ہنسنے لگیں۔

	دوہا	
یہ بدھ ہاس بلاس کر سکھن سنگ سُکمار		چلی نہان جمنا ندی شری برکھبھان دُلار
	سورٹھہ	
سکل روپ کی راس نونا گر مرگ لوچنی		بھری اتند ہلاس کرشن پریم میں ایک چت

جب شیاما سکھیوں سمیت جمنا جل سے باہر نکلی تب اُس نے کیا دیکھا کہ شیام سندر نٹور روپ بنائے
کدم کے نیچے کھڑے بنسی بجاتے ہیں اُس موہنی روپ کو دیکھتے ہی رادھا پیاری نے موہت ہو کر لاج چھوڑ دی
اور سندر کمار کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگی۔

	دوہا	
شیاما نٹور روپ کو دیکھت ہی سکھ پائے		چتر پوتری سی رہی دیہہ دسا بسرائے
	سورٹھہ	
اُت دے رہے لبھائے ناگر نول کشور برَ		پیاری مکھ درگ لائے نین نہیں پلکت کچھو

یہ حال دیکھ کر للتا آدک سکھیوں نے رادھا پیاری سے کہا کہ کل تو موہن پیارے کی بھینٹ کرنے سے
مکر کے کہتی تھی کہ میں نے اُنکو سپنے میں نہیں دیکھا آج یہ کیا دشا تیری ہوئی کہ جو سانولی صورت کو ٹکٹکی
باندھ کر دیکھ رہی ہے اچھی طرح ان کو دیکھ لے جس میں یہ موہنی مورت تجھکو نہ بھولے تیرے دکھلانے کے لیے
شیام سندر کو میں نے بلایا ہے۔

	چوپائی	
رالکھو چینہو انکھیں اب نیکے		لیے ہیں من بھاؤن سب ہی کے
	دوہا	
بھلے سگن آئی یہاں بھیو تمہارو کاج		اب کچھ ہم کو دیوگی تھیں ہلیں برج راج

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری من میں پچھتا کر کہنے لگی کہ دیکھو کل میں سکھیوں سے مکر گئی تھی اور آج
پران پیارے کی چھب دیکھ کر میری یہ دشا ہو گئی ہے اب میری چوری سکھیوں نے پکڑ لی ان لوگوں سے
میں بہت لجت ہوئی ایسا بچار کر رادھا پیاری کا منھ اُداس ہو گیا تب للتا سکھی بولی کہ پیاری تم مت پچھتاؤ۔

دوہا

گئیو درس تم شیام کو گھر چلہو کی نا نہہ　　چینھ لیو پلیھن بُہر یہ کہہ سب مسکا نہہ

سورٹھ

تب سکھین کے ساتھ چلی سدن کو ناگری　　اُر میں دھر برجنا تھ پریم مگن بولی نہیں

جب رادھا پیاری نٹور روپ موہن پیارے کا اپنے ہردے میں رکھ کر گھر کو چلی تب سکھیوں نے اُس سے کہا کہ اے پیاری تو اپنے من میں چوری کھُلجانے کا کچھ سوچ مت کر یہ نٹور روپ اسی طرح کا ہے جس کے دیکھنے سے کسی برجبالا کا چت ٹھکانے نہیں رہتا پچھلے جنم کے پُن سے تیرا بڑا بھاگ ہے جو ترلوکی ناتھ تجھ سے ایسا پیار کرتے ہیں اور تو نے اُن کو اپنے بس کر لیا ہے یہ سنکر رادھا پیاری اپنے من میں بہت خوش ہوئی لیکن شرم سے کچھ نہیں بولی۔

سورٹھ

کہیو سکھن مسکائے کیوں پیاری بولت نہیں　　کی ہمسوں رسیائے لیو موہن برت آج پن

یہ بات سن کر رادھا پیاری نے ہنسکر کہا کہ شیام سندر کا سوروپ کیسا تھا میں نے تو اچھی طرح نہیں دیکھا اس کا کیا کارن ہے کہ جو تم کو دو آنکھ سے سب بدن اُنکا دیکھ پڑا میری نظر تو ان کی بھونہہ پر گئی تو وہ چھب چھوڑ کر دوسرے انگ پر نہ جا سکی کہ جو میں اُس موہنی روپ کا سب بدن دیکھتی

دوہا

میں تب تے اپنے منہہ یہی رہی پچھتائے　　دیکھن کو چھب شیام کی للجت نین بنائے

بن پہچانے کون بدھ کروں شیام سے پریت　　نہیں وہ روپ نہ بھا وہ چھن چھن اور ریت

سورٹھ

میں جانی یہ بات ہیں آنند کے کھان ہر　　پہچانے نہیں جات کہا کروں دو نُو جتن

یہ سنکر گوپیاں بولیں کہ اے رادھا تیرے بڑے بھاگ ہیں جو تو ایسی پریت بیکنٹھ ناتھ سے رکھتی ہے سنسار میں دوسرے کا بھاگ ایسا نہ ہوگا جیسا کہ بھاگ تیرا ہے۔

دوہا

دھن دھن تیرے مات پت دھن بھگت نے ھتن بھیت　　نین پہچانیو شیام کو ہم سب بال اُچیت

سورٹھ

دھن جوبن دھن روپ دھن دھن بھاگ سہاگ تم　　تم موہن انروپ چر نجیو جوڑی اچل

اسی طرح سب گوپیاں شیاما سے ہنستی اور بولتی ہوئیں اپنے اپنے گھر چلی آئیں لیکن اُن کو رادھا پیاری اور موہن پیارے کی پریت دیکھ کر سوتیا ڈاہ سے آٹھوں پہر اُن کا روپ آنکھوں میں بسا رہتا تھا

ایک دن رادھا پیاری موہن پیارے کے برہ میں بیاکل ہوکر اکیلی جل بھرنے کے واسطے جمنا کنارے چلی تو راہ میں موہن پیارے کو دیکھتے ہی اُنکا ہاتھ پکڑ کر بولی کہ تم نے میرا من کیوں چُرا لیا ہے سو پھیر دو تن میرا گھر میں رہتا ہے پر من چنچل تمھارے پیچھے پیچھے دن رات پھرا کرتا ہے پیاری کی یہ بات سنتے ہی موہن پیارے نے اُسے گلے لگا کر کہا کہ میں بھی تیرے دیکھنے کے واسطے آٹھوں پہر بیاکل رہتا ہوں جس وقت شیاما اور شیام پریت بھری ہوئی باتیں آپس میں کر رہے تھے اُسی وقت للتا آدک سکھیاں وہاں پر آپہونچیں اُنکو دیکھتے ہی شیام سندر اپنے گوالوں کو پکارتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے اور للتا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ آج تو تیری چوری پکڑی گئی تو ہم لوگوں کو جھوٹھی بنا کر ایکانت میں سکھ اُٹھاتی ہے۔

	دوہا	
کہت رہی جب تب یہی ہر سنگ دیکھیو موہ		تب کہیو جو بھاوہی یہجو بسر کھوہ
	سورٹھا	
اب ہم لئی چھڑائے بہیر دیہو سکے نہیں		کی کر ہو چترائے اور رکھو ہم سوں ابھی

یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری لجت ہو کر اپنے گھر چلی آئی لیکن من اُس کا موہن پیارے کی بھینٹ کے واسطے بیاکل رہا اس لیے اُس کو ساری رات تارے گنتے بیت گئی پرات سمے اُٹھ کر اُس نے موتیوں کا ہار اپنے گلے سے اُتار کر دھوتی کے ایک کونے میں باندھ لیا اور پھر اپنی ماتا سے کہا کہ کل جمنا کنارے میرا ہار کہیں گر پڑا تھا نہ معلوم کون سکھی نے اُٹھا لیا۔

	دوہا	
نیک نیند نہیں نس پری تیری سوں سن مات		یا ہی ڈر تے اُٹھی میں آج بڑے پربھات
سن رادھا تیرو نہیں اب پیارو موہنہ		جو کی ہار ہمیل کچھ پھراؤں نہیں توہ

یہ سن کر شیاما بولی کہ تم کرودھت کیوں ہوتی ہو میں اُسے ڈھونڈھنے جاتی ہوں مجھے دیر لگے تو گھبرانا مت ایسا کہکر رادھا پیاری اپنے گھر سے باہر نکلی اور نندجی کے مکان کے پچھواڑے جا کر جھوٹھ موٹھ للتا سکھی کا نام پکار کر بولی کہ میں بنسی بٹ کو جاتی ہوں تو بھی جلدی آ اُس وقت نندلال جی نے بھوجن کرنے کے واسطے بیٹھ کر پہلا کور اُٹھایا تھا جیسے شیاما کا بول سنا ویسے اُٹھ کھڑے ہوئے جسوداجی نے کہا کہ اے بیٹا تو گھبرا کر کہاں جاتا ہے تب آپ بولے کہ اے میّا ایک گوال مجھ سے کہہ گیا تھا کہ بن میں ایک گئو کے بچھیا پیدا ہوئی ہے میں وہاں جاتا ہوں یہ کہکر موہن پیارے بنسی بٹ کو چلے گئے تب اُن کے سکھاؤں نے جو وہاں بیٹھکر کھاتے تھے جسوداجی سے کہا کہ بن میں کوئی بچھیا نہیں ہوئی وہاں رادھا پیاری گئی ہوگی اُسی کارن موہن پیارے بھی اُس سے بھینٹ کرنے کے واسطے بنا بھوجن کیے چلے گئے جسوداجی نے اُن کی بات کا کچھ بشواس نہیں کیا لیکن موہن پیارے کے بھوکھے چلے جانے سے پچھتا کر سوچ کرنے لگیں اور شیاما نے بنسی بٹ میں جا کر

آنند سے بھوگ اور بلاس کیا۔

دوہا

نول کنج نوناگری نوناگر نند نند — پریم سندھ مرجاد تج ملے امنگ آنند

سورٹھہ

یہ اچرج کی بات کو مانے کو کہہ سکے — گوپ ستا کے ساتھ رمت برہم دُرم کنج تر

جب شام کے وقت موہن پیارے نے رادھا پیاری سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ تب رادھا پیاری بولی کہ مجھ سے تم کو چھوڑ کر گھر جایا نہیں جاتا تمھارے واسطے اپنے ماتا اور پتا کی گالی اور مار ہر روز سہتی ہوں نندلال جی نے کہا کہ ہم تمھارے واسطے اپنے ہاتھ کا کو ربھینک کر چلے آئے اسی طرح دونوں آپس میں پریم بھری باتیں کرتے ہوئے اپنے گھر پر گئے اور رادھا پیاری نے موتیوں کا ہار اپنی ماتا کو دیکر کہا کہ جسکے واسطے تو سوچ کرتی تھی وہ میں جمنا کنارے سے ڈھونڈھ لائی اپنا ہار لیکر کیرت جی نے من میں سمجھا کہ رادھا نے شیام سندر سے بھینٹ کرنے کے واسطے یہ جھوٹھا چرترہار کار چا تھا شری کرشن پربرہم پرمیشور کے اوتار ہیں اس لیے رادھا آدک برجبالاؤں کو اُن کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتا شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت موہن پیارے کو بھی رادھا پیاری سے اتنی پریت بڑھی کہ ہر روز کسی جگہ اُس سے مل کر اپنا من خوش کرتے تھے ایک دن شیام سندر اچھا اچھا گہنا کپڑا پہنے گھڑی بھر رات گئے رادھا پیاری کے استھان پر گئے اور رات بھر اُس کے ساتھ آنند بہار کر کے پرات سمے اپنے گھر چلے آئے۔

دوہا

بار بار جیہ لاڈلی یہی سوچ پچھتات — گئے شیام آلس بھرے تنک سوئے رات

سورٹھہ

دیکھیں سکھی نہ کوے شیام گئے موُ سدن تے — ہیں راکھیو ہے گوے اب لگت رس سکھن تے

جب للتا آدک سکھیوں نے جو آٹھوں پہر رادھا کرشن کے پکڑنے کی گھات میں رہتی تھیں شیام سندر کو رادھا پیاری کے گھر سے نکلتے دیکھا تب اُن کو بڑا اڈاہ پیدا ہوا شیام سُندر کے چلے جانے کے پیچھے شیاما نے بھی اپنے دروازے پر آکر دیکھا تو چاروں طرف سکھیاں کھڑی ہوئیں دکھلائی دیں تب رادھا پیاری کو یقین ہوا کہ انھوں نے میرے گھر سے نکلتے ہوئے موہن پیارے کو ضرور دیکھا ہوگا ایسا بچار کر رادھا پیاری کو شرم معلوم ہوئی تب اپنے من میں کہا کہ ابھی تک موہن پیارے سے میری پریت چھپی تھی مگر آج کھُل گئی ہر روز میں سکھیوں سے مکر جایا کرتی تھی آج اُن کو کیا جواب دوں گی۔

دوہا

ایسے سوچت لاڈلی کبھوں پربُھ منائے — کبھوں پربُھ کو سکھ سمجھ پریم مگن ہوے جائے

اُسی وقت للتا آدک سکھیاں رادھا پیاری کے گھر پر گئیں اُنکو دیکھتے ہی رادھا پیاری نے چترائی سے بنا پوچھے کہا کہ اے للتا آج پرات سمے برندابن بہاری میرے دروازے پر سے ہو کر نہ معلوم کدھر جاتے تھے اُن کو دیکھکر میں تبھی سے بیاکُل ہو رہی ہوں سکھیوں نے یہ بات سنتے ہی آپس میں کہا کہ دیکھو یہ بڑی چتر ہے ہمارے پوچھنے سے پہلے ہی اُس نے ایسی بات بنا کر کہی کہ جس میں ہم کچھ نہ پوچھ سکیں ایسا کہکر سکھیاں بولیں کہ اے رادھا تو بڑی سیانی ہے اپنے من کا بھید ہم لوگوں سے کبھی نہیں کہتی رات بھر موہن پیارے کے ساتھ بہار کیا اسوقت ہم کو بہکاتی ہے۔

دوہا

کچھ دن تے تیری پڑکرت اری پڑی یہ کون	نٹھر بھئی موں رہت جب تب سادھت مون

سورٹھا

اپنے من کی بات کچھ ہم سوں بھاکھت نہیں	ایسے کہ مسکات پیاری سوں سب ناگری

دوہا

سُن سُن بانی سکھن کی پیاری جیہ انراگ	پلک روم گدگد ہیو سمجھ آپنو بھاگ

سورٹھا

بچن کہیو نہیں جائے پریت پرگٹ چاہت کیو	ہر اُر رہے سمائے باہر لکھت پرکاش نہیں

جب سکھیوں کی بات سن کر رادھا پیاری نے ہنس دیا تب للتا سکھی سوتیا ڈاہ سے روکھی ہو کر بولی

کبت

تم جانت ہو جو اجان بھیں کہ آگے سے اُتر دھاوتی ہو
بتلاتی کچھو اور کہتی کچھو اُن راگ کی آنکھیں دراوتی ہو
ہمیں کاہ پڑی جو منع کریں کب بودھا کے دکھ پاوتی ہو
بدنامی کے گیل بچاسے چلو بڑے باپ کی بیٹی کہاوتی ہو

یہ سن کر رادھا پیاری نے اُس کو جواب دیا۔

کبت

ہم سوں من موہن سوں ہت ہے چٹلی کر کوؤ کہا کر ہے
اب تو بدنامی بھئی برج میں گر لوگن جانے کہا ڈر ہے
کہیں ٹھاکر لال کے دیکھنے کو برج بھولو ہے بسر و گھر ہے
تم آپ نے کام تے کام کرو کوؤ آپ نے جان گنواں گر ہے

یہ بات رادھا پیاری کی سن کر گوپیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں اور رادھا پیاری کو اپنے من میں ایسا

پیدا ہوا کہ شیام سندر مجھکو بہت پیار کرتے ہیں اب وہ کسی دوسری سکھی سے جو بولیں گے تو میں اُن سے جھگڑا کروں گی جسوقت رادھا پیاری اپنے گھر بیٹھی ہوئی یہ بچار کر رہی تھیں اُسی وقت موہن پیارے وہاں پہونچکر جھروکھے میں سے جھانکنے لگے تب رادھا پیاری نے کہا کہ تمکو گھر گھر جھانکنے کی کون ٹیو (عادت) پڑی ہے یہ کچال مجھکو اچھی نہیں لگتی یہ کہکر رادھا پیاری اپنے ابھمان سے بیٹھی رہی اور موہن پیارے کو اُس نے نہیں بلایا تب شری کرشن گرب پرہاری اُس کے من کی بات جان کر اپنے گھر چلے گئے جب رادھا پیاری نے دیکھا کہ موہن پیارے بھیتر نہیں آئے تب اپنے ابھمان کرنے سے لجّت ہو کر دروازے تک دوڑی آئی جب موہن پیارے کو وہاں پر نہیں دیکھا تب اُن کے برہ ساگر میں پڑ کر بیہوش ہو گئی -

دوہا

بھئی بکل ات ناگری برہ بتھا کی پیر ۔ کھان پان بھاوے نہیں سدھ بدھ تجی شریر

سورٹھا

گھر باہر نہ سہاے سب سُکھ دُکھ ایک بھیئو ۔ رہیو سوچ اُرچھاے برجباسی پر بھان کو

جب رادھا پیاری نے دیکھا کہ بنا بھینٹ موہن پیارے کے چیت میرا ٹھکانے نہیں ہوگا تب وہ للتا آدک سکھیوں کے گھر اس اچھا سے دوڑی گئی کہ جس میں وہ لوگ سمجھا کر شیام سندر کو میرے پاس بلالاویں للتا سکھی نے رادھا پیاری کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ کہو پیاری تم آج کس چینتا میں ہو تب رادھا پیاری مسکرا کر بولی -

دوہا

چھپت چھپائے کون بدھ سکھی تمسوں یہ بات ۔ دیکھے بن نند نند کے دھیرج دھرت نہ گات
نینن سے چین پرت نہیں نیکو کھیو نہ جات ۔ کہا کہوں تمسوں سکھی یہ اچرج کی بات

سورٹھا

ملے موہنہ جب شیام سلو سکھی تمسوں کہوں ۔ کرکے اُریں دھام تب سے من میرو ہریو

دوہا

نہیں جانو ہر کہہ کہیو مند مند مسکاے ۔ من سمجھت تریجھت ہیں نکو کچھ کہیو نہ جاے

سورٹھا

تب سے کچھو نہ سہاے کا سوں کہئے بات یہ ۔ ال پریو درگ آے دیکھن کو سند ربدن

اے بہن موہن پیارے مجھکو بہت پیار کرتے تھے آج وہ میرے جھروکھے سے مجھے جھانکنے لگے لیکن میں نے اپنے ابھمان اور اگیان سے اُن کو بھیتر نہیں بلایا اسی سے وہ بُرا مان کر چلے گئے تم لوگ کوئی ایسی تدبیر کرو جس میں مجھکو اُن کا درشن ملے نہیں تو میرا پران اُنکے برہ میں نکلا چاہتا ہے یہ بات سنکر للتا آدک سکھیوں نے سوتیا ڈاہ سے رادھا جی سے کہا کہ جو موہن پیارے بنا بھینٹ کیے تجھ سے چلے گئے تو تو بھی مان کر کے

اپنے گھر بیٹھ رہ جو اُن کو تیری چاہ ہوگی تو پھر تیرے گھر آویں گے یہ بات سن کر رادھا پیاری نے کہا کہ ایک مرتبہ ابھمان کر کے تو میں نے یہ پھل پایا کہ اُن کے برہ میں میری یہ دشا ہوئی اب مجھ کو مان کرنے کی سامرتھ ہی نہیں ہے مان کیونکر کروں۔

دوہا

پن پن سکھوت تم سکھی مان کرن کو موہ	من تو میرے ہاتھ نہیں مان کون بدھ ہوہ

سورٹھہ

اُمنگ یہی دن رات شیام گہوں ابھلاکھ کر	من نہیں مانت بات مان کروں کیسے سکھی

کبت

بَن تجوں گھر تجوں ناگر نگر تجوں بنسی رام کا ہو پے نیک ہوں ڈر ہوں
دیہہ تجوں گیہہ تجوں نیہہ کہو کیسے تجوں آج راج کاج سب ایسے ساج بجھوں
باؤرو بھیو ہے لوگ باوری کہت موکو باوری کہے سے میں کاہو نہ برجھوں
کہیا اُدھ سُنیا تجوں باپ اور بھیا تجوں دیا تجوں میا پے کنہیا نا نہ تجوں

یہ کہکر جب رادھا پیاری بلاپ کرنے لگی تب سکھیوں نے اُسپر دیا کر کے آپس میں کہا دکھ چھڑانا چاہیے نہیں تو یہ شیام سندر کے برہ میں مر جائے گی۔

سورٹھہ

لینھو سکھین جان ہر رنگ رانی لاڈلی	سندر شیام سجان روم روم یا کے رے

ایسا سمجھکر للتا سکھی نے رادھا پیاری سے کہا کہ تو دھیرج دھر یہاں بیٹھی رہ میں تیرے چیت چور کو لاکر تجھ سے ملائے دیتی ہوں ایسا کہکر للتا سکھی بنسی بٹ میں چلی گئی اور موہن پیارے کے پاس پہونچکر بولی کہ اے پران پیارے رادھا نے پریم بس ہو کر تم سے ابھمان کیا تھا سو اپرادھ اُس کا چھما کرو اسوقت وہ تمھارے برہ کی آگ میں جل رہی ہے تم جلدی چل کر اپنے چندر مکھ کی شیتلتائی سے اُسکا ہردے ٹھنڈا کرو۔

دوہا

چلو شیام سندر نول چھیل چھبیلے لال	تمھیں ملن کو وہ نول اَت بیاکل بیکال
میں آئی تمسوں کہن چلو دکھاؤں نین	دیکھ پریم سکھ پائے ہو جو یا تو مو بین

سورٹھہ

بھر بھر لوچن نیر شیام شیام مکھ کہہ اُٹھت	چلو ہردیہ پیر میں آئی لکھ دھائے کے

یہ بات سنتے ہی موہن پیارے بیاکل ہو کر اُٹھے اور للتا سکھی کے گھر پہونچکر کیا دیکھا کہ رادھا پیاری اپنے کیے سے بہت شرمندہ ہو کر رو رہی ہے یہ دشا اُس کی دیکھتے ہی موہن پیارے نے جیسے گھونگھٹ اُٹھا کر اپنی موہنی مورت اُسکو دکھلائی ویسے ہی رادھا پیاری پریم کے مارے اُن سے لپٹ گئی۔

دوہا

وہ چیتون وہ ہنس ملن وہ سبھا و سکھ سار ۔ بھئی بیبس للتا نرکھ اک ٹک رہی نہار

جب للتا سکھی نے اپنی ساتھی سکھیوں کو بلا کر ان دونوں کا پریم دکھلایا تب وہ لوگ ایسی پریت شیام اور شیاما کی دیکھکر رادھا پیاری کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگیں اور موہن پیارے کی چھب دیکھکر سبھوں نے اپنا اپنا کلیجہ ٹھنڈا کیا۔ اُس وقت موہن پیارے رادھا پیاری پر ایسے موہت ہو گئے کہ اپنا گہنا کپڑا اسی بار بار اُسپر نچھاور کرنے لگے اور اُسی پریم میں موہن پیارے نے سب گہنا رادھا پیاری کا اُتار کر آپ پہن لیا اور اُس کی آنکھوں میں سے انجن نکال کر آپ اپنی آنکھوں میں لگا لیا اور اپنی پیتامبر کی ساری اوڑھ کر استری کی طرح اپنا روپ بنا لیا اور رادھا پیاری کریٹ اور مکٹ موہن پیارے کا پہنکر کنہیا جی کی طرح آپ بن گئی اور بولی کہ اے شیام سندر تم استری کی طرح مان کرکے بیٹھو ہم تم کو بنتی کرکے منا دیں جب استری روپ موہن پیارے روٹھ کر بیٹھے تب شری کرشن روپ رادھا بار بار اُنکے چرنوں پر گر کر منانے لگی لیکن شیام سندر نے نہ مان کر اُس وقت ایسی مایا اپنی رادھا پیاری پر پھیلا دی کہ رادھا پیاری کو اس بات کا گیان نہیں رہا کہ میں استری ہوں تب وہ موہن پیارے کے چرنوں پر سر دھر کر رونے لگی یہ حال رادھا پیاری کا دیکھ کر بیکنٹھ ناتھ نے اپنی مایا ہر کر رادھا پیاری سے کہا کہ ہیں تو تیرے کہنے سے روٹھ کر بیٹھا تھا تو کس واسطے گھبرا گئی جب رادھا پیاری کا چیت ٹھکانے ہوا اور اُس نے اپنا منھ درپن میں دیکھا تب لجیت ہو کر کریٹ اور مکٹ آدک اُتار ڈالا اور استری کا گہنا اور کپڑا پہن لیا جب تھوڑا دن رہا تب شیام اور شیاما دونوں استری روپ سے بنسی بٹ کو چلے گئے۔

دوہا

چلے ہر کھ بن گنج کو جگل نار کے روپ ۔ اک گوری اک سانوری شوبھا پرم انوپ

جب راہ میں چندراولی سکھی سے بھینٹ ہوئی تب اُس نے پہچانا کہ یہ شیام اور شیاما استری روپ بن کر بنسی بٹ میں بہار کرنے جاتے ہیں جب چندراولی نے ہنسکر شیاما سے پوچھا کہ کہو پیاری یہ نئی سکھی سانوری صورت موہنی مورت کہاں سے آئی جو تیرے استھان پر بہار کرنے جاتی ہے تب رادھا پیاری کہ یہ سکھی متھرا میں رہتی ہے میں للتا کے ساتھ وہاں دہی بیچنے گئی تھی میری اور اس کی جان پہچان ہو گئی اسی کارن مجھ سے بھینٹ کرنے کو یہاں آئی ہے اُس وقت موہن پیارے نے یہ سمجھکر کہ چندراولی کے پہچان لینے سے سب سکھیاں میری ہنسی کریں گی گھونگھٹ سے اپنا منھ چھپا لیا تھا تب چندراولی سکھی بولی کہ اے رادھا تو اس سکھی کو بھی متھرا سے بلا کر اپنے گھر کے پاس ٹکا دے کہ جیسی ہیں تو اور یہ دونوں جو بہت سندری اور جوان ہیں شیام سندر سے پریت کرکے انکو سکھ دیا کریں اور یہ استری ایسی موہنی روپ ہے کہ جس کو دوسری استری دیکھ کر موہت ہو جائے ذرا مجھکو تو اسکا منھ اچھی طرح دکھلاؤ جس میں میری بھی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

دوہا

ایسے کہہ چندراولی گہیو شیام کر جائے ۔ یہ اب لون کہون ناستی تریہ سوں تریہ سرمائے

پھر چندراولی موہنی مورت کا گھونگھٹ اُٹھاکر بولی کہ تم مجھ سے کیا نجا کرتی ہو میں تمکو آگے سے پہچانتی ہوں جب چندراولی استری روپ شیام سندر سے آنکھ لڑاکر اُنکا گال ملنے لگی تب سکھ بہاری نے لجت ہوکر آنکھ نیچی کرلی یہ حال انکا دیکھ کر چندراولی بولی کہ اے رادھاپیاری جب سے تونے اس سکھی سے پریم لگایا تب سے ہم لوگوں کی پریت چھوڑ دی تم دونوں برندابن کے کنج میں جاکر بہار کرو تم کو اپنے مطلب کے سوائے دوسرے کا سکھ اچھا نہیں لگتا جب موہن پیارے نے سمجھا کہ یہ مجھ کو پہچان گئی ہے اب اس سے پردہ رکھنا بیکار ہے تب ہنس کر چندراولی کو گلے سے لگایا اور داہنی طرف چندراولی اور بائیں طرف رادھاپیاری کا ہاتھ پکڑے ہوئے آنند سے بنسی بٹ کو چلے گئے اور رات بھر وہاں رادھاپیاری سے بھوگ اور بلاس کیا پرات سمے شیام سندر پرش روپ بنکر اپنے مکان پر آئے اور رادھاپیاری اور چندراولی اپنے اپنے گھر گئیں۔

دوہا

ات بچتر نندلال کی لیلا للت رسال
جو سکھ دربھ شیو سنک سو لوٹت برجبال

ایک دن رادھاپیاری سولھوں سنگار کرکے اپنا مُنھ درپن میں دیکھنے لگی تو شیام سندر کی مایا سے اُس پر اپنی پرچھائیں دیکھکر یہ سمجھی کہ کوئی دوسری چندرمکھی یہاں آئی ہے جو یہ برج میں رہے گی تو موہن پیارے مجھے چھوڑکر اس سے پریت کریں گے۔

دوہا

یہ آئی رکھ لوک تے مہاسندری نار
برج میں تو ایسی نہیں کوئی گوپ کمار

ایسا بچار کر رادھاپیاری نے اپنی پرچھائیں سے کہا کہ اری تو کون ہے کہاں سے آئی ہے ابھی جلدی اپنے گھر چلی جا اس گانوں میں نندکشور بڑا ڈھیٹھ رہتا ہے وہ سب برجناریوں کو ننگی کردیتا ہے یہاں رہ کر تو اُس کے ہاتھ سے بہت دُکھ پاوے گی۔

دوہا

تیرے ہت کی کہت ہوں مان چہے مت مان
برج بس کے دُکھ پائے ہے سُن تو سگھر سجان

سورٹھ

ایسو ڈھیٹھ نہ آن تربھون میں کوؤ کہوں
جیسو برج میں کان من بھاوے سب سوں کرت

دوہا

یہ تو بولت ہے نہیں آپ گربیلی بام
دیکھت ہی یہ ریجھ ہیں چھیل چھبیلے شیام

سورٹھ

بھٹی سوت یہ آئے ہر اب یاکے بس بھئے
مور مرن بھیو آئے اُبجایو اُر برہ دُکھ

جس سمے رادھاپیاری یہ باتیں بورہوں کی طرح اپنی پرچھائیں سے کرتی تھی اُسی سمے موہن پیارے نے

وہاں آکر جھروکھے سے یہ حال اُسکا دیکھا اور رادھا پیاری کو اُنکا آنا معلوم نہیں ہوا۔

	سورٹھہ	
ار آنند نہ سمائے دیکھت پیاری کی چھبب تیوں تیوں سُن ہرکھات برجباسی پربھو سلونو		دیکھہ جھروکھے آئے رہے شیام اک ٹک تکہ کہت رسیلی بات جیوں جیوں تریہ پرتبمب سیں

جب وہ پرچھائیں رادھا پیاری کی کچھ جواب نہ دے کر وہاں سے نہیں گئی تب رادھا پیاری اُس کو اپنی سوت سمجھکر چنتا کرنے لگی اور موہن پیارے یہ حال شیاما کا دیکھکر چپ چاپ اُس کے پیچھے چلے گئے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے رادھا پیاری کی آنکھیں بند کر کے درپن کو اُلٹ دیا۔

	سورٹھہ	
بھلی کری تم کانھہ میں سکھیں دھوکھے رہی		لینھی سنگھ آن پان پکڑکے لاڈلی

جب درپن اُلٹ دینے سے وہ استری رادھا پیاری کو نہیں دکھلائی دی تب وہ اُس کو پرچھائیں سمجھکر خوش ہوگئی اور شیام سندر کے ساتھ بہار کرنے لگی جب کچھ دیر بعد موہن پیارے اپنے گھر چلے گئے تب للتا آدک سکھیاں رادھا پیاری کے گھر آئیں جب شیاما نے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھالا تب للتا سکھی بولی کہ اے پیاری کیا تجھے آج شیام سندر ملے ہیں جو اتنا ہمارا آدر کرتی ہے یہ بات سنکر رادھا پیاری حال آنے شری کرشن جی اور درپن اُلٹ دینے کا کہکر بولی کہ اے للتا یہ سب سُکھ مجھکو تمھاری کرپا سے ملتا ہے یہ سنکر للتا سکھی شیاما کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگی جس وقت یہ پریم بھری باتیں رادھا پیاری سکھیوں سے کر رہی تھی اُسی سمے پھر موہن پیارے اپنا سب سنگار کیے نٹور روپ ساجے بنمالا براجے مرلی بجاتے ہوئے رادھا پیاری کو دیکھنے آئے لیکن سکھیوں کا جھمگٹ دیکھکر بھیتر نہیں گئے برجبالوں سے آنکھیں لڑاتے نین مٹکاتے ہوئے دوسری طرف چلے گئے۔

	دوہا	
موہ لیو من ترین کو رسک نرلیش سُجان		چھبب ساگر کی اودھ گن مندر رس کھان
	سورٹھہ	
سب کو چت چرائے گئے سدن آنند گھن		مرلی مدھر بجائے پیاری پیاری نام کہہ

جب سکھیوں کا من اُنھوں نے اپنی چتون سے موہ لیا تب وہ سب کام اتر ہوکر کہنے لگیں کہ یہ سب دوش ہماری آنکھوں کا ہے جو شیام سندر کی چھبب دیکھتے ہی موہت ہوگئیں اور ہمارا کل پروار اور لوک لاج چھڑا کر برج گوکل میں ہمکو بدنام کیا آپ تو ان کی چھبب دیکھکر سُکھ پاتی ہیں اور ہمکو دن رات اُنکے برہ میں سوائے دُکھ کے کچھ سکھ نہیں ملتا۔

	دوہا	
بسے شیام اس روپ یہ شیام بسے ان ناںہہ		اب یہ لوچن شیام کے سکھی ہمارے ناںہہ

	سورٹھا	
کہا کریں سکھی شیام نینن ہی کو دوش یہ		ہٹھ کر بھئے غلام نیک مند مسکان پہ
	دوہا	
لالچ بس جیؤن میں مرگ آپ بندھات آئے اب ہم تلپھت اُن بنا مرت یہی افسوس		روپ لالچی مین تیون بھئے شیام بس جائے پیسا کھوٹا آپنا پرکھیا کیا دوس

ایسی ایسی باتیں سب برجبالا آپس کہتی ہوئی شیام سندر کا نٹور روپ اپنے ہردے میں رکھکر اپنے اپنے گھر چلی گئیں لیکن آٹھوں پہر روپ موہنی مورت کا اُن کی آنکھوں میں بسا رہتا تھا۔

	دوہا	
پریم بھرے چھب سون بھرے بھرے آنند ہلاس		جگل مادھری رس بھرے برج میں کرت بلاس
	سورٹھا	
کرت اینک بہار روپ راس گن نندھ جگل		رادھا نندکمار برجباسی جن سُکھ کرن

اُدھیائے اُنتیسواں - مُرلی بجانا شری کرشن جی کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھچت جس طرح رسک بہاری جی نے کامدیو کا ابھیمان توڑنے کے واسطے گوپیوں کے ساتھ راس لیلا کی تھی وہ کتھا اپنی بُدھ پرمان کہتے ہیں من لگا کر سنو کہ جب سے برندابن بہاری نے چیر ہرن لیلا کر کے گوپیوں سے سرو پورنماسی کو راس لیلا کرنے کے واسطے کہا تھا تب سے سب گوپیاں اُسی ابھلاکھا میں ایک دن برس کے برابر سمجھکر کہتی تھیں کہ کنوار کا مہینہ جلدی آوے تو ہم لوگ پران پیارے کے ساتھ راس لیلا کر کے اپنا جنم سوارتھ کریں جب برکھا رت بیت کر سرورت آئی تب موہن پیارے نے بچار کیا کہ اپنے بچن پرمان گوپیوں سے راس لیلا کرنا چاہیے ایسا سمجھکر کنوار کی پورنماسی کو تین گھڑی رات بیتے مرلی منوہر کریٹ مکٹ ساجے بنمالا براجے انگ انگ پر جڑاؤ گہنا پہنے پیتامبر کی کچھنی کاچھے نٹور روپ بنائے اپنے گھر سے نکل کر بن میں جا پہونچے تو کیا دیکھا کہ اُس سمے چندرما نے ایک کلا اپنی جو شری مہادیو جی کے پاس رہتی ہے وہ بھی لاکر سولھوں کلا سے پرکاش کیا ہے اور جمنا جل موتی کے برابر نرمل ہو کر بہ رہا ہے اور کمل پھول رہے ہیں ہریالی گھٹا ٹوپ درختوں کی چاندنی میں بہت شوبھا دے رہی ہے آکاش میں تارے کھل رہے ہیں اور سیتل مند سُگندھ ہوا بہکر جمنا جی لہریں لے رہی ہیں۔

	دوہا	
سورٹھا	شری برندابن دھام کی شوبھا پرم پنیت اور سکل سکھدھام بیکنٹھا دک شیام کے	برن سکے کب کون بُدھ من بُدھ بچن نیت یہ بہار بشرام تا تے است سندر سکھد

اے راجہ اُس سمے موہن پیارے ایسے سندر معلوم ہوتے تھے کہ جن کے اوپر ہزاروں کامدیو کو نچھاور کر ڈالے ایسی شوبھا دیکھکر نند کشور جی نے اونچے درخت پر بیٹھکر جوگ مایا سنجکت مرلی پریم سے بجائی اور اسکی دُھن میں شری رادھا اور گوپیوں کا نام لے لے کر انکو اپنے پاس بلانے لگے اُس وقت ایسی مایا بیکنٹھ ناتھ نے کردی کہ جن جن برجبالاؤں نے اُن کو اپنا پت بنانے کی اچھا سے پوجا اور برت کیا تھا اُنھیں کو وہ مرلی سن پڑی اور کسی کو نہیں سُن پڑی اور موہن پیارے نے بنسی میں من ہرنے والا اور کام بڑھانیوالا ایسا راگ گایا کہ جسکی آواز سنتے ہی شیاما آدک سولہ ہزار گوپیاں کا ماتر ہوکر موہت ہوگئیں اور لاج کاج چھوڑ کر اُلٹا پلٹا سنگار کرکے اس طرح برندابن کو دوڑیں جس طرح ساون بھادوں میں ندی اور نالوں کا پانی سمدر کی طرف زور سے بہتا ہے

دوہا

اُدھر مدھر مرلی دھرے مرلیدھر سُکھدین	دُھن سُن موہیں گوپ کا تن من پڑ گٹ ہیں

سورٹھا

رہیو نہ من میں دھیر باجی باجی کہہ اُٹھیں	بیاکل مہا شریر سُن مرلی برج کی ترن

کبت

باجی بورائیں باجی دیکھبے کو دھائیں باجی اکلانین سُن بنسی بنسی دھر کی
باجی نہ سمھاریں چیر باجی نادھریں دھیر باجی کے اُٹھی پیر برہائل بھرکی
باجی نہیں بولیں باجی سنگ لاگ ڈولیں باجی کو بسر گئی سدھ بُدھ گھر کی
باجی کہیں باجی باجی باجی کہیں کہاں باجی باجی کہیں باجی بنسی نوے سندکی

اے راجہ پرکچھت جو گوپی گائے دوہتی تھی اُس کے ہاتھ سے دودھ کا برتن گر پڑا اور جو بھوجن کرتی تھی اُسنے کو چھوڑ کر ہاتھ بھی نہیں دھویا اور جو رسوئیں بناتی تھی اور دودھ آگ پر چڑھائے تھی اُسے اُسی طرح چولھے پر چھوڑ دیا اور جو سرمہ اور کاجل لگاتی تھی وہ دوسری آنکھ میں بنا لگائے اُٹھ دوڑی اور جو اپنے پت کے پاس ننگی اچیت سوتی تھی وہ اُسی طرح ننگی چلی گئی اور جو لڑکے کو دودھ پلاتی تھی وہ اُسے روتا چھوڑ کر چل نکلی اور جو اپنے پت کو بھوجن کراتی تھی وہ بنا کھلائے اُٹھ چلی اور جو برجبالا موہن پیارے کی چرچا کر رہی تھی وہ اُسے چھوڑ کر اُٹھ بھاگی اور گھبراہٹ سے ایک نے دوسرے کا حال نہیں پوچھا کہ تو کہاں جاتی ہے اور مارے گھبراہٹ کے ہاتھ کا گہنا پاؤں میں اور گلے کا گہنا بازو پر باندھ لیا اور لہنگے کی جگہ چادر پہن کر ساری اوڑھ لی اور جلدی کے مارے چولی ہاتھ میں لیے ہوئے اُٹھ دوڑی اور اپنے گھر والوں کا کہنا کسی نے نہیں مانا ۔

دوہا

پریت لگی برجنا تھ سے تن من کی سدھ نانہ	جتنے بھوکھن بانہہ کے پہرے جا گھن مانہہ
یا بدھ جو جا بدھ وہتی سدھ بُدھ سب بسار	بھاج چلیں برج راج پے لاج کاج دھر دوار

جب ایک گوپی جو اپنے پت کے پاس سوتی تھی اُٹھکر بھاگ چلی اور اُس کے پُرش نے اُس کو زبردستی پکڑ کر
نہیں جانے دیا تب وہ برجبالا شری کرشن جی کے دھیان میں تن اپنا تیاگ کر دیبہ روپ سے سب گوپیوں سے
پہلے شری کرشن جی کے پاس جا پہونچی شری کرشن بیکنٹھ ناتھ نے اُس کی پریت اور بھکت دیکھکر اُسے مُکت پدوی
دی ۔ اتنی کتھا سن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج اُس گوپی نے تو شری کرشن جی کو پرمیشور جانکر پریت
نہیں کی تھی بلکہ کامدیو کے بس ہو کر اپنی جان دی تھی پھر کس طرح مُکت پائی یہ بات سنتے ہی شکدیوجی کرودھت
ہو کر بولے کہ اے راجہ میں نے کئی بار تجھکو سمجھایا لیکن تو سچ نہیں مانتا سُن پرمیشور نرگن روپ ہو کر سب جیون
کے مالک ہیں وہ ہمیشہ ایک طرح پر رہتے ہیں جس طرح پارس پتھر سے لوہا جان میں یا اجان میں چھو کر سونا ہو جاتا
ہے اور امرت پینے سے جو نہیں مرتا اسی طرح پرمیشور سے من لگانے والا جیون مُکت ہوتا ہے دیکھو سسپال
نے پرمیشور کو ایسا بُرا کہا اور رچوپوتنا اور بتاسُر آدک اُنکا پران مارنے کے واسطے آئے تھے اُن کو پرمیشور نے
کیسی گت دی نارائن جی دشمنی اور دوستی سے کام نہ رکھکر کیول اپنی طرف من لگانے والے سے خوش ہوتے
ہیں کام کرودھ لوبھ موہ کسی طرح سے اُن کو یاد کرنا چاہیئے اور جو کوئی دھیان اور اسمرن مرتے وقت کرتا ہے اُسکی
مُکت ہونے میں کچھ سندیہہ نہیں ہے ۔

دوہا

	جو سسپال مہا ادھم ہر کو نندن ہار		تاہو کو نج پُر دیو ایسے ادھم اُدھار	

جو آدمی ظاہر میں چھاپا اور تلک لگا کر لوگوں کو دکھلانے کے واسطے جپ تپ بھجن کرتا ہے اور بھیتر سے
پریت نہیں رکھتا اُس کا مُکت ہونا کٹھن ہے سچے من سے بھکت اور پریت رکھنے والے مُکت پدوی پر پہونچتے
ہیں اور جو لوگ شری کرشن جی کی کرپا سے بھوساگر پار اُتر گئے اُنکا حال کچھ تھوڑا سا کہتے ہیں سنو کہ نند اور جسودا
نے اُن کو اپنا بیٹا جانا اور گوپیوں نے اُنکو مہا سُندر دیکھکر اپنا پت جانا اور راجہ کنس نے اُن کو اپنا دشمن پران لینے
والا سمجھا اور گوال بالوں نے اُن کو مِتر جانا اور پانڈو اور جدبنسیوں نے اُن کو اپنا ناتے دار اور بھائی بند جانا اور
جوگیوں اور منیشوروں نے پرمیشور بھاؤ مانا تھا ان سب کو بیکنٹھ ناتھ نے کرتارتھ کر دیا جو ایک گوپی اُنسے پریت
لگا کر مُکت ہوئی تو کون آشچرج کی بات ہے یہ بات سنتے ہی راجہ پریچھت نے ہنسکے کہا کہ اے مہاراج آپ
میرا سندیہہ چھوٹ گیا کرپا کر کے آگے کتھا سنائیے شکدیوجی بولے کہ ای راجہ پریچھت جب رادھا پیاری آدک سولہ ہزار
برجبالا بڑی اُمنگ سے شری کرشن جی کے پاس جا پہونچیں اُسوقت شیام سُندر کیسے شوبھایمان معلوم ہوتے تھے
جیسے تاروں میں چندرما شوبھایمان ہوتا ہے اور موہنی روپ کی چھب دیکھتے ہی سب گوپیاں اُن پر موہت ہو کر
جب آنکھوں کی راہ سے روپ رس پینے لگیں تب برندابن بہاری نے پہلے اُن کی کشل پوچھکر پھر رکھائی سے
کہا کہ تمہارے آنے سے میں خوش ہوا جو کچھ تم کہو وہ میں کروں لیکن رات کے وقت جو بھوت پریت
سے ڈر کھا جانے کا وقت ہے تم لوگ جوان جوان استریاں اپنے اپنے کل اور پروار کی پریت چھوڑ کر الٹا
پلٹا سنگار کیے بوریوں کی طرح گھبرائی ہوئی یہاں کیا کرنے آئی ہو ۔

دوہا

تم اپنا گھر چھاڑکے کیوں آئیں بن ماہنہ		رین سمے کل کی بدھو گھر تج کہوں نہ جانہ

تمھارے گھر والے تم کو ڈھونڈھتے ہوں گے جو تم کو چاندنی رات میں بھوگ اور بلاس کی اچھا ہوئی تھی تو اپنے اپنے پت کے ساتھ کرتیں اور جو مجھے پریم کی راہ سے دیکھنے آئی ہو تو میں بھی اپنے ساتھ پریت کرنے والوں سے پریت کرتا ہوں لیکن استری کو اپنے پت کی اگیا ماننا اور لوک لاج کا ڈر رکھنا جپ اور تپ کے برابر ہوتا ہے بید اور شاستر میں ایسا لکھتے ہیں کہ جو استری اپنے پت کو اندھا۔ کانا۔ کبڑا۔ لولا۔ لنگڑا۔ کروپ۔ کپٹی۔ لمپٹ جواری۔ روگی۔ دردری۔ کوڑھی کیسا ہی اوگنوں سے بھرا ہو پرمیشور کے برابر سمجھکر پریم پوربک اُس کی سیوا اور ٹہل کرتی ہے وہ سنسار میں منوکامنا پاکرانت سمے مکت پاتی ہے اور اُس کو سب کوئی کلونتی کہتا ہے اور جو استری اپنے پت کو پرمیشور نہ جان کر اُس کی نندا کرتی یا اُس کو بُرا کہکر اُس کی سیوا نہیں کرتی ہے یا دوسرے پرش سے پریت رکھتی ہے اُس کو لوک نندا کا ڈر لگا رہ کر من بانچھت پھل نہیں ملتا ہے اور مرنے کے پیچھے نرک میں جاکر دُکھ بھوگتی ہے اور جیسا ہم دور سے تمھاری بھگت اور پریت کرنے میں خوش تھے ویسا یہاں آنے سے خوش نہیں ہوئے کس واسطے کہ رات کو یہاں چلے آنے میں تمھارے گھر والے بُرا مانکر سب برجباسی ہم کو اور تم کو بدنام کریں گے بھلا جو کچھ تم نے کیا وہ اچھا کیا اب تم چاندنی اور بن اور جمنا کی شوبھا دیکھ چکیں اب گھر جا کر اپنے اپنے پت کی سیوا اور ٹہل پریم پوربک کرو جس میں تمھارا بھلا ہو۔

دوہا

نج پت تج پرپت بھجے تریہ کلین نہیں ہوت		مرے نرک جیوت جگت بھلو کہے نہیں کوے

سورٹھا

جو تن کو پت دیو کہت بید میں بھی کہوں		کرو اُنھیں کی سیو جو تم چاہت سکھ لہن

اے راجہ یہ بات گیان روپی سنتے ہی سب برجبالا سوچ میں ہو کر سر نیچے کرکے ٹھنڈھی ٹھنڈھی سانس لیکر زمین ناخن سے کھودنے لگیں اور چپ چاپ تصویر کی طرح ہو کر برہ ساگر میں ڈوب گئیں اور آنسو بہانے سے سرمہ اور کاجل آنکھوں کا بہہ کر گالوں پر چلا آیا اور کسی برجبالا کی مییسر ٹوٹ کر گر پڑی اور پہلے خوشی سے جو مُنھ اُن کا لال تھا وہ پیلا پڑ گیا۔

دوہا

نشٹھر بچن سُن شیام کے جوت اُٹھیں اکلاے		چکرت بھیں من گن رہیں کچھ کچھ بچن نہ آئے

اُن میں جو برجبالا بہت چتر تھیں وہ برہ کی آگ میں جل کر یوں بولیں کہ اے شیام سُندر تم بڑے ٹھگ ہو کہ پہلے تم نے مُرلی بجا کر سب کسی کا نام لیکر اپنے پاس بلایا اور اچانک میں گیان دھیان تن من ہمارا تمھاری موہنی مورت اور ہنسی کی آواز نے ہر لیا اب تم کٹھورتائی سے بید اور شاستر سمجھا کر ہمارا پران لیا چاہتے ہو اے

موہن پیارے جیسے تم نے رات کو ہمیں بلایا ہے ویسے ہی ہماری اچھیا بھی پوری کرو ہم لوگوں نے بید اور شاستر
کی مرجادا اور لوک کی لاج اور کل پروار کی پریت کو تیاگ کر تمھارے چرنوں سے جنکا دھیان بڑے بڑے
دیوتا اور رکھیشور لوگ کرتے ہیں پریت لگائی ہے ہم آدپرش کو چھوڑ کر ایسا دھرم نہیں سیکھتیں کہ سنساری مایا
جال میں پھنسکر خراب ہوئیں سنساری مایا میں پھنسے رہنے سے کسی کا بھلا نہیں ہوتا ہے اور من ہمارا تمھارے
پریم میں پھنس رہا ہے اس لیے گرہستی کے کام میں نہیں لگتا تمھارے چرن چھوڑ کر ایک قدم ہمکو جانا مشکل
ہے اتنی دور گھر کس طرح جاویں۔

دوہا

اب تمکو یہ اُچت نہیں سنو شیام سکھ راس	من ہروا اپنا سے کے ہم کو کرت نراس

سورٹھ

پاپ پنیہ کے ناتھ یہ تو ہم جانیں نہیں	بکی تمھارے ہاتھ ادھر امرت کے لوبھ سے

اے مہاپربھو ہم لوگ ابلا اناتھ کچھ جھوٹھ اور کپٹ نہ جان کر تم کو اپنا بہت منسا باچا سے جانتی ہیں تمھاری مُرد
مسکان نے سب برجبالاؤں کو موہ لیا دوسرے تمھاری سہا ایک مُرلی ایسی ملی ہے کہ جس کی آواز سنتے ہی چت ہمارا
ٹھکانے نہیں رہتا اور تمھارے چرنوں کی پریت رکھنے والا آدمی اپنے کل اور پروار کا پریم چھوڑ کر لوک نندا کا کچھ
ڈر نہیں رکھتا ہے اور اُس کے ساتھ تم بھی پریت رکھتے ہو پرنت اب یہ بات ہم کو جھوٹھ معلوم دیتی ہے کس واسطے
کہ ہم لوگ تمھارے پریم میں اسوقت جنگل میں دوڑی آئیں اور تم اپنے پاس سے کہدیتے ہو اور یہ بھی لوگ
کہتے ہیں کہ ایک من کا حال دوسرا آدمی جس سے وہ پریت کرے جانتا ہے یہ بھی تم نے کہنے کے واسطے بنایا
ہے نہیں تو ہماری پریت کی درد کو تم خیال کرتے سواے اس کے بید اور شاستر کے موافق جب تک تمھارا چاہنے والا
سنساری مایا سے من اپنا برکت نہیں کرتا تب تک تمھارے پاس اُس کا پہونچنا کٹھن ہے اور اسی شاستر کے
پرمان سے ہم لوگ بھی اپنے گھروالوں کی پریت چھوڑ کر تمھارے سرن میں آئی ہیں جو تم شاستر کو جھوٹا کرکے ہمارے
چاہنے پر بھی ہم لوگوں سے پریت نہیں رکھتے تو ہمارا من جو تم نے ہر لیا ہے وہ پھیر دو نہیں تو ہمکو اپنی داسی بناؤ
جو پرگٹ میں تم ہمکو چھوڑ دوگے تو اس میں ہمارا کچھ بس نہیں ہے لیکن ہردے میں جو تمھارا باس آٹھوں پہر رہتا
ہے وہاں سے بھاگ کر کہاں جاؤگے۔

دوہا

کر چھٹکائے جات ہو نبل جان کے موہنہ	ہردے سے جب جاؤگے مرد گنوں گی تو تمہہ

جس طرح تمھارے چرنوں کی سیوا لچھمی جی بیکنٹھ میں کرتی ہیں اسی طرح ہم کو بھی تمھارا چرن نہایت پیارا ہے
جن چرنوں کی دھول ملنے کے واسطے شری برہما جی اور شری مہادیو جی آدی دیوتا چاہنا رکھتے ہیں وہ چرن کمل
ہم کس طرح چھوڑ دیں اس موہنی مورت کی ہم لوگ داسی ہو کر اپنا تن من دھن اُسپر نچھاور کرچکی ہیں تینوں

لوک میں کون ایسا جیو جڑیا چیتن ہے جو تمھاری چھب دیکھنے اور بنسی کی دُھن سُننے سے موہت نہ ہو جائے اے برجناتھ تمھارا نام دین دیال ہے اور ہم سے زیادہ دُنیا میں کوئی دین نہو گا اس لیے دیال ہو کر ہماری اچھا پوری کرو نہیں تو تمھاری برہ کی آگ میں اپنا بدن جلا کر مرتے وقت یہ اچھا کریں گی کہ سو جنم تک تمھاری داسی ہو کر سیوا کیا کریں تب ہمارے مرنے کا تم کو دوش ہو گا۔

دوہا

برہ بکل لکھ گوپکن کرپا سندھ بھگوان ۔ اُمنگ اُٹھے درگ بھر لیے دین بچن سُن کان

جب بکنٹھ ناتھ نے سچی پریت گوپیوں کی دیکھی تب بڑے پریم سے سب گوپیوں کو اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ جو تمھاری ایسی ہی اچھا ہے تو میرے ساتھ راس منڈل کرو یہ بات سُنتے ہی سب گوپیاں اس طرح خوش ہو گئیں جس طرح مچھلی کو گرم بالو سے اُٹھا کر کوئی پانی میں ڈال دے پھر بندابن بہاری نے جوگ مایا کو بلا کر آگیا دی کہ تم ہمارے راس لیلا کرنے کے واسطے ایک مکان بہت اچھا جمنا کنارے تیار کر کے یہاں بنی رہو اور ان برجبالاؤں کو گہنا اور کپڑا آدک جس چیز کی ضرورت ہو وہ دو یہ بات سُنتے ہی جوگ مایا نے اُسی وقت ایک چبوترہ گول اور بہت بڑا رتن جٹت تیار کر دیا اور اُس کے چاروں طرف کیلے کے کھمبھ گاڑ کر موتیوں اور پھولوں کی جھالر اُس میں لگائی تب موہن پیارے نے شری رادھا آدک گوپیوں سمیت وہاں جا کر دیکھا تو اُس چبوترے کی شوبھا چاندنی سے بھی چوگنی دکھلائی دی اور چاروں طرف جمنا جی کی بالو سفید بچھونے کے برابر ہو کر ایک طرف درختوں کی ہریالی بہت اچھی معلوم ہوتی تھی جب اُس چبوترے کے پاس ہر اچھا سے بہت طرح کے گہنے اور کپڑے اور باجوں کے ڈھیر لگ گئے تب سب گوپیوں نے جوگ مایا کی آگیا سے وہاں جا کر اپنے اپنے من کے موافق گہنا اور کپڑا پہن لیا اور سولھوں سنگار کر کے بہت طرح کے باجے لیکر شیام سندر کے پاس آئیں اور کام بس ہو کر اُس چبوترے پر گانے بجانے لگیں۔

تب موہن پیارے نے رادھا پیاری کے ساتھ بیچ میں اپنے نج روپ سے رہ کر اور سب دو دو گوپیوں میں ایک ایک روپ اپنا پرگٹ کر دیا اُس وقت موہن پیارے گوپیوں کے بیچ میں ایسے شوبھایمان ہو رہے تھے جیسے سنہلی مالا کے دانوں میں نیل من شوبھا دیتی ہے جب شیام سندر نے گوپیوں کے گلے میں ہاتھ ڈال کر مُنھ چومنے اور گال چھونے کے پیچھے اُن کو چھاتی سے لگا لیا اور بنسی بجا کر بہت راگ اور راگنی اُن کو سنائی تب

سنسکرت کی بھاگوت میں یہ بھی لکھا ہے کہ گوپیوں نے کہا کہ اے مہاراج جو تم ہم کو دھرم شاستر کے موافق پت کی سیوا کرنے کو کہتے ہو سو سنو کہ ایک بنیا پردیش کو چلا تب اُس کی پت برتا استری نے کہا کہ میں کس کی سیوا کر کے اپنا پت برتا دھرم بناؤں گی تب بنیے نے ایک مورت مٹی کی اپنی بنا کر دیدی کہ تو اس کی سیوا کیا کرنا کچھ دن پیچھے وہ بنیا پردیش سے آگیا تو اب اُس استری کو مٹی کے پت کی سیوا کرنا چاہیے یا اپنے سانچے پت کی سیوا کرنا چاہیے یہ سنکر شری کرشن جی بولے کہ سانچے پت کی سیوا کرنا چاہیے تب گوپیوں نے کہا کہ مہاراج جگت کے پت تو جھوٹھے ہیں سانچے پت تو آپ ہی ہیں اس سے ہم کو اپنی سیوا میں قبول کیجیے۔

گوپیوں کا کلیجہ جو برہ کی آگ سے جل رہا تھا موہن پیارے کے چندر مکھ کے چھو جانے سے ٹھنڈھا ہو گیا جب گھومتے وقت برندابن بہاری گوپیوں کے پیچھے پیچھے پرچھائیں کی طرح پھرتے تھے تب شیاما آدک گوپیاں اُن کی چھب دیکھکر اور سندرتائی پر موہت ہو جاتی تھیں اور کبھی بانکے بہاری اپنی آنکھ اور بھوںھ مٹکا کر اُن کو خوش کرتے تھے اور کبھی اُنکا گانا بجانا سُن کر آپ خوش ہوتے تھے اور کوئی برجبالا اُن کی مُرلی چھین کر آپ بجاتی تھی اور کوئی سُر ملا کر گاتی تھی۔

دوہا

ہنسنے جھبیں سکھ پائے کے چندر مکھن کی اور	پریم پریت رس بس بھئے پریتم نول کشور

اے راجہ وہاں اُسوقت ایسا آنند ہو رہا تھا کہ جسکو دیکھکر شری برہماجی اور شری دیوجی آد دیوتا یہ کہتے تھے کہ بڑا بھاگ برج کی استریوں کا ہے کہ جس پربرہم پرمیشور کا درشن ہم لوگوں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا ہے وہ بیکنٹھ ناتھ برجبالاؤں کے ساتھ راس اور بلاس کرتے ہیں۔

دوہا

دھن دھن کہ برکھیں سُمن مُدت سکل سُرنار	دھن موہن دھن رادھکا دھن ہیں گوپ کمار

اے راجہ پریچھت جب گوپیوں نے ایسی کرپا موہن پیارے کی اپنے اوپر دیکھی تب ابھمان سے کہنے لگیں کہ ہمارے برابر سندر کوئی دوسری استری نہ ہوگی اسی سے من ہرن پیارے ہم لوگوں کے بس میں ہو کر بہت بہت پیار کرتے ہیں ترلوکی ناتھ کو ہم نے تالی بجا کر نچا دیا اب بنا اگیا ہمارے یہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں ایسا بچار کر کے ایک گوپی بولی کہ اے نند کشور میرے ناچتے ناچتے پیر دُکھنے لگے اور کوئی اُن کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گئی اور کوئی کندھا تھام کر کھڑی ہو رہی۔

دوہا

یاہی بدھ برج سُندرن دیت پرم سکھ شیام	لکھ بت گت آدھین ات بھئیں گربتا بام

سورٹھا

پرم پریم کی کھان روپ شیل گُن آگری	کیوں نہ کریں ابھمان جنکے بس ترنھوبن پتی

اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے پریچھت جب گوپیاں لاج اور دھرم چھوڑ کر بیکنٹھ ناتھ کو پاپ کی نگاہ سے دیکھنے لگیں تب شری کرشن گرب پرہاری نے بچار کیا کہ یہ سب برجبالا مجھے اگیان کی راہ سے اپنا پت جانکر بدن سے بدن لپٹاتی ہیں اور مجھے اپنے بھکتوں کی سب بات اچھی معلوم ہوتی ہے پر ابھمان اچھا نہیں لگتا اس لیے میں اُن کو اکیلا چھوڑ کر انتردھیان ہو جاؤں تو غرور اُنکا ٹوٹ جائے گا دیکھوں میرے جانے کے پیچھے یہ لوگ بن میں کیا کرتی ہیں۔

سورٹھا یہ بچار جیہ جان لے برکھبھان کمار سنگ	ہو گئے انتردھیان برجباسی پربھو سنگ

دوہا

اُن جانیو ہر بس کیوں لائیں من ابھمان	پربھو انترجامی بھئے چھن میں انتردھیان

ادھیائے تیسواں - ڈھونڈھنا گوپیوں کا شری کرشن جی کو

راجہ پریچھت اتنی کتھا سُن کر بولے کہ اے مہاراج شری کرشن جی کے انتردھیان ہونے کے پیچھے گوپیوں کا کیا حال ہوا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب راس منڈل میں شری کرشن مہاراج شری رادھا مہارانی سمیت انتردھیان ہو گئے تب سب گوپیوں کا سُکھ اور بلاس سپنے کی دولت کی طرح جاتا رہا اور سب برجبالا اس طرح بیاکل ہو گئیں جس طرح ہرنی اپنے غول سے بچھڑ کر گھبراتی ہے جب چت کچھ ٹھکانے ہوا تب آپس میں کہنے لگیں۔

کبت

بنسی کی اوج سن آئیں تج لوک لاج سوئی برج راج ساج سب ہی بتے گئے
منہ مسکائے کے لبھائے من ہائے ہائے روپ رس پیارے پریم چتون چتے گئے
کے بلدیو نیچ بان ایسے ماری تان لیکے تم پران لاج ہمری دتے گئے
تُوہ نہ بلتے کچھ چاہنا ہماری شیام موہن دکھائے روپ موہن کتے گئے

دوسری گوپی بولی کہ وہ چت چور اسی برندابن کے کنجوں میں کہیں چھپا ہوگا یہ بات سنتے ہی سب برجبالا شیام سندر کا نام لے لے کر چاروں طرف جمنا کے کنارے اور بن میں پکار پکار کر کہنے لگیں کہ ہے پران ناتھ ہمیں چھوڑ تم کہاں چلے گئے جب گوپیاں اُن کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک گئیں اور روتے روتے آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا تب اُن کی وہ دشا ہو گئی جیسے سانپ من کھو جانے سے بیاکل ہو جاتا ہے اور مچھلی بغیر پانی کے تڑپنے لگتی ہے۔

دوہا

یہ بدھ سب کھوجت پھریں برہا تر برجبال	بھئیں بکل پاوت نہیں کت کھوجیں نندلال

ایسے مہا دکھ میں ایک گوپی بولی کہ اے سکھی منہرن پیارے مجھے چھوڑ کر کہاں چلے گئے ابھی تو میرے گلے میں ہاتھ ڈالے کھڑے تھے تم لوگوں میں سے کسی نے جاتے دیکھا ہے یہ سُن کر دوسری گوپی جو برہ کی آگ میں جل رہی تھی ہائے مار کر کہنے لگی کہ اری باوری جو میں اُنکو دیکھتی تو کس طرح جانے دیتی ہم لوگ تو ان کی سیوا منا با جا کر منا سے کرتی تھیں نہ معلوم کون ایسا اپرادھ ہوا جو آدھی رات کو اس بن میں ہمیں اکیلے چھوڑ کر چلے گئے اسی طرح سب برجبالا اپنا اپنا دُکھ ایک دوسرے سے کہکر بہت بلاپ کر کے بولیں کہ اے برجناتھ ہم لوگ ابلا اناتھ کو تم اتنا دُکھ دیتے ہو ہم نے اپنا تن من دونوں تمہارے اوپر نچھاور کر دیا ہے اس لیے ہم لوگوں کو بنا دام کی

داسی سمجھ کر جلدی اپنا درشن دیو جب بہت بلاپ کرنے اور ڈھونڈھنے پر بھی کہیں کچھ پتا موہن پیارے کا نہیں ملا
تب بڑی آواز سے بولیں کہ اے پرمیشور ہم ابلا ناتھ کہاں جا کر اُنھیں ڈھونڈھیں اور کس سے اپنا دکھ کہیں
اور کون ایسا اُپاے کریں کہ جس میں ہمارا چیت چور نند کشور مل جائے یہاں آدھی رات کو تو کوئی راہی بٹوہی بھی
نہیں دکھلائی دیتا جس سے اُنکا پتا پوچھیں جس وقت سب گوپیاں اسطرح بلاپ کر کے رو رہی تھیں اُس وقت ایک سکھی بولی
کہ سنو پیاریو اس بن میں جتنے درخت اور پُشپ اور پنچھی دیکھتی ہو یہ سب پچھلے جنم کی رکھا اور مُن ہیں اُنھوں نے
کرشن لیلا کا سکھ دیکھنے کے واسطے برج میں جنم لیا ہے ان لوگوں نے شیام سندر کو ضرور دیکھا ہوگا اُن سے انکا حال
پوچھو تو معلوم ہو سکتا ہے یہ سن کر سب برجبالا بورہیوں کی طرح جانوروں اور درختوں سے پوچھنے لگیں کہ ابھی دو تین
پیارا ہمارا من چرا کر مارے ڈر کے بھاگ گیا ہے تم نے دیکھا ہو تو بتاؤ دوسری سکھی بولی کہ ہے گولر پیپر برگد کٹھر بیر پاکر
نیم مولسری جامُن آم املی کدم بیل فالسہ آدک کے برچھ تم لوگ پر اُپکار کرنے کے واسطے مرت لوک میں جنم لے کر
اپنی چھایا اور پھل اور پھول سب سب کو سُکھ دیتے ہو ہم لوگوں کا من ہر کر نند لال جی انتر دھیان ہو گئے ہیں تم نے دیکھا
ہو تو بتاؤ اور سکھی نے کہا کہ ہے کچنار چمپا کے برچھ تم نے کہیں نند کمار کو دیکھا ہے دوسری نے پوچھا کہ ہے تلسی
تم شیام سندر کو بہت پیاری ہو وہ تمھارے بنا بھوجن نہیں کرتے اُن کا حال تم کو ضرور معلوم ہوگا۔

دوہا

شری تلسی کو دیکھ کے جیئہ کی کہت سنائے
ناکھن پربھو کی پران پریہ پریتم دیو بتائے

دوسری برجبالا نے کہا کہ اے انار تیرے دانت نکلے رہنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تو نے نند لال جی
کو ضرور دیکھا ہوگا دوسری بولی کہ اے کیلا تیرے نرم نرم پتّوں پر موہن پیارے ہمیشہ بھوجن کیا کرتے تھے دیا
کر کے ہملوں اُن کا پتہ بتا دے اب اُن کے برہ کا دُکھ ہم سے سہا نہیں جاتا دوسری کہنے لگی کہ اے اشوک کے
برچھ تیرا نام پرمیشور نے اسی واسطے اشوک رکھا ہے کہ جس میں تو دوسروں کا شوک مٹا دے ہم لوگ
شری کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تو نے اُن کو دیکھا ہو تو بتلا دے اور ہمارا شوک چھڑا دے
نہیں تو آج سے اپنا نام اشوک مت رکھ۔ دوسری نے کہا کہ اے چندن تجھکو نند کمار جی بہت پیارا جان کر
اپنے بدن میں لگاتے تھے تو اُن کو جانتا ہو تو بتلا کر جگت میں جس لے لے۔

دوہا

ناکھن پر بھوجن دُرمن سون پرست شیام شریر
تن کو بھینٹ کو بکا میٹت اُر کی پیر

دوسری بولی کہ اے جوہی مالتی نواڑی چمیلی کے پھول تم نے اس طرف موہن پیارے ہمارے کو جاتے
دیکھا ہے تمھارا روپ دیکھنے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ تم پر پھیرتے گئے ہیں اس لیے تم لوگ خوشی سے
پھولے ہوئے ہماری ہنسی کرتے ہو دوسری بولی کہ اے کیتکی کے پھول تیری سگندھ لینے کے واسطے دیش
دیش کے بھونرے آتے ہیں ہم دُکھیوں پر دیال ہو کر اُن سے شیام سندر کا پتہ پوچھ کر ہم سے بتلا دے دوسری

نے کہا کہ اے پرتھی تیرے اوپر بیکنٹھ ناتھ ہمیشہ کرپا کرتے آئے ہیں جب تجھکو ہرنیاکش دیت پاتال میں لیگیا تھا تب وہ
باراہ روپ دھر کر اپنے دانتوں پر تجھے اُٹھا لائے تھے اور باون اوتار لیکر راجا بل سے تجھے دان میں لیا تھا اس لیے
تیرے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں ہو سکتا تجھکو انکا پتہ ضرور معلوم ہوگا کیونکہ تیرے اوپر اپنے چرن رکھکر گئے ہیں ہم کو
اپنے اوپر چھاؤں سمجھکر جلدی انکا پتہ بتا دے۔

دوہا	چرن کمل جگدیس کو سدا رہے تم شیش		ماکھن ایش بتاسے کے ہم سے لیو اشیس	

اے راجا جب بہت پوچھنے پر بھی کسی نے پتا شیام سندر کا نہیں بتلایا تب بہت بلاپ کر کے چاروں طرف
انکو ڈھونڈھنے لگیں اُنکی یہ دشا دیکھکر سب پُشپ اور پنچھی اور برچھ اُس بن کے اتنا سوچ کرتے تھے کہ جس کا حال کہا نہیں
جاتا اُسیوقت ایک گوپی نے شری کرشن جی کے پاؤں کا چنھ دیکھکر سب گوپیوں کو دکھلایا وہ نشان دیکھتے ہی سب گوپیوں نے
وہاں کی دھور اُٹھا کر اپنی اپنی آنکھوں سے لگائی اور اُس پرتھوی کو چوم کر کہنے لگیں کہ بھلا اُس چیت چور کا پتا تو لگا کہ اسی طرف
کو گیا ہے پھر تو سب گوپیاں اُس چرن کو دیکھتی ہوئی آگے کو چلیں جب تھوڑی دور اور بڑھیں
تب ایک استری کے پاؤں کا بھی نشان دیکھ پڑا جب اُسکو دیکھکر گوپیوں کو بہت ڈاہ پیدا ہوا تب بڑے دُکھ سے آپسمیں
کہنے لگیں کہ دیکھو شیاما اُنکو بہت پیاری ہی جو اُسکو اپنے ساتھ لیگئے ہیں شیاما نے پچھلے جنم میں شری مہادیو اور پاربتی جی کا
بڑا تپ کیا تھا جو اکیلے میں شیام سندر کے ساتھ سکھ اُٹھاتی ہے اور ہم لوگ اُنکے برہ میں رات کو بھٹکتی پھرتی ہیں۔ دوسری
سکھی بولی کہ شری کرشن جی کا دھیان اور اسمرن کرنیوالا مکت پدوی پاتا ہے لیکن شیاما کی برابری وہ بھی نہیں کر سکتا کہ وہ
نندکمار کا مُنھ چوم کر اپنا جنم سوارتھ کرتی ہے۔

دوہا وہ ایسی بڑبھاگ ہے سندر سُگھر سُجان		ماکھن پربُھ کے سنگ میں کرے ادھر مدھ پان	

اسی طرح سب نے سوچ کرتے ہوئے تھوڑی دور آگے جا کر کیا دیکھا کہ وہاں رادھا پیاری کے پاؤں کا چنھ نہیں ہے
کیول موہن پیارے کے چرنوں کا چنھ دکھلائی دیتا ہے تب آپسمیں کہنے لگیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے موہن پیارے
اسنیہ کے بس ہو کر رادھا پیاری کو اپنے کندھے پر چڑھا کر لیگئے ہیں جب تھوڑی دور اور آگے جا کر گھاس جمی ہونے سے
کچھ نشان پاؤں کا زمین پر نہیں دیکھ پڑا تب بہت بیاکل ہو کر وہاں سے پھرنے لگیں تب ایک جگہ نرم نرم پتوں کے بچھونے
پر رادھا پیاری کا جڑاؤ درپن پڑا ہوا پہچان کر ایک سکھی نے کہا کہ اے سکھی یہاں من ہرن پیارے نے بیٹھکر رادھا پیاری کا
سنگار کر کے اُسکی چوٹی پھولوں سے اپنے ہاتھ سے گوندھی ہے اُسوقت پیچھے بیٹھنے سے موہن پیارے کا مُنھ رادھا پیاری
کو نہیں دکھلائی دیا اس سے اُسنے درپن لیکر دیکھا تھا جسمیں انکی موہنی مورت مجھے دکھلائی دیکر میرا چند رکھا انکو دیکھ پڑے یہ بات
سنتے ہی سب برج بالا سوتیا ڈاہ سے اور بھی زیادہ بیاکل ہو کر موہن پیارے کو ڈھونڈھتی ہوئی تھوڑی دور اور آگے گئیں تو
کیا دیکھا کہ رادھا پیاری اکیلی بن میں کھڑی ہوئی ہاتھ پسارے ایسا رو رہی ہے جیسے سانپ من کھو جانے سے بکل ہو جاتا ہے
اور شیاما کا بلاپ دیکھکر سب پُشپ اور درخت اُس بن کے روتے تھے اور شیاما کو رو کر کہتی تھی کہ ہے پران پیارے دلت کو
تجھے اکیلے بن میں چھوڑ کر کہاں چلے گئے اپنی داسی سمجھکر میری سدھ لیو رادھا پیاری کو دیکھتے ہی سب برجبالا ایسی خوش

ہوئیں جیسے کسی کا گیا ہوا مال آدھا ملجاسے۔

دوہا: جت تت تے دھائیں سب برج سندر کلائے ۔ ہیا کل لکھو آت لاڈلی لینھو کنٹھ لگاسے

سورٹھا: کہاں سےگئے گوپال بار بار پوچھت سبسے ۔ مرچھو پری تیہہ کال لکھتے نجن نہ او ہی

جب للتا آدک گوپیوں کے دیکھنے سے رادھا پیاری کا رونا کچھ کم ہوا تب ٹھنڈھی سانس لیکر بولی۔

دوہا: کاپوچھو موسوں سکھی موہن کی نٹھرائے ۔ نہیں جانوں وہ کت گئے موہو کو چھٹکائے

شکدیو جی نے کہا کہ ای راجہ پریچھت شری رادھا مہارانی کے چھوٹ جانے کا کارن یہ کہ جب شیام سندر نے شری رادھاجی سمیت انتردھیان ہوکر بہت گہنا پھولوں کا بنا کر شیاما کو پہنایا اور اس سے بھوگ اور بلاس کرکے بہت سکھ دیا تب شیاما نے ابھمان کی راہ سے بچار کیا کہ میرے برابر کوئی دوسری استری سندر نہ ہوگی موہن پیارے کو میں نے بس کرلیا۔ انھوں نے کیول میری پرسنتا کے واسطے برجبالاؤں کو بلا کر راس منڈل کیا تھا کیونکہ سب کو چھوڑ کر مجھی کو اپنے ساتھ لائے ہیں ایسا سمجھکر رادھا پیاری بولی کہ ای منموہن پیارے میرے پاؤں ناچنے اور راہ چلنے دکھنے لگے اسلیے مجھسے پیدل نہیں چلا جاتا ہے مجھے اپنے کندھے پر چڑھا کر لیچلو یہ بات سنتے ہی گرب پرہاری بھگوان نے جانا کہ اسنے میری مہمانہ جانکر ابھمان کیا اسلیئے کچھ ڈنڈ اسکا کرنا چاہیے ایسا بچار کر شیام سندر نے اپنی پیٹھ جھکا دی اور مسکرا کر رادھا جی سے کہا کہ آؤ میرے کندھے پر چڑھو جیسا شیاما نے ایک پیر اٹھا کر کندھے پر چڑھنا چاہا ویسے آپ انتردھیان ہوگئے تب شیاما اسی طرح کھڑی رہ گئی۔

دوہا: چکت بھئی تب ناگری کہاں سےگئے بھج شیام ۔ من ہی من پچھتات اَت بھولی تن سدھ بام

سورٹھا: ہیں کینھو ابھمان نار بدھ اوچھی سدا ۔ دے پریہ پرم سجان جان لئی موچت کی

دوہا: ناکھن پریہ کو برہ دکھ کا سون برنو جاے ۔ اپنو دوش بچار کے بار بار پچھتاے

اے راجہ جب گوپیوں نے دھیرج دیکر رادھا پیاری سے پوچھا تب اسنے اپنے ابھمان کرنے اور شیام سندر کے انتردھیان ہونے کا حال جیوں کا تیوں کہکر سنایا جب گوپیوں نے شیاما کو بھی اپنی طرح برہ کی آگ میں جلتے بھنتے دیکھا تب بلاپ کرکے بولیں کہ ای برجناتھ تمھارے بجوگ میں ہمکو ایک ساعت کلپ کے برابر معلوم ہوکر پران نکلا چاہتا ہے جلدی دیال ہوکر درشن دو جب بہت ڈھونڈھنے پر بھی کہیں پتا انکا نہ پایا تب نراس ہوکر بلاپ کرنے لگیں۔

کبت

برہانل ڈاڑھی سب ٹھاڑھی سی گریں بھوم گاڑھی پیر باڑھی نچ ہاتھ دھنیں اتھ ہی
موہن کے ہیت میں اچیت ہوے پکار اٹھیں اب سدھ لیت ناہاری پران ناتھ ہی
ایسی گت کینھو دین شکھد پربین کاتھ کہے بلدیو میں جیسے بن پاتھ ہی
دسہہ سموئیں دو نین سے کھوئیں اَت برہ بھوئیں گوپی روئیں ایک ساتھ ہی

اسوقت ایک گوپی چوڑی چڑھتی بولی کہ سنو پیاری اس رونے اور دوڑنے سے کچھ کام نہیں نکلتا جب وہی کر یاندھاری ہوکر

اپنا درشن دینگے تبھی مل سکتے ہیں نہیں تو انکا پتہ لگنا کٹھن ہے اسلیے سب گوپی ایک جگہ بیٹھکر انکا دھیان اور اسمرن کرو تو
یقین ہو کہ وہ دکھ بھنجن نندنندن دیال ہو کر اپنا درشن دینگے یہ بات سنتے ہی سب برجبالا جمنا کنارے جہاں شیام سندر سے
الگ ہوئیں تھیں جاکر انکی چرچا آپس میں کرنے لگیں اور اُس سُکھ کے استھان چبوترے کو دیکھکر بولیں کہ ای من ہرن پیارے جب سے
تم نے برج میں جنم لیا تب سے سدا ہماری رچھا کرکے ہمکو سُکھ دیا آج کیوں اتنے کٹھور اور نردئی ہو کر ہمکو دُکھ کے سمدر میں ڈبوتے
ہو جو تمکو ہمارا پران ہی لینا تھا تو پہلے ہی گوبردھن پہاڑ ہمارے اوپر کیوں نہ گرادیا ایسے جینے سے مرنا اچھا ہے پھر گوپیوں نے
جوگ مایا کہ جو بہت طرح کا روپ رکھ لیتی تھی اپنے ساتھ لیا اور آپس میں شری کرشن جی کی بال لیلا کرنے لگیں اُسمیں ایک
برجبالا نے آپ شری کرشن بنکر جوگ مایا کو پوتنا بنایا اور دودھ پیتے وقت چھاتی کی راہ سے پران اُسکا نکال لیا جب دوسری جسودا
بنکر دہی متھنے لگی اور کرشن روپ برجبالا نے دہی اور مٹھے کا برتن توڑکر گوال روپ گوپیوں سمیت ماکھن کھانا شروع کیا تب جسودا
نے کرودھ کرکے انکو اوکھل سے باندھ دیا اُسوقت کرشن روپ گوپی نے جملا اور ارجن دونوں درخت جو جوگ مایا بنی تھی اُکھاڑ ڈالا
جب اس طرح جوگ مایا نے بتسا سُر اگھا سُر بکا سُر اور ترناورت راچھس بنکر کرشن روپی برجبالا کو مارنا چاہا تب کرشن روپ گوپی
نے اُس کو مار گرایا پھر جوگ مایا نے بہت گئوویں وہاں پرگٹ کردیں تب کرشن روپ گوپی اُنکو چرانے لگی جب جوگ مایا نے
کالی ناگ بنکر پھنکار مارنا شروع کی تب کرشن روپ برجبالا نے اُسکو ناتھ ڈالا دوسری گوپی نے بہت کپڑا لپیٹ کر گوبردھن پہاڑ بنایا
تب کرشن روپ برجبالا نے اُس کو اُنگلی پر اُٹھا لیا اور پانی کی جگہ اُس پہاڑ پر درختوں کا پتا برسایا جب درخت
کے ہلنے اور پتوں کے گرنے سے آواز ہوتی تھی تب سب برجبالا اُس کو موہن پیارے کے پائوں کا کھٹکا
سمجھ کر کہتی تھیں کہ اے شیام سندر دیکھو تمھاری یاد اور چرچا کرکے ہم لوگ اپنے من کو دھیرج دیتی ہیں اب
تم جلدی اپنی موہنی مورت ہم کو دکھلاؤ۔

دوہا

ماکھن پربھو کے روپ گن دھیان دھرے جو کوئے	مُند ہوے دُکھ سوچ سب یہ سُکھ پاوے سوے

اے راجہ اسوقت گوپیوں نے بال چرتر شری کرشن جی کا کرکے ایسا من اُس میں لگایا کہ اپنے بدن اور
کپڑے کی سُدھ بدھ اُن کو بھول گئی ۔

ادھیائے اکتیسواں

بلاپ کرنا گوپیوں کا شری کرشن جی کے برہ میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت جب پھر گوپیوں کا چت کچھ ٹھکانے ہوا تب جمنا کنارے بیٹھکر کہنے
لگیں کہ اے پریتم جب سے تم برج میں آئے تب سے ہم لوگوں کو ہر روز نئے نئے سُکھ دکھلائے جن ہاتھوں سے
تم نے لچھمی کو داں لیکر اُن کو اپنے چرنوں میں باس دیا ہے وہی ہاتھ اپنی داسیوں کے ماتھے پر رکھیے ۔

کبت

جاہی ہاتھ دھنکہ چڑھایو بن سیتا پت جاہی ہاتھ راون سنگھار لنک جاری ہے
جاہی ہاتھ تاریو اُباریو ہاتھ ہاتھی گہہ جاہی ہاتھ سندھ متھ مچھی نکاری ہے
جاہی ہاتھ گر کو اُٹھائے گردھاری بھیو جاہی ہاتھ نند کاج ناتھیو ناگ کاری ہے
ہوں تو اناتھ ہاتھ جوڑ کہوں دینا ناتھ وہی ہاتھ میرو ہاتھ گہنے کی باری ہے

جس دن سے ہم لوگوں نے تمہاری موہنی مورت دیکھی ہے اُس دن سے ہمارا دھیان اور پران تمہارے چرنوں میں رہ کر دنیا کے کاموں میں نہیں لگتا ہم کو بہت دین اور دُکھی جان کر اپنا چندر مکھ دکھلاؤ ہماری آنکھیں جو روتے روتے جل رہی ہیں اُن کو ٹھنڈی کرو جو تمہیں اپنے برہ میں ہم لوگوں کو مارنا ہی تھا تو راچھسوں کے ہاتھ اور دوانل آگ اور کالی ناگ کے زہر اور اندر کے کوپ سے کیوں بچایا جو تم نند اور جسودا کے بیٹے ہوتے تو ایسی کٹھورتائی نہ کرتے نہ معلوم کس کے جنے ہو تمہارے برہ میں ہمارا ہردے جل رہا ہے اس سے دُکھی ہو کر یہ کٹھور بچن تم کو کہتی ہیں ہمارے من کا حال تم کو اچھی طرح معلوم ہوگا۔

دوہا

دہی دودھ لیجات تھے ماکھن پربھ برج لاج	تیہوں تو برجیو نہیں بیر کرت کہہ کاج

یہ بات سُن کر دوسری گوپی بولی کہ سُنو پیاریو اُن کو طعنہ مارنے سے کبھی نہ پاؤ گی وہ کیول بنتی کرنے سے پرسن ہوں گے کیونکہ انکا نام دین دیال ہے۔

دوہا

تب اُن سب گوپن کہیو ناہیں اور اُپائے	ناکھن پربھو بنتی کرو بیتے ملیں گے آئے

یہ بات بچار کر سب برجبالاؤں نے کہا کہ اے شیام سندر تم کیول نند اور جسوداجی کے بیٹے نہیں ہو تم کو شری برہماجی اور شری شیوجی آدی دیوتا پرتھوی کا بھار اُتارنے اور جگت کے جیوؤں کی رچھا کرنے کے واسطے چھیر ساگر سے بنتی کر کے بلا لائے ہیں اے پران ناتھ ہم لوگوں کو یہ بڑا آشچرج معلوم ہوتا ہے کہ جب تم ہم ایسی ابلا اور دکھیاریوں کا پران لیتے ہو تو پھر رچھا کس کی کروگے ہم استریوں کا پران مارنے میں تم نے شوبیر تا سمجھی ہے اے من ہرن پیارے تمہاری مند مند مسکان اور ترچھی چتون اور بھونہہ کی مٹک اور گردن کی لٹک باتوں کی چٹک اور رکھار بند کی چمک جب ہم لوگوں کو یاد آتی ہے تب جیت ہمارا ٹھکانے نہیں رہتا جب تم بن میں گئو چرانے جاتے تھے تب چار پہر دن تمہارے برہ میں ہم کو چار جگ کے برابر بیتتا تھا پھر شام کے وقت تمہارا چندر مکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر کے کہتی تھیں کہ برہما بڑے مورکھ ہیں جنھوں نے آنکھوں کے اوپر پلک بنادی کہ پلک مارنے سے اتنی دیر تک تمہاری موہنی مورت نہیں دکھلائی پڑتی اے جگت پالک جن چرنوں کا دھیان شری برہماجی اور شری مہادیوجی آدک آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھتے ہیں

انھیں چرنوں کا درشن دے کر ہماری اِچھا پوری کرو وہ چرن کیسے ہیں کہ جن کے دیکھنے اور ڈنڈوت کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اور لچھمی جی اپنے ہاتھ سے اُن چرنوں کو دابتی ہیں اے شیام سندر جب تمھارے برہ میں ہمارا پران نکل جائے گا تب پیچھے سے امرت پلا کر کیا کرو گے اب تک کیول تمھارے ملنے کی آشا سے اپنے پران رکھے ہیں اپنی چھب دکھلا کر ہمارا کام روپی دُکھ چھڑاؤ اور بنسی کی آواز سنا کر چھینا ہماری مٹاؤ رات کے وقت استریوں کو کوئی اکیلے نہیں چھوڑ دیتا ہے جس طرح تم شری لچھمی جی کو دن رات چھاتی سے لگائے رہتے ہو اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی اپنے چرنوں سے الگ مت کرو نردئی پن چھوڑ کر جلدی اپنا درشن دو تمھارا نام جگت میں گوپی ناتھ پرگٹ ہے اپنے نام کی لجا کرو یا اپنا نام گوپی ناتھ مت رکھو تم اپنے شیام رنگ کی طرح من بھی کالا کر کے ایسا نردئی پن کرتے ہو جو ہم کو برہ ساگر سے باہر نہیں نکالتے اور تمھیں ڈھونڈتے وقت ہمارے پاؤں میں کانٹے چبھتے ہیں تس پر بھی تم کو دیا نہیں آتی ہم لوگوں کو اپنے دُکھ پانے کا اتنا سوچ تو نہیں ہے لیکن تمھارے کمل ایسے چرنوں میں رات کو بھاگتے وقت جو کانٹے چبھتے ہوں گے وہ ہمارے کلیجے میں سالتے ہیں کس واسطے کہ تمھارے چرنوں کا باس ہردے میں رہتا ہے اس لیے تم جلدی یہاں چلے آؤ تو تمھارے نرم نرم پاؤں اپنی نرم نرم چھاتیوں سے لگا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کریں یا تم کہیں بیٹھ کر رات بتا دو جس میں تم کو دکھ نہ ہو تم کو دُکھ پہونچنے سے ہمارا پران نکل جائے گا اپنی جان میں ہم لوگوں نے کچھ اپرادھ تمھارا نہیں کیا پھر کس واسطے دُکھ مان کر اتنی کٹھورتائی کرتے ہو جو اس واسطے ہمارے اوپر کرودھ کیے ہو کہ بنا حکم اپنے پتیوں کے تم لوگ رات کو میرے پاس کیوں چلی آئیں اس بات میں بھی ہم لوگوں کا دوش نہیں کس واسطے کہ تمھاری بنسی سن کر بڑے بڑے دیوتا اور رکھیشوروں کا چت ٹھکانے نہیں رہتا اور اُس کی دھن سننے سے دیو کنیا موہت ہو کر اپنے کو سنبھال نہیں سکتیں ہم لوگوں کی کیا سامرتھ ہے جو مُرلی سن کر اچیت نہ ہو جائیں جو تم کہو کہ تمھاری کام روپی اگن اپنے اپنے پت سے بھینٹ کرنے میں بجھ جائے گی تو ایسا سمجھنا نہ چاہیے کیونکہ اگر ہماری اگن اُن سے بجھنے جوگ ہوتی تو ہم اپنے پت کو چھوڑ کر تمھارے پاس کیوں آتیں اے دینا ناتھ جو ہم لوگوں کی پریت منسا باچا کرمنا سے تمھارے چرنوں میں ہو تو اپنا درشن دے کر ہمارا دُکھ ہر دو۔

دوہا

انگ انگ سب درگ بھیو مورپنکھ کی بھانت		ناکھن پربھ آلو سندر رنگھ مسکات

اے راجہ جب یہ سب بنتی اور بلاپ کرنے پر بھی شیام سندر کا درشن نہیں ملا تب سب گوپیوں نے بیاکل ہو کر ملنے کا بھروسا چھوڑ دیا اور مرچھت ہو کر زمین پر گر پڑیں اور بہت بلاپ سے رو کر کہنے لگیں کہ اے مادھو اے مکند اے نندلال اے موہن پیارے اب ہم لوگ تمھارے برہ میں اپنا پران دیتے ہیں جیسا اُچت جانو ویسا کرو۔

ادھیائے بتیسواں ۳۲

پرگٹ ہونا شری کرشن جی کا گوپیوں کے بیچ میں

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب اسی طرح بہت بلاپ کرتے کرتے سب برجبالا مردے کے برابر ہوگئیں تب اُن کی سچی پریت نے شیام سندر کے انتہ کرن میں اثر کیا جب شری کرشن جی نے دیکھا کہ یہ اب میرے بِرہ میں مرنا چاہتی ہیں تب اچانک اُسی جگہ شیام سندر نے پیتامبر اور بیجنتی مالا پہنے ہوئے اسطرح پرگٹ ہوکر درشن دیا کہ جس طرح نٹ لوگ اپنے کرتب سے انتردھیان ہوکر پرگٹ ہو جاتے ہیں۔

کبت

راکھیں گی نہ پران یہ جان کے کنور کان پر سگئے سجان بیچ تان بان مارے ہیں
لکھت ہی گوپکن کے برند میں آنند بڑھیو مند مسکات برج چندیوں نہارے ہیں
بھنے بلدیو کہیں بانی سدھا سانی سنو سکل سیانی تم سبے دکھ بھارے ہیں
گلے مال ڈارے لکھو پیت پٹ دھارے بیاکھت پکارے ہم رینا تھارے ہیں

اے راجہ اپنے چت چور کو دیکھتے ہی سب برجبالا سچیت ہو کر اس طرح اُٹھ کھڑی ہوئیں کہ جس طرح مُردے کے بدن میں جان آجاوے اُس وقت جیسی خوشی سب گوپیوں کو موہن پیارے کا درشن پانے سے ہوئی اُس کا حال برنن نہیں ہو سکتا اس آنند کا سکھ وہی آدمی جانتا ہے جس کا بچھڑا ہوا پیارا بہت دنوں بعد آملے گوپیاں کام روپ سانپ کے ڈس جانے سے کمھلا گئی تھیں جس طرح امرت برسنے سے سوکھے درخت ہرے ہو جاتے ہیں اُسی طرح موہنی مورت کی امرت روپی درشٹ پڑنے سے اُنکے بدن میں جان آگئی جیسے رات کو کمل کا پھول کمھلایا ہوا رہ کر پرات سمے سورج کے پرکاش سے پھولجاتا ہے ویسے ہی گوپیاں جو مرجھائی ہوئی تھیں برندابن بہاری کا سورج روپی کنڈل دیکھتے ہی خوشی سے پھول گئیں جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی تھاہ پاکر خوش ہو جاتا ہے اُسی طرح گوپیوں نے جو شری کرشن جی کے برہ ساگر میں غوطہ کھا رہی تھیں اُن کو دیکھتے ہی کنارے لگ گئیں اور چاروں طرف سے موہنی روپ کو گھیر لیا۔

دوہا

کام تاپ سے بام اک لگی شیام اُر جائے
جیوں چندن کے برچھ میں سرپ رہت لپٹائے

اے راجہ اسی طرح کسی برجبالا نے شیام سُندر کے بدن سے لپٹ کر اپنی چھاتی ٹھنڈی کی اور کسی نے اُن کا منھ چوم کر اپنے منورتھ کے پھلوں سے جھولی بھرلی اُسوقت شیاما بولی کہ اے پران ناتھ ہم لوگ تمھارے پریم میں لوک لاج چھوڑ کر یہاں آئیں اور تم ہمکو اکیلی چھوڑ کر انتردھیان ہوگئے یہ کون نیاؤ کی

بات ہے برندابن بہاری نے کہا کہ تم کو رات کے سمے اپنے گھر سے بن میں چلے آنا اُچت نہ تھا تم لوگ وہاں بیٹھی
ہوئی میرا دھیان اور اُسمرن کرتیں تو میں بہت خوش ہوتا یہ کہکر موہن پیارے نے رادھا پیاری کو گلے سے لگا لیا
اور میٹھی میٹھی باتیں کہکر سب گوپیوں کو خوش کر دیا تب ایک گوپی نے کمل کا پھُول موہن پیارے کے ہاتھ سے چھین لیا
دوسری برجبالا اُن کا ہاتھ پکڑ کر بڑے پریم سے بولی کہ اے چت چور اتنی دیر تک تم کہاں رہے دوسری گوپی نے
اپنا مکھ چند رمکھ سے ملا کر اُنکا جوٹھا پان پریم کے مارے کھا لیا دوسری برجبالا تصویر کی طرح کھڑی ہو کر اُنکا روپ
رس آنکھوں کی راہ سے پینے لگی دوسری برجبالا نے شیام سندر کا مُنھ چومتے وقت اُن کا ہونٹھ اپنے ہونٹوں سے
دبا لیا دوسری سکھی بولی کہ تم بہت بھاگ کر چلے جاتے تھے اب میرے ہردے سے باہر جاؤگے تو میں جانونگی
کہ تم بڑے زبردست ہو دوسری برجبالا اپنا ہاتھ اُن کے کندھے پر رکھکر اُن کی چھب دیکھنے لگی جب یہ دشا گوپیوں
کی دیکھکر گوپی ناتھ اُن کو جمنا کنارے لے گئے تب ایک گوپی نے بڑے پریم سے اپنی اوڑھنی بچھا کر شیام سندر کو اُسپر
بیٹھالا اور سب گوپیوں نے اُن کو اس طرح چاروں طرف سے گھیر لیا کہ جس طرح چندرما کے آس پاس تارے
رہتے ہیں اور گوپی بولی کہ تم کپٹ کر کے پرایا تن اور من ہر کسی کا گن نہیں مانتے آج ہماری اِچھا پوری کرو نہیں تو
تمھارے اوپر اپنا پران دیدیں گے جب ایسا کہکر سب برجبالاؤں نے اُس چاندنی کی شوبھا دیکھنے اور شیتل مند
سگندھ ہوا لگنے سے کاماتر ہو کر شیام سندر سے بھوگ کی اِچھا کی تب بیکنٹھ ناتھ انترجامی بھکت ہتکاری نے
اُن کا کام پورا کرنے کے واسطے جتنی گوپیاں تھیں اتنے روپ اپنے دھارن کر لیے اُسوقت گوپیوں نے اپنی اپنی اوڑھنی
اُتار کر بالو پر بچھا دی اور اُس کومل بچھونے پر موہن پیارے کو بٹھا کر کام روپی باتیں اُن سے کرنے لگیں تب شیام سندر
نے پہلے بال لیلا کا سکھ اُنکو دکھلا کر پھر کشور اوستھا اپنی بنالی اور سب گوپیوں سے الگ الگ گندھرب بواہ کر کے
اُن کی منو کامنا پوری کی اُسوقت بڑے آنند میں ایک برجبالا جو ترچھی چتون سے دیکھ رہی تھی بولی کہ اے پران ناتھ
تم بڑے کپٹی اور نردئی ہو اور سب برجبالا سیدھی اور بھولی تمھارے چھل میں آکر دھوکھا کھاتی ہیں اور میرا من
تم سے بولنے کو نہیں چاہتا لیکن کیا کروں تمھاری موہنی مورت دیکھکر بنا بولے رہا نہیں جاتا دیکھو جب تم انتردھیان
ہو گئے تھے تب ہم لوگوں نے تمھارے برہ میں کتنا دکھ اُٹھایا پھر اس طرح پرگٹ ہو گئے جانو کہیں نہیں گئے تھے
تمھیں من میں کپٹ رکھنا اور گن چھوڑ کر اوگن کی طرف چت نہیں ہے یہ بات سُن کر دوسری گوپی بولی کہ اے سکھی
تم چپ رہو اپنے کہنے سے کچھ شوبھا نہیں ہوتی دیکھو میں شری کرشن جی کے منھ سے ہی اُن کی کٹھورتائی کا حال
کہلائے دیتی ہوں ایسا کہکر اُس گوپی مہا چنچل نے مسکرا کر پوچھا کہ اے موہن پیارے دنیا میں چار طرح کے
آدمی ہوتے ہیں ایک وہ کہ جیسے دو آدمی آپس میں پریت رکھکر ایک دوسرے کے ساتھ نیکی کے بدلے
نیکی کرے دوسرے وہ کہ ایک طرف سے پریم ہو اور دوسرا پریم نہ رکھتا ہو تیسرا وہ کہ بُرائی کرنے والے کے
ساتھ بھی بھلائی کرے چوتھا وہ کہ نیکی کرنے پر بھی جان بوجھ کر اُس کے ساتھ بُرائی کرے بتلاؤ ان چاروں میں سے
کس کو اچھا اور کس کو بُرا کہنا چاہیئے یہ سُنکر شیام سندر بولے کہ تم نے بہت اچھی بات گیان بڑھانیوالی پوچھی ہے

میں آپ چاہتا تھا کہ سنساری لوگوں کا کچھ حال تم سے کہوں اب اپنے سوال کا جواب مَن لگا کر سنو کہ جو آدمی آپس میں نیکی کے بدلے نیکی کرتے ہیں اُن کو دنیا میں اچھا سمجھنا چاہیئے جیسے سنساری لوگ بیوہار آدک میں ایک دوسرے کے گھر بنیا اور بھا بنجی دیتے ہیں لیکن پریت ہمیشہ بنی نہیں رہتی دوسرے وہ کہ ایک طرف سے پریت ہو اور دوسرا آدمی اُس کے ساتھ پریت نہ رکھے جیسے ماتا پتا بیٹے کو بہت پیار کرتے ہیں لیکن بیٹا اُن سے اتنا پریم نہیں رکھتا تیسرے جو آدمی بغیر اپنے مطلب کے سب کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اُس کو بادل کی طرح سمجھنا چاہیئے جس طرح وہ پانی برس کر سب چھوٹوں اور بڑوں کو سُکھ دیتا ہے اور اُس کے بدلے کسی سے کچھ نہیں چاہتا یہی حال پرم ہنس اور رِشی مُنی لوگوں کا بھی سمجھو کہ وہ لوگ اپنی سامرتھ بھر دوسرے کا بھلا کر کے اُس سے کچھ چاہنا نہیں رکھتے چوتھے جو آدمی بھلائی کے بدلے جان بوجھکر اُس کے ساتھ بُرائی کرتا ہے اُس کو دشمن سمجھنا چاہیئے وہ آدمی کرتگھن (احسان فراموش) اور ادھرمی کہلاتا ہے یہ بات سُن کر سب برجبالا آپس میں ایک دوسرے کا منھ دیکھ کر ہنسنے لگیں اور ایک گوپی نے دوسری گوپی سے اشارہ سے بتلایا کہ شری کرشن جی چوتھے آدمی کی طرح ہیں تب موہن پیارے بولے کہ تم لوگ ہنسکر مجھے کیا کہتی ہو نرگن روپ آتمارام ان چاروں سے الگ رہ کر کسی کے ساتھ کچھ پریت نہیں رکھتا مجھ سے جو کوئی جس بات کی چاہنا کرتا ہے اُس کی اِچھا پوری کر دیتا ہوں اور بشو مبھر نام سے سب جیوؤں کا پالن کر کے ایک ساعت کسی جیو کو نہیں بھولتا اور کسی سے کچھ چاہنا نہ رکھکر کیول سچّا پریم اُس کا چاہتا ہوں اور اے گوپیو تم لوگ مجھ سے پریت رکھتی ہو اس لیے یہ بات کہتا ہوں جس طرح سنساری آدمی گاڑے ہوئے مال کو آٹھوں پہر یاد رکھ کر اُس کا حال کسی سے نہیں کہتا اسی طرح جو آدمی مجھ سے گپت پریت رکھ کر میرے چرنوں میں اپنا من لگائے رہتے ہیں اُن کو میں بہت پیار کرتا ہوں ۔

	دوہا	
ماکھن پربھو گوپال سوں یا بدھ راکھو ہیت		جیوں نردھن دھن پلک نکے بھید نہ کا ہو دیت

جو تم لوگ ایسا کہو کہ منسا باچا کرمنا سے ہم لوگ تمھارے چرنوں میں دھیان لگائے رہتی ہیں پھر تم ہم کو چھوڑ کر کیوں انتردھیان ہو گئے تھے تو اس کا یہ کارن ہے کہ ہم نے تمھاری پریت کی پریچھا لی تھی تم لوگ اس بات کا کچھ بُرا نہ مان کر میرا کہنا سچ جانو کہ میں پریم بڑھانے کے واسطے تم لوگوں سے انتردھیان ہو گیا تھا جس طرح جاڑے میں دھوپ اچھی معلوم ہوتی ہے اسی طرح اپنے متر سے الگ رہنے میں پریم بہت ہوتا ہے اے گوپیو تمھارے پریم اور دھیان کرنے سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن تم لوگ اپنے کل اور پریوار کی لاج چھوڑ کر یہاں رات کے وقت جو چلی آئی ہو یہ بات اچھی نہیں کی ایسا کرنے میں نہ ہم خوش ہوئے نہ دوسرے کو یہ بات اچھی معلوم ہوگی جب تک آدمی جنم لے کر جیتا رہے تب تک کوئی کھوٹا کام دوسروں کے ہنسنے کا نہ کرے جو مَن اپنا بُرا کام کرنے کے واسطے چاہے تو بھی گیان کے آنکس سے من کو

رو کے جس میں کوئی اُس کو بُرا نہ کہے اور یہ بھی میں جانتا اور سمجھتا ہوں کہ کام روپی پریم بڑھنے سے شرم کی بیڑی ٹوٹ جاتی ہے اور اُس کو کسی کا سمجھانا اثر نہیں کرتا تم لوگوں کی پریت اور بلاپ کرنے کا حال میں نے آنکھوں سے کھڑے ہوئے دیکھا تھا تم لوگوں نے مایا روپی بیڑی سنسار کی جو کبھی پرانی نہیں ہوتی توڑ کر میرے ساتھ ایسی سچی پریت کی ہے جیسے مہا دردری بہت دولت پاوے اس لیے میں تم سے اُرن نہیں ہو سکتا۔

چوپائی

جیسے آئیں میرے کاج ۔ چھوڑ لوک اور بید کی لاج
جیوں بیراگی چھوڑے گیہہ ۔ من دے ہر سوں کرے سینہہ
میں کا تھری کروں بڑائی ۔ موسے پلٹو دیو نہ جائی

اے پران پیاریو جو میں برھما جی کی عمر تک یہاں رہکر ایک ایک گوپی کی سیوا جنم بھر کروں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہو سکتا اس لیے میں تمھارا رنیا ہوں۔

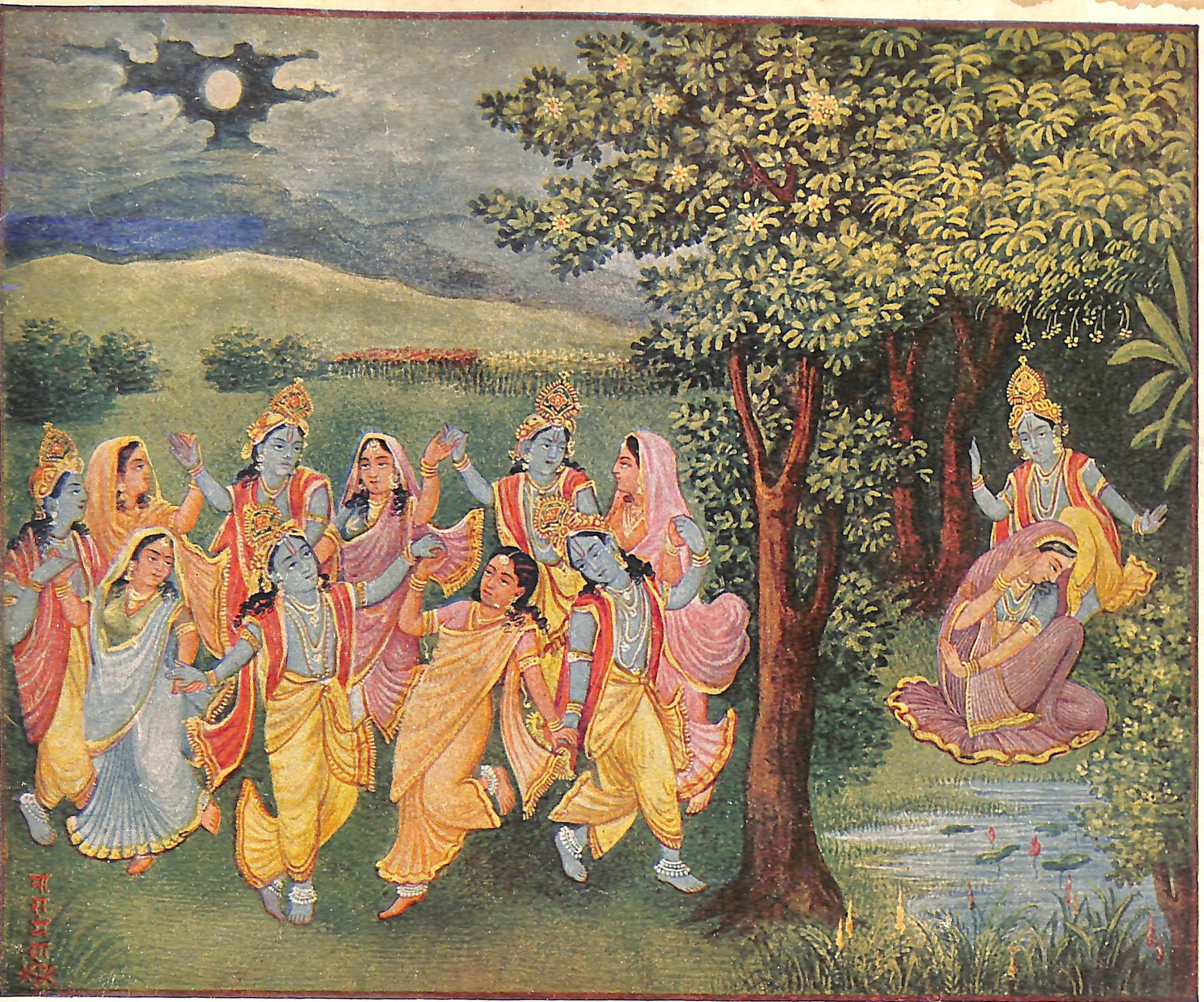
دوہا

اب تم رہو اُداس مت من میں کرو بلاس ۔ مہا راس اب ساج کے پورن کرہوں آس

ادھیائے تینتیسواں

مہا راس کرنا شری کرشن جی کا گوپیوں کے ساتھ

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت جب شیام سندر نے یہ بچن پریم بھرا ہوا کہکر گوپیوں دھیرج دیا تب سب برجبالا بڑی خوشی سے شیام سندر کا ہاتھ پکڑ کر ناچنے لگیں اتنی کتھا سن کر راجہ پرچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج راس لیلا میں جس گوپی کا ہاتھ مُرلی منوہر پکڑے تھے اُس کا بدن موہن پیارے کے بدن سے اسپرش ہوتا تھا اور سب گوپیوں کی کامنا کس طرح پوری ہوئی شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پر برھم پرمیشور کی لیلا کو کوئی نہیں جان سکتا مرلی منوہر نے دو دو گوپی کے بیچ میں ایک ایک روپ اپنا پرکٹ کر کے داہنے اور بائیں ہاتھ میں دونوں گوپیوں کا ہاتھ پکڑے منڈل باندھ کر راس لیلا کی تھی لیکن اُن کی مایا سے سب گوپیاں بہت روپ دھارن کرنے کا حال نہ جان کر یہ جانتی تھیں کہ راس بہاری ہمارے ہی ساتھ ناچتے ہیں اور اُس آنند روپی نلچ میں ہاتھ اور پاؤں کی ٹھوکر دے کر بدن سے بدن رگڑنا اور بھونہہ مٹکا کر گتا کچھ کرنا اور گردن ٹیڑھی کر کے کنڈل ہلانا جو باتیں راس اور بلاس میں چاہییں وہ سب مرلی منوہر گوپیوں کے ساتھ اور گوپیاں مرلی منوہر کے ساتھ کرتی تھیں اُس وقت سوبھا شیام سندر کی کیسی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے سُنہلی دانوں کی مالا میں نیل من رہتا ہے اور ناچنے سے شیام سندر کے کانوں کا کنڈل کیسا اچھا لگتا تھا کہ جیسے شیام گھٹا میں



سری کرشن مہاراج کا طرح طرح روپ بناکر گوپیوں کے ساتھ راس لیلا کرنا

بجلی چمکتی ہے اُس وقت برھماجی اور مہادیوجی آدک دیوتا اور رکھیشوروں نے پرمیشور کا دھیان چھوڑ دیا اور اُس لیلا کا سُکھ دیکھنے کے واسطے اپنی استریوں سمیت بمانوں پر بیٹھکر برندابن میں آئے اور آکاش سے شیام سندر اور گوپیوں پر پھول برساکر برجبالاؤں کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور گندھریوں نے بہت طرح کا باجا بجا کر گانا شروع کیا اور دیوکنیا اور اپسرا راس لیلا کی شوبھا دیکھتے ہی کام روپی مد میں ایسی اچیت اور موہت ہوگئیں کہ اُن کی کمر کا گھونگھرو کھل کر گر پڑا اور تن من کی سُدھ جاتی رہی۔

	دوہا	
دیوراج شوبھت سرس اندرانی کے سنگ		ماکھن پربھُو کے درس کو ہنست نین سب انگ

چندرما اور تارا گن وہ آنند دیکھتے ہی تصویر کی طرح کھڑے ہوگئے اور اُن میں آگے چلنے کی سامرتھ نہیں رہی اور چندرما نے خوش ہوکر اپنی کرن سے راس منڈل پر امرت برسایا چندرما کے کھڑے رہنے سے وہ رات چھ مہینے کے برابر ہوگئی لیکن کرشن بھگوان کی مہما سے رات بڑھنے کا حال کسی نے نہیں جانا اس رات کا نام سنسار میں پریم رات پرکٹ ہوا اے راجہ ناچنے کی محنت سے گوپیوں کے منھ پر پسینہ نکل کر بکھرے ہوئے بالوں میں کیسا اچھا لگتا تھا جیسے کالے سانپ اُوس کی بوند چاٹنے آئے ہیں اُس وقت شیام سندر اپنے پیتامبر سے اُن کا پسینا پوچھ دیتے تھے اور گوپیاں ناچتے ناچتے تھک کر سکھا ری کا ہاتھ پکڑے ہوئے زمین پر بیٹھ جاتی تھیں لیکن ناچنا تال اور سُر کا نہیں بگڑتا تھا کوئی گوپی اپنا ہاتھ موہن پیارے کے سر اور کندھے پر رکھکر کہتی تھی کہ ناچتے ناچتے میرا پاؤں دُکھنے لگا ذرا سستا کر پھر ناچوں گی کوئی برجبالا موہن پیارے کی مالا چوم کر کہتی تھی کہ اے پران ناتھ تمھارے گلے میں یہ ہار بہت سُندر معلوم ہوتا ہے اور کوئی برجبالا گھومتے گھومتے تھک کر شیام سندر کے گلے سے لپٹ کر کہتی تھی کہ میں تمھارے سَرن آئی ہوں مجھے کبھی اپنے چرنوں سے الگ مت کرنا اور کوئی سکھی موہن پیارے کے ہاتھ سے کمل کا پھول چھین کر اُن سے کہتی تھی کہ میرے کلیجے پر ہاتھ دھر کر دیکھو کہ کیسا دھڑکتا ہے آٹھوں پہر تم میرے ہردے میں بستے ہو اس لیے ڈرتی ہوں کہ کلیجا دھڑکنے سے تم کو کچھ دُکھ نہ پہونچے۔

	دوہا	
نکھ شکھ سے بھوکھن سجے برج بھوکھن کے ہیت		گان کرت اَت چاہ سے نرتت اَت چھب دیت

اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اسی طرح بانکے بہاری گوپیوں کے ساتھ بہت طرح کا باجا بجا کر چھ راگ اور چھتیس راگنی الاپ کر راس اور بلاس کرتے تھے اور کبھی بنسی میں بہت طرح کی اُپج بجا کر من گوپیوں کا اپنی طرف موہ لیتے تھے اُس آنند روپی ناچ میں گوپیاں کام دیو کے مد میں ایسا موہت ہوگئیں کہ اُن کو اپنے تن اور مَن کی کچھ سُدھ نہیں رہی کبھی گھومتے وقت آنچل گوپیوں کا اُڑ جاتا تھا تو چھاتیوں کی سُندرتائی دیکھکر دیوتا لوگ موہت ہو جاتے تھے اور کبھی ناچتے وقت شیام سندر کا مکٹ کھُل کر گرنے لگتا تھا تب گوپیاں

اپنے ہاتھ سے اُس کو باندھ دیتی تھیں اور کبھی موتیوں کا ہار گوپیوں کے گلے سے ٹوٹ کر گر پڑتا تھا اور بنمالا شیام سندر کی کھل کر گر پڑتی تھی اُس کے اُٹھانے کی خبر کوئی نہیں رکھتا تھا کبھی کوئی سکھی مُرلی منوہر کے ساتھ مل کر ایسا سُر ملاتی تھی کہ راس بہاری اُس کے گانے سے مُرلی بجانا بھول جاتے تھے۔

دوہا

ماکھن پربھو کھن شیام سنگ سندر برج کی باگ	دامن جیوُن شوبھت مہا نرتت گت ابھرام
نرتت تہاں ہلاس سوں ماکھن پربھو سکھ راس	آس پاس جتنا سبے سُبھک سُپاس نواس

اے راجہ جس طرح لڑکا اپنا منہ درپن میں دیکھکر بھول جاتا ہے اسی طرح سب برجبالا راگ اور رنگ کے نشے میں موہت ہو کر اپنا گہنا اور کپڑا ایک دوسرے پر نچھاور کرتی تھیں اُس وقت راگ اور راگنی کا ایسا سماں بندھا تھا کہ جس کو سُن کر جمنا جی کا جل بہنے سے تھم رہا اور ہوا چلنے سے ٹھہر گئی اور سب پشو اور پنچھی اُدک اُس بن کے وہ لیلا دیکھ کر ایسا موہت ہوئے کہ چرنا اور اُڑنا بھول کر تصویر کی طرح کھڑے ہو گئے موہن پیارے اور رادھا پیاری جو بیچ میں ناچتے تھے اُن کی سندرتائی پر سب برجبالا بلائیں لیکر آپس میں خوش ہوتی تھیں اُس وقت ایک گوپی نے آپ نندجی بن کر دوسری گوپی کو برکھبھان بنایا اور شری کرشن جی کا بواہ شری رادھا جی سے کر کے سمدھیوں کی طرح آپس میں شستاچار کیا اور شیاما کے ہاتھ میں کنگن باندھ کر شیام سندر سے کہا کہ اس کو کھولو جب کہ وہ کنگن شیام سندر سے نہیں کھلا تب سب برجبالا ہنسنے لگیں اور شری رادھا کرشن کی بدھ پوربک پوجا کر کے بولیں۔

دوہا

تہاں نند نندن لاڈلو شری برکھبھان کُمار	دولھا دلھن راج ہیں شوبھا اَست اپار
سورٹھا	
دولھا نند کمار دلھن شری رادھا کنور	سنتن پران ادھار اچل رہے جوڑی سدا

اے راجہ یہ چرتر دیکھ کر شری شیاما شیام بہت خوش ہوتے تھے اور ناچتے وقت گوپیوں کے بدن سے جو پھول ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے تھے اُنپر رکھیشور اور منیشور لوگ بھونرے کا روپ رکھکر اس لیلا کا سکھ دیکھنے کے واسطے گونجتے تھے اور گوپیوں کے گھونگھرو اور کردھنی اور پازیب کی آواز سُن کر وہ بھونرے اُڑنا بھول گئے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ کس کی سامرتھ ہے جو گوپیوں کے بھاگ کی بڑائی کر سکے اُنت سمے اُن سب گوپیوں نے آپ مُکت پاکر تین پیڑھی اپنے ماتا اور پتا کی مُکت کر دیں اور پرماتما پرش نے اپنے بھکتوں کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے برجبالا روپ جیو آتما سے سچی راس لیلا کر کے جیسا سکھ اُنکو دیا اُس سکھ کا حال کہا نہیں جا سکتا جس طرح لڑکا نادان آئینہ میں اپنا مُنھ دیکھکر اپنی پرچھائیں سے کھیلتا ہے وہی حال شیام سندر نے کیا جب بدن کے اسپرش سے گوپیوں کے بدن کا چندن اور کیسر موہن پیارے کے بدن اور بیجنتی مالا میں لگ جاتا تھا تب موہن پیارے گوپیوں سے کہتے تھے کہ میں نے کیسر اور چندن

نہیں لگایا ہے یہ سب تمھارے بدن کا میرے بدن میں لگ کر خوشبو دیتا ہے جب گوپیاں ناچتی اور کودتی ہوئی
گر پڑتی تھیں تب برندابن بہاری بہت روپ سے انکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس کھینچ لیتے تھے دیوتا لوگ وہ سکو دیکھ کر
ڈاہ کی راہ سے کہتے تھے کہ اے کرشن بھگوان ہمارا بھی جنم برندابن میں دیتے تو تمھارے ساتھ راس لیلا کرکے
اپنا جنم سپھل کرتے۔

دوہا

دھن برندابن دھن سکھا دھن شیام دھن راس | دھن دھن موہن گوپکانت نوکرت بلاس

اے راجہ پریکھیت راس لیلا کرتے کرتے موہن پیارے کے من میں کچھ ایسی ترنگ آئی کہ سب گوپیوں کو ساتھ
لیکر جاگنے کی گرمی مٹانے کے واسطے جمنا جل میں بیٹھ گئے جس طرح متوالا ہاتھی ہتھنیوں کو ساتھ لیکر جل بہار
کرتا ہے اُسی طرح الگ الگ روپ رکھکر شری رادھا آدک گوپیوں سے جل بہار کیا۔

جب ناچنے اور جاگنے کی گرمی اسنان کرنے سے مٹاکر جمنا جل سے باہر نکلے تب جوگ مایا نے سب
برجبالا اور رانیک روپ شیام سندر کے پہرنے کے واسطے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا وہاں لاکر ڈھیر کردیا اور
سب پہنکر اور عطر آدک سگندھ سب کے بدن میں لگا کر ایک ایک گجرا سب کے گلے میں ایسا پہنا دیا کہ جسکے
پھول کبھی نہ کمھلاویں جب برندابن بہاری شیاما آدک گوپیوں کو سنگ لیکر بن بہار کرنے لگے تب دیوتوں نے
اُن پر پھول برسائے اور اُن کی اُتاری ہوئی گیلی دھوتیاں آپس میں پرساد کی طرح ٹکڑا ٹکڑا بانٹ لیا جب بن بہار
کر چکے تب شیام سندر نے گوپیوں سے کہا کہ اسنان کرنے سے تمھاری تھکن مٹ گئی اب چار گھڑی رات
باقی ہے اپنے اپنے گھر جاؤ یہ بات سنتے ہی سب برجبالا اُداس ہوکر بولیں کہ اے برجناتھ تمھارے چرن
چھوڑکر اپنے گھر کیسے جاویں بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ جس طرح جوگی اور رکھیشور لوگ میرا دھیان کرتے ہیں اسی
طرح تم لوگ بھی انتہ کرن میں میری یاد رکھو تو آٹھوں پہر تمھارے پاس میں بنا رہوں گا یہ بات سن کر سب
برجبالا من کو دھیرج دے کر شیام سندر سے بدا ہوئیں اور اپنے اپنے گھر آئیں اور گھر والوں کو سویا ہوا دیکھنے
اور اپنی منوکامنا پانے سے بہت خوش ہوئیں اور پرمیشور کی مایا سے یہ بات اُن کے گھر والوں نے نہیں جانی
کہ ہماری استریاں رات کے وقت کہاں باہر گئی تھیں اس لیے موہن پیارے سے کسی گوال نے کچھ بُرا نہیں
مانا اس طرح سری نندلال جی گوپیونکے ساتھ کبھی راس لیلا اور بن بہار کرتے تھے اتنی کتھا سن کر راجہ پریکھیت
نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ ایک سندیہہ مجھکو ہوا ہے وہ مٹا دیجئے کہ شری کرشن جی نے پرتھوی کا بھار اُتارنے
اور دھرم بڑھانے کے واسطے اوتار لیا تھا اُنھوں نے بید اور شاستر کے خلاف پرائی استریوں کے ساتھ
کیوں بہار کیا یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ میں تم سے پہلے گوپیوں کے جنم لینے کا حال کہہ چکا ہوں
کہ وہ سب بید کی رچا تھیں اور سری لچھمی جی نے سری رادھا مہارانی کا اوتار لیکر شری کرشن مہاراج کے
ساتھ سنسار میں لیلا کی تھی اس لیے اُن کو سری کرشن مہاراج سے الگ نہ سمجھنا چاہیئے اور جو بہت سے

روپ شری کرشن جی کے گوپیوں کے پاس تھے اس بات کی مہما کوئی نہیں جان سکتا اور جس کام میں عقل کا دخل نہو اس بات میں عیب لگانا نہ چاہیے زہر کھانا شری مہادیو جی ہی کا کام ہے دوسرے کو ایسی سامرتھ نہ تھی جو اُس زہر کی گرمی کو سہ سکتا پرمیشور نرگن روپ سنساری باتوں سے کچھ کام نہیں رکھتے اس لیے اُن کو دوش لگانا ادھرم ہوتا ہے اور بید شاستر کا بچن سچ مان کر اُسی کے مطابق کرنا چاہیے اور بیکنٹھ ناتھ کی لیلا میں سندیہ کرنا اُچت نہیں ہے اور جن پرمیشور کے نام لینے اور دھیان کرنے سے بڑے بڑے جوگی اور مُن لوگ کرتارتھ ہو جاتے ہیں اُن آد پرش پرمیشور کو آدمی سمجھکر عیب لگانا بڑا پاپ ہے جس طرح آگ میں ناپاک چیز بھی جلنے سے پاک ہو جاتی ہے اُسی طرح سمرتھ لوگ کیا نہیں کرتے اور یہ سب لیلا پرمیشور نے سنساری جیوں کو بھو ساگر پار اُتارنے کے واسطے سنسار میں کی تھی جس کے پڑھنے اور سننے سے کلجگ باسی لوگ مُکت پاویں اور وہ پربرھم پرمیشور اپنے سُکھ کے واسطے کچھ نہیں کرتے کوئی انکا بھجن اور اسمرن کر کے جس چیز کی چاہنا رکھتا ہے اُس کا منورتھ پورا کر دیتے ہیں یہ سوبھاؤ اُنکا ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور سنساری بیوہار سے رہت ہو کر سب چیزوں میں موجود رہتے ہیں گیان ملے بنا کسی کو دکھلائی نہیں دیتے اور گوپی ناتھ کا جس گانے والے آدمی بدم پد کو پہنچتے ہیں اور شری کرشن جی کی کتھا سننے کا پھل سب تیرتھوں کے اسنان کرنے کے برابر ہوتا ہے اور جو گوالا کے جوبت تھے اُن کے بدن میں بھی شری کرشن جی ہی کا پرکاش تھا اس لیے سب گوپیوں کا پت شری کرشن جی ہی کو سمجھنا چاہیے اور یہ پنچ دھیائی کی کتھا کہنے اور سننے والے جو سب پاپوں سے چھوٹ کر مُکت پدارتھ پاتے ہیں پرمیشور کی کتھا میں کسی بات کا سندیہ نہ رکھکر بید اور پُران کا بچن ماننا چاہیے۔

دوہا

سو من میں اچرج بڑو تم سا گیانی ہو وے	لاکھن پربھ کی کتھا میں بھرم مان ہے سوے

اسے پرکھیت آج سے ایسا سندیہ چت میں کبھی مت لانا اگیان آدمی کو کیا سامرتھ ہے جو پرمیشور کے کاموں میں اپنی بدھ ملا سکے۔

دوہا

لاکھن پربھ گوپال کی لیلا پرم پنیت	بھاگ آدرے جگ میں دی جو شن ہو کر پریت

ادھیائے چونتیسواں

اجگر سانپ کا نند جی کی آدھی ٹانگ نگل جانا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جس طرح شری کرشن نے سدرشن نام بدیادھر کو سانپ کی جون سے ادھار کیا اور شنکھ چوڑ نام دیت کو مارا اُس کی کتھا کہتے ہیں سُنو۔ نند جی نے ایک دن سب گوال اور گوپیوں سے کہا کہ ہم نے شری کرشن جی کے پیدا ہونے پر یہ مانتا مانی تھی کہ جب موہن پیارا بارہ برس کا ہوگا

وہ بھی بنسی کی دھن سنکر اچیت ہوگئی ہیں نہیں تو چیتن آدمی کسی سے نہیں لپٹتا اور کمل کا پھول بھی اُسی کی آواز پر موہت ہوکر متوالوں کی طرح آٹھوں پہر اپنا سَر ہلایا کرتا ہے اور بادل بھی اُسی کی دُھن پر موہت ہوکر برہی لوگوں کی طرح روکر آنکھوں سے پانی برساتا ہے۔

سورٹھا

ہرکو کربس مانہہ مُرلی لوٹت اَدھر رس
اَردر مانت ناہنہ ہم سب تے بولت نٹھر

دوسری گوپی بولی کہ میں جانتی تھی کہ شیام سندر کیول لڑکپن کے کھیل میں بڑے ہوشیار ہیں لیکن اب مجھکو معلوم ہوا کہ گانے اور بجانے میں بھی کوئی اُن کی برابری نہیں کر سکتا دوسری برجبالا نے کہا کہ شری برہماجی اور شری مہادیو جی آدک دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشوروں اور گیانیوں کا بھی دھیان بنسی سنکر اس طرح چھوٹ جاتا ہے جس طرح کوئی نیند سے چونک اُٹھے دوسری گوپی بولی کہ یہ مُرلی ہماری سوت شیام سندر کو ایسی پیاری ہے کہ دن رات اُس کو اپنی چھاتی سے لگائے رہتے ہیں پچھلے جنم میں مُرلی نے بڑا بھاری تپ کیا تھا جس کے پرتاپ سے موہن پیارے کو اپنے بس کر لیا ہے۔

دوہا

جیسے ہینگے ہیر نٹھر بنسی بھئی سہائے
اب مُرلی اور شیام کی جوڑی ملی بنائے

سورٹھا

میٹت پچھلے داگ جو بس کر یا یو پیا
دھن دھن مُرلی بھاگ اب گرجت ادھرن چڑھی

دوسری سکھی نے کہا کہ اے پیاری یہ مُرلی کا کیا اپرادھ ہے یہ سب کٹھورتائی نندکشور کی سمجھنا چاہیے کہ انھوں نے پریت ہماری چھوڑ دی اور نیچ ذات بنسی کو اپنی رانی بنا کر رکھا ہے دوسری برجبالا بولی کہ مُرلی بانس کے بدن میں جنم پاکر ایک پاؤں سے کھڑی رہی برسات اور گرمی اور جاڑے کا دُکھ اپنے اوپر اُٹھا کر پرمیشور کا تپ کرتی رہی پھر اپنا پور پور کٹوایا اور آگ کی گرمی سہکر اپنے بدن میں چھید کرایا اتنا دُکھ اُٹھا کر ترلوکی ناتھ کو اپنے بس کر پایا ہے اسی سے تینوں لوک کے جیو اُس کی آواز سُن کر موہت ہو جاتے ہیں ہم لوگوں کو کیا سامرتھ ہے جو اُس کی بڑائی یا برابری کر سکیں جب اس کے برابر تم لوگ بھی تپ کروگی تب موہن پیارے تمہارے ساتھ بھی ویسی ہی پریت کریں گے اُن کا ملنا سہج مت سمجھو دیکھو جب گوپیوں نے بھی شیام سندر کے ملنے کے واسطے برت کیا تب اُنھوں نے ہمارے واسطے چیر چھپا کر ہم کو دیا تھا یہ اپنے اپنے بھاگ کا پھل ہے

دوہا

مرلی کی سرمت کرو کہو ہمارو مان
دھن دھن واہ بکھانیئے سن وا کو جیہں کان

سورٹھا

رہی بشو بھر جیت موہن مکھ لگ بانسری
میٹ سکل سرت نیت ریت چلاوت آپنی

دوسری گوپی نے کہا کہ مُرلی سے پریت رکھنے میں ہمارے واسطے بھی اچھا ہے اور اس کے ساتھ بیر کرنے میں کچھ پھل نہیں ملے گا اس لیے بنسی کی ڈاہ کرنا نہ چاہیئے ہم لوگ موہن پیارے کے ساتھ لڑکپن سے پریت رکھتی ہیں اُن کے اسمرن اور دھیان کرنے سے تمھارا کام بھی پورا ہوگا۔

سورٹھا

ہم تو ہے یہ آس وہ ہیں انترجامی ہر
کرہیں نہیں نراس اُر انتر کی جان کے

دوسری برجبالا بولی کہ بنسی شیام سندر کے اونٹھوں کا امرت پی کر اَمر ہو گئی ہے اسی واسطے اپنا بول سنا کر ہم لوگوں کو گیان سکھاتی ہے یہ بات سنتے ہی رادھا پیاری شری کرشن جی کے برہ ساگر میں ڈوب کر رونے لگی تب دوسری گوپی نے کہا کہ اے پیاری تم اُداس مت ہو موہن پیارے تمھارے اوپر موہت ہو کر تمھارا نام بانسری میں بجاتے ہیں اور تم رانی ہو مرلی تمھاری داسی ہے ہم لوگ برتھا بانسری کو سوت جان کر اُس سے بیر رکھتی ہیں مُرلی دھر نے مرلی کو سب گن ندھان جان کر اُس سے پریت کی ہے۔

دوہا

اب مُرلی چھوٹے نہیں یا کے بس بھئے شیام
پرگٹ کیو سب جگت میں مُرلی دھر نج نام

دوسری گوپی نے کہا کہ اے سکھی نند کشور چت چور برندابن میں گوالوں کے کندھے پر ہاتھ رکھے گئو چراتے پھرتے ہوں گے اور بنسی کی دھن سنکر سب گئویں اکٹھا ہو گئی ہوں گی دوسری سکھی بولی کہ موہن پیارے ایسے سندر ہیں جن کے منہ سے ہنستے وقت پھول جھڑتے ہیں اُن کا موہنی روپ دیکھنے اور بنسی کی دھن سننے سے ہمارا کام دیو بس میں نہیں رہتا اور بنسی کی دھن سب جیوں کے پاؤں میں ایسی بیڑی ڈال دیتی ہے کہ کسی کو چلنے کی سامرتھ نہیں رہتی۔

دوہا

دھن دھن بنسی بانس کی دھن یا کے گُردیوں
دھن لائے گن جا پنچ کے بن تے شیام ہوں

اے راجہ پریچھت اسی طرح سب گوپیاں شیام سندر کی چرچا میں اپنا دن کاٹ کر شام کے وقت راہ میں آکر بیٹھتی تھیں اور شری کرشن انترجامی گوپیوں کی پریت جان کر شام کے وقت بلرام جی اور گئو اور گوالوں کو ساتھ لیے ہوئے مور پنکھ کی ٹوپی سر پر دیے جڑاؤ کنڈل کانوں میں پہنے بانسری بجاتے ہوئے اس سندرتائی سے گھر آتے تھے کہ اُنکا درشن کرنے سے سب چھوٹے اور بڑوں کا من پرسن ہو جاتا تھا اور گوپیاں بڑے پریم سے آگے دوڑ کر شری کرشن جی کے چندر مکھ کی شیتلتائی سے اپنے ہردے کی آگ ٹھنڈی کرتی تھیں اور شیام سندر کے چرنوں کی دھور اپنے اپنے آنچل سے جھاڑ کر اور پرکرما کرکے اپنے گھر آتی تھیں

دوہا

ہر سوروپ کے سندھ میں گوپی کو دین ڈھاے
نینن ہوویں درس رس من کی ترکھا بجھائے

جب شیام اور بلرام اپنے گھر ہو پہنچتے تھے اُس وقت جسوداجی اور روہنی جی بڑے پریم سے دونوں
کے بدن میں اُبٹن اور پھلیل لگا کر اسنان کرانے کے پیچھے چھتیس طرح کے بھوجن کھانے کے واسطے دیتی
تھیں تب وہ گوال بالوں کے ساتھ خوشی سے کھاتے تھے ہر روز اُنکا یہی نیم رہتا تھا ایکدن برندابن بہاری
نے ایسا بچار کیا کہ ہم نے راس لیلا میں انتردھیان ہو کر شیاما آدک گوپیوں کو اپنے برہ کا دُکھ بہت
دیا تھا اُس کے بدلے اب ہم کو اُچت یہ ہے کہ رادھا پیاری کو جو لچھمی جی کا اوتار ہیں مان کر اُن اور میں اُنکے
پاؤں پڑ کر اُن کو خوش کروں اور سب گوپیوں کا دُربچن سن کر اُن کو دُکھ دینے کے بدلے سے اُرن ہو جاؤں
ایک دن رادھا پیاری سولھوں سنگار کیے اپنے گھر بیٹھی تھی جب موہن پیارے نے اپنی اچھا سے
رادھا پیاری کے گھر جا کر شیاما کو اپنے گلے سے لگا لیا اور اُن کی سندرتائی کی بلیاں لینے لگے تب شری کرشن جی
کی مایا سے شری رادھا جی نے اپنے مُنھ کی پرچھائیں شیام سندر کے جڑاؤ گہنے میں جو وہ اپنے گلے میں
پہنے تھے دیکھکر کیا سمجھا کہ اس دوسری استری سے نند لال جی پریت کر کے اُس کو اپنی چھاتی سے
لگائے رہتے ہیں اور مجھکو دکھلانے کے واسطے آئے ہیں جبکہ ایسا بچار کر شری رادھا جی کو سوتیا ڈاہ
پیدا ہوا تب اُنھوں نے رونی صورت بنا کر کہا کہ اے موہن پیارے میں نے جانا کہ تم پرکٹ میں ہیرکے
ساتھ پریت کر کے انتہ کرن سے اس مہا سندری کو ایسا چاہتے ہو کہ آٹھوں پہر اُس کو اپنی چھاتی سے لگائے
رہ کر ایک ساعت الگ نہیں کرتے اس سکھی کا بڑا بھاگ ہے جو رات دن تمھارے ہردے سے لپٹی رہتی
ہے اب تم اُس کے ساتھ پریت کرو میں تمھارے لائق نہیں رہی یہ بات سنتے ہی موہن پیارے
رادھا پیاری کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے پران پیاری تمھارے سوائے اور کون ہے جس کو میں چاہتا
ہوں تم میری بات کا بشواس مان کر ایسا مت بچارو اسی طرح بہت سی بنتی کر کے شیام بہاری نے شیاما
کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھالنا چاہا لیکن شیاما سوتیا ڈاہ سے نہیں بیٹھکر بولی کہ اے شیام بہاری تم اپنی پیاری
سے جس کو ہردے میں رکھتے ہو بولو اب مجھ کو تم سے کچھ کام نہیں ہے یہ کہکر رادھا پیاری اپنی اُسی
پرچھائیں کو گالیاں دینے لگی تب موہن پیارے نے کئی مرتبہ سمجھا کر کہا کہ یہ دوسری استری نہیں ہے میرے
جڑاؤ گہنے میں تمھاری پرچھائیں دکھلائی دیتی ہے لیکن رادھا پیاری کو مارے سوتیا ڈاہ کے موہن پیارے
کی بات کا یقین نہیں ہوا اُس وقت ایک سکھی وہاں آئی اور دونوں کو اُداس دیکھکر بولی۔

دوہا

وہ ہر سے پوچھت بھئی کہو نہ موہنہ بتاے ۔ آج دشا کیسی لگت بیٹھی کہا گنواے

سورٹھا

کیوں تن رہیو بھلاے اتِ بیاکل دکھیتہیں ۔ رہیو بدن کمھلاے ایسو سوچ کہا پریو

یہ سن کر موہن پیارے بولے کہ اے سکھی میں نے تو کچھ اپرادھ رادھا پیاری کا نہیں کیا اُس نے

اپنی پرچھائیں میرے جڑاؤ گہنے میں دیکھکر اُس کو دوسری استری سمجھا ہے اسی کارن مجھ سے روٹھ کر نہیں بولتی ہے تو کسی طرح اُس کا سندیہہ مٹا کر خوش کر دے جب یہ بات کہکر موہن پیارے نے آنکھوں میں آنسو بھر لیے تب اُس سکھی نے مرلی منوہر سے کہا کہ تم برندابن میں چلو میں پیاری جی کو وہاں لیے آتی ہوں جب یہ سُن کر موہن پیارے برندابن کے کنج بن چلے گئے تب اُس سکھی نے پیاری جی کے پاس جاکر کہا کہ تمکو گوپی ناتھ نے بلایا ہے یہ سُن کر شیاما بولی کہ تو نہیں جانتی کہ نندکمار نے دوسری سندری سے پریت کر کے اُس کو اپنے ہردے میں بسایا ہے اب وہ میری چاہنا نہیں رکھتے میں اُن کے پاس جاکر کیا کروں تب وہ سکھی پھر بولی کہ اے پیاری جی تم جن کی چیزیں لے آئی ہو وہ تمہارے بدلے موہن پیارے کو بن میں گھیرے کھڑے ہیں ورتم بچلکر یہاں آکر بیٹھ رہی ہو ایسا تم کو نہ چاہیے شیاما نے کہا کہ میں کسی کی چیز نہیں لائی ہوں جو گھیرے کھڑے ہیں اُن کا نام بتادے تب وہ سکھی بولی کہ ہرنی کی آنکھ اور چیتے کی کمر اور ہاتھی کی چال اور انار کے دانت تو لے آئی ہے وہی لوگ نندلال جی سے تقاضہ کرتے ہیں جب یہ بات پریت بھری ہوئی سن کر شیاما نے ہنس دیا تب وہ سکھی بولی کہ اے پیاری تو بڑی نادان ہو کر موہن پیارے سے برتھا دُکھ مانتی ہے جس طرح آگے تو نے ایکدن درپن دیکھکر اپنی پرچھائیں کو سوت سمجھا تھا اُسی طرح آج بھی موہن پیارے کے جڑاؤ گہنے میں اپنی پرچھائیں کو دوسری استری جان کر موہن پیارے سے دُکھ مانا ہے اس لیے وہ تیرے برہ میں بیاکل ہو کر رادھا رادھا پکارتے ہیں تو جلدی چلکر اُنکا سوچ مٹادے جب یہ بات سُنکر شیاما کا چت ٹھکانے ہو گیا تب وہ پچھتا کر کہنے لگی کہ اے سکھی تو موہن پیارے سے جاکر کہدے کہ میں سنگار کر کے ابھی آتی ہوں جب وہ سکھی شیام سندر کے پاس یہ سندیسا کہنے گئی تب کیا دیکھا کہ موہن پیارے رادھا پیاری کے برہ میں بیاکل ہو کر درخت کے نیچے لوٹ رہے ہیں۔

سورٹھا

بیٹھت اُٹھت ادھیر کو سُدھ باوت نہیں

بڑھت برہ کی پیر شری رادھا رادھا رٹت

یہ حال اُن کا دیکھکر وہ سکھی بولی کہ اے پران پیارے تم کس واسطے اتنا سوچ کرتے ہو ابھی ایک ساعت میں شیاما یہاں آپہونچتی ہے یہ بات سنتے ہی شیام سندر اُٹھ بیٹھے اور پھولوں کی سیجا بچھائی اور چاروں طرف چونک کر دیکھنے لگے جب رادھا پیاری کے پہونچنے میں کچھ دیر ہوئی تب پھر وہ سکھی پیاری جی کے پاس پہونچکر بولی کہ اے شیاما موہن پیارے تیرے برہ میں رو رہے ہیں تو کیوں نہیں چلتی۔

سورٹھا

لکھو نہیں بوکت بین اتِ بیاکل تیرے برہ

بھر بھر ڈھارت نین کہا کہوں اُنکی دشا

رادھا پیاری یہ بات سنتے ہی بہت خوش ہو کر اُس سکھی کے ساتھ بن میں جا پہونچی شیام سندر نے رادھا پیاری کو دیکھتے ہی خوش ہو کر اُس سکھی کی بڑائی کی اور شیاما کو اپنے ہردے سے لگا کر کامدیو کی آگ بجھائی۔

دوہا

پرم پریم دوؤ ملے شری رادھا نند نند ۔ گن آگرناگر جگل چھب ساگر سُکھ کند

گئے شیام شیاما سدن سکھی سہت سُکھ پائے ۔ من حیرتر رس کھیل کر برجبا سن سکھ دائے

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت دیکھو جن پر برہم پرمیشور کا درشن شری برھما جی اور شری مہادیو جی آد دیوتا اور رکھیشور دھیان میں بھی جلدی نہیں پاتے وہ پر برہم پرمیشور برج کی استریوں کے واسطے ایسا سوچ کرتے تھے اُن کی لیلا کون جان سکتا ہے ۔

سورٹھا

جو پربھو اگم اپار بید بھید پاوت نہیں ۔ سو برج کرت بہار مرم نہ واکو پاؤ ہیں

ایک دن شیام سندر نے برندابن کی گلیوں میں للتا سکھی کو آتے ہوئے دیکھکر روکا تب للتا سکھی لجا بولی کہ تم جھوٹھی پریت میرے ساتھ رکھتے ہو کبھی مجھ غریبنی کے گھر نہیں آتے یہ سن کر رسک بہاری نے کہا

دوہا

تم کیسے بسرت پریا ہنس بولے گھنشیام ۔ آج آئے سُکھ لیں گے رین تمہارے دھام

سورٹھا

سُن ہرکھی برجبام چلی سدن مُسکائے کے ۔ لکھ سُکھ پایو شیام مُدت گئے اپنے سدن

اے راجہ للتا سکھی نے بڑی خوشی سے اپنے گھر آکر سولھوں سنگار کیے اور مکان اور سیجیا کو سجا کر موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھنے لگی جبکہ آدھی رات بیتنے پر بھی موہن پیارے وہاں نہ آکر اور سکھی کے گھر چلے گئے تب للتا سکھی نے اُداس ہو کر کہا ۔

دوہا

کہت شیام آئے نہیں ہون لگی ادھ رات ۔ سگے آنس تے موہنہ پن کہا دھری جیہ بات

سورٹھا

دے یہہ نایک شیام جاے لبھانے انت کہوں ۔ من من سوچیت بام کارن کیوں آئے نہیں

جبکہ للتا سکھی کو اسی طرح سوچ اور بچار میں ساری رات جاگتے جاگتے بیت گئی تب صبح ہوتے ہوتے نند لال جی اپنی بات یاد کر کے للتا سکھی کے گھر ہو پہنچے ۔

دوہا

تب بولی مسکائے پر یہ کہا کام مم دھام ۔ تا ہی کے گھر جائیے جہاں بسے نس شیام

سورٹھا

برات دکھاؤں موہ آئے رنگ بنائے کے ۔ لیں سکھ پایو جو ہے بھلے بنے ہیں لال اب

جب کہ یہ بات سُن کر شیام سندر نے مسکرا دیا تب للتا نے اُن کو اسنان کرایا۔

دوہا

رُچ بھوجن دے سیج پر پوڑھا لے گھنشیام | رس بس کر نو ناگری پھل سیّے مو کام

تھوڑی دیر شیام سندر وہاں رہکر اور اچھا پوری کر کے اپنے گھر چلے آئے اسی طرح رسک بہاری کبھی رادھا پیاری اور کبھی چندراولی اور کبھی سکھا آدک گوپیوں کے مکان پر رہ کر اُن کی اچھا پوری کرتے تھے جب ایک سکھی سے بات ہار کر دوسری سکھی کے گھر چلے جاتے تھے اور وہ سکھی روٹھ کر مان کرتی تھی تب آپ بہت بنتی کر کے اُس کو مناتے تھے اسی طرح شری کرشن مہاراج ایک روپ اپنا نند اور جسودا کے پاس رکھتے تھے اور بہت روپ رکھ کر کبھی کبھی گوپیوں کی منوکامنا پوری کرتے تھے۔

دوہا

کبھوں کہت ہراسے ہیں اُر میں ہر کھ بڑھائے | کبھوں برہ بیاکل جرت ات اترا کلاسے

سورٹھ

کبھوں کہت سکھ پاسے بہت نار راکھیں پیا | بسے انت کبھوں جاسے موسے جھوٹھی اودھ کر

ایک رات موہن پیارے کسی سکھی کے گھر رہ کر جب صبح ہوتے ہوئے رادھا پیاری کے گھر گئے تب وہ دُکھ مانکر روٹھ بیٹھی اس لیے موہن پیارے نے بہت بنتی کر کے سوگند کھائی کہ اے پران پیاری اب میں دوسری سکھی کے گھر کبھی نہ جاؤں گا تب رادھا پیاری خوش ہوئی لیکن ترلوکی ناتھ نے جو سب کی اچھا پوری کرنے والے ہیں قسم کھانے پر بھی گوپیوں کے گھر جانا نہیں چھوڑا ایک دن شیام سندر سندا سکھی کے گھر پر رات بھر رہے اور پر بھات سمے وہاں سے آنے لگے اُس وقت اچانک میں رادھا پیاری کو سندا سکھی کو اسنان کرنے کے واسطے بلانے گئی جیسے شیاما نے شیام سندر کو اُس کے گھر سے نکلتے دیکھا ویسے کرودھ میں ہو کر بغیر نہائے ہوئے اپنے گھر چلی آئی اور شری کرشن جی رادھا پیاری کو دیکھتے ہی ڈر مان کر من میں کہنے لگے کہ آج میری چوری رادھا پیاری نے پکڑ لی جب ہی منوہر سے بنا بھینٹ کیے رادھا پیاری کے نہیں رہا گیا تب کئی سکھیوں کو ساتھ لیکر اُن کو منانے گئے اُن کو دیکھتے ہی شیاما کرودھ کر کے بولی

دوہا

گھر گھر ڈولت نس بھرت بولت لگت نہ لاج | آئے دکھاوت پرات ٹکھ نس باسر کے سلج

سورٹھ

ہیں آئی اب باج جت جا ہوت ہی بھور | ٹھرو یہاں نہ کاج راج کریں برج میں سدا

جب شیام سندر کی بنتی کرنے اور سکھیوں کے سمجھانے پر رادھا پیاری نے کرودھ اپنا چھما نہیں کیا تب کئی سکھیاں بولیں کہ اے شیاما چار دن کی زندگی پر ابھمان مت کر برندابن بہاری تیرے دُکھی ہونے سے آپ

دُکھی ہوکر اپنا اپرادھ چھماکرانے کے واسطے تیرے پاس آتے ہیں اب تو ہنس بول کر اُنکا سوچ مٹادے۔

دوہا

آدر کر بٹھائے کے پیہ کو کنٹھ لگاے	گھر آئے نہیں کیجئے ایسی بدھ نٹھراے

سورٹھ

تو ہے ناگر باممن میں کیا ایسی دھری	یہ ٹھاڑے ہیں شیام تو مکھ سے بولت نہیں

یہ سن کر شیاما بولی کہ جس کے گھر رات بھر شیام سندر رہے ہیں وہاں ہی جاویں میرے گھر اُن کا کیا کام ہے ابھی چار دن ہوئے کہ اُنھوں نے مجھ سے سوگند کھائی تھی کہ اب کسی سکھی کے گھر نہ جاؤں گا آج میں نے اپنی آنکھ سے اُن کو مند اسکھی کے گھر سے نکلتے دیکھا ہے اس سے اب میں اُن کے لائق نہیں ہوں کپٹی آدمی سے پریت کرکے کون خراب ہووے۔

دوہا

ایسے گن ہر کے سکھی نپٹ کپٹ کی کھان	اب ان سوں موسوں کبھی نہیں بنے گی جان

سورٹھ

ہیں ہر کپٹ ندھان بہ نارن سنگ رم رہے	تنکو کرت بکھان باؤن ہوئے بل کو چھلیو

دوہا

ایسے کہہ چُپ ہو رہی مُڑ بیٹھی رس گات	اُدھرے بچنن سون کہت نکٹ سکھن سوں بات

سورٹھ

آئے ہیں کر گون چتر نار سنگ تس جگے سکھی کہیو مسکائے نہیں مانت میرو کہو	انسے مل ہے کون برہ اگن میں جلن کو شیام مناؤ آئے میں جانوں تب مان ہی

جب سکھیوں کے سمجھانے سے رادھا پیاری نے نہیں مانا تب سکھیوں نے شیام سُندر سے کہا کہ ہم لوگ سمجھاتے سمجھاتے ہار گئیں شیاما نہیں مانتی اب تم آپ سمجھا کر منا لو۔

دوہا

مان تجے نہیں لاڈلی تھاکین سبے منانے چلے بنے ہیں لال اُب اور جتن نہیں کوے	نیک جتن کچھ کیجئے رچئے آپ اُپائے کاچھ کاچھیے جَون بدھ ناچ ناچئے سوئے

سورٹھ

آپ کاج مہا کاج ٹرن کہی ہے بات یہ	تجو شیام اُرلاج کر بنتی پر یہ سون ملو

ایسا کہکر سب سکھیاں اپنے اپنے گھر چلی گئیں تب نندکمار بھی وہاں سے باہر چلے آئے لیکن من اُنکا نہیں مانا تب استری کا روپ بن گئے اور شری رادھا جی کے پاس جا کر شری کرشن جی کی طرف سے یہ

سندیسا کہا کہ میں اسوقت تمھارے دیکھنے کے واسطے برندابن کے کنج میں گئی تھی تم کو اُس جگہ نہیں پایا لیکن شیام سندر تمھارے روٹھ رہنے سے بہت دکھی ہو کر وہاں بلاپ کر رہے ہیں میرے پیروں پر گر کر بہت بنتی کرکے تم کو بلایا ہے تم مان کو چھوڑ کر موہن پیارے کے پاس چلو یہ بات کہکر استری روپ موہن پیارے شیاما کے چرنوں پر گر کر بنتی کرنے لگے۔

	دوہا	
چھن چھن برست چرن کر چھن چھن لیت بلائے		کہت پریا اب مان تج پُن پُن ہا ہا کھاے

جبکہ رادھا پیاری اُس استری کی بنتی کرنے سے خوش ہو کر چلنے کے واسطے تیار ہوئی تب شیام سندر نے اپنا نج روپ دھر کر شیاما کو گلے سے لگالیا تب دونوں نے بڑی خوشی سے ایک تھالی میں بھوجن کیا اور اپنے اپنے کامدیو کی اگن بھینٹ روپی پانی سے بجھائی۔ اسی طرح موہن پیارے رادھا پیاری آدک گوپیوں کا منورتھ ہمیشہ پورا کیا کرتے تھے۔

	دوہا	
یہ لیلا آنند کی شکل رسن کو سار		بھکتن ہت ہر کرت ہیں گاے ترت سنسار
	سورٹھ	
گھر گھر کرت بہار برج گوپن سے سنگ ہر		گاوت ہیں شرتی چار برجباسی پربھو کی کتھا

ادھیائے چھتیسواں

مارنا شری کرشن جی کا برکھا سر اچھس کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب برکھا رت آئی تب رادھا پیاری نے موہن پیارے سے کہا کہ تم ہنڈولا جھولنے کی لیلا کرو تو ہم سب سکھیاں تمھارے ساتھ جھولا جھول کر برکھا رت کے گیت گاویں یہ بات سنتے ہی شیام سندر نے جڑاؤ جھولا کنجوں میں ڈلوادیا تب رادھا پیاری آدک برجبالا اچھے اچھے گہنے اور طرح طرح کے کپڑے پہنکر شیام سندر کے ساتھ جھولنے اور گانے لگیں اُس وقت برندابن بہاری نے مرلی بجا کر اور بہت راگ اور راگنی گا کر اُن سب کو بہت خوش کردیا یہ آنند دیکھنے کے واسطے برھما جی آدک دیوتا اور گندھرب اپنی اپنی استریوں سمیت بمان پر چڑھ کر برندابن میں آئے اور بڑی خوشی سے شری رادھا کرشن پر پھول برسائے اور برج کی استریوں کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اسی طرح برسات بھر شری رادھا آدک گوپیوں کے ساتھ بہار کر کے اُن کو سکھ دیا۔

جبکہ پھاگن کا مہینہ آیا تب رادھا پیاری آدک برج گوپیوں نے موہن پیارے سے ہاتھ جوڑ کر بنتے کیا

کہ اے مہاراج ہم لوگوں کے ساتھ ہولی کھیلو یہ بات سنکر نند لال جی بولے کہ تم لوگ جاکر اپنے اپنے گھر تیاری کرو میں بھی اپنے سکھاؤں کو ساتھ لیکر وہاں ہولی کھیلنے آؤں گا جبکہ سب گوپیوں نے اپنے اپنے گھر جاکر ہولی کھیلنے کی تیاری کی تب شیام سندر نے گوال بالوں کو بلاکر سب کو کیسریا کپڑا پہنایا اور رنگ عبیر عطر آدک اپنے اپنے بدن پر ڈال کر خوشبودار پھولوں کے گجرے پہن لیے اور ڈف اور بانسری اور خنجری بجاتے پھگوا گاتے اور برجناریوں کو گالیاں دیتے عبیر اُڑاتے اور بہت طرح کے سوانگ بنائے اور لڑکوں کو نچاتے ہوئے برج میں ہولی کھیلنے نکلے جو گوپی راہ میں دکھلائی دیتی تھی اُس پر رنگ کی پچکاریاں مار کر ہنستے تھے اور سب برجبالا اپنی اپنی کھڑکیوں اور کوٹھوں پر سے موہن بہاری اور گوال بالوں پر رنگ اور عبیر اور قمقمہ آدک ڈالکر گالیاں سننے سے خوش ہوتی تھیں جب اس طرح برندابن بہاری ہولی کھیلتے ہوئے برسانے گانوں میں رادھا پیاری کے گھر پہونچے تب شیاما اپنی سکھیوں سمیت سولہوں سنگار کیے رنگ کی پچکاریاں لیے گلی میں جاکر موہنی مورت کے سامنے کھڑی ہوئی جب کہ دونوں طرف سے پچکاریاں چل کر عبیر اُڑنے لگا تب شیاما سکھیوں سے بولی کہ آج اس چت چور کو پکڑ کر چیر ہرن کا بدلہ لینا چاہیئے۔

دوہا

ललتادک برج ناگری سب سندر کو ساج — رتن میں شری رادھا کنور سب گوپن سرتاج

سورٹھا

پرم روپ کی راس گن آگر نو ناگری — راجت بھری ہلاس منموہن من بھاؤنی

دوہا

گوال بال کے جھنڈ میں سنو بھست یوں برجناتھ — جیوں چند آکاش میں تار اگن لیے ساتھ

جبکہ رنگ اور عبیر اُڑنے سے اندھیارا چھا گیا تب شیاما نے سکھیوں سے کہا کہ آج من ہرن پیارے کو کسی طرح سے پکڑو یہ بات سنتے ہی ایک سکھی نے بلرام جی کی صورت بناکر دھوکھے میں شیام سندر کو پکڑ لیا اور رادھا پیاری آدک برجبالوں نے اُن کو گھیر کر کہا کہ تم نے جمنا کنارے ہمارے چیر چھپاکر ہمکو بہت دکھ دیا تھا آج اُس دن کا بدلہ لیے بنا نہ چھوڑوں گی یہ کہکر ایک گوپی نے شیام سندر کا پیتامبر چھین لیا اور دوسری نے اُن کی آنکھوں میں کاجل دے کر ماتھے پر سیندور اور بندی لگادی اور کسی نے گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کو استری روپ بنا دیا۔

دوہا

گئے بھاگ موہن تبے سکھین کو جھٹکائے — آئے ملے سنج سکھن میں رہیں نار چھپائے

سورٹھا

کر ہیں جتن بچھتات کہت پرسپرت بات سب — بجلی ملی تھی گھات ڈانوں لیں پائی نہیں

دوہا

بھاجے بھاجے کہت سب تاڑی دے برجبال	جو تم جانے نند کے ٹھاڑھے رہو گوپال

جب شیام سندر کو استری روپ دیکھکر سب گوال بال ہنسنے لگے تب مُرلی منوہر نے ایک گوال کو سکھی روپ بناکر رادھا پیاری کے غول میں بھیجا اور اپنا پیتامبر کسی تدبیر سے منگالیا اُسوقت شیاما بولی کہ اے پران ناتھ آج تم چترائی کرکے بچ گئے پھر پکڑوں گی تب حال معلوم ہوگا۔

چوپائی

پکڑ نچاؤں تمھیں مُراری	تب کہیو ہم کو برجناری

یہ بات سن کر برجناتھ جی نے سکھیوں سے کہا کہ میں تھوڑا سنکوچ رادھا پیاری کا کرتا ہوں نہیں تو اپنے گوالوں کو لگا کر ابھی تمھاری دشا دکھلاؤں یہ سُن کر گوپیاں مسکرا کر بولیں کہ تم کو نند بابا کی قسم ہے جو ایسا نہ کرو تب موہن پیارے اپنے سکھاؤں سمیت رنگ کی پچکاریاں گوپیوں پر مار کر عبیر اُڑا کر بھگوا کر اُن کو گالیاں دینے لگے اور شیاما نے بھی سکھیوں سمیت موہن پیارے آدک سے اچھی طرح ہولی کھیلی وہ آنند دیکھنے کے واسطے دیوتا او رگندھرب لوگ اپنی استریوں سمیت بمانوں پر بیٹھ کر وہاں آئے اور شری رادھا کرشن جی پر پھول برسا کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو جن بیکنٹھ ناتھ کے چرنوں کا درشن برھما دک دیوتاؤں کو دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا وہی پر برہم پرمیشور گوال بال اور گوپیوں کے ساتھ ہولی کھیل کر اُن کو سکھ دیتے ہیں جب کہ شام تک شری رادھا کرشن جی ہولی کھیل چکے تب للتا سکھی نے آکر شری کرشن جی سے کہا کہ کل ہم لوگ بھی تمھارے گانوں میں ہولی کھیلنے آویں گے۔

سورٹھا

گھر آئے گھنشیام سکھن سنگ گاوت ہنست	گئی پر بانچ دھام سکھن سمیت آنند بھری

اُس وقت شری رادھا جی سکھیوں سے بولیں۔

جھمکا

دھائے نند لال اور گوال دو وایک سنگ جھمت گیو چودرگ آنن مڑھے نہیں
دھوئے دھوئے ہاری پڑ ماکر تمہاری سور نہہ اب آپاسے کو چت پڑھے نہیں
کہا کروں کہاں جاؤں کا سوں کہوں کون سنے کیجیے اُپاسے جا میں درد بڑھے نہیں
اے ری میری بیر جیسے تیسے ان آنکھن تے کڑھ گیو عبیر پے اہیر کو کڑھے نہیں

دوسرے دن پرات سمے شری رادھا جی نے سکھیوں سمیت سولھوں سنگار کیا اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں رنگ اور عبیر اور گلال اور عطر بھروا کر بڑی تیاری سے ہولی کھیلنے چلیں جب شیاما نے گاتی بجاتی رنگ عبیر اُڑاتی ہوئی نند گانوں میں پہونچکر جسودا جی کا گھر گھیر لیا تب شیام اور بلرام بھی اپنے سکھاؤں سمیت

پھگوا گاتے ہوئے باہر نکلے اور رنگ اور عبیر آدک سے رادھا پیاری کے ساتھ ہولی کھیلنے لگے۔

جبکہ رنگ اور عبیر اُڑنے سے چاروں طرف لال ہو گیا تب للتا آدک کئی سکھیاں موہن پیارے کو پکڑنے کے واسطے دوڑیں لیکن نندکمار پھُرتی کرکے بھاگ گئے اسلیے وہ بلرام جی کو پکڑ لے آئیں تب شیاما آدک نے اُن کو رنگ اور عبیر سے نہلا کر اُن کی آنکھوں میں کاجل اور ماتھے پر بیندی لگا دی اور اُن سے بنتی کرا کے چھوڑا تب بلرام جی کا روپ دیکھکر شیام سندر اور سکھا لوگ ہنسنے لگے اُس وقت گوپیوں نے گھات لگا کر موہن پیارے کو بھی پکڑ لیا اور جب کہ اُن کو اپنے غول میں لے گئیں تب چندراولی بولی کہ اے چت چور آج چیر ہرن کے بدلے تم کو ننگا کرکے چھوڑوں گی۔

دوہا

لے آئیں پیاری نکٹ ہنست کہت یہ بال ‖ کہو لال کیسے پھنسے بہت کرت رہے گال

اُس وقت للتا سکھی اُن کی مرلی چھین کر آپ بجانے لگی اور ایک سکھی نے موہن پیارے کو رنگ اور عبیر سے نہلا کر آنکھوں میں کاجل اور ماتھے پر بیندی لگا دی اور دوسری نے انکا پیتامبر چھین کر لہنگا اور ساری اور انگیا پہنائی اور ایک سکھی نے موتیوں سے مانگ گوندھکر اور استری روپ بنا کر شری رادھا جی کے پاس لا کر بیٹھال دیا تب رادھا پیاری نے بڑی خوشی سے اپنے ہاتھ سے اُنکے گالوں میں عطر اور عبیر مل کر اُن کا منھ چوم لیا۔

دوہا

ابر کھ بدن پیاری ہنسی شیام رہے سکچائے ‖ کہہ پیاری نج ہاتھ سے دینھو پان کھلائے

سورٹھا

سکھیاں کرت کلول گانٹھ جوڑ آنچل دیے ‖ برج میں رہے امول یہ جوڑی جگ جگ سدا

جبکہ گوپیوں نے شری رادھا کرشن جی کو گٹھ بندھن کرکے بیچ میں بیٹھا کر رنگ اور عبیر سے نہلا دیا اور اُنکی چھب دیکھکر پریم سے گانے لگیں تب جسودا جی نے للتا سکھی کو گھر میں بلا کر کہا کہ اب بھوجن کر نیکا سمے آپہونچا ہے اسلیے تم سب کو بھیتر بلا لاؤ جب للتا سکھی شری رادھا جی آدک سکھیوں کو بھوجن کرنے کے واسطے بھیتر بلا لے گئی اور شیام سندر گوپیوں کے غول سے چھوٹ کر اپنے غول میں چلے آئے تب گوال بالوں نے بلرام جی کو بلا کر اُن کا روپ دکھلایا اور موہن پیارے کو سوگند دھر اکر جب اسی طرح اُن کا ہاتھ پکڑے ہوئے نند اور جسودا جی کے پاس لے گئے تب وہ اپنے لال کو استری روپ دیکھتے ہی بڑی خوشی سے گلے لگا کر بولی کہ اے بیٹا تمھارا یہ روپ کس نے بنایا تب نند لال جی نے کہا کہ اے بابا للتا آدک سکھیوں نے یہ گہنا اور کپڑا مجھکو پہنایا ہے پھر جسودا جی نے شری رادھا جی آدک سب برج بالاؤں کو چھپن پرکار کے بنجن کھلائے اور پان اور الایچی دے کر اپنے یہاں سے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا رادھا پیاری کو پہنایا

سورٹھ

رہیو نند گھر چھاے ہوری کو آنندات	کہت جسومت ماے پھگوا کہا سو دیجئے

یہ سنکر برجبالاؤں نے کہا کہ اے نند رانی جی ہم لوگ پھگوا کے بدلے موہن پیارے کو لیویں گی تب نند مہر سب برجباسیوں سمیت ہنسنے لگے اور شیام سندر نے لہنگا آدک اُتار کر اپنا مکٹ اور پیتامبر پہن لیا اور سب گوال بال اور برجبالاؤں کو ساتھ لے کر جمنا اسنان کرنے گئے جبکہ شیام سندر نے نہا کر پھول ڈول لیلا کی تب دیوتوں نے آکاس سے اُنپر پھول برسائے اسی طرح آنند کند برج چند ہر روز نئی نئی لیلا کرکے برجباسیوں کو سکھ دیتے تھے۔ ایک دن راجہ کنس نے برکھاسُر دیت کو بلا کر بنتی کرکے کہا کہ ہم تمکو سب دیتوں سے ادھک بلوان سمجھ کر اپنا پرم متر جانتے ہیں تم نند کے بیٹے کرشن اور بلرام کو مار ڈالو تو ہم تمھارا بڑا احسان مانیں گے یہ بات سنتے ہی برکھاسُر بیل روپ بہت بڑا پہاڑ کے برابر ہوگیا اور دونوں سینگ اپنے بڑے بڑے کنگوروں کی طرح بنا کر بادل کی طرح گونجتا ہوا اور لال لال آنکھیں نکالے پونچھ پھٹکارے ہوئے شام کے وقت بِرندابن میں آپہونچا اور مارے غصّہ کے منھ سے پھینا نکال کر ایک مرتبہ ایسا چلایا کہ اُس کی آواز سن کر استریوں کا گربھ گر پڑا اور اپنے کھُروں سے زمین کھود کر سینگوں پر پہاڑ اُٹھا کر اُلٹنے لگا اور درختوں کو سینگ سے اُکھاڑ کر شری کرشن جی کو ڈھونڈھتا پھرتا تھا یہ حال دیکھکر گپال اور دیوتا لوگ ڈر گئے اور زمین کانپنے لگی اور گوال لوگ اُس کو اپنا کال سمجھ کر شری کرشن جی کی شرن پکارنے لگے اور سب نے اپنے اپنے کواڑے بند کر لیے اُسوقت شیام اور بلرام بھی گوالوں سمیت گئو چرا کر جیسے گانؤں کے پاس پہونچے ویسے سب گائے اور بچھڑے مارے ڈر کے بھاگ کر ادھر اُدھر چلے گئے اور گوال بال برکھاسُر کو دیکھکر گھبرا کر رونے لگے جب موہن پیارے نے یہ حال گوال بال اور برجباسیوں کا دیکھا تب اُن کو دھیرج دے کر بولے کہ تم لوگ ڈرو مت میں ابھی اس دکھدائی کو مارے ڈالتا ہوں یہ کہکر برکھاسُر کے سامنے چلے گئے اور للکار کر بولے کہ اے کپٹ روپی دیت تو گوال بالوں کو کسواسطے ڈرا کر دھمکاتا ہے ہمارے سامنے آ تجھ ایسے بہت سے راچھس ہم نے مار ڈالے ہیں شری کرشن جی کو دیکھتے ہی برکھاسُر نے خوش ہو کر من میں کہا کہ جس کے مارنے کے لیے میں یہاں آیا بہت اچھا ہوا کہ وہ لڑکا آپ سے آپ میرے پاس چلا آیا ابھی اس کو مار کر جب کنس کے پاس جاتا ہوں ایسا بچار کر برکھاسُر بجلی کی طرح شری کرشن جی پر دوڑا اور اُس نے اپنا سینگ زمین میں گڑا کر ایسا چاہا کہ بیکنٹھ ناتھ کو تینوں لوک سمیت اُٹھا لوں تب شری کرشن جی نے اس کا سینگ پکڑ کر اُس کو اٹھارہ قدم پیچھے ہٹا دیا پھر وہ بھی زور کرکے شری کرشن جی کو ہٹانے لگا۔

دوہا

وہ آوے ہر اور کو پربھو پاچھے لے جانہہ	یہ بدھ جو آیو گیو شکست رہی کچھ نا نہہ

جب اسی طرح وہ دیت زور کرتے کرتے تھک گیا تب مرلی منوہر نے اسکو ایک مرتبہ زمین پر پٹک دیا

جب پھر اُس نے بڑے غصہ سے اُٹھکر موہن پیارے کو اپنے دونون سینگ پر اُٹھا لیا تب مرلی منوہر نے پھرتی سے نکل کر دونوں سینگوں کو اُس کے پکڑ لیا اور ایسا ڈھکیلا کہ وہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اُس وقت شری کرشن جی نے اُس کے سینگ اور پیر پکڑ کر اس طرح بدن اُس کا اینٹھا کہ جس طرح کوئی گیلا کپڑا نچوڑتا ہے تب اُس کے مُنھ اور ناک اور رال اور موتر کی راہ سے خون بہکر وہ دیت مر گیا یہ حال دیکھکر دیوتون نے آکاش سے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور سب برندابن باسی بڑی خوشی سے اُنکی استت کرکے بولے کہ اے موہن پیارے ہلوگوں نے اس دیت کو بیل سمجھا تھا بہت اچھا ہوا جو مارا گیا۔

سورٹھا	
دشٹ دلن گوپال مدت کہت نرنار سب	بھگتن کے رچھپال برجباسی نند لاڈلے

اُس وقت رادھا پیاری بولی کہ اے پران ناتھ بیل روپ دیت کے مارنے سے تم کو پاپ لگا اسلیے تم جاکر سب تیرتھوں میں اسنان کرو تب کسی کو چھونا یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے دو کنڈ گوبردھن پہاڑ کے پاس کھدواکر کہا کہ اے رادھا پیاری مین اسی جگہ سب تیرتھون کو بلائے دیتا ہون تب تو شری کرشن جی کی اچھا سے اُسی وقت گنگا اور جمنا اور سرسوتی آدک سب تیرتھ اپنے اپنے روپ سے وہاں آئے اور اپنا اپنا نام بتلا کر جب دونون کنڈمین پانی ڈال کر چلے گئے تب شیام سندر نے اُس میں اسنان کیا اور بہت گئو اور سونا دیکر وہان پر براہمنوں کو بھوجن کھلایا اور نندجی اور برکھبھان آدک بہت دیئے آدک نند کمار پر نچھاور کرکے غریبوں کو دیا اور آنند مچاتے ہوئے اپنے اپنے گھر آئے اسی دن سے وہ تیرتھ رادھا کنڈ اور کرشن کنڈ نام سے پرگٹ ہوکر آج تک برندابن مین موجود ہے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جب برکھاسُر کے مارے جانے کا حال کنس کو پہونچا تب اُس نے بہت اُداس ہوکر بشواس کرکے جانا کہ میں اس لڑکے کے ہاتھ سے ضرور مارا جاؤں گا شری کرشن جی کی اچھا سے ایک دن ناردمن کنس کے پاس آئے جب اُس نے بڑے آدر بھاؤ سے ناردمن کو بٹھلایا تب ناردمن بولے کہ اے مورکھ تو نے کچھ جانا کہ برکھاسُر آدک بڑے بڑے دیتوں کو کس نے مارا ہے تو میری بات یقین کرکے مان کہ تو نے جو لڑکی بسدیو جی کی پتھر کی شلا پر پٹک کر ماری تھی وہ لڑکی نہ تھی جوگ مایا تھی وہی جسودا جی کے یہاں پیدا ہوئی اور شری کرشن جی نے تیری بہن دیوکی کے یہاں قیدخانہ میں جنم لیا تھا جنکو بسدیو جی نے اپنا بیٹا جان کر آدھی رات کو نندجی کے گھر پہونچا دیا تھا اور اُس کے بدلے وہی لڑکی اُٹھا لائے تھے اور بلرام جی بھی بلدیو جی ہی کے بیٹے ہیں اُن کو جوگ مایا نے دیوکی جی کے پیٹ سے نکال کر روہنی کے گربھ میں دھر دیا تھا اور بسدیو جی نے تجھ سے یہ کہدیا تھا کہ گربھ گر گیا ہے اور بسدیو جی نے تیرے ڈر سے روہنی اپنی استری کو نندجی کے گھر گوکل میں بھیج دیا تھا وہاں ہی بلرام جی پیدا ہوئے تھے اور جب دیوکی کے پہلا لڑکا پیدا ہوا تھا تب ہی مین نے تجھ سے کہدیا تھا کہ تو بسدیو جی کی اولاد سے ہوشیار رہنا لیکن اس میں تیرا کیا بس ہے قسمت کا لکھا ہوا مٹ نہیں سکتا تین کوس پر تیرا دشمن ہے جو کچھ تجھ سے بن پڑے وہ

آگے کے واسطے تدبیر کریہ بات سنتے ہی پہلے کنس مارے ڈرکے کانپنے لگا پھر اُس نے کرودھ کرکے اپنے سامنے بسدیو اور دیوکی کو بلا کر کہا۔

دوہا

پرتھم دیو ست لاے کے من پرتیت بڑھائے | جیون ٹھگ کچھ دکھلائے کے سرس بھاجائے

چوپائی

ملا رہا کپٹی تو سب مجھے
کرشن نند گھر تو پہونچایا
من میں کچھو سے نگھ اور
منتر سگا سیوک ہتکاری

بھلا سادھ میں جانا تجھے
دیہی ہیں دکھلانے لایا
آج تو مارون یہ ٹھور
کرے کپٹ سو پاپی بھاری

دوہا

اکھو بیٹھا من بکھ بھرا رہے کپٹ کے ہیت | آپ کاج پر درو ہیا تس سے بھلا ہی پریت

جب یہ کہکر کنس بسدیو اور دیوکی کو مارنے کے واسطے ننگی تلوار لیکر دوڑا تب نارد منی نے ہاتھ اُس کا پکڑ لیا اور کہا کہ اے راجا ان کو مارنے سے تیرا کام نہیں نکلے گا جن سے تجھکو اپنے پران کا ڈر ہی اُن کے مارنے کی تدبیر کریہ سن کر کنس نے اُن کو جان سے نہیں مارا لیکن بیڑی اور ہتکڑی ڈال کر پھر اُن کو قید کیا جبکہ نارد منی وہاں سے چلے آئے تب کنس نے کیشی نام دیت کو جو بڑا بلوان تھا بلا کر بنتی کرکے اُس سے کہا کہ اے کیشی یہ وقت مدد کرنے کا ہے۔

چوپائی

مہابلی تو ساتھی میرا
ایک بار تو برج میں جاوے

بڑا بھروسا مجھکو تیرا
رام کرشن ہت مجھے دکھاوے

جب کیشی دیت یہ بات مانکر برندابن کو چلا تب کنس نے چانور اور مشٹک اور شل اور توشل نام بڑے بڑے پہلوانوں کو بلا کر کہا کہ ہم شیام اور بلرام بسدیو کے بیٹوں کو کسی بہانے سے یہاں بلاتے ہیں تم لوگ کشتی لڑکر اُن کو مار ڈالنا تب ہم تم کو بہت سا روپیہ دینگے یہ کہکر کنس اپنے منتریوں سے بولا کہ تم لوگ کوئی تدبیر ایسی کرو جس میں بلرام اور کرشن دونوں مرجائیں تب اُنھوں نے کہا کہ اے مہاراج آپ ایسے پرتاپی اور بلوان راجا ہو کر کیا ڈرتے ہیں ہماری صلاح یہ ہے کہ آپ ایک رنگ بھوم بہت اچھا بنائیے اور دھنک جگیہ کے بہانے سے نند آدک کو بلرام اور کرشن سمیت یہاں بلائیے تو کوئی نہ کوئی پہلوان یا کبلیا پیڑ ہاتھی ان دونوں بھائیوں کو مار ڈالیگا یہ بات کنس نے مانکر کاتک سُدی چترد شی کو شری مہادیوجی کے دھنک جگیہ کی ساعت ٹھہرائی اور اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ تم لوگ بہت جلد ایک استھان اچھا رنگ بھوم کا

پہلوانوں کے لڑنے کے واسطے بناؤ اور اس میں ایک مچان بہت اونچا اور چوڑا میرے بیٹھنے کیواسطے ایسا بناؤ جسمیں
کسی کا ہاتھ نہ پہونچ سکے اور اسی طرح کا دوسرا مچان میرے متروں اور منتریوں کے بیٹھنے کے واسطے بناؤ
کہ وہ لوگ بھی میرے پاس بیٹھیں گے اور پہلی ڈیوڑھی پر شری مہادیوجی کا دھنکھ رکھوا و ربدھ کے ساتھ اُس کی
پوجا کر کے نگر میں ڈھنڈھورا پٹوادو کہ راج مندر پر دھنکھ جگیہ کی پوجا ہے اور جب رام اور کرشن دھنکھ جگیہ
کے پاس پہونچیں تب شور بیران دونوں لڑکوں سے کہیں کہ بغیر دھنکھ چڑھائے بھیتر نہ جانے پاؤ گے جب کہ
وہ غرور سے دھنکھ چڑھانے کے واسطے اُٹھاویں تب میرے شور بیر لوگ اُن کو مار ڈالیں جو کوئی اُن کو مارے گا
اُس کو میں مُنھ مانگا روپیہ دونگا اور اُن کے مارے جانے سے مجھکو اپنی موت کا کھٹکا مٹ جائے گا اور
دوسری ڈیوڑھی پر کبلیا پیڑ ہاتھی کو جو دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے اُن لڑکوں کے مارنے کے واسطے
کھڑا کر رکھو جو وہ پہلی ڈیوڑھی سے جیتے بچکر بھیتر آنے لگیں تو وہ ہاتھی ایک جھپیٹ میں اُن کو پاؤں کے
نیچے دبا کر مار ڈالے اور تیسری ڈیوڑھی رنگ بھوم کے مکان پر میرے منتری اور شور بیر لوگ بہت سے ہتھیار
لیے ہوئے ہوشیار بیٹھے رہیں جس میں دونوں لڑکے بھیتر میرے پاس نہ آنے پاویں راجہ کنس یہ حکم دیکر
سبھا میں آبیٹھا اور سب کی طرف دیکھکر بچار کرنے لگا کہ رام کرشن کے بلانے کے واسطے کس کو بھیجوں
جب اُس کو اکرور سے زیادہ بدھمان دوسرا کوئی دکھلائی نہیں دیا تب اُس نے اکرور کو اکیلے میں لیجا کر
بہت بڑائی کر کے کہا کہ اے اکرور میں تمکو بڑا بدھمان اور اپنا پرم متر جانکر اپنے من کی بات تم سے کہتا ہوں
کہ مجھکو شیام اور بلرام بسدیو کے بیٹوں سے دن رات اپنے پران کا ڈر لگا رہتا ہے یہ حال تمکو بھی معلوم ہوگا
جس طرح بشن بھگوان نے دیوتوں کے واسطے چھل کر کے تین پگ پرتھوی راجہ بل سے دان لی اور اُسکو
پاتال میں بھیجکر اندر کی رچھا کی اسی طرح تم کو بھی ہماری سہایتا کرنا چاہیے اچھے لوگ آپ دکھ اُٹھا کر دوسرے کا
بھلا کرتے ہیں اس لیے تم میرے بھلے کے واسطے بندرابن میں جاؤ اور آکاش بانی ہونے اور نارد من
کے کہنے سے میں جانتا ہوں کہ دیوکی کا آٹھواں لڑکا مجھکو ضرور مارے گا لیکن آدمی کو اپنے سامرتھ بھر روگ
چھوٹنے کے واسطے علاج ضرور کرنا چاہیے۔

دوہا

کہت کنس اکرور سوں میں جانت من ماہنہ
تم سماں یا لوک میں اور دوسرو ناہنہ

اسواسطے تم شیام اور بلرام کو نند اور آنند سمیت دھنکھ جگیہ کے بہانے سے اپنے ساتھ متھرا میں
لوا لاؤ میں تمھارا بڑا احسان مانوں گا اور تم میرے چڑھنے کے رتھ پر بیٹھکر جاؤ دھنکھ جگیہ کے اُتسو کا
حال سنکر وہ لوگ ضرور آویں گے اور میں نے اُن دونوں لڑکوں کے مارنے کے واسطے جو تدبیر سوچی ہے
اُسکو بھی سن لو کہ میرے پاس آتے وقت پہلی ڈیوڑھی میں دھنکھ چڑھاتے سمے میرے شور بیر لوگوں کے ہاتھ سے
مارے جاویں گے جو وہاں سے بچ گئے تو دوسری ڈیوڑھی پر کبلیا پیڑ ہاتھی اُن کو اپنے پیروں سے روند کر مار

ڈالیگا وہاں سے بھی بچکر اگر رنگ بھوم میں پہونچے تو چانور اور مشٹک کہ دگپال ہاتھی بھی اُن کی برابری نہیں کر سکتے
اُن کو ضرور مار ڈالیں گے اور جو اُن سے بھی بچ گئے تو میں آپ اپنے ہاتھ سے شیام اور بلرام کو مار کر اپنا
کام بناؤں گا اور اُن دونوں کو مار کر پھر بسدیو اور دیوکی کہ وہی زہر کی جڑ ہیں اُن کو بھی مار ڈالوں گا اور اگرسین
اپنے باپ کو اور سب جدبنسیوں کو بھی مار ڈالوں گا اور ہر بھگتوں کی جڑ دنیا سے اُکھاڑ کر جراسندھ اپنے سسُر
اور باناسر اور دنت بکر آدک راجوں سمیت جو میرے متر ہیں خوشی سے راج کرونگا تم نند جی سے کہدینا کہ بکرا اور
بھینسا آدک جگیہ کرنے کے واسطے بھینٹ لیکر جلد یہاں چلے آویں اور میں بھی اپنے اشٹ متروں کو
اسی بہانے سے یہاں بلاتا ہوں یہ باتیں غرور بھری سن کر اکرورنے کنس سے کہا کہ اے مہاراج آپ غصہ
کرکے بُرا نہ مانیں تو میں ایک بات کہوں کنس بولا کہ اچھا کہو ہم بُرا نہ مانیں گے تب اکرور نے کہا کہ اے راجہ
آپ نے جو حکم دیا وہ میں کروں گا لیکن آپ دیکھوں کہ راون اتنا بڑا پرتاپی کہ جس نے موت کو قید کر رکھا تھا
اور اندر بجرنام ہتھیار جو پہاڑوں کو چور چور کر ڈالے رکھتا تھا وہ بھی موت سے نہیں بچا جو کوئی پیدا ہوا ہے
وہ ضرور ایک دن مرے گا اور آدمی اپنی بھلائی کے واسطے بہت سی تدبیریں کر کے کچھ بچارتا ہے اور
پرمیشور کی اچھا کے موافق کرموں کے پھل سے اُس کے برخلاف ہو جاتا ہے تل بھر گھٹ بڑھ نہیں سکتا
جس طرح نادان آدمی یہ سب دیکھنے پر بھی نہیں سمجھتا کہ ہونہار زبردست ہے میرا کیا کچھ نہ ہوگا اسی طرح
تم نے اگم باندھ کر جو تدبیر بچاری ہے اُس میں نہ معلوم پرمیشور کی اچھا تمھارے واسطے کیا ہو جائے جسطرح
سب جیو مرتے وقت ہاتھ اور پاؤں اپنے پٹکتے ہیں وہی حال تمھارا بھی مجھ کو معلوم ہوتا ہے
میں تمھارے حکم سے رام کرشن کو بلالاؤں گا لیکن اُن دونوں سے دشمنی کرنے میں تمھارا پران نہیں بچیگا۔

دوہا

میں برندابن جات ہوں تیرو بھل کچھ ناہہ	یہ کہہ آیو دھام کو کنس گیو گھر ماہہ

ادھیائے سینتیسواں

مارنا شری کرشن جی کا کیشی اور بیوماسُر دیت کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جس طرح شیام سندر نے کیشی دیت کو مارا اور نارد جی نے
آکر شری کرشن جی کی استُت کی اور بیوماسُر دیت نندلال جی کے ہاتھ سے مارا گیا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ جب کیشی دیت
کو کنس نے شیام اور بلرام کے مارنے کے واسطے بھیجا تب وہ اپنا روپ گھوڑے کے برابر بہت لمبا اور
چوڑا بنا کر بیات سے برندابن کو چلا اور اپنے مالک کی آگیا پالن کرنے کے واسطے بڑی خوشی سے پونچھ جھٹکارے
اور آنکھیں لال لال نکالے ٹاپوں سے زمین کھودتا برندابن میں آ پہونچا اسکی صورت دیکھتے ہی سب گوپی اور گوال بالا

نے بہت ڈر مان کے جانا کہ ہم لوگوں کے واسطے یہ مہا پرلے آئی ہے اس گھوڑے کے ہاتھ سے ہماری جان نہیں بچے گی جب یہ حال اپنا برجباسیوں نے دیکھا تب شری کرشن جی کے پاس جا کر سب حال کہا۔

	دوہا	
سنکھ واکے ہر کھ سوں چلے کنس کے کال		برج آیو کیشی اُسر جان لیو نندلال

شیام سندر نے چلتے وقت سب برجبالاؤں سے کہا کہ تم لوگ کچھ مت ڈرو میں ابھی اس کو مار کر تمھارا سوچ مٹائے دیتا ہوں یہ کہکر بانکے بہاری نے کاچھا اپنا باندھ لیا اور کیشی کے سامنے جاکر اُس کو للکارا کہ اے کپٹ روپ راچھس جو تو میرے مارنے کیواسطے آیا تو اوروں کو کیوں ڈرا کر دھمکاتا ہے مجھ سے آکر لڑ تو میں تیرا زور اور کرتب دیکھوں جس طرح چراغ کے اوپر پتنگے آپ سے آکر جل مرتے ہیں اسی طرح تو بھی یہاں مرنے کے واسطے آیا ہے اب میرے ہاتھ سے جیتا بچکر نہ جائیگا یہ بات سنتے ہی کیشی وہیت کرودھ میں ہو کر شیام سندر کی طرف دوڑا اور جب اس نے اپنے اگلے دونوں پیر اُٹھا کر ان کو ٹاپ مارنا چاہا تب مرلی منوہر نے دونوں پیر اُس کے پکڑ لیے اور اس طرح گھما کر پھینکا کہ جس طرح گروڑ جی سانپ کو اُٹھا کر پھینک دیتے ہیں جب وہ گھوڑا دو سو قدم پر جا گرا اور تھوڑی دیر بیہوش رہ کر پھر ہوش میں آیا تب وہ اپنا مُنھ پھیلا کر اس ارادے سے شری کرشن جی پر دوڑا کہ اُن کو نگل جاوے اُسوقت شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ لوہے کے برابر کڑا بنا کر اس طرح اُسکے منھ میں ڈال دیا جس طرح سانپ بل میں گھس جاتا ہے جب بہت کاٹنے پر بھی شری کرشن جی کے ہاتھ میں کچھ گھاؤ نہ لگ کر سب دانت اُس گھوڑے کے ٹوٹ گئے تب شری کرشن جی نے اپنا ہاتھ اُس کے منھ میں ایسا موٹا کیا کہ اُسے سانس لینے کی جگہ نہ رہ کر جان اُس کی نکلنے لگی اُس وقت کیشی نے من میں کہا کہ دیکھو جیسے مچھلی بنسی نگل کر جان اپنی کھوتی ہے اُسی طرح میں نے نندلال جی کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جان کھوئی ایسا بچار کر کیشی نے شری کرشن جی کا ہاتھ اپنے منھ سے باہر نکالنے کے واسطے بہت چاہا لیکن ہاتھ انکا نہیں نکلا آخر کو وہ گھوڑا چلا کر زمین پر گر پڑا جب پیٹ اُس کا پھوٹ کی طرح پھٹ کر جان اُس کی نکل گئی اور خون ندی کی طرح بہنے لگا تب دیوتوں نے اُس کے مارے جانے سے خوش ہو کر شری کرشن جی مہاراج پر پھول برسائے اور برندابن باسی یہ آنند دیکھ کر بولے کہ اے نندلال جی تم نے بڑے دُشٹ سے ہم لوگوں کا پران بچایا اور نند اور جسودا جی نے موہن پیارے کو گود میں اُٹھا کر اُن کا منھ چوم لیا اور بہت دان اور دچھنا موہن پیارے کے ہاتھ سے دلوایا۔

	سورٹھا	
دیت اسیس منائے برجباسی پرجُو کو سبے		بل موہن دوؤ بھائے چر جیوو جُگ جُگ

جب راجہ کنس نے کیشی کے مارے جانے کا حال سنا تب وہ مارے سوچ اور ڈر کے اچیت ہو گیا اور شری کرشن جی اُس کپٹ روپ گھوڑے کو مار کر تھوڑی دور آگے جا کر ایک کدم کے نیچے کھڑے

ہو گئے اُسوقت ناردجی نے وہاں آکر اس طرح پران کی استت کی کہ اسے ترلوکی ناتھ بہت اچھا ہوا جو آپنے کیشی دیت کو کہ سب دیتوں سے زیادہ زبردست تھا مار ڈالا اے جگت آتما پر برہم پرمیشور اے جوت روپ بھگوان ہے آد پرش نرنجن نراکار جانور اور مشٹک اور شل اور توشل پہلوان اور راجہ کنس اپنے بھائیوں سمیت اور دنت بکر آدک اُس کے متر مجھے مردے کے برابر دکھلائی دیتے ہیں آپ کو میری ڈنڈوت قبول ہو اے دینڈیال بھگت تپسل اے دُشٹ دلن سنت ہتکاری آپ اپنے گرو ساندیپن کے مرے ہوئے لڑکے جم پوری سے پھیر لادیں گے آپ کو میرا نمسکار ہے۔ اے جگناتھ جگ جیون اے مادھو مکند انیاشی اے بیکنٹھ ناتھ لچھمی رمن جراسندھ اور ششپال آدک ادھرمی راجہ اور راچھسوں کو آپ مار کر اٹھارہ اچھوہنی دل کا مہابھارت میں ناش کرادیں گے میری ڈنڈوت قبول کیجئے اے کلیان مورت گردھاری بہاری اے دینڈیال گوپی ناتھ آپ سمدر میں دوارکا پوری بسا کر پانڈووں کو لوک اور پرلوک کا سکھ دیں گے میرا نمسکار لیجئے اے دینڈیال دیت سنگھارن کال جمن اور بھوماسر آدک کو آپ ماریں گے اور سولہ ہزار ایک سو کنیا جو اُس نے اپنے ساتھ بواہ کرنے کے واسطے اکٹھا کی ہیں اُن کو آپ بواہیں گے اور رکمنی جی کی اچھا پوری کرنے کے واسطے ششپال آدک راجوں کو جیت کر اس سے بواہ کریں گے اور آج کے تیسرے دن راجہ کنس کو میں آپ کے ہاتھ سے مرا ہوا دیکھوں گا اور اندر پوری سے آپ پارجات کا درخت لا کر ستبھاما اپنی استری کے گھر لادیں گے اور راجہ نرگ کو گرگٹ کی جون سے چھڑا کر آپ مکت دیں گے اور سیمنتک من اور جاموتی کنیا جاموںت ریچھ کے یہاں سے لا کر آپ اُس کے ساتھ اپنا بواہ کرینگے اے مہاپربھو کنس کے ادھرم کرنے سے سب حد بیتی اور گئو اور براہمن کو پرتھوی کے اوپر بڑا دکھ ملتا ہے کرپا کرکے پرتھوی کا بوجھ اُتار ہیے۔ اے سیتاپت میں آپ کی دیا سے آپ کو پہچان کر آپ کی شرن آیا ہوں نہیں تو آپ کی لیلا اپرم پار کا چرتر کوئی نہیں جان سکتا ہے لیکن میں آپ کی دیا سے اتنا جانتا ہوں کہ آپ ہر بھگتوں کو سکھ دینے اور گئو اور براہمن کی رچھا کرنے اور دیت اور ادھرمی راجوں کو مارنے کے واسطے بار بار دنیا میں سگن اوتار لیکر پرتھوی کا بوجھ اُتارتے ہیں۔

چوپائی

یا بدھ سوں تم کو پہچانوں
سدا بچروں بھوے رنگ راتا
کرپا کرو سیرو بھرم ٹارو
بار بار یہ بنتی کیتھو

نسدن شرن تمھاری جانوں
ہت سے گن گاؤں ان ہراتا
بھوساگر سے پار اُتارو
نمسکار کر آیس لیتھو

دوہا

اکال روپ ششپال کے مالکن پربھو گوپال
نت نو لیلا کرت ہیں برج میں موہن لال

جبکہ اس طرح نارد منی تینوں کال کا حال جاننے والے نے بہت استت شری کرشن مہاراج کی کی اور اُن سے بدا ہو کر برہم لوک کو چلے گئے تب برندابن بہاری گوال بالوں کو ساتھ لیے بھانڈیر بٹ کے نیچے بیٹھ کر آپ راجا بنے اور بعض گوال بالوں کو منتری اور کسیکو دیوان اور کسیکو سیناپت اور کسی کو سپاہی بنا کر کھیل کھلاون کھیلنے لگے اور راجہ کنس جب ہوش میں آیا تب بیوماسر کو بلا کر کہا کہ سنو مترمجھکو شیام اور بلرام سے اپنے پران کا کھٹکا دن رات رہتا ہے میں نے جتنے دیت اُن کے مارنے کے واسطے بھیجے اُن سب کو اُنھوں نے مار ڈالا اب تمہارے برابر کوئی دوسرا شور بیر مجھکو دکھلائی نہیں دیتا اس لیے تم برندابن میں میرے واسطے جاکر شیام اور بلرام کو مار آؤ تو میں تمہارا بڑا احسان مانوں گا یہ سن کر بیوماسر بولا کہ سنو مہاراج میں اپنا بدن تمہارے اوپر نچھاور سمجھ کر اپنی سامرتھ بھر تمہارا حکم مانوں گا جو سیوک اپنے مالک کا حکم مانتا ہے اُس کا لوک اور پرلوک دونوں بنتا ہے یہ کہکر بیوماسر کنس سے بدا ہوا اور گوال روپ دھر کر جہاں شری کرشن جی کھیل رہے تھے وہاں آیا اور اُس نے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے کہا کہ مہاراج میں بھی تمہارے ساتھ کھیلنا چاہتا ہوں یہ بات سن کر شری کرشن انترجامی نے اُس کپٹ روپی گوال کو پہچان کر کہا کہ تم اپنا سندیہ چھوڑ کر جس کھیل کے واسطے کہو وہی کھیل ہم تم سے کھیلیں کپٹ روپی گوال بولا کہ جس طرح بھیڑیا اپنی پیٹھ پر بھیڑی اُٹھا کر بھاگ جاتا ہے اسی طرح ایک لڑکا دوسرے لڑکے کو اپنی پیٹھ پر چڑھا کر دوڑے یہی کھیل کھیلو مرلی منوہر نے کہا کہ بہت اچھا جب کہ شیام سندر بیوماسر کو ساتھ لیکر کھیل کھلاول اور آنکھ منداول کھیلنے لگے تب وہ کپٹ روپی گوال بہت لڑکوں کو جو اُس کو نہیں پہچانتے تھے چھپتے وقت ایک کو اُٹھا کر پہاڑ کی کندرا میں رکھ آیا اور اُس کندرا کے دروازے پر پتھر کی سلا دھر دی جب سب گوالوں کو وہ کندرا میں چھپا آیا اور شری کرشن جی اکیلے رہ گئے تب کپٹ روپی گوال للکار کر بولا کہ اے نند لال آج تم کو سب جدبنشیوں اور برجباسیوں سمیت مار کر راجہ کنس کا کام بناؤں گا جب بیوماسر گوال تن چھوڑ کر اپنی اصلی صورت سے شری کرشن جی کو مارنے کے واسطے جھپٹا تب شری کرشن جی نے اُس کا گلا دبا کر جانور کی طرح لات اور گھونسوں سے اُس کو مار ڈالا اور گوال بالوں کو کندرا میں سے نکال لائے۔

اُس وقت دیوتا اور بدیادھروں نے شیام سندر پر پھول برسائے اور بڑی خوشی منائی شام کے وقت مرلی منوہر مرلی بجاتے خوشی مناتے ہوئے اپنے گھر آئے اُسی دن رات کے وقت جسوداجی نے یہ سپنا دیکھا کہ آج شیام اور بلرام برندابن میں نہیں ہیں کہیں چلے گئے یہ سپنا دیکھتے ہی پہلے نند اور جسوداجی نے بڑا سوچ کیا پھر سپنے کی بات جھوٹی سمجھکر اپنے من کو دھیرج دیا۔

ادھیائے اڑتیسواں

پہونچنا اکرورجی کا برندابن میں واسطے لیجانے شیام اور بلرام کے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت کاتک بدی دواد شی کو کیشی اور بیوماسُر دیت مارے گئے اور
اُسی دن پربھات سمے جب اکرورجی کنس کے رتھ پر چڑھ کر برندابن کو چلے تب وہ راہ میں بچار کرنے لگے کہ
دیکھو اس جنم میں مجھ سے کوئی اچھا کام نہیں ہوا آج تک سب کنس ادھرمی کی سنگت میں بیتے پچھلے جنم میں
میں نے نہ معلوم کون ایسا جگیہ اور تپ کیا تھا جس کے پھل سے اُن چرنوں کا درشن جنکا دھوون گنگاجی
ہو کر تینوں لوک کو تارتی ہیں پاؤں گا جن چرنوں کا دھیان برہماد ک دیوتا اور سنکادک رکھیشور آٹھوں پہر
اپنے ہردے میں رکھکر اُس کی دھور ملنے کے واسطے دن رات چاہنا رکھتے ہیں وہی دھور آج میں اپنے
ماتھے پر چڑھا کر بھوساگر پار اُتر جاؤں گا۔

دوہا

سلا سراپ موچن کرن ہرن بھگت اُر بیر
آج دیکھو ہوں وہ چرن سکل سکھن کے ہیر

جس طرح پاپی لوگ سنت سنگ کرنے سے کرتارتھ ہو جاتے ہیں اُسی طرح میرا بھاگ بھی جگا جو کنس نے
مجھ کو شری کرشن چندر آنند کند کے لینے کے واسطے بھیجا اسی حیلہ سے میں بھی موہنی مورت کی چھب دیکھتے ہی
بہت جنموں کے پاپوں سے چھوٹ کر آنکھوں کا پھل پاؤں گا نہیں تو مجھ ایسے پاپی لوبھی سنساری مایا جال میں
پھنسے ہوئے کو اُن پربرہم پرمیشور کا درش کہاں ملتا یہ سب سنجوگ اُنھیں بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے ہوا ہے
راجہ کنس نے میرے اوپر بڑی دیا کی جو مجھ کو اس کام کے واسطے بھیجا جس آد پرش بھگوان نے کالی ناگ کو
ناتھ کر اُس کے ماتھے پر نرت کیا اور نندجی کی گئوویں چرا کر گوپیوں کے ساتھ راس منڈل رچا اور دیوتوں
کے واسطے تین قدم پرتھوی راجہ بل سے دان لی اور دیولوک کا راج اندر آدک دیوتوں کو دے ڈالا وہی
بیکنٹھ ناتھ اپنا بال چرتر برجباسیوں کو دکھلا کر بہت طرح کا سکھ اُن کو دیتے ہیں جن چرنوں کے درشن کے
واسطے لچھمی جی اور نارد منی اور مارکنڈے اور امبریکہ آدک بڑے بڑے رکھیشور اور مہاتما چاہنا رکھتے ہیں
اُن چرنوں کا درشن اور اسپرش سہج ہی میں گوال بالوں اور گوپیوں کو ملتا ہے اس سبب سے برندابن باسیوں
کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے۔

دوہا

نرا کار نرلیپ کو بھید نہ جانے کوے
جو کرتا سب جگت کے ناکھن پر بھ ہیں سوے

آج مجھ کو اچھے اچھے سگن دکھلائی دیتے ہیں ہرن میرے داہنے طرف سے بائیں کو چلے آتے ہیں
اس سبب سے ضرور مجھ کو بیکنٹھ ناتھ کا درشن ملے گا اے من وہ آد پرش اناشی سب سے پہلے تھے
اور مہا پرلے ہونے پر بھی وہی بنے رہیں گے جو تجھ کو اس بات کا سندیہ ہو کہ آد جوت بھگوان نے
کس واسطے سنسار میں جنم لیا تو کبھی ایسا مت سمجھنا اُنھوں نے کیول واسطے سکھ دینے اپنے بھگتوں اور
بھوساگر پار اُتارنے سنساری جیووں اور مارنے دیتوں اور ادھرمیوں اور بھار اُتارنے پرتھوی کے اپنی اِچھا

سے جنم لیا ہے اُن کے بھید اور مہما کو کوئی بھی نہیں جان سکتا ہے وہ انترجامی سب بھلے اور بُرے کے پیدا کرنے والے ہو کر سنساری مایا سے الگ ہیں ان کو ستوگن اور رجوگن اور تموگن نہیں بیاپتا اور بربندابن کی مہما بیکنٹھ سے زیادہ جانکر گوال بالوں کو برہما اور شیوجی سے کم نہ سمجھنا چاہیے۔

کبت

ایک رج رینگا پہ چنتا من وارڈاروں لوگن کو وارڈاروں سیوا کنج کے بہار پین
لتن کے پاتن پہ کلپ برچھ وارڈاروں رماہو کو وارڈاروں گوپن کے دوار پین
برج کی پنہارن پہ سچی رچی وارڈاروں بیکنٹھ کو وارڈاروں کالندی کے گھاٹ پین
کہت آبھے رام ایک رادھا جو کو جانت ہوں دیون کو وارڈاروں نند کے کمارپین

اور دیت لوگوں کو بھی بڑا بھاگمان سمجھ کر پرمیشور کی دیا اُنپر بھی جاننا چاہیے کس واسطے کہ جب بیکنٹھ ناتھ اُن کو اپنے ہاتھ سے مارتے ہیں تب اُن کو بیکنٹھ دھام رہنے کے واسطے دیتے ہیں جہاں ہزاروں برس تک تپسیا کرنے سے بھی آدمی نہیں پہونچتا ہے اور راون اور ہرنیاکش کی کتھا جو اُن کے ہاتھ سے مارے گئے تھے اس بات کی گواہ ہے کس واسطے کہ شیام سندر کے ڈر سے اُن کے ساتھ دشمنی رکھنے والوں کو (یعنی راون وغیرہ کو) دن رات اپنے پران کا ڈر رہ کر کسی ساعت شیام سندر کا سوروپ اُن کے چت سے نہیں اُترتا تھا اسی سے وہ لوگ مکت ہو گئے دیکھو میرا بڑا بھاگ اُدے ہوا کہ جس روپ کے دیکھنے کے واسطے بڑے بڑے جوگی اور مہاتما تینوں لوک کے چاہنا رکھتے ہیں اسی موہنی روپ کو دیکھ کر میں اپنا جنم سوارتھ کروں گا اور پہلے گوال بالوں کو جو دن رات بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرتے ہیں ڈنڈوت کروں گا پھر اپنا سر ہر چرنوں پر رکھکر وہ دھول اپنے ماتھے پر چڑھاؤں گا جو دھور برہما دک دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتی جب وہ دینا ناتھ جگت کے مکت دینے والے دیا سے اپنا ہاتھ میرے اوپر رکھکر مجھ کو اُٹھاویں گے تب میں اپنے برابر کسی تپسی اور گیانی کا بھی بھاگ نہیں سمجھوں گا لیکن میں ایک بات سے بہت ڈرتا ہوں کہ جو مجھ کو کنس کا بھیجا ہوا سمجھکر ایسا نہ کریں سو یہ سندیہ کرنا نہ چاہیے جس طرح میں ہنسا با چاکر منا سے اُن کی بھکت رکھکر اُن کو اپنا ایشور جانتا ہوں اسیطرح وہ انترجامی بھی مجھے اپنا داس جان کر دیا ہی کریں گے۔

دوہا

ہر داسن کو داس ہوں من میں کر بشواس	کنس دوت نہیں جانہیں مانکھن برہ سکا اس

جب وہ دینا ناتھ میرا ہاتھ پکڑ کر گھر میں لیجاویں گے تب میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھکر سب حال کنس کا سچا سچا اُنسے کہدوں گا سنساری جیووں کو مایا روپی رسی میں بندھے رہنے سے مکت ہونا کٹھن ہے لیکن وہ دیندیال مجھ کو اپنا ذات بھائی سمجھکر ضرور بھوساگر پار اُتار دیں گے جس وقت وہ اپنی کرپا سے مجھکو چاچا کہکر پکاریں گے اُسوقت بڑے بڑے مہاتما میرے اوپر ڈاہ کریں گے۔

دوہا

اے من تو مت سوچ کر اُن ہی کو ہے لاج
آپے کاج سنوار ہیں ماکھن پربھو برج راج

جب اکرورجی اس طرح بچار کرتے ہوئے تین کوس ۱۵ دن بھر میں کاٹ کر شام کے وقت برندابن کے نزدیک پہونچے اور وہاں زمین پر شری کرشن جی کے چرنوں کا نشان جس میں شنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم دھوجا کے نشان بنے تھے دیکھا تب اکرورجی نے رتھ پر سے اُتر کر اُن چرنوں کی دھور اپنے سر اور آنکھوں میں لگائی اور اُس جگہ کو ڈنڈوت کرکے کہا کہ جہاں پر تمھارے چرنوں کا آکار رہتا ہے وہاں پر بڑے بڑے رکھیشور اور گیانی لوگ ہمیشہ ڈنڈوت کیا کرتے ہیں جب اکرورجی کو اسی بچار میں پریم پیدا ہو کر آنکھوں سے بہت آنسو بہنے لگے تب سب گوپ اور گوال سبھی پریت اُن کی دیکھکر اپنے پریم کا گھمنڈ بھول گئے لیکن اپنا بڑا بھاگ سمجھکر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو جن چرنوں کی دھور اکرورجی اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں اُن چرنوں کی سیوا ہم لوگ دن رات کرتے ہیں اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُسی وقت مرلی منوہر پیتامبر پہنے پھولوں کا گجرا گلے میں ڈالے بلرام جی اور گوالوں سمیت بن سے گئو چرا کر ہنستے ہوئے برندابن کے پاس پہونچے۔

دوہا

ماکھن پربھو کو دیکھ کے روم روم سکھ پائے
پریم بھاؤ سے مگن ہوئے پربھو چرن پر دھائے

اے راجہ پریکھت اکرورجی نے کبھی شری کرشن جی کے اور کبھی بلرام جی کے چرنوں پر سر رکھکر اس طرح اپنے آنسوؤں سے اُن کے چرن دھوئے جس طرح دنیا کے لوگ رکھیشور اور مہاتما کے آنے سے اُن کے چرن جل سے دھوتے ہیں جب تھوڑی دیر بعد رونا اکرورجی کا کم ہوا تب اُنھوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج میں اکرور جدبنشی تمھارا داس ہوں یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اُن کو اپنا بڑا سمجھکر سر اُنکا اپنے پیروں پر سے اُٹھانے لگے لیکن اکرورجی ایسے پریم میں ڈوبے ہوئے تھے کہ اُن کو کچھ اپنے تن بدن کی سدھ نہ تھی سر کون اُٹھاوے اسلیئے شیام اور بلرام نے پریت پوربک اپنے ہاتھوں سے سر اُنکا پکڑ کر اُٹھا لیا اور چاچا کہکر بڑے آدر سے بھیتر لے گئے تب نندجی اکرورجی کے گلے ملے جب کہ موہن پیارے بڑے پریم سے آسن پر بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے اُنکا چرن دھونے لگے تب اکرورجی شرمندہ ہو کر اپنا پاؤں مُرلی منوہر کی طرف سے کھینچنے لگے لیکن شیام سندر پاؤں اُنکا نہ چھوڑ کر بولے کہ اے چاچا تم ہمارے باپ کی جگہ ہو اس لیئے تمھاری سیوا کرنا ہم کو اُچت ہے یہ کہہ کر شری کرشن جی نے اکرورجی کا چرن دھویا اور اُن کے بدن میں عطر اور چندن لگا کر بڑے پریم سے چھتیس ۳۶ طرح کے کھانے کھلائے اور ہاتھ دھلا کر پان اور الائچی دی جبکہ اکرورجی کھا پی کر پلنگ پر لیٹے تب شیام اور بلرام اُن کے پاؤں دابنے لگے اور نند اور اپنند آدک نے اکرورجی کے پاس آکر پوچھا کہ کہو بسدیو جی اور دیوکی کیسے ہیں اور راجہ کنس کس طرح پرجا کا پالن کرتا ہے ہماری جان میں جبتک کنس ادھرمی جیتا رہے گا تب تک گئو اور براہمن اور پرجا کو اُس کے ہاتھ سے سکھ نہیں ملے گا جہاں کا راجہ ادھرمی اور نردئی ہوتا ہے

وہاں کی پرجا سکھ سے نہیں رہتی جب کنس نے چھ بیٹے اپنی بہن کے بنا اپرادھ مار ڈالے اُس کو بدھک سے زیادہ سمجھنا چاہیے یہ سنکر اکرور نے کہا کہ جب سے کنس پیدا ہوا ہے تب سے جدبنشی اور پرجا لوگ دُکھ پاتے ہیں جس طرح بکری کے غول میں ایک بھیڑیا رہنے سے اُن کو اپنی جان کا ڈر لگا رہتا ہے اسی طرح متھرا باسیوں کو کنس کے جینے تک سکھ نہیں ملے گا اس کا حال سب تم جانتے ہو ہم کیا کہیں۔

ادھیائے اُنتالیسواں[۳۹]

جانا شیام اور بلرام کا اکرور کے ساتھ متھرا میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب نند اور اپنند اکرور جی سے متھرا کا حال پوچھ کر اپنے اپنے استھان پر گئے تب شیام اور بلرام نے جیسا بچار راہ میں اکرور جی کرتے آتے تھے ویسا سنمان اُن کا کر کے پوچھا کہ اے چاچا آپ دیا اور پریت کی راہ سے ہم کو دیکھنے کے واسطے آئے بہت اچھا کیا لیکن تم نے ہمارے چرنوں پر جو ہم تمھارے لڑکوں کے برابر ہیں کس واسطے گر کر ہم کو دوش لگایا ہم کو تمھاری سیوا کرنا چاہیے بھلا یہ تو بتلاؤ کہ متھرا باسیوں کا دن کیونکر کٹتا ہے اور بسدیو اور دیوکی ہمارے ماتا پتا اچھی طرح سے ہیں اور راجا کنس ہمارا ماما بڑا پاپی پیدا ہوا ہے جو گئو اور براہمن اور جدبنشیوں کو دُکھ دے کر ناش کیے دیتا ہے اور ہم کو بسدیو اور دیوکی اپنے ماتا پتا کے قید ہونے کا حال سن کر بڑا سوچ ہوا ہے سچ پوچھو تو وہ لوگ ہمارے واسطے اتنا دُکھ پاتے ہیں جو وہ ہم کو گوکل میں لا کر نہ چھپاتے تو کیوں اتنا دُکھ پاتے جب وہ ہماری یاد کرتے ہوں گے تو اُن کو بہت رنج ہوتا ہوگا بڑا آشچرج ہے کہ دیوکی جی کے چھ لڑکے مارنے اور اتنا پاپ بٹورنے پر بھی کنس کا من ادھرم کرنے سے نہیں بھرا اور یہ بتلائیے کہ آپ کا آنا یہاں کیونکر ہوا اور آپ سے کنس نے چلتے وقت کیا کہا یہ بات سنکر اکرور جی نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ انترجامی کنس کے انیت کرنے کا حال آپ کو سب معلوم ہے میں کیا کہوں کنس بسدیو اور اگرسین کا پران لینے کے واسطے ہر روز ارادہ کرتا ہے لیکن وہ لوگ آپ کی کرپا سے آج تک بچ جاتے ہیں اور کنس کا حال جو کچھ آپنے سنا ہو اُسی طرح پر ہے جبکہ پرکھا سر دیت آپ کے ہاتھ سے مارا گیا تب نارد من نے آکر کنس سے کہا کہ تیری موت شری کرشن جی کے ہاتھ سے ہے اور وہ نند اور جسودا جی کے بیٹے نہیں ہیں بسدیو اور دیوکی کے بیٹے ہیں یہ حال سن کر کنس نے پھر بسدیو اور دیوکی کو قید کیا اور اُسی دن سے تمھارے پران مارنے کی تدبیر میں رہ کر دھنکھ جگیہ کے بہانے سے تم دونوں بھائیوں کو اور نند جی آدکو بلانے کے واسطے مجھکو یہاں بھیجا یہ بات سنکر شری کرشن جی نے بلرام جی کی طرف دیکھا اور ہنس دیا اور نند جی سے کہا کہ اے بابا اکرور جی گوکل میں بڑے مہاتما ہو کر کنس کی آگیا تو سار دھنکھ جگیہ کا اتساہ دیکھنے کے واسطے ہم لوگوں کو بلانے کے واسطے

یہاں آئے ہیں اُن کے ساتھ جانے میں بہت اچھا ہوگا تم بھی گوپ اور گوالوں سمیت دہی اور ماکھن آدک بھینٹ سے کر چلو۔

دوہا

ماکھن پر بھُو کی بات یہ سُن کے گوپی گوال	گئے سکل مرجھائے تن بھئے بکل تہ کال

اے راجہ پریچھت نندجی شری کرشن جی کی بات کی کئی مرتبہ پرچھائے چکے تھے اس لیے اُن کی بات کو ڈ لکھنا اچت نہیں جانا اور نند اور جسودا سپنے کی بات یاد کر کے سوچ کرنے لگیں لیکن شیام سندر کی اچھا انسار نندجی نے برندابن میں ڈھنڈورا پٹوا کر سب گوالوں کو کہلا بھیجا کہ راجا کنس نے دھنک جگیہ کا اتساہ دیکھنے کے واسطے ہم لوگوں کو بلایا ہے کل پرات سمے سب گوال بال دودھ دہی گھی اور ماکھن آدک لیکر متھرا کو چلیں جب یہ حال گوپیوں نے سنا کہ شیام سندر متھرا کو جاتے ہیں تب سب گوپیاں شیام سندر کا بجوگ سمجھکر مُردے کے برابر ہوگئیں اور اُن کے گھروں میں ایسا رونا پیٹنا ہونے لگا کہ جیسے کسی کا کوئی آدمی مرجائے۔

دوہا

ٹھور ٹھور ایسی دشا کہت نہ آوے بین	بڑھی شیام بچھڑن تبھا ڈھرت اُمنگ جل مین

سوزٹھا

پھرت بکل سب گوال پوچھت ایک ایک تے	چلن چہت نندلال من ملیں بیاکل سبے

پھر سب گوپیاں ٹھور ٹھور بیٹھکر آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو یہ کیا پربے ہمارے اوپر آئی ہے ایک ساعت بھر موہن پیارے کا برہ ہم سے سہا نہیں جاتا تھا اُن کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتا تھا اب وہ متھرا جاتے ہیں اُن کے بجوگ میں ہمارا پران کیسے بچے گا اس اکرور مورکھ کا کیا کام تھا جو ہم لوگوں کا پران لینے کے واسطے آیا ہے سچ پوچھو تو شری کرشن جی نے ہماری پریت سے من اپنا کھینچ لیا نہیں تو اُنکو متھرا جانے کا کیا کام ہے جو نندلال جی نہ جاویں تو راجہ کنس اُن کا کیا کرے گا تب دوسری گوپی بولی کہ پرمیشور کی دیا سے آج کوئی بڑا آدمی برندابن میں مرجاتا یا کوئی دوسرا کارن ہو کر ہمارا من ہرن پیارا کل متھرا کو نہ جاتا تو بہت اچھا ہوتا دوسری گوپی اپنی چھاتی پیٹ کر کہنے لگی کہ بڑا سوچ ہے کہ میرا پران پیارا مجھ سے چھوٹتا ہے۔

چوپائی

اب ہر جب متھرا کو جہیں	ان بن پران کون بدھ رہیں

دوسری گوپی بولی کہ مجھے موہن پیارے کے دیکھنے سے تینوں لوک کا سکھ ملتا تھا اب اُن کے دیکھے بنا کس طرح چین پڑے گا دوسری بولی کہ جب وہ ایک مرتبہ میری طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے تھے تب میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتی تھی اُن کے جانے کے پیچھے میرا کیا حال ہوگا دوسری نے کہا کہ اے

برہماجی تم بڑے کٹھور ہو جو پہلے موہن پیارے سے پریت لگا کر اب اُن کے برہ ساگر میں مجھکو ڈبونا بچار کیا ہے
جس طرح کوئی پیاسا دور سے پانی دیکھکر پانی پینے کے واسطے جاوے اور وہاں پہونچکر اُس کو بالو دکھلائی دے
وہی گت ہماری ہوئی رام اور کرشن دونوں آنکھیں ہماری چلی جائیں گی تب ہم لوگ بنا آنکھ جی کر کیا کرینگے
شیام اور بلرام بنا ایک ساعت جینا ہمارا کٹھن ہے۔

دوہا

جو راجن کے راج ہیں ماکھن پربھ برج راج	اب جیویں کیسے سکھی سو بچھڑت ہیں آج

اے راجہ پرکشت اسی طرح سب برجبالا برہ کی ماتی ہوکر اپنے اپنے من کا حال ایک دوسرے سے کہکر
بلاپ کرتی تھیں جب رات بھر اُن کو مچھلی کی طرح تڑپتے بیت گئی تب پرات سمے سب گوپ اور گوال برندابن
باسیوں نے گورس آدک گاڑی اور بیلوں پر لدا لیا اور بھینسا بھیڑ بکرا آدک بھینٹ دینے کیواسطے
لیکر نندجی کے دروازے پر آئے اور جس جگہ اکرورجی شیام اور بلرام کو جواپنے آگے بیٹھا کر چلنے کی تیاری کر رہے
تھے وہاں پر سب استری اور پُرش اور لڑکے اور بوڑھے آکر موہن پیارے کے بجوگ میں اپنی اپنی آنکھوں سے
جل کی دھارا بہانے لگے اور اتنا روئے کہ اُن کے آنسو بہنے سے زمین وہاں کی کیچڑ کے برابر ہوگئی اور
اُن لوگوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو کنس ادھرمی کے راج میں سکھ اور آنند سپنا ہوگیا اور سب برجبالا کرشن جی
کے چاروں طرف کھڑی ہوکر بڑے دُکھ سے کہنے لگیں کہ اے پران پیارے تم کس واسطے ہم لوگ ابلاؤں
کو اپنے برہ ساگر میں ڈبو کر پران لیا چاہتے ہو سب برندابن باسیوں کا جینا تمھارے آدھین ہے جس طرح پاتھر
کی لکیر کبھی نہیں مٹتی اُسی طرح بھلے آدمی کی پریت کبھی نہیں گھٹتی جیسے بالو کی دیوار نہیں ٹھہرتی اُسی طرح
مورکھ کی پریت نہیں نبھتی ہے اے گوپی ناتھ ہم لوگوں نے تمھارا کیا اپرادھ کیا ہے جو ہم کو پیٹھ دکھا کر
چلے جاتے ہو۔

دوہا

ایک سکھی ایسے کہے میں سوچت من ماہہ	جو ست جسدا نند کے ہمیں چھانڑ ہیں ناہہ

گوپیاں اس طرح شری کرشن جی کو کہکر پھر اکرورجی سے بولیں کہ اے اکرور تم ہم لوگوں کا دُکھ نہ جانکر جنکے
آدھین ہمارے پران ہیں اُسی کو اپنے ساتھ لیے جاتے ہو اب ہمارا جینا کیسے ہوگا کیوں ایسا کرتے ہو ایسے بہتر
تم ہم کو مار ڈالتے تو اچھا تھا اور اکرور دیا دنت کو کہتے ہیں تم اپنے نام کے برخلاف نردئی پن کرتے ہو جیسا دُکھ
ہم لوگوں کو راجہ کنس نے دیا اُس کا ڈنڈ موہن پیارے سے پاویگا دوسری سکھی بولی کہ دیکھو برہماجی ہم کو
استری کا تن دے کر ہمارے اوپر کچھ دیا نہیں کرتے ہم لوگوں کی بھو نردئی آنکھ کمل روپی مکھار بند موہن پیارے
کو دیکھنے کے واسطے دن رات چاہنا رکھتی ہیں کہو اب کس طرح ان آنکھوں کو بنا دیکھے سانولی صورت من موہنی
مورت کے چین ملے گا۔

دوہا

ماکھن پربھو کو روپ رس پیت رہے جو نت
اب کھاری جل کوپ کو کہہ بدھ آوے چت

اور سکھی بولی کہ سچ پوچھو تو برھما اور اکرور کا کیا دوش ہے یہ سب کھوٹائی موہن پیارے کی سمجھنا چاہیئے کہ اُن کا چت بھی اُن کے بدن کی طرح کالا ہے ہم لوگوں نے اپنے کل پروار کی پریت چھوڑ کر اپنا پریم اُن سے لگایا تھا اب یہ ہم کو اس دُکھ ساگر میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں متھراپوری کی استریاں دن رات موہن پیارے کی بھینٹ ہونے کی اِچھا من میں رکھکر پرمیشور سے بردان مانگتی تھیں اب پرمیشور نے اُن کی بنتی سُنی اور سکھی بولی کہ متھرا کی استریاں روپ اور گُن سے بھری ہیں شیام سندر اُن کی پریت میں پھنس کر وہاں ہی رہ جائیں گے اور ہم لوگوں کو بھول کر یہاں کیوں آویں گے ان استریوں کا بڑا بھاگ ہے جو من ہرن پیارے کے ساتھ سُکھ اُٹھاویں گی نہیں معلوم ہمارے تپ میں کیا بھول پڑی کہ ہم سے ہمارا پیارا بچھڑتا ہے اور گوپی بولی کہ آج متھرا کی استریوں کو اچھے اچھے سگن ہوتے ہوں گے کہ وہ لوگ شیام سندر کا درشن پاکر اپنی آنکھوں کا پھل پاویں گی اور سکھی بولی کہ شری کرشن کو متھرا میں کسی نے نہیں بلایا اُنکا من متھرا کی استریوں کے دیکھنے کے واسطے چاہتا ہے اسی واسطے یہ بہانہ کر کے جاتے ہیں دوسری نے کہا کہ اس چت چور نے ہم لوگوں کے ساتھ کون بھلائی کی ہے جو وہاں کی استریوں کے ساتھ کریں گے خوبصورت آدمی اپنی خوبصورتی کے گھمنڈ سے کسی کو کچھ مال نہیں سمجھتے دوسری برجبالا بولی کہ برندابن باسیوں کے دن اب بُرے آئے ہیں اور متھرا باسیوں کا نصیب جاگا اسی سے موہن پیارے وہاں جاتے ہیں دوسری نے کہا کہ یہ اکرور ہمارے واسطے جم دوت بن کر آیا ہے جس طرح کسی بھوکے کے آگے سے کوئی کور اُٹھاتے وقت تھالی بھوجن کی کھینچ لے اسی طرح یہ ہم کو شیام سندر سے الگ کرتا ہے یہ کون دُنیاؤ کی بات ہے کہ مچھلی کو پانی سے نکال کر گرم بالو میں ڈال دے شاید ہم کو دُکھ دینے سے اُس کو کچھ ملتا ہو گا اس لیے ایسا کرتا ہے۔

دوہا

جو دُکھ دیوے جیو کو مہا کشٹ سو پاوے
بووے بیج ببول کا تو آم کہاں سے کھاوے

اور سکھی بولی کہ اے پران پیاری اس میں کسی کو دوش لگانا نہ چاہیے ہمارے کھوٹے دن آنے سے ہمارے پران پیارے جاتے ہیں ہمارا بھاگ جو اچھا ہوتا تو اکرور کیوں آتا جس وقت گوپیاں اپنے اپنے برہ کا دُکھ ایک دوسرے سے کہہ رہی تھیں اُسی وقت شیام اور بلرام چلنے کے واسطے رتھ پر چڑھے تب گوپیوں نے کہا کہ دیکھتی ہو شری کرشن جی ہمارے رونے اور بلاپ کرنے پر کچھ دھیان نہ کرکے متھرا جانیکو تیار ہو گئے۔

دوہا

ماکھن پربھو آنند سوں چڑھ بیٹھے رتھ ماںہہ
بہت بھلو ہے سارتھی اب ہوں ہانکت ناںہہ

اور گوپی بولی کہ ہم سب اپنے کُل پروار کی لاج چھوڑ چکی ہیں جب رتھ یہاں سے چلنے لگے تب شیام سندر کی
کمر پکڑ کر روک رکھو جس میں جانے نہ پاویں یہ سُنکر دوسری گوپی بولی کہ اے پیاری سچ کہتی ہو جبکہ میرا پران ہی موہنی
مورت نے ہر لیا تب اُن کو کس طرح جانے دوں گی جس لاج کے مارے پرمیشور سے بجوگ ہو اُس لاج کو
چولھے بھاڑ میں ڈال دو اس وقت لاج کرنے میں پیچھے سے بہت دُکھ اُٹھانا پڑے گا دوسری بولی کہ ہم لوگ
باورہی ہو کر پڑی رہیں اور وہ متھرا کی استریوں کے ساتھ جا کر چین اُڑاویں یہ بات کیسے ہونے پاوے گی ہم کو
لاج سے کچھ کاج نہ رکھکر اپنا کام نکالنا چاہیے دوسری گوپی بولی کہ ہم لوگوں کو اُس موہنی مورت کے دیکھنے سے
سُکھ ملتا تھا سو اب جاتے ہیں بھلا دن بھر تو ہم یہ سمجھیں گی کہ گئو چرانے بن کو گئے ہیں لیکن شام کو بنا دیکھے ہمارا
پران کیسے بچے گا اور گوپی بولی کہ اے سکھی اُس دن چاندنی رات کی بات تجھ کو یاد ہے یا نہیں جب شیام سندر
نے ہم لوگوں کے ساتھ راس کر کے سُکھ دیا تھا دوسری گوپی بولی کہ اے سکھی جو کوئی اُن کی لیلا کو بھلا دے
اُس کو جانور سمجھنا چاہیے دوسری گوپی بولی کہ جب شام کے وقت برندا بن بہاری بن سے گئو چرا کر آئے تھے
تب اُن کے گھونگھر والے بالوں پر دھور پڑی ہوئی کیسی شوبھا دیتی تھی کہ ہم لوگ راستے پر بیٹھ کر اُنکا درشن کرتی
تھیں تب اُن کی چھب دیکھنے اور بنسی سننے سے کیسا آنند ملتا تھا بتاؤ اب وہ سُکھ کیسے ملے گا اے
راجہ پریکھشت اسی طرح سب گوپیاں بوریوں کی طرح اپنے اپنے برہ کا حال شیام اور بلرام اور اکرور کو سنا کر بلاپ
کرتی تھیں اور لاج چھوڑ کر بار بار اے مادھو اے مکند اے گوبند اے دینا ناتھ اے بیکنٹھ ناتھ اے
گوپی ناتھ اے شیام سندر اے مرلی منوہر اے من ہرن پیارے اے برج ناتھ اے دُکھ بھنجن نند نندن پرمیشور
کے نام پکار کر اُن کو اپنا دُکھ سناتی تھیں اُس وقت اُنکا رونا اور بلاپ کرنا دیکھکر کون ایسا چین جیو وہاں تھا
جس نے آنسو کی دھارا اپنی آنکھوں سے نہ بہائی ہو جبکہ جڑ روپ درختوں سے بھی اُن کا دکھ نہیں دیکھا گیا
تب جڑ سے ڈالی تک مارے سوچ کے ہلنے لگے اور اکرور اُن سب کا حال دیکھکر راجہ کنس کی ایک اگیا
اور اپنے تن کی سُدھ بھول گئے جب گوپیوں کا بلاپ اکرور سے دیکھا نہیں گیا تب رتھ پر چڑھ کر ہانکنا چاہا
اُس وقت گوپیوں نے دوڑ کر رتھ کو پکڑ لیا اور بڑی عاجزی سے بنے کیا کہ اے گوپی ناتھ تم کس واسطے ہم لوگ
ابلاناتھ کو اپنے برہ ساگر میں ڈبو کر پران لیا چاہتے ہو ہم کو بھی اپنے ساتھ لیچلو تو دھنکھ جگیہ کا اُتسو اور راجہ کنس
کو دیکھ آویں ہم لوگوں نے اپنا کُل پروار اور لوک لاج چھوڑ کر تم سے پریت لگائی تسپر تم کیوں ایسے نردئی ہو کر ہمارا
پران لیتے ہو تم اکرور کے ساتھ جو رتھ ساج کر آیا ہے نہ جاؤ تو کنس تمہارا کیا کریگا یہ اپنا منھ کالا کر کے پھر جائے گا
اے راجہ اُس وقت ایک طرف تو گوپیوں کی یہ دشا تھی اور دوسری طرف سے جسوداجی روتی ہوئی آکر بولیں
کہ اے اکرور تم کیوں میرے پران پیارے کو لیے جاتے ہو ان کے بنا میں کس طرح جیوں گی۔

دوہا

کہنا دھنکھ سے دیکھیو بالک ات اگیان	کیو کنس کچھ کپٹ یہ پرت موہی اس جان

سورٹھا

میں نہیں دیہوں جان موتر دھن کے سیام دھن	لیہہ کنس بر و پران کو جیوے نند نند بن

کبت

پران گے ادھارے میرے بارے پے پدھارے چاہیں بھوپ کے اکھارے جہاں بھالے سجے شور میں
پیر بڑھی ہی شریر پوٹرت ہی بجوگ نیر کیسے کیسے دھروں دھیر پریم کے ادھور میں
ڈارے بر کنس کارا گار میں زنجیر بھرا ے ری بیر جر جاے دھن دھام چور میں
جو پے کنھیا بلدیو دو لال میرے کھیلیں کہہ میتا بین بین کے حضور میں

قیدخانہ ۱۲

جسودا اور روہنی ماتا رو کر کہنے لگی کہ شیام اور بلرام برج گوکل کے پران ادھار ہیں انکے چلے جانے سے ہم لوگ کیسے جیوینگے پھر جسودا ماتا بہت بلاپ کرکے بولی کہ اے موہن پیارے تم میری ممتا چھوڑ کر کیوں جاتے ہو میں تمہارے اوپر کنھیا وہ ہو کر کہتی ہوں کہ اپنی ماتا کو چھوڑ کر کیوں جاتے ہو تمہارے دیکھے بنا مجھسے ایک ساعت نہیں رہا جائیگا جب جسوداجی کے یہ سب کہنے پر بھی موہن پیارے رتھ پر سے نہیں اُترے تب جسودا بیاکل ہوکر زمین پر گر پڑی اور بہت بلاپ کرکے کہنے لگی کہ اے پران پیارے تم کٹھور ہوکر میرا پران ہی لیا چاہتے ہو مجھے اکرور مارنے کے واسطے برندابن میں آگر میری بڑھوتی سمے کی لکٹیا چھینے لیا جاتا ہے اے بیٹا تم کو کچھ دیا نہیں آتی جو مجھے اس طرح چھوڑ کر چلے جاتے ہو اے راجہ پریچھت جب اس طرح جسودا اور روہنی اور گوپیاں رتھ پکڑ کر رونے لگیں تب موہن پیارے ہنستے ہوئے رتھ پر سے اُتر کر بولے کہ تم چنتا مت کرو میں ایک آدمی تمہارے پاس بھیجونگا سوقت جسوداجی موہن پیارے کو گلے لگا کر بڑی بنتی کرکے بولیں کہ اے بیٹا تم دھنکھ جگیہ دیکھ کر جلد چلے آنا وہاں کسی سے پریت لگا کر اپنی ماتا کو مت بھول جانا یہ سن کر مرلی منوہر نے جسودا ماتا کو بہت دھیرج دیا اور شری داماگوال سے بولے کہ تم گوپیوں سے کہدو کہ سوچ مت کریں میں پھر ملوں گا جب شیام سندر اس طرح سب کو دھیرج دیکر اور ماتا کو ڈنڈوت کرکے رتھ پر چڑھے تب نندجی نے جسودا اور گوپیوں سے کہا کہ تم اُداس مت ہو میں شیام اور بلرام کو دھنکھ جگیہ دکھا کر جلدی اپنے ساتھ لے آؤں گا لیکن اس بات کا ڈر ہے کہ راجہ کنس شیام اور ہی سے کچھ دغا نہ کرے یہ بات سنکر ایک بوڑھے آدمی گیان دان نے کہا کہ اے نندجی شیام سندر پربرہم پرمیشور کا اوتار ہیں اُنھوں نے پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے جنم لیا ہے یہ راجہ کنس کو کیا سمجھتے ہیں موت کی بھی موت اُن کے ہاتھ ہے یہ سُن کر نندادک کو دھیرج ہوا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ بڑا آشچرج ہے کہ اکرورجی نے یہ دسا جسودا اور گوپیوں کی دیکھ کر کچھ دھیرج اُن کو نہیں دیا شکدیوجی بولے کہ اے راجہ اُس وقت اکرورجی نے اتنا گوپیوں سے کہا تھا کہ شیام سندر پھر تم سے ملکر سُکھ دیں گے جب اکرور نے سب کو روتا چھوڑ کر شیام اور بلرام کا رتھ متھرا کی طرف ہانکا اور نندجی گوال بالوں سمیت گاڑی آدک پر بیٹھ کر اُن کے ساتھ چلے تب جسودا بڑے بلاپ سے بولی۔

چوپائی

موہن ادھر دیکھ تو لیجے ۔ بچھڑت لال ہمیں کچھ دیجے
لیو نہار جنم کو گھیرو ۔ بھرو برج ہیں ہوت اندھیرو
یہ کہہ گوال سکھن کو پھیرو ۔ اپنی گائے جائے کے گھیرو
ایسے کہہ جسمت بلکھائی ۔ کیے جتن بہہ پران نہ جائی
تلپھت بکل رام مہتاری ۔ ات بیاکل سب برج کی ناری

دوہا

دیکھو دکھت برج لوگ سب اور جسودا مائے ۔ تب ہر یہ کہہ سکھ دیو بہر ملیں گے آئے

جب تک رتھ کی دھوجا اور دھور اُڑتی ہوئی جسودا اور گوپیوں کو دیکھ پڑتی رہی تب تک اُن سب کو آسا بنی رہی کہ اب ہمارے پران پیارے لوٹ آویں گے اس لیے وہ سب رتھ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی رہیں جب رتھ دور نکل جانے سے اُس کی دھور بھی نہیں دکھائی دی اور گوپیوں کا تن برج میں رہ کر من دھور کی طرح اُڑتا ہوا شری کرشن جی کے پیچھے چلا گیا تب سب گوپیاں اور جسودا بھی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں جب کچھ ہوش آیا تب روتی پیٹتی ہوئی گھر کو چلیں لیکن اُن کو شیام سندر کے برہ سے راہ نہیں سوجھتی تھی تب ایک سکھی جسودا جی سے بولی۔

سورٹھا

کہا کریں برج جائے من ہر لے گئے سانورو ۔ پڑت نہ آگے پائے پاچھے ہی لوچن لگت

دوہا

یوں برج تیہہ پچھتائے سب دیکھ جسودا دیں ۔ سب آئیں اپنے گھرن کلیشت بدن ملیں

سورٹھا

سب برج پرم اُداس برہن دکھ سمپت سین ۔ رہے پران یہ آس شیام کبھو ملہیں بہر

کبت

کٹل اکرور بیری کاہو جنم کو چیٹک سہ، ڈار سر پے کے برج مور گیو
بیاکل بحال بنسی دھر شیام بن میں سی تلپھ مانو پریم رس جھور گیو
چرن اُٹھائے چکرت چتوت او سپنے دھام چڑھ چیتا من چین سب چور گیو
بار بار کہت بسور جل نین پو ردھور نا اُڑات آئی اب رتھ دور گیو

اے راجہ اسی طرح سب گوپیاں اور جسودا جی شیام سندر کے برہ بس بیاکل رہ کر اُن کی چرچا میں دن اپنا کاٹنے لگیں اور اکرور جی نے چلتے وقت اپنے من میں اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو میں نے

راجہ کنس ادھرمی کے کہنے سے بہت بڑا کام کیا کہ شیام اور بلرام کے مارے جانے کی تدبیر سننے اور دیکھنے
پر بھی اُن کو اپنے ساتھ لیے جاتا ہوں میرے برابر دوسرا کوئی پاپی سنسار میں نہ ہوگا جب کنس شیام اور
بلرام کو مار ڈالے گا تب سب برج بالا جن کو میں روتے اور بلاپ کرتے چھوڑ آیا ہوں وہ بہت دُکھ پاوینگی
اس ادھرم کرنے کے بدلے مجھکو نہ معلوم کون نرک بھوگنا پڑے گا شری کرشن انترجامی نے اُن کے من کا حال
جان کر بچار کیا کہ دیکھو اکرور ایسا گیانی مجھکو لڑکا سمجھکر میرے مارے جانے کا سوچ کرتا ہے اس لیے اُس کو اپنی
مہما دکھا کر یہ سوچ اُس کا چھڑا دینا چاہیئے جب اکرور جمنا کنارے پہونچے اور رتھ اپنا درخت کے نیچے اور شیام
اور بلرام سمیت کھڑا کر کے نہانے گئے تب موہن پیارے نے نند رائے سے کہا کہ تم گوال بالوں کو ساتھ
لیکر آگے چلو اکرور جی اسنان اور پوجا کر لیں تو میں بھی آپہونچتا ہوں یہ بات سُن کر نند جی گوال بالوں سمیت
آگے بڑھے اور اکرور جی نے جیسے پانی میں غوطہ مارا ویسے شری کرشن جی کو پانی کے بھیتر دیکھا جب آشچرج مانکر
سر اپنا باہر نکالا تب باہر رتھ پر بیٹھے دیکھا دوسری مرتبہ پھر غوطہ مارا وہی حال پھر دیکھا جب تیسری مرتبہ غوطہ لگایا تو کیا
دیکھا کہ شری کرشن جی سانولی صورت موہنی مورت لچھمی سمیت جڑاؤ گہنا سب انگ انگ پہنے کیسر اور چندن کا
تلک لگائے کوستبھ من اور بیجنتی مالا اور بنمالا گلے میں ڈالے پیتامبر اور جنیو کا جوڑا پہنے اُپرنا ریشمی اوڑھے
چتربھجی روپ سے شنکھ چکر گدا پدم دھارن کیے شیش ناگ پر براجتے ہیں اور شیش جی سفید رنگ ہو کر اپنے
ہزار سر پر جڑاؤ کریٹ مکٹ باندھے پیتامبر پہنے بہت سوبھائمان دکھلائی دیے اور شیام سندر گھونگھر والے بالوں پر جڑاؤ
مکٹ ساجے مکراکرت کنڈل پہنے سندر ناسکا منوہر کپول ترچھی چتون بجلی سے دانت چمکتے مند مند مسکراتے
اَت سندر بھجا چوڑی چھاتی گہری نابھی پتلی کمر موٹی جانگھ پاؤں کے ناخن چمکتے ہوئے ایسے مہا سندر دکھلائی دیے
کہ جن کا برنن نہیں ہو سکتا اور جو اور انکس اور بجر آدک کی ریکھا پاؤں کے تلوے میں دکھلائی دے کر اور کیا
دیکھ پڑا کہ شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور اندر اور برن اور کبیر آدک دیوتا اور نو جوگیشور اور نارد مُن
اور مارکنڈے اور بھرگ آدک رکھیشور اور سنکادک اور گرو جی اور آٹھ بسو دیوتا اور موت اور چوبیس تتو
اور دُھرو اور پرہلاد آدک بھکت اور بید بیاس اور انچاس پون اور آٹھ دگپال اور ساتوں دیپ اور ساتوں
سمندر اور بارھوں سورج اور چندرما اور بال کھلیا رکھیشور اور اگن اور دھرم راج اور رکا مدھین اور کام دیو
اور ساتوں پری اور بدیادھر اور سدھ اور گندھرب اور ددبیہ پتر اور گنگا اور سرستی آدک ندیاں اور اُزندھتی اور بششٹھ
ورچھ اور راچھس اور کنس اور دیو کنیاں اور سب برت اور سب تیرتھ اور کلپ برچھ آدک اپنا اپنا روپ
رکھے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے استت کر رہے ہیں اور اپسرا ناچ دکھلا کر گندھرب لوگ
گانا سنا رہے ہیں اور برھما جی آدک دیوتا استت کر کے شری کرشن کے تیج کے آگے کچھ بولنے کی سامرتھ نہ رکھکر
تصویر کی طرح چُپ چاپ کھڑے اُنکا مُنھ دیکھ رہے ہیں جس کی طرف شری کرشن نے آنکھ اُٹھا کر دیا کی راہ سے
دیکھ دیا وہ خوش ہو کر انکا گن انباد گانے لگا اُن میں سے بعضے شری کرشن جی کے اوپر چنور ہلاتے تھے بعضے اُن کو

دھوپ دیپ کرکے خوشبودار پھولوں کا گجرا پہناتے تھے اور بعضے اُن کو بہت طرح کی بھینٹ دے کر بار بار ڈنڈوت کرتے تھے۔

ماکھن پربھُو برجناتھ کے سبھی دیوتا ساتھ	دوہا	ہاتھ جوڑ استت کریں دھریں چرن پر ماتھ

جب اکرور کو یہ سب مہما شیام سندر کی جمنا جل میں دیکھکر بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پر برہم پرمیشور کے اوتار ہیں تب وہ اپنا سوچ اور سندیہہ چھوڑ کر چترُبھجی روپ کے پاس چلے گئے اور چرنوں پر گر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

تن من رہیو بھُلائے کے دیکھ روپ ابھرام	دوہا	ماکھن پربھ گھنشیام کو لاگیو کرن پرنام

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جو کوئی اس ادھیائے کو پریت سے کہے اور سنے تو تم جانو کہ اُس کو شیام سندر کے درشن ملے۔

ادھیائے چالیسواں

استت کرنا اکرور جی کا شری کرشن جی کے چترُبھجی روپ کی جمنا جل میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب اکرور جی نے شری کرشن جی کی مہما جمنا میں اس طرح دیکھکر اُن کو پورن برہم جانا تب اُسی جگہ اس طرح پر کرشن بھگوان کی استت کی کہ اے ناتھ نرنجن آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر جنم اور مرن سے رہت ہیں اور کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا کہ آپ کی لیلا اور آدِ انت کا بھید جان سکے میری ڈنڈوت آپ کو پہونچے یہ بات سُنکر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ جب پر برہم پرمیشور کے بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا تو پھر اُن کی مہما جاننے والا کس کو کہنا چاہیے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُن کی مہما جاننا بہت کٹھن ہے لیکن تم جتنے جیو جڑ اور چیتن دیکھتے ہو سب میں اُنھیں کے تیج کا پرکاش سمجھو جو کچھ سنسار میں درشٹ آتا ہے وہ سب پرمیشور کی اچھا اور مہما سے پیدا ہو کر اُنھیں کا روپ ہے سنسار میں کوئی کوئی گیانی اور تپسی پرمیشور کے دھیان اور اسمرن کے پرتاپ سے کچھ کچھ بھید اُنکا جان سکتے ہیں۔

ماکھن پربھ کرتار کو جانیں یا بدھ لوگ	دوہا	گھٹ گھٹ میں بیاپک سدا ایہی سب کرنے جوگ

اے راجہ پریچھت اکرور جی نے شری کرشن جی سے جمنا جل کے بھیتر یہ بنے کیا کہ اے مہاراج آپ برھما اور مہادیو جی آدک دیوتا اور تینوں لوک کے مالک ہیں جس طرح ندی اور نالوں کا پانی بہکر

سمدر میں ملجاتا ہے اسی طرح سنساری آدمی جو پوجا اور دھیان اور دان اور دوسرے دیو کے نام پر کرتے ہیں
وہ سب آپ کو پہونچتا ہے اور مرنے کے پیچھے سب جیو آپ کے روپ میں ملجاتے ہیں آپ الکھ اگوچر ہیں
برھما دک دیوتا آپ کی مہما اور گن کو نہیں پہونچ سکتے دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو جان سکے
میری ڈنڈوت لیجئے اے آدپرش نراکار چاروں بید آپ کے شواںسا ہو کر آپ کے آد اور انت کو نہیں
جانتے اور آپ گھٹنے اور بڑھنے سے رہت ہو کر اپنی تعریف کرانے کی بھی کچھ پرواہ نہیں رکھتے جیسے گولر
کے بھنگے اور جل کے جیو اپنا حال نہیں جانتے ویسے سب برھمانڈ کے جیو ستوگن اور تموگن اور رجوگن سے
پیدا ہو کر مایا کے بس ہو کر تمکو نہیں پہچانتے اور تمھارے براٹ روپ کے ایک ایک روئیں میں
بہت سے برھمانڈ اس طرح جھندھے ہیں کہ جس طرح گولر کے درخت میں پھل لگے ہوتے ہیں میں آپ کے
اس براٹ روپ کو نمسکار کرتا ہوں کہ اے پورن برھم نرمل روپ آپ چودھوں بھون کے کرتا اور دھرتا ہو کر
کیول گئو اور براہمن اور ہر بھگتوں کے اُدھار کرنے اور سکھ دینے اور ادھرمیوں کے مارنے کیواسطے
سنسار میں اوتار دھارن کرتے ہیں۔

چوپائی

ہنس روپ دھر کے اوتارا
نیر چھیر تم کرت نیارا

اے جوت روپ دینا ناتھ آپ نے متس روپ دھر کر بید کو پاتال سے نکالا اور ہیگریو اوتار
لیکر مدھ کیٹبھ دیت کو مارا اور سمدر متھنے اور چودہ رتن نکالنے کے واسطے کچھپ اوتار دھر کر مندراچل
پہاڑ کو اپنی پیٹھ پر اُٹھا لیا اور باراہ اوتار دھر کے ہرنیاکش دیت کو مار کر پرتھوی کو پاتال سے نکال لائے
اور نرسنگھ روپ دھر کر ہرنیہ کشپ کو مار کر پرہلاد اپنے بھکت کی رچھا کی اور دیوتوں کے بھلے کے واسطے
باون اوتار لیکر تین پگ پرتھی راجہ بل سے دان لی اور پرسرام اوتار دھر کر چھتریوں کو مارا اور شری رام چندر اوتار
سے ادھرمی راون کو مار کر لنکا کا راج ببھیکھن کو دیا اور شری گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کے
جیووں کو تارتی ہیں اور بلبھدر اور پرومن اور انرودھ تمھارے ہی روپ ہیں اس لیے میں سب تمھارے
اوتاروں کو ڈنڈوت کرتا ہوں اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے مہاراج اس وقت تک تو انرودھ
اور پرومن جی پیدا نہیں ہوئے تھے اکرور جی نے انکا نام کس طرح جانا شکدیو جی نے کہا کہ ہے راجہ پریچھت اودھو جی
اور اکرور جی شری کرشن جی کے بھکتوں میں ہو کر تینوں کال کا حال جانتے تھے جس طرح نارد منی کو تینوں کال یعنی ماضی
وحال و استقبال کا حال معلوم رہتا ہے اُسی طرح ہر بھگت لوگ بھی تینوں کال کا حال جانتے ہیں پھر اکرور جی نے
کہا کہ آپ بودھ اوتار لیکر دیتوں کو جگیہ کرنے سے منع کریں گے اور کلجگ کے انت میں کلنکی اوتار دھر کر نئے
سرے سے سب جگت کا دھرم جاری کرینگے اور کوئی آدمی آپ کا تپ اور دھیان کرنے سے بھوساگر پار اُتر جاتے
ہیں اور کسی کو آپ سنساری مایا جال میں پھنسا کر انکا تماشا اس طرح دیکھتے ہیں کہ جس طرح کوئی آدمی اپنا منھ

درپن میں دیکھے بغیر تمھاری کرپا کے اس سنساری مایاجال سے چھوٹنا بہت کٹھن ہے تمھاری پوجا کئی طرح پر ہوتی ہے بعضے آدمی تمھاری مورت بنا کر پوجتے ہیں بعضے تمھارے روپ اور چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھتے ہیں بعضے تمھارے نام پر جگیہ اور ہوم کرتے ہیں اور گیانی آدمی تم کو سب جیووں میں ایک روپ دیکھتے ہیں اور بعضے آدمی برکت ہو کر جنگل میں تمھارا تپ اور دھیان کرتے ہیں اور بعضے گرہستی میں رہنے پر بھی من سے تمھارا اسمرن اور دھیان رکھ کر بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور بعضے لوگ سوائے تمھارے دوسرے دیوتا سے پریت نہ رکھ کر بار بار تم کو ڈنڈوت کر کے سنساری بیوہار کو سپنے کی طرح سمجھتے ہیں تمھاری پوجا اور اسمرن اور گنوں کا برنن بڑے بڑے جوگیشور اور گیانی اور شیش جی اور گنیش جی اور مہیش جی آدی برنن نہیں کر سکتے مجھ اگیان کی کیا سامرتھ ہے جو تمھاری مہما کو برنن کر سکوں تمھارا نام دین دیال ہے اس لیے مجھ کو دین اور اپنا داس سمجھ کر اگیان اور ابھمان کی گانٹھ جو میرے ہردے میں پڑی ہے اُس کو گیان روپی آگ سے جلا دیجئے اور مجھ کو آٹھوں پہر اپنے چرنوں کے پاس رکھ کر ایسا گیان اُپدیش کیجیے جس میں آپ کو اپنا پیدا کرنے والا جان کر آپ کی سیوا اور چرچا میں دن رات لگا رہا ہوں۔

دوہا

میں اجان تم سرن ہوں ماکھن پربھ بھگوان	ایسی بدھ موہنہ دیجئے تمھیں سکوں پہچان

ادھیائے اکتالیسواں

پہونچنا اکرور جی کا شیام اور بلرام سمیت متھرا میں و دیگر حالات

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شری کرشن جی نے جمنا جل کے بھیتر یہ سب استت اکرور جی سے سُن کر چتربھجی روپ اپنا دیوتوں سمیت انتردھیان کر لیا تب اکرور جی اس بات کا اچنبھا جان کر پانی سے باہر آئے اور شیام اور بلرام جی کو رتھ پر بیٹھے دیکھ کر ڈرتے اور کانپتے ہوئے اُن کے پاس گئے یہ حال اُن کا دیکھ کر شری کرشن جی نے پوچھا کہ اے چاچا تم اس وقت گھبرائے ہوئے کیوں ہو اور نہاتے وقت سر پانی سے باہر بار بار نکال کر ہماری طرف کیوں دیکھتے تھے اور چلنے کا سوچ بھول کر اتنی دیر کیا کرتے رہے تم نے جمنا جل میں کچھ آشچرج تو نہیں دیکھا یہ بات سنتے ہی اکرور جی نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کیا کہ اے لچھمی ناتھ انترجامی جو کچھ پانی کے بھیتر میں نے تمھاری مہما دیکھی وہ برنن نہیں ہو سکتی۔

چوپائی

بھلو درش دیکھو جل ماہیں	کرشن چرت کو اچرج ناہیں
موہنہ بھروسو بھیو تمھارو	بیگ ناتھ متھرا پگ دھارو

دوہا

اب موسے پوچھت کہا تم تربھون کے ناتھ
ماکھن پر بل کرتار کی لیلا کہی نہ جائے

کرتا ہرتا جگت کے سکل تمہارے ہاتھ
سرب جیو سنسار کے جامے رہے بھلائے

یہ سنتے ہی شری کرشن جی نے ہنس کر کہا کہ آؤ رتھ پر چڑھو راہ چلنا ہے تب اکرور جی نے پہلے سر اپنا اُن کے چرنوں پر رکھ دیا پھر رتھ پر بیٹھ کر رتھ کو ہانکا اور نند جی آدک گوال جو آگے گئے تھے متھرا کے نزدیک ایک باغ میں ڈیرا کر کے شیام اور بلرام کی راہ دیکھنے لگے جب شری کرشن جی بھی وہاں پہونچکر رتھ سے اُترے تب اکرور جی نے ان سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ میں چاہتا ہوں کہ آج کی رات میری کٹی اپنے چرنوں سے پوتر کیجے جس کے گھر آپ کے چرن جاتے ہیں اُس کے پرکھا سُرگ لوک کو پہونچتے ہیں جن چرنوں نے گوتم کی استری اہلیا کو شراپ سے چھڑایا اور راجہ بل کو ستل لوک کا راج دیا اور جن چرنوں کا دھوون گنگا جی کو راجہ بھگیرتھ بڑے تپ سے اپنے پرکھوں کے تارنے کے واسطے مرت لوک میں لائے اور شیو جی نے اُس کو اپنے سر پر رکھا وہی چرن دھو کر چرنودک پینے اور اپنے سر پر چڑھانے سے اپنے کل پروار سمیت میں کرتارتھ ہوا چاہتا ہوں۔

چوپائی

ایسو چرن سروج تمہارو تنکو سدا پرنام ہمارو

دوہا

ماکھن پر بل کے نام کن کہے سُنے جہ ٹھور
سُر نر جہ تہ ٹھور کی سیس دھریں جیوں مور

اے مہا پربھو میں تمہارا داس ہوں یہ چرن چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں گا یہ بات سنتے ہی شیام سندر نے اکرور جی کا ہاتھ بڑے پریم سے پکڑ لیا اور الگ لیجا کر اُن سے کہا کہ اے چاچا آج رات کو ہم یہاں رہیں گے کل راجہ کنس کو مار کر پیچھے سے بلداؤ بھیا سمیت تمہارے گھر آویں گے آج سب کو یہاں چھوڑ جانا اُچت نہیں جب اکرور جی نے یہ سنا تب شری کرشن جی سے بدا ہو کر راجہ کنس کی سبھا میں جا پہونچے راجہ کنس نے بڑے آدر بھاؤ سے اکرور جی کو بیٹھا کر اُن سے پوچھا کہ جہاں گئے تھے وہاں کا حال کیا ہے کہو۔

چوپائی

سُن اکرور کہے سمجھائی
کہا نند کی کروں بڑائی
رام کرشن دوؤ ہیں آئے

برج کی مہما کہی نہ جائی
بات تمہاری سیس چڑھائی
بھینٹ سے برجباسی لائے

آج وہ بہت گوال بال سنگ رہنے سے شہر کے باہر ٹکے ہیں کل راج سبھا میں آویں گے یہ سُن کر راجہ کنس بہت خوش ہوا اور بولا کہ اے اکرور جی آج تم نے ہمارا بڑا کام کیا کہ رام اور کرشن کو لے آئے اب اپنے

گھر جا کر آرام کرو اکرورجی یہ حکم پاتے ہی اپنے گھر آئے اور کنس شیام اور بلرام کے مارنے کی تدبیر بچارنے لگا
اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب نند آدک ڈیرا لیکر سچیت ہوئے تب شیام اور بلرام
نے پوچھا کہ اے بابا تمھاری اگیا ہو تو ہم متھراپری دیکھ آویں یہ سن کر نندجی نے کچھ مٹھائی اور پکوان دونوں
بھائیوں کو کھلا کر کہا کہ بہت اچھا تم جا کر دیکھ آؤ لیکن دیر نہ لگانا یہ سنتے ہی اُسی دن چار گھڑی دن باقی رہے
شیام اور بلرام گوال بالوں کو ساتھ لیکر چلے متھراپری میں قلعہ اور مکان بلور کے بنے ہوئے بہت اچھے
دکھائی دیے اور سنہلے رتن جٹت دروازوں پر موتیوں کی جھالر بندھی تھی اور جھروکے اور کھڑکیوں میں بہت
من جڑے ہو کر قلعہ کے چاروں طرف ایسی گہری کھائیں کھدی تھی جس میں بارہوں مہینے پانی بھرا رہتا تھا
اور قلعہ کی دیوار کے طاق اور جھروکھوں میں کبوترا ور تیتر اور کوکلا آدک بہت طرح کے پنچھی رہ کر میٹھی میٹھی
بولی بولتے تھے اور سب گلی اور کوچے اُس شہر کے کوڑے اور دھور وغیرہ سے صاف رہ کر گلاب جل اور
اگر گٹے ہوئے چندن کا چھڑکاؤ وہاں ہو رہا تھا اور محلوں کی دیواریں ایسی چمکتی تھیں کہ جن میں منھ دکھائی دیتا
تھا اور سب مکانوں میں چھوٹے چھوٹے باغیچے اور شہر کے چاروں طرف بڑے بڑے باغ اور اُن میں اچھے
اچھے پھل اور پھول لگے ہو کر اچھے اچھے مکان بیٹھنے کے واسطے وہاں بنے تھے اور درختوں پر بہت طرح کے
پنچھی بولتے تھے اور اچھے اچھے تالاب اور باؤلی اور کنڈوں میں موتی کی طرح صاف پانی بھرا رہ کر کمل پھول
رہے تھے اور اُن پھولوں پر بھونرے گونجا کرتے تھے اور تالاب کے کنارے بہت رنگ کے جانور اور
پنچھی آپس میں کلول کر رہے تھے اور پھولوں کی کیاریاں کوسوں تک پھول کر مند سگندھ ہوا بہتی تھی اور
پان کی پنواریاں لگی ہو کر کنوؤں اور باؤلیوں پر رہٹ اور پروہٹ چلتے تھے اور مالی لوگ میٹھے میٹھے سُروں
سے گا کر درختوں کو سینچ رہے تھے اور شہر کی رچھا کے واسطے چاروں طرف اشٹ دھات کی دیوار بنی تھی
اُس میں اور سب استھانوں پر سنہلے جڑاؤ کلسے ایسے بنے تھے کہ جن کی چمک پر آنکھ سامنے نہیں ٹھہرتی تھی اور
سب متھرا باسیوں کے دروازوں پر کیلا اور بندنوار بندھے تھے اور گاتا اور بجاتا اور منگلاچار ہو رہا تھا۔

دوہا

شوبھا متھرا نگر کی کاپے برنی جائے | جہاں شیام تربھون پتی جنم لیو ہے آئے

جبکہ شیام اور بلرام ایسی شوبھا دیکھتے ہوئے متھراپری میں پہونچے تب اُن کا درشن پا کر متھرا باسی
اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پانے لگے۔

چوپائی

جو جو چھب دیکھیں کھوا ہیں | سو سو کرنا کر پچھتا ہیں
اُسر کنس ہے بڑا قصائی | اب اُنکو ہوہے دُکھدائی

دوہا پڑی دھو متھرا نگر آدت نند کمار | سُن دھائے پُرلوگ سب گرہ کو کاج بسار

جب متھرا کی استریوں نے شیام اور بلرام کے آنے کا حال سنا تب اُن میں بہت سی استریاں شیام سندر کے دیکھنے کے واسطے گھر سے باہر نکل آئیں اور بہت سی استریاں اپنے اپنے کوٹھوں اور کھڑکیوں اور جھروکھوں پر آبیٹھیں -

دوہا

ماکھن پربھُ آوت سنے من میں بھیو ہلاس	مارگ میں ٹھاڑھی بھئیں بھر درشن کی آس

اور بہت سی استریاں آپس میں غول باندھ کر سڑک اور گلیوں میں ایک دوسرے سے یہ کہتی تھیں کہ یہی شیام اور بلرام ہیں جن کو اکرور لینے گئے تھے اس مورت کو اچھی طرح دیکھکر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈھی کرو -

چوپائی

یہ بدھ جہاں تہاں کھڑی ناری	پربھُ بتاویں ہاتھ پساری
نیل بسن گورے بلراما	پیتامبر اوڑھے گھنشیاما
سنت ہتی پر شار تھ جن کو	دیکھو روپ نین بھر تنکو

یہی دونوں لڑکے راجہ کنس کے بھانجے ہیں جنھوں نے کیشی آدک سب دیتوں کو مار کر بہت لیلا گوکل اور برندابن میں کی تھی پچھلے جنم میں بہت اچھے کرم ہم لوگوں نے کیے تھے جس کے پرتاپ سے بیکنٹھ ناتھ کا درشن پایا جو استری شری کرشن جی کے آنے کی خبر پاتی تھی وہ اُلٹا پلٹا سنگار کر کے اپنی گود کا لڑکا روتا چھوڑ کر اس جلدی سے باہر چلی آتی تھی کہ اُس کو اپنے بدن اور کپڑے کی کچھ سُدھ نہیں رہتی تھی -

دوہا

ماکھن پربھُ کے درش کو یہ بدھ دوڑیں نار	جیوں سرتا ساگر ملن چلت بیگ سوں پار

جبکہ متھرا کی استریاں شری کرشن جی کی موہنی مورت کا روپ رس آنکھوں کی راہ سے پینے لگیں تب موہن پیارے نے اپنی مرد مُسکان اور ترچھی چتون سے اُنکا من ہر لیا اور وہ استریاں شیام سندر کو دیکھتے ہی اُنپر موہت ہو گئیں -

دوہا

کہت سکل بڑ بھاگ ہیں برندابن کی نار	جو سکھ پاوت ہیں سدا ماکھن پربھُ نہار

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ اسی طرح سب استری اور پُرش متھرا باسی موہن پیارے کے درشن سے خوش ہو کر بہت طرح کا بال چرتر نندلال جی کا آپس میں کہتے تھے اور برہمن لوگ شیام اور بلرام کے ماتھے پر تلک لگا کر اُن کو اسشیرباد دیتے تھے جس گلی کوچے چوراہے میں شیام اور بلرام جاتے تھے وہاں پر سب استری اور پُرش اُن کے درشن سے اپنا جنم سوارتھ کرتے تھے اور موتی اور رتن آدک نچھاور کر کے اچھت اور لادا اور پھول اُنپر برساتے تھے اُس نگر کی شوبھا اور بہت بھیڑ دیکھکر شیام سندر نے اپنے ساتھ

کے گوال بالوں سے کہا کہ کوئی راہ مت بھول جانا اور جو بھول جانا تو جہاں ڈیرا ہے وہاں چلے آنا اُسوقت موہن پیارے نے راہ میں کیا دیکھا کہ راجہ کنس کا دھوبی جو کپڑوں کو بھی رنگتا تھا مدرا پیے ہوئے اور کئی لادی کپڑوں کی لیے ہوئے راجہ کنس کا جس گاتا ہوا اُسی طرف چلا آتا ہے اُس کو دیکھکر شری کرشن جی نے بلرام جی سے کہا کہ کہو تو اس کے کپڑے چھین کر ہم اور تم دونوں بھائی اور گوال بال لوگ پہن لیویں اور جو کچھ بچے اُس کو لٹا دیویں بلرام جی نے کہا کہ جو تمھاری اچھا ہو وہ کرو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی اس دھوبی سے جو سب دھوبیوں کا مالک تھا بولے کہ تم کچھ کپڑے ہم کو پہننے کے واسطے دو تو ہم راجہ کنس سے بھینٹ کر کے پھر سب کپڑے تمکو پھیر دیں گے اور جو کچھ ہم کو راجہ کنس کے یہاں سے ملے گا اُس میں تم کو بھی دیں گے۔

دوہا

ہنسیو بچن سُن شیام کے کہیو گرب کر بین	بل کو بکرا ہوے رہیو آیو ہے پٹ لین

سورٹھا

راکھی گھری بنائے ہوئے آدر یپ دوار گون	تب لیجو پٹ آئے جو بھاوے سو دیجیو

یہ کہکر وہ دھوبی موہن پیارے سے بولا کہ تم لوگ گنوار آدمی جنگل کے رہنے والے ہمیشہ اسی طرح کے کپڑے تو پہنتے رہے تھے جو آج مانگتے آئے ہو تم نہیں جانتے کہ یہ سب کپڑے راجہ کنس کے ہیں ایسی بات پھر کہوگے تو راجہ تمکو ڈنڈ دے گا۔

چوپائی

بن بن پھرت چراوت گیا	اہر جات کامری اُڑھیا
نٹ کو بھیس بناکر آئے	نرپ امبر پہرن من لائے
جُر کے چلے نرپت کے پاسا	پھراون لیبے کی آسا
نیک آس جیون کی جو ؤ	کھوؤں جیت ابھی تم سوؤ

یہ سنکر شری کرشن جی نے کہا کہ ہم تو سیدھی طرح کپڑے مانگتے ہیں تم ٹیڑھی ٹیڑھی باتیں کہتے ہو مانگے کے کپڑے دینے ہیں کچھ تمھارا نقصان نہ ہوگا سدا تمھارا جس سنسار میں بنا رہے گا یہ سنتے ہی وہ دھوبی کرودھ کر کے بولا کہ اے لڑکے اب تک تو نے راجہ کنس کو نہیں دیکھا اور اُس کے پرتاپ کا حال بھی نہیں سنا گنوار لوگ راجسی بیوہار نہیں جانتے تیرا منھ یہ کپڑے پہننے جوگ ہے اس بات کی ہوس چھوڑ کر میرے سامنے سے چلا جا نہیں تو ابھی تجھکو مار ڈالوں گا جب کہ شیام سندر نے یہ کٹھور بچن دھوبی کا سُنا تب غصہ میں ہو کر دو انگلی اپنے ہاتھ کی ترچھی کر کے اُس کے گلے پر ماریں کہ سر اُس کا بھٹے کی طرح کٹ کر گر پڑا یہ حال دھوبیوں کے مالک کا دیکھتے ہی اُس کے ساتھی لادی کپڑوں کی چھوڑ کر

بھاگ گئے اور راجہ کنس کے پاس جاکر سب حال کہدیا اور شیام سندر نے اپنے اور بلرام جی اور گوال بالوں کے
پہرنے کے واسطے کپڑے نکال کر باقی سب کپڑے لٹادیے گوال بال لوگ وہ کپڑے پہننا نہیں جانتے تھے
اس سے پائجامے میں ہاتھ اور انگرکھے میں پاؤں ڈالنے لگے اور شیام سندر نے بھی اُلٹا پلٹا کپڑا پہن لیا۔
اتنی کتھا سناکر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ تجھے اس بات کا سندیہ ہو کہ سب کو سب چیزوں کا گیان شری کرشن جی
کی کرپا سے پیدا ہوتا ہے وہ آپ کپڑے پہننا کیوں نہیں جانتے تھے سو اُن کے بھید اور اُنکی لیلا کو کوئی نہیں
جان سکتا وہ پربرہم پرمیشور سنسار کی سکھ کی اچھا نہیں رکھتے لیکن اُن کی بھگت اور سیوک لوگ پریت سے
جو کچھ اُن کو بھوگ لگاکر گہنا اور کپڑا دیکر پہنادیتے ہیں وہ اُس کو دیا کی راہ سے قبول کرلیتے ہیں اس لیے وہ اپنے
کو کپڑے پہرنے سے نادان بناکر چاہتے تھے کہ کوئی بھگت میرا آکر آپ مجھے کپڑے پہنادے اُن کی اچھا سے
اسی وقت بالک نام درزی ہربھگت آپہونچا اور شری کرشن جی سے ہاتھ جوڑکر بولا کہ اے مہاراج مجھ کو
سب کنس کا سیوک کہتے ہیں لیکن میں اپنے من سے آٹھوں پہر تمہارے چرنوں کا دھیان رکھتا ہوں مجھ کو
اگیا دیجئے تو میں سب کسی کو اچھی طرح کپڑے پہنادوں شری کرشن جی نے اس کو اپنا بھگت جان کر کہا کہ بہت
اچھا یہ بات سنتے ہی اُس درزی نے بڑے پریم سے چھوٹے بڑے کپڑوں کو کاٹ چھانٹ کر شیام اور بلرام
اور سب گوال بالوں کو پہنادیے اور ہاتھ جوڑکر شری کرشن جی کے سامنے کھڑا ہوا تب بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے
بالک ہم تجھ سے بہت خوش ہیں تو ہمیشہ بھگت اور دھن دان رہ کر مرنے کے پیچھے مکت پاوے گا اور
تیرے بنس میں سب ہربھگت ہوں گے ایسا بڑا بردان دے کر پھر شری کرشن جی نے اس درزی سے کہا کہ ای
بالک درزی جیسی سیوا تو نے ہماری کی ویسا پھل ہم نے تجھکو نہیں دیا اس لیے ہم تجھ سے شرمندہ ہیں اتنی
کتھا سُنکر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے سوامی تھوڑی سیوا کرنے کے بدلے شری کرشن مہاراج نے اُسکو
ایسا بردان دیا کہ لوک اور پرلوک دونوں بنادیا پھر شرمندہ ہونے کا کیا سبب تھا شکدیوجی بولے کہ اے
راجہ بیکنٹھ ناتھ نے یہ سمجھا کہ کپڑے پہناتے وقت اُسنے سب طرف سے اپنا من کھینچکر میرے کام میں لگایا
اور بغیر کسی اچھا کے میری سیوا کی اس لیے میں نے جو کچھ اُس کو دیا ہے وہ اُس سیوا کی برابری نہیں رکھتا
ہے اے راجہ پریچھت دیکھو ایک مرتبہ کپڑا پہنانے کے بدلے وہ درزی اس پدوی کو پہونچا جو لوگ
ہمیشہ شری کرشن جی کو گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کی پوجا اور سیوا کرتے ہیں وہ نہ معلوم کیسے پھل پاویں گے جبکہ شیام
اور بلرام وہاں سے آگے چلے تب سداما نام مالی ہربھگت آکر شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑا اور بڑے
پریم سے شیام اور بلرام کو گوال بالوں سمیت اپنے گھر لیجاکر بہت اچھے آسن پر بیٹھالا اور چرن اُن کے
دھوکر چرنامرت لیا اور بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا کی اور خوشبودار پھولوں کا گجرا پہناکر اُن کی استت کی۔

چوپائی

دیا سندھ تم دین دیالا ۔ کرپادنت سب کے پرتپالا

	ستر شتر جن سب اُدّھارے آیس دیو کروں کچھ سیوا		ایسے چرن سروج تمھارے موپر کرپا کری ہردیو ا	

جبکہ شری کرشن مہاراج نے یہ استت مالی سے سُنی تب اُس کی سچی بھکت اور پریت دیکھکر کہا کہ اے سُداما ہم تیرے اوپر بہت پرسن ہیں جو اچھا ہو وہ بردان مانگ یہ سنکر مالی نے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ میں یہی چاہتا ہوں کہ تھارے چرنوں کی بھکت ہمیشہ میرے ہردے میں بنی رہ کر مجھکو گیانی اور رکھیشوروں کا ست سنگ بنا رہے شری کرشن جی مہاراج نے اُس کو منھ مانگا بردان دے کر کہا کہ تو ہمیشہ سُکھی اور دھن دان رہیگا اور تیرے بنش میں سب دھن دان ہو کر میری بھکت کریں گے یہ کہکر شری کرشن مہاراج وہاں سے اُٹھے۔

دوہا

	آنند سے آگے چلے ماکھن پربھ برجناتھ		یہ بدھ دیا جناے کے مالی کیو سناتھ	

ادھیاے بیالیسواں

شری کرشن جی کا شری مہادیو جی کا دھنکھ توڑنا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب کرشن بھگوان سُداما مالی کو بردان دے کر متھرا کی بازار میں گئے تب کیا دیکھا کہ کبجا مالن کٹوریوں میں چندن رگڑا ہوا بھر کر تھالی میں رکھے ہوئے چلی جاتی ہے شری کرشن جی نے اُس کو دیکھ کر ہنسی کی راہ سے پوچھا کہ تم کس کی استری بہت سندری ہو کر یہ چندن کہاں لیے جاتی ہو ہم کو دوگی یا نہیں یہ بات سنکر کبری نے بنے کیا کہ اے موہنی مورت میں کبجا نام راجہ کنس کی داسی ہو کر چندن اُس کے لگانے کے واسطے لیے جاتی ہوں اور وہ اس سیوا سے خوش ہو کر میرا پالن اچھی طرح کرتا ہے لیکن میں تمھارے چرنوں کا دھیان ہمیشہ اپنے ہردے میں رکھو کر آپ کے گن گایا کرتی تھی آج تمھارا درشن پانے سے میرا جنم سپھل ہو کر آنکھوں کا پھل ملا راجہ کنس کے چندن لگانے سے میرا پرلوک نہیں بنتا اس لیے اب مجھکو یہ اچھا ہے کہ اگر تمھاری اگیا پاؤں تو اپنے ہاتھ سے تمھارے چندن لگا کر کرتارتھ ہو جاؤں۔

دوہا

	موہن مورت شیام کی من میں ہی لبھاے		ماکھن پربھ سے کوبری یہ بدھ کہت سناے	

شری کرشن جی نے کبجا کی بھکت اور سچی پریت دیکھکر اُس سے کہا کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی کبری نے بڑے پریم سے شیام اور بلرام کے ماتھے اور بدن پر بدھ پوربک چندن لگایا تب شیام سندر نے خوش ہو کر بلرام جی سے کہا کہ اس سیوا کے بدلے اس کبری کا بدن سیدھا کر دینا چاہیے یہ کہکر شری کرشن جی نے اپنا پاؤں کبری کے پاؤں پر رکھکر دو انگلی اپنے ہاتھ کی اُس کی ٹھوڑی میں لگا کر اُس کو اُچکا دیا تب کوبر اُس کا مٹ کر

وہ سیدھی اور بہت سندر ہو گئی۔

سورٹھ

کو کرسکے بکھان جاہ بنائی آپ ہر	بھی روپ گن کھان کبجا من آنندات

اے راجہ پریچھت جب کبری نے اپنے کو بہت سندر دیکھا تب وہ آنچل سے منھ اپنا ڈھانپ کر مسکراتی ہوئی بہت بنتی کرکے بولی کہ اے پران پت جس طرح دیال ہو کر مجھے روپ اور جوانی دی ہے اسیطرح مجھ داسی کے گھر چل کر میری اچھا پوری کیجیے یہ بات سن کر شیام سندر نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر پریم کے ساتھ اُس سے کہا کہ تو دھیرج رکھ جس طرح تو نے چندن لگا کر ہماری چھاتی ٹھنڈی کی ہے اُسی طرح ہم آکر تیری اچھا پوری کریں گے۔

دوہا

کنس نرپت کو دیکھ کے ہم ایہیں تو دھام	یہ کہکر آگے چلے ماکھن پربھو گھنشام

کبری نے یہ بردان پاتے ہی خوشی سے اپنے گھر جا کر کیسر اور چندن کے چوک پُرائے اور اپنا مکان اچھی طرح سے سنوار سنگار کے موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھنے لگی جب متھرا باسی استریاں یہ حال سنکر اُس کے گھر گئیں تب اُس کا روپ اور جوانی دیکھکر بولیں۔

چوپائی

دھن دھن کبجا تیرو بھاگ ایسو کہا کٹھن تپ کینھو	جا کو بدھنا دیو سہاگ گوپی ناتھ بھینٹ جیہ لینھو

اے کبجا رانی جبکہ شیام سندر تیرے گھر آویں تب ہم کو بھی اُن کا درشن کرانا اسی طرح متھرا باسی استریاں کبجا کے بھاگ کی بڑائی کرتی تھیں اور شیام اور بلرام گوال بالوں سمیت ہنستے ہوئے چلے جاتے تھے بازار میں جو آدمی جس چیز کا روزگار کرتے تھے وہ لوگ رتن اور کپڑا اور پان اور مٹھائی آدک سونے اور چاندی کی تھالیوں میں رکھکر اُن کو بھینٹ دیتے تھے اور شری کرشن جی اُن کی خیر صلاح پوچھکر اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے اُن کو خوش کرتے تھے۔

چوپائی

مارگ میں جو درشن پاویں کام سروپ شیام تن سوہے	رام کرشن کی کشل مناویں متھرا کی کامن سب موہے

اور متھرا کی استریاں اپنا اپنا گہنا اور کپڑا شیام سندر پر نچھاور کرکے کہتی تھیں کہ ان کے بجوگ میں نہ معلوم گوپیوں کا کیا حال ہوا ہوگا جب اس طرح گھومتے ہوئے شری کرشن جی اور بلدیو جی رنگ بھوم کے پہلے دروازے پر جہاں شری مہادیو جی کا دھنکھ رکھا تھا پہونچے تب راجہ کنس کے دس ہزار شور بیروں نے

جو دھنکھ کی رکھواری کرتے تھے شیام سندر کو دیکھتے ہی دور سے للکار کر کہا کہ یہاں مت آؤ دور کھڑے رہو
شری کرشن اُن کے منع کرنے پر بھی نہ مانکر بے دھڑک وہاں چلے گئے اور مہادیو جی کا دھنکھ جو تین تاڑ لمبا
اور بہت موٹا اور بھاری اونچے چبوترے پر رکھا تھا اُس کو بائیں ہاتھ سے اُٹھا کر اس طرح سہج میں دو ٹکڑے
کر ڈالا جس طرح ہاتھی اوکھ کو توڑ ڈالتا ہے جب دھنکھ ٹوٹنے کی آواز تینوں لوک میں پہونچکر راجہ کنس نے
بھی سُنا تب وہ شری کرشن جی کو بہت زبردست سمجھ کر اُن کے ڈر سے کانپنے لگا اور جب وہ سب شور بیر شری
کرشن جی اور بلداؤ جی سے لڑنے آئے تب دونوں بھائیوں نے اُسی دھنکھ کے ٹکڑے سے مار کر اُنکو گرا دیا
اُس وقت دیوتوں نے خوش ہو کر شری کرشن جی اور شری بلدیو جی پر آکاش سے پھول برسائے جب کوئی انسے
لڑنے والا نہیں رہا تب شری کرشن جی نے بلدیو جی سے کہا کہ ہم کو ڈیرا چھوڑے ہوئے بڑی دیر ہوئی نند بابا
چنتا کرتے ہوں گے اب چلنا چاہیے یہ کہکر شری کرشن جی گوال بالوں سمیت اپنے ڈیرے پر آئے اور متھرا باسی
لوگ دھنکھ توڑنے اور شور بیروں کے مارے جانے کا حال سن کر آپس میں کہنے لگے کہ یہ دونوں لڑکے آدمی
نہیں ہیں کوئی دیوتا معلوم ہوتے ہیں جو ایسے کام اُنھوں نے کیے دیکھو ہونہار زبردست ہو کر راجہ کنس نے
اپنی موت آپ گھر بیٹھے بلائی ہے ان کے ہاتھ سے وہ جیتا نہیں بچے گا اور نند جی نے شیام اور بلرام آدک کو
اچھے اچھے کپڑے پہنے دیکھ کر جانا کہ کنھیا نے یہ سب کپڑے کسی سے چھین لیے ہیں ایسا سمجھ کر بولے کہ اے بیٹا
تم یہاں بھی اُتپات کرتے ہو یہ برندابن ہمارا گاؤں نہیں ہے کہ گوال لوگوں کا دہی چھین کر اور چرا کر کھا جاتے تھے
جو متھرا پوری میں ایسی اُپادھ کرو گے تو اچھا نہ ہوگا یہ سُن کر شیام سندر بولے کہ اے بابا ہم نے نگر بہت
اچھا آنند دیکھا اب بھوکھ لگی ہے بھوجن دو یہ بات سنتے ہی نند جی نے دودھ دہی ماکھن پکوان مٹھائی آدک
کھانے کو نکال دیا۔

	دوہا	
بید بھانت بھوجن کیو سب گوالن کے ساتھ		دین گنوائی چھین سے ماکھن پریھ برجناتھ

اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ راجہ پریچھت جب کنس نے اپنے شور بیروں کے مارے جانے کا
حال سنا تب اُداس ہو کر اپنے من میں کہنے لگا کہ مجھکو بڑے زبردست دشمن سے کام پڑا ہے اب میرا
پران نہیں بچے گا اسی سوچ میں کنس بہتیرہی بھیتر جلکر ایسا نربل ہو گیا جیسے کاٹھ کو گھن لگ جانے سے بے جان
کھوکھلا ہو کر اوپر جیوں کا تیوں بنا رہتا ہے اور مارے شرم کے اپنے من کا حال کسی سے نہ کہکر اسی سوچ میں
پلنگ پر لیٹ رہا جب کروٹ لیتے لیتے پہر رات رہے اُس کو نیند آگئی تب اُس نے سپنے میں بدن اپنا
بغیر سر کے دیکھا اور چندرما دو ٹکڑے دکھلائی دیا اور اپنی پرچھائیں میں چھید معلوم ہوئے اور سورج کی
روشنی چہر وکھوں میں دیکھ پڑی اور سولی کی طرح درخت دکھائی دیے اور سرخ پھولوں کا ہار اپنے گلے
میں دیکھا اور اپنے کو ننگے بدن بالو میں نہاتے اور بدن میں تیل لگائے گدھے پر چڑھے ہوئے مرگھٹ میں

بھوت پریتوں کے ساتھ مردوں سے گلے ملتے دیکھا اور درختوں میں آگ لگی دکھلائی دی یہ بُرا سپنا دیکھتے ہی
کنس گھبرا کر اُٹھ بیٹھا تب پھر اُسکو شری کرشن جی کے ڈر سے نیند نہیں آئی تسپر بھی وہ پرات سمے سبھا میں بیٹھکر
اپنے سیوکوں سے بولا کہ رنگ بھوم میں بچھونا آدک بچھوا کر سب راجوں کو جو دھنکھ جگیہ دیکھنے آئے ہیں ملاؤ
اور نند آدک برجباسی اور جدبنسیوں کو جتھا جوگ سب کو بٹھاؤ اور کشتی کا اکھاڑہ تیار کراؤ میں بھی وہاں آتا ہوں۔

دوہا

جودھا سبے بلاے کے تن سے کہیو سناے	اب ہیں رچو بناے کے رنگ بھوم تم جاے

یہ آگیا پاتے ہی اُن لوگوں نے رنگ بھوم کی رچنا کر کے سب کسی کو بلا بھیجا اور جتھا جوگ استھان پر
سبکو بٹھال دیا اور چانور اور مشٹک ورشل ورتوشل ورکوٹ آدک پہلوان اپنے اپنے چیلوں سمیت آکر اکھاڑے میں جمع ہوئے اور
غرور سے ڈھول بجا کر تال ٹھونکنے لگے اور راجہ کنس بھی غرور کے ساتھ وہاں آکر بہت اونچے مچان پر جہاں جڑاؤ سنگھاسن بچھا
تھا بیٹھ گیا اور نند اور اپنند آدک راجہ کنس کو بھینٹ دیکر گوال بالوں سمیت ایک مچان پر بیٹھے اُسوقت راجہ کنس چانور اور مشٹک
آدک پہلوانوں کو بلا کر کہا کہ آج تم لوگ شیام اور بلرام کو کشتی لڑکر مار ڈالو ہم تم بہت روپیہ دیں گے پہلوانوں نے بنے کیا کہ اے
مہاراج ہم لوگ اپنی سامرتھ بھر کوتاہی ہیں کے اتنی کتھا سنا کر شکدیو سوامی بولے کہ اے راجہ پریچھت اُسوقت
شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور سب دیوتا شری کرشن جی کا درشن کرنے اور جیت دیکھنے کے واسطے
اپنے اپنے بمانوں پر چڑھ کر آکاش میں آکر جمع ہوئے اور متھرا باسی استری اور پرش اتنے وہاں جمع ہوئے
جن کی گنتی نہیں ہو سکتی۔

دوہا

ماکھن پربھ کے درس کی سب کے من میں چاے	سب پر پھلت ٹھاڑھے بھئے رنگ بھوم میں آے

ادھیاے تینتالیسواں ۴۳

کبلیا پیڑ نام ہاتھی کو شیام اور بلرام کا مارنا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب پرات سمے راجہ کنس رنگ بھوم میں جا کر بیٹھا اور سب لوگ
وہاں آکر جمع ہوئے تب شری کرشن جی اور بلدیو جی بھی گوال بالوں سمیت رنگ بھوم کے دروازے پر
جہاں کبلیا پیڑ نام ہاتھی جھوم رہا تھا پہونچے۔

چوپائی

دیکھ تنک دوار متوارو	کہیا کہہ بلرام پکارو
سلو مہاوت بات ہماری	لیہہ دوار تے تم گج ٹاری

یہ بات ہم تم سے پہلے سے کہے دیتے ہیں کہ اپنا ہاتھی دروازے سے ہٹاکر ہم کو راجہ کنس کے پاس جانے دو نہیں تو ابھی ہاتھی سمیت تم کو مار ڈالیں گے تم شری کرشن جی کو لڑکا نہ جان کر تینوں لوک کا مالک سمجھو دشٹوں کو مارنے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اُنھوں نے جنم لیا ہے یہ بات سنتے ہی مہاوت ہنسکر بولا کہ تم گئو ویں چرانے سے تینوں لوک کے مالک بن کر شور بیروں کی طرح باتیں کرتے ہو میں جانتا ہوں کہ تمکو دیتوں کے مارنے اور دھنکھ توڑنے سے غرور ہو گیا ہے جب تک اس ہاتھی سے جو دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے نہ لڑوگے تب تک راج سبھا میں نہ جانے پاؤگے تم ایسے سندر ہو کر کیوں اپنا پران دینے کو یہاں آئے ہو کسی شور بیر کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو اس ہاتھی سے لڑ سکے انھیں دنوں کے واسطے راجہ کنس نے یہ ہاتھی پال رکھا ہے آج اس کے ہاتھ سے تمھارا پران بچنا کٹھن ہے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے بالوں کا جوڑا باندھ کر اُپرنا ریشمی کمر سے باندھ لیا۔

دوہا

تبھی کوپ ہلدھر کہیو سن رے موڑھ گجات

گج سمیت پٹکوں ابھی منھ سنبھار کہہ بات

یہ بات سنتے ہی جیسے مہاوت نے ہاتھی کو آنکس دے کر بلرام جی کی طرف چلایا ویسے کُبلیا پیڑ ہاتھی بادل کی طرح گرجتا ہوا بلرام جی پر دوڑا اُسوقت بلرام جی نے ایک گھونسا ایسا اُس ہاتھی کے مارا کہ وہ سونڑ سکوڑ کر چلاتا ہوا پیچھے کو ہٹ گیا بلرام جی کا ایسا زور دیکھتے ہی بڑے بڑے شور بیر لوگ جو وہاں کھڑے تھے اپنے اپنے من میں ہار مان کر کہنے لگے کہ ان دونوں لڑکوں کو کون جیت سکتا ہے اور مہاوت نے بھی ڈر کر بچار کیا کہ جو یہ لڑکے آج ہاتھی سے نہیں مارے جائیں گے تو راجہ کنس مجھ کو جیتا نہ چھوڑیگا ایسا سمجھ کر مہاوت نے ہاتھی کو بڑے زور سے آنکس مار کر شیام اور بلرام پر جھپٹایا جب ہاتھی نے جھپٹ کر شیام سندر کو سونڑ میں لپیٹ لیا اور زمین پر پٹک کر دونوں دانتوں سے اُن کو دبا لیا اُسوقت دیوتا اور گوال بال اور متھرا باسی یہ حال دیکھ کر شیام سندر کی کشل منانے لگے تب شری کرشن جی نے چھوٹا روپ بنکر دونوں دانت کے بیچ سے نکل کر اپنے کو بچا لیا اور وہاں سے کود کر سامنے کھڑے ہو گئے اور تال ٹھونک کر ہاتھی کو للکارا یہ پھرتی شری کرشن جی کی دیکھکر سب چھوٹے اور بڑے بے ڈر ہو کر ہنسنے لگے جب ہاتھی چنگھاڑ کر پھر اُن کی طرف دوڑا تب شری کرشن جی اُس کے پیٹ کے نیچے سے نکل کر پیچھے چلے گئے اور اُس کی پونچھ پکڑ کر سو قدم تک پیچھے اس طرح ہاتھی کو گھسیٹا جس طرح گرڑ جی سانپ کو گھسیٹ لیجاتے ہیں جب وہ ہاتھی شری کرشن کی طرف پھرا تب بلرام جی نے اس کی پونچھ پکڑ کر کھینچ لیا اسی طرح دونوں بھائی اُس ہاتھی کو کبھی پونچھ اور کبھی سونڑ کھینچکر اور مکا مار کر ایسا کھلانے لگے کہ جیسے بلی چوہے کو کھلا کر مارتی ہے جب کہ وہ ہاتھی ایک بھائی پر جھپٹتا تھا تب دوسرا بھائی اُسکو مکا مار کر چٹک جاتا تھا شیام سندر کبھی اُسکے پیچھے اور کبھی دونوں دانت کے بیچ میں اور کبھی سامنے جا کر مکا اور طمانچہ مار کر الگ ہو جاتے تھے اور کبھی اُسکے دونوں دانت پکڑ کر پیچھے ہٹا دیتے تھے اور کبھی پونچھ پکڑ کر کھینچ لیتے تھے

دوہا

جدب دھاوے کوپ کر سونڑ ہلاوت جاے	ناکھن پر تھ گوپال سے تدپ کچھ نہ بساے

جب وہ ہاتھی دوڑتے دوڑتے اور مکا اور طمانچہ کھاتے کھاتے کمزور ہو گیا تب شری کرشن جی
نے سونڑ اُس کی پکڑ کر ایسا جھٹکا مارا کہ وہ ہاتھی مورچھا کھا کر زمین پر گر پڑا اُس وقت شری کرشن نے اُس کی
چھاتی پر پاؤں رکھکر دونوں دانت اُس کے اُکھاڑ لیے اور وہی دانت ایسے اُس ہاتھی کے سر پر مارے
کہ وہ مر گیا تب ایک دانت آپ نے لے لیا اور دوسرا دانت بلرام جی کو دیدیا یہ حال دیکھکر جب فیلبان
اور راجہ کنس کے شور بیر لوگ لڑنے کے واسطے سامنے اُن کے آئے تب شیام اور بلرام نے اُنھیں
دونوں دانتوں سے اُن کو بھی مار ڈالا اُس وقت دیوتوں نے آکاش سے دونوں بھائیوں پر پھول برسائے
اور متھرا باسیوں نے خوش ہو کر کہا کہ کنس ادھرمی نے بنا پرادھ ان دونوں لڑکوں کے مارنے کے واسطے
ہاتھی کو کھڑا کیا تھا بہت اچھا ہوا کہ ہاتھی مارا گیا۔

دوہا

جو بھوبت منسا کری سو کچھ ہوے ہے ناہہ	پرگٹ کنس کے کال ہیں آئے متھرا ماہہ

اُس وقت ہاتھی کے خون کی چھینٹیں شیام اور بلرام جی کے کپڑوں پر پڑی ہوئی کیسی اچھی معلوم ہوتی
تھیں کہ جیسے برسات میں بیر بہوٹی زمین پر اچھی معلوم ہوتی ہیں اور پسینہ اُن کے منھ پر ایسا دکھلائی دیتا
تھا کہ جس طرح کمل کے پھول پر اوس کے بوند رہتے ہیں جب شیام اور بلرام ہاتھی مارنے کے پیچھے گوالبالوں سمیت
ہنستے ہوئے آہستہ آہستہ رنگ بھوم میں جا کر کھڑے ہوئے تب اُس سبھا کے لوگوں نے جو لاکھوں جمع
تھے شری کرشن جی کو اپنی اپنی اچھا کے موافق دیکھا۔

چوپائی

جاکی ہتی بھاونا جیسی	پربھو مورت دیکھی تن تیسی

اے راجہ پرچھت شری کرشن جی نے گیتا میں ارجن سے کہا ہے کہ جو کوئی میرے جس روپ کا دھیان
کرتا ہے میں اُس کو اُسی روپ سے درشن دیتا ہوں چانور آدک پہلوانوں کو شیام اور بلرام بڑے شور بیر
دکھلائی دیے اور متھرا کی استریوں کو کام روپ بہت سندر دیکھ پڑے اور گوال بال اُنکے ساتھیوں نے
اپنا متر اور بھائی بند جانا اور نند آدک گوالوں نے اُن کو اپنا لڑکا سمجھا اور جو راجہ کنس کے متر لوگ وہاں پر
تھے وہ لوگ شیام اور بلرام کو دشمن روپ دیکھکر ڈر گئے اور راجہ کنس اُن کو اپنا کال جان کر مارے ڈر کے
کانپنے لگا اور جدبنسیوں نے اُن کو اپنی رچھا کرنے والا سمجھا اور جوگیوں اور گیانیوں کو پربرہم پرمیشور دکھلائی
دیے اور دوسرے لوگوں نے شری کرشن جی کو دیکھکر جانا کہ یہ وہی لڑکے ہیں جنھوں نے چھوٹی عمر میں پوتنا جیسی
کو مار کر دو درخت جملا اور ارجن جڑ سے اُکھاڑ ڈالے اور گوبردھن پہاڑ اپنی انگلی پر اُٹھا کر اندر کا ابھمان توڑا

اور اگھاسُر اور دھنیک اور پرلمب اور کیشی آدد یتوں کو مار کر کالی ناگ کو جمنا جل سے نکال دیا اور گوکل اور برندابن میں ایسے ایسے مشکل کام کیے جن کا حال سنکر تعجب معلوم ہوتا ہے آج کو بلیا پیڑ ہاتھی کو لڑکوں کے کھیل کی طرح مار ڈالا اور بعضے اُن کو لڑکا سمجھکر سوچ کر کے کہنے لگے کہ کنس بڑا ادھرمی اور بڑا نردئی ہے جو چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو جن کا بدن بہت ملائم ہے بڑے بڑے پہلوانوں سے زبردستی کشتی لڑا کر اُنکا پران لینا چاہتا ہے یہاں سے اُٹھ چلو ایسا ادھرم دیکھنا نہ چاہیئے۔

دوہا

ریت انیت نہار کے کہیں پرسپر لوگ		اب یہ ٹھور ادھرم کی نہیں بیٹھنے جوگ

جب ایسا بچار کر بعضے اُن میں سے اُٹھ گئے اور بعضے اپنا اپنا آنچل پھیلا کر پرمیشور سے یہ بردان مانگنے لگے کہ جس طرح موہن پیارے نے شری مہادیوجی کا دھنکھ توڑ کر ہاتھی کو مارا ہے اُسی طرح یہ پہلوان بھی اُنکے ہاتھ سے مارے جاویں اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ جسوقت شری کرشن جی اُس اکھاڑے میں جا کر کھڑے ہوئے اسوقت چانور اور مشٹک آدک پہلوانوں نے بہت طرح کے داؤ پیچ کر کے چاروں طرف سے آ کر اُن کو گھیر لیا اور چانور پہلوان نے شری کرشن کے پاس آ کر کہا کہ آج ہمارے راجہ کا چیت اُداس ہے من بہلانے کے واسطے ہم کو تمھارے ساتھ کشتی لڑا کر دیکھا چاہتے ہیں اسی واسطے تم کو یہاں بلایا ہے اور نوکروں کو اپنے مالک کا حکم ماننا چاہیئے اس سے آؤ ہم اور تم دونوں کشتی لڑ کر راجہ کو خوش کریں

دوہا

ریت دھرم اور نیت کی سب جانت من ناتھ		سوامی کاج تے جگت میں اور کچھ اُتم ناتھ

اور ہم نے سنا ہے کہ تم کشتی لڑنا اچھا جانتے ہو بن میں گوال بالوں کے ساتھ لڑا کرتے تھے آج ہم تمھارے بل اور پراکرم کی پرچھا لینا چاہتے ہیں تم کسی بات کا ڈر اپنے من میں نہ رکھو یہ سُنکر شری کرشن جی نے کہا کہ اے چانور ہم ایسے پرتاپی راجہ کو کیا خوش کریں گے لیکن جو تم اپنے مالک کا حکم ماننا چاہتے ہو تو ہم تمھارے ساتھ لڑیں گے۔

چوپائی

جدپ تو بل کو ادھکا را تدپ ایک بار میں لڑ ہوں		میں اہیر بالک سکمارا جدپ تجھے تو سے نہیں ڈر ہوں	

اور تمھارے راجہ نے بڑی دیا کر کے ہم کو بلایا ہے لیکن نیاے سب کسی کو کرنا چاہیئے تمھارا راجہ ادھرمی اور نردئی اور تم اُس سے زیادہ نردئی معلوم ہوتے ہو کس واسطے کہ ہم ایسے لڑکوں سے تم کو کشتی لڑنا جوان اور پہلوان ہو شوبھا نہیں دیتا ہے بیر اور رپیت اور بواہ اور کشتی برابر والے سے کرنا چاہیئے لیکن راجہ کنس سے کچھ بس ہمارا نہیں چلتا اس لیے تم سے لڑیں گے لیکن ہم کو بچا کر کشتی لڑنا زور سے پٹک کر

ہمارا ہاتھ اور پاؤں مت توڑ ڈالنا ایسا کرنا کہ جس میں ہمارا اور تمہارا دھرم بنا رہے اور راجہ کنس بھی خوش ہوں یہ بات سن کر چانور بولا کہ دیکھنے میں تم لڑکے معلوم ہوتے ہو لیکن تمہارے کام اور کیرت سننے سے اور کبلیا پڑ ہاتھی کا مارا جانا دیکھنے سے تم کوئی اوتار معلوم ہوتے ہو اس سے مجھکو تمہارے ساتھ کشتی لڑنا اُچت نہیں ہے لیکن کیا کروں کہ اپنے مالک کا حکم نہ مانوں تو میرا دھرم جاتا ہے۔

چوپائی

پھر چانور کہیو بہر کھائی	تمہری گت جانی نہیں جائی
تم بالک مانگھ نہیں دوؤ	کیتھے کپٹ روپ شرکوو
کھیلت دھنکھ کھنڈ دو کرے	مارت ترت کبلیا ترے
تمسے لڑے ہاں نہیں ہوئی	یہ باتیں جانت سب کوئی

ادھیائے چوالیسواں ۴۴

مارنا شری کرشن جی اور بلدیو جی کا چانور اور مشٹک آدک پہلوانوں اور راجہ کنس کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب ایسی باتیں کہکر شری کرشن جی چانور پہلوان سے اور شری بلدیو جی مشٹک پہلوان سے کشتی لڑنے لگے تب متھرا باسیوں نے لڑکے اور جوان کی کشتی دیکھ کر آپس میں کہا کہ جو ہم راجہ کنس کو اس کشتی لڑنے سے منع کریں تو وہ ادھرمی ہم کو مارڈالے گا اور اس جگہ بیٹھے رہنے میں ہمارا دھرم نہیں رہتا اس لیے یہاں سے اُٹھ جانا چاہیے۔

دوہا

جو انیت دیکھے نہیں تا کو پاپ نہ ہوئے	جو جیسی کرنی کرے وہ پھل پاوے سوئے

اے راجہ جو آدمی شری کرشن جی کو لڑکا جانتے تھے وہ ایسا بچار کر وہاں سے باہر چلے گئے اور جاتے وقت کنس کو سراپ دے کر کہنے لگے کہ یہ اپنے ادھرم کرنے کا ڈنڈ ضرور پاوے گا اور شری کرشن جی نے لڑتے وقت اپنی مہما سے اپنا بدن ہیرے کی طرح ایسا کڑا بنالیا کہ جس کو کوئی ہتھیار بھی نہ کاٹ سکے جیکہ شیام سندر نے ہاتھ سے ہاتھ اور سر سے سر اور چھاتی سے چھاتی اور ٹھوڑھی سے ٹھوڑھی اور پیر سے پیر چانور سے ملایا تب چانور نے بہت سے داؤں اور پیچ کرکے شیام سندر کو پکڑنا چاہا لیکن وہ اس کے ہاتھ نہیں آئے تب چانور نے اُداس ہو کر من میں کہا کہ دیکھو میں نے بہت پہلوانوں کو ایک ہی داؤں اور پیچ سے مار ڈالا نہ معلوم اس لڑکے کے کتنا زور ہے جسپر میرا کچھ بس نہیں چلتا اور یہ لڑکا جب مجھکو ایک انگلی بھی مارتا ہے تو میں گھبرا جاتا ہوں اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جس پر برہم پرمیشور کو شری مہادیو جی اور

اور شری برھما جی بھی نہیں پکڑ سکتے اور جنھوں نے اپنے دو قدم میں چودھوں لوک ناپ لیے تھے اُن کو جانور
پہلوان کس طرح پکڑ سکتا ہے جانور اور مشٹک شیام اور بلرام کی مہما نہیں جانتے تھے لیکن اُنھوں نے پچھلے جنم
میں بڑا تپ کیا تھا جس کے پرتاپ سے اُنکا بدن بیکنٹھ ناتھ کے بدن سے اسپرش ہوتا تھا - یہ بات برھمادک
دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتی جبکہ جانور اپنے چھل اور بل سے شری کرشن جی پر جھپٹتا تھا تب وہ پیچھے کو دب کر
بچا جاتے تھے -

موہن مکھ پر شرم جل سوہے اَت سکھدائے	دوہا	جیون پھولن کے پات پر اوس رہے لپٹائے

جبکہ جانور نے پیچھے ہٹ کر ایک مُکا شیام سندر کی چھاتی پر بڑے زور سے مارا اور اُن کے بدن پر پھول
برابر چوٹ بھی نہیں لگی تب شری کرشن جی نے دونوں ہاتھ اُس کے پکڑ کر اپنے سر کے چاروں طرف گھمایا اور
ایسا زمین پر پٹکا کہ بدن اُس کا اکھاڑے کی مٹی میں گھس گیا اور پران نکل گیا اور جس طرح لڑکا چینٹی کو پکڑ کر مار ڈالتا
ہے اُسی طرح بلرام جی نے بھی مشٹک پہلوان کو مار ڈالا اور جیتن آتما دونوں پہلوانوں کا بیکنٹھ دھام میں پہونچ گیا
جب اُن کے مارے جانے کے پیچھے شل اور توشل اور کوٹ پہلوان لوگ تلوار لیکر شری کرشن جی سے لڑنے
کے واسطے آئے تب شری کرشن جی نے بائیں پیر سے ایک لات مار کر شل اور توشل کو مار ڈالا اور بلرام جی نے
بائیں ہاتھ کے مکے سے کوٹ پہلوان کو مار ڈالا ان پانچوں کے مرتے ہی باقی پہلوان جو اُن کے ساتھی اور چیلے
وہاں تھے اپنا اپنا پران لیکر بھاگ گئے یہ حال دیکھتے ہی متھرا باسی اور ہر بھگت لوگ خوش ہو کر آپس میں
کہنے لگے کہ بڑا بھاگ اس پرتھوی کا سمجھنا چاہیے جہاں ان لڑکوں کے چرن پڑتے ہیں اور گوال بالوں کی برابری
کوئی نہیں کر سکتا جو اُن کے ساتھ دن رات رہ کر اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اور گوپیاں دھن ہیں جو آٹھوں پہر
موہنی مورت کا دھیان اپنے ہردے میں رکھکر اُن کے ساتھ پریت رکھتی ہیں اور جو جیو برج گوکل میں جنم لیکر
شیام سندر کا درشن کرتا ہے اُس کو دیوتوں سے اچھا سمجھنا چاہیے -

برجباسن کے بھاگ کی مہما کہی نہ جائے	دوہا	جنکے چت میں نت بسیں ماکھن پربھو جدورائے

راجہ کنس نے پاپی ہونے پر بھی ہمارے ساتھ بڑی بھلائی کی جس کے بلانے سے ہم لوگوں نے بیکنٹھ ناتھ
کا درشن پایا نہیں تو اُنکا درشن ملنا دیوتوں کو بھی کٹھن ہے اسے راجہ اُسوقت متھرا باسیوں نے اس طرح پر
شیام اور بلرام کی بہت استت کی اور دیوتوں نے آکاش سے شیام اور بلرام پر پھول برسائے اور متھرا پُری
میں یہ حال سُن کر سب چھوٹے اور بڑے خوش ہوئے سوائے راجہ کنس کے اور جتنے لوگ رنگ بھوم میں تھے
خوش ہو کر جے جے کار کرنے لگے اور باجے والے بہت طرح کا باجا بجانے لگے اور شیام اور بلرام بڑی خوشی سے
گوال بالوں کو داؤں پیچ بتلانے لگے اور راجہ کنس جانور آدک پہلوانوں کے مارے جانے سے بہت اُداس ہوا

اور متھرا باسیوں سے کہنے لگا کہ تم لوگ شری کرشن جی کی جیت ہونے سے خوش ہو کر باجا بجاتے ہو جب اُس کی بات کا کسی نے کچھ جواب نہیں دیا تب اُس نے غصہ سے چلا کر اپنے ساتھ والے دیت اور شور بیروں سے جو مچان پر بیٹھے تھے کہا کہ تم لوگ اُن لڑکوں کو باہر لیجا کر تلوار سے مار ڈالو اور باجا بند کرکے گوپ اور گوالوں کو باندھ لو اور بسدیو اور دیوکی اور اگرسین میرے باپ کو مار کر رنگ بھوم کا پھاٹک بھیتر سے بند کر دو یہ بات سنتے ہی جب اُنھوں نے ننگی تلواریں لیکر شیام اور بلرام کو جا کر گھیر لیا تب دونوں بھائیوں نے ایک ساعت میں بہت سے دیتوں اور شور بیروں کو لڑ کر مار ڈالا اور باقی دیت اس طرح شری کرشن جی کے تیج اور پرکاش سے اپنا پران لیکر بھاگ گئے جس طرح پربات سمے سورج نکلنے سے تارے چھپ جاتے ہیں اور جب بسدیو اور دیوکی جی نے شیام اور بلرام کے کشتی لڑنے کے واسطے آنے کا حال سنا تب دونوں بہت گھبرا کر پرمیشور سے ان دونوں کی کشل منانے لگے۔

	دوہا	
مم پترن کو ہو جے رچھپال جگدیش		بار بار کرنا کریں دھریں دھرن پر شیش

جب شری کرشن انترجامی نے ماتا اور پتا کو دُکھی جان کر یہ بچن کنس کا سُنا تب ایسا پرن کیا کہ آج کنس کو مار کر بسدیو اور دیوکی جی کو قید سے چھڑاؤں گا ایسا بچار کر شری کرشن جی نے اپنا روپ چھوٹا بنا لیا اور مچان پر جہاں راجہ کنس تلوار لیے بڑے ابھمان سے بیٹھا تھا اس طرح جھپٹ کر چڑھ گئے جس طرح باز کبوتر پر جھپٹتا ہے کنس نے شری کرشن جی کو دیکھتے ہی بچار کیا کہ بھاگ جاؤں پھر من میں دھیرج دھر کر شام سندر پر تلوار چلانے لگا تب شری کرشن جی اُس کا وار بچا کر اس کو کھیل کھلانے لگے اُس وقت دیوتاؤں نے بمانوں پر چڑھے ہوئے آکاش پر سے بنے کیا کہ اے پربرہم پرمیشور کنس مہاپاپی کو جلدی مار ڈالیے اس کے مارنے میں دیر نہ کیجئے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے ایسا پرکاش اپنے بدن میں پرکٹ کیا کہ جس کے دیکھنے کی تاب نہ لا کر کنس نے اپنی آنکھیں بند کرلیں تب شری کرشن جی نے پاؤں کی ٹھوکر سے مکٹ اُس کا گرا دیا اور سر[1] کے بال پکڑ کر مچان پر سے زمین پر پٹک دیا اور تینوں لوک کا بوجھ اپنے بدن میں لیے ہوئے اُس کے اوپر کود پڑے۔

	دوہا	
اُرادپر درشن دیو شیام چیتر نج روپ		جب دھرتی میں آے کے پڑو تاتو بھوپ

اے راجہ پران ناتھ کے کودتے ہی کنس کا پران نکل گیا لیکن آٹھوں پہر سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے چلتے پھرتے شیام سندر کا روپ اُس کی آنکھوں میں بسا رہتا تھا اس سبب سے مکت پدوی پر پہونچا۔

	دوہا	
جا کے سمرن دھیان تے ترت سکل سنسار		نکھن پربھ کے روپ کی مہا اگم اپار

[1] سر کے بال اسواسطے پکڑے کہ کنس نے بھی دیوکی جی کے بال کھینچکر مارنا چاہا تھا آکاش بانی ہونے کے وقت ۱۲

دیکھو کیسا بڑا بھاگ اُن لوگوں کا ہے جو لوگ ہمیشہ پرمیشور کا سمرن اور دھیان کرتے ہیں۔ جب کہ کنس کو مرا دیکھا اُس کے آٹھ بھائی اپنے اپنے ہتھیار لیکر نند لال جی کو مارنے کے واسطے دوڑے تب بلرام جی نے ہل اور موسل سے اُن سب کو مار ڈالا تب سب نے بڑی آواز سے شیام اور بلرام کی جے جے کار کی یہ حال سُن کر سب چھوٹے بڑے متھرا باسی خوش ہو گئے اور دیوتوں نے خوشی کا نقارہ بجا کر نندن باغ کے پھول دونوں بھائیوں پر برسائے اور نیوتے والے ہر بھگت راجہ لوگ بیکنٹھ ناتھ کو ڈنڈوت کرکے اپنے اپنے مکان کو گئے اور نند اور اُپنند آدک یہ سب چرتر سپنے کی طرح سمجھ کر اپنے ڈیرے پر چلے آئے اور کیشو مورت کرودھ کے مارے اپنے ہاتھ سے کنس کے بال پکڑ کر اس طرح اُس کی نعش سڑک میں گھسیٹتے ہوئے جمنا کنارے لے گئے جس طرح ہاتھی کو سنگھ مار کر گھسیٹ لیجاتا ہے کنس نے بسدیو اور دیوکی جی کو قید رکھکر بہت دُکھ دیا تھا اُسی کارن شری کرشن جی نے اُس کی نعش گھسیٹی اور نعش کھینچ لیجانے سے وہاں کنس کھار نالہ پرگٹ ہو کر اب تک متھرا میں بعضے وقت کنس کی کھال دکھائی دیتی ہے اور دوسرا سبب نعش گھسیٹنے کا یہ سمجھو کہ جسمیں متھرا کی دھول لگنے سے اس ادھرمی کا بدن شدھ ہو جائے جمنا کنارے پر نعش کو پہونچا کر تھوڑی دیر وہاں پر شری کرشن جی بیٹھے تھے اس لیے وہاں کا نام بشرام گھاٹ مشہور ہوا جب یہ خبر نواس میں پہونچی تب کنس کی رانیاں اور بھوجائیاں اور ناتے دار استریاں روتی پیٹتی ہوئی جمنا کنارے پہونچیں۔

	دوہا	
سب دھا میں سدھ پائے کے آئیں جہاں نریش		توڑ ہار سنگار سب چھوٹے سر کے کیش

اے راجہ اُن استریوں نے اپنے اپنے پت کا منھ دیکھ کر اُنکا سر اپنی گود میں رکھ لیا اور بہت بلاپ سے رو کر کہنے لگیں کہ اے راجہ کنس تم اتنے بڑے پرتاپی راجہ ہونے پر بھی ایسی دُردشا میں مرے ہوئے پرتھی پر پڑے ہوئے ہو جو تم شری کرشن جی سے اور بڑوں سے ناحق کی دشمنی نہ کرتے تو کس واسطے ایسی تمھاری دردشا ہوتی سادھو اور مہاتما لوگوں کو دُکھ دینا اچھا نہیں ہوتا ہے یہ سب ہاتھی اور گھوڑے اور مال اپنا چھوڑ کر تم چلے جاتے ہو اور ہمارے حال اور رونے پر کچھ دھیان نہیں کرتے تمھارے بجوگ سے ہماری کیا گت ہو گئی تم دنیا میں اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے اب وہ سب تمھارا گھمنڈ کیا ہوا جو اس طرح بغیر کفن کے پڑے ہو تمھارے سونے اور بیٹھنے کے واسطے جو شیش محل اور رنگ محل کے کوٹھے بنے ہیں اُن میں کون بیٹھے اور سووے گا تمھارے جڑاؤ سنگاسن پر کون بیٹھکر متھرا باسیوں کا بناؤ کرے گا۔

	دوہا	
یہ مندر سندر مہاجن کے سم نہیں اور		تم بن ایسو کون ہے جو بیٹھے یہ ٹھور

جب اس طرح بہت سی باتیں کہکر سب رانیاں اور استریاں بہت بلاپ کرنے لگیں تب شیام سندر دیا ساگر اُنپر کرپا کرکے بولے کہ اے مامی جی جو کچھ بھاگ میں لکھا ہوتا ہے وہ کسی طرح نہیں مٹ سکتا جو جو

آپ راجہ کنس سے کیے ہیں وہ سب تم نے دیکھے ہیں پرمیشور کی اچھا اس طرف جانکر دھیرج دھرو میں تمہارے حکم میں رہوں گا اب انکا کریا کرم کرنا اُچت ہے۔

چوپائی

مامی سنو شوک نہیں کیجیے سدا نہ کوئی جیتا رہیے	ماما جی کو پانی دیجیے جھوٹھا وہ جو اپنا کہیے

شری کرشن جی کے سمجھانے سے سب استریوں نے اپنے پت کی نعش جلا کر کریا کرم کیا اور شری کرشن جی نے کنس کا کریا کرم اُگرسین سے کرایا۔

دوہا

کنس ہتن لیلا سُنے من چت دے جو کوئے	ماکھن پربھ کے نیہ میں تا کو بھے نہیں ہوئے

ادھیائے پینتالیسواں

شری کرشن جی کا اُگرسین کو راجگدی پر بٹھالنا

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب کنس وغیرہ کی نعش جلا کر سب اپنے گھر گئے تب شری کرشن جی اور شری بلرام جی اکرور جی کو ساتھ لیکر قید خانہ میں بسدیو اور دیوکی جی کے پاس آئے جبکہ ماتا اور پتا کی بیڑی اور ہتھکڑی کٹوا کر دونوں بھائیوں نے اپنا سر اُن کے چرنوں پر رکھ دیا تب دیوکی ماتا رو کر بولی کہ اے پران پیارے تم بارہ برس تک کہاں رہے میں نے تم کو کبھی گود میں نہیں کھلایا۔

دوہا

من جننی کے بچن پر بھُو کر یا سندر جدُرائے	بھئے پریم بس دُکھت لکھ بولے ات سکچائے

اے ماتا اور پتا میں کیسا ابھاگی تمہارے یہاں پیدا ہوا کہ میرے واسطے تم لوگوں نے اتنا دُکھ اُٹھایا اسمیں کچھ میرا اپرادھ نہ سمجھو کسواسطے کہ جب سے تم مجھ کو گوکل میں نندجی کے گھر پہونچا آئے تب سے میں پربس تھا اس سے تمہارے پاس نہ آسکا اور مجھ کو ہمیشہ یہ اچھا بنی رہتی تھی کہ جس کے پیٹ میں دس مہینے رہ کر میں نے جنم لیا اُس نے بال چرتر میرا کچھ نہیں دیکھا اور ہم نے لڑکپن میں ماتا اور پتا کا سکھ کچھ نہیں پایا دوسرے کے گھر رہ کر بربتھا اتنے دن گنوائے جنھوں نے ہمارے واسطے اتنے دُکھ اُٹھائے اُن کی کچھ سیوا ہم سے نہیں بن پڑی ہم کو تمہاری سیوا کرنا اور بال چرتر کا سکھ دکھلانا اُچت تھا وہ سب سکھ نند اور جسودا جی کو ملا۔

دوہا

بے جیو سنتان سے سکھ پاوت دن رین	تمھیں ہمارے جنم سے بیتے بھیو کچین

اے ماتا جس پتر سے اُس کے ماتا اور پتا دُکھ پاتے ہیں وہ پُتر ضرور نرک بھوگتا ہے سنسار میں سامرتھ پُرش اُسی کو سمجھنا چاہیئے جو اپنے ماتا اور پتا کی ٹہل اور سیوا منسا باچا کرمنا سے کرتا ہے آدمی کا تن پاکر جو کوئی اپنے ماں اور باپ اور گرو اور بڑے بوڑھوں کی سیوا اور استری اور لڑکوں کا پالن نہیں کرتا اُس کا لوک اور پرلوک دونوں بگڑتا ہے۔

دوہا

تات مات سے پران دھن کپٹ کرے جو کوے	تا کو تینوں لوک میں کبھی بھلو نہیں ہووے

اے ماتا جو میں برہما کی عمر پاکر جنم بھر تمھاری سیوا کروں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہو سکتا اس لیے تمھارا رینا ہو کر یہ بنتے کرتا ہوں کہ میرا اپرادھ چھما کرو اور سب دُکھ اور سکھ اپنے کرموں کے پھل سمجھو اے ماتا اب تم سوچ چھوڑ کر خوشی مناؤ میں تمھارے حکم پانے سے سُرگ اور پاتال جانے سے بھی نہیں ڈروں گا اور آٹھوں سدھ اور نو ندھ تمھاری داسی بنی رہیں گی۔

دوہا

جدپ ہم اوگن بھرے پرگئے مہا اسادھ	تدپ ست ہت جان کے چھما کرو اپرادھ

جب یہ بات سُن کر بسدیوا اور دیوکی جی کو گیان پراپت ہوا تب اُنھوں نے سمجھا کہ یہ ہمارے پتر نہ ہو کر تربھون پت ہیں اُنھوں نے اپنی اچھا سے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیکر جو کام کیے ہیں وہ آدمی سے نہیں ہو سکتے یہ سمجھ کر وہ دونوں شری کرشن جی کی استت کرنے لگے لیکن شری کرشن جی اور بہت سی لیلا سنسار میں کرنا چاہتے تھے اس لیے اُنھوں نے وہ برہم گیان اُن کا ہر لیا تب بسدیوا اور دیوکی جی اُن کو اپنا بیٹا جان کر گود میں بیٹھا کر پیار کرنے لگے اور اُنکا ماتھا اور سر چوم کر ایسا خوش ہوئے کہ پچھلا دُکھ سب بھول گئے اور شیام اور بلرام کو ساتھ لیکر بڑی خوشی سے اپنے گھر آئے۔

چوپائی

پرم ہلاس نین اُر بیکھیں	اپنو جنم سپھل کر لیکھیں
ات آنند بھیومن ماہیں	سو کہہ سکت شاردا ناہیں

اے راجہ پرتچھت بسدیو جی نے گھر پہونچکر اُسی وقت دس ہزار گئوؤں کا دان جو شیام سندر کے پیدا ہونے پر من میں سنکلپ کیا تھا براہمنوں کو بدھ پوربک دیا اور دونوں بھائیوں کو گوال بالوں سمیت چھپن پرکار کے بھوجن کرا کے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنایا تب شری کرشن جی نے بلرام جی سے کہا کہ بنا راجہ کے پرجا کو دکھ ہو گا اور بسدیو جی کو راجگدی پر بٹھانے سے سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ راج لینے کے لالچ سے کنس کو مار ڈالا اس لیے اُگرسین جی کو جن کا راج کنس نے چھین لیا تھا راج دینا چاہیئے ایسا بچار کر شیام سندر بلرام جی اور بسدیو جی کو ساتھ لے کر اُگرسین جی کے پاس گئے اور اُن کو ڈنڈوت کر کے اور بہت دھیرج دے کر بولے کہ

اے ناناجی آپ راج سنگھاسن پر بیٹھ کر پرجا کا پالن کیجئے اور مجھ کو اپنا داس سمجھ کر کسی بات کا سندیہہ اپنے من میں نہ لائیے سب پرتھوی کے راجہ لوگ اپنے اپنے دیش کا روپیہ آپ کو دے کر آپ کے ادھین رہیں گے۔

	چوپائی	
چھن میں تنھیں باندھ ہم آئیں		بے جن تمھری آن نہ مانیں
اب تم کو شنشے کچھ ناہیں		نر بھے راج کرو جگ ماہیں

یہ بات سن کر اُگرسین جی ہاتھ جوڑ کر بنے پور بک بولے کہ اے دیوکی نندن تم نے بہت اچھا کیا کہ راجہ کنس اور اُس کے بھائیوں کو کہ وہ سب پاپی اور ادھرمی تھے مار کر جدبنشیوں کا دُکھ چھڑایا جس طرح تم نے دیت اور راچھس اور ادھرمیوں کو مار کر ہر بھکتوں کو سکھ دیا اُسی طرح راج سنگھاسن پر بیٹھکر پرجا کا پالن کرو یہ بات سُنکر شری کرشن جی بولے کہ آپ نے سُنا ہوگا کہ راجہ ججات کے شراپ دینے سے جدبنشی آدک اُن کے بیٹوں نے راجگدی نہیں پائی تھی اور ہم بھی اُسی کل میں پیدا ہوے ہیں اسواسطے ہم کو راج سنگھاسن پر بیٹھنا نہ چاہیے آپ راج سنگھاسن پر بیٹھے رہیے گا کام ہم سب کردیں گے جو جو آپ حکم دیں گے۔

	سورٹھا	
ہم کرہیں سب کاج جو آئیس دیجیے ہیں		کرو بیٹھ تم راج دور کرو سندیہہ سب

اے ناناجی آپ راج سنگھاسن پر بیٹھ کر گئو اور براہمن اور ہر بھکتوں کو سکھ دیجئے اور جو جدبنسی کنس کے ڈر سے متھراپری اور اپنی جنم بھوم چھوڑ کر دوسرے دیس میں جا بسے ہیں اُن سب کو بُلا کر یہاں بسائیے اور پرجا سے بہت دھن لینے کا لوبھ نہ رکھکر کسی کو بنا اپرادھ ڈنڈ نہ دیجئے جب کہ اُگرسین نے شری کرشن جی کا کہنا اپنے بھاگ کا اُدے ہونا سمجھ کر مان لیا تب شری کرشن بھگت ہتکاری نے اُگرسین کو راج سنگھاسن پر بیٹھا کر بدھ سے راجگدی کا تلک لگایا اور شری کرشن جی اور بلرام جی دونوں بھائیوں نے راجا اُگرسین پر چنور ہلایا اور سب چھوٹے اور بڑوں نے منگلا چار منایا اور متھرا باسی خوش ہو کر شری کرشن جی کی استت کرنے لگے اور دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے اُن پر پھول برسائے راجہ اُگرسین کے کہلا بھیجنے سے سب جدبنشی جو بھاگ گئے تھے وہ پھر متھرا میں آکر بسے جبکہ شری کرشن دیندیال نے اُن جدبنشیوں کو بہت دُکھی اور کنگال دیکھا تب اُن سب کو روپیہ اور گہنا اور کپڑا اور گائوں اور مکان اور باغ وغیرہ جس کو جس چیز کی چاہنا تھی وہی چیز دے کر ایسا خوش کردیا کہ اُن کو پھر کسی چیز کی خواہش نہیں رہی اور بسیدیو جی اور دیوکی ماتا کو بھی بہت خوش کردیا اور جدبنشی بوڑھے اور کمزور تھے وہ لوگ شری کرشن جی کی امرت روپی پر نظر پڑنے سے جوان اور زبردست ہوگئے۔

	دوہا	
سے کاج کینھے جہاں ماکھن پر بھو برج راج		اُگرسین کے راج میں سکھ کو سدا سماج

اتنی کتھا سنا کر شری شکدیو جی مہاراج بولے کہ اے راجہ پریچھت شیام سندر نے اسی طرح سب کسی کو سکھ دے کر

بلرام جی سے کہا کہ جسودا ماتا نے ہم دونوں بھائیوں کو بڑی پریت سے پالن کر کے اتنا بڑا کیا وہ ہمارے واسطے بہت سوچ کرتی ہوں گی اور نند بابا برجباسیوں سمیت میرے چلے آنے کی آشا سے جو باغ میں ٹکے ہیں اُن کو چل کر بدا کرنا چاہیئے۔

چوپائی

بہت ہیت اُن ہمسوں کینھو	ببدھ بھانت ہم کو سُکھ دینھو
سکچت ہوں اپنے من ماہیں	اُن سے اُرن کبھوں میں ناہیں
پلٹو نہیں اُنھیں جو دیجے	اب چل بدا انھیں برج کیجے

ایسا کہکر شری کرشن جی نے بہت سا روپیہ اور رتن اور گہنا اور کپڑا اپنے ساتھ لوالیا اور راجہ اگرسین اور بسدیو جی کو ساتھ لیکر جہاں نندجی آدک برجباسی ٹکے تھے وہاں کو چلے جس وقت نندجی اپنے ڈیرے پر بیٹھے ہوئے یہ بچار کر رہے تھے کہ کئی دن برندابن سے آئے ہو چکے شیام اور بلرام آویں تو چلیں۔

سورٹھا

اب کیسے برج جانہہ بل موہن دوؤ بنا	ات بیاکل ارمانہہ کب لون نین نہ دیکھے

اسی وقت موہن پیارے نے وہاں پہونچکر نندجی کے چرنوں پر اپنا سر دھر دیا تب نندجی نے اُنکا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور بسدیو اور راجہ اگرسین پریم پوربک نندجی کے گلے بل بل کر جب سب کوئی وہاں بیٹھے اور نندجی نے من میں سمجھا کہ اب شیام سندر ہمارے ساتھ برندابن کو چلیں گے تب شری کرشن جی نے سب سامان جو وہاں لے گئے تھے نندجی کے سامنے رکھکر بنے کیا کہ اے بابا میں تم سے کسی طرح اُرن نہیں ہو سکتا تم نے میرا بہت پالن کیا ہے۔

دوہا

جونک اُٹھے نند رائے سن تو کیا کہت گوپال	موسوں کہت کہ ان سوں کن کینھو پرتپال

یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی سے کہا کہ اے بابا ہم کو کہتے ہوئے سنکوچ معلوم ہوتا ہے تمنے گرگ پروہت کا کہنا سچ نہ مانکر مجھ کو اپنے بیٹے کی طرح پالن کر کے بڑا سکھ دیا میں کہیں رہوں تمہارا ہی کہلاؤں گا اور ہمارے پتا نے رو ہنی ہماری ماتا کو بڑی بپت میں تمہارے گھر پہونچایا تھا تم نے سنمان پوربک اُس کو اپنے یہاں رکھا اور میں نے گورس آدک برجباسیوں کا کھا کر بہت اُپدرو کیا تھا سو سب تم نے دیا کی راہ سے چھما کر دیا اور راجہ کنس میرے دشمن سے تم لوگوں نے نہیں ڈر کر میرا پالن کیا اور جسودا جی نے مجھکو بیٹا جان کر پالا ہم تم کو اور جسودا جی کو اپنے ماتا اور پتا سے زیادہ جان کر تم سے اُرن نہیں ہو سکتے لیکن اب ایک بات کہتا ہوں تم کچھ دُکھ نہ ماننا اب میں متھرا میں تھوڑے دن جدبنشی آدک ذات بھائیوں کے ساتھ رہ کر اپنے ماتا اور پتا کو سکھ دوں گا اور آجتک اُنھوں نے ہمارے واسطے بڑا دُکھ پایا ہے جو وہ مجھ کو تمہارے پاس نہ پہونچاتے تو کیوں اتنا دُکھ اُٹھاتے

تم گھر پر جاکر جسودا ماتا اور برندابن باسیوں کو جو میرے واسطے سوچ کرتے ہوں گے دھیرج دو اور جسودا میا سے کہدینا کہ جس طرح میرے واسطے ہمیشہ ماکھن رکھ چھوڑا کرتی تھیں اُسی طرح اب بھی رکھ چھوڑا کرے دیکھنے میں تمسے علیحدہ ہوتا ہوں لیکن انتہ کرن سے ہمیشہ تمھارے پاس بنا رہوں گا میرے اوپر دیا کرکے مجھے کبھی مت بھولنا۔

چوپائی

میا سے پالاگن کہیو	ہم سے پریم کرے تم رہیو
ہوگی دُکھت جسودا میا	موہن برج تیہ اُرسب گیا
یاتے بیگ کون برج کیجیے	جاے سبن کو دھیرج دیجیے
میری سُرت نہ اُرسے ٹارو	میں تمسے کبھوں نہیں نیارو

دوہا

ٹھر بچن سُن شیام کے بھئے بکل ات نند	اُمنگ نیر نینن چلے پڑے گئے دکھ کے پھند

یہ بات شیام سندر کے مُنھ سے نکلتے ہی نند راے اتنا بلاپ کرکے روئے کہ اُن کو ہچکی لگ گئی اور بیہوش ہوکر گر پڑے اور گوال بال سب اُداس ہوکر آپس میں کہنے لگے کہ ہماری سمجھ میں موہن پیارے ہم لوگوں کو کپٹ کرکے یہاں رہ جایا چاہتے ہیں نہیں تو ایسا کٹھور بچن نہ کہتے ایسا بچار کر شری داما گوال نے کہا کہ اے موہن پیارے اب متھرا پوری میں تمھارا کیا کام ہے جو ایسے نردئی ہوکر اپنے بوڑھے باپ روتے ہوئے کو بدا کرکے آپ یہاں رہنا چاہتے ہو راجہ کنس کو تم نے مارا تو اچھا کیا اب بندرابن میں چل کر وہاں کا راج کرو متھرا کی راجدھانی دیکھ کر لوبھ کرنا نہ چاہیے ہاتھی اور گھوڑا اور مال اور راج دیکھ کر گیانی لوگ لوبھ نہیں کرتے ہیں تم کو بندرابن کا ایسا سکھ جہاں ہمیشہ بسنت رت بنی رہتی ہے کہیں نہیں ملے گا اے بھائی تم بندرابن چھوڑ کر دوسری جگہ کبھی مت رہو جو نردئی ہوکر یہاں رہ جاؤ گے تو شری رادھا آدک سولہ ہزار گوپیاں جو دن رات تمھارا چندر مکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتی تھیں اور پانچہزار گوال بال جو تمھارے ساتھ گئو چراتے وقت مُرلی کی دُھن سُنکر اپنا جنم سپھل جانتے تھے وہ سب تمھارے بنا کیسے جیویں گے اے نند دلارے جو تم میرا کہنا نہ مان کر ہم لوگوں کی پریت چھوڑ دوگے تو یہاں رہتے میں تم کو کیا جش ملے گا جن اُگر سین کو تم نے راج دیا ہے رات دن اُن کی سیوا کائی کرنا پڑے گی یہ اپمان تم سے کس طرح سہا جائے گا اس لیے برندابن کو چلو۔

چوپائی

برج بن ندی یہاں نہ بچارو	گائن کو من سے نہ بسارو
نہیں چھوڑیں تمکو برج ناتھ	چلہیں سبے تمھارے ساتھ

اسی طرح گوال بالوں نے بہت سی باتیں شری کرشن جی سے کہیں لیکن اُنھوں نے نہیں مانا تب کچھ گوال بال شیام اور بلرام کے ساتھ متھرا میں رہنے کے واسطے تیار ہوکر نند راے سے بولے کہ آپ نشچنت ہوکر

گھر پر چلیے ہم لوگ پیچھے سے ان کو بھی ساتھ لے کر برندابن میں پہونچتے ہیں یہ بات سنتے ہی نندجی برہ ساگر میں ڈوب کر تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑے ہو کر موہن پیارے کا مُنہ دیکھنے لگے اور مارے سوچ کے ایسا گھبرائے جس طرح سانپ کے کاٹنے سے آدمی بیاکل ہو جاتا ہے۔

	دوہا	
برہ تھا کشٹت مہا جانت ہے سب کوئے		جا سوں بچھُرت پران پت تا کی گت کہہ ہوئے

یہ حال اُن کا دیکھ کر بلرام جی نے نندجی سے کہا کہ اے بابا تم اتنا سوچ کیوں کرتے ہو تھوڑے دنوں میں ہم لوگ یہاں کا کام کر کے تم سے پھر ملیں گے۔

	چوپائی	
ہر پر گئے بھو بھار اُتارن مات پتا ہمرے نہیں کوؤ		کہیو گرگ تم سے سب کارن تمھرے پُتر کہا دین دوؤ

اے بابا برندابن کا ایسا سکھ دوسری جگہ ملنا کٹھن ہے اِس لیے تمہارا گھر چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں گا میری ماتا وہاں بیاکل ہوتی ہو گی اس واسطے میں تم کو یہاں سے بدا کرتا ہوں جس میں تمھارے جانے سے اُس کو دھیرج ہو یہ بات سنتے ہی نند جی بہت بیاکل ہو کر شری کرشن جی کے چرنوں پر گر پڑے اور رو کر بولے کہ اے بیٹا ایک بار تم دونوں بھائی میرے ساتھ چل کر اپنی ماتا آدک سب کسی کو دھیرج دے کر چلے آؤ میں تمھارا چرن چھوڑ کر برندابن نہیں جا سکتا تمھاری ماتا تمھارے واسطے ماکھن روٹی بنا کر بیٹھی ہوئی تمھاری راہ دیکھتی ہو گی اُس سے میں جا کر کیا کہوں گا تم جلدی گھر کو چلو۔

	چوپائی	
کیوں جیوین بن درشن پائے		بھئے نٹھر کیوں متھرا آئے

اے بیٹا میں نے بارہ برس تک تم کو پال کر سیانا کیا لیکن تمھارے پرتاپ اور مہما کو نہیں جانا اب تم بسدیو جی کے بیٹے بن کر گرگ جی کا بچن سچ کرتے ہو جب جب ہم پر دُکھ پڑتا تب تب تم ہماری رچھیا کرتے تھے اب وہ دیا کیا ہوئی جو تم کو اپنے بجوگ میں مارنا ہی تھا تو اُسی دن گوبردھن پہاڑ ہم پر کیوں نہ گرا دیا جس کے نیچے دب کر سب مر جاتے تو آج یہ دشا ہم کو کیوں دیکھنی پڑتی۔

	دوہا	
دیکھ پریت ات نند کی بسدیو مُنہ سہات		سکچ رہے سب پریم بس کہہ نہ سکت کچھ بات

جب اس طرح نند آدک سب رونے اور بلاپ کرنے لگے اور موہن پیارے نے اُن کی یہ دشا دیکھ کر بچار کیا کہ یہ لوگ ہمارے بجوگ میں جیتے نہیں بچیں گے تب اپنی مایا جس نے سب سنسار کو بھُلا رکھا ہے اُن پر پھیلا دی اور ہنس کر کہا کہ اے بابا تم کس واسطے اُداس ہوتے ہو میں تم سے کہیں دُور نہ جا کر تین کوس پر یہاں رہوں گا جب

میری ماتا اور برنداین کی سب استری اور پرش میرے واسطے سوچ کرتے ہوں گے اس لیئے اُن کو دھیرج دینے کے واسطے تم کو بدا کرتا ہوں جبکہ پرمیشور کی مایا بیاپنے سے نندجی کو کچھ دھیرج ہوا تب وہ ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے جگن ناتھ تم متھرا میں رہنا ہی چاہتے ہو تو میرا کیا بس ہے میں تمھاری آگیا سے برنداین کو جاتا ہوں لیکن برجباسیوں کو مت بھول جانا۔

	دوہا	
بیت دیو سنتاپ سب کیو سکرت کی کھان		پھر ساکھی چودہ بھون سُر مُن بید پُران

یہ بات سنتے ہی بسدیوجی بہت سا روپیہ اور رتن آدک نندراے جی کو دے کر بنے پوربک بولے کہ اے نندجی جو اُپکار تم نے میرے ساتھ کیا ہے اس سے میں اُرن کبھی نہیں ہو سکتا ان دونوں لڑکوں کو اپنا جان کر یہاں وہاں رہنے میں کچھ بھید مت سمجھنا اے راجہ پریچھت نندجی نے یہ بات سن کر شیام سندر کو ڈنڈوت کی اور پانچ سات گوالوں کو وہاں چھوڑ دیا اور سب کو ساتھ لے کر روتے پیٹتے برنداین کو چلے لیکن سب لوگ متھرا کی طرف پیچھے پھر پھر کر دیکھتے جاتے تھے۔

	چوپائی	
چلے سکل مگ سوچت بھاری کاہو سُدھ کا ہو کی ناہیں		ہارے سریس سنو جواری لٹ پٹ چرن پڑت مگ ماہیں

جب شری کرشن جی نند آدک کو بدا کر کے راجہ اگرسین اور بسدیوجی سمیت راج مندر پر پہونچے تب جدبنسی لوگ برجباسیوں کی پریت دیکھ کر آپس میں اُن کی بڑائی کرنے لگے اور راستے میں نندجی موہن پیارے کی مہما یاد کر کے برجباسیوں سے کہتے جاتے تھے کہ دیکھو ہم نے بڑا اپرادھ کیا جو پر برہم پرمیشور سے اپنی گئو ئیں چرائیں اور تھوڑا سا دہی اور ماکھن گرانے اور کھلانے کے واسطے جسودا نے اُن کو اوکھل سے باندھ دیا تھا تسپر بھی اُنھوں نے اپنی بڑائی نہیں چھوڑی گوبردھن پہاڑ کو اُٹھا کر برجباسیوں کی رچھا کی اور میرے لینے کے واسطے برُن لوک میں دوڑے گئے اور ہم لوگوں نے اپنے اگیان سے اُن کو نہیں پہچانا جب نندجی ایسی ایسی باتیں اپنے ساتھیوں سے کہتے اور پچھتاتے ہوئے برنداین کے نزدیک پہونچے تب وہیں موہن پیارے کے برہ میں بیہوش ہو کر گر پڑے جب جسوداجی نے جو آٹھوں پہر متھرا کی راہ دیکھا کرتی تھی دیکھا کہ گوپ اور گوال برنداین کی طرف سے چلے آتے ہیں تب جسوداجی بڑی خوشی سے اس طرح دوڑ کر شیام اور بلرام کو دیکھنے چلیں جس طرح بچھڑے کو دیکھ کر گئو دوڑتی ہے۔

	دوہا	
دھائی ات ہر کھت بھئی سُنت رونی مائے		درس آس دھائیں سبے برج تیہ ات ہلسائے

جب اُنھوں نے نندجی کے پاس پہونچ کر شیام اور بلرام کو نہیں دیکھا تب جسوداجی نے گھبرا کر نندجی سے پوچھا کہ اے کنت تم میرے رام اور کرشن کو کھو کر اُن کے بدلے یہ گہنا اور کپڑا لے آئے ہو جس طرح اندھا آدمی پارس پتھر

پڑا پاکر اُس کو نہیں جانتا اور جب اس کو پھینک کر پیچھے سے اُس کا گُن سنتا ہے تب سوائے رونے اور پچھتانے کے
اُس کو کچھ اور ہاتھ نہیں آتا اسی طرح تم میرے انمول لعل کو اپنے ہاتھ سے کھو کر یہ سب کانچ اُٹھا لائے ہو اُن کے
بنا میں یہ سب رتن آدک مال لے کر کیا کروں گی اے مورکھ ست مند جن کے ساعت بھر الگ رہنے سے میری
چھاتی پھٹتی تھی اب اُن کے بنا میرا دن کیسے کٹے گا میرے منع کرنے پر بھی تم ان کو زبردستی لوا لے گئے اب
اُن بنا ہم لوگ کیسے جیویں گی یہ بات جسوداجی کی سنتے ہی نندجی آنکھ نیچے کیے ہوئے رو کر بولے کہ اے پریا
سچ ہے یہ سب گہنا اور کپڑا آدک شری کرشن جی نے مجھ کو دیا تھا لیکن مجھ کو یہ سُدھ پھر نہیں رہی کہ کس نے لیا
موہن پیارے کی باتیں تم سے کیا کہوں اُن کی کتھوڑی تاٹی سُن کر تم کو بڑا دکھ ہوگا جب وہ کنس کو مار کر میرے پاس
آئے تب اپنے کو بسدیو کا بیٹا بتلا کر پریت بھرن باتیں کرنے لگے اُن کی بات سُن کر جب میں اچمبھا مان کر رونے
لگا تب مجھ کو بہت دھیرج دے کر بدا کر دیا اے پریا میں نے تو تبھی گرگ مُن کے کہنے سے اُن کو پرمیشور جانا لیکن مایا
کے بس ہو کر اُن کو اپنا بیٹا سمجھتا رہا اب پُتر بھاؤ چھوڑ کر پرمیشور کے برابر اُن کا بھجن کرنا چاہیے جب جسوداجی نے یہ سب
حال نندجی سے سنا تب وہ اور زیادہ مایا موہ میں پڑ کر رونے لگیں اور شیام سندر کو اپنا بیٹا جان کر نندرائے سے بولیں کہ
اے کنت تم کو دھکار ہے جو اُن کے مُنہ سے آدھی بات سُن کر چلے آئے اور شیام اور بلرام کو متھرا میں چھوڑ کر یہاں
آ کر منہ دکھایا تم رام اور کرشن کے بنا جی کر یہاں کون سکھ پاؤ گے ۔

چوپائی

مارگ سوجھ پریو کہہ بھانتی	بداہوت بھائی نہیں چھاتی

دوہا

کیسے پران رہے ہیئے بچھرت آنند کند	سُنی نہیں دتسرتھ کتھا کہوں شرن ست مند

سورٹھ

میں متھرا میں جائے رہوں ہری ڈھائے ہوئے	پیچھے ٹھونک بجائے اب اینو برج نند یہ

اے مورکھ تم میرے دونوں پران پیاروں کو کہاں چھوڑ آئے ہیں ابھاگی اپنے لال کے ساتھ نہ جا کر
تم لوگوں کے کہنے سے گھر بیٹھی میں بھی ساتھ جاتی تو کس واسطے اُن کو چھوڑ آتی ۔

چوپائی

جیون پران سکل برج پیارو	چھین لیو بسدیو ہمارو
سبھ لگ ست بیری بھو بھاری	لے گیو جیون مول ہماری
پوچھت بلکھ جسومت مئیا	کھونند کہہ کیو کنھیا
تم کو بدا برج جب کنیھو	پھر کچھ موہ سندیسا دنیھو
تم کچھ ہرسے بنے نہ بھاکھی	کہا شیام من میں یہ راکھی

یہ سن کر نند جی بولے۔

دوہا

میں اپنی سی بہت کیو دے پربھ تربھون ناتھ	جو چاہیں سوئی کریں کچھ بس میرے ہاتھ

سورٹھا

کہہ گے تو نہہ پرنام بہر شیام ایسو کہیو	کرکے کچھ سر کام ملہین تم سے آے برج

اور بلرام سے یہ کہا کہ میری ماتا دکھی نہ ہونے پاوے تم جا کر اس کو دھیرج دینا کچھ دنوں میں ہم بھی آکر اس سے ملیں گے جسودا جی یہ سندیسا اپنے لال کا سن کر سوچ میں ڈوب گئیں اور نند جسودا آدک سب برجباسی موہن پیارے کا بال چرتر یاد کر کے روتے پیٹتے ہوئے اپنے اپنے گھر آئے لیکن شیام اور بلرام بنا اُن کو برندا بن اُجاڑ معلوم ہوتا تھا اور نند اور جسودا کبھی گوپی ناتھ کو اپنا بیٹا جان کر اُن کی یاد کر کے روتے تھے اور کبھی ایشور بھاؤ سمجھ کر اُن کے چرنوں کا دھیان کرتے تھے اور شری کرشن جی کے برہ میں سب پشو اور پنچھی اور گوال بال اور گوپی آدک بیاکل رہ کر کنجوں کے پھل اور پھول بھی کھلا گئے جب شیام سندر نے اُن گوال بالوں کو جو متھرا میں رہ گئے تھے کچھ دنوں کے بعد گہنا اور کپڑا آدک دے کر بدا کیا اور اُن لوگوں نے برندا بن میں آکر سب چرتر نند لال جی کا جو انھوں نے کبجا آدک کے ساتھ کیا تھا برجباسیوں سے کہا تب گوپیوں نے کبری کا حال سنتے ہی سوتیا ڈاہ سے بڑا سوچ کیا اور یقین کر لیا کہ اب نند لال جی برندا بن میں نہیں آویں گے یہ بات سنتے ہی برج بالا آپس میں اکٹھا ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگیں کہ دیکھو شیام سندر نے ترلوکی ناتھ ہو کر اونچ نیچ ذات کا کچھ بچار نہیں کیا کبجا کو سندر روپ دیکھ کر اپنی رانی بنا لیا دوسری بولی کہ کبجا نے موہن پیارے کو ایسا بس میں کر لیا ہے کہ بنا گیا اُس کے کوئی کام نہیں کرتے ہیں اب وہ اُن کو یہاں کیوں آنے دے گی اکرور نے آکر ہمارے چت چور سے کبری کا سندیسہ کہا ہوگا اسی سے جا کر وہ متھرا بسے ہیں دوسری گوپی نے ایک گوپی سے پوچھا کہ تو نے کبجا کو دیکھا ہے یا نہیں وہ بولی کہ میں دہی بیچنے کے واسطے متھرا میں گئی تھی تب اُس کو دیکھا تھا وہ مالن کی بیٹی ایسی کبری اور بدصورت تھی کہ اس کو دیکھ کر سب استری اور پُرش ہنسا کرتے تھے شیام سندر نے لاج اور دھرم چھوڑ کر داسی کو اپنی رانی بنایا یہ بات سن کر ہم لوگوں کو شرم آتی ہے دوسری بولی کہ اے سکھی تم نے یہ بات نہیں سنی کہ اب وہ اُن کی استری بنی ہے۔

چوپائی

کبجا سدا شیام کو پیاری	وہ بھرتا وہ اُن کی ناری
روپ رتن کو برمیں راکھیو	جیوں موتی سیپی میں بھاکھیو
برج بنتا چھوڑیں اب یاتیں	بوجھی سکل شیام کی باتیں

دوسری نے کہا کہ اے سکھی وہ دن نند لال جی کو بھول گئے جب راجہ کنس کے ڈر سے بھاگ کر برج میں آئے تھے اور گوال بھیش بنا کر یہاں چھپتے تھے اور گھر گھر ماکھن چرا کر کھایا کرتے تھے۔

دوہا

دیوسناوت دن گئے بڑے ہون کی آس	بڑے بھئے تب یہ کیو بسے گو بری پاس

سورٹھہ

جسمت لاڑ لڑائے بارے نے سیوا کری	تاپچھ سبرائے بھئے دیو کی پتر اب

دوسری سے کہا کہ جیسے کوئل کا انڈا کوا سیوے اور بچہ پیدا ہو کر اپنے ذات بھائیوں میں مل جاتا ہے ویسے موہن پیارے نند اور جسودا اور ہم لوگوں کی پرورش کرکے بعد پالا دیو کی کے پاس چلے گئے دوسری سکھی بولی کہ اب وہ راجا اگرسین کے پاس سنگھاسن پر بیٹھے ہیں اس سے اُن کو برجباسی اور مرلی کا نام لینے اور مور پنکھ دیکھنے سے شرم آتی ہے۔

دوہا

بھیو نیو اب راج وہ نیو ملت پت گیہہ	نئی نار کبجا ملی نئے سکھا نیو نیہہ

سورٹھہ

بھولے برج کی بات کنج کیل موہن راس کو	سگرے آپنی گھات دن دن سکھ دونوں بھیو

دوسری نے کہا کہ اب تم لوگ اُن کی چرچا کیوں کرتی ہو اپنے من سے بچار کر دیکھو تو وہ ہمارے ذات بھائی نہیں ہیں آگئے یہاں اُن کا نام گوپی ناتھ اور نند لال اور کنھیا اور شری کرشن تھا اب وہاں باسدیو اور دیو کی نندن پرگٹ ہوا تھوڑے دن کے واسطے انھوں نے برجباسیوں سے پریت کرکے پانی برسنے اور آگ لگنے سے سب کی رچھا کر دی تھی۔ اے راجہ پریچھت جس طرح مچھلی بنا پانی کے تڑپتی ہے اسی طرح سب برجبالا دن رات بیاکل رہ کر موہن پیارے کی چرچا آپس میں رکھ کہتی تھیں۔

دوہا

دیکھو نہیں سہات کچھ گھر بن بن نند نند کہاں لگ کہئے اے سکھی من موہن کے کھیل	برہ تبھجا جارت ہمیں بھیو بپت ات جیند اُن بن یوں گوکل بھیو جیوں دیپک بن تیل

سورٹھہ

رہت نین جل چھائے سمر سمر گن شیام کے	کیسے کہئے سنائے بھئے پرائے کانھ اب

دوسری گوپی بولی کہ کوئی آدمی متھرا میں جا کر موہن پیارے سے کہدے کہ سب برجبالا تمہارے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تم جلدی پہونچ کر اتھاہ جل سے باہر نکالو اور تم بندابن میں پھر آکر بسو تم سے گئو چرانے کے واسطے کوئی نہیں کہے گا اور تم کو ماکھن اور دہی چرانے سے بھی منع نہیں کرینگی۔

دوہا

مانگت دان نہ برجہیں اب نہیں کرہیں مان	آسے درشن پن دیجئے تم بن کست پران

سورٹھ

ایسے گہہ گہہ پاے لاوے پھیر مناے ہر | بسیں بہُر برج آے تب نندنندن سانورو

دوسری نے کہا کہ اب موہن پیارے کو کیا کام ہے جو راجسی سُکھ اور بلاس چھوڑ کر یہاں گوال کہلاویں اور ہاتھی گھوڑا سکھپال کی سواری چھوڑ کر یہاں گئو چراویں دوسری نے کہا کہ اے پیاری وہ موہنی مورت مجھ کو ایک ساعت نہیں بھولتی۔۔

دوہا

سپنے ہو میں دیکھئے نیند پریت جو نین | کینھو بہت اُپاے من آنکھ کھلت نہیں چین

دوسری سکھی بولی کہ اے سکھی شیام سندر بنا مجھ کو اپنا گھر اور گانوں اُجاڑ معلوم ہو کر بندابن کے کُنج دیکھنے سے رونا آتا ہے اور یہاں کے پھل جو امرت کا سواد دیتے تھے اب وہ زہر کے برابر معلوم ہوتے ہیں اور جن پنچھیوں کی بولی سن کر من پرسن ہوتا تھا اُن کا بولنا اب من میں گانسی کی طرح چبھتا ہے۔

چوپائی

جب سے بچھڑے کنور کنھائی | تب سے بھئے سبے دُکھ دائی

اے راجہ اسی طرح سب برجبالا آٹھوں پہر بوروں کی طرح بیاکل رہکر جو مسافر اُس راہ سے متھرا کو جاتا اس کے پانوں پڑکر کہتی تھیں کہ اے بٹوہی شیام سندر ہم لوگوں کا من چُرا کر متھرا میں جاکر راجہ ہوئے ہیں اُن سے یہ سندیسا ہمارا کہدینا کہ جن برجبالاؤں کا پران تم نے اندر کے پانی برسانے سے گوبردھن پہاڑ اٹھا کر بچایا تھا وہ سب تمہارے برہ میں آٹھوں پہر اپنی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح برساتی ہیں اور جیسی اُس وقت آندھی بہتی تھی ویسی اُن کی سانس الٹی چلتی ہے اب وہ سب اُسی برہ ساگر میں ڈوب کر مرا چاہتی ہیں کیول تمہارے ملنے کی آسا پر اب تک جیتی ہیں تم اُن کو درشن دو اور اپنی داسی جان کر جلدی چلے آؤ اور گوپی بولی کہ اے پران ناتھ ہم دُکھیاریوں کو ڈوبنے سے بچاکر ہمارے کلیجے کی آگ اپنی امرت روپی جتون سے بجھاؤ اور جب برہ ساگر میں ہم لوگ ڈوب کر مر جائیں گی تو پیچھے سے آکر کیا کروگے۔

دوہا

ایک بار پھر آے کے درشن دیجئے شیام | تم بن برج ایسو لگت جیون دیپک بن دھام

دوسری سکھی نے کہا کہ اے بٹوہی تم کو نارائن جی کی سوگند ہے جو ایسا نہ کہو اور یہ بھی موہن پیارے سے کہدینا کہ رادھا پیاری تمہارے بجوگ میں ایسی دُبلی اور زبل ہوگئی ہے کہ اُٹھنے بیٹھنے کی سامرتھ نہ رکھ کر پہچانی نہیں جاتی ہے وہ چار دن میں مر جائے تو عجب نہیں بھلا پچھلی پریت سمجھ کر اُس کا پران تو بچاؤ۔

دوہا

سدھ بدھ سب تن کی گئی رہیو برہ دُکھ چھائے | مرن نکٹ پہونچی ابھی بیگ لیو سُدھ آئے

سورٹھہ

ایسے بچ بچ ہیت کہت سندیسا شیام کو | پتھک چلن نہیں دیت ہوت سانجھ تاکو تہان

جبکہ پپیہا برندابن میں بولتا تھا تب اُس کی بولی سُن کر وہ سب برہنی کہتی تھیں کہ اے پپیہا ہم لوگ اسی طرح اپنے دُکھ میں بیاکل ہیں تس پر تو ایسی بولی بول کر ہمارے کلیجے کی دبی دبائی آگ کیوں سُلگاتا ہے۔

چوپائی

کہت کہا اتنی کٹھنائی | ہر بن بولت برج میں آئی
اُپجاوت برہن اُرا دت | کا ہے اگلو جنم بگارت
ایک کہت بپاتک ہے تیری | اے پنچھی میں چیری تیری
پوڑھے ہو نہہ جہاں سُکھدائی | اونچے ٹیر سُنا وہ جائی

دوہا

ماہیں سُگے تیرو کہیو تیرے ہت گھنشام | لہیہ سُجس چاتک بڑو دے آوہ سُکھدھام

جس طرح پپیہا سواتی کے بوند کے واسطے بیاکل رہتا ہے اُسی طرح سب برجبالا موہن پیارے کے ملنے کے واسطے بیاکل رہتی تھیں۔

دوہا

کو دو ایسے کہ اُٹھت برج میں بولت مور | رہیو جات نہیں ٹیر سُن بن شری نندکشور

سورٹھہ

کو جت کرت بحال مور سکھی بیری بھیٔے | بسے بدیش گوپال یہ بن سے نیڑے مرے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجا اسی طرح سب برندابن باسی شیام سندر کے دھیان اور چرچا میں اپنا دن کاٹتے تھے

چوپائی

دھن جنم جو ہر کے داسا | سب بدھ دھن تجھیں ہر آسنا

دوہا

نن جسومت گوپ کا نس باسر یہ دھیان | برجباسی پریم درس کو آسا لگ رہے پران

سورٹھہ

بسرے سب بیوہار اور نہ دوجی گت کچھو | اندھ لکٹ آدھار ایک سُرت نند نند کی

اے راجہ مجھ کو اتنی سامرتھ نہیں ہے جو برجباسیوں کے برہ کا سب حال برنن کر سکوں اس لیے اب متھرا کی بات کہتا ہوں سُنو کہ جب شیام اور بلرام نند آدک کو بدا کر کے اپنے گھر پر آئے تب بسدیو اور دیوکی نے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر ایسا سُکھ پایا کہ جیسے کوئی تپ کرنے والا اپنا منورتھ پا کر خوش ہوتا ہے اور متھراپوری میں اُسی دن سے

منگلاچار ہونے لگے اور بسدیوجی نے دیوکی جی سے کہا کہ شیام اور بلرام اہیروں کی سنگت میں رہنے سے اپنی ذات اور کُل کا بیوہار نہیں جانتے اُن کا جنیئو آدک کرنا چاہیئے دیوکی جی بولیں کہ بہت اچھا جب بسدیوجی نے گرگ پروہت اور اپنے ذات بھائیوں کو بلاکر سب حال کہا تب گرگ جی بولے کہ اُن کو گاتیری منتر دے کر چھتری بنانا چاہیئے۔

	دوہا	
جاتے سکھیں سکل بدھ جو جُدکل کی ریت		یاتے اُن کو برت کر دیئہ جگتہ اُدیت

یہ بات سنتے ہی بسدیوجی نے اپنے اشٹ متر اور جد بنسیوں کو نیوتہ بھیج کر اپنے یہاں بلایا اور بعد تیرتھوں کا جل منگاکر شیام اور بلرام کو اسنان کرایا اور شاستر کے موافق دونوں بھائیوں کو جنیئو پہناکر پروہت نے گاتیری منتر اُپدیش کیا تب بسدیوجی نے بہت گئو بدھ پوربک اور سونا اور رتن آدک برہمنوں کو دان دیا اور اپنے ذات بھائی اور برہمنوں کو چھتیس طرح کے کھانے کھلاکر آدرست بدا کیا اور جو منگلا مکھی اور کنگال لوگ وہاں آئے تھے سب کو منہ مانگا روپیہ دے کر دولت مند بنا دیا اس وقت دیوتوں نے آکاش سے رام اور کرشن پر پھول برسائے اور استریوں نے منگلاچار گیت گائے اور شری کرشن جی کی اِچھا اور دیا سے متھرا میں لکھمی کا باس ہوکر سب چھوٹے اور بڑے دولت مند ہو گئے۔

	سورٹھہ	
تاہِ دیو اُپدیش گاتیری کو گرگ مُن		انت نہ پاوت تیش بید سانس جا کو سکل

اے راجہ پریچھت بسدیوجی نے شیام اور بلرام کا جنیئو کر کے دونوں بھائیوں کو رتھ پر بٹھال کر ساندیپن نام پنڈت سمپورن بدیا ندھان کے پاس جو کاشی پُری اپنے دیش سے اُجین نگری میں جا بسے تھے بدیا پڑھنے کے واسطے بھیج دیا۔ راہ میں شری کرشن جی نے سُداما نام براہمن کو دیکھ کر پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو اس نے کہا کہ بدیا پڑھنے جاتا ہوں تب شیام سندر نے اس کو بھی رتھ پر بٹھال لیا اور اجین میں ساندیپن پنڈت کے پاس جا پہونچے اور ہاتھ جوڑ کر اُن سے بنتے کیا۔

	چوپائی	
بدیادان دیو کرا دایا		ہم پر کرپا کر درکھ راایا

جب دونوں بھائیوں نے اس طرح ادھین ہوکر گرو سے کہا تب پنڈت جی بڑی کرپا اور دیا سے شیام اور بلرام کو اپنے گھر میں رکھ کر بدیا پڑھانے لگے ایک دن پنڈتائن نے شیام سندر اور سداما کو چنا کلیوا کے واسطے دے کر لکڑی توڑلانے کے واسطے بن میں بھیجا شری کرشن جی کے حصہ کا بھی کلیوا سداما اپنے پاس باندھے تھا جب وہ دونوں بن سے لکڑی کا بوجھ لے کر آنے لگے تب راہ میں آندھی چل کر ایسا پانی برسا کہ گھر تک نہیں پہنچ سکے رات کو بن ہی میں رہ گئے جب سداما کو بہت بھوکھ معلوم ہوئی تب اُس نے شری کرشن جی کا کلیوا بھی کھیں

نہ دے کر سب آپ ہی کھالیا اور چنے کھاتے وقت کڑ کڑ کی آواز سن کر شری کرشن جی نے سداما سے پوچھا کہ اے بھائی تم کیا کھاتے ہو ہم کو بھی دیو تو ہم بھی اپنی بھوکھ مٹا دیں سداما نے لالچ کی راہ پر پریم پرمیشور سے جھوٹ کہا کہ میں کچھ نہیں کھاتا سردی کے مارے دانت بولتے ہیں اسی جھوٹھ بولنے کے پاپ سے سداما بہت دری ہوا تھا اور شیام اور بلرام نے اپنی سیوا سے گرو کو ایسا خوش کیا کہ چونسٹھ دن میں چاروں بید اور چھ شاستر اور اٹھارہ پران اور راج نیت اور منتر اور جنتر اور تنتر اور جوتش اور بیدک اور کوک بان بدیا آدک سب گن دونوں بھائیوں کو یاد ہو گئے تب ساندیپن گرو نے اپنے من میں کہا کہ آدمی برس دن میں بھی ایک بدیا کو نہیں پڑھ سکتا ان دونوں لڑکوں نے جو کہ کوئی اوتار معلوم ہوتے ہیں دو مہینے چار دن میں چودھوں بدیا اور چونسٹھ کلا پڑھ لیا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ دیکھو جن پربرہم پرمیشور کی سانس سے چاروں بید پیدا ہوئے اُنھوں نے تینوں لوک کے مالک ہو کر سب بدیا گرو سے پڑھی تھی اُن کی لیلا اور مہما کو کوئی نہیں جان سکتا جب بدیا پڑھ کر شری کرشن جی نے گرو سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ کی دیا سے میں بدیا پڑھ کر اپنے مطلب کو پہونچا جو میں بہت جنم تک اوتار لے کر آپ کی سیوا کروں تو بھی بدیا پڑھانے کے بدلے سے اُرن نہیں ہو سکتا میری سامرتھ کے موافق جو کچھ آپ آگیا دیجئے وہ گرو دچھنا میں آپ سے بھینٹ کروں اور آپ کا آشیر باد لے کر اپنے گھر جاؤں جس میں بدیا پڑھنے کا پھل مجھ کو ملے یہ بات سن کر ساندیپن گرو نے کہا کہ مجھ کو تو کچھ اچھا نہیں ہے پر تمھاری گرائن سے پوچھوں اس کو جس چیز کی چاہنا ہو وہ تم سے مانگوں یہ کہہ کر ساندیپن اپنی استری کے پاس جا کر بولے کہ یہ رام اور کرشن دونوں لڑکے جنھوں نے چونسٹھ دن میں سب بدیا مجھ سے پڑھ لی ہے پرمیشور کا اوتار معلوم ہوتے ہیں اُن سے جو گرو دچھنا مانگی جاوے وہ اُن کو دینا سہج ہے کیا چیز مانگنا چاہئے تب پنڈتائن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے سوامی یہ بالک جو نارائن کا اوتار ہیں تو میرا بیٹا جو سمدر میں ڈوب کر مر گیا ہے اُس کو لا دیں جس کے سوچ سے میں ہمیشہ دُکھی رہتی ہوں یہی گرو دچھنا ان سے مانگو۔

دوہا

سمپت تو تب ہی بھلی جو سُت ہو گھر مانہہ
سمپت لے کیا کیجے جو گھر میں سُت نا نہہ

جب کہ ساندیپن گرو کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب استری اور پرش دونوں نے شیام اور بلرام کے پاس جا کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ ہمارے ایک بیٹے کے سوائے دوسرا بیٹا نہیں تھا سو ایک پربین اس کو ہم اپنے ساتھ لے کر سمدر کے کنارے اشنان کرنے گئے تھے جب کہ ہم لوگ پانی میں بیٹھ کر نہانے لگے تھے تب وہ لڑکا سمدر میں ڈوب گیا تب سے ایک ساعت اس کا سوچ نہیں بھولتا جو تم ہماری اچھا کے موافق گرو دچھنا دیا چاہتے ہو تو وہی بیٹا ہمارا لا دو یہ بات سن کر شری کرشن جی اُس لڑکے کو لا دینا قبول کر کے اُسی وقت دونوں بھائی رتھ پر چڑھے اور ساندیپن گرو اور گرائن ڈنڈوت کر کے جب ایک

ساعت میں گرودھ بھرے ہوئے سمدر کے کنارے پہونچے تب سمدر آدمی کا روپ دھر کر ڈرتا اور کانپتا ہوا پانی سے باہر نکلا اور بہت رتن اور من آدک شری کرشن جی کو بھینٹ دے کر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا کہ اے پربرہم پرمیشور چودھوں لوک کے پیدا کرنے والے آپ کو میری ڈنڈوت پہونچے گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کو پوتر کرتی ہیں اور آپ اپنی دیا اور کرپا سے ہمیشہ راجہ بل کے دروازے پر بنے رہ کر پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ہر بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے سگن اوتار دھارن کرتے ہیں اور آپ شیش ناگ کی چھاتی پر ہمیشہ شین کر کے سب گن اور بدیا کے ندھان ہیں اور شیش ناگ اپنی دو ہزار زبان سے دن رات آپ کے گن گایا کرتے ہیں تس پر بھی آپ کے گنوں کی آدا اور انت کو نہیں پاتے اور گرڈ جی آپ کے باہن ہیں اور گیانی اور کھیشور لوگ اور بید بھی آپ کی مہما اور آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی اُستت کر سکوں میرے بڑے بھاگ ہیں جو آپ نے دیال ہو کر اپنا درشن دیا اور آپ کے چرن دیکھنے سے میں کرتارتھ ہوا ۔

دوہا		
اگیا ہو سو کروں میں سن چیت دے وہ کاج		سب داسن کو داس میں تم راجن کے راج

یہ اُستت سن کر شری کرشن جی نے خوش ہو کر سمدر سے کہا کہ ساندیپن ہمارے گرو اپنے کٹمب کے ساتھ یہاں نہانے آئے تھے تو اپنی لہر سے اُن کا بیٹا بہا لے گیا ہے سو تو اُس کو جلدی لا دے گرو جی کی اگیا سے میں اُس کو لینے آیا ہوں سمدر ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہا پربھو انترجامی وہ لڑکا میرے پاس نہیں ہے لیکن پنچ جنیہ نام دیت بڑا بلوان شنکھ روپ سے پانی میں رہ کر جیووں کو بہت دکھ دیتا ہے وہ اس لڑکے کو نہاتے وقت اُٹھا لے گیا ہو تو میں نہیں جانتا یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی بلرام جی سمیت پانی میں کود پڑے جب کہ شنکھاسر کے مارنے پر بھی اُس لڑکے کا پتہ نہ پایا تب پچھتا کر بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی ہمنے برتھا اس دیت کو مارا اور اُس لڑکے کا پتہ نہ لگا یہ بات سُن کر بلرام جی بولے کہ اے دینا ناتھ اس بات کی چنتا چھوڑ کر اس دیت کا اُدھار کر دیجئے تب کرشن بھگوان نے اس کو مکت دے کر شنکھ روپی بدن اُس کا اپنے بجانے کے لئے اُٹھا لیا اور اسی وقت جم پری کے دروازے پر جا کر وہ شنکھ بجایا جیسے وہ آواز نرک باسیوں نے سنی ویسے وہ لوگ نرک سے نکل کر بیکنٹھ کو چلے گئے اور دھرم راج دوڑے ہوئے باہر آ کر شری کرشن کے چرنوں پر گر پڑے اور بڑے آدر سے شیام اور بلرام کو اپنے گھر لے جا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بٹھالا اور چرن اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور بدھ پوربک اُن کی پوجا کی اور خوشبودار پھولوں کا گجرا اور موتی اور رتن آدک کی مالا دونوں بھائیوں کو پہنائی اور پرکرما کر کے اُن پر چنور ہلانے لگے اور بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر اس طرح کرشن بھگوان کی اُستت کی کہ اے پربرہم پرمیشور آپ ہمیشہ ہنستے اور آنند مورت رہتے ہیں آپ کو کبھی کوئی فکر نہیں ہوتی اور لچھمی جی آٹھوں پہر آپ کی سیوا میں بنی رہتی ہیں اور آپ اپنے بھگتوں کی سب اچھا پوری کرتے ہیں اور بیکنٹھ دھام آپ کا دیو لوک سے بھی اونچا ہے آپ نے مجھ ایسے بہت سے ادھرمیوں کو مکت دے دی ہے آپ کی نابھ سے کمل کا پھول نکل کر اُس سے برہما جی پیدا ہوئے

اور آپ کی دیا سے برہما جی نے تینوں لوک کو پیدا کیا لیکن آپ کے بھید اور آد اور انت کو وہ بھی نہیں جان سکتے اور آپنے سب جیوؤں کے پیدا اور پالن کرنے والے ہوکر اپنی اچھا سے اپنا بال روپ پرکٹ کیا ہے میری ڈنڈوت آپ کو پہونچے جہاں شیش اور گنیش اور مہیش آپ کی استت نہیں کرسکتے وہاں میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کے گنوں کو برنن کرسکوں جس طرح پچھلے جنم کے پن اُدے ہونے سے آپنے دیال ہوکر مجھ کو اپنا درشن دیا اُسی طرح اپنے آنے کا کارن برنن کیجئے یہ سُن کر کرشن بھگوان بولے کہ اے دھرم راج ہمارے گرو کا بیٹا جو سمدر میں ڈوب کر مرگیا ہے اس کو پھیر دو جو تم یہ کہو کہ مرا ہوا جیو جم پُری سے پھر کر نہیں جاتا تو یہ مرجادا بھی میری ہی باندھی ہے اِس لیے تم کو ہماری اگیا ماننا چاہیئے یہ بات سنتے ہی دھرم راج نےساندیپن کا بیٹا وہاں لاکر بنے کیا کہ اے دینا ناتھ مجھ کو پہلے سے معلوم تھا کہ آپ گرو کا لڑکا لینے کے واسطے یہاں آویں گے اس لیے اس لڑکے کو میں نے آج تک بڑے جتن سے رکھ کر دوسرے بدن میں جنم نہیں دیا یہ بات سُن کر کرشن بھگوان پرسن ہوکر دھرم راج کو بھگت بردان دے کر بلرام جی اور اُس لڑکے سمیت وہاں سے انتردھیان ہوگئے اور گرو کے پاس آکر وہ لڑکا دے کر بولے کہ آپ نے بڑی دیا کرکے ہم کو بدّیا پڑھائی اور ہم سے کچھ سیوا بن نہ پڑی اور جو کچھ اگیا دیجئے وہ میں کروں ساندیپن اپنا بیٹا دیکھتے ہی شری کرشن جی کو پربرہم پرمیشور کا اوتار سمجھ کر بہت استت کرکے بولے کہ اے ترلوکی ناتھ جس کسی کو تم سا چیلا ملا اس کو کون اِچھا باقی رہے گی ۔ اب میں خوش ہوکر تم کو یہ آشیرباد دیتا ہوں کہ تمھاری بدّیا ہمیشہ نئی بنی رہ کر سنسار میں جس تمھارا اچھا یا رہے جب کہ ساندیپن اور پنڈتائن نے شیام اور بلرام کو آنند سے بدا کیا تب دونوں بھائی اُن کو ڈنڈوت کرکے متھرا کو آئے اُن کے آنے کا حال پاتے ہی بسدیو جی اور راجہ اُگرسین جدبنشوں سمیت آگے ۔ سے جاکر گاتے بجاتے ہوئے سنمان پوربک اُن کو راج مندر پر لے گئے اور سب چھوٹے اور بڑوں نے خوشی منائی ۔

گرکی اگیا پاے کے ماکھن پربھو برج چند	آئے متھرا نگر میں سب کے آنند کند	

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ دیکھو گرو کے واسطے شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ ہوکر جم پُری میں چلے گئے تھے گرو کی اتنی بڑی پدوی سمجھنا چاہیئے اور سنسار میں تین طرح کے گرو ہوتے ہیں ایک جو منتر اُپدیش کرے ، دوسرا جو بدیا پڑھاوے تیسرا جو دھرم کی بات سکھاوے ان تینوں کو ایشور کے برابر جان کر ان کی سیوا کرنا چاہیئے ۔

ادھیاے چھیالیسواں

بھیجنا شری کرشن جی کا اودھو جی کو گوپیوں کے سکھلانے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جس طرح شیام سندر نے نند اور جسودا اور گوپیوں کو گیان سکھلانے کے

واسطے اودھو جی کو بھیجا تھا وہ لکھا کہتے ہیں سنو کہ جب کبھی مرلی منوہر نند اور جسودا اور شیاما آدک گوپیوں کی باتیں اودھو جی سے کہتے تھے تب اودھو جی اپنے گیان کے غرور اور ستر تا کی راہ سے اُن کی ہنسی کرتے تھے اس واسطے کرپا نندن نند نندن نے ایک دن راس لیلا آدک برجباسیوں کی چرچا چھیڑ کر بلرام جی سے کہا کہ اے بھائی میں نے اپنے وعدہ کے موافق کوئی آدمی بندابن کو نہیں بھیجا اس لیے وہ لوگ میرے واسطے چنتا کرتے ہونگے کسی کو بھیج کر ان کو دھیرج دینا چاہیئے۔

چوپائی

کہاں وُہ برج گوپ کماری ۔۔ کہاں رادھا برکھبھان دُلاری

دوہا

کہاں جسودا نند سے سکھد تات اور مات ۔۔ کہاں وہ سکھ برج دھام کو نہیں بسرت دن رات

سورٹھا

کہاں سکھن کو سنگ کہاں کھیل برندابن ۔۔ کہاں وہ پریم ترنگ ہنسی بٹ جمنا نکٹ

جب بلرام جی کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوئی تب شیام سندر نے من میں بچار کیا کہ اودھو کو اپنے گیان کا بڑا غرور رہتا ہے اس لیے گوپیوں کو گیان سکھلانے کے واسطے اس کو بھیج کر دیکھوں کہ گوپیوں کو میری پریت کے سامنے گیان پرویش کرتا ہے یا نہیں اور اودھو کا ابھمان بھی وہاں جانے سے ٹوٹ جائے گا۔

دوہا

ایسے ہر بیٹھے کرت اپنے من انمان ۔۔ اودھو کے من سے کروں دور گیان ابھمان

سورٹھا

آئے گئے تہ کال اودھو جی ہر کے نکٹ ۔۔ ہنس ملے نندلال سکھا سکھا کہہ انگ بھر

اسی وقت شیام سندر نے اودھو جی سے پریم پوربک کہا کہ اے متر جب میں نے شیاما آدک برجبالوں کے ساتھ راس لیلا کی تھی اُس وقت مہادیو جی آدک دیوتوں کو کامدیو نے ایسا ستایا تھا کہ مہادیو جی گوپیشور اور چندرکلا نام استری بنکر میرے ساتھ راس منڈل کھیلنے آئے تھے اور اسی طرح بہت سے دیوتوں نے استری کا تن رکھکر وہاں سکھ اٹھایا تھا نند اور جسودا اور رادھا آدک سب برجبالا میرے برہ میں بڑا دکھ پاتی ہیں اور میں کہہ آیا تھا کہ میں بندابن میں پھر آؤں گا اسی آشا سے آج تک اُن کا پران بچا ہے نہیں تو اُن کا جینا مشکل تھا۔

دوہا

وہ سب میری برہ میں اَت ہیں مہاملین ۔۔ کل نہ پڑت چین رین دن جیسے جل بن مین

اے متر میرا من بھی اُن کی سچی پریت دیکھ کر یہاں نہیں لگتا اور برج کا سکھ مجھ کو ایک ساعت بھی نہیں بھولتا اس لیے تم کو جو گیانی اور شانت سوبھاؤ اور اپنا پرم متر جان کر بندابن میں بھیجا چاہتا ہوں تم وہاں جا کر نند اور

جسودا اور گوپیوں کو ایسا گیان سکھلاؤ جس میں وہ لوگ میرے بجوگ کا سوچ چھوڑ کر دھرج دھریں اور دہنی ماتا کو وہاں سے اپنے ساتھ لے آؤ یہ سن کر اودھو جی نے موہن پیارے کو سمجھایا کہ اے دنیا ناتھ سنسار ی جھوٹی پریت سپنے کی طرح جھوٹی سمجھ کر پرمیشور ابناشی نرنکار کا دھیان کرنا چاہیئے یہ گیان بھری ہوئی بات سن کر شیام سندر ہنسکر بولے کہ اے اودھو جو بات تم نے کہی وہ سچ ہے لیکن کروڑوں گوپیاں میرے برہ میں بڑا دکھ اُٹھا رہی ہیں تم اُن کو ایسا گیان اُپدیش کرنا جس میں کنت بھاؤ چھوڑ کر پرمیشور کی طرح میرا بھجن کریں اور نند اور جسودا جی کو اس طرح سمجھانا کہ وہ پتر بھاؤ چھوڑ کر ایشور سمان میرا بھجن کریں ۔

	دوہا	
ایک برہنی اور سکھا تم سے گیانی کون	سورٹھا	سو کیجئے جو برج بدھو سادھن سکھیں پون
جیون سکھ پاویں نار گیان جوگ اُپدیش سے		ڈاریں موہ بسار برہم گیان پر جو کریں

یہ بات سن کر اودھو جی نے کہا کہ بہت اچھا میں تمہاری آگیا سے سب کو گیان سمجھاؤں گا لیکن جو وہ لوگ میرے کہنے سے نہ مانیں تو میں لاچار ہوں یہ سن کر شری کرشن جی بولے ۔

دوہا	
نچن کہت ہی سمجھ ہیں وہ ہیں پرم پربین	ہو نہیں شیتل برہ سے جیوں جل پاویں مین

یہ کہہ کر شیام اور بلرام نے بہت طرح کے گہنے اور کپڑے نند اور جسودا اور گوال بال اور شری رادھا آدک برجباؤں کو دینے کے لیے اودھو جی کو دیے اور ایک چٹھی میں بڑوں کو ڈنڈوت اور چھوٹوں کو اسیس اور گوپیوں کو جوگ اور گیان لکھا اور وہ چٹھی اودھو جی کو دے کر بولے کہ تم آپ پڑھ کر اس کا حال سب کو سنا دینا اور جس طرح بن پڑے ان کو دھیرج دے کر یہاں جلد چلے آنا ۔

	دوہا	
اودھو برج میں جائے کے بلب نہ رہیو جائے	سورٹھا	تم بن ہم اکلائیں گے شیام کرت چت رائے
تم ہو سکھا پربین بار بار سکھوؤں کہا		جیئیں جو جل بن میں سوئی متا بچاریو

پھر شری کرشن جی نے اپنے پہرنے کا گہنا اور کپڑا اودھو جی کو پہنا کر اور رتھ پر بیٹھا کر برندابن کو بدا کیا اور چلتے وقت آنسو بھر کر بولے کہ اے اودھو تم اتنا سندیسا اور جسودا ماتا سے کہہ دینا ۔

	چوپائی	
	نیکی رہو جسو ست میرا	کچھ دن میں اہیں دوؤ بھیا
دوہا	کہا کہوں جا دوس تے جننی بھریوں تو نہہ	تا دن تے کوؤ نہیں کہت کنہیا مو نہہ

سورٹھا

کھو سندیس نہ جات ات دُکھ پایومات تم	اب موکو نج تات بسدیو اور دیو کی کہت

کبت

کامری لکٹ موہنہ بھولت نہ ایکو پل گھونگچی نہ بساروں جو پے لعل اُر دھارے ہیں
جاون تے چھاکیں چھوٹ گئیں گو الن کی تاون تے بھوجن نہ پاوت سکارے ہیں
بھئے جدُبنش یہ میہ نند بنش سون ہنسی نہ بساروں جو پے بنس بستارے ہیں
اُودھو برج جیئو میری جوگان گنسید لیئو ستیا پے کہیو ہم رنیاں تمھارے ہیں

ایضاً

کون بدھ پاوے یہ کرم بلوان اُوے چھاچھ چھچھیا کی برج بھامن کو بھات ہیں
مُکت ہو پدارتھ سودے چکے بکی کو اب دین جننی کو بھایاتے پچھتات ہیں
بدھ نے بنائی آہ کون بدھ سیتن تاہ ایسے کر سوچت رہت دن رات ہیں
اُودھو بُرج جیئو میری ستیاتے بجھاے کہیو جاپے رن باڑھے سو بدیس اُٹھ جات ہیں

اور بلرام جی رو کر بولے کہ اے اودھو میری طرف سے نند اور جسوداجی سے ہاتھ جوڑ کر کہنا کہ برج کا سکھ مجھ کو کبھی نہیں بھولتا اس لیے وہاں آکر تم سے بھینٹ کروں گا ہم دونوں بھائیوں کو اپنا بیٹا سمجھ کر کبھی مت بھولنا اور جب بسدیو جی نے اودھو کے جانے کا حال سُنا تب بہت سی سوغات نند اور جسودا آدک کے واسطے دے کر یہ چھٹی لکھدی کہ تم نے میرے بیٹوں کا پالن کیا ہے اُس اُپکار کے بدلے سے میں بہت جنم تک تم سے اُرن نہیں ہو سکتا تم شام اور بلرام کے واسطے وہاں کیوں چنتا کرتے ہو یہاں آکر کیوں نہیں دیکھ جاتے جس وقت اودھو جی متھرا سے برندابن کو چلے اُسی وقت گوپیوں نے اپنے انتہ کرن کی شدھتا سے جان لیا کہ آج موہن پیارے کا سندیسا لے کر کوئی آدمی آتا ہے یا وہ آپ آوینگے یہ بچارتے ہی ایک گوپی اپنے آنگن کو ابولتا ہوا دیکھ کر کہنے لگی۔

دوہا

جو سر متھرا سے چلے تو تو اڑرے کاگ	دودھ بھات تو دیں گی اور انچل کی پاگ

دوسری گوپی بولی کہ آج مجھ کو بائیں آنکھ پھڑکنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موہن پیارے جھٹ چوریہاں آیا چاہتے ہیں تم لوگ اپنا سوچ چھوڑ کر خوشی مناؤ شام سندر کا مکھ چندر دیکھ کر اپنی اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنا۔

دوہا

گھر گھر سگن بچار ہیں برج ترین بڑ بھاگ	برجباسی پُر بھر درس کو سب کے من انراگ

اے راجہ پرکچھت شام کے وقت اودھو جی نے برندابن میں پہونچ کر کیا دیکھا کہ گھنے گھنے درختوں پر بہت طرح سے پنچھی سُہانی

بولی بول کر دھوری دھومری کالی پیلی گئو ویں چاروں طرف گھوم رہی ہیں -

دوہا

برندابن شوبھا مہا جمنا جل چھوؤں اور	دروم بیلی پھولت سدا بولت گوکل مور

سچ ہے جس جگہ پر بیکنٹھ ناتھ نے آپ بہار کیا ہو وہاں کیوں نہ ایسی شوبھا رہے اب تک بھی وہ استھان دیکھنے سے چت موہ جاتا ہے اودھوجی نے اس بن کو شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے لیلا کرنے کا استھان سمجھ کر ڈنڈوت کی جب کہ وہ سب آنند دیکھتے ہوے اودھوجی گانوں کے پاس پہونچے تب نند راے آدک دور سے رتھ اور شری کرشن جی کا ایسا بھیش دیکھ کر اُن کو مُرلی منوہر سمجھ کر ملنے کے واسطے دوڑے اور شری کرشن چندر آنند کند کو نہ دیکھ کر من میں اُداس ہو گئے لیکن اودھوجی کو موہن پیارے کا بھیجا ہوا جان کر بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر بُلالائے اور پانوں اُن کے دھو کر چھتیس پرکار کے بنجن کھلائے اور پان الاچی دے کر اُتم سجّیا اُن کے آرام کے واسطے بچھا دی جب کہ اودھوجی تھوڑی دیر تک سو کر اُٹھے تب نند اور جسوداجی شیام اور بلرام اور بسدیو اور دیوکی جی کی کُشل پوچھ کر بولے -

دوہا

نند گوپ کر جوڑ کر پوچھت سیس نواے	ماکھن پربھ گوپال کی کہو کتھا سمجھاے
کرت ہماری سُدھ کبھی کہہ اودھو بل بیر	ٹپک گات گدگد بچن پوچھت نند ادھیر

سورٹھا

چوک پڑی انجان کہ پچھتائے آج کے	گھر آئے بھگوان جانے تنھیں اہیر کر

اے اودھوجی بسدیو اور دیوکی کا بھاگ بڑا بلوان ہے جو شیام اور بلرام اُن کے بیٹے بن کر ہم کو بیگانہ سمجھتے ہیں بہت اچھا ہوا جو کنس ادھرمی اپنے بھائیوں سمیت مارا گیا اور بسدیو اور دیوکی نے قید سے چھٹی پائی بھلا یہ تو بتاؤ کہ کبھی شیام اور بلرام مجھ کو اور جسودا کو یاد کرتے ہیں یا نہیں جس دن سے موہن پیارے نے مجھ کو بدا کر دیا تب سے میرا کھانا پہننا ہنسنا بولنا سب سکھ جاتا رہا اور اُسی دن سے جسودا دن رات اُنھیں کی چرچا اور دھیان میں رہ کر ماکھن اور روٹی لیے اُن کی راہ دیکھا کرتی ہے -

دوہا

بہُر بدہ تب کھیلت ہتے گوال بال کے ساتھ	سو کبھوں سُدھ کرت ہیں ماکھن پربھو برجناتھ

اے اودھوجی میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ ایک دن متھرا جا کر اُن کو دیکھ آؤں لیکن کیا کروں سنساری کاموں سے چھٹی نہیں ملتی جب بن بن جا کر موہنی مورت کے چرن کا چنھ پرتھوی پر دیکھتا ہوں تب مجھ کو یہ سندیہہ ہوتا ہے کہ وہ کہیں کنجوں میں بھول گئے ہیں جب ڈھونڈھتے وقت اُن کو نہیں پاتا تب ہار مان کر چلا آتا ہوں اور اُن کی مُرلی اور لکٹیا دیکھ کر جو دشا میری ہوتی ہے وہ مجھ سے کہی نہیں جاتی اور موہن پیارے نے مجھ سے پھر برندابن میں

اُسنے کا اقرار کیا تھا سو تم بتلاؤ کہ وہ یہاں آویں گے یا نہیں دیکھوں میرا بھاگ کب اُدے ہو کر اُن کا درشن ملتا ہے
اے اودھو میں شیام سندر کو اپنا بیٹا جانتا تھا اور وہ مجھ کو پتا کہتے تھے لیکن انھوں نے بڑی بڑی آفت اور مصیبت
میں برج باسیوں کی رچھا کی تھی۔

دوہا

سمرن نین دُکھ مان کے کوپ کیو جب کال
ہم کارن گر نکھ دھریو اکھن پربھو گوپال

اے اودھو جی انھوں نے لڑکپن میں پوتنا اگھاسُر اور تِنابرت آدک بڑے بڑے راکچھسوں کو مار کر کالی ناگ
کو جمنا جل سے باہر نکالا ہوا اور گوپیوں کا گورس چرا کر اُن کے ساتھ راس لیلا کی اور بہت بال چرتر اپنا ہم لوگوں
کو دکھلا کر بڑا سکھ دیا بتلاؤ ان باتوں کی چرچا کبھی بسدیو اور دیوکی سے کرتے ہیں یا نہیں۔

دوہا

اودھو تم سے کیا کہوں من موہن کی بات
جو لیلا برج میں کری سو برنی نہیں جات

اے اودھو جی میں گرگ منی کے کہنے سے جانتا ہوں کہ وہ پربرہم پرمیشور ہیں اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے
واسطے اپنی اچھا سے اُنھوں نے اوتار لیا ہے۔

دوہا

یا تے یہ نشچے کیو ہم اپنے من ماہنہ
آدی پُرش بھگوان ہیں پُتر ہمارے ناہنہ

اور جسودا جی رو کر اودھو جی سے بولیں۔

چوپائی

کُشل ہمارے ست کی کہو
جن کے ساتھ سدا تم رہو
کبھوں وہ سُدھ کرت ہماری
اُن بن ہم دُکھ پاوت بھاری
سبھن تے آون کہہ گئے
بیتی اودھ بہت دن بھئے

اے اودھو جی آدجوت پربرہم پرمیشور کا درشن برہما دک دیوتوں کو بھی جلدی نہیں ملتا وہ ہمارے گھر
آئے اور ہم نے اپنے اگیان سے اُن کو اپنا بیٹا جانا۔

چوپائی

پھاٹت نہیں بجر کی چھاتی
اب یہ سمجھ ہر ہوسے پچھتاتی
دیکھو بھاگ کبھی اب پے ہیں
شیام سندر کے گود کھلے ہیں

دوہا

گوال سکھا سنگ جُو اب گئوں کو بے جائے
کو آوے سندھیا سمے بن نے گائے چرائے

اے اودھو اب میں اُچھل سے کس کی دھور جھاڑ کر چھاتی سے لگاؤں اور کس کا منہ چوم کر بلیاں لوں

ساعت بھر بھی وہ سانولی صورت مجھ کو نہیں بھولتی کیسے دھیرج دھروں بھلا تم سچ کہو کہ من موہن پیارے وہاں کس طرح سے سیدھے رہتے ہیں یہاں تو برجبالوں کے ساتھ بہت اُپادھ کرتے تھے وہاں کس کے ساتھ کھیلتے ہوں گے مجھ کو تو اُن کے دیکھے بنا ایک ساعت ایک جگ کے برابر بیتتی ہے وہ اتنے دن میرے بنا وہاں کیوں کر رہے اور میں گو بردھن اُن کی لیلا کا استھان دیکھ کر سمجھتی ہوں کہ ابھی آیا چاہتے ہیں بتلاؤ کب تک یہاں آویں گے جب اسی طرح نند اور جسودابہت باتیں کہہ کر موہن پیارے کے برہ میں بلکتے روتے بیاکل ہوگئے تب اودھو جی ان کو دھیرج دینے کے واسطے بولے کہ تم لوگ اُداس مت ہو پیچھے سے شیام سندر بھی آتے ہیں جب یہ بات سنتے ہی وہ دونوں خوش ہوگئے تب اودھو جی نے شری کرشن جی اور بلدیو جی کی بھیجی ہوئی سوغات اُن کے سامنے رکھ کر چٹھی پڑھ کر سنائی ۔

	دوہا	
نند گوپ تمھت مہا ماکھن پربھ کے ہیت		بدھمان اودھو تمھیں یا بدھ اُتر دیت

اے نند جی جن کے گھر آدپرش بھگوان نے آکر بال لیلا کا سکھ دکھلایا اُن کی اُستت کون کر سکتا ہے تم بڑے بھاگمان ہو جو آٹھوں پہر تم کو یاد اور پریت بیکنٹھ ناتھ کی بنی رہتی ہے اس لیے وہ بھی تم سے ایک ساعت الگ نہیں ہوتے تم کو جیون مکت سمجھنا چاہیئے ۔

	دوہا	
ماکھن پربھ کو رین دن دھیان کرے جو کوے		پربھتا تینوں لوک کی تاکو پراپت ہوے

جسودا جی اُس چٹھی کو بڑے پریم سے سر اور انکھوں میں لگا کر روتی ہوئی بولیں کہ اے اودھو یہ گیان بھری ہوئی باتیں چھوڑ کر سچ بتلاؤ کہ موہن پیارے یہاں کب آویں گے بھلا مجھ کو اپنی دھاے سمجھ کر ایک بار پھر درشن دے جاتے تو میں اُن کا اُپکار مانتی ۔

	دوہا	
اودھو جد پ سب ہمیں سمجھاوت برج لوگ		اُلمت شول تدپ نرکھ ماکھن پربھ کھ جوگ

اے اودھو میں نت پرات سمے ماکھن روٹی اپنے کنھیا کو کھلاتی تھی وہاں یہ جانے بنا کون اُس کو سبیرے بھوجن دیتا ہوگا اور وہ مارے شرم کے کسی سے نہ مانگ کر بھوکا رہتا ہوگا اس بات کی بڑی چنتا مجھے رہتی ہے کہ وہ کھانے بنا دُکھ پاکر دُبلا ہوگیا ہوگا یہ بات سُن کر اودھو نے کہا کہ تم شری کرشن جی کو آد پرش بھگوان جان کر میری بات کا بشواس مانو کہ جس طرح آگ لکڑی میں چھپی رہ کر دکھلائی نہیں دیتی اسی طرح اُن نرگن رُوپ کا پرکاش سب کے بدن میں رہ کر وہ جگت آتما سب جگہ بنے رہتے ہیں لیکن بنا گیان کے دکھلائی نہیں دیتے اس لیے تم لوگ بھی اُن کو آٹھوں پہر اپنے پاس جان کر اُن کے واسطے چنتا مت کرو وہ کیول اپنے بھگتوں کو سکھ دینے اور پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے سگن اوتار لے کر سنسار ی

لوگوں کو دھرم کا راستہ دکھلانے کے واسطے لیلا کرتے ہیں جیسے بھرنگی کو دیکھ کر دوسرا کیڑا اُسی رنگ پر ہو جاتا ہے ویسے پریم کے ساتھ پرمیشور سے دھیان لگانے والے اُنھیں کا روپ ہو جاتے ہیں تم لوگ بھی اُن کو برابر گھٹ گھٹ بیاپک سمجھ کر اپنے من میں اُن کا دھیان کرو اُنھیں کے برابر تمھارا سوروپ بھی ہو جائے گا اور وہ کسی کے بیٹے نہ ہو کر کوئی ماں باپ اُن کا نہیں ہے تمھارے پچھلے جنم کا پنّ سہائے ہوا جو تم کو اُن کے ساتھ اتنی پریت ہے۔

دوہا

پہلے برھما بھیکھ دھر رچت سب سنسار		کشن روپ سے پال کر شو ہوئے کرت سنگھار

اس لیے یہ جتنے استری اور پُرش اور باپ اور بیٹے آدک سنسار میں تم دیکھتے ہو سب کو اُنھیں کا پرکاش سمجھو۔

دوہا

ست جانو ست کر تنھیں وہ سب کے کرتار		نات مات تن کے نہیں بھگتن ہت اوتار

سورٹھا

ہم سب ہیں اگیان پربھ مہا جانی نہیں		دے پربھو پُرش پُران جنم مرن سے ہیں رہت

اے نند جسودا تم موہن پیارے انترجامی کو پرمیشور جان کر بھجو تو وہ اپنا درشن دھیان میں تمھیں دیکر تمھارا دُکھ چھڑا دیں گے یہ بات سُن کر جسودا جی بولیں کہ اے اودھو میں اپنے من کو بہت سمجھاتی ہوں لیکن من میرا نہیں مانتا۔

دوہا

نند جسودا گوپ سون ماکھن پربھ کی بات		ایسی بدھ اودھو کہت بیتی ساری رات

جب چار گھڑی رات رہے اودھو جی نند رائے سے پوچھ کر جمنا اسنان کرنے گئے تب راہ میں کیا دیکھا کہ سب گوپیاں برندابن باسی اپنے گھر میں چراغ جلا کر شری کرشن جی کے بال چرتر اور گُن گاتی ہوئی دہی متھ رہی ہیں اودھو جی جس جس دروازے پر ہو کر چلے جاتے تھے اُس اُس گھر کی استری اور پُرش کو شری کرشن جی کی چرچا کرتے سُن کر بہت خوش ہوتے تھے جبکہ اودھو جی جمنا کنارے پہونچ کر اسنان کر کے نت نیم پوجا کرنے لگے تب پراتہ کال گوپیاں چوکا جھاڑو آدک گرہستی کے کام کاج سے چھٹی پا کر جمنا جل بھرنے کے واسطے گھڑا لیے ہوئے جمنا کنارے جھنڈ کے جھنڈ نکلیں اُس وقت آپس میں موہن پیارے کی چرچا اس طرح کرتی ہوئی چلی جاتی تھیں۔

چوپائی

ایک کہے موہنہ کے کنھائی پیچھے سے پکڑی مری باہنہ کہت ایک گئو دوہت دیکھے ایک کہیں وہ دھین چرادیں یہ مارگ ہم جائیں نہ مائی		ایک کہے وہ چھپے رکائی وہ ٹھاڑے ہر بٹ کی چھانہہ بولی ایک بھور ہیں پیکھے سُنو کان دے بین بجادیں دان مانگ ہیں کنور کنھائی

ایک کہت ہرکینھو کاج	ببری مار یو تینھو راج
کاہے کو برندابن آدیں	راج چھوڑ کیوں گائے چرادین
چھانڑ و سکھی اودھو کی آسا	چنتا چھوٹے بھئے نراسا
ایک نار بُولی اُکلائی	کرشن آس کیوں چھوڑی جائی
ایسے کہت چلیں برجناری	کرشن بجوگ بکل تن بھاری

دوہا

دُکھ ساگر یہ برج بھیو نام ناؤ نردھار	ڈوبی برہ بجوگ جل شیام کریں کب پار

اسی طرح سب برجبالا شیام سندر کی چرچا کرتی ہوئی جمنا کنارے چلی جاتی تھیں راہ میں نندجی کے دروازے پر رتھ کھڑا دیکھ کر بولیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اکرور پھر آیا ایک بار تو اُس نے ہمارے پران ناتھ کو اپنے ساتھ لے جاکر کنس کو مرواڈالا اب کیا ہماری لوتھ لے جاکر پنڈا پارے گا دوسری سکھی بولی کہ جو موہن پیارے نے ہماری خبر لینے کے واسطے کسی کو بھیجا ہو۔

دوہا

اُن سے اور سکھی کہیں تھیں نہیں کچھ گیان	اب ہمسون اور کان سون کاہے کی پہچان

جب اس طرح سب گوپیاں آپس میں باتیں کرتی ہوئی جمنا کنارے پہونچیں تب اودھوجی اُن کی پریت بھری ہوئی باتیں سن کر من مین کہنے لگے

چوپائی

جن کے پران پران پت ماہیں	لاج کاج پت کی سدھ ناہیں

دوہا

ماکھن پُربھ کو برہ دکھ کاسون برنو جاے	جاسوں بچھڑے پران پت تاکو کہا سہاے

ادھیاے سینتالیسواں ۴۷

گیان سکھلانا اودھوجی کا گوپیوں کو

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرپچھت جب اودھوجی پوجا سے چھٹی کرکے نندجی کے گھر آنے لگے تب گوپیوں نے جو جل بھرنے کے واسطے جمنا کنارے گئی تھیں اودھوجی کو شیام سندر کا پیتامبر اور مکٹ اور بنمالا پہنے دیکھ کر آپس میں کہا کہ جاتے وقت موہن پیارے نے آدمی بھیجنے کے واسطے کہا تھا یہ اُنہیں کا بھیجا ہوا معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ حال پوچھنے کے واسطے گوپیاں ایک درخت کے نیچے کھڑی ہوگئیں تب ایک

سکھی بولی کہ یہ آدمی مُرلی منوہر کا بھیس بنائے ہوئے ہماری طرف دیکھتا آتا ہے دوسری نے کہا کہ یہ اودھوجی ہیں کل سے موہن پیارے کا سندیسا لاکر نندرائے کے گھر ٹکے ہیں یہ بات سنتے ہی جب شری اودھو آدک گوپیوں نے اودھوجی کو شیام سندر کا بھیجا ہوا جان کر بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھنے کے واسطے کہا اور وہ بھی اُن کی سچی پریت دیکھ کر بیٹھ گئے تب سب برجبالا اُن کے چاروں طرف بیٹھ کر اور کشل پوچھ کر بولیں کہ اے اودھوجی ہم کو معلوم ہوا کہ تم کو شری کرشن جی نے نند اور جسوداجی کے دھیرج دینے کے واسطے بھیجا ہے۔

چوپائی

بھلی کری اودھو تم آئے پتھو مات پتا کے ہیت سربس دیہو اُن کے ہاتھ		سماچار مادھو کے لائے اور نہ کاہو کی سُدھ لیت اُربھے پران چرن کے ساتھ

ایک سکھی نے کہا کہ اے اودھوجی اُن کو ہم لوگوں کی یاد کیوں ہوگی جو ہماری سُدھ لیں جو تم یہ کہو کہ تم لوگ اُن کی چرچا کیوں کرتی ہو اُس کا کارن یہ ہے۔

دوہا

ہر کے سُمرن دھیان میں رہت سکل سنسار		یاتے ہوں کرت ہیں دیکھ جگت بیوہار

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو موہن پیارا بڑا کپٹی اور نردئی ہے جس طرح بیسوا یعنی پتر یار روپیہ لینے سے کام رکھ کر کسی سے سچی پریت نہیں رکھتی اور چڑیاں پھلے پھولے درخت پر بیٹھ کر سوکھے درخت سے کچھ کام نہیں رکھتی ہیں اور بھونرا پھولوں کا رس لے کر اُڑ جاتا ہے اور وندی بھیکھ لے کر پھر بھیکھ دینے والے کے پاس کھڑا نہیں رہتا اور رعیت نئے حاکم کا حکم مان کر پُرانے حاکم کا کچھ ڈر نہیں رکھتی اور چیلا بدیا پڑھ کے گرو کے پاس نہیں رہتا اور جگیہ کرانے والا براہمن ججمان سے دچھنا لے کر پھر اُس سے کام نہیں رکھتا اور ہرن وغیرہ جانور ہرے بن میں رہ کر جلے ہوئے بن میں نہیں ٹھہرتے اور پرش بھوگ کرنے سے جتنی پریت استری سے کرتا ہے اتنی پریت بھوگ کر چکنے کے پیچھے پھر نہیں کرتا اُسی طرح شیام سندر بھی مرت لوک میں جنم لینے سے سنساری لوگوں کی طرح جب تک یہاں رہ کر ہمارے ساتھ راس اور بلاس کرتے تھے تب تک اُن کو ہم لوگوں سے پریم تھا اب اُن کیا کام ہے جو ہماری سُدھ لیں گے جیسے اُن کی مردمسکان اور ترچھی چتون ور امرت روپی میٹھی میٹھی باتوں پر لچھمی جی اور دیوکنیا موہ جاتی ہیں ویسے ہم لوگوں کی بھی بھونر روپی آنکھیں کمل روپی چند مکھ ہی موورت کا رس پی کر اُسی نشے میں آٹھوں پہر متوالی رہتی ہیں۔

دوہا

لیلا موہن لال کی سُدا چین سُکھ دین		تاہی سُمرن دھیان میں جیوت ہیں دن رین

اے راجہ شیام سندر کی چرچا میں گوپیاں ایسی لین ہو گئیں کہ اُن کو اپنے بدن اور کپڑے کی بھی سُدھ نہیں رہی

اسی وقت ایک بھونرا شیام رنگ اُڑتا ہوا وہاں آیا اُس کو دیکھ کر ایک گوپی بولی کہ اے سکھیو جو سندیسا اودھو سے کہتی ہو وہی حال اس بھونرے سے جو شری کرشن کی طرح کالا ہے اُن کو کہلا بھیجنا چاہیئے۔ جو جو باتیں گوپیوں نے بھونرے سے کہی تھیں اس کو بھونر گیت کہتے ہیں۔

دوہا

بھونر سنا کر کہت ہیں اودھو سے سب بین	ماکھن پرُبھ کے برہ میں گوپن کو نہیں چین

اس برجبالا کی بات سُن کر دوسری نے جواب دیا کہ اے پیاری تجھ کو بشواس ہوتا ہے کہ بھونر ہمارا دوت ہو کر موہن پیارے کو سندیسا پہونچا دے گا۔ میرے نزدیک جتنے شیام برن ہیں اُن سے اپنے مطلب کی آسا نہ رکھنا چاہیئے۔

دوہا

اُن سے پریت نہ کیجیئے کپٹن کی ٹکسار	کہے ایک یہ سُن سکھی کالے سب ایک تار

سورٹھا

کب جن کرت بکھان بھونر کاگ کوئل کپٹ	دیکھو کر اُنمان کارے راہ کارے جلد

دوسری گوپی بولی کہ اے بھونرے مجھ کو کسی شیام رنگ کا بشواس نہیں آتا لیکن کیا کروں اُس چیت چور کی باتیں اور سندر روپ یاد آنے سے میرا چیت ٹھکانے نہیں رہتا۔

دوہا

سند جیبودا یوں تجے جیون کوئل سُت کاگ	مُردسکن کچھ ڈار کے گئے بھجنگ سو بھاگ

جب وہ بھونرا گوپیوں کے بدن کی خوشبو جو چندن اور کیسر اور عطر ملے ہوئے تھیں سونگھ کر اُن کے پاس آیا تب ایک سکھی نے کہا کہ اے بھونرے تو ہمارے پاس مت آ۔ جو تیری طرح شیام برن ہو کر متھرا کی استریوں سے بہار کرتا ہے وہاں جا۔

دوہا

بدھ سگندھ لگاؤ ہیں وہ سباس نہیں لیت	کاہن متھرا نگر کی ماکھن پرُبھ کے ہیت

دوسری گوپی بولی کہ اس بھونرے کی ناک متھرا باسی استریوں کے بدن کی خوشبو سے بھر گئی ہے اس لیے بے پروا ہو کر کہیں نہیں بیٹھتا دوسری نے کہا کہ اے بھونرے تو متھرا میں جا کر یہ سندیسا ہمارا ہمارے چیت چور سے کہدینا کہ اپنے چاہنے والے کی پریت چھوڑ کر اُن کو دُکھ دینا کون نیاؤ ہے جس طرح ایک ساعت سے زیادہ بھونرا کسی پھول پر نہیں بیٹھتا ویسا ہی حال تمہارا بھی سمجھنا چاہیئے اور کبھی جی تمہارا سوبھاؤ نہ جان کر اپنے اگیان سے تم پر موہت ہو رہی ہیں جو وہ تمہاری کٹھورتائی کو جانتیں تو کبھی تم سے پریت نہ کرتیں اور متھرا کی استریاں بھی تمہارے نردئی پن کا حال نہ جان کر مایا جال میں پھنسی ہیں۔

	دوہا	
ناتو تم بیاکجی کہو جو جانت سب کوے		ماکہن پر بچھ کے نیہ میں کیسے لاگت سوے

دوسری نے کہا کہ جو ہمارا پران پیارا چلا گیا اور پھر کچھ سدھ نہیں لیتا تو ایسے کپٹی کو کیا سندیسا بھیجیں ہو دوسری بولی کہ اے بھونرے تو ہماری طرف سے متھرا کی استریوں سے کہدینا کہ ابھی تک تم کو شیام سندر کی کٹھورتائی کا حال نہیں معلوم ہے پرمیشور تمہاری پریت اور اُن کا نردئی پن دن دن بڑھاوے جس میں ہماری سی گت تمہاری بھی ہوجائے دوسری بولی کہ اے سکھیو شیام سندر سب گنوں سے بھرے ہو کر جیسی سندرتائی وہ رکھتے ہیں ویسا سندر تینوں لوک میں کوئی نہ ہوگا اس لیے سب استریاں سورگ لوک اور پاتال لوک اور امرت لوک کی اُن پر موہ جاتی ہیں ہم گنواریوں کی کون گنتی ہے دوسری نے کہا کہ اے بھونرے تو نے مادھو کے چرن کمل کا رس پیا ہے اس لیے تیرا نام مدھکر ہوا تو موہن پیارے کپٹی کا متر اور دوت ہو کر ہمارے پاس آیا ہے شیام برن سب کپٹی ہوتے ہیں اس لئے تو ہم کو مت چھو اور گوپی بولی کہ اے بھونرے تو کُبجا کے انگ کا کیسر اپنے ماتھے پر لگا کے شیام سندر کی آگیا سے جو ہم کو لینے آیا ہے تو میں کیول تیری بنتی کرنے سے نہیں جا سکتی جبکہ میں کبری داسی کے برابر بھی نہیں ہوں تو وہاں جا کر کیا کروں اس لیے تو متھرا میں جا کر اُنھیں کے سامنے کرشن اور کبری کا جس گاؤ جس طرح بہلیا العغوزہ بجا کر ہرن کو بن میں پکڑ لیتا ہے اُسی طرح موہن پیارے نے مُرلی بجا کر ہم لوگوں کو بھی اپنے پریم کے جال میں پھنسا لیا۔

	دوہا	
جو میں ایسا جانتی پریت کرے دُکھ ہوے		نگر ڈھنڈھورا پھیرتی پریت کرے نا کوے

جس وقت وہ گوپی بھونرے سے یہ باتیں کر رہی تھی اسی وقت للتا سکھی بولی کہ سنو پیارو شری کرشن جی نے کچھ اسی جنم میں کٹھورپن نہیں کیا یہ ہمیشہ اسی طرح کپٹ کرتے آئے ہیں شری رام اوتار میں بال بندر کو بنا اپرادھ مار ڈالا اور سوپ نکھا راون کی بہن جوان پر موہت ہوئی تھی اُس کی ناک کٹوائی اور باون اوتار سے راجہ بل کے پاس جا کر تین پگ پرتھوی دان مانگی جب اُس نے براہمن سمجھ کر سنکلپ دیا تب آپنے براٹ روپ دھر کر دو پگ میں چودھوں لوک نیچے اور اوپر کے ناپ لیے اور تیسرے قدم کے بدلے راجہ بل ایسے دھرماتما کو باندھ کر پاتال میں بھیجدیا سوائے اس کے اور جو جو کام کپٹ کے اُنھوں نے کیے ہیں وہ حال تم سے کہاں تک کہوں جس کی کچھ گنتی نہیں ہو سکتی جو تم کہو کہ پھر ایسے کپٹی آدمی سے پریت کر کے کیوں اتنا دکھ اُٹھاتی ہو تو سنو کہ ہیں کون گنتی میں ہوں بڑے بڑے راجہ اُن کی استت اور کتھا سننے سے گھر دوار راج پاٹ استری پتر سب کو چھوڑ کر مکت ہونے کے واسطے جنگل میں چلے جاتے ہیں اور اُس موہنی مورت کی چھب دیکھ کر دیوکنیاؤں کا چت ٹھکانے نہیں رہتا یہ سب حال تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو اور گوپی بولی کہ میں نہیں جانتی کہ شیام سندر کو اپنے جوگ ہیں ہمارا پران لینے سے کیا گن نکلے گا جو ایسا کرتے ہیں دوسری نے کہا کہ اے بھونرے ہم لوگوں نے موہن پیارے

سے یہ جان کر پریت لگائی تھی کہ کچھ دن تک بنے گی پر وہ اپنی مرد مسکان سے ہم لوگوں کا چت چرا کر اس طرح الگ ہو گئے جا نو کبھی پہچان ہی نہ تھی جو میں اُن کو ایسا کٹھور جانتی تو کبھی پریت نہ کرتی۔ اور گوپی بولی کہ اے سکھی تو نے نہیں سُنا کہ کُبجا جو دتیوں کا جوٹھا کھا کر داسی کہلاتی تھی اُس کو اب شیام سندر نے پٹ رانی بنایا ہے یہ بات سُن کر ہم لوگوں کو مارے لاج کے کسی کو مُنھ دکھلایا نہیں جاتا۔

	دوہا	
لونڈی کی ڈونڈی بجی ہانسی اور انراگ		اب کھیلت دُو و لاج تج بارہ ماسی بھاگ

دوسری نے کہا کہ جس کو نارائن اور دینا دیال کہتے ہیں وہ دھرم اور دیا کو بھول کر ایسا نرموہی ہو گیا کہ تین کوس راہ چلکر ہمارا دُکھ چھڑانے کے واسطے نہیں آتا کیول سندیسا بھیج کر ہم دُکھیاریوں کے گھاؤ پر نمک چھڑکتا ہے۔

	دوہا	
ہمہوں سکھیں آج تے پتر لکھن کی ریت		ایک سکھی یا بدھ کہے لگی شیام کی پریت

دوسری سکھی بولی کہ اے بھونرے تو ضرور اُس چت چور سے پوچھیو بھلا یہ کٹھورتائی چھوڑ کر کبھی اپنا درشن دیں گے یا نہیں دوسری نے پوچھا کہ اے اودھو شیام اور بلرام بالاپن کی پریت سمجھ کر کبھی ہم لوگوں کی یاد کرتے ہیں یا نہیں یہ سُن کر دوسری گوپی نے اُس کو جواب دیا کہ اے سکھی اب شیام اور بلرام متھرا باسی مہاسندری اور چتر استریوں کے بس ہو کر وہاں بہار کرتے ہیں ہم گنواریوں کس واسطے یاد کریں گے اگر ہم پہلے سے جانتیں تو کیوں اُن کو وہاں جانے دیتیں۔

	دوہا	
اب پچھتائے ہوت کا چڑیاں چگ گئیں کھیت		اچھے دن پاچھے گئے ہرسوں کیو نہ ہیت

جس طرح آٹھ مہینے تک پرتھوی اور بن اور پہاڑ میگھ کی آسا پر تپنے کا دُکھ اپنے اوپر اُٹھا کر بیٹھے رہتے ہیں اور برسات میں میگھ راجہ پانی برسا کر اُن کو ٹھنڈا کرتا ہے اُسی طرح کبھی شیام سُندر بھی آکر اپنے چندر مُکھ کی ٹھنڈک سے ہمارے کلیجے کی جلن بجھا دیں گے دوسری گوپی بولی کہ اے سکھیو ان بہتا باتوں سے کچھ کام نہیں نکلتا تم کو اودھو جی سے یہاں آنے کا کارن پوچھنا چاہیئے یہ بات سُن کر دوسری بولی کہ اے اودھو جی تم یہاں کس واسطے آئے ہو کبھی وہ بھی یہاں آنا چاہتے ہیں یا نہیں دوسری نے کہا کہ یہ کیوں نہیں پوچھتی کہ رام اور کرشن نے گرو کے یہاں سوائے کپٹ کے کچھ دیا دھرم بھی پڑھا ہے یا نہیں اور گوپی بولی کہ اے پیاری بسدیو جی نے شیام اور بلرام کو یہاں اہیروں کی سنگت میں رہنے سے تیرتھ جل سے اشنان کرا کے اُن کو جنیئو پہنایا ہے اب وہ کس واسطے اُن کو یہاں آنے دیں گے دوسری گوپی جو برہ ساگر میں ڈوب رہی تھی جھنجھلا کر بولی کہ جبکہ وہ نردئی ہماری سُدھ نہیں لیتا تو تم کس واسطے بار بار اُس کا حال پوچھتی ہو

یہ کٹھور بچن سن کر دوسری بولی کہ اے اودھو جی اس گنواری کے منہ میں آگ لگے جو ایسی بات کہتی ہے تم سچ بتلاؤ کہ وہ کب یہاں آویں گے۔

چوپائی

تاون ہوہیں بھاگ ہمارے	لیماون ملہیں نند دُلارے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جی تم ہمارے پران ناتھ کے بھیجے ہوئے یہاں آئے ہو اس سے جہاں تمھارے چرن پڑتے ہیں وہاں کی دھور ہم لوگوں کو اپنی آنکھوں سے لگانا چاہیئے اودھو جی یہ حال گوپیوں کا دیکھ کر اپنے من میں کہنے لگے کہ دیکھو سنسار میں ان کے برابر کسی اور کو بھگت اور پریت بیکنٹھ ناتھ کی نہ ہوگی ایسا سمجھ کر اودھو آنند روپ نے شری رادھا مہارانی کو جو الگ کھڑی ہوئی یہ باتیں سنتی تھیں ڈنڈوت کی اور رتنوں کی مالا جو شیام سندر نے بھیجی تھی وہ اُن کو دے کر کہا کہ اے گوپیو تمھارے برابر دوسرے کا بھاگ ہونا بہت کٹھن ہے جو آٹھوں پہر ایسی پریت شیام سندر سے رکھتی ہو پچھلے جنم کے پُن سے میں نے تمھارا درشن پایا سنسار کے آدمی بید اور پُران سُن کر جگیہ اور ہوم اور دان اور برت اور تیرتھ اسی امید سے کرتے ہیں جس میں ہر چرنوں کی بھگت پیدا ہو لیکن تمھارے برابر وہ پدوی نہیں پا سکتے اس لیے مجھ کو ایسا آشیرباد دو کہ جس میں مجھ کو تمھارے برابر ہر چرنوں میں پریت ہو۔

دوہا

مہا تھرے بھاگ کی کاموں برنی جاے	جن کے چت میں نت بسیں ماکھن پربھ جدرا

اے گوپیو شری کرشن جی نے مجھ پر بڑی کرپا کی جو مجھ کو یہاں بھیجا کہ میں تمھارا درشن پا کر کرتارتھ ہوا اب جو چٹھی اور سندیسا موہن پیارے کا لایا ہوں وہ من لگا کر سُنو جب اودھو جی نے شیام اور بلرام کی کُشل کہہ کر گوپیوں کو چٹھی دی تب رادھا پیاری آدک سب برجبالوں نے اُس کو اپنی چھاتی سے لگایا۔

دوہا

ہت ہت پائی شیام کی سب مل مل سکھ پاے	اودھو کو دیکھی بھرد یجیے باچ سُنائے

جب اودھو جی وہ چٹھی کھول کر پڑھنے لگے تب گوپیوں نے دیکھا کہ چٹھی میں کُبجا کا نام لکھ کر ہرتال سے کاٹ کر وہاں گوپیوں کا نام بنا ہوا تھا یہ دیکھ کر گوپیاں بولیں کہ دیکھو موہن پیارے کا من آٹھوں پہر کُبجا میں لگا رہتا ہے اس واسطے اُنھوں نے گوپیکا کی جگہ کُبجا کا نام لکھ کر اوپر سے ہرتال لگایا یا ما نو اپنا پتا پیا سیر اس کو اڑھایا ہے اے راجہ اودھو جی چٹھی سُنا کر گوپیوں سے کہنے لگے کہ مجھ کو شری کرشن جی نے تمھارے پاس آتم گیان سکھلانے کے واسطے بھیج کر یہ کہا ہے کہ تم لوگ مجھ سے بھوگ کی آسا چھوڑ کر جوگ سادھو تم کو بھوگ کا دکھ نہ ہوگا تم لوگ دن رات جو میرا دھیان کرتی ہو اس سے میں تمھارے برابر دوسرے کو پیار انہیں جانتا اے گوپیو تم کو شری کرشن جی آدپرش کو جو تینوں لوک کے پیدا اور پالن کرنے والے ہیں اپنا پت سمجھنا نہ چاہیئے

سنو۔ ہوا اور آگ۔ اور پانی۔ اور مٹی۔ اور آکاس۔ ان پانچ تتوں سے بدن آدمی کا بنکر اس بدن میں اُنھیں
کا پرکاش رہنے سے آدمی کو چلنے پھرنے بولنے اچھے بُرے کرم کرنے کی سامرتھ رہتی ہے لیکن پرمیشور کی مایا
سے وہ روپ اُن کا کسی کو دکھلائی نہیں دیتا ہے اس لیے تم لوگ نرگن روپ کا اسمرن اور دھیان کیا کرو
تو وہ آٹھوں پہر تمھارے پاس بنے رہیں گے گیان اور دھیان میں گیمن سمجھ کر شیام سندر تمھارے بھلے کے
واسطے متھرا جا کر الگ بسے ہیں تم لوگ شری کرشن جی کا چمتکار سب استری اور پُرش اور گرہستھ اور برہم چاری
اور بان پرستھ اور سنیاسی اور گوال اور گئوؤں میں برابر جان کر جڑ اور چیتن جتنے جیو ہیں سب کو اُنھیں کا روپ
سمجھو جو آدمی اس طرح آد پرش بھگوان کو سب جگ میں برابر ایک جانتا ہے اُس کو بچھڑنے کا کچھ دُکھ نہیں ہوتا۔

چوپائی

جوگ سماد برہم چیت لاوے	پرمانند تبھی سُکھ پاوے

دوہا

آتم ہی سے دیکھئے شو بھا پرم انوپ	سب میں پورن ایک رس ادبھت مہا انوپ

اے گوپیو وہ پیدا ہونے اور مرنے اور گھٹنے اور بڑھنے سے رہت رہ کر آکاش کی طرح سب جگہ برابر ہی
چھایا رکھتے ہیں جس طرح کسی استری کا پُرش پردیس گیا ہو اور وہ اپنے پت کو سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے کھاتے
پیتے دھیان میں اپنے پاس دیکھتی رہے تو اُس کو پُرش سے الگ نہ سمجھنا چاہیے اسی طرح تم لوگ بھی جو جوگیشوروں
اور جگیشوروں سے بھی بڑی پدوی رکھتی ہو اُن کے دھیان میں لین رہ کر اُن کو اپنے سے الگ مت سمجھو
تو بجوگ کا دُکھ کچھ تم کو نہ ہوگا۔

دوہا

تاہی سمرن دھیان میں رہو سے چیت لائے	یاہی بُدھ تم سے کہیو مالکھن پربھ سمجھائے

اور شری کرشن مہاراج نے یہ بھی کہا ہے کہ جب تم لوگوں نے راس لیلا کرتے وقت پُرش بھاؤ سمجھ کر پاپ
کی نگاہ سے مجھ کو دیکھا تھا میں انتر دھیان ہو گیا تھا پھر جب تم نے گیان کی راہ سے مجھ کو پرمیشور جان کر میرا
دھیان کیا تھا تب میں نے تمھاری بھگت دیکھ کر تم کو درشن دیا تھا اسی طرح میرے نرگن روپ کا دھیان
اب بھی کیا کرو تو میں آٹھوں پہر تمھارے پاس رہوں گا۔

دوہا

سُنتے اودھو کے بچن رہیں سبے سرنائے	مانو مانگو سُدھا رس ونھو گرل پیائے

یہ گیان بھری ہوئی باتیں سُن کر شیاما آدک برجبالوں نے کہا کہ اے اودھو جی یہ سب رتن آدک امول
موتیوں کی مالا جو تم لائے ہو اور انمول لال ہمارا چیت چرانے والا کہاں ہے اُس کے بنا تینوں لوک کی سمپت
اچھی نہیں لگتی اس لیے یہ سب گہنا اُس کو جا کر پھیر دو ہمارے کام کا نہیں ہے ہم تو اُس موہنی مورت کا درشن چاہتی ہیں۔

کبت

دھرم کے سنگھاتی ایک باتی نہ کہت بنے تھر میں تھراتی جو لہاتی ہمت رام کے
جاکے پوت ناتی کریں پریت اہاتی یہ کاہو نہ سہاتی بس بھیجے ایسے بام کے
موہن گجاتی کبجاتی سنگ جاتی اب ہموں کہاتی وہ ہمارے کون کام کے
پچھاتی وا ہے کو یہ پاتی لے سدھارے اودھو گھاتی کری کھون سگھاتی سکھا شیام کے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو یہ کون نیاؤ کی بات ہے کہ ہم لوگوں کو جوگ سادھنے کے واسطے کہکر آپ کبجا آدک متھرا کی استریوں سے بھوگ اور بلاس کرتے ہیں بھلا یہ تو بتلاؤ کہ کبھی اُس آنند اور خوشی کی سبھا میں ہماری بھی چرچا ہوتی ہے یا نہیں۔

دوہا

یہ سب دوش لگے ہمیں کرم ریکھ کو جان	پریم سُدھا رس سان کر اب لکھ بھیجت گیان

دوسری نے کہا کہ ہم لوگ موہن پیارے کے دھیان میں رہ کر سوائے رونے کے دوسرا کچھ کام نہیں رکھتی ہیں تس پر وہ جوگ اور بیراگ لکھ کر ہمارے کلیجے کی دبائی آگ سُلگاتے ہیں۔

چوپائی

گیان جوگ بدھ ہمیں سکھاوین　　دھیان چھوڑ آکاش بتاوین
جن کو من لیلا میں رہیے　　تنکو کو نارایں کہیے
بالک پن سے جن سکھ دیو　　سو کیوں الکھ اگوچر بھیو
جو تن میں پر یہ پران ہمارے　　سو کیوں سُن ہیں بچن تمہارے
ایک سکھی یوں کہے بچاری　　اودھو کی کریے منہاری
ان سے سکھی کچھو نہیں کہیے　　سُن کے بچن موں ہوے رہیے
ایک کہے اپرادھ نہ یاکو　　یہ آیو پٹھیو کبجا کو
اب کبجا جو چاہے سکھا وے　　سوئی وا کو گایو گاوے
کبھوں شیام کبھی نہیں ایسی　　کبھی آے برج میں ان جیسی
ایسی بات سُنے کو مائی　　اُٹھت شول سُن سہی نہ جائی
اکہت بھوگ تج جوگ ارادھو　　ایسی کیسے کہے ہیں مادھو
جب تپ سنجم نیم اچارا　　یہ سب بدھوا کو بیوہارا
جگت جگت جیون کنور کنہائی　　سیس ہمارے پر سُکھدائی
ہم کو نیم دھرم برت ایہا　　نند نندن پد سدا سنیہا

اودھو تمھیں دو تش کو لاوے ۔ یہ سب کبجا ناچ نچاوے

دوہا

رہین دیو ایسے ہمیں اودھ آس کی تھاہ ۔ پھر ہم کو یادیں نہیں وتادین سندھ اتھاہ

سورٹھا

لایو جو تن جوگ جو جوگن کے بھوگ تم ۔ ہم تن بھر یو بجوگ بھیو ادھک کٹھن سُن

اُسی وقت رادھا پیاری بولی ۔

کبت

جو ہر متھرا جاے بسے ہمرے جیہ پریت بنی رہی سوؤ
اودھو برو شکھ دینو ہمیں اور نیکے رہیں وہ سورت دوؤ
ہمرے ہی نام کی چھاپ پڑی اور انتر بیچ کہے نہیں کوؤ
رادھا کرشن سبے تو کہیں اور کبری کرشن کہے نہیں کوؤ

اور گوپی بولی کہ اے اودھو اب تک ہم لوگوں کو شیام سندر کے آنے کی آسا بنی تھی اب تم نے یہ جوگ اور بیراگ کا سندیسا سُنا کر ہم کو نراس کر دیا ہم گنواریاں اہیریاں سوائے گورس بیچنے کے جوگ سادھنے کا حال کیا جانیں تم دیا کی راہ سے ہم کو ابلا اناتھ سمجھ کر شیام سُندر پران پیارے کے پاس لے چلو۔

دوہا

ادھر اُرن مرلی دھرے لوچن کمل بشال ۔ کیوں بسرت اودھو ہمیں موہن مدن گوپال

کبت

اودھو تم سُگھر سکھاوت ہو نیکے جوگ ہوں تو گت چاہت نہ کاشی انباشی کی
برھما کی اندر کی اُپیدر کی نہ چاہوں بھوت تو کچھ ندھ و ندھیش کی دنیش کی نہ پاشی کی
تن من نین مین پور رہے پیارے لال بال کہا جانیں گت سشنکر اُداسی کی
ناسی لوک لاج برندابن کے نواسی سنگ میری مت داسی بھئی کانھہ برجباسی کی

اودھو جی گوپیوں کے بچن سُن کر اپنے گیان کا ابھمان بھول کر اُن کو جواب نہ دے سکے۔

دوہا

جوگ کتھا جو تن کہی من ہی من پچھتاے ۔ پریم بچن تنکے سُنت رہ گئے سیس نواے

سورٹھا

تب جانیو من ماںھ یہ سب گُن ہیں شیام کے ۔ پٹھیو ہے برج ماںھ یا ہی کارن سے لیے

اودھو جی نے پھر گیان کی راہ سے کہا کہ اے گوپیو جس طرح پانی پر لکیر کھینچ دینے سے بھی نہیں رہتی

اسیطرح سنساری بیوہار سپنے کی طرح جھوٹھا ہوتا ہے اس لیے تم لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی آنکھیں بند کر کے ہردے میں ایک کمل کے پھول پر چتربھج روپ نارائن جی کا دھیان من لگا کر کرو تو اُس پھول کے بیچ میں تم کو پرمیشور کا درشن ملے گا یہ بات سُن کر ایک گوپی بولی کہ اے اودھو جی جو نند لال جی روپ اور ریکھا نہیں رکھتے تھے تو جسودا جی نے اُن کو کس طرح جان کر پالنے میں جھلایا اور کیوں کر اوکھل سے وہ باندھے گئے اور ہمارا گورس کس طرح چُرا کر کھایا تمھارے جھوٹے گیان کو لے کر اوڑھیں یا بچھاویں تم اپنے اگیان سے ہم ابلا ناتھ کو جوگ اور بیراگ سکھلاتے ہو تم کو کچھ لاج نہیں آتی دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو ایک تو ہم آپ شیام سندر کے برہ میں بیاکل ہو رہی ہیں دوسرے تم اور ایسی ایسی جھوٹی باتیں سکھلا کر ہمارے گھاؤ پر نمک چھڑکتے ہو موہن پیارے نے اس طرح ہم لوگوں کو چھوڑ دیا جس طرح سانپ کینچل کو چھوڑ کر پھر اُس سے کچھ کام نہیں رکھتا دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو موہن پیارے نے راجہ بل اور اندر کے کوپ اور دیتوں کے ہاتھ سے ہمارا پران بچا کر بہت لیلا کی تھی دیکھو انھوں نے پربرہم پرمیشور کا اوتار ہو کر راجہ کنس کی داسی کو اپنی رانی بنایا یہ بات سُن کر ہم کو لاج آتی ہے۔

چوپائی

اودھو کہاں کنس کی داسی		یہ سُن ہوت شکل برج ہانسی

دوہا

گادت سب جگ گیت اب داچیری کے کاج		اودھو یہ اچنبھت مہا چیری پت برج راج

سورٹھہ

ہمیں دیت بیراگ آپن داسی بس بھئے		چترچھبچورت آگ اودھو یہ اچرج بڑو

دوسری بولی کہ اے اودھو جو موہن پیارے کو کوبڑ بہت پیارا ہو تو ہم لوگ بھی کبری بن کر متھرا میں چلیں اور اپنی ٹیڑھی چال دکھلا کر اُن کو پھر یہاں لے آویں جس میں کبری اُن سے چھوٹے اے اودھو پھر کبھی ایسا دن ہوگا کہ موہن پیارے یہاں آ کر ہم لوگوں کا دُکھ دور کریں گے دوسری بولی کہ اب تو مجھ کو برندابن کے آنے کی آسا جاتی رہی کیونکہ

دوہا

یہاں چرادت تھے سدا نند مہر کی گائے		وہاں جائے راجہ بھئے ماکھن پر کھ جدرائے

دوسری بولی کہ اے اودھو جب موہن پیارے نے ہم لوگوں کو چھوڑ دیا تو اپنا نام گوپی ناتھ کیوں دھرایا اور جب اُنھوں نے کبری سے پریت کی تب پھر جگ دکھانے کے واسطے چھٹی اور سندیسا بھیج کر ہمارے ہردے کی دبی دبائی آگ کیوں سلگاتے ہیں۔

سورٹھہ	اودھو کیو جائے اب ہوں چیری کو تجیں		یہ دُکھ سہو نہ جائے سوت کہاوت کوبری

اے اودھو تم اتنی بات میری طرف سے کبجا سے ضرور کہنا کہ شیام سندر کی نئی پریت تو موہت ہوئی تو ان کو کٹھورتائی کا حال بھی ذرا جی لگا کر سُن رکھ ۔

کبت

جا کی کو کھ جا یُو تا کو قید کر وائے آیو دھائے کرماری ناری نٹھر مُرار ہیں
جیتی برجناری تیتی ہل بل مارین انگل ہون ماری جو آہل ہیں تاہ مار ہیں
سُن ری اے چیری میں تو تیری سوں کہت ہوں جے تو بہر سرس نین آنسو دھار ہیں
بڑے ہیں شکاری کچھ انھیں نا سنبھاری نار مار بے کو تو ل کنھیا تروار ہیں

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جی ہم لوگ اپنا دُکھ تم سے کہاں تک کہیں جو وہ پہلے سے بسدیو اور دیوکی کے پاس رہ کر یہاں نہ آتے تو ہم لوگوں کو کیوں اتنا دُکھ اُٹھانا پڑتا ۔

چوپائی

کر کے ایسی پریت کنھائی		اب چیت دھری مہا نٹھرائی
جب سے برج تج گئے بہاری		تب سے ایسی دشا ہماری

اے اودھو اُسی دن سے ہمارا کھانا پینا چھوٹ گیا دن بھر اُن کے آنے کا راستہ دیکھتے اور رات بھر تارے گنتے بیت کر سوائے چرچا اور دھیان اُس موہنی مورت کے دوسری بات ہم کو اچھی نہیں لگتی ایسے جینے سے ہم سب مرجائیں تو اچھا تھا ۔

دوہا

کہاں لگ کہیے رنج بتھا اُر ہر کی نٹھرائے		ہا پر لائے جوگ تم ابن کرن سہائے

سورٹھا

کٹھن برہ کی پیر جہہ بیاپے سو جان ہے		کیوں دھریے من دھیر سُن کے بچن کھیاؤ نے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو پہلے اکرور آ کر شیام سندر کو یہاں سے متھرا میں لے گیا اُن کے برہ میں ہم لوگوں کی یہ گت ہوئی اب تم سگن روپ کی پریت چھڑا کر نرگن کا دھیان کرنا ہم کو اس طرح سکھاتے ہو جس طرح کوئی آدمی بھوکھے کے آگے سے بھوجن کی تھالی چھین کر اُسی سے کہے کہ دھیان میں بھوجن کرو جو شیام سندر کو گیان ہی سکھلانا تھا تو کس واسطے آدھی رات کو منبی بجا کر ہم لوگوں کو گھر سے بلا کر اور راس بلاس کر کے ہم لوگوں کا تن من ہر لیا اب متھرا میں جا کر گیانی ہوئے ہیں جبکہ تمھاری اور شیام سندر کی ایک صلاح ہے تو ہماری ایسی کیوں کھوگے ۔

دوہا

من کی من ہی میں رہی کہیے کہا بچار		ہم کہا رجبت سے چہیں اُت نے آئی اودھار

سورٹھا

جانت ہے سب کوئے جیسی ہر ہم سے کری	ہم سہہ لینھو سوئے پاویں گے اپنو کیو

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو شاستر کے موافق گرو اپنے چیلے کے کان میں منتر اُپدیش کرتے ہیں دوسرے سے منتر نہیں کہلا بھیجتے جو اُن کو ہم لوگوں سے جوگ سدھوانا ہے تو آپ یہاں آکر برندابن کے کنجوں میں گیان سکھلا دیں۔

دوہا

تب کھیلت سوگند دئے راکھیو کچھ نہ بچائے	اب سکھیو یہ جوگ کہاں اودھو کہیو جائے

سورٹھا

ہم کو نرگن گیان جہاں سوارتھ تہاں سگن ہے	کٹھ پٹھیو زبان چاٹیں شہد لگائے کے

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جن گوپیوں کے بالوں میں شیام سندر اپنے ہاتھ سے پھلیل ڈال کر پھولوں سے سر گوندھتے تھے اور بہت اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر اُن کے بدن میں عطر لگاتے تھے اُنھیں گوپیوں کے بدن میں بھسم لگانے اور سر پر جٹا رکھنے اور جوگ سادھنے کے واسطے کہلا بھیجا ہے اور جن کانوں میں اپنے ہاتھ سے جڑاؤ کرن پھول اور بالیاں اور پتے سونے کے پہنا کر خوش ہوتے تھے اُنھیں کانوں میں اب ماٹی کے مُدرے ڈالنے کو کہا ہے اور جس بدن پر ہم لوگوں کو گوٹا کناری لگی ہوئی ساریاں پہناتے تھے اُسی بدن پر گیروا کپڑا پہننے کے واسطے کہا ہے اور جس گلے میں شیام سندر اپنا ہاتھ ڈال کر گلے لگاتے تھے اب اُسی گلے میں سیلی ڈالنے کی اگیا دی ہے یہ کون نیاؤ کرتے ہیں۔

دوہا

وہی گوکل وہی کنج بن وہی سکھا وہی ٹھٹھ	اے اودھو برج راج بن نظرے اور کے اور

کبت

یا ہی کنج گنجن تر گنجت بھونر بھیر یا ہی کنج گنجن تر اب بسر دُھنت ہیں
یا ہی رسنا تے کری رس کی رسیلی باتیں یا ہی رسنا تے اب گن گن گنت ہیں
عالم بہاری بن ہر دے اجیت نھئے اے ہوئی ہت کہت کیسے بنت ہیں
جیئی کانھ نندن ننین کے تارے ہتے تمی کانھ کانن کہانی اب سنت ہیں

دوسری سکھی نے کہا کہ۔

کبت

بھبرے کو کنٹھا اور بھسم رمائیے کو کان کے کنڈل کی ٹوپیاں بنا دیں گی
ہاتھ میں کنڈل اور کھپر بھرائیے کو آدیش آدیش کر سنگیاں بجاویں گی

ردھ دیکھی کبجا کو سدھ دیکھی گوپن کو پھریں گی دوار دوار الکھ کر جگاویں گی
ایک بات اودھو من میں بچار دیکھو ایتی برجبالا مرگ چھالا کہاں پاویں گی

دوسری گوپی بولی کہ اے اودھو جس طرح ٹھگ ئی پہلے مسافر کے ساتھ لگ کر بڑی پریت اور آدھنتائی کر کے پیچھے سے مال اُس کا لوٹ لے جاتے ہیں اسی طرح موہن پیارے نے پہلے ہم لوگوں سے پریت لگا کر تن من ہمارا ہر لیا اب جوگ اور بیراگ کی چھُری مار کر ہمارا پران لیا چاہتے ہیں۔

دوہا	
ہر ہم سے ایسی کری کپٹ پریت بتار	لکھ سے کچھ نہیں کہ سکیں سمجھت بار سبار

اور گوپی بولی کہ اے اودھو ایک تو شیام سندر پہلے سے بڑے نردئی تھے اور اب تم ایسے کٹھور سکھا اُن کو ملے تو پھر کس واسطے وہ ایسا سندیسا نہ بھیجیں اور تم جو ہم لوگوں کو گیان بگیان اور جوگ سادھنے کو کہتے ہو سو ہم کو اِن باتوں سے کیا کام ہے یہ کرم جوگیوں کو چاہیے اور یہ جو تم نے کہا کہ سب کے بدن میں اُنھیں کا پرکاش رہتا ہے اس کارن تم بھی وہی ہو جس طرح شری کرشن جی نے گوبردھن پہاڑ اپنی اُنگلی پر اُٹھا لیا تھا اُسی طرح تم بھی وہ پہاڑ اُٹھا کر مُرلی بجاؤ جبکہ تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر کس طرح تم کو اُن کے برابر جان کر تمھارا اُپدیش سچ مانیں اس سے ہم لوگ اچھی طرح جانتی ہیں کہ اُن کے برابر دوسرا کوئی نہیں ہے تم کس لیے جھوٹھ کہہ کر ہم لوگوں کو دھوکا دیتے ہو جو تم سے ہو سکے تو اس چت چور کو یہاں لولاؤ ہمارا ہردے اُس موہنی مورت کے پریم سے بھر رہا ہے دوسری چیز جوگ اور گیان کی وہاں نہیں سما سکتی اس لیے ہم لوگوں سے جوگ اور بیراگ نہیں سادھا جائے گا یہ چٹھی جیسے تم لے آئے ہو اُنھیں کو جا کر پھیر دو وہی جوگ اور بیراگ سادھ کر یہ سب کبجا رانی کو پڑھا دیں جس میں اُنکی سوبھا ہو جس طرح اندھے کو آئینہ دیکھنے اور بخار سے روگی کو بھوجن کرنے سے کچھ سکھ اور گن نہیں ہوتا اسی طرح ہم استریوں کو جوگ سکھانے اور بیراگ اُپجانے سے تمھارا کام کچھ نہیں نکلے گا۔

سورٹھا	
دیکھ سودھ چت لائے کہاں پرمارتھ کہاں برہ	راج روگ کف جائے تاہ کھوات ہو دوہی

اور گوپی بولی کہ اے اودھو پہلے برجناریوں کی دشا دیکھ لو تب اُن کو جوگ اور بیراگ سکھاؤ جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی پانی پر کا پھینا پکڑنے سے بچ نہیں سکتا اسی طرح ہم لوگوں کو جو اُس موہنی مورت کے برہ ساگر میں ڈوب رہی ہیں تمھارا گیان اُپدیش کچھ سہارا نہیں دے سکتا۔

دوہا	ہم برہن برہا جری تم مت جارد انگ	سکھ تو تب ہی پاے ہیں جب ناچیں ہر سنگ
کبت	آیو آیو کیٔو اودھو اب برج منڈل میں راگ میں کر اگ جوگ ریت کہ سُنا یو ہے	
	چھوٹی جھنڈ اگودری او بھسم مدا کان میں ہاتھن میں کھپر یہ سوانگ لے دکھا یو ہے	

سنجم نیم دھیان دھارنا ڈرھاوت ہو یہ ہم کو پر کاشی رس راس درسایو ہے
کبری پے پڑھ آیو بید کو پڑھاے آیو رتھ چڑھ آیو انرتھ گڑھ لایو ہے

دوسری سکھی بولی کہ اے اودھو تم جوگ اور گیان کی گٹھری باندھ کر متھرا سے جو اپنے سر دھر یہاں لایو ہے سو برجباسیون کو جوگ اور گیان لینے کی اچھا نہیں ہے تم یہ گٹھری کاشی میں لے جاکر وہاں کے لوگوں کو جو مکت کی چاہنا بہت رکھتے ہیں دیو۔

چوپائی

کیا ہم کریں مکت لے رو کھی	ابلا شیام سنگ کی بھوکی

جس طرح پیاسا آدمی جبتک پیٹ بھر پانی نہیں پیتا تب تک اس کی پیاس اوس چاٹنے سے نہیں جاتی اسی طرح بنا دیکھے موہن پیارے کے ہمارے آنکھ کی تپن نہیں مٹتی۔

چوپائی

پھر وہ روپ پرکٹ جب دیکھیں	جیون جنم سپھل تب لیکھیں

اے اودھو جبکہ یہ ایک من ہمارا شیام سندر کے چرنوں میں اٹک رہا تب جوگ اور بیراگ کون سادھے میں تم کو موہن پیارے کا بھگت جانتی تھی لیکن تمھارے گیان سکھلانے سے جو تم سگن روپ کی لیلا چھوڑ کر نرگن روپ اور آکاش اور پاتال کا حال مجھ کو دکھلاتے ہو جان پڑا کہ تم کو شری کرشن جی کی کچھ بھگت اور پریت نہیں ہے۔

چوپائی

اودھو ہر میں ایش ہمارے	سو اب کیسے جات بسارے

دوہا

جوگ دیجیے تے تنھیں جن کے من دس بین	مکت ڈارت نرگن یہاں اودھو برج میں کھیں
جوگ کتھا اب مت کہو اودھو بار ببار	نرکھے اور نند نند تج تاکو ہے دھرکار

جس طرح ہاتھی کمل کی ڈنڈی میں نہیں باندھا جاتا اسی طرح سمدر روپی ہمارا برہ تمھارے چنگاری روپ گیان سے سوکھا نہیں جا سکتا دیکھو جہاں چھ مہینے کی رات راس بلاس میں شیام سندر کے ساتھ پل بھر معلوم ہوئی تھی وہاں اب ایک ساعت ان کے بجوگ میں جگ کے برابر کٹتی ہے ہم سے وے برندابن میں پھر آنے کو کہہ گئے تھے اسی آسا پر جیتی ہوں۔

چوپائی

اودھو ہر دے کٹھور ہمارے	پھٹے نہ بچھرت نند دلارے

اے اودھو ہم سے مچھلیوں کو اچھا سمجھنا چاہیے جو پانی سے الگ ہوتی ہی اپنا پران چھوڑ دیتی ہیں۔

دوہا

کہاں لگ کہیے آپنی اودھو تم سے چوک	شیام برہ تن جرت ہے سُنت نہ کوئی کوک

سورٹھا

اودھو کہیو جاے موہن مدن گوپال سوں	نین دیکھیں آئے ایک بار برج کی دشا

اسی طرح بہت باتیں کہہ کر گوپیوں نے اپنے آنسوؤں سے اودھو کے چرن دھوئے اور بلاپ کرکے کہنے لگیں کہ اے شیام سندر اب تمھارے بجوگ کا دُکھ ہم سے سہا نہیں جاتا اس لیے اپنی موہنی مورت دکھلاکر ہمارا دُکھ ہر دو نہیں تو ہم لوگوں کا پران ہی لو آشا دکھ دائی ہوتی ہے اور نراش ہو جانے سے سوچ مٹ جاتا ہے ایسا کہہ کر گوپیوں نے اودھوجی کا ہاتھ پکڑ لیا اور سب استھان راس منڈل اور لیلا کرنے شیام سُندر کے اُن کو دکھلاکر بولیں کہ اے اودھو یہ سب استھان دیکھ کر ہم کو ایک ساعت وہ موہنی مورت نہیں بھولتی تم اتنا سندیسا ہمارا بنتی کرکے موہن پیارے سے کہدینا کہ تمھارے برہ ساگر کی لہر سے گھروپی بدن ہمارا گرا جاتا ہے جلدی آکر بچاؤ۔

دوہا

تم تو مہا پربین ہو کہیں کہا سمجھاے	ماکھن پربہ سے سبن کی بنتی کہیو جاے

جب یہ سندیسا کہتی ہوئی سب برجبالا بورہوں کی طرح بیہوش ہو گئیں تب اودھو یہ حال دیکھتے ہی اُن کو ڈنڈوت کرکے بولے کہ اے گوپیو منکھ تن پانے کا پھل تمھیں کو ملا ہے جو آٹھوں پہر اُس پرمیشور آد پرش کی یاد جس کے چرنوں کا دھیان برھادک دیوتا اپنے ہردے میں رکھتے ہیں کرتی ہو تمھاری برابری کوئی نہیں کر سکتا ہے بید اور شاستر میں استری کو بُرا کہتے ہیں لیکن تمھارا گیان دیوتوں سے بھی بڑھ کر ہے بیکنٹھ ناتھ جتنی پریت تم لوگوں سے رکھتے ہیں اتنی پریت لچھمی جی سے بھی نہیں رکھتے۔

دوہا

جا بدھ سکھ تم کو دیو برندابن کے ماںہہ	سپنے ہو ئیں لچھمی وہ سکھ پاوت ناںہہ

اے گوپیو جو پرمیشور مجھ کو ایک کا بھی جنم دیتے تو بہت اچھی بات ہوتی اب میں برجھ آدک کا جنم لے کر یہاں رہنا چاہتا ہوں جس میں تمھارے چرنوں کی دھور میرے سر پر چڑھا کرے تمھارا پریم دیکھ کر دیوتا لوگ موہت ہو جاتے ہیں میری کیا سامرتھ ہے جو تمھاری استت کر سکوں جس طرح شری کرشن جی کو پرمیشور کے برابر جانتا ہوں اسی طرح تم لوگوں کو بھی سمجھ کر اُن سے الگ نہیں سمجھتا جو پدوی برھادک دیوتا بڑی محنت سے پاتے ہیں وہ تم لوگوں نے سہج میں پائی ہے اس لیے تم کو اُنھیں کا روپ سمجھنا چاہیے۔

دوہا

مہا دھن تم گو پکا دھن تمھارو نیم	ن پربھ گوپال سے بار ھو جن کو پریم

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرچھت اس بات میں کچھ سندیہہ نہیں ہے کہ جو آدمی من اپنا پریم پورک پرمیشور میں لگاتا ہے وہ اُنھیں کا روپ ہو جاتا ہے دیکھو گوپیاں براہمن اور چھتری کے کل میں نہ ہو کر کبھی اُنھوں نے بید اور پُران نہیں سُنا اور کسی تیرتھ کا اسنان نہ کرکے کبھی جپ اور تپ بھی نہیں کیا کیول شری کرشن جی کے چرنوں میں پریت رکھنے سے اتنی بڑی پدوی کو پہونچیں جس طرح بڑا ڈھیر روئی اور لکڑی کا آگ کی ایک چنگاری سے جل جاتا ہے اُسی طرح اودھو جی کا گیان گوپیوں کے پریم کے آگے سب جاتا رہا تب اودھو جی بار بار سر اپنا گوپیوں کے چرنوں پر رکھ کر کہنے لگے کہ میں تمھارے درشن سے کرتارتھ ہو گیا آدمی ایک ساعت شری کرشن جی کا اسمرن کرنے سے مکت ہو جاتا ہے تم لوگ تو آٹھوں پہر اُن کی یاد اور دھیان میں رہتی ہو میں تم کو گیان سکھلانے آیا تھا سو اب تم سے پریم اور بھگتی سیکھ چلا مجھ کو اپنا داس سمجھ کر میری سُدھ کرتی رہنا اے راجہ پرچھت اُس وقت اودھو جی پریم میں ڈوب کر برج بھوم پر لوٹنے لگے اور برندابن کے درختوں سے گلے مل کر کہنے لگے کہ تم سب درخت اور پشو اور پنچھی آدک کا بڑا بھاگ ہے کہ تم نے یہاں جنم پایا جن پرمیشور کا درشن شری برہما جی اور شری مہادیو جی کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اُن پرمیشور نے برج بھوم میں آکر تم لوگوں کو بال لیلا کا سُکھ دکھلا کر اپنا درشن دیا اسی طرح اودھو جی گوپیوں کے ساتھ جہاں جہاں شری کرشن جی نے لیلا کی تھی وہاں وہاں پر دو دو چار چار دن ہرچہ چاہیں مگن رہے۔

	دوہا	
آیا تھا دن دو سے کو بیت گئے کھٹ ماس		اودھو من آنندت گہ کے پریم بلاس
	سورٹھا	
من میں بھیو سکوچ شیام بلایو بیگ نہہ		آپ اچنبھو سوچ بچن کرشن کے یاد کر

یہ سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے اودھو جی تم نے ہمارے بھلے کے واسطے گیان اُپدیش کیا اور ہم لوگوں نے پریم بس ہو کر تم کو درپچن کہا بڑے لوگ چھوٹوں پر ہمیشہ دیا کرتے آئے ہیں اس لیے ہمارا اپرادھ چھما کرکے کوئی ایسی تدبیر کرنا جس میں موہن پیارے ہم کو اپنا درشن دیں ہم لوگوں کا حال تم اپنی آنکھ سے دیکھتے جاتے ہو جیسا مناسب جاننا ویسا کرنا اور یہ بھی موہن پیارے سے کہہ دینا کہ ہمارا اپرادھ چھما کرکے بانہہ گہے کی لاج رکھیں۔

	دوہا	
کبھوں درس دکھائے کے ہرہیں لوچن پیاس		پرنبھو دینن پت دین ہت یہی ہماری آس

یہ کہہ کر جب شری رادھا آدک گوپیاں اودھو جی کو بڑے پریم سے اپنے گھر لے گئیں تب اودھو جی نے بھی اُن کا سچا پریم بیکنٹھ ناتھ میں دیکھ کر اُن کے گھر بھوجن کیا اس وقت گوپیاں بولیں کے اے اودھو جی تم وہاں جا کر شیام سُندر سے کہنا کہ آگے تم دیا کی راہ سے ہمارا ہاتھ پکڑ کر برندابن کی کنجوں میں لیے پھرتے تھے

اب راج گدی پا کر کبجا کے کہنے سے ہم کو جوگ اور بیراگ لکھ بھیجا ہے ہم لوگ آج تک کر مکھ بھی نہیں ہوئی ہیں جوگ اور گیان کا حال کیا جانیں۔

چوپائی

اُن سے بالا پن کی پریت	جانیں کہا جوگ کی ریت
اودھو یوں کہیو سمجھائے	پران جات ہیں زا کھوآئے

سورٹھا

ایسے کہہ برج بام بھئیں برہ ساگر مگن	اودھو کر پرنام آئے جسومت نند پے

پھر اودھو جی نے نند اور جسوداجی سے کہا کہ تم سب برجباسی دھنی ہو کہ تر لوکی ناتھ نے تم کو بال لیلا کا سکھ دکھلایا اور میں بھی تم لوگوں کا بڑا پریم دیکھ کر اتنے دن یہاں رہا اب مجھ کو بدا کرو تو وہاں جاکر تمھارا سندیسا موہن پیارے سے کہوں یہ بات سنتے ہی جسوداجی نے ماکھن اور گھی اور مٹھائی آدک بہت سامان شیام اور بلرام کے واسطے دیکر کہا کہ اے اودھو تم دیوکی بہن سے کہنا کہ میرے کنھیا اور بل بھیا کو پھسلا کر وہاں رکھ نہ چھوڑیں جلدی یہاں بھیج دیں میں اُن کے بنا دیکھے دان رات بیاکل رہتی ہوں اور موہن پیارے کو بہت بہت اسیس دے کر یہ کہدینا کہ تمھارے بنا جسودا دُکھ پاتی ہے۔

چوپائی

اتنی دیا مات پر کیجے	ایک بار پھر درشن دیجیے

سورٹھا

دُکھی جسومت مائے مُرلی للت گوپال کی	اودھو سمجھائے پیاری یہ ات لال کو

نند جی نے کہا کہ اے اودھو جی تم آپ بدھمان ہو کر یہاں کا سب حال جانتے ہو اور بہت میں کیا کہوں لیکن میری طرف سے اتنا موہن پیارے انترجامی سے کہدینا کہ ایک بار اپنا درشن دے کر برجباسیوں کا دُکھ ہریں۔

دوہا

مات جسودا نند جی تنک دھرت نہیں دھیر	کہت سندیسا شیام کو بھرت نین میں نیر
نند دوہنی بھر دُکھیو نین بھر نیر	داؤ ھوری کو دودھ ہے جو بھاوت بل بیر

جب اتنا سندیسا کہہ کر جسودا اور نند جی رونے لگے اور اودھو جی اُن کو دھیرج دے کر دوہنی جی کو ساتھ لے کر وہاں سے چلے تب سب گوال بال اور گوپیوں نے رام اور کرشن کے واسطے بہت طرح کی چیزیں دے کر اگیان کی راہ سے کہا کہ اے اودھو جی ہماری طرف سے دونوں بھائیوں سے ہاتھ جوڑ کر اتنا سندیسا کہدینا کہ آٹھوں پہر پران ہمارا تمھارے چرنوں میں لگا رہتا ہے دیال ہو کر ایسا بردان دیجئے کہ جنم جنمانتر ہمارے

ہردے سے تمھارا دھیان نہ چھوٹے یہ سن کر اودھوجی بولے کہ اے برجباسیوں تم کو ایسی سچی پریت اور بھگت پرمیشور کی ہے کہ سنساری لوگ تمھارا نام لینے سے اور درشن کرنے سے بھوساگر پار اُتر جائیں گے تمھاری مکت ہونے میں کچھ سندیہہ نہیں ہے تم لوگ جیون مکت ہو جب اسی طرح اودھوجی سب چھوٹے اور بڑوں کو سمجھا بجھا کے آسا بھروسا دے کر متھرا میں پہونچے اور موہن پیارے کو ڈنڈوت کر کے مرلی وغیرہ سب سامان اُن کے سامنے رکھدیا تب شیام اور بلرام اُن کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور بڑے پریم سے گلے مل کر کہا کہ اے اودھو تم نے برندابن میں بہت دن لگائے کہو سب برجباسی خوش ہو کر کبھی ہماری یاد کرتے ہیں یا نہیں ۔

چوپائی

نند بابا اور جسمت مائی	کہو کون بدھ دیکھو جائی
بست پران میرے میں جن کے	کیسے دن بیتت ہیں تنکے
کہو دشا برج گوپن کیری	جن کو پریت نرنتر میری
اودھو سمجھت ہی برج باتا	بھئے پریم بس پُلکت گاتا

یہ سُنتے ہی اودھوجی نے شری کرشن جی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ برندابن کی مہما اور برجباسیوں کا پریم مجھ سے کہا نہیں جاتا آپ نے بڑی دیا کر کے مجھ کو برندابن میں بھیجا اُن کا درشن پا کر کرتارتھ ہو آیا سب گوپی اور گوال آٹھوں پہر آپ ہی کے چرنوں کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر کیول آودھ کی آسا پر جیتے ہیں اے دنیا ناتھ جب میں شام کے وقت برندابن کے پاس پہونچا تب گوال بال دور سے میرا رتھ دیکھتے ہی آپ کو سمجھ کر (یعنی شری کرشن جی کو جان کر) میرے پاس دوڑے آئے جب کہ مجھ کو رتھ پر بیٹھے دیکھا تب آنکھوں میں آنسو بھر کر چپ ہو رہے اور جسودا تمھارے برہ میں آٹھوں پہر یہی پچھتاتی ہے کہ میں نے شیام سُندر ترلوکی ناتھ کو نہیں پہچان کر اوکھل سے باندھ دیا تھا اب بن ہرن پیارے بنا سب برج سونا ہو گیا ۔

چوپائی

دشرتھ پران تجے سُت لاگی	میں دیکھت ہی رہی ابھاگی

دوہا

جد تپ میں بودھیوں بہت تم بن کچھ نہ سہات	اُن کی دشا بلوک مو نہہ جگ سم بیتی رات

جب میں پربات کال جمنا کنارے اسنان کرنے گیا تب رادھا آدک گوپیوں نے مجھ کو تمھارا سیوک سمجھتے ہی بڑے آدر بھاؤ سے بٹھا کر تمھاری کشل پوچھی اور میں نے تمھاری چٹھی سُنا کر اُن کو گیان اور جوگ اچھی طرح سمجھایا لیکن اُنھوں نے میرا کہنا سچ نہ مان کر کبجا کو سب دوش لگایا اور سب برجبالا تمھارے پریم میں ڈوب کر اس طرح باؤلیوں کی طرح رونے لگیں کہ سب گیان اور جوگ میرا اُن کے سامنے بھول گیا اور میں نے پریم اور بھگت اُن سے پائی ۔

دوہا

کبھی ایک ہی بات اُن میٹ بید بدھ نیت ۔ گوپ بھیس بھج سانورے رہیں لشو بھر جیت

سورٹھہ

نہیں سکھین کچھ گیان جو بدھ جاے سکھاؤنے ۔ تم ہو بڑے سجان وہاں جاؤ تو جان ہو

جس طرح ہرن اپنے غول سے الگ ہو کر چوکڑی بھول جاتا ہے اسی طرح اُن کا پریم دیکھ کر میرے گیان کا ابھمان ٹوٹ گیا میں نے چھ مہینے رہ کر وہاں کا حال دیکھا سب برندابن باسیوں کو تمھارے دھیان اور چرچا میں لین پایا وہاں جانے سے میں اُن کی طرح ہو کر یہاں کا آنا بھول گیا اے یدوپت مہاراج آپ نے کس واسطے ایسی کٹھورتائی اُن سے کی ہے آپ کی مایا کو سوائے آپ کے دوسرا کوئی نہیں جان سکتا ۔

دوہا

نگم کہت بس بھگت کے پورن سب سکھ ساج ۔ کرسندر شٹ برج دیکھیے بانہہ گہے کی لاج

سورٹھہ

بہت دُکھت تن چھین برجباسی تم بر لابس ۔ تم تن من ہر لین رٹت چاتکی سم سے

اے مہا پربھو شری رادھا جی کی دشا آپ سے کیا کہوں وہ سب سنگار چھوڑ کر میلی دھوتی پہنے ہوے دن رات آپ کے برہ میں رویا کرتی ہیں اور ایسی دُبلی ہو گئی ہیں کہ پہچانی نہیں جاتی ہیں اور بورہوں کی طرح کبھی شری کرشن شری کرشن پکار کر زمین ناخن سے کھودتی ہیں اُن کے گھر والے بہت طرح سے اُن کو سمجھاتے ہیں لیکن کسی کا کہنا اُن کو اثر نہیں کرتا اُن کے پران نکل جانے میں کچھ سندیہہ نہیں ہے لیکن تم جو کہ آئے ہو کہ ہم پھر آویں گے اُسی امید پر اب تک وہ جیتی ہیں ۔

چوپائی

اچرج موہنہ بڑ دیہ آوے ۔ پربھو تم کو یہ کیسے بھاوے
کرنامے پربھو انتر جامی ۔ بھگتن ہت دھاریو تن سوامی
بیگ کرپا کر درشن دیجیے ۔ برج جن مرت جلا سب لیجیے

دوہا

یہ مُرلی دے ملکھ کے کہیو جبوست مارے ۔ ایک بار ہت نند کے درس دکھاؤ آے

سورٹھہ

جن گوؤں کو شیام آپ چراوت پریت کر ۔ پھر نہ آئیں دھام بڑی کنجن میں پھرت

اے دینِ دیال میں بہت کہاں تک کہوں آپ انتر جامی ہیں سب کے من کی جانتے ہیں جب یہ بات سُن کر شیام سُندر کو برجباسیوں کی پریت یاد آئی تب آنکھوں سے آنسو بہا کر رونے لگے ۔

دوہا

برجباسن کے پریم میں ماکھن پربھو بل بیر
بھرت اُساس اداس چت موچیت نینن نیر

مُرلی منوہر نے مُرلی کو اُٹھاکر اپنی چھاتی سے لگا لیا اور آنکھیں بند کرکے برجباسیوں کے دھیان میں ڈوب گئے پھر برج کا نام لے کر ٹھنڈی سانس لیتے اور پیتامبر سے آنسو پونچھتے ہوئے بولے کہ اے اودھو تم اچھی طرح سب کو گیان سکھا آئے۔

چوپائی

ستن میں پربھو یوں کیو بچارا
میری بھگت بڑی ندھ جوئی
تا سے جوجا کے من بھاوے
بھگت ادھین سو پران ہمارے
سدا بست پاتے برج ماہیں

برج بھگتن مم روپ ادھارا
سو برجباسی لیت نہ کوئی
سوئی مونہہ کرت بن آوے
برجباسی موکو اَت پیارے
اُن سم اور مونہہ دہت ناہیں

دوہا

سن کر ہر برج میں رہنے بل برجباسن ساتھ
تن دھر دیوں کاج ہت نکلے دوار کا ناتھ

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت اُس وقت برہماجی نے نارد جی سے کہا کہ دیکھو جس پربرہم پرمیشور کا درشن شیوجی کو بھی دھیان میں بھی جلدی نہیں ملتا وہی ترلوکی ناتھ برجناریوں کے واسطے روتے ہیں بید کی رچاؤں نے آکر گوپیوں کا جنم پایا تھا۔

دوہا

پرسیں اُن کے چرن رج برندابن کے ماہنہ
سو دُگت اُن کی لہین یا مین سنشے ناہنہ

اے راجہ اُن لوگوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیے جو لوگ برندابن کی رج اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں جب برج کا حال سُن کر شیام اور بلرام اُداس ہو گئے تب اودھو جی شیام سندر سے بدا کر ہو کر بسدیو اور دیوکی جی کے پاس آئے اور نند اور جسوداجی کا سندیسا اُن سے کہہ کر اپنے گھر گئے اور رومنی جی شیام اور بلرام جی سے ملکر راج مندر میں گئیں اور رام اور کرشن نے اُس دودھ اور ماکھن آدکو جو نند اور جسوداجی نے بھیجا تھا بڑے پریم سے کھایا اور اودھو جی کو بھی اس میں سے بھجوادیا۔

ادھیاے اڑتالیسواں

جانا شیام سندر کا کُبجا اور اکرور کے گھر پر

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جس دن سے مُرلی منوہر نے کُبجا کے گھر جانے کا اقرار کیا تھا

اُس دن سے وہ ہر روز پھولوں کی سیجیا بچھا کر موہن پیارے کے آنے کی راہ دیکھا کرتی تھی ایک دن
شیام سُندر بھگت تسبل انتر جامی نے اُس کا پریم دیکھ کر بچار کیا کہ ہم نے کُبجا سے کہا تھا کہ ہم کنس کو مار کر
تیرے گھر آویں گے سو ابھی تک وہ بات پوری نہیں کی اس لیئے وہاں جانا ضرور ہے ایسا بچارتے ہی اودھو جی
کو ساتھ لے کر کُبجا کے گھر پر گئے

چوپائی

جب کُبجا جانیو ہر آئے ات آنند گئی اُٹھ آمبگے	پیتا مبر پانوڑے بچھائے پورب جنم نُنیہ سب جاگے

جب شری کرشن جی سورج سے زیادہ تیجوان روپ بنائے ہوئے کُبجا کے گھر گئے تب وہ رتن
جٹت مندر اُن کے پرکاش سے جگمگانے لگا اور کُبجا نے بڑی بھگت اور پریت سے شری کرشن جی کو جڑاؤ
چوکی پر بٹھالا اور اودھو جی کو بیٹھنے کے واسطے آسن دیا اور کُبجا کمل روپی چرن موہن پیارے کا اپنی گود میں
لے کر بڑے پریم سے دابنے لگی۔

دوہا

آس پاس سب ساج کے مہاراج کے کاج	آنند سے من میں کہے دھن بھاگ ہیں آج

پھر کُبجا نے شری کرشن جی کا چرن اپنے ہاتھ سے دھو کر چرنامرت لیا اور بہت اچھے گہنے اور کپڑے
جو بنوا رکھے تھے وہ اُن کو پہنا کر عطر اور چندن اُن کے بدن میں مل دیا اور چھپن پرکار کے بنجن اُن کو کھلا کر
آچمن کرا کے پان اور الائچی سامنے رکھا پھر اپنے رتن جٹت شیش محل میں پھولوں کی سیجیا پر شری کرشن جی
کو لے جا کر بٹھالا۔

دوہا

پھر کُبجا اسنان کر پہر یو چیر سُرنگ	رتن جٹت بھوکھن سجے نکھ سکھ لو سب انگ

جب وہ سولھوں سنگار کر کے بڑے پریم سے شیام سندر کے پاس آئی تب آنند کند برج چند
سب کا منورتھ پورا کرنے والے نے کُبجا کا ہاتھ پریت کے ساتھ پکڑ کر اپنی سیجیا پر بیٹھالا اور اُس کی اچھا
پوری کر کے لوک اور پرلوک دونوں جگہ کا سُکھ دیا۔

دوہا

ٹیڑھی سے سیدھی کری دیو روپ ابھرام	داسی سے رانی بھئی پوجے سب من کام

اے راجہ دیکھو جس پدوی کو جوگی اور رکھیشور لوگ بڑے تپ اور جپ کرنے سے بھی جلدی نہیں
پا سکتے اُس پھل کو کُبجا نے ایک دن کے چندن لگانے سے سہج میں پایا جو لوگ ہمیشہ بدھ پورک نارائن جی
کا پوجن کرتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسی پدوی ملے گی اپنا منورتھ پانے کے بعد کُبجا نے شیام سُندر سے ہاتھ جوڑ کر

کہا کہ اے ترلوکی ناتھ تمھاری موہنی مورت کے دیکھنے کی آسا مجھ کو بنی رہتی ہے اس واسطے میں چاہتی ہوں کہ آپ کچھ دن یہاں رہ کر مجھے سکھ دیجئے شیام سندر بولے کہ تو دھیرج دھر جب تو ہم کو یاد کرے گی تب ہم تیرے پاس آیا کریں گے۔

چوپائی

پھر اُٹھ اودھو کے ڈھنگ آئے	نکھے لاج بس نین نوائے	

جبکہ موہن پیارے اودھو جی سمیت اپنے گھر پر آئے تب متھرا باسیوں نے یہ حال سُن کر کبجا کے بھاگ کی بڑائی کی۔

چوپائی

دھن دھن کبجا ہر کی رانی سدا رہے ہر کی یہ ریتی دھن دھن چندن انگ لگایا	دھن دھن کرشن پریت کرمانی مانت ایک بھگت سے پریتی دھن دھن بھون جہاں ہر آیا	

پھر ایک دن شری کرشن جی نے اودھو جی سے کہا کہ تم استری کی بھگت تو دیکھ چلے اب چلو تم کو ایک پُرش کا پریم دکھلا دیں یہ کہہ کر موہن پیارے بلرام جی سے بولے کہ اے بھائی ہم نے اکرور جی کے گھر جانے کے واسطے اقرار کیا تھا سو آج تک نہیں گئے اب وہاں چل کر اکرور جی کو ہستنا پور بھیج کر جدھشٹھر آدک اپنے بھائیوں کی خبر منگانا چاہیئے یہ کہہ کر شری کرشن جی بلدیو جی اور اودھو جی کو ساتھ لے کر اکرور جی کے گھر گئے اُن کو دیکھتے ہی اکرور جی نے آگے سے آکر اپنا سر شری کرشن جی کے چرنوں پر رکھ دیا اور شیام سُندر نے سر اُن کا اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگایا پھر اکرور جی اپنا بھاگ اُودے سمجھ کر بڑی بھگت اور پریم سے شیام اور بلرام اور اودھو کو گھر کے بھیتر لے گئے اور دونوں بھائیوں کو جڑاؤ سنگاسن پر بٹھال کر اُن کے چرن دھوئے اور اپنی استری سمیت اُن کا چرنامرت لے کر بدھ پوربک پوجا کی اور سگندھ پھیلنے کے واسطے اگر آدک اپنے گھر میں جلایا اور چھپّن پرکار کے بنجن سونے کی تھالیوں میں لا کر اُن کے سامنے رکھا جب شیام سُندر نے اکرور جی کی بھگت اور پریت بھی دیکھ کر بلرام جی اور اودھو جی سمیت آنند پوربک بھوجن کیا تب اکرور جی پان اور الائچی اُن کے سامنے رکھ دونوں بھائیوں پر چنور ہلانے لگے اُس وقت موہنی مورت کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے سے اکرور جی کو ایسا پریم پیدا ہوا کہ وہ شری کرشن جی کے چرن پکڑ کر اپنی آنکھوں میں ملنے لگے جس طرح مہا دردری کو بہت مال ملنے سے خوشی ہوتی ہے اسی طرح اکرور جی کو موہن پیارے کے آنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ پریم کے آنسو بہنے لگے۔

دوہا	تب اکرور برجوڑ کے اُستت کہی سُنائے	تم نو پُرش پردھان ہو ماکھن پُرکھ جدرائے

پھر اکرورجی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے دنیا ناتھ تم پیدا ہونے اور مرنے سے رہت ہو کر تمھارے آدی ادنا اور بھید اور نیلا کو کوئی نہیں جان سکتا تم کو میری ڈنڈوت پہونچے تم رجوگن سے سنسار کی اُتپت اور ستوگن سے پالن اور تموگن سے ناش کرکے کچھ اچھا کسی بات کی نہیں رکھتے اور تینوں لوک کا بیوہار اپنی مایا سے پرگٹ کرکے آپ اُس سے الگ رہتے ہو اور سنساری مایا موہ میں پھنسنے والا آدمی بھوساگر پار نہیں اُترتا اور تمھاری کرپا بنا مکت ملنا بہت کٹھن ہے نارد مُن اور سنکادک رکھیشور اور دھرو اور پرھلاد اور ابریکھ آدی ہر بھگت کیول تمھاری دیا سے اتنی بڑی پدوی کو پہونچے ہیں اور گرڑ جی سب پنچھیوں کے راجہ آپ کے باہن ہیں اور آپ ہمیشہ شیش ناگ کے ماتھے پر براجتے ہیں اور گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر تینوں لوک کو تارتی ہیں اور پانچوں تتو آپ سے پیدا ہو کر چاروں بید آپ کے سانس ہیں بغیر آپ کی دیا کے آپ کو کوئی نہیں پہچان سکتا آپ نے کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اپنی اچھا سے سگن اوتار لے کر بہت دیت اور راچھسوں کو مارا ہے اور اب بھی بہت سے دیت اور ادھرمی راجوں کو فوج سمیت مارو گے میری ڈنڈوت لیجیے میں آپ کے پوجن اور استُت کرنے کی سامرتھ نہیں رکھتا لیکن اپنے بھاگ پر گھمنڈ ہوتا ہوں کہ آپ نے دیا کی راہ سے آکر مجھ کو درشن دیا اور اس جھونپڑی کو اپنے چرنوں سے پوتر کیا جو کوئی برکت ہو کر آپ کا دھیان اور اسمرن پریت کے ساتھ کرتا ہے اُس پر دیال ہو کر ارتھ۔ دھرم۔ کام موکش دیتے ہیں۔

دوہا

ماکھن پُرکھ کوپال سے جو الکھت ہے ہیت
اپنے چاروں ہاتھ سے چار پدارتھ دیت

جیسے کبجا کو روپ دے کر آپ نے اُس کی اچھا پوری کی ویسے مجھ پر دیال ہو کر ایسا گیان دیجیے کہ جس میں آٹھوں پہر آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر جنم مرن سے چھوٹ جاؤں جب یہ استُت کرشن بھگوان نے اکرورجی کی سُن کر بردان مانگنے کے واسطے کہا تب وہ ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہاراج میں یہی چاہتا ہوں کہ استری اور پُتر کی پریت میرے من سے چھوٹ کر آپ کے چرنوں میں بھگت پیدا ہو یہ سُن کر شری کرشن مہاراج نے اکرورجی کو اچھا پورک بردان دے کر کہا کہ سادھو اور مہاتما کی سنگت کرنے سے تمھارا من شُدھ ہو جائے گا پھر کرشن بھگوان اپنی مایا سے اکرورجی کا برہم گیان ہر کر بولے کہ اے چاچا تم جدکُل میں بڑے اور ہمارے باپ کے برابر ہو کر اتنی بنتی ہماری کیوں کرتے ہو تمھاری سیوا اور استُت کرنا ہم کو اُچیت ہے اور ہم آپ کے درشن کے واسطے آئے ہیں جب یہ مایا روپی بچن سُن کر اکرورجی کا برہم گیان بھول گیا تب اُنھوں نے شیام اور بلرام کو بسدیوجی کا بیٹا جان کر بڑے پریم سے گود میں اُٹھا لیا اور بڑی خوشی سے اُن کو پیار کرنے لگے تب موہنی مورت بولے کہ اے چاچا تمھارے پُن اور پرتاپ سے دیت لوگ مارے گئے لیکن ایک بات کا سوچ مجھ کو رہتا ہے وہ آپ دیا کی راہ سے مٹا دیجیے میں سُنتا ہوں کہ جب سے میرے

پھوپھا راجہ پانڈ بیکنٹھ کو سدھارے تب سے راجہ درجودھن جدھشٹھر آدک میرے بھائیوں اور کنتی میری بوا کو بہت دکھ دیتا ہے اس سے ہستناپور جائیے اور اُن کو دھیرج دے کر وہاں کی کشل لے آئیے میرا من اُن کے واسطے بہت اُداس رہتا ہے جب اکرور جی اُن کی اگیا کے موافق ہستناپور کو گئے تب شیام اور بلرام اودھو سمیت اپنے گھر آئے۔

ادھیائے اُنچاسواں

پہونچنا اکرور جی کا ہستناپور میں اور خبر لانا پانڈوں کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شری کرشن جی نے بہت سا مال تحفہ تحائف کنتی اور جدھشٹھر وغیرہ کے واسطے دے کر اکرور جی کو بدا کیا تب وہ رتھ پر بیٹھ کر کئی دن میں ہستناپور پہونچے اور شہر کے باہر تالاب اور باؤلی اور باغ اور دیو استھان راجہ پانڈو اور اُن کے پُرکھوں کا بنایا ہوا دیکھ کر بہت خوش ہوئے جب وہ رتھ سے اُتر کر راجہ درجودھن کی سبھا میں جہاں پر دھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج اور اشوتھاما اور بدر جی بیٹھے تھے گئے تب سب نے اکرور جی کو جدھشٹھر میں بڑا سمجھ کر سنمان پوربک بیٹھالا اس وقت درجودھن ابھمانی نے طعنہ کی راہ سے اکرور جی سے پوچھا۔

چوپائی

نیکے سو ہیں بسدیو	نیکے ہیں موہن بلدیو
اُگرسین راجہ کے ہیت	اور نہ کاہو کی سُدھ لیت
بیٹھا مار کرت ہے راج	جنھیں نہ کاہو سے ہے لاج

یہ سن کر اکرور جی چپ ہو رہے اور اپنے من میں بچار کیا کہ ان ادھرمیوں کی سبھا میں مجھ سے درجودھن کا کٹھور بچن نہیں سُنا جائے گا اس سے یہاں بیٹھنا نہ چاہیئے ایسا بچار کر اکرور جی وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور بدر جی کو ساتھ لے کر جدھشٹھر کے گھر چلے آئے تو کیا دیکھا کہ کنتی راجہ پانڈو اپنے پت کے سوچ میں اُداس بیٹھی ہے اکرور جی نے کنتی جی کے چرنوں پر اپنا سر رکھ کر شیام سُندر کی بھیجی ہوئی سوغات سامنے رکھ دی اور جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کو گود میں اُٹھا کر بہت سا پیار کیا اور جب کنتی جی نے آدر پوربک اکرور جی کو اپنے پاس بیٹھالا تب اکرور جی نے کنتی سے کہا کہ اے ماتا بدھاتا سے کسی کا کچھ بس نہیں چلتا اور ہمیشہ کوئی جیتا بنا نہیں رہتا سنسار میں جنم لے کر دُکھ اور سُکھ دونوں اُٹھانے پڑتے ہیں اس لیے سوچ کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہو کر اور اپنے بدن کو دُکھ ہوتا ہے یہ سُن کر کنتی جی نے اپنے من کو دھیرج دیا اور بسدیو وغیرہ کی کشل پوچھ کر کہا کہ اے اکرور کبھی شیام اور بلرام مجھ کو اور جدھشٹھر آدک اپنے پانچوں بھائیوں کو یاد کرتے ہیں یا نہیں

میرے بیٹوں کی رچھا جو یہاں دُکھ کے سمدر میں پڑے ہیں کب آ کر کریں گے۔

دوہا

ہم تیرن کو تیج بل برنت سب سنسار ۔ درجودھن سُن کے کُڑھے دُرمت ادھم گنوار

اِس لیے اب مجھ سے اِس اندھے دھرتراشٹر کا دُکھ دینا جو کہ درجودھن اپنے بیٹے کی صلاح سے سب کام کرتا ہے سہا نہیں جاتا اور درجودھن دن رات میرے بیٹوں کے پران لینے کی تدبیر میں رہتا ہے ایک بار اُس نے بھیم سین کو زہر کا لڈو کھانے کے واسطے بھیجا پھر اُن کو لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آگ لگوا دی لیکن نارائن جی کی کرپا سے دونوں مرتبہ اُن کا پران بچا جبکہ کورو لوگ اِس طرح میرے بیٹوں سے دشمنی رکھتے ہیں تب وہ اُن کے ہاتھ سے کس طرح بچیں گے یہی سوچ آٹھوں پہر مجھ کو بنا رہتا ہے جس طرح سے بکری بھیڑیا دن کے غول میں رہ کر اپنی جان کو ڈرا کرتی ہے اور ہرنی اپنے جھنڈ سے چھوٹ کر سُکھ نہیں پاتی اور سانپ گھر میں رہنے سے ڈر بنا رہتا ہے وہی دسا میری یہاں رہنے سے ہے اور یہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتی شری کرشن جی ترلوکی ناتھ نے سب جیوؤں کا دُکھ ہرنے کے واسطے سگُن اوتار لیا ہے تو پھر میرے بیٹوں کا دُکھ جو بے باپ کے ہیں کیوں نہیں ہرتے آج تک میں اپنے کو بغیر وارث کے سمجھتی تھی لیکن اب شیام سندر کے سُدھ لینے سے مجھ کو معلوم ہوا کہ میرا بھی کوئی سہایک ہے جس طرح شیام سندر نے کنس آدک اسُریوں کو مار کر اپنے ماتا اور پتا کو سُکھ دیا اُسی طرح میری بھی رچھا وہی کریں گے۔ اگرچہ اپنا دُکھ کسی سے کہنا اچھا نہیں ہوتا لیکن تم کو اپنا جان کر سب حال کہتی ہوں کہ جس طرح گرہن لگتے وقت راہ اور کیت سورج اور چندرما کو گھیر لیتے ہیں اُسی طرح میرے بیٹے درجودھن آدک کے گھیر میں پڑے ہیں اے اکرور تم میری طرف سے شری کرشن چندر آنند کند سے اِس کے بعد کہہ دینا کہ یہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ تم ایسا بھتیجا پا کر پھر میں سنساری دُکھ سے چھٹی نہ پاؤں مجھ کو دُکھی اور دین جان کر میرا دُکھ دور کریں۔

دوہا

میری اور مم سُتن کی اُنہیں کو ہے لاج ۔ اور سرن سوجھے نہیں مانگوں یہ برج لاج

اے راجہ پریچھت اکرور جی ہر بھجن کے پرتاپ سے ہونہار کے جاننے والے یہ بات سنتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر کر بولے کہ اے ماتا تم کسی بات کا سوچ مت کرو تمھارے پانچوں بیٹے شری کرشن جی کی دیا سے اپنے دشمنوں کو جیت کر بڑے پرتاپی راجہ ہوں گے اور شیام اور بلرام نے یہ سندیسا تم سے کہا ہے کہ کچھ کسی بات کی چنتا نہ کریں ہم جلد ہی اُن کے پاس آتا ہوں۔

دوہا

کنتی سے یا بدھ کہیو چوپت سن مانہہ ۔ لگن پڑ بہ جا اور ہیں تا کو بھے کچھ نا تھہ

جب اکرور جی اِس طرح کنتی اور ودر آدک کو دھیرج دے کر وہاں سے بدا ہوئے اور بدر جی کو ساتھ

لیتے ہوئے ہستناپور باسیوں سے جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کا چلن اور بیوہار پوچھنے لگے تب سب نے جدھشٹھر کی تعریف کی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ راجگدی جدھشٹھر کو ہونا چاہیئے پھر اکرورجی نے بدرجی سمیت دھرتراشٹر کے پاس جاکر کہا کہ اے مہاراج تم نے کوروکُل میں بڑے ہوکر اپنی بڑائی کیوں کھودی اور راجہ پانڈ اپنے بھائی کی گدی لے کر جدھشٹھر آدک اپنے بھتیجوں کو جو بے باپ کے ہیں کیوں دکھ دیتے ہو اور تم کیا خوش ہوکر درجودھن آدک اپنے ادھرمی بیٹوں کی صلاح سے کیوں ایسا پاپ کرتے ہو آدمی اکیلا ہی پیدا ہوتا ہے اور اکیلا ہی جاتا ہے مرتے وقت کوئی اُس کے ساتھ نہیں جاتا جن کے واسطے تم یہ سب پاپ بٹورتے ہو وہ کوئی پرلوک میں تمھارے کام نہ آویں گے اور اس ادھرم کرنے کے بدلے تم کو نرک بھوگنا پڑے گا۔

چوپائی

لوچن لگے نہ سوجھے ہیے ۔ اکل بہہ جائے پاپ کے کیے

اے دھرتراشٹر تم نے نہیں سُنا کہ جو راجہ اپنی پرجا اور پرِوار کو برابر نہ دیکھ کر سب کا پالن نہیں کرتا وہ ضرور نرک بھوگتا ہے اور سنساری بیوہار سپنے کی طرح جھوٹے ہوتے ہیں مرنے کے پیچھے کیول بھلائی اور بُرائی رہ جاتی ہے جو لوگ سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھ کر کسی جیو کو دُکھ نہیں دیتے وہی لوگ سنسار میں جس پاکرانت سے مُکت پاتے ہیں اس لیے تم کو اپنے بیٹوں اور بھتیجوں میں کچھ بھید نہ سمجھ کر جدھشٹھر آدک کو دکھ دینا نہ چاہیئے نہ تمھارے بیٹے تم کو سورگ میں لے جائیں گے نہ بھتیجے نرک میں ڈالیں گے نرک اور سورگ اپنی کرنی سے ملتا ہے میں تمھارے بھلے کے واسطے دھرم کی بات کہے دیتا ہوں جو اس کے موافق کروگے تو تمھارا نام ہوگا اور جو ایسا نہ کروگے تو تم کو پیچھے سے ضرور پچھتانا پڑے گا۔

دوہا

پاتے تجو ادھرم سب چلو دھرم کی ریت ۔ جن کی نیت انیت ہے اُن کی ہوے نہ جیت

یہ سنتے ہی دھرتراشٹر اکرورجی کا ہاتھ پکڑ کر بولے کہ اے بھائی تم یہ امرت روپی اور منگل کارنی بات میرے بھلے کے واسطے بہت اچھی کہتے ہو اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ شری کرشن جی نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے جنم لے کر سب بھلا اور بُرا کرنے کی سامرتھ اپنے اختیار میں رکھی ہے جو وہ چاہیں گے وہی ہوگا اُن کی اچھا بہا بلوان ہے لیکن میں کیا کروں تمھارا اپدیش میرے ہردے میں نہیں ٹھہرتا بجلی کی طرح چمک کر نکل جاتا ہے اور درجودھن آدک میرے بیٹے میرا کہنا نہ مان کر اپنی مرضی کے موافق کام کرتے ہیں اس لیے میں اُن کی باتوں میں کچھ نہیں بولتا اکیلا بیٹھا ہوا پرمیشور کا بھجن کرتا ہوں تم میری ڈنڈوت شری کرشن جی سے کہہ دینا یہ سُن کر اکرورجی نے کہا کہ اے دھرتراشٹر پرمیشور کی مایا بڑی بلوان ہے کہ میرا اُپدیش تمھارے دل میں اثر نہیں کرتا نہیں معلوم بیکنٹھ ناتھ کی کیا اچھا ہے یہ کہہ کر اکرورجی دھرتراشٹر کو ڈنڈوت کر کے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کنتی جی کے گھر پر چلے آئے اور کنتی جی کو بہت دھیرج دے کر آپ رتھ پر سوار ہوئے۔

دوہا		
بدر بھگت سے بدا ہوے کنتی سے کرجور		پانڈسُتن کو دیکھ کر چلے مدھ پُری اور

اکرور جی نے متھرا میں پہونچتے ہی راجہ اُگرسین اور بسدیو جی کے سامنے شیام اور بلرام سے ہاتھ جوڑکر کہا کہ اے دنیا ناتھ میں نے ہستناپور میں جاکر دیکھا تو تمہاری پھوپھو اور جُدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کو درجودھن کے ہاتھ سے بہت دُکھی پایا زیادہ میں کہاں تک کہوں آپ انترجامی سب حال جانتے ہیں کوروں کا ادھرم کچھ آپ سے چھپا نہیں ہے جب یہ کہہ کر اکرور جی اپنے گھر چلے گئے تب شری کرشن بیکنٹھ ناتھ سنساری لوگوں کی طرح پہلے بہت اُداس ہو گئے پھر بلرام جی سے صلاح کرکے یہ پرن کیا کہ مہا بھارت کرکے پرتھوی کا بھار اُتاروں گا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جو میں نے برندابن اور متھرا کی لیلا تم کو سُنائی یہ پورباردھ کتھا (یعنی پہلا نصف حصّہ) کہی اب دوارکا ناتھ کی کرپا سے اوترارد ھ کتھا (دوسرا نصف حصّہ) کہوں گا۔

ادھیاے پچاسواں

جُدھ شیام سُندر اور جراسندھ سے

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکھچت جس طرح شری کرشن جی نے جراسندھ کی فوج کو مار کر کال جمن کا ناش کیا اور راجہ مچکند کو بھو ساگر پار اُتار کر دوارکا میں جا بسے وہ حال کہتا ہوں سُنو کہ راجہ اُگرسین دھرم کے ساتھ متھرا کا راج کرنے لگے اور شیام اور بلرام بھگت اشکاری اُن کا حکم مانتے تھے اور اُس راج میں کوئی دُکھی نہیں تھا لیکن است اور پراپت نام دونوں استریاں راجہ کنس کی اپنے پت کے سوچ میں بہت اُداس رہا کرتی تھیں ایک دن دونوں بہنیں رو کر آپس میں کہنے لگیں کہ اب یہاں اناتھ ہو کر پڑے رہنے سے اپنے باپ کے گھر میں چل کر رہنا اچھا ہے یہ بچار کر دونوں بہن رتھ پر چڑھ کر اپنے باپ جراسندھ کے گھر چلی گئیں اور جس طرح شیام اور بلرام نے راجہ کنس کو دیتوں سمیت مار کر اُگرسین کو راج دیا تھا وہ سب حال رو رو کر اپنے باپ سے کہا یہ حال سُنتے ہی جراسندھ بھاجی جراکرودھ کرکے اپنی سبھا والوں سے بولا کہ ایسا کون شور بیر جدکل میں پیدا ہوا ہے کہ جس نے کنس ایسے زبردست کو دیتوں سمیت مار ڈالا اب میں یہ پرن کرتا ہوں کہ جو کنس کے بدلے متھرا پُری کو جدبنسیوں سمیت جلا کر رام اور کرشن کو جیتا باندھ نہ لاؤں تو اپنا نام جراسندھ نہ رکھوں یہ کہہ کر جراسندھ ابھاگی جو شیام اور بلرام کی مہما نہیں جانتا تھا بولا کہ جدبنسی لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ میں فوج ساتھ لے کر اُن سے لڑنے جاؤں اسی جگہ سے ایک گدا پھینک کر اُن سب کو مار ڈالوں گا۔

دوہا		
رام کرشن کو مار کر بیر کنس کا لیوں		کوؤ جادو بنش کے کل میں رہن نہ دیوں

جراسندھ بردان پانے کے پرتاپ سے جتنی بار گدا سر کے چاروں طرف گھما کر جہاں پھینکتا تھا وہاں اتنے جوجن پر گدا جاکر دشمنوں کو گراتی تھی جب جراسندھ نے اسی گھمنڈ سے ہزار من کی گدا سو بار گھما کر متھراپوری پر جو مگدھ دیش سے چار سو کوس پر تھی پھینکی تب شری کرشن انترجامی نے اپنی گدا چلا کر اس کی گدا متھراپوری کے باہر گرا دی جبکہ وہ گدا بِنا کام بنا گئے ہوئے مگدھ دیش میں پھر آئی تب جراسندھ نے تعجب مان کر من میں کہا کہ جس نے میری گدا کو روکا وہ بنا جدھ کیے نہیں جائے گا ایسا بچار کر اس نے راجوں کو جو اس کے حکم میں رہتے تھے بلا بھیجا اور تیئیس[٢٣] اکچھوہنی فوج ساتھ لے کر متھراپوری پر چڑھ آیا جبکہ دس ہزار آٹھ سو ہاتھی اور اکیس[٢١] ہزار آٹھ سو ستر رتھ اور چھیاسٹھ ہزار سوار اور ایک لاکھ نو ہزار ساڑھے تین سو پیدل سپاہی اسی طرح سب دو لاکھ آٹھ ہزار بیس آدمیوں کی فوج اکٹھی ہو تب ایک اکچھوہنی دل کہلاتا ہے جراسندھ نے اس حساب تیئیس[٢٣] اکچھوہنی دل اور بڑے بڑے شور بیروں کو ساتھ لیے ہوئے کئی دن میں وہاں پہونچکر متھراپوری کو گھیر لیا تب دسوں دگپال اور سب دیوتا مارے ڈر کے کانپ اٹھے اور پرتھوی کانپنے لگی اتنی بھاری فوج دیکھتے ہی سب متھراباسی اپنے پران کے ڈر سے گھبرا کر اور شری کرشن جی سے کہنے لگے کہ اے دینا ناتھ جراسندھ نے آکر چاروں طرف سے شہر کو گھیر لیا اب ہم لوگ بھاگ کر کہاں جاویں جس میں جان بچے جب یہ سن کر شری کرشن جی اپنے من میں کچھ بچارنے لگے تب بلدیو جی بولے کہ اے مہاراج آپ نے پرتھوی کا بوجھ اتارنے اور سب بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے اوتار لیا ہے کن روپ دھر کر سب دیتوں کو جلا دیجیے یہ بات سن کر بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے بھائی ان لوگوں کا مارنا کچھ مشکل نہیں ہے لیکن مجھ کو بہت کام دنیا میں کرنے ہیں اس لیے جراسندھ کے مار ڈالنے کا اپائے پیچھے سے کیا جاوے گا یہ کہہ کر شری کرشن بلرام جی سمیت راجا اگرسین کے پاس چلے گئے اور بولے کہ اے مہاراج مجھ کو حکم دیجیے تو جراسندھ سے جاکر لڑوں اور آپ جدونشیوں کو ساتھ لے کر شہر کی رچھا کیجیے اگرسین نے کہا کہ بہت اچھا شیام اور بلرام اُن کی اگیا پاتے ہی شہر کے باہر آئے اس وقت شری کرشن جی کی اچھا دو رتھ جڑاؤ بہت اچھے سورج اور چندرما کے برابر چمکنے والے آکاش سے اُتر کر شیام اور بلرام کے سامنے کھڑے ہو گئے شری کرشن جی کے رتھ پر سُدرشن چکر اور سارنگ دھنکھ اور ترکش بانوں سے بھرا ہوا اور نند ک تلوار اور کومودکی گدا رکھا ہو کر جھنڈے پر گرڑ جی کی تصویر بنی تھی اور شیبہ اور سگریو اور میگھ پشپ اور بلاہک نام چار گھوڑے بہت اچھے اس رتھ میں جُتے تھے اور داروک نام سارتھی اُس پر بیٹھا تھا اور بلدیو جی کے رتھ پر ہل اور موسل رکھا ہو کر جھنڈے میں تاڑ کے درخت کا چنھ بنا تھا اس کو دیکھتے ہی دونوں بھائی اپنے اپنے رتھ پر چڑھ بیٹھے اور تھوڑی فوج ساتھ لے کر رن بھوم میں آئے جیسے شری کرشن جی نے جراسندھ کی فوج میں مارو باجا بجتے سن کر اپنا پنچ جنیہ نام شنکھ بجایا ویسے پرتھوی اور آکاش مارے ڈر کے کانپنے لگا اور

سلہ ہم کو اکچھوہنی کی تعداد کا جو شلوک یاد ہے اس میں یوں ہے دس ہزار ہاتھی بیس ہزار رتھ ایک لاکھ جودھا دس لاکھ سوار اسپ چھتیس کروڑ پیادہ ١٢ گوبندلال صبا۔

ترلوکی ناتھ ابناشی پُرکھ آپ کے برابر کوئی دوسرا سُندر نہیں ہے میری بنتی سنیئے اے پربرہم پرمیشور میں آپ کی تعریف سُن کر منسا باچا کرمنا سے اپنے کو آپ کی داسی سمجھتی ہوں اور سوائے آپ کے اور کسی کو نہیں چاہتی آپ بھی دیال ہو کر مجھ کو اپنے چرنوں کے پاس رکھیئے جدپ میں آپ کے جوگ نہیں ہوں لیکن آپ کی داسیوں میں رہوں گی میرا بڑا بھائی زبردستی مجھ کو ششپال سے بیاہنا چاہتا ہے لیکن میں یہ بات نہ چاہ کر پریم پوربک یہ اِچھّا رکھتی ہوں کہ آپ کی سیوا کرکے اپنا جنم سوارتھ کروں جو آپ یہ کہیں کہ کلونتی بیٹی ایسا کام نہیں کرتی کہ اپنے بواہ کا سندیسا آپ بھیجے تو اے دنیدیال اس کا یہ کارن ہے کہ آپ کی مہما جو سارے جگت میں پرکٹ ہے سُن کر میری لاج چھوٹ گئی آپ کے چرنوں کی دھول ملنے کے واسطے شری برہما جی اور شری مہادیو جی آدک بڑے بڑے دیوتا اور جوگیشور اور منیشور لوگ اِچھّا رکھتے ہیں لیکن وہ دھول اُن کو جلدی نہیں ملتی میں منسا باچا کرمنا سے یہ اِچھّا رکھتی ہوں کہ جس میں اُن چرنوں کی سیوا کرکے وہ دھول اپنے مستک پر لگاؤں جو وہ دھول مجھ کو نہیں ملے گی تو اُن چرنوں میں دھیان لگا کر یہ تن اپنا چھوڑ دوں گی۔

چوپائی

جاکو تھو سنکادک دھیاوین تاہی چرن کمل کی آس	بید پُران بھید نہیں پاوین من مُدھکر ہوئے کینھو باس

دوہا

تم چاہو یا مت چہو ماکھن پُربھ جدُرائے	میں چاہت ہوں آپ کو پرتم پریت کی بھائے ا

اے مہاپربھو اب ششپال برات ساج کر کنڈن پور میں مجھے بواہنے آوے گا تم جلد آکر اور دشمنوں کو جیت کر مجھ کو یہاں سے لے جاؤ جو آپ نہیں آویں گے تو میں اپنا پران آپ کے چرنوں پر نچھاور کرکے جہاں دوسرا جنم پاؤں گی اُس تن میں آپ کا بھجن کرکے آپ کے پاس پہونچوں گی۔

چوپائی

ہوں تمھری چیری کی چیری کرپا کرو موہن جدُ ناتھا	تم کو سکل لاج ہے میری رتھ پر چڑھو بیر کے ساتھا

اے دینِدیال ایسا مت کرنا کہ سنگھ کا شکار گیدڑ لے جائے جو آپ یہ کہیں کہ ہم راج مندر میں سے تجھکو کیسے لیجائینگے سو میں اپنے بواہ سے پہلے ایک دن دیبی جی کی پوجا کرنے کے واسطے شہر کے باہر جاؤں گی جب وہاں سے پھر کر گھر آنے لگوں تب راہ میں مجھ کو اپنے ساتھ لے جانا سنسار میں آپ کا نام دینِدیال پرکٹ ہے اس لیے مجھ کو مہا دین جان کر دیال ہو جیئے۔

چوپائی

جو تم بیگ نہ پہونچ آئے	تو مو نہ اسُر بیاہ لیجائے

دوہا

یا بدھ پاتی شرون کر ماکھن پربھو کرتار	کنڈن پُر کے چلن کو من میں کیو بچار

ادھیائے ترپن ۵۳

شیام سُندر کا رُکمنی کو ہرلانا

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرتچھت شیام سُندر نے وہ چٹھی سنتے ہی بڑی خوشی سے اُس براہمن کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُس کو اکیلے میں لیجا کر کہا کہ اے براہمن دیوتا جس دن سے میں نے رُکمنی کے روپ اور گن کا حال نارد جی کے منھ سے سنا ہے اُس دن سے میں بھی اس کے ملنے کی چاہ رکھتا ہوں اور یہ بھی مجھ کو معلوم ہے کہ رُکم اگرچ میرے ساتھ دشمنی رکھ کر اس کا بواہ مجھ سے ہونے نہیں دیتا تم آج رات کو یہاں رہو کل میں پرات سمے تمہارے ساتھ چلکر رُکمنی کی اِچھا پوری کروں گا جس طرح لکڑی سے لکڑی رگڑنے میں آگ پیدا ہو کر سب جنگل جل جاتا ہے اسی طرح دُشمنوں کو فوج سمیت ناش کر کے رُکمنی کو لے آؤں گا جب یہ بات سُن کر براہمن دیوتا کو دھیرج ہوا تب شیام سُندر نے دارک سارتھی کو بلا کر کہا کہ کل سبیرے رتھ تیار کر کے لے آنا جب پراتہ کال دارک سارتھی رتھ اُن کا سجا کر لے آیا تب شری کرشن چندر آنند کند اُس براہمن سمیت رتھ پر چڑھ کر کُنڈن پور کو چلے جبکہ وہ سارتھی رتھ دوڑا کر شہر سے باہر لے گیا تب پران ناتھ نے کیا دیکھا کہ داہنے طرف ہرن کا جھُنڈ چلا آتا ہے یہ سگُن دیکھ کر اُس براہمن نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج اچھے سگُن ملنے سے میرے بچار میں یہ آتا ہے کہ جس کام کے واسطے آپ جاتے ہیں وہ کام جلد پورا ہوگا شیام سُندر بولے کہ آپ کی کرپا سے میرا کام پورا ہوگا یہ بات کہہ کر رتھ آگے کو بڑھایا جبکہ بلبھدر جی نے سُنا کہ مرلی منوہر اکیلے کنڈن پور کو گئے تب اُنھوں نے جا کر راجہ اُگرسین سے کہا کہ مہاراج میں نے سُنا ہے کہ راجہ ششپال جراسندھ آدک بہت سے راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لے کر رُکمنی سے بواہ کرنے کے واسطے کنڈن پور میں آتا ہے اور موہن پیارے یہاں سے اکیلے بنا کہے وہاں چلے گئے ہیں اس لیے مجھے یقین ہوتا ہے کہ وہاں شیام سندر اور ان لوگوں سے بڑی لڑائی ہوگی آپ حکم دیجئے تو ہم لوگ بھی جاویں یہ بات سنتے ہی راجہ اگرسین نے بلرام جی سے کہا کہ تم میری سب فوج ساتھ لے کر ابھی جلدی کنڈن پور میں جاؤ کہ شری کرشن جی وہاں تک پہونچنے نہ پاویں راہ میں اُن سے مل کر اُن کو اپنے ساتھ لے آؤ یہ بات سنتے ہی بلرام جی نے دو اکچھوہنی دل اور بہت شور بیروں کو ساتھ لے کر کُنڈن پور کو کوچ کیا اور راہ میں شری کرشن جی سے مل کر بولے کہ اے بھائی تم مجھ کو بھی ساتھ نہ لے کر اکیلے چلے آئے میرا پران تک تمہارے اوپر نچھاور ہے شری کرشن جی بلدیو جی کو دیکھتے ہی بہت خوش ہوئے اور رُکمنی جی کی بیاکلتا کا حال بیان کر ایک مہینے کا راستہ ایک دن اور رات میں چلے اور جس دن ششپال کی برات کنڈن پور میں آنے والی تھی اُسی دن وہاں جا پہونچے تب کیا دیکھا کہ اُس شہر میں گھر گھر منگلاچار ہو رہی اور چوراہوں میں گلاب اور چندن کا چھڑکاؤ ہو رہا ہے اور سب چھوٹے اور بڑے کُنڈن پور واسی اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنے اپنے اپنے دروازوں اور چوراہوں پر برات دیکھنے کے واسطے

خوش خوش بیٹھے ہیں

دوہا

کُنڈن پُر کی چھب مہا برن سکے کب کون　　جا کی شوبھا دیکھ کے سُکھ پاوت رکھ مون

یہ شوبھا وہاں کی دیکھتے ہوئے شیام سُندر نے اپنا رتھ راجہ بھیشمک کے باغ میں لے جا کر کھڑا کیا اور اُس براہمن سے بولے کہ اے مہاراج ہم اپنا ڈیرہ یہاں کرتے ہیں تم جا کر ہمارے آنے کا حال رُکمنی سے کہدو جس میں اُس کو دھیرج ہو اور وہاں کا حال پھر ہم سے آ کر کہو کہ اُس کی تدبیر کی جاوے یہ بات سُن کر وہ براہمن راج مندر کو چلا اور اُسی دن راجہ بھیشمک برات نزدیک آنے کا حال سُن کر اپنی فوج اور نیوتے والے راجوں کو ساتھ لے کر براتیوں کو آگے سے لینے گیا اور سنمان پوربک براتیوں کو اپنے ساتھ لا کر جتھا جوگ استھان میں جنواسہ دیا اور بھوجن وغیرہ سب سامان جو جس کو ضرورت تھی اُس کے ڈیرہ پر بھیجدیا اور برات آنے کی خبر سُن کر راج مندر میں استریاں منگلاچار کرنے لگیں اور پروہت نے رُکمنی سے سونا اور گئودان دلوا کر موتیوں کا کنگن اُس کے ہاتھ میں بندھوایا اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت شری کرشن جی مہاراج کُنڈن پور میں پہونچ چکے تھے لیکن رُکمنی کو اُن کے آنے کا حال نہیں معلوم تھا اس لیے وہ سب چرتر دیکھتے ہی سوچ میں ہو کر اپنے من میں کہنے لگی کہ دیکھو شیام سُندر چٹھی بھیجنے سے مجھ کو نرلج سمجھ کر ابھی تک نہیں آئے اور اُس براہمن نے بھی پھر کر ابھی تک کچھ سندیسا مجھ کو نہیں دیا کہ پران ناتھ آتے ہیں یا نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیکنٹھ ناتھ انترجامی نے مجھے کروپ سمجھ کر گرہن نہیں کیا یا وہ براہمن راہ بھول کر دوارکا تک نہیں پہونچا یا برات کے ساتھ جراسندھ کا آنا سُن کر نہیں آئے۔

چوپائی

میری کچھک چوک من آئی　　یا تے نہیں آئے سُکھدائی
جھوں نہیں آئے نند لالا　　آئے مونہہ برہے شسُپالا

اے مہا پربھو جب شسُپال کل مجھے بواہ کے پیچھے ہاتھ پکڑ کرلے جائے گا تب میں ابلاناتھ کیا کروں گی اُس وقت میرے جپ اور تپ اور دیبی جی کے پوجن نے بھی کچھ سہائتا نہیں کی اے پرمیشور اب میں کیا کروں کدھر بھاگ جاؤں یا اپنا پران ہی چھوڑ دوں اب تمہارے سوائے کسی کا بھروسا نہیں رکھتی اسی طرح رُکمنی بہت باتیں اپنے من میں بچار کر کسی کے پاؤں کا کھٹکا سنتی تو اُس براہمن کا آنا سمجھ کر چاروں طرف دیکھنے لگتی تھی جیسے چندرما کا پرکاش پربھات سے ملین ہو جاتا ہے ویسے ہی رُکمنی کا چندر مکھ اسی سوچ میں اُداس ہو گیا تھا جس طرح پارہ ایک جگہ نہیں ٹھہرتا ہے اُسی طرح گھبراہٹ سے کبھی کوٹھے پر اور کبھی دروازے اور کھڑکیوں میں جا کر اُس براہمن کے آنے کی راہ دیکھا کرتی تھی اور لاج کے مارے اپنے من کا بھید کسی سے نہیں کہتی تھی۔

دوہا

ناکھن پُرکھ کے دھیان میں پرانن کی سُدھ نانہہ　　تب ہی پھرکنے نین بھج مُدت بھئی من مانہہ

یہ حال رُکمنی کا دیکھ کر ایک سکھی جو سب بدیا جانتی تھی بولی کہ اے پیاری تم اتنا گھبرا کر کیوں اپنا پران دیتی ہو وہ بنا پوچھے اپنے باپ اور بھائی کے کس طرح یہاں آویں گے تب دوسری سکھی بولی کہ وہ دینڈیال انترجامی تمھارے من کا حال جان کر بے آئے نہ رہیں گے تم اپنے من کو دھیرج دے کر بیاکل مت ہو میری سمجھ سے وہ کُنڈن پر پہونچ چکے ہیں اُس کی بات سن کر رُکمنی نے کہا کہ اس وقت میری بائیں آنکھ اور بائیں بھُجا پھڑکتی ہے تب وہ سکھی بولی کہ اُس کو بہت اچھا سگن سمجھو ابھی کوئی آکر ایسی خبر دے گا کہ شیام سندر آئے ہیں رُکمنی یہ چرچا اپنی سکھیوں سے کر رہی تھی کہ اُسی وقت براہمن نے پہونچ کر رُکمنی کو آشیش دے کر کہا کہ شری کرشن مہاراج نے بلرام جی اور سینا سمیت یہاں آکر راجہ کے باغ میں ڈیرا کیا ہے۔

	دوہا	
رُکمن بیرہ دیکھ کے کینھو بہت ہلاس		کہت تمھارے دھرم سے اب پوجی من آس

اُس وقت رُکمنی کو ایسی خوشی ہوئی کہ جیسے مردے کے بدن میں جان آجاوے اور تپ کرنے والا اپنا منورتھ پاکر خوش ہووے تب اُس نے ہاتھ جوڑ کر براہمن سے بنے کیا کہ اے دُج راج تم نے بیکنٹھ ناتھ کے آنے کا حال سُنا کر مجھ کو جو دان دیا ہے جو اس کے بدلے تم کو تینوں لوک کی دولت دوں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہو سکتی یہ بات کہہ کر جیسے رُکمنی جی نے اس براہمن کی طرف دیکھا ویسے اُس کے گھر میں لچھمی جی کا باس ہو گیا پھر وہ براہمن آشیرباد دے کر راجہ بھیشمک کے پاس چلا گیا اور شیام سندر کے آنے کا حال جیون کا تیوں راجہ بھیشمک سے کہا جب راجہ نے سنا کہ شری کرشن چندر آنند کند میرے یہاں بواہ کرنے کے واسطے آکر باغ میں ٹکے ہیں تب اُسی وقت بڑی خوشی سے بہت رتن آدک ساتھ لے کر اپنے چاروں بیٹوں سمیت باغ میں چلا گیا جبکہ اُس نے رام اور کرشن دونوں بھائیوں کو بیٹھے ہوئے دور سے دیکھا تب سواری پر سے اتر کر پیدل اُن کے پاس چلا گیا اور رتن آدک بھینٹ دے کے بنے پوربک اُن سے بولا۔

	چوپائی	
میرے من بچ تم ہو ہری		کہا کروں جو دشٹن کری

اے مہاپربھو جب آپ نے دیال ہو کر مجھ کو اپنا درشن دیا تب میں کرتارتھ ہو کر اپنے منورتھ کو پہونچا پھر راجہ بھیشمک بہت اچھے مکان میں شیام اور بلرام کو ٹکا کر راج مندر پر چلا گیا اور سب سامان بھوجن آدک وہاں بھجوا کر کہنے لگا کہ رُکمنی شری کرشن جی سے بیاہنے جوگ ہے لیکن کیا کروں میرا کچھ بس نہیں چلتا۔

	چوپائی	
ہر چرتر جانے نہیں کوئی		کیا جانے اب کیسی ہوئی

جب کہ کُنڈن پُر کے رہنے والوں نے دونوں بھائیوں کے آنے کا حال سُنا تب چھوٹے اور بڑے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن پہن کر جھُنڈ کے جھُنڈ اُن کے درشن کے واسطے وہاں پہونچے اور شری کرشن جی اور شری

بلدیو جی کو ڈنڈوت کر کے اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پراپت کیا اور بڑی خوشی سے آپس میں کہنے لگے۔

دوہا

ہیں ات سندر شیام بر کہیں پرسپر لوگ
یہ ششپال بھاادھم نہیں رُکمنی جوگ

پرمیشور کی دیا سے ہماری اچھا پوری ہو کر رُکمنی کا بواہ شری کرشن جی کے ساتھ ہوئے اور شیام اور بلرام کی جوڑی چر نجیو بنی رہے اے راجہ پریکچھت جبکہ چار گھڑی دن باقی رہا تب شری کرشن اور بلرام جی رتھ پر بیٹھ کر کنڈن پُر کی شوبھا دیکھنے کو نکلے جس گلی اور بازار اور چوراہے پر اُن کی سواری پہونچتی تھی وہاں کے سب استری اور پُرش اپنی کھڑکی اور چوپارے اور دروازوں پر سے دونوں بھائیوں پر پھول برسا کر آپس میں یوں کہتے تھے۔

چوپائی

نیلامبر اوڑھے بلرام
کنڈل چپل مکٹ سر دھرے
پیتامبر پہنے گھنشیام
کمل نین جاہت من ہرے

جبکہ شیام اور بلرام شہر کی شوبھا اور راجہ ششپال آدک کی سینا دیکھتے ہوئے اپنے ڈیرے پر پہونچے تب رُکم اگرج اُن کے آنے کا حال سنتے ہی بڑے کرودھ سے اپنے باپ کے پاس جا کر بولا کہ تم سچ بتلاؤ کہ شری کرشن ہمارے یہاں بواہ میں بگھن کرنے کے واسطے کس کے بلانے سے آیا ہے راجہ بھیشمک نے کہا کہ میں نے اُن کو نہیں بلایا تب وہ چنواسے میں جا کر جراسندھ اور ششپال سے بولا کہ اب کنڈن پر میں شیام اور بلرام بھی آئے ہیں تم اپنی سینا چتُروں سے کہدو کہ ہوشیار رہیں اُن دونوں بھائیوں کا نام سنتے ہی راجہ ششپال مارے ڈر کے تصویر کی طرح چپ چاپ کھڑا رہ کر کچھ نہیں بولا لیکن جراسندھ نے رُکم سے کہا کہ سنو ستر اُنھیں دونوں بھائیوں نے راجہ کنس آدک بڑے بڑے شور بیروں کو سہج میں مار ڈالا تھا یہاں جو آئے ہیں تو ضرور کچھ فساد کریں گے اُن کو تم لڑکا مت سمجھو یہ بڑے پرتاپی ہو کر آج تک کسی سے نہیں ہارے سترہ مرتبہ تئیس تئیس اکچھوہنی دل میرا ان دونوں بھائیوں نے لڑ کر مار ڈالا جب کہ اٹھارھویں مرتبہ میں پھر فوج لے کر اُن پر چڑھا تب یہ دونوں بھائی بنا لڑے میرے سامنے سے بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے جب کہ میں نے پہاڑ کے چاروں طرف آگ لگا دی تب وہاں سے کود کر دوارکا میں جا بسے۔

چوپائی

یا کو کاہو بھید نہ پایو
یہ ہے چھلی مہا چھل کرے
کرن اُپدرو یہاں بھی آیو
کا ہو کو نہیں جانیو پرے

اس واسطے اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیئے کہ جس میں ہم لوگوں کی لاج رہے یہ بات سُن کر رُکم اگرج الجھان سے بولا کہ شیام اور بلرام کیا مال ہیں جنسے تم اتنا ڈرتے ہو میں اُن کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ برندا بن میں ناچ گا کر گئوویں چرایا کرتے تھے وہ بالک گنوار لڑائی کا حال کیا جانتے ہیں تم کسی بات کی چنتا مت کرو کرشن اور بلرام کو جدونبشیوں سمیت آج ہم اکیلا ہٹا دیں گے اے راجہ پریکچھت رُکم اگرج اُن کو اس طرح سمجھا کر گھر چلا آیا اور ششپال اور جراسندھ

نے آپس میں بہت تدبیریں بچار کر بڑی فکر کے ساتھ وہ رات کاٹی پرات سے وہ دونوں ادھر برات نکالنے کی تیاری کرنے لگے اور اُدھر راجہ بھیشمک کے وہاں منگلاچار اور بواہ کے کام ہونے لگے اور ذات برادری کی عورتوں نے رُکمنی کو اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر دلہنوں کی طرح بنایا جب چار گھڑی دن رہے بہت برہمنی جو اُس دن موَن برت رکھے تھیں رکمنی کو ہزار سہیلیوں سمیت ساتھ لے کر گاتی بجاتی دیبی جی کی پوجا نے کے واسطے چلیں تب راجہ ششپال نے یہ حال سن کر اس ڈر سے کہ شری کرشن چندر رُکمنی کو زبردستی اُٹھا نہ لیجادیں پچاس ہزار شور بیر اُس کی رچھّا کرنے کے واسطے ساتھ کر دیے وہ لوگ بہت طرح کے ہتھیار لے کر راجکماری کے ساتھ چلے اُس وقت رکمنی سہیلیوں کے جھُنڈ میں دھیرے دھیرے ہنس روپی چال چلتے ہوے کیسی سندر معلوم ہوتی تھی جیسے چندرما تاروں میں شوبھا دیتا ہے اور ششپال اور جراسندھ کے شور بیر کالے کالے کپڑے پہنے اُس کو چاروں طرف گھیرے ہوے شیام گھٹا کی طرح معلوم ہو کر بیچ میں رُکمنی کے کان کا جڑاؤ بالا بجلی کی طرح چمکتا تھا رُکمنی نے مندر میں پہونچکر دیبی کا چرن دھویا اور بدھ کے ساتھ پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کرنے کیا ۔

	دوہا	
بالاپن تے کرت ہوں یہ بدھان سے سیؤ		جو تم ساچّی گور ہو من مانت پھل دیؤ

یہ بات سنتے ہی دوسری استریوں نے جو کہ رُکمنی جی کے ساتھ تھیں ہاتھ جوڑ کرنے کیا کہ اے امبکا ماتا ایسی کرپا کرو کہ جس میں راج دلاری کا منورتھ پورا ہو جبکہ پوجا اور پرکرما کرنے اور براہمن کھلانے کے پیچھے رُکمنی چندر مُکھی جس کے پرکاش سے اندھیرا اُجیرا ہو جاتا تھا روری کی بندی لگا کر مندر سے باہر نکلی اُس وقت وہ مرگ لوچنی ایسی سندر معلوم ہوتی تھی جس پر ہزاروں رتِ کامدیو کی استری نچھاور ہو جائیں ۔

	دوہا	
تا دن رُکمنی پرات تے دھرے ہتی برت موَن		پوجا کر چھب سے چلی برن سکے کب کون

اے راجہ پرکچھت جس وقت وہ مہا سُندری شیام سُندر کے ملنے کی آسا لگائے ہوئے گج روپی چال سے دھیرے دھیرے سہیلیوں سمیت راج مندر کی طرف آنے لگی اسی طرف شری کرشن چندر آنند کند بھی تینوں لوک کی سندرتائی دھارن کیے ہوے اکیلے رتھ پر بیٹھے وہاں آ پہونچے ۔

	دوہا	
پوج گور چھب سوں چلی ایک کہت اُکلاے		سُن پیاری آئے ہری دیکھ وندھو جا بھراے

یہ بات سنتے ہی رُکمنی جی نے گھونگھٹ اُٹھا کر مُسکراتے ہوے رتھ کی طرف دیکھا ویسے سب شور بیر رکھواری کرنے والے وہ ترچھی چتون اور مُند مُسکان دیکھتے ہی ایسے بیہوش ہو گئے کہ ہتھیار اُن کے ہاتھ سے گر پڑے ۔

	سورٹھا	
بھرکُٹی دھنکھ چڑھاے چلا انجن باندھ کے		لوچن بان چلاے مارے پے جیوت رہے

اُسی وقت شری کرشن نے اپنا رتھ سکھیوں کے جھُنڈ میں لے جا کر رُکمنی جی کے پاس کھڑا کر دیا جیسے راجکماری نے لجاتی ہوئی ہاتھ بڑھا موہن پیارے سے ملنا چاہا ویسے شیام سندر نے بائیں ہاتھ سے رُکمنی جی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے رتھ پر بٹھال لیا اور شنکھ بجا کر رتھ وہاں سے ہانکا۔

چوپائی

کاپٹ گات سیچ من بھاری جیُوں بیراگی چھوڑے گیہہ	اچھا نو سبے ہر سنگ سِدھاری کرشن چندر سے کرے سنیہہ

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت رُکمنی اپنے برت اور پوجا کا پھل پا کر پچھلا سب سوچ بھول گئی اور راجہ جراسندھ اور ششپال کے شور بیروں سے کچھ نہیں بن پڑا شری کرشن جی اُن لوگوں کے بیچ میں سے اس طرح رُکمنی جی کو لے کر چلے گئے جس طرح سنگھ سیاروں کے غول میں سے اپنا شکار لے کر بیخوف چلا جاتا ہے جبکہ وہاں سے بارہ کوس پر شری کرشن جی کا رتھ جا پہونچا تب وہ شور بیر لوگ ہوش میں آ کر اُن کے پیچھے دوڑے۔

دوہا

ایسی بدھ کنیا ہری بھئی پرگٹ یہ بات	سب راجہ سُن کر کڑھے من ہی من پچھتات

جب بلرام جی نے دیکھا کہ شیام سُندر رُکمنی کو رتھ پر بیٹھا کر دوارکا کی طرف چلے جاتے ہیں تب وہ اپنی فوج سجکر دشمنوں سے لڑنے کے واسطے شری کرشن جی کے پاس جا پہونچے اور شری کرشن جی نے رُکمنی جی کو ڈر سے گھبرائی ہوئی دیکھ کر کہا کہ اے پران پیاری اب تو کسی بات کا سوچ مت کرو دوارکا میں پہونچتے ہی شاستر کے موافق تجھ سے بواہ کر کے تیرا منورتھ پورا کر دوں گا جب شیام سندر نے اس طرح دھیرج دے کر اپنے گلے کی مالا رُکمنی کو پہنا دی تب اُس کا ڈر چھوٹ گیا۔

ادھیاے چوون ۵۴

جُدھ کرنا جراسندھ اور رُکم اگرج کا شیام اور بلرام سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب شیام سُندر رُکمنی کو اس طرح ہر لے گئے اور یہ حال ششپال نے سُنا تب جراسندھ اور دنت بکر آدک سب برات والے راجہ اپنی اپنی فوج ساتھ لے کر شری کرشن کے پیچھے چڑھ دوڑے اور آپس میں کہنے لگے کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے شری کرشن جادو زبردستی رُکمنی کو ہر لیجاوے جبکہ یہ چرچا آپس میں کرتے ہوے شری کرشن جی کے رتھ کے پاس پہونچے تب للکار کر کہا کہ تم دونوں بھائی کہاں بھاگے جاتے ہو کھڑے ہو کر ہمارے ساتھ لڑائی کرو جو چھتری

اور شور بیر ہیں وہ لڑائی میں پیٹھ نہیں دکھلاتے یہ بات سنتے ہی بلرام جی نے اپنی فوج سمیت پھر کر اُن لوگوں سے ایسا جدھ کیا کہ دونوں طرف سے ہتھیار چل کر خون کی ندی بہنے لگی ایسا بھاری جدھ دیکھ کر رُکمنی گھبرا گئی اور بڑے سوچ سے من میں کہنے لگی کہ دیکھو میرے واسطے شیام اور بلرام اتنا دکھ پاتے ہیں اے پرمیشور یہ سب دشمن کب تک لڑیں گے اور اتنی فوج کس طرح ماری جائے گی جب رُکمنی اسی طرح بہت باتیں بچار کر مارے ڈر کے کانپنے لگی تب بیکنٹھ ناتھ انترجامی نے اس سے کہا کہ تو میری مہاجان بوجھ کر اتنا کیوں ڈرتی ہے دھیرج رکھ ابھی ایک ساعت میں یہ سب دشمن اس طرح ناش ہو جائیں گے جس طرح سورج کے نکلنے سے ستارے نہیں دکھلائی دیتے جبکہ شیام سُندر کے سمجھانے پر بھی راج دلاری کا ڈر نہیں چھوٹا تب اُنھوں نے آپ لڑنا اُچیت نہ جان کر رتھ ایھار ن بھوم سے الگ لے جا کر کھڑا کر دیا اور لڑائی کا تماشہ دیکھنے لگے۔

	دوہا	
جادو اُسرن سے لرت ہوت مہا سنگرام		ٹھاڑھے دیکھت کرشن ہیں جُدھ کرت بلرام

اُس وقت بلرام جی نے کرودھ کر کے ہل اور موسل اپنا اُٹھا لیا اور بڑے شور بیر اور ہاتھی اور گھوڑوں کو اُس سے مارنے لگے جس طرح کسان لوگ کھیت کاٹ ڈالتے ہیں اُسی طرح بلرام جی نے ساعت بھر میں بہت فوج دشمنوں کی مار گرائی جبکہ جراسندھ آدک راجوں نے یہ حال اپنی فوج کا دیکھا تب رن بھوم سے بھاگ کر شِشپال کے پاس چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھت اس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر سے بلرام جی پر پھول برسا کر اُن کی اُستت کرنے لگے جبکہ راجہ ششپال نے یہ دُردشا اپنے ساتھ والے راجوں کی دیکھی تب مارے سوچ اور شرم کے منہ اُس کا زرد ہو گیا اور جراسندھ سے رو کر کہا اے مہاراج رُکمنی کو شری کرشن چندر زبردستی اٹھائے گئے اور لڑائی میں بھی ہم لوگوں سے کچھ نہ بن پڑا اس لیے مجھ سے مارے شرم کے کسی کو مُنھ دکھایا نہیں جاتا اور یہ کلنک میرا تمام عمر نہ چھوٹے گا اس سے کہو تو میں بھی لڑ کر مر جاؤں۔

	چوپائی	
نا ات رہوں کرون بن باسا		لیہوں جوگ چھانڑ سب آسا

یہ بات سُن کر جراسندھ نے کہا کہ مہاراج آپ ایسے گیانی کو میں کیا سمجھاؤں بدھمان لوگ ہاں اور لابھ میں دُکھ اور سکھ نکر کے سب باتوں کو پرمیشور کے ادھین سمجھتے ہیں جس طرح کاٹھ کی پتلی کو مداری نچاتا ہے اسی طرح سب جیوؤں کے کرتا دھرتا نارائن جی ہیں جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں اِس لیے دُکھ سکھ کو برابر جان کر سنساری بیوہار سپنے کی طرح سمجھنا چاہیے دیکھو اسی طرح میں بھی سترہ مرتبہ اُن سے ہار گیا لیکن کچھ اُداس نہیں ہوا اب اٹھارھویں مرتبہ یہ دونوں بھائی میرے سامنے سے بھاگ گئے تب میں نے کچھ خوشی بھی نہیں کی نہ معلوم یہ دونوں کون ایسے بلوان اور پرتاپی اوتار ہیں جنسے کوئی جیت نہیں سکتا۔

دوہا	سُکھ پاچھے دُکھ ہوت ہے یہی جگت کی ریت		کبھوں رن میں ہار ہے کبھوں رن میں جیت

اس لیے اس وقت ٹال دینا مناسب ہے جس طرح اٹھارھویں مرتبہ میرا منورتھ ملا تھا اُسی طرح تم بھی جیتے رہو گے
تو ایک دن تمھاری بھی اچھا پوری ہو جائے گی جبکہ اس طرح سمجھانے سے ششپال کو دھیرج ہوا تب وہ اور سب
راجہ اُس کے ساتھی فوج سمیت جو جیتے اور گھائل بچے تھے اپنے اپنے دیش کو چلے گئے اور جدبنشیوں نے سب مال
لوٹ کر دوارکا میں بھیج دیا۔

	دوہا	
سب راجن کو جیت کر کوچ کیو نند لال		لجت ہو کر پھر چلیو ہار مان ششپال

جبکہ رُکم اگرج نے جراسندھ آدک کے بھاگ آنے کا حال سُنا تب بہت کرودھ میں ہو کر اپنی سبھا میں
آ بیٹھا اور سب لوگوں کو جو وہاں نیوتے آئے تھے بڑی آواز سے سُنا کر کہنے لگا یہ کون نیاؤ کی بات ہے کہ میری بہن
کو زبردستی کرشن چندر اُٹھائے جاویں جبتک میرے بدن میں جان ہے تب تک رُکمنی کو نہیں لے جانے دوں گا
اب میں یہ پرن کرتا ہوں کہ ابھی جا کر دونوں بھائیوں کو مارنے یا جیتا پکڑنے کے پیچھے رُکمنی کو نہ لے آؤں تو اپنا نام
رُکم نہ رکھ کر کُنڈن پُر میں کسی کو اپنا مُنھ نہ دکھلاؤں ایسا کہہ کر ایک اچھوہنی دل ساتھ لے کر شیام اور بلرام کے پیچھے
چڑھ دوڑا اور راہ میں اپنے سنیا پتوں سے کہا کہ تم لوگ جدبنشیوں کو مارو میں اپنا رتھ آگے کو بڑھا کر کرشن کو جیتا پکڑے
جاتا ہوں یہ بات سنتے ہی اُسکی فوج جدبنشیوں سے جو بلرام جی کے ساتھ میں تھی لڑنے لگی اور رُکم نے اپنا رتھ
آگے بڑھا کر شیام سندر سے للکار کر کہا کہ اے جادو کہاں بھاگا جاتا ہے تجھ کو کچھ سامرتھ ہو تو ایک ساعت ٹھہر کر
میرے ساتھ لڑائی کر مجھ کو جراسندھ اور ششپال آدک نہ سمجھنا جس طرح گوکل اور برندابن میں اہیروں کا گورس
چُرا چُرا کر کھایا کرتا تھا اُسی طرح مجھ کو بھی اہیر سمجھ کر میری بہن چُرائے بھاگا تجھ کو اس بات کا کچھ ڈر نہیں ہوا کہ
رُکمنی مجھ ایسے پرتاپی اور شور بیروں کی بہن کو زبردستی اُٹھائے چلا آج تک تو نے راجہ بھیشمک کا نام بھی نہیں سُنا
جو ایسی انیت کی بات کی جو لوگ تیرے سامنے سے بھاگ گئے ہیں وہ چھتری نہ تھے اب میرے سامنے سے تجھ کو
جیتا بچکر جانا بہت مشکل ہے جبکہ اسی طرح سے بہت سی باتیں غرور سے بھری ہوئی رُکم نے کہکر بہت سے بان شیام سندر
پر چلائے تب دوارکا ناتھ نے اپنے بان سے اُس کے بان کاٹ ڈالے پھر شری کرشن جی نے چار بان سے چاروں
گھوڑے اس کے رتھ کے مار کر ایک بان سے رتھوان کو بے ہوش کر دیا اور ایک بان سے رتھ کی دھوجا گرا کر دوسرے بان
سے دھنکھ اس کا کاٹ ڈالا جبکہ رُکم نے چھوٹے چھوٹے گدا آدک بہت طرح کے ہتھیار شیام سُندر پر چلائے اور
اُن ہتھیاروں کو بھی شیام اور بلرام نے اپنے بانوں سے کاٹ ڈالا اور کوئی ہتھیار اُس کا شری کرشن جی کے
نہیں لگا تب وہ اس طرح کرودھ کر کے ڈھال اور تلوار لئے ہوئے رتھ سے اپنے کود کر برندابن بہاری پر جھپٹا
کہ جس طرح پتنگا آپ جلنے کے واسطے چراغ پر جا کر گرتا ہے جیسے بوڑھا گیدڑ ہاتھی پر جھپٹتا ہے تب شیام سندر نے
اُس کی ڈھال تلوار بھی بان سے کاٹ کر گرا دی۔

ہاتھ	رُکم ہتین کے کارنے لیو کھڑگ	تہہ اوسر کوپت بھئے ماکھن پربھو برجناتھ	دوہا

جب شری کرشن چندر نے ننگی تلوار لیئے ہوئے رتھ سے کود کر رُکم کا سر کاٹنا چاہا تب رُکمنی یہ حال اپنے بھائی کا دیکھ کر ڈرتی اور کانپتی ہوئی ہرچرنوں پر گر پڑی اور روتی ہوئی ہاتھ جوڑ کر بولی۔

چوپائی

مارو مت بھیّا ہے میرو	چھانڑو ناتھ تھارو چیرو
مُورکھ اندھ کہا یہ جانے	پچھمی پت کو مانکھ مانے
نہیں جانے کو تُمھ دانت	بھگت ہیت پڑگئے بھگونت
یہ جڑ کہا تمھیں پہچانے	دینڈیال جگ تمھیں بکھانے

میں دین ہو کر کہتی ہوں کہ اے دنیا ناتھ جس طرح آپ بلبھدر جی کو پیارا جانتے ہیں اُسی طرح میرا بھائی مجھ کو پیارا ہے جس طرح گیانی لوگ بالک اور بُوڑھے اور مورکھ کے اپرادھ پر کچھ دھیان نہیں کرتے دُربچن اُن کا کُتّے کے بھونکنے کے برابر سمجھتے ہیں اُسی طرح آپ بھی میرے بھائی کو مُورکھ سمجھ کر ائس کا پران مجھ کو دان دیجئے جو آپ اُس کو مار ڈالیں گے تو میرے باپ کو جو تمھارا ابھکت ہے بڑا دُکھ ہوگا اور یہ بات سنسار میں پرکٹ ہے کہ جہاں تمھارے چرن جاتے ہیں وہاں سب کو سُکھ ملتا ہے یہ بڑا آشچرج سمجھنا چاہیئے کہ راجہ بھیشمک تمھارا سُسر ہو کر پُتر کا شوک اُٹھاوے۔

چوپائی

بندھ بھیکھ پربُھ مُو کو دیجئے	اتنا جس جگ میں لے لیجے

دوہا

جو تم یا کو مارہو ماکھن پربُھ برج راج	تو مو کو سب سرشٹ میں اپجس ہوئی آج

اے راجہ پرکچھت یہ بات سنتے اور رُکمنی کی دشا دیکھنے سے شیام سُندر نے پران لینا رُکم کا چھوڑ کر جیسے اپنے رتھوان کو اشارے سے بتا دیا ویسے اُس نے رُکم کی پگڑی اُتار کر ہاتھ اُس کا باندھ دیا اور مونچھ اور ڈاڑھی اور سر کے بال مونڈ کر اور سات چوٹی رکھ کر اُسے اپنے رتھ میں باندھ لیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت اُدھر شری کرشن جی نے رُکم کی یہ دُرد شا کی اور اِدھر بلرام جی فوج اُس کی مار کر اور بھگا کر جدبنسیوں کو ساتھ لیئے ہوئے اس طرح بڑی خوشی سے موہن پیارے کے پاس جا پہونچے جس طرح ایراوت ہاتھی کمل بن کو روند کر توڑتا چلا آتا ہے جب رُکم کو بندھا دیکھ کر سب جدبنسی ہنسنے لگے تب بلبھدر جی نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے بھائی رُکم سے تو بھول ہوئی تھی لیکن تم نے بھی اچھا نہیں کیا جو اپنے سالے کا سر مونڈوا کر اُس کو باندھ رکھا ہے اس طرح کے جینے سے رُکم کا مرنا ہی اچھا تھا جو یہ لڑائی میں سنمکھ مارا جاتا تو اپسرا لوگ ہاتھوں ہاتھ اُسے اُٹھا کر سورگ میں لے جاتیں اب تمھاری سر ہج بھی اس کا پرسنگ خوشی سے نہ کرے گی۔

چوپائی

باندھیو یاہ کری بدھ تھوڑی جدکل کو تم لیک لگائی		پھر تم کرشن سگائی توڑی اب ہم سے کو کرے سگائی
	دوہا	
اب یاکی گت دیکھ کے من میں آوے تراس		نار آپنی ہوے جو سوؤ آوے پاس

اس لیئے جس وقت رُکم تمہارے سامنے لڑنے آیا تھا اُسی وقت اس کو سمجھا کر بدا دینا اچت تھا اِشٹ متر اور ناتے داروں کو اپرادھ کرنے پر بھی مارنا اور باندھنا نہ چاہیئے تھا تم نے پران لینے سے بھی زیادہ ڈنڈ اس کو دیا اب اسے زیادہ باندھ رکھنے سے کیا فائدہ نکلے گا یہ بات اپنے بھائی کی سنتے ہی شری کرشن جی نے رُکم کو چھوڑ دیا تب بلدیو جی نے اُسے بہت دھیرج دے کر جانے کے واسطے کہا اور رُکمنی جی سے بولے کہ اے راجکماری تیرے بھائی کی جو یہ گت ہوئی اس میں کچھ دوش شیام سندر کا نہیں ہے یہ سب اس کے پچھلے جنم کے کرموں کا پھل تھا چھتریوں کا یہ دھرم ہے کہ پرتھوی اور روپیہ اور استری کے واسطے آپس میں جھگڑا کرتے ہیں جب کہ دو آدمی لڑیں گے تب اُن میں ایک جیت کر دوسرا ضرور ہارے گا کرم کا لکھا ہوا کسی طرح نہیں مٹتا جو کچھ رُکم کے بھاگ میں لکھا تھا وہ ہوا اور سنسار میں جس نے جنم پایا وہ ضرور دُکھ اور سکھ اُٹھاتا ہے اور جیو آتما ہمیشہ امر رہ کر کبھی نہیں مرتا یہ بدن ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس واسطے بدن کی دُردشا ہونے سے جیو آتما کی نندا نہیں ہوتی اس لیے رونا اپنا بند کر کے یہ سب دُکھ رُکم کی پرآربدھ سے سمجھو یہ بات سمجھانے سے رُکمنی اپنے من کو دھیرج دیکر چپ ہو رہی اور رُکم نے بدا ہوتے وقت اپنا سر شری کرشن جی کے چرنوں پر رکھ کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ میں آپ کی مہما نہیں جانتا تھا اس لیئے مجھ سے اپرادھ ہوا اب دیال ہو کر چھما کیجیے جب کہ برہما اور مہادیو جی آدک دیوتا آپ کو نہیں پہچان سکتے تو میری کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما کو جان سکوں اسی طرح بہت بنتی اور اُستت کر کے رُکم وہاں سے بدا ہوا۔

	دوہا	
کہے سندری سین میں کیے جیٹھ کی لاج		اب بلبب کیوں کرت ہو بانکو رتھ برجراج

یہ منشا رُکمنی جی کی سمجھ کر شری کرشن جی نے رتھ اپنا دوارکا کی طرف ہانک دیا اور رُکم اپنی پرتگیا کے موافق راج مندر پر نہیں گیا اور کُنڈن پر کے پاس بھوج کٹ نام دوسرا شہر بسا کر وہاں رہا اور راجہ بھیشمک سے من میں دُشمنی کر کے اپنی استری اور پتروں کو وہاں سے بلا بھیجا جب کہ شیام اور بلرام دوارکا پُری کے پاس پہونچے تب راجہ اگرسین اور بسدیو آدک بڑی خوشی سے شہر کے باہر آ کر آدر پوربک اُن کو لوا لے گئے اور سب دوارکا باسیوں نے اپنے اپنے دروازوں پر منگلاچار منا کر اُن کی آرتی کی۔

دوہا	پرباسہت شری دوارکا جدپت پہونچے آے	پُرباسی پرپھلت بھئے آنند ار نہ سماے

جب کہ دوارکا ناتھ اسی طرح سب کو سکھ دیتے ہوئے اپنے دروازے پر پہونچے تب دیوکی جی نے بہت استریوں سمیت وہاں آکر اپنے کل کی ریت کی اور رُکمنی جی کی سندرتائی دیکھتے ہی بڑی خوشی سے اُن کو اور موہن پیارے کو محل میں لے گئیں اور راجہ اُگرسین اور بسدیو جی نے اُسی دن گرگ پُروہت کو بلا کر بواہ کی ساعت پوچھی جبکہ گرگ مُن نے اچھی لگن بواہ کی بتلائی تب راجہ اُگرسین نے اپنے منتریوں کو بواہ کی تیاری کا حکم دے کر درجودھن آدک بہت راجوں کے یہاں نیوتہ بھیج دیا جبکہ راجہ بھیشمک نے جو اپنی کنیا شیام سُندر کو بواہنا چاہتا تھا اور دوارکا میں بواہ ہونے کی تیاری سُنی تب اُس نے بڑی خوشی سے اپنے من میں کنیا دان کا سنکلپ کیا اور بہت سے رتن آدک گہنا اور کپڑا اور ہاتھی اور گھوڑے اور رتھ اور پالکی اور داسی اور داس اپنے پروہت کے ساتھ دُوارکا پُری میں بسدیو جی کے پاس بھیج دیے اور اپنی بنتی کہلا بھیجی جبکہ دوارکا میں ادھر دیس دیس کے راجہ نیوتہ کرنے کے واسطے آکر اکٹھا ہوئے تب ادھر سے پروہت سب سامان جہیز کا لے کر وہاں جا پہونچا تو ایسی بھیڑ اور شوبھا دوارکا میں ہوئی کہ جس کا حال برنن نہیں ہوسکتا جبکہ بواہ کے دن کیلے کے کھمبے گاڑ کر مخملی چندوار رتن جٹت باندھا گیا اور خوشبودار پھول اور نورتن کی بندن وار باندھ کر موتیوں سے چوک پُرا کر منڈوا تیار ہوا تب راجہ اُگرسین آدک نے موہن پیارے اور رُکمنی جی کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر جڑاؤ چوکی پر بیٹھال دیا جبکہ بڑے بڑے جدنشی اور ناتے دار راجہ لوگ وہاں آکر چاروں طرف بیٹھے اور شری برہما جی اور شری مہادیو جی اور کبیر آدک سب دیوتا اپنا اپنا روپ بدل کر وہ منگلاچار دیکھنے کے واسطے وہاں آکر جمع ہوئے تب گرگ پروہت نے شاستر کے موافق شری کرشن جی کا بواہ شری رُکمنی جی کے ساتھ کر دیا اور اُن کو بھانور پھرایا۔

چوپائی

پنڈت تہاں بید دُھن کریں	رُکمن سنگ پربھُو بھانور پھریں
ڈھول نفیری بہت بجاویں	ہرکھیں دیو سُمن برساویں
سدھ سادھ چارن گندھرب	انتردھیان ہوئے لکھیں سرب
چڑھ بمان سب ہاتھ جھُکاویں	دیو بدھو سب منگل گاویں
ہاتھ دھرے پربھُو بھانور پاری	بام انگ رُکمنی بیٹھاری
کھولت کنگن کرشن مُراری	ایسے رسم ریت بستاری
آتِ آنند رچیو جگ دیشا	ہرکھ ہرکھ سب دین اشیشا
کرشن رُکمنی جوڑی جیویں	یہ چرتر سُن امرت پیویں

اُس وقت استریاں سب منگلاچار گیت گا کر اور اپسرا آکاش میں بمانوں پر ناچ کر خوش ہوتی تھیں اور گندھرب لوگ گانا سُنا کر دیوتا لوگ بہت طرح کے گہنے رتن جٹت دولہا اور دلہن کو پہنا کر آنند مچاتے تھے

جب بواہ ہو چُکا تب راجہ اُگرسین نے براہمنوں کو بہت دان اور دچھنا دے کر سنمان پوربک بدا کیا اور جاچک
ور مانگنے والوں کو منھ مانگا درب آدک دے کر اتنا دان دیا کہ اُن کو دوسری جگہ مانگنے کی اچھّا نہیں رہی
اور سب جدؔ بنشی اور راجہ لوگوں نے روپیہ اشرفی نیوتہ دے کر اچھے اچھے گہنے اور کپڑے رُکمنی کو پہنا دئے
اور راجہ اُگرسین نے سب نیوتہری راجہ اور کُنڈن پر کے براہمنوں کو جتھا جوگ سنمان پُوربک بدا کیا اتنی کتھا
سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ اُس دن دوارکا پُری اور تینوں لوک میں ایسا آنند سب کو پراپت ہوا
جس کا حال برنن نہیں ہو سکتا اور رُکمنی جی کے دوارکا میں آنے سے سب چھوٹے اور بڑوں کے گھر میں لچھمی جی کا باس
ہو گیا اور سب راجہ اُن کے آدھین رہ کر اپنے اپنے دیش کی سوغات شیام اور بلرام کو بھیجنے لگے جو کوئی یہ
کتھا رُکمنی منگل کی سچے من سے کہتا اور سنتا ہے اُس کو بھگت (نعمت دنیا) اور مُکت سب تیرتھوں کے اشنان
کرنے کا پھل ملتا ہے ۔

ادھیائے پچپن

کتھا پردیمن جی کے جنم کی

اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ اے من ناتھ کامدیو کو شری مہادیو جی نے کس طرح جلا دیا
تھا برنن کیجیے شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ ایک دن شری مہادیو جی کیلاس پربت پر پرمیشور کے دھیان میں
بیٹھے تھے اُس وقت اچانک کامدیو نے آ کر اُن کو ایسا ستایا کہ دھیان اُن کا چھوٹ گیا تب اُنھوں نے کرودھ
کر کے اپنی تیسری آنکھ کھول کر کامدیو کی طرف دیکھا تب وہ جلکر راکھ ہو گیا ۔

دوہا

کام بلی جب شیو ہنیو تب رت دھرت نہ دھیر	پت بن اَت تلپھت پھرے بھرے بکل تن پیر

چوپائی

کام ناریوں لوٹت پھرے	کنت کنت کہہ چاہت مرے

جبکہ بھولا ناتھ نے اُس کی یہ دشا دیکھی تب دیا اور کرپا کر کے کہا کہ اے رت تو سوچ مت کر کچھ دنوں
کے بعد شری کرشن اوتار میں کامدیو شری رُکمنی جی کے گربھ سے پیدا ہو کر شمبر دیت کے گھر آوے گا اس سے تو شمبر دیت
کے گھر جا کر رسوئیں بنانے کے واسطے رہ وہاں وہ تیرا سوامی تجھ کو ملکر وہاں سُکھ دے گا جب یہ سُن کر رت کو دھیرج
ہوا تب وہ مایا کی بوڑھی استری کا روپ بنا کر اُس دیت کے گھر چلی گئی اور رسوئیں بنانے کے واسطے نکھیا بنکر
اپنے پت کے ملنے کی آشا میں رہنے لگی اور پرمیشور کی اگیا اُنسار کامدیو نے شری رُکمنی جی کے گھر پھر سے جنم لیا
وہ لڑکا شری کرشن کی صورت ایسا سندر پیدا ہوا کہ جس کو دیکھ کر سورج دیوتا بجت ہو جاتے تھے جب راجہ اُگرسین

اور بسدیوجی نے جوتشیوں سے اُس کی جنم لگن کا حال پوچھا تب پنڈتوں نے جنم کنڈلی اُس کی بنا کر کہا کہ اے مہاراج ہمارے بچار میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا سندرتائی اور بل اور گن میں شری کرشن کی طرح ہوگا اور کچھ دن جل باس کرنے اور دشمن کو مارنے کے پیچھے اپنے ماتا اور پتا سے آملے گا جبکہ براہمن لوگ اُس لڑکے کا نام پردیمن رکھ کر اور دچھنا لے کر اپنے اپنے گھر چلے گئے تب بسدیوجی نے اپنے کُل کی ریت کر کے منگلاچار منایا تب پرمیشور کی اچھا سے نارد مُن نے شمبردیت سے جا کر کہا کہ تو نہیں جانتا کہ کامدیو تیرے دشمن نے پردیمن نام سے شری کرشن چندر کے گھر جنم لیا ہے بارہ برس کی عمر میں وہ تجھ کو مارے گا جب نارد مُن یہ کہہ کر برہم لوک کو چلے گئے تب شمبردیت نے بچار کیا کہ میں ابھی پردیمن کو اُٹھا کر سمندر میں ڈال دوں تو میرے من کی چنتا چھوٹ جائے یہ بچارتے ہی شمبراسُر ہوا کا روپ بنکر دوارکا میں آیا اور رُکمنی جی کے مندر میں جا کر سیوَر کے بھیتر چلا گیا اور پردیمن کو جو اٹھارہ دن کا تھا وہاں سے اُٹھا لے اُڑا اور کسی استری نے جو سیوَر میں بیٹھی تھیں اُسے لے جاتے نہیں دیکھا جب رُکمنی جی اپنا لڑکا سیجا پر نہ دیکھ کر رونے لگیں تب سب استریوں نے اِس بات کا تعجب مانا اور شمبردیت پردمین کو سمندر میں ڈال کر اپنے گھر چلا گیا اور شری کرشن جی کی اچھا سے پردمین کو ایک مچھلی نے نگل کر تین برس تک پیٹ میں رکھا جب ایک کیوٹ اُس مچھلی کو جال میں پھنسا کر شمبردیت کے یہاں بھینٹ لے گیا تب اُس مچھلی کا پیٹ چیرنے سے شیام رنگ بہت سندر ایک لڑکا جیتا ہوا نکلا وہ لوگ جب تعجب مان کر اُس کو اُس مایاروپی استری یعنے رتِ کے پاس لے گئے تب اُس نے بڑی خوشی سے لڑکے کو لے لیا اور شمبردیت سے چھپا کر اُس کو پالنے لگی کچھ دن کے بعد شمبراسُر نے بھی اُس کو دیکھا تو اُس کی سندرتائی پر موہت ہو کر مایاوتی سے کہا کہ تو اِس کو اچھی طرح پالن کر۔ اُنھیں دنوں نارد مُن اُس مایاوتی کے پاس جا کر بولے کہ یہ لڑکا کامدیو نام تیرا پت ہے اور اس کی ماتا رُکمنی اور باپ شری کرشن جی دوارکا میں رہتے ہیں اور شمبراسُر نے اِسی کو سوَر سے چُرا کر سمدر میں ڈال دیا تھا شری مہادیوجی کے آشرباد سے جیتا رہ کر تیرے پاس پہونچا ہے یہ اپنا لڑکپن یہاں بتا کر اور شمبراسُر کو مار کر تجھے دوارکا میں لے جائے گا یہ بات کہہ کر نارد مُن چلے گئے اور رتِ یہ حال سنتے ہی بہت خوش ہو کر بڑے پریم سے اُس کو پالنے لگی جیوں جیوں وہ لڑکا سیانا ہوتا تھا تیوں تیوں رتِ اپنے پتِ کی چاہنا بڑھا کر یوں کہتی تھی۔

چوپائی

ایسو پربھ سنجوگ بنایو	مچھلی مانہہ گنٹُت میں پایو

جبکہ پردیمن پانچ برس کے ہوئے تب رتِ اُن کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر دیکھ دیکھ کر اپنی آنکھوں کو سکھ دینے لگی اور پردیمن اُس کو اپنی ماتا سمجھ کر لڑکوں کی طرح میّا میّا کہتے تھے اور مایاوتی اُن کے ساتھ پت بھاؤ مان کر دلار اور پیار کیا کرتی تھی۔

دوہا

ایسے ہی پالت رہی بہت ونا چت لائے	بھیوترن سُندر مہا شوبھا کہی نہ جائے

جب پردیمن نو دس برس کے ہو کر سب بھلا اور برا سمجھنے لگے تب اُنھوں نے ایک دن مایا وتی سے جو سنگار کر کے اُن کے ساتھ کٹا چھ کرتی تھی کہا کہ تم ہماری ماتا ہو کر ہم کو پت بھاؤ سے کیوں دیکھتی ہو یہ بات سُن کر رتِ مسکراتی ہوئی بولی کہ اے کنت تم کیا بات کہتے ہو میں تمھاری استری ہوں ۔

	دوہا	
جنم لیو شری دوار کا شمبر لیو چرا اے		اور ادستھا جو ہتی سو سب کہی بُجھا اے

جبکہ پردیمن نے یہ سب حال اپنے جنم اور اوتار لینے اور سمدر میں ڈالنے اور مچھلی کے نگل جانے کا مایا وتی سے سُنا تب اُس نے رتِ کو اپنی استری جان کر شمبر اسُر کو اپنا دشمن سمجھا اُس وقت مایا وتی بولی کہ اے کنت شری مہادیو سوامی کے آشیرباد سے میں اپنے منورتھ کو پہونچی لیکن شری رُکمنی جی تمھاری ماتا اتنا دُکھ پاتی ہے کہ جیسے بچھڑے کے بچھڑ جانے سے گئو کو دُکھ ہوتا ہے اس واسطے اب تمھیں شمبر دیت کو مار کر اپنی ماتا اور پتا کو سکھ دینا چاہیے لیکن یہ دیت مایا جدھ بہت جانتا ہے اور تم نے ابھی تک لڑائی کی کچھ بدیا نہیں پڑھی اس سے وہ بدیا مجھ سے سیکھ لو ۔

	دوہا	
میں یا کی بدیا سکل تم کو دیوں بتا اے		جاتے شمبر اسُر بلی تم سے جیتو جا اے

جب پردیمن نے بارہ برس کی عمر تک سب بان بدیا اور مایا جدھ مایا وتی سے سیکھ لیا تب اپنے بدن میں لڑائی کی سامرتھ پا کر شمبر کو دُربچن کہنے لگا جس میں اُس سے لڑائی ہو جب ایک دن پردیمن کھیلتے ہوئے شمبر اسُر کی سبھا میں چلے گئے تب اُس دیت نے کسی دوسرے سے کہا کہ میں نے اس بالک کو اپنا بیٹا کر کے پالا ہے یہ بات سن کر پردیمن تال ٹھونک کر بڑے کرودھ سے بولے کہ مجھ کو اپنا لڑکا مت سمجھو میں تمھارا دشمن ہوں مجھ سے لڑ کر میرا بل دیکھ لو یہ بات سُن کر شمبر اسُر ہنستا ہوا اپنے سبھا والوں سے بولا کہ دیکھو بھائی جیسے میں نے دودھ پلا کر سانپ کو پالا ویسے میرے واسطے یہ پردیمن دوسرا سانپ پیدا ہوا یہ کہہ کر شمبر اسُر پردیمن سے بولا کہ اے بیٹا کیا تیری موت آئی ہے جو ایسی کٹھور باتیں مجھ سے کہتا ہے تب پردیمن نے جواب دیا کہ میرا ہی نام پردیمن ہے تم نے تو مجھ کو سمندر میں پھینکدیا تھا اور پران لینا چاہا تھا لیکن نارائن جی کی کرپا سے میں جیتا بچ کر آج تم سے بدلا لینے آیا ہوں جس طرح تم نے اپنی موت گھر میں پالی تھی اُسی طرح اب مجھ سے لڑائی کرو کوئی کسی کا باپ اور بیٹا نہیں ہوتا جگت کی گت ہمیشہ سے اسی طرح چلی آتی ہے یہ بات سُن کر شمبر اسُر بڑا سوچ اور کرودھ کر کے اپنی فوج سمیت پردمن سے لڑنے کے واسطے شہر کے باہر نکلا اور گدا ہاتھ میں لے کر پردیمن سے للکار کر بولا کہ دیکھوں اب پران تیرا کون بچاتا ہے جب یہ کہہ کر شمبر دیت نے پردیمن پر گدا چلائی اور پردیمن نے اپنی گدا مار کر اُس کی گدا گرا دی تب شمبر اسُر نے اگن بان پردیمن پر چھوڑا جبکہ اُس کو بھی پردیمن نے جل بان مار کر بجھا دیا تب شمبر اسُر نے جھنجھلا کر بہت طرح کے ہتھیار پردیمن پر چلائے جبکہ پردیمن نے وہ بھی سب کاٹ کر گرا دیے تب دونوں آپس میں لپٹ کر کشتی لڑنے لگے جب کہ کشتی میں بھی پردیمن نہیں ہارے تب شمبر دیت منتر کی بدیا سے اُن پر پتھر برسانے لگا جبکہ پردیمن

نے اپنے منتر سے پتھر برسانا بھی بند کر دیا تب شمبر دیت مایا کے بل سے پردمین کو اُٹھا کر آکاش کی طرف لے اُڑا اُس وقت پردمین نے کرودھ کر کے ایک تلوار شمبر دیت کے ایسی ماری کہ سر اُس کا بھُٹے کی طرح کٹ کر زمین پر گر پڑا اور ساعت بھر میں اُس کی فوج کو بھی کاٹ ڈالا تب دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے اُن پر پھول برسائے اور سنساری لوگ جو اُس کے ڈر سے ہوم اور جگیہ وغیرہ دھرم کاج نہیں کرنے پاتے تھے وہ بھی خوش ہوئے اور پردمین کی بہت اُستت کر کے بولے کہ شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کا کوئی سامنا نہیں کر سکتا تھا اب اُن کا بیٹا بھی بلوان پیدا ہوا جس کے برابر کوئی دوسرا شور بیر سنسار میں دکھائی نہیں دیتا ۔

	دوہا	
کرتے من میں مُدت ہوئے تہون لوک کو دان		جو ایسو بل دیکھتے رنج ست کو بھگوان

پرُدمین جی نے شمبر اُسر کو مار کر شری کرشن جی کی دہائی اُس نگر میں پھیر دی تب مایاوتی نے خوش ہو کر اپنا خاص روپ پتِ کا بہت سندر بارہ برس کی عمر کا بنا لیا اور اُڑن کھٹولے میں اپنے پتِ سمیت بیٹھ کر دوارکا میں گئی اُس وقت پردمین جی شیام گھٹا اور رتِ چندرما کی طرح دونوں آپس میں کیسے سُندر معلوم ہوتے تھے جیسے کالی گھٹا میں بجلی شوبھا دیتی ہے جبکہ وہ دونوں رُکمنی جی کے آنگن میں آکر اُڑن کھٹولے سے اُتر کر کھڑے ہوئے تب سب استریاں شیام سُندر کی جو پردمین جی کے ہرنے کے پیچھے بیاہی گئی تھیں پردمین جی جو شری کرشن جی کے برابر سُندر تھے دیکھ کر چونک اُٹھیں اور اُن کے من میں یہ سندیہ ہوا کہ شری کرشن جی یہ نئی سندری اور کہیں سے لائے ہیں تب اُنھوں نے اُس کی سندرتائی دیکھنے کے واسطے چاروں طرف سے آکر گھیر لیا اور یہ بھید کسی نے نہیں جانا کہ یہ پرُدمین ہیں اُس وقت پردمین جی نے سب استریوں سے پوچھا کہ ہمارے ماتا اور پتا کہاں ہیں جب یہ بات سُن کر سب استریوں کو تعجب معلوم ہوا تب اُنھوں نے پرُدمین جی کی طرف آنکھ اُٹھا کر اچھی طرح دیکھا تو بھرگ لتا کا چنہ اُن کی چھاتی پر نہیں دکھلائی دیا تب اُنھوں نے سمجھا کہ یہ شری کرشن نہیں ہیں کوئی دوسرا شخص ہے اور رُکمنی جی نے پرُدمین جی کا منہ دیکھ کر اپنی سہیلیوں سے کہا کہ بڑا بھاگ اُس استری کا سمجھنا چاہیے جس نے ایسا سُندر بیٹا پیدا کیا اور یہ استری بھی سندرتائی میں اُس بالک کے برابر ہے میرا بیٹا بھی جس کو کوئی چرا لے گیا اسی صورت کا تھا پرمیشور کی دیا اور میرے بھاگ سے جو وہ لڑکا جیتا ہو کر وہی یہ آیا ہو تو تعجب نہیں میرا بیٹا بھی رہتا تو اسی عمر کا ہوتا ایسا بچار کر رُکمنی جی نے پرُدمین جی سے پوچھا۔

	دوہا	
کون تمھارے مات پِت کیوں آئے یہ ٹھاؤں		جنم بھیو کہہ گانوں میں کہا تمھارو ناؤں

یہ کہتے ہی رُکمنی جی کو پریم پیدا ہوا اور اُن کی چھاتی سے دودھ بہہ نکلا اور بائیں آنکھ پھڑکنے لگی تب رکمنی جی کو یہ بشواش ہوا کہ یہ میرا بیٹا ہے یہ بات سمجھتے ہی رُکمنی جی نے چاہا کہ میں اس کو گود میں اُٹھا کر پیار کر دوں لیکن بنا اگیا اپنے سوامی کے ایسا اُچت نہ جان کر من میں سوچ بچار کر رہی تھیں کہ اُسی وقت

دوہا

واکے اِک کنیا ہتی مہا سندری روپ	تاکے کھیلن کو دیو وہ مِن مہا انوپ

اُس مِن کی روشنی سے جاموَنت کا مکان جو اندھیری کندرا میں تھا آٹھوں پہر دن کی طرح اُجیرا رہنے لگا جبکہ پرسین کے ساتھ والوں نے آکر ستراجت سے کہا کہ تمھارے بھائی نے جنگل میں ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تو پھر اُس کا پتہ بہت ڈھونڈھنے پر بھی نہیں ملا اس لیے ہم لوگ لاچار ہو کر چلے آئے یہ بات سنتے ہی ستراجت نے بڑا سوچ کر کے اپنے من میں شبہ کیا کہ شری کرشن جی نے سمنتک مِن راجہ اُگرسین کو دینے کے واسطے مجھ سے کہا سو میں نے اُن کو نہیں دیا اس لیے اُنھوں نے میرے بھائی کو جنگل میں مار کر وہ مِن لے لیا ہوگا ستراجت اس بات کا سوچ اپنے من میں رکھ کر دن رات اُداس رہنے لگا لیکن شری کرشن جی کے ڈر سے یہ بات کہ نہیں سکتا تھا ایک دن رات کو ستراجت کی استری نے اُس کو اُداس دیکھ کر پوچھا۔

چوپائی

کہا کنت من سوچت بھاری	موسے بات بتاؤ ساری

یہ بات سُن کر ستراجت نے کہا کہ اے پران پیاری استری کے پیٹ میں کوئی بات نہیں پچتی اور وہ سب حال اپنے گھر کا دوسرے سے کہہ دیتی ہے کچھ اپنا بھلا بُرا نہیں سمجھتی اس لیئے اپنے من کا بھید جس میں کھٹکا ہو استری سے کہنا نہ چاہیئے یہ بات سنتے ہی وہ جھنجھلا کر بولی کہ میں نے کونسی بات تمھاری سُن کر باہر کہدی تھی جو تم ایسا کہتے ہو کیا سب استری برابر ہوتی ہیں جب تک تم اپنے من کا حال مجھ کو نہ بتاؤگے تب تک میں اَن جل نہ کروں گی یہ بات سُن کر ستراجت نے لاچاری سے کہا کہ جھوٹھ سچ کا حال پرمیشور جانے لیکن میرے مَن میں ایک بات کا شبہہ ہے وہ تجھ سے کہتا ہوں تو کسی سے اس بات کی چرچا نہ کرنا جبکہ اُس نے کہا بہت اچھا کسی سے نہ کہوں گی تب ستراجت بولا کہ ایک دن شری کرشن جی نے مجھ سے سمنتک مِن راجہ اُگرسین کو دینے کے واسطے کہا تھا میں نے نہیں دیا اس سے مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے پرسین کو جنگل میں مار کر وہ مِن لے لیا ہوگا دوسرے کی سامرتھ نہیں ہے کہ میرے بھائی کو مار سکے ستراجت یہ بات اپنی استری سے کہہ کر سو رہا لیکن اُس کی استری رات بھر سوچ بچار میں جاگتی رہ کر جب پرات کال اُٹھی تب اُس نے اپنی سکھیوں اور داسیوں سے کہا کہ شری کرشن جی نے پرسین کو مار کر سمنتک مِن لے لیا ہے یہ بات میرے سوامی نے مجھ سے رات کو کہی تھی لیکن تم لوگ کسی کے سامنے یہ چرچا نہ کرنا۔ اے راجہ پرکھچت استریوں کے پیٹ میں کوئی بات نہیں پچتی اس لیے جب یہ چرچا ہوتے ہوتے پھیل گئی تب شری کرشن جی کے محل میں بھی جا کر کسی استری نے کہا کہ ایسی بات ستراجت کی استری کہتی تھی تب جھوٹھا کلنک سُن کر شری کرشن جی کی استریاں آپس میں

یہ چرچا اور سوچ کرنے لگیں تب اُن میں سے کسی نے شری کرشن جی سے بھی کہا کہ مہاراج آپ کو ستراجت
اور اُس کی اِستری پرسین کے مارنے اور سیمنتک مَن لینے کا کلنک لگاتی ہیں۔

دوہا

چھنوں دس پھیلی بات یہ جانت راجہ رنک	سو اُپائے اب کیجئے جا سے مٹے کلنک

شیام سندر یہ جھوٹھا کلنک سُن کر پہلے اپنے من میں اُداس ہو گئے پھر کچھ سوچ بچار کر راجہ اُگرسین کے
پاس جہاں بسدیو جی اور بلرام جی آدک بہت سے جُدبنشی بیٹھے تھے جا کر کہا کہ اے مہاراج سب لوگ مجھ کو
جھوٹھا کلنک لگاتے ہیں کہ شری کرشن نے پرسین کو جنگل میں مار کر سیمنتک مَن لے لیا ہے آپ حکم دیجئے تو میں
پرسین کو اور اُس مَن کا پتا لگا کر اپنا کلنک چھڑاؤں جب راجہ اُگرسین یہ بات سُن کر کچھ نہیں بولے تب
شری کرشن جی دس بارہ جُدبنشی اور پرسین کے سیوکوں کو جو شکار کھیلتے وقت اُس کے ساتھ تھے لے کر
اُسے ڈھونڈھنے نکلے جہاں جہاں پرسین نے ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑایا تھا وہاں گھوڑے کے سُم کا نشان
دیکھتے ہوئے چلے جب اُس جگہ جہاں پرسین اور اُس کے گھوڑے کی لاش پڑی تھی پہونچے تب وہاں شیر
کے پاؤں کا نشان دیکھ کر جانا کہ شیر نے اُس کو مار ڈالا لیکن اُس مَن کا پتہ وہاں نہ ملا اس لیے موہن پیارے
جُدبنشیوں سمیت شیر کے پاؤں کا نشان دیکھتے ہوئے جب اُس کندرا کے دروازے پر جہاں جاموَنت ریچھ رہتا تھا
پہونچے تب کیا دیکھا کہ شیر مرا ہوا پڑا ہے لیکن مَن وہاں بھی نہیں دیکھ پڑتی یہ اچنبھا دیکھ کر جُدبنشیوں نے شری کرشن
جی سے کہا کہ مہاراج اس جنگل میں ایسا زبردست آدمی یا جانور کہاں سے آیا جو شیر کو مار کر اور مَن کو لے کر اس
کندرا میں گھس گیا ہم لوگوں نے اپنی سامرتھ بھر پرسین کو ڈھونڈھا پرسین کے مارے جانے کا اچنبھا اِس
شیر کو لگا اب آپ کا جھوٹھا کلنک چھوٹ گیا اس لیے پھر چلیے یہ سُن کر شری کرشن جی نے کہا کہ چلو اس
کندرا میں گھس کر دیکھیں کہ شیر کو مار کر کون مَن لے گیا جُدبنشی بولے کہ مہاراج ہم کو اس اندھیری کندرا میں
جاتے ڈر لگتا ہے اس میں جا کر پران کون دے ہم آپ سے بھی بنتے کرتے ہیں کہ اس بھیانک گپھا میں
نہ جا کر دوارکا کو پھر چلئے ہم سب وہاں جا کر کہیں گے کہ شیر نے پرسین کو مار کر سیمنتک مَن لیا اور اُس شیر کو نہ معلوم
کون مار کر وہ مَن کندرا کے بھیتر لے گیا یہ حال ہم لوگ اپنی آنکھ سے دیکھ آئے ہیں اس بات کے کہنے سے
آپ کا کلنک چھوٹ جائے گا جب مارے ڈر کے کوئی اُس کندرا میں نہیں گیا تب شیام سندر نے اپنے
ساتھیوں سے کہا کہ میرا اُس سیمنتک مَن میں لگا ہے اس لیے میں کسی کا کچھ ڈر نہ رکھ کر اکیلا اس کندرا میں جاتا ہوں
تم لوگ بارہ دن تک یہاں رہ کر میری راہ دیکھنا جو میں بارہ دن تک کندرا سے باہر نکل آیا تو اچھا ہے
نہیں تو یہاں کا حال گھر پر جا کر کہہ دینا۔

دوہا

دوادس دن کی اودھ کر گئے تہاں جدرائے	جادو جیتنے سنگ تھے رہے دوار پر چھائے

اے راجہ شری کرشن جی نے اُس اندھیاری کندرا میں تھوڑی دور جا کر کیا دیکھا کہ ایک مکان اور باغ بہت اچھا جاموِنت کے رہنے کا وہاں بنا ہے اور جامبوتی نام اُس کی بیٹی بہت سندری وہ من ہاتھ میں لیے ہوئے پالنے میں جھول رہی ہے اور جاموِنت سو رہا ہے اور ایک داسی اُس کے پالنے کے پاس بیٹھی ہوئی ہے جیسے شری کرشن جی نے ہاتھ بڑھا کر سیمنتک من لینا چاہا ویسے اُس داسی نے جاموِنت کو پکارا جاموِنت نیند سے جاگ کر شری کرشن جی کے ساتھ کشتی لڑنے لگا ستائیس دن تک برابر دن رات جاموِنت نے شری کرشن جی کے ساتھ ملکر جُدھ کر کے بہت داؤں اور پیچ اپنے کیے جب کوئی داؤں اُس کا دوار کا ناتھ پر نہیں چلا اور لڑتے لڑتے مارے بھوکھ اور پیاس کے سب زور اُس کا گھٹ گیا تب شری کرشن جی نے ایک مُکّا جاموِنت کے ایسا مارا کہ وہ گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اُس وقت وہ اپنے من میں بچار کرنے لگا کہ سوائے شری رام چندر جی اور لچھمن جی کے کوئی سنساری آدمی اتنی سامرتھ نہیں رکھتا جو ستائیس دن میرے ساتھ لڑ کر مجھے جیت سکے اِس لیے میری جان میں یہ شیام روپ شری رام چندر جی کا اوتار معلوم ہوتے ہیں جن کے ساتھ لڑنے سے میری یہ دشا ہو گئی۔ اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرچھت جب جاموِنت کے ہِردے میں گیان کا پرکاش ہو کر اُس کو بشواس ہوا کہ یہ شری رام چندر کا اوتار ہیں تب شیام سندر بھکت ہِتکاری انترجامی نے خوش ہو کر اُسی وقت شری رگھناتھ جی کا روپ دھر کر دھنکھ بان لیے ہوئے جاموِنت کو درشن دیا جاموِنت وہ روپ دیکھتے ہی ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے ہر چرنوں پر گر پڑا اور پرکرما کر کے اُن کے سامنے کھڑا ہو گیا اور بڑے پریم سے آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ سب جگت کی اُتپت اور پالن کرنے والے انترجامی آپ نے بڑی دیا کی جو پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اوتار لے کر مجھ کو اپنا درشن دیا نارد مُن مجھ سے کہ گئے تھے کہ شری رام چندر جی شری کرشن جی کا اوتار لے کر تیرے گھر پر آویں گے اِس لیے ترتیا جگ سے یہاں رہ کر آپ کے درشن پانے کی آشا لگائے راہ دیکھتا تھا آج اپنے منورتھ کو پایا آپ تینوں لوک کی اُتپت اور پالن کرنے والے ہو کر سب سے پہلے تھے اور تمہارے ہونے کے بعد بھی سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا نہیں بنا رہے گا آپ مہاراجہ دشرتھ کے بیٹے اور اجودھیا پُری اور سب جگت کے راجہ ہیں آپ کا آد اور انت اور بھید بید بھی نہیں جان سکتے اور سنکھ چکر گدا پدم آپ کے ہتھیار ہیں اور سب طرح کا سُکھ آپ کی کرپا سے جیوؤں کو ملتا ہے اور آپ ہمیشہ آنند مورت رہتے ہیں کسی بات کا سوچ آپ کو نہیں ہوتا اور آپ سب کا منورتھ پورا کرنے والے ہیں تینوں لوک میں کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو آپ کی مہما اور بھید کو جان سکے اور آپ شری لچھمن بھرت سترہن جی کے بڑے بھائی ہو کر شری سیتا مہارانی کے پت ایسے سُندر ہیں کہ کامدیو بھی آپ کے روپ پر موہت ہو جاتا ہے اور آپ ہمیشہ شیش ناگ کی چھاتی پر شین کرتے ہیں اور آپ نے مہاراجہ دشرتھ اپنے باپ کی اگیا سے راج چھوڑ کر شری لچھمن جی اور شری سیتا مہارانی سمیت چودہ برس تک بن باس کیا اور بن میں بہت سے راچھسوں کو مار کر رکھیشوروں اور ہر بھکتوں کو

سُنگھر دیا جب آپنے شوپنکھا راون کی بہن کی ناک کاٹ کر کھر اور دوکھن اور تِرِسرا آدک کو مار ڈالا تب راون
جوگی کا بھیس بنا کر پنچ بٹی میں آیا اور شری سیتاجی کو اکیلی دیکھ کر چھل سے ہر لے گیا اور اُس نے اپنے
پاؤں میں آپ بسولا مارا جب سُگریو بندر جو کہ بالِ اپنے بھائی کے ڈر سے بیاکل تھا تمھاری شرن آیا
تب آپ نے بالِ بندر ادھرمی کو مار کر سگریو کی اچھا پوری کی اور شری ہنومان جی کو اپنا بھگت اور سیوک
سمجھ کر اُن کو جس دیا جب آپ بڑی بھاری فوج ریچھ اور بندروں کی اپنے ساتھ لے کر سمدر کنارے پہونچے
تب بھبیکھن راون کا بھائی آپ کی شرن آیا آپنے اُس کو لنکاپت کر دیا جبکہ سمدر اگیان اور ابھمان کی راہ
سے آپ کے پاس نہیں آیا تب آپ کے کرودھ کرنے سے سمدر کا پانی کھولنے لگا اور سمدر کے سب جیو بیاکل
ہو گئے یہ حال دیکھتے ہی سمدر بنے پور یک آپکے چرنوں پر آکر گر پڑا اور اپنا اپرادھ چھما کرنے کے واسطے
ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مہاراج آپنے درشن مجھے دیکر کرتارتھ کیا یہ دین بچن سن کر آپ اُس پر دیال ہوئے پھر آپ
سمدر میں پل بندھوا کر ریچھ اور بندروں کی فوج سمیت پار اُتر گئے اور راون کو کل پریوار اور فوج سمیت
مار کر بھبیکھن کو لنکا کا راج دیا اور سیتاجی کو ساتھ لے کر اجودھیا پُری میں آئے اور گیارہ ہزار برس وہاں
کا راج کیا اُن دنوں ترتیا جگ تھا تب سے آج میں تمھارا درشن جو برہما آدک دیوتوں کو جلدی دھیان
میں نہیں ملتا پا کر اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا آپ دنیاناتھ جس طرح دیا کر کے اپنے چرن
یہاں لے آئے اسی طرح دیال ہو کر آنے کا کارن بتلائیے یہ بات سن کر شیام سُندر نے کہا کہ اے
جاموَنت ہم تیری استت کرنے سے بہت خوش ہوئے جو مَن تیری کنیا ہاتھ میں لیے کھیلتی ہے اس مَن کی چوری
ستراجت جادو نے مجھے لگائی ہے اس لیے میں اپنا کلنک چھڑانے کے واسطے یہی مَن لینے آیا ہوں مجھے
دے دو یہ بات سنتے ہی جاموَنت نے سبھا با چا کر منا سے خوش ہو کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو میرے
یہاں ایک سیمنتک مَن اور دوسری جاموَتی کنیا دو رتن ہیں یہ دونوں آپ کی بھینٹ کرتا ہوں آپ دیا کر کے
قبول کیجیے جس میں میرا اُدھار ہو یہ بات سُن کر شیام سندر بولے کہ بہت اچھا ہم نے تیرا کہنا مانا جیسے یہ
بات جاموَنت نے سُنی ویسے خوشی سے اپنی کنیا شری کرشن جی کو بیاہ کر وہ مَن جہیز میں دیدی۔ اتنی
کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے پریچھت ادھر تو شری کرشن جی ستائیسویں دن جاموَنت سے بیاہ کر سیمنتک
مَن اور جاموَتی کو ساتھ لے کر اپنے گھر چلے اور اُدھر جو بندھنیوں نے چوبیس دن تک اُن کی راہ
دیکھی پھر نا امید ہو کر وہاں سے روتے اور پیٹتے دوارکا میں آئے جبکہ راجہ اُگرسین اور بسدیو آدک دوارکا
باسیوں نے یہ حال سُنا تب سب چھوٹے اور بڑے استری پرش کھانا پانی چھوڑ کر بہت بلاپ کرنے لگے
اور سب نے ستراجت کو گالیاں دے کر بہت بُرا کہا اور بہت لوگوں نے ستراجت کو مارنا چاہا لیکن
بلرام جی نے اُن کو مارنے سے منع کر کے سمجھایا کہ تم لوگ چنتا مت کرو وہ ابناشی پُرکھ سیمنتک مَن لینے
گئے ہیں تینوں لوک میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اُن کو مار سکے یا دُکھ دے سکے جب اُن کے سمجھانے

پر بھی کسی کو دھیرج نہیں ہوا تب رُکمنی آدک سب استریاں کرشن چندر کی روتے روتے گھبرا کر اپنے محل سے باہر نکلیں اور آپس میں اکٹھی ہو کر دوارکا باسیوں سمیت موہنی مورت کو ڈھونڈھنے چلیں۔

دوہا

ماکھن پُربھ بل بیر بن دھریا نہیں من دھیر ۔ سب مل کر کھوجن چلیں بیاکل مہا شریر

اے راجہ پرتچھت نگر کے باہر جو دیو استھان اُن کو دکھائی دیتے تھے وہاں مانتا مان کر آگے چلی جاتی تھیں جبکہ شہر کے باہر ایک کوس دیبی جی کے مندر پر پہونچیں تب بدھ پوربک پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر بولیں کہ اے امبکا ماتا تم سب کی اچھا پوری کرتی ہو اس لیے ہم لوگ تم سے یہ بردان مانگتی ہیں کہ جس میں ہمارے پران ناتھ جلدی اپنا درشن دے کر ہم لوگوں کا دُکھ دُور کریں جس وقت دوارکا ناتھ کی استریاں دیبی جی سے یہ بردان مانگ رہی تھیں اور راجہ اُگرسین جدبنشیوں سمیت اپنی سبھا میں بیٹھے سوچ کرتے تھے اُسی وقت موہن پیارے سیمنتک اور جامبوتی کو اپنے ساتھ لیے ہنستے ہوئے راجہ اُگرسین کی سبھا میں جا کر کھڑے ہو گئے اُن کا چندر مکھ دیکھتے ہی بسدیو آدک نے بہت خوش ہو کر بہت درب اُن کے ہاتھ سے دان اور دچھنا دلوائی اور یہ حال سُن کر رُکمنی آدک استریاں بڑی خوشی سے گاتی بجاتی ہوئی اپنے مندر میں آئیں اور ایک جدبنشی نے ہنسی کی راہ سے موہن پیارے سے کہا۔

دوہا

من کارن کچھ نہیں گئے جاموَنت کے دھام ۔ بیاہ کرن پہونچے وہاں ماکھن پُربھ گھنشام

موہن پیارے نے یہ بات سُن کر ہنس دیا اور اُسی وقت ستراجت کو بلا بھیجا اور سیمنتک مَن اُسے دے کر کہا کہ تم نے جھوٹھا کلنک ہم کو مَن لینے اور پرسین کو مارنے کا لگایا تھا تمھارے بھائی کو شیر نے مار کر مَن لے لیا اور اُس شیر کو جاموَنت بھالو مار کر مَن لے گیا جاموَنت نے اپنی بیٹی بیاہ کر یہ مَن جہیز میں دیا ہے سو تم یہ مَن اپنی لیو جبکہ ستراجت نے وہ مَن دیکھ کر سب حال سُنا تب شرمندہ ہو گیا اُس وقت تو وہ شیام سندر کی آگیا کے موافق مَن لے کر اپنے گھر چلا گیا لیکن مَن میں بہت اُداس ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو میں نے بڑا پاپ کیا کہ جھوٹھا کلنک بیکنٹھ ناتھ کو لگایا اب مجھ کو مناسب ہے کہ ست بھاما اپنی بیٹی اُن کو بیاہ کر یہ مَن جہیز میں دے دوں تو میرا اپرادھ چھوٹ جائے۔

دوہا

یہ کنیا جگ موہنی سندر مہا سروپ ۔ شری جدپت کو دیجیے ایسو رتن انوپ

جب ایسا بچار کر ستراجت نے اپنی استری سے پوچھا تب وہ بولی کہ اے سوامی تم نے بہت اچھا بچار کیا ہے ست بھاما شری کرشن جی کو دے کر جگت میں جس لیجیے یہ بات سُنتے ہی ستراجت نے اچھی لگن ٹھہرا کر ست بھاما کا تلک اپنے پروہت کے ہاتھ بسدیو جی کے گھر بھیج دیا جب راجہ اُگرسین نے وہ تلک بڑی خوشی سے لے لیا اور

دھوم دھام سے برات سج کر شیام سندر کو بیاہنے آئے تب ستراجت نے شاستر کے موافق اپنی بیٹی شری کرشن جی کو بواہ دی اور وہ مِن اور بہت رتن آدک جہیز میں دیا شری کرشن جی نے اور سب جہیز لے لیا لیکن وہ مِن اُس کو پھیر کر کہا کہ یہ مِن ہمارے کام کی نہیں ہے کیونکہ ہم سے اُس کی پوجا نہیں بن پڑے گی یہ مِن تم اپنے یہاں رکھو جبکہ تم نے اپنی بیٹی ہم کو بواہ دی تب سب مال تمھارے گھر کا ہمارا ہوا اور جو تم نے ہم کو کلنک لگایا تھا اُس بات کا بھی کچھ اپنے مَن میں سوچ مت کرو اب ہم تم سے کچھ دُکھ نہیں مانتے جس کا مال کھو جاتا ہے اُس کا شبہہ بہت آدمیوں پر ہو جاتا ہے یہ سنتے ہی ستراجت نے لجّت ہو کر وہ مِن لے لیا اور شیام سندر ست بھاما کو ساتھ لے کر باجے گاجے سمیت اپنے گھر آئے اتنی کتھا سُن کر راجہ پرکچھت نے پوچھا اے سوامی شری کرشن چندر بیکنٹھ ناتھ کو جھوٹھا کلنک کس سبب سے لگا تھا شکدیو جی بولے کہ مُرلی منوہر نے بھادوں سُدی چوتھ کا چندرما دیکھا تھا اس لیے اُن کو جھوٹھی چوری لگی تھی۔

	دوہا	
یہ پرسنگ شرون کرے تو کلنک نہیں ہوے		بھادوں شُکلا چوتھ کو چاند نہارے جوے

اُدھیائے ستاونؔ

مارا جانا ستراجت اور ست دُھنوا کا

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت جس طرح ست دھنوا جادو نے ستراجت کو مار کر سمنتیک مِن اُس کا لے لیا اور شری کرشن کے ڈر سے دوارکا چھوڑ کر بھاگا وہ حال کہتے ہیں سُنو ایک دن کسی نے دوارکا میں آکر شیام اور بلرام سے یہ سندیسا کہا کہ جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں کو درجودھن نے لاکھ کے قلعہ میں رکھ کر آدھی رات کو چاروں طرف سے آگ لگادی وہ لوگ اپنی ماتا سمیت جل گئے یہ حال سنتے ہی دونوں بھائیوں کو ایسا سوچ ہوا کہ اُس وقت رتھ پر چڑھ کر اپنی پھوپھی اور بھائیوں کی خیر لینے کے واسطے ہستناپور کو چلے گئے جبکہ شیام اور بلرام راجہ درجودھن کی سبھا میں پہونچے تب کیا دیکھا کہ راجہ درجودھن دھرتراشٹر آدک سب چھوٹے اور بڑے اُداس بیٹھے ہیں اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں اور گاندھاری آدک کورو کی استریاں پانچوں بھائیوں کو یاد کر کے رو رہی ہیں جب یہ حال دیکھ کر شیام اور بلرام اُن کے پاس جا بیٹھے اور جدھشٹھر کا حال اُنسے پوچھا تو کسی نے کچھ جواب نہ دیا لیکن بدُرجی نے شیام کے پاس جا کر آہستہ سے کہدیا کہ درجودھن آدک نے پانچوں بھائیوں کے پران لینے میں کچھ دھوکا نہیں کیا تھا لیکن تمھاری دیا سے وہ لوگ بچ گئے ہیں یہ حال سُن کر شری کرشن جی وہاں سے باغ میں اپنے ڈیرے پر چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت جبکہ شیام اور بلرام ہستناپور کو چلے گئے تب اُن کے پیچھے دوارکا میں

یہ حال ہوا کہ ست دھنوا جادو دوارکا باسی کے یہاں جس سے پہلے ست بھاما کی منگنی ہوئی تھی اکرور اور کرت برما نے
جا کر کہا کہ ایک تو ستراجت نے جھوٹھا کلنک منی چرانے کا دوارکا ناتھ کو لگایا دوسرے اپنی بیٹی کی منگنی پہلے تم سے
کرکے پھر شری کرشن کو بیاہ دی اس لیے تمہارے نام دھرائی ذات بھائیوں میں ہوئی ان دنوں شیام اور بلرام
ہستناپور کو گئے ہیں تو اس کو مار کر کیوں اپنا بیر نہیں لیتا ہمارے نزدیک یہ بات اچھی ہے کہ رات کو ہم تینوں آدمی
ستراجت کے گھر پر چل کر اس کو مار ڈالیں اور اتنے دنوں تک جو دھن اس نے سمنتک منی کے پرتاپ سے جمع
کیا ہے وہ چھین لیں یہ بات مان کر ست دھنوا رات کو اکرور کرت برما کے ساتھ ستراجت کے مکان پر گیا اور اکرور
اور کرت برما کو دروازے پر کھڑا کر دیا اور آپ اکیلا گھر کے بھیتر جا کر ستراجت کو جو نیند میں بیہوش سو رہا تھا مار ڈالا
اور جو کچھ سونا اور سمنتک منی اس کے گھر میں تھا لے کر باہر چلا آیا جبکہ ستراجت کو مار کر تینوں آدمی اپنے اپنے
گھر چلے آئے تب ست دھنوا اکیلا اپنے گھر بیٹھ کر سوچ کرنے لگا کہ دیکھو میں نے اکرور اور کرت برما کا کہنا مان کر
شری کرشن جی سے بیر کیا اب نہ معلوم وہ میرا حال کیا کریں گے ۔

دوہا

کرت برما اکرور مل ہتا دیؤ موہنہ آے	سادھ کہے جو کپٹ کی تاسوں کہا بساے

جب ستراجت کی استری یہ حال اپنے پت کا دیکھ کر رونے اور پیٹنے لگی اور ست بھاما نے یہ حال سنتے ہی
وہاں جا کر یہ حال اپنے باپ کا دیکھا تب اس نے پہلے بڑا بلاپ کیا پھر اپنی ماتا کو دھیرج دے کر لوتھ ستراجت
کی تیل میں رکھوا دی اور اسی وقت آپ رتھ پر چڑھ کر شٹ سنگھارن دیوکی نندن کے پاس ہستناپور کو گئی ۔

چوپائی

دیکھت ہی اٹھ بولے ہری	گھر ہے کشل چھیم سندری
ست بھاما کہیے جوڑے ہاتھ	تم بن کشل کہاں جدناتھ

اے مہاپربھو ست دھنوا رات کو ادھرم کی راہ سے سوتے وقت میرے باپ کو مار کر سمنتک منی لے گیا ۔

چوپائی

دھرے تیل میں سسر تمہارے	دور کرو سب سوچ ہمارے

ایسا کہہ کر جب ست بھاما شیام اور بلرام کے سامنے بلاپ کرنے لگی تب دوارکا ناتھ نے بھی بلرام جی
سمیت آنکھوں میں آنسو بھر کر ست بھاما سے کہا تو اپنے من میں دھیرج دھر جو کچھ ہونا تھا ہو چکا اب تیرا باپ
تو جی نہیں سکتا لیکن جس نے تیرے باپ کو مارا ہے اس کو مار کر ہم بدلا لیویں گے اور جب تک ست دھنوا کو
نہ ماریں گے تب تک دوسرا کام نہ کریں گے جب یہ بات سن کر ست بھاما کو کچھ دھیرج ہوا تب دوارکا ناتھ
اسی وقت بلرام جی اور ست بھاما کو ساتھ لے کر دوارکا کی طرف چلے جب کہ ست دھنوا نے سنا کہ شیام اور
بلرام ہستناپور سے آتے ہیں تب وہ رہنا اپنا دوارکا میں اچت نہ جان کر سمنتک منی لیے ہوئے کرت برما اور

اکرور کے پاس چلا گیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ سنو بھائی میں نے تمھارے کہنے سے ستراجت کو مار کر بیکنٹھ ناتھ سے دشمنی کی اب شیام اور بلرام کے ہاتھ سے میری جان بچنا مشکل ہے اس لیے اب میں تمھارے شرن آیا ہوں اپنے کہے کی لاج رکھ کر جہاں بتاؤ وہاں میں چھپ کر رہوں۔

چوپائی

موپر کرودھ کیے جدناتھا	اُدت لیے سدرشن ہاتھا
موکو جیو واں اب دیجیے	اپنی شرن راکھ اب لیجیے

نہیں تو اے اکرور تم ہمارا رتھ ہانکو ہم بھی شری کرشن جی سے لڑیں گے۔

دوہا

ست دھنوا نے ترت ہی اُتر کہیو سُناے	پرادھی جدناتھ کو کاپے راکھو جاے

اے ست دھنوا تم اپنے اگیان سے یہ بات ہم سے کہنے آئے ہو پہلے تم نے نہیں سمجھ لیا تھا کہ ستراجت کے مارنے میں شری کرشن جی ست بھاما کی سہاتیا کریں گے ہم سے تمھاری رچھا نہیں ہو سکتی جہاں تمھارا من چاہے وہاں بھاگ کر چھپ جاؤ ہم بیکنٹھ ناتھ کے سیوک ہو کر ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو تمھارا ساتھ دے کر اُن کے ہاتھ سے اپنا پران کھو دیں اور شری کرشن جی سے بیر کر کے کوئی جیتا نہیں بچ سکتا جنھوں نے گوبردھن پہاڑ اپنی اُنگلی پر اُٹھا لیا اور بڑے بڑے جودھا اور راچھسوں کو ساعت بھر میں مار ڈالا اُن سے کون لڑ سکتا ہے دُنیا کے لوگ اپنے مطلب کے واسطے بہت سی باتیں کہتے ہیں لیکن بُدھمان آدمی کو چاہیے کہ اپنا نفع اور نقصان سمجھ کر وہ کام کرے جس میں پیچھے سے دُکھ نہ پاوے اے راجہ پریچھت جب اکرور اور کرت برما نے ایسی روکھی سوکھی باتیں ست دھنوا سے کہیں تب اُس نے اپنے جینے سے نا اُمید ہو کر وہ مِن اکرور کے سامنے پھینک دی اور آپ ایک گھوڑے پر جو چار سو کوس ایک دن میں جاتا تھا چڑھ کر جنک پور کی طرف بھاگا جبکہ اُسی دن شیام سندر نے دوارکا میں پہونچکر اس کے بھاگنے کا حال سُنا تب اپنے استھان پر بھی نہ جا کر ست بھاما کو محل میں بھیج دیا اور آپ اور بلرام جی دونوں بھائی ایک رتھ پر چڑھ کر ست دھنوا کے پیچھے دوڑے تو جنک پور کے پاس جا کر اُس کو گھیرا جبکہ اُسی جگہ گھوڑا ست دھنوا کا مر گیا تب وہ شری کرشن جی کے رتھ کی آہٹ پا کر پیدل بھاگا جیسے شری کرشن جی نے اُس کو بھاگتے دیکھا ویسے بلرام جی کو رتھ پر چھوڑ کر آپ اُس کے پیچھے دوڑے اور نزدیک پہونچکر سر اُس کا سُدرشن چکر سے کاٹ لیا جبکہ اُس کا کپڑا وغیرہ ڈھونڈھنے پر بھی وہ مِن اُس کے پاس نہیں نکلی تب بلرام جی سے آکر کہا کہ اے بھائی میں نے ست دھنوا کو برتھا مارا مگر کس واسطے وہ مِن اُس کے پاس نہیں نکلی ست دھنوا کے مارتے وقت بلرام جی اُن کے ساتھ نہ تھے اس لیے پرمیشور کی مایا سے بلدیو جی کے من میں یہ سندیہہ ہوا کہ شیام سندر نے وہ مِن ست بھاما کو دینے کے واسطے ہم سے چھپایا ہے تب اُنھوں نے شیام سندر سے کہا کہ اے بھائی وہ مِن کسی دوسرے کے پاس ہے تم دوارکا میں جا کر ڈھونڈھو

ایک دن آپ ہی سب حال [illegible] ا پیچھے سے آؤں گا اتنی کتھا سُنا کر شُکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت شری کرشن جی انترجامی بلرام جی کے من کا حال جان کر وہاں سے دوارکا پُری کو گئے اور بلرام جی متھلا پور میں آئے جبکہ جنک پور کے راجہ نے بلدیوجی کے آنے کا حال سُنا تب اُن کو آدر کے ساتھ راج مندر پر لوا لے گیا اور بڑی خاطر داری سے اُن کو اپنے یہاں رکھا جب راجہ درجودھن نے جو بلرام جی سے پریت رکھتا تھا یہ حال سُنا کہ اِن دنوں بلرام جی شری کرشن جی سے دُکھ مانکر جنک پور میں ٹکے ہیں تب وہ جنک پور میں آیا اور بلرام جی کے پاس آکر اُن کو بڑے آدر سے اپنے گھر لے گیا اور بنے پور ایک ہاتھ جوڑ کر بولا کہ مجھ کو بڑے بھاگ سے آپ کا درشن ملا اب میرے من میں یہ اچھا ہے کہ آپ کرپا کر کے تھوڑے دن یہاں رہیے اور مجھ کو اپنا چیلا بنا کر گدا جدھ سکھائیے یہ بات سُن نے اور اُس کی سچی پریت دیکھنے سے بلدیوجی درجودھن کو چیلا بنا کر وہاں گدا جدھ سکھانے لگے اور شیام سندر نے دوارکا میں پہونچکر ست بھاما سے کہا کہ ستراجت کے بدلے ست دھنوا کو ہم نے مار ڈالا لیکن وہ مَن اُس کے پاس نہیں نکلی ست بھاما کو اِس بات کا بشواس ہو کر من میں یہ سندیہہ پیدا ہوا کہ موہن پیارے وہ مِن بلرام جی کو دے کر مجھ سے بہانہ کرتے ہیں جبکہ اکرور اور کرت برمانے ست دھنوا کے مارے جانے کا حال سُنا تب وہ بھی اپنے پران کا ڈر مانکر دوارکا سے بھاگے کرت برما دکھن کی طرف چلا گیا اور اکرور جی پریاگ چھیتر میں چلے گئے اور وہاں اسنان اور دان کر کے گیاجی میں جا کر پتّروں کا شرادھ کیا اور وہاں سے کاشی میں آکر رہنے لگے اور اکرور ہر روز بیس مَن سونا سمنیتک مَن سے پا کر دان آدک اچھے کرم میں خرچ کر ڈالتے تھے اور شری کرشن انترجامی یہ حال جانتے تھے لیکن اُنھوں نے یہ بھید کسی سے نہیں کہا کہ اکرور سمنیتک مِن لے کر کاشی میں ٹکا ہے دوارکا باسی یہ سمجھتے تھے کہ اکرور اور کرت برمانے ستراجت کے مارنے کے واسطے صلاح دی تھی اسی کارن شری کرشن جی کے ڈر سے وہ دونوں بھاگ گئے ہیں جبکہ بلرام جی کچھ دنوں بعد درجودھن کو گدا جدھ سکھا کر دوارکا میں آئے تب مُرلی منوہر نے جدبنشیوں کو ساتھ لے کر ستراجت کی لوتھ تیل سے نکلوائی اور داہ اور کریا کرم اُس کا آپ کیا اتنی کتھا سُنا کر شُکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت اکرور جی جس دیس اور گانوؤں میں رہتے تھے اُس جگہ ہر اچھا سے پرجا کی اچھا کے موافق پانی برستا تھا اور اناج مہنگا نہیں ہوتا تھا اور وہاں مری وغیرہ کوئی روگ نہو کر سب چھوٹے بڑے خوشی سے رہتے تھے جبکہ بیکنٹھ ناتھ کو یہ اچھا ہوئی کہ اکرور کو پھر بُلانا چاہیے تب دوارکا پُری میں پانی نہ برسنے سے مہنگی اور روگ پیدا ہونے سے پرجا لوگ دُکھ پانے لگے یہ حال اپنا دیکھتے ہی جدبنشیوں نے گھبرا کر شری کرشن جی سے کہا۔

چوپائی

	مہا کشٹ اب کا ہے سہیں		ہم تو شرن تمھاری ہیں

اے مہاراج نہ معلوم پرمیشور کی کیا اچھا ہے جو پانی نہیں برستا ہے ہم لوگ آپ کو چھوڑ کر اپنا دُکھ کس سے

کہیں آپ دیا کرکے کوئی تدبیر ایسی کیجئے جس میں [illegible] ادھین بچن سُن کر دوارکا ناتھ نے
کہا کہ جس دیش سے سادھو اور مہاتما چلا جاتا ہے وہاں کے لوگ بہت طرح کے دُکھ پاتے ہیں جب سے اکرورجی
دوارکا چھوڑ کر چلے گئے تب سے یہاں اناج کی مہنگی اور روگ کی بڑھتی ہے یہ بات سُن کر جدبنشی بولے کہ اے
کرپاندھان آپنے سچ کہا ہم لوگ بھی یہ بات سمجھتے ہیں لیکن آپ کے ڈر سے کہ نہیں سکتے اکرورجی جدبنشیوں
میں بڑے ہو کر آپ کے ڈر سے بھاگ گئے ہیں جبتک وہ دوارکا میں رہے تب تک ہم لوگوں نے دُکھ نہیں
پایا آپ دیا کرکے اکرور کو یہاں بُلائیے جس میں سب لوگ سُکھ پاویں یہ بات سُن کر موہن پیارے نے کہا کہ بہت اچھا
تم لوگ اکرور کو ڈھونڈ کر سنمان پوربک یہاں لے آؤ یہ بات سنتے ہی پانچ سات جدبنشی ملکر اکرور کو ڈھونڈھنے نکلے
جب کاشی جی میں پہونچکر پتہ اُن کا پایا تب اُن کے پاس جاکر بنے کیا کہ اکرورجی تمہارے بنا دوارکا باسیوں نے
بڑا دُکھ پایا شیام سندر کے رہنے پر بھی وہاں پانی نہ برسنے سے کال پڑا اس لیے شیام سندر نے تم کو بلا کر کہا ہے
کہ جو تم میری بھگت رکھتے ہو تو بے کھٹکے چلے آؤ۔

چوپائی

سادھن کے بس شری پت رہیں	تن سے سب سکھ سمپت لہیں

یہ بات سنتے ہی اکرورجی بڑی خوشی سے اُسی وقت سمینتک من لے کر جدبنشیوں کے ساتھ دوارکا کو چلے
جبکہ اکرورجی شہر کے پاس پہونچے تب شیام اور بلرام آگے سے آکر اُن کو آدر سہت لے گئے جیسے اکرور دوارکا پوری
میں پہونچے ویسے ہی اچھا سے پانی برسا اور اناج سستا ہو کر سب کسی کا روگ چھوٹ گیا ایک دن شری کرشن جی
نے اکرور کو اکیلے میں بُلا کر کہا کہ اے چاچا تم اُداسی چھوڑ کر خوش رہا کرو ہم نے تمہارا اپرادھ چھما کیا اور تمہارے
پاس جو سمینتک من ہے اُس کو کسی کے سامنے ہمارے پاس لے آؤ جس میں بلرام جی اور ست بھاما کا سندیہ
چھوٹ جائے جس کا مال ہو اُس کو دینا چاہیئے اور جبکہ مال کا مالک نہ رہے تب اُس کے بیٹے کو دینا
چاہیئے اور بیٹا بھی نہ ہو تو اُس کی استری کو دینا چاہیے استری نہو تو اُس کی بیٹی کے بیٹے کو دینا چاہیئے وہ بھی نہ ہو
تو اُس کے بھائی کو دیدے بھائی بھی نہ ہو تو اُس کے کل پروار میں جو کوئی ہو اُس کو دیدیوے اور جو اُس کے
کل میں بھی کوئی نہ ہو تو اُس کے گرو کو دیدیوے گرو بھی نہ ہو تو گرو کے بیٹے کو دیدیوے جبکہ وہ بھی نہ رہے
تب وہ مال براہمن کو دیدیوے دوسرے کا مال کسی کو لینا نہ چاہیئے ستراجت کا بیٹا نہیں ہے اس سے
ست بھاما کا بیٹا یہ من لے گا یہ بات سنتے ہی اکرورجی نے وہ من مہاراجہ اُگرسین کی سبھا میں جہاں پر بلرام جی
آدک سب جدبنشی بیٹھے تھے لاکر شیام سندر کے سامنے رکھدیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو یہ من لے کر میرا
اپرادھ چھما کیجئے آجتک جتنا سونا اِس من نے مجھ کو دیا وہ سب میں نے اچھے کرم میں خرچ کر ڈالا جب وہ من
دیکھ کر بلرام جی اور ست بھاما کا سندیہ چھوٹ گیا تب وہ دونوں بہت شرمندہ ہو کر شری کرشن جی کے چرنوں
پر گر پڑے اور بلرام جی نے رو کر کہا کہ اے دنیا ناتھ مجھ سے بڑا اپرادھ ہوا جو آپ کے اوپر جھوٹا سندیہ کیا

اس لیئے اب میں جنگل میں جا کر مرجاؤں ایک یہ بات ہے کہ میں اس لائق نہیں رہا کہ آپ کو اپنا منہ دکھلاؤں جبکہ
یہ حال بلرام جی کا شری کرشن جی نے دیکھا تب اُن کو اپنی چھاتی سے لگا لیا اور بہت دھیرج دے کر کہا کہ تم کسی
بات کی چنتا مت کرو میں نے تمہارے سندیہ کرنے سے کچھ بُرا نہیں مانا سنسار مایا روپی استری اور درب
دونوں بہت بڑی ہو کر استری اور پُرش اور پتا اور پتر میں بیر کرا دیتی ہیں اس لیئے گیانی آدمی کو ان دونوں
سے بہت پریت کرنا نہ چاہیئے جبکہ شیام سندر نے اُن کو اسی طرح بہت دھیرج دے کر سمنتک من ست بھاما
کو سونپ دیا تب اُس کے بھی من کا سوچ چھوٹ گیا اتنی کتھا سُنکر راجہ پرکھچت نے پوچھا کہ اے من ناتھ جب اکروجی
ایسا گُن رکھتے تھے تب ستراجت اُن کے سامنے کیوں مارا گیا اور وہ آپ کس واسطے بھاگ گئے تھے شکدیوجی
نے کہا کہ اے راجہ جس دن سے اکرور نے ست دھنوا کو ستراجت کے مارنے کی صلاح دی تھی اسی دن سے
سب گُن اُن کے جاتے رہے تھے یہ بات سُن کر راجہ پرکھچت بولے کہ اے مہاراج آپنے سچ کہا بُری سنگت
کرنے میں سوائے ہانِ کے کچھ لابھ نہیں ہوتا اکرور کا شُبھ گُن جاتا رہا تو کون تعجب ہے لیکن آپ یہ کہیئے کہ
اکرور میں یہ سب گن کس کس طرح پرگٹ ہوئے تھے شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ ایک سمے کاشی پُری میں
ابرکھن ہو کر بڑی مہنگی پڑی تھی اور اُنھیں دنوں سپھلک نام جادو بڑا دھرماتما اور ست بادی اور ہر بھگت
کسی سنجوگ سے وہاں جا پہونچا جبکہ اُس کے پہونچتے ہی ہر اچھّا سے بڑا پانی برس کر سب لوگوں نے
سکھ پایا تب کسی راجہ نے خوشی ہو کر گاندنی نام اپنی لڑکی اُس کو بیاہ دی اسی لڑکی سے اکرور پیدا اور
سپھلک کا گن اُنھیں پرگٹ ہو گیا۔

دوہا

من لیلا ادبھت مہا کہے سُنے جو کوئے
تا کو کبھوں جگت میں کچھ کلنک نہیں ہوئے

ادّھیائے اٹھاونؔ

بیاہ کرنا شیام سندر کا کالندی اور ستیا اور بھدرا اور لچھمنا آدک سے

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکھچت شیام سندر ستراجت کا مرنا سُن کر جدھشٹھر آدک کو بنا دیکھے ستناپور
سے چلے آئے تھے اس لیئے من اُن کا جدھشٹھر اور ارجن آدک سے بھلینٹ کرنے کو چاہتا تھا اور حال جدھشٹھر
آدک کا اس طرح پر ہے کہ جب راجہ درجودھن نے پانچوں بھائی پانڈوں اور کنتی اُن کی ماتا کو لاکھ کے قلعہ
میں رکھ کر آگ لگا دی تب وہ لوگ سُرنگ کی راہ سے جو بدرجی نے پہلے سے بنا رکھی تھی باہر نکل آئے
اور سنیاسی کے بھیس میں اپنے کو چھپا کر کہیں رہنے لگے اور ایک بھیلن اپنے پانچوں بیٹوں سمیت جو اسی قلعہ
میں جلکر مر گئی تھی اُس کی ہڈّی دیکھنے سے درجودھن کو یقین ہوا کہ جدھشٹھر آدک جل گئے اور اُنھیں دونوں

راجہ دروپدؑ نے اپنی بیٹی کا سویمبر رچا وہاں پر ... پرتھوی کے راجہ اکٹھا ہوے اور بید بیاس اور دھومر رکھیشور کے کہہ جانے سے ارجنؑ آدک پانچوں بھائی اپنی ماتا کو کسی جگہ چھوڑ کر سنیاسی کا بھیس بنائے ہوے اُس سویمبر میں پہونچے جس وقت دُروپدی چندر مکھی سولہوں سنگار کیے انگ انگ پر جڑاؤ گہنا پہنے پھولوں کا گجرا ہاتھ میں لیئے جہاں سب راجہ بیٹھے تھے وہاں آکر کھڑی ہوئی اُس کی سندرتائی دیکھ کر سب چھوٹے اور بڑے موہت ہو گئے اُس وقت دھرشٹ دُیمن دروپدی کے بھائی نے پکار کر کہا کہ جو کوئی کڑھاؤ میں مچھلی کی پرچھائیں دیکھ کر سر نیچا کیے ہوئے مچھلی کو بیدھیگا اُس کو یہ لڑکی میں بواہ دوں گا یہ بات سنتے ہی راجہ شسپال نے وہ دھنکھ جو مچھلی بیدھنے کے واسطے راجہ دُروپد نے وہاں رکھوایا تھا اُٹھانا چاہا جب وہ دھنکھ نہیں اُٹھا سکا تب شرمندہ ہو کر پھر آیا اور یہی حال راجہ جراسندھ کا بھی ہوا تب کرن نے وہ دھنکھ چڑھا کر مچھلی کو بیدھنا چاہا اُس وقت دُروپدی کرن سے بولی کہ سوت کا بیٹا ہو کر ایسی سامرتھ نہیں رکھتا کہ مجھ کو بواہ لے جائے یہ بات سنتے ہی کرن نے دروپدی کی طرف دیکھ کر وہ دھنکھ پرتھوی پر دھر دیا اور اپنی جگہ پر آبیٹھا جبکہ یہ حال اُن لوگوں کا دیکھ کر اور دوسرے راجہ مچھ بیدھنے سے نراس ہو گئے تب ارجنؑ نے جدھشٹھر اپنے بڑے بھائی کی آگیا لے کر جیسے اُس مچھ کو اپنے بان سے بیدھ ڈالا ویسے دروپدی نے جیمال ارجنؑ کے گلے میں پہنا دی یہ حال دیکھتے ہی دوسرے راجوں نے ڈاہ سے آپس میں کہا کہ بڑے سوچ اور شرم کی بات ہے جو ہم لوگوں کے سامنے یہ سنیاسی راجہ کی بیٹی کو لیجاوے جبکہ ایسا بچار کر مورکھ راجوں نے ارجنؑ کا سامنا کیا تب پانچوں بھائی پانڈو اُن کو لڑائی میں جیت کر دروپدی کو اپنی ماتا کے پاس لے آئے اور کنتی ماتا کی آگیا سے ارجنؑ آدک پانچوں بھائیوں نے اُس کو اپنی استری بنا کر رکھا جب یہ حال درجودھن کو معلوم ہوا کہ جدھشٹھر آدک پانچوں بھائی نہیں جلے اور جیتے بچ گئے ہیں تب بدر جی کو بھیجکر اُن کو بُلا بھیجا اور آدھا راج اپنا اُن کو بانٹ دیا جبکہ جدھشٹھر آدک پانچوں بھائیوں نے آدھا راج اپنا پایا تب وہ ہستنا پور کے پاس اندر پرستھ نام ایک شہر بہت اچھا بسا کر آنند سے راج کرنے لگے اور بہت راجوں کو جیت کر اپنے بس میں کر لیا یہ حال سن کر موہن پیارے کئی جدبنشیوں کو اپنے ساتھ لے کر اندر پرستھ کو گئے جبکہ دیوکی نندن اُس شہر کے پاس پہونچے اور جدھشٹھر آدک پانچوں بھائی یہ حال سنتے ہی آگے سے آکر اُن کو سنمان پوربک راج مندر پر لے گئے اور شری کرشن جی نے کنتی کے پاس جا کر اُن کے چرنوں پر اپنا سر رکھدیا تب کنتی نے شیام سندر کو گود میں بیٹھا کر بہت پیار کیا جبکہ دروپدی کنتی کی آگیا سے گھونگھٹ کاڑھے ہوئے ہر چرنوں پر گر پڑی تب شیام سندر نے اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر آشیرباد دیا پھر کنتی نے شری کرشن جی کو جڑاؤ چوکی پر بیٹھا کر خوشی سے اُن کی آرتی کی اور چھپن پرکار کے بنجن بنا کر کھلائے جب شیام سندر بھوجن کر کے پان اور الاچی کھانے لگے اُس وقت کنتی نے بسدیو اور دیوکی اور سورسین اور بلرام جی آدک کی کشل پوچھ کر اُن سے کہا کہ مہاراج تمھاری کرپا کا حال میں کہاں تک کہوں پہلے اکرور کو تم نے میری سُدھ لینے کو بھیجا دوسری مرتبہ آپ آئے۔

ایک ... ات کچھ

جب تم پیارے پریت کر پوچھو شری اکرور	تب ہی من دھیرج بھیو گو کشٹ سب دور

اے دنیا ناتھ اُسی دن سے میں نے جانا کہ آپ میرے سہایک ہیں جب آپ ایسے ترلوکی ناتھ میری رچھا کرنے والے ہیں تو میں کسی کا ڈر نہیں رکھتی مجھ کو اس بات کا بشواس ہے کہ جو کوئی آپ کی شرن آتا ہے اُس کو دُکھ نہیں ہوتا جس طرح آپ اپنے بھگت اور تینوں لوک کا دُکھ چھڑا دیتے ہیں اُسی طرح میرے بیٹوں کو بھی اپنی شرناگت جان کر اُن کی رچھا کیجیے۔

چوپائی

جب جب بپت پڑی ہر بھاری	تب تب رچھا کری ہماری
اہو کرشن تم پر دُکھ ہرنا	پانچوں بندھ تمھاری شرنا

جس طرح ہرنی اپنے جھنڈ سے الگ ہو کر بھیڑیے کا ڈر رکھتی ہے اُسی طرح میرے پانچوں بیٹے درجودھن آدک سے اپنے پران کا ڈر رکھتے ہیں جب کنتی یہ کہہ چکی تب جُدھشٹھر نے شری کرشن جی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے ترلوکی ناتھ میں جانتا ہوں کہ پچھلے جنم میں کوئی اچھا کرم مجھ سے ہوا تھا جس کے پرتاپ سے آپ کے چرنوں کا درشن جو برہما دک کو جلدی دھیان میں نہیں ملتا مجھ کو ملا۔

دوہا

جن چرنن کی رینُ سے مم گھر کیو پنیت	اک مکھ سے برنن کروں ماکھن پربھو سونیت

اے مہا پربھو ہم لوگ اناتھ ہو کر سوائے آپ کی دیا اور کرپا کے دوسرے کا بھروسہ نہیں رکھتے مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں ہے کہ آپ بیکنٹھ ناتھ کی اُستت برنن کر سکوں جس طرح آپ نے مجھ کو اپنا داس جان کر دیا کی راہ سے یہاں کرپا کی اسی طرح چار مہینے برسات بھر یہاں رہ کر اپنے داسوں کو سُکھ دیجیے یہ دین بچن کنتی اور جُدھشٹھر کا سنتے ہی برندابن بہاری بھگت ہتکاری نے بہت دھرج دیا اور چار مہینے وہاں رہ کر نت نئے سکھ اُن کو دینے لگے ایک دن شیام سندر اور ارجنُ راجہ جُدھشٹھر سے اگیا لے کر اور رتھ پر بیٹھ کر جنگل میں شکار کھیلنے گئے ارجنُ نے کئی شیر اور چیتے اور ریچھ اور سوکر اور ہرن اور سابر وغیرہ کا شکار مارا اور ہرن اور سابر کا ماس راج مندر پر بھیجد یا جبکہ بہت محنت کرنے سے شیام سندر اور ارجنُ کو پیاس لگی تب دونوں نے جمنا کنارے جا کر پانی پیا اور ایک درخت کے سائے میں سو گئے۔

دوہا

شری جمنا شوبھت مہا جا میں اُٹھے ترنگ	شیتل پون ہے سدا پھولے کمل سُرنگ

جبکہ ارجنُ تھوڑی دیر سو کر ٹہلتے ہوئے جمنا کنارے گئے تب کیا دیکھا کہ جمنا جل میں سونے کا جڑاؤ مندر بنا ہے اور اس میں ایک لڑکی بہت سندری بیٹھی ہوئی تپ کرتی ہے یہ چرتر دیکھتے ہی ارجنُ نے اُس لڑکی سے

پوچھا کہ تم کس کی بیٹی ہو اور کس واسطے یہاں اکیلی بیٹھی ... تپ کر رہی ہو

	دوہا	
یہ سن کر بولی تبھی مہا منوہر بام		پتا ہمارے سورج ہیں کالندی مم نام

جن دنوں شری کرشن چندر آنند کند برندابن میں بہار کرتے تھے تب ہی سے میں اُس موہنی مورت پر موہ ہو کر اُن کو اپنا پت بنانا چاہتی ہوں میں نے منسا باچا کرمنا سے یہ پرن کیا ہے کہ سوائے بیکنٹھ ناتھ کے دوسرے سے اپنا بواہ نہیں کروں گی سورج دیوتا نے میری اچھا جان کر یہ مندر رہنے کے واسطے بنوا دیا ہے اپنے پتا کی آگیا سے دن رات یہاں رہ کر ہر چرنوں کا دھیان اور اسمرن کرتی ہوں لیکن میں نے سُنا ہے کہ شیام سندر پر بہت استریاں مہا سندری موہت ہو کر آٹھوں پہر اُن کی سیوا میں رہا کرتی ہیں اس لیے مجھ غریب بچاری کو اُن کے پاس دوارکا میں پہونچنا بہت کٹھن ہے جو وہ دیال ہو کر اپنا درشن دیویں تو میری کامنا پوری ہو جاوے ۔

	چوپائی	
وہ سب کے من کی گت جانیں		داسن کی بنتی نت مانیں
جب لو نہیں پوجے مم آسا		تب لو جل میں کروں نواسا

ارجنؑ یہ بات سنتے ہی وہاں سے ہنستے ہوئے شیام سندر کے پاس آکر بولے کہ مہاراج جمنا جل میں ایک مہاسندری تم کو اپنا پت بنانے کے واسطے تپ کرتی ہے تم ایسے بھاگوان ہو کہ تمہارے پیچھے پیچھے مہا سندر استریاں دوڑا کرتی ہیں یہ سُن کر شیام سندر وہاں سے اُٹھ کر جمنا کنارے چلے گئے اور ارجنؑ نے پہلے سے جا کر اُس چندر مکھی سے کہا کہ جن کو تم اپنا پت بنانا چاہتی ہو وہی دوارکا ناتھ انباشی پرکھ یہاں آتے ہیں جیسے یہ بات کالندی نے سُنی ویسے مارے خوشی کے آگے دوڑ کر ہر چرنوں پر گر پڑی اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑی ہو گئی جبکہ شیام سندر نے اُس کی سچی پریت دیکھ کر ہنستے ہوئے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تب کالندی نے بنتی کر کے کہا کہ اے پران ناتھ میں منسا باچا کرمنا سے آپ کی داسی ہو کر آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں لیکن سنساری بیوہار اور بید اور شاستر کی مرجاد جو آپ نے بنا دی ہے اُس کے موافق چلنا چاہیئے یہ بات سُن کر شیام سندر نے اُسی وقت سورج دیوتا کے پاس جا کر کہا کہ تم اپنی بیٹی ہم کو دو جب سورج دیوتا نے اُسی وقت وہاں آکر وہ کنیا شری کرشن جی کو سنکلپ دی تب شیام سندر اُس کو رتھ پر چڑھا کر اندر پرستھ میں لے آئے وہاں بشوکرما نے پہلے سے بیکنٹھ ناتھ کی اچھا کے موافق ایک مکان بہت اچھا بنا رکھا تھا اُسی میں کالندی (جمنا جی) کو اُتار کر ایک روپ اپنا اُس کے پاس رکھا اور دوسرے روپ سے ارجنؑ کو ساتھ لیے ہوئے کنتی کے گھر چلے گئے ایک دن راجہ جدھشٹھر نے شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج ایسی دیا کیجے کہ جس میں میرے رہنے کے واسطے ایک مکان بہت اچھا ہو جائے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے بشوکرما کو آگیا دی تو اُس نے دوارکا پری ایسے بہت مکان جدھشٹھر آدک کے رہنے کے واسطے جلدی بنا دیئے جب پانچوں

بھائی اِس میں رہنے لگے تب ایک دن رات کو جہاں شری کرشن جی اور ارجنؑ بیٹھے تھے اگن دیوتا نے آکر شری کرشن جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج مجھ کو اجیرن کا روگ پیدا ہوا وہ کسی طرح نہیں جاتا جو میں نندن بن کو جہاں بہت سی جڑی بوٹی گنُ دان لگی ہیں جلاووں تو میرا روگ چھوٹ جائے یہ سُن کر شری کرشن جی مہاراج نے کہا کہ بہت اچھا تم جا کر اُس کو جلا دو تب اگن دیوتا نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج اُس باغ کی رچھّا اندر کرتا ہے جو میں اکیلے جاؤں تو اندر پانی برسا کر میری جوالا کو ٹھنڈی کر دے گا یہ بات سُن کر لچھمی پت مہانے ارجنؑ سے کہا کہ اے بھائی تم اگن کے ساتھ جا کر نندن بن کو اُس سے جلوا دو جس میں اُس کا روگ چھوٹ جائے ارجنؑ بیکنٹھ ناتھ کی اگیا کے موافق دھنکھ بان اُٹھا کر اگن کے ساتھ چلے اور باغ میں پہونچکر اگن سے کہا کہ تم اپنی اچھّا کے موافق اِس باغ کو جلا دو میں تمھاری رچھّا کرنے کے واسطے کھڑا ہوں جبکہ اگن دیوتا آم املی بیر پاکر پیپر مہوا جامن کھتّی کچنار گوتر وغیرہ سب درخت وہاں کے چاروں طرف سے جلانے لگا اور سب پشُ اور پنچھی آدک وہاں کے اپنا اپنا پران لے کر جدھر تدھر بھاگے اور دھواں اُس کا آکاش میں پہونچا تب راجہ اندر نے میگھ پت کو بُلا کر حکمُ دیا کہ تم ابھی جا کر ایسا پانی نندن باغ پر برساؤ جس میں سب آگ بجھ جائے اور کوئی پشُ اور پنچھی جلنے نہ پاوے جب یہ اگیا پا کر میگھ راجہ دل بادل کی فوج ساتھ لے کر نندن باغ پر جا کر پانی برسانا چاہا تب ارجنؑ نے پون بان مار کر سب بادل کو اِس طرح جہاں تہاں اُڑا دیا جس طرح ہوا سے روئی کے گالے اُڑ جاتے ہیں اور اپنے بانوں سے نندن باغ کے چاروں طرف ایسا پنجرا بنا دیا کہ جس میں کوئی پشُ اور پنچھی وہاں کا باہر نہ جا سکے اور پانی بوند بھی پہونچ سکے جب کہ اگن دیوتا آنند پوربک وہ باغ جلاتے ہوئے مے نام دانو کے مکان کے پاس پہونچے تب دانو نے جلنے کے ڈر سے اُرجن کے پاس آکر بنے کیا کہ اے راج کمار مجھ کو اپنی شرناگت سمجھ کر میرا پران اس اگن کے ہاتھ سے بچاؤ یہ دین بچن سنتے ہی ارجنؑ نے خوش ہو کر اگن سے کہدیا کہ تم مے دانو کا گھر نہ جلاؤ اگن دیوتا نے ارجنؑ کی اگیا سے مے دانو کا مکان چھوڑ کر سب نندن باغ کو جلا دیا تب مے دانو نے ارجن کا احسان مان کر اُن سے مترتا کی اور اپنی مایا سے ایک مکان سبھا کا بہت اچھا جدھشٹھر آدک کے بیٹھنے کے واسطے اندر پرستھ میں بنا دیا جسے دیکھ کر ہم لوگ موہت ہو جاتے تھے اُس میں کئی جگہ ایسے کنڈ بلور کے صاف بنے تھے جس کو دیکھ کر پانی بھرا معلوم ہوتا تھا اور کئی جگہ پانی بھرے ہوئے کنڈ سوکھے دکھلائی دیتے تھے ایک دن راجہ درجودھن اُس مکان کے دیکھنے کو وہاں گیا جب پانی میں بھیگنے کے شبہ سے اُس نے اپنا جامہ اُٹھا لیا تب بھیم سین ہنسنے لگے اُس سے درجودھن بہت شرمندہ ہو کر اپنے گھر چلا آیا اُسی دن سے درجودھن نے پانڈوں کے ساتھ بہت دُشمنی اپنے من میں پیدا کی جب کہ اگن دیوتا کا روگ ارجنؑ کی سہاتیا سے چھوٹ گیا تب اُس نے بہت خوش ہو کر گانڈیو نام دھنکھ اور دیّہ کوچ اور ایک رتھ اور چار گھوڑے سفید رنگ کے اور دو ترکش جس کے بان کبھی نہیں گھٹتے تھے اور ایک تلوار اور ڈھال بہت اچھی ارجنؑ کو دی ۔

دوہا

کالندی سُکھ دین کو پانڈ سُتن کے کاج
اگن بھار اُبجائے کے رہے تہاں جدُراج

جبکہ شیام سندر نے چار مہینے اندر پرستھ میں رہ کر راجہ جدھشٹھر سے بدا ہونا چاہا تب پانچوں بھائی پانڈو اور کُنتی اور دروپدی آدک بہت اُداس ہو گئے اس لیے بسدیو نندن اُن کو دھیرج دے کر ارجنؑ اور کالندی کو ساتھ لے کر جب کئی دن میں آنند پور یک دوارکا میں پہونچے تب اُن کے درشن سے سب چھوٹوں اور بڑوں نے سُکھ پایا کئی دن بعد راجہ اُگرسین سے شری کرشن جی نے کہا کہ اے مہاراج کالندی سورج دیوتا کی بیٹی جو ہمارے ساتھ آئی ہے اُس کا بواہ میرے ساتھ کر دیجئے یہ بات سنتے ہی راجہ اُگرسین نے اچھی لگن میں شری کرشن جی اور جمنا جی کا بواہ بڑی دھوم دھام سے کر دیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھشت جس طرح مرلی منوہر متر بِندا کو بواہ لائے تھے اُس کا حال سُنو کہ شری کرشن جی کی بوا راج دیبی نام اُجین کے راجہ سے بیاہی گئی تھی جبکہ اُس کی برندا نام کنیا بہت سندر اور پند رکھی پیدا ہو کر بیاہنے کے جوگ ہوئی تب راجہ متر سین اُس کے بھائی نے اُس کا سویمبر رچکر سب جگہ نیوتا بھیجا بہت دیس کے راجہ وہاں آ کر اکٹھا ہوے یہ حال سُن کر بسدیو نندن انتر جامی جن کی چاہنا اور بھگت وہ کنیا اپنے ہردے میں رکھتی تھی ارجنؑ سمیت اُجین کو گئے اور جہاں پر دیس دیس کے راجہ پرتاپی سویمبر میں بیٹھے تھے وہاں جا کر کھڑے ہوئے اُسی وقت متر بِندا نے سولھوں سنگار کیے ہاتھ میں جیمال لیئے اس استھان پر آ کر جیسے شری کرشن جی کو دیکھا ویسے اُنپر موہت ہو کر وہ مالا اُن کے گلے میں ڈال دی یہ حال دیکھ کر سب راجہ لوگ اپنے اپنے من میں پچھتانے لگے اور راجہ درجودھن جو اپنے بھائیوں سمیت وہاں گیا تھا من میں ڈاہ پیدا کر کے متر سین اور بند سین راج کنیا کے بھائیوں سے بولا کہ سُنو بھائیو کرشن تمھارے ماما کا بیٹا راجہ کی بیٹی کو بواہ لیجائے گا تو اس میں سنساری لوگ تمھاری ہنسی کریں گے اس لیے تم اپنی بہن کو سمجھاؤ کہ وہ اُن سے اپنا بواہ نہ کرے نہیں تو سب راجوں میں تمھاری ہنسی ہوگی یہ بات سنتے ہی جیسے متر سین نے اپنی بہن کو جا کر سمجھایا ویسے وہ شیام سندر کے پاس سے ہٹ کر الگ کھڑی ہو گئی تب ارجنؑ نے جھک کر شری کرشن جی کے کان میں کہا کہ مہاراج آپ اس وقت جو کسی کا لحاظ کریں گے تو بات بگڑ جائے گی جو کرنا ہو جلد کیجئے یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے جھپٹ کر سویمبر کے بیچ میں متر بِندا کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُسکو اپنے رتھ پر بٹھا کر دوارکا کو چلے یہ حال دیکھ کر دوسرے راجہ جو وہاں تھے اپنے رتھ اور گھوڑوں پر چڑھ کر اُن کے پیچھے دوڑے اور بہت طرح کے ہتھیار لیے ہوے اُن کو چاروں طرف سے گھیر لیا جب دیت سنگھارن نے دیکھا کہ بنا لڑے یہ لوگ پیچھا نہ چھوڑیں گے تب اُنھوں نے کئی بان ایسے مارے کہ سب راجہ ادھر اُدھر بھاگ گئے اور شیام سندر نے آنند پور یک دوارکا میں پہنچ کر شاستر کے موافق متر بِندا کے ساتھ اپنا بواہ کیا۔

دوہا

تاکے انگ پرسنگ تے مُدت بھئے جدُراے
مہاد اسے بھاگ کی کا سوں برنی جاے

بولے کہ اے راجہ پریچھت اب جس طرح شیام سندر نے ستیا نام راجکماری سے بواہ
جلتی تھی پانچواں قلعہ ہوا ۔ اجودھیاپری کے راجہ نے ستیا نام اپنی کنیا کا سوئمبر رچکر یہ پرن کیا تھا کہ جو آدمی
کے رہنے کا مکان تھا ۔ ...نال ۔ ایک مرتبہ ناتھ ڈالے گا اُس کو میں اپنی بیٹی بواہ دوں گا اس لیے جو راجہ سوئمبر کا
پہاڑ اور پتھر اوا... آئے تھے وہ لوگ اُن بیلوں کی صورت دیکھ کر کوئی بھی اُن بیلوں کی ناک چھیدنا قبول نہیں کرتا
راستہ بنا دیا ... شیام سندر ارجن کو فوج سمیت ساتھ لے کر راج کنیا سے بواہ کرنے کے واسطے اجودھیاپری میں
سامنے آئے ... کے آنے کا حال راجہ نگن جت نے سنا تب وہ آگے سے جا کر ہر چرنوں پر گر پڑا اور بہت سا
پہنچ جانے ... بھینٹ دے کر آدر پوربک اپنے گھر بلا لایا اور جڑاؤ چوکی پر بٹھا کر اور چرن دھو کر چرنامرت لیا اور
... جا کر کے بہت اچھا بھوجن اُن کو کھلایا اور موتیوں کا مالا پہنا کر پیتامبر اُڑھایا اور سچے من سے
طرح بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ سب گنوں سے بھرے ہو کر کچھ اوگن نہیں رکھتے اور آپ کے
برہمادِک دیوتا اور جوگی اور رکھیشور اپنے مستک پر چڑھاتے ہیں جبکہ شیش ناگ جی دو ہزار
ہیں ۔ ہے جس نے اُستت نہیں کر سکتے تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے گُن برنن کر سکے لچھمی جی دن
اُسی وقت ... دابتی ہیں اور نارد جی آٹھوں پہر آپ کے گُن گایا کرتے ہیں اے بیکنٹھ ناتھ سب جگت
ہوتے آپ کی ... رہتا ہے آج میرا بڑا بھاگ تھا جو آپ کے چرن تینوں لوک کے تارنے والے میرے گھر آئے
...نوں کو اپنے ہاتھ سے دھویا انھیں چرنوں کا دھوون گنگا جی ہیں جن کی مہما برنن نہیں ہو سکتی جس جگہ
...مل رکھا ہے اُس جگہ پر میں نچھاور ہوتا ہوں ۔

	دوہا	
...لاہ ...نامبُج ہر کے جہیں شو برہم من ایش		دھن بھاگ جو دھرت ہیں اُن چرن پر شیش

	دوہا	
اُدے ہوئے سب آئے کے آج ہمارے بھاگ		ناکھن پربھ درشن دیو کیو بہت انراگ

جب راجہ نے اِس طرح بہت اُستت کر کے اُس دن بیکنٹھ ناتھ کو اپنے یہاں ٹکایا تب ستیا نام راجکماری
...ی سُندر اور چندر مکھی تھی موہنی مورت کو دیکھتے ہی اُنپر موہت ہو کر اپنے من میں کہنے لگی کہ اے
...ندو مجھ سے کوئی اچھا کرم جو پچھلے جنم میں ہوا ہو تو میں شری کرشن چندر آنند کند کو اپنا سوامی بنا کر اپنا
سوارتھ کروں ایسا بچار کر اُس نے اپنی سکھیوں سے کہا کہ اے پیارو یہ میرا من اس موہنی مورت
...ام نے ہر لیا ۔

	چوپائی	
جدپ ہیئے تربھون کے سوامی		سکل بشو کے انتر جامی
سدا رہیں برکت من ناہیں		استرن کی اچھا کچھ ناہیں

تدپ اُنسے جو من لاوے | پریم ریت کی پریت لگاوے
تاسوں پریت کرت سُکھدائی | ہر جو کی یہ ریت سدائی
جب میں ہر چرنن کو پاؤں | ہر داسن میں نام دھراؤں | کے رہے تہاں جُداج

دوہا

جن کے من میں پریت ہے سو سب دیو اشیش | شری جدپت موکو برین سب ایشن کے ایش

جب دوسرے دن پرات سمے شیام سندر اُٹھے تب راجہ نگن جت نے بنے کیا کہ اے کر
کچھ آپ کی سیوا نہیں بن پڑی اکیلے لجت ہوں اور جو اگیا دیجیے وہ اپنی سامرتھ بھر آپ کی سیوا کروں
سچا پریم اُس کنیا کا معلوم تھا اس لیے اُنھوں نے ہنسکر کہا کہ اے راجہ تمھاری تعریف سُن کر ہمارا من
بھینٹ کرنے کے واسطے بہت چاہتا تھا تم کو دیکھ کر بڑا سُکھ پایا چھتری برن کو مانگنا دھرم نہیں ہے
بھکت اور پریت دیکھ کر میں چاہتا ہوں کہ ستیا نام اپنی بیٹی جو شیل اور گُن سے بھری ہے وہ ہم
بات سُن کر راجہ نے بڑی خوشی سے کہا کہ اے بیکنٹھ ناتھ جہاں لچھمی جی آٹھوں پہر آپ کی سیو
میری بیٹی اُن کے سامنے کیا مال ہے جس کی آپ چاہنا کریں کیول میری بھکت دیکھ کر دیا کی
ایسا کہتے ہیں میرا بڑا بھاگ ہے جو میری بیٹی آپ کی داسیوں میں رہے لیکن میں نے اُس بیٹی
یہ پرن کیا ہے کہ جو کوئی میرے سات بیلوں کو ایک ہی دفعہ ناتھ دے اُس کو میں اپنی بیٹی بواہ دو
ے اگر ایسی اچھا کی لیکن یہ کام کسی سے پورا نہیں ہوا ان میں سے کتنے راجکمار بیلوں کے سینگ
اپنے گھر چلے گئے اور بہت راجکمار ابھی تک یہاں گھائل پڑے ہیں آپ سے میرا پرن پورن ہو جائے تو
سمجھائیے میرے نزدیک سوائے آپ کے دوسرے سے یہ کام نہیں ہوگا یہ سُن کر شیام سُندر نے کہا
میں ایک ہی مرتبہ ساتوں بیلوں کی ناک چھید کر اُن کو ناتھ دوں گا یہ سنتے ہی جب راجہ اُن ساتوں
کو جو ہاتھی کے برابر بلوان تھے اُن کے سامنے لے آیا تب شیام سندر نے اُٹھ کر اپنی کمر باندھی اور سات روپ
اپنے اس طرح پر جو دوسرے کو دکھلائی نہ دیں دھارن کر کے ساتوں بیلوں کی ناک ایک ہی مرتبہ چھید ڈالی
اور ساتوں کو ایک رسّی میں ناتھ کر کھڑا کر دیا۔

دوہا

ماکھن پربھ گیانی مہا کینہے چرت انوپ | سات بیل کے کارنے دھرے سات نج روپ

اے راجہ پریچھت دیکھو جن کی اگیا میں تینوں لوک کے جیو رہتے ہیں اُن کے نزدیک سات بیلوں کو ایکبار
ناتھ لینا کون مشکل ہے جبکہ راجہ نگن جت یہ چرتر دیکھ کر بہت خوش ہوا اور راجکماری کی اِچھا پوری ہوئی تب
چھوٹے اور بڑے نگر باسیوں نے یہ چرتر دیکھ کر تعجب مانا اور دوارکا ناتھ کی اُستت کرنے لگے اور راجہ نے اُسی وقت
پروہت سے اچھی لگن پوچھ کر اپنے یہاں بواہ کی تیاری کی اور شاستر کے موافق ستیا اپنی لڑکی مُرلی منوہر کو

پانچوں بھائی پانڈو اور کُنتی اور
ن اور کالندی کو ساتھ لے کر
اور بڑوں نے سُکھ پایا کئی
وتا کی بیٹی جو ہمارے ساتھ
مری کرشن جی اور جمنا جی
س طرح مرلی منوہر متر بند
ر. راجہ سے بیاہی گئی تھی جبکہ
راجہ متر سین اُس کے بھائی نے
حال سُن کر لبد یونندن انتر جامی
ور جہاں پر دیس دیس کے راجہ
سولھوں سرنگار کیے ہاتھ میں
کر وہ مالا اُن کے گلے میں ڈال دی
اپنے بھائیوں سمیت وہاں گیا تھا
ید کرشن تمھارے ماما کا بیٹا راجہ
م اپنی بہن کو سمجھا دو کہ وہ اُن سے
متر سین نے اپنی بہن کو جا کر
روپ کر شری کرشن جی کے
و جلد کیجیے یہ بات
ے رتھ پر بٹھا کر دوارکا کو
دوڑے اور بہت طرح
ڑے یہ لوگ پیچھا نہ چھوڑیں گے
نند پور یکب دوارکا میں پہنچ کر
نی جاے

جلتی تھی پانچواں قلعہ ہوا کا ہو کر چھٹواں قلعہ رسّوں کا ہاتھ ڈھلا کر پان ساتواں اشٹ دھاتی قلعہ میں نرکاسُر کے رہنے کا مکان تھا شری کرشن جی کی آگیا سے اُن کے سُدرشن چکر اور کومودکی گدا اور گرڑ جی نے ساعت بھر میں پہاڑ اور پتھر اور ہتھیاروں کو توڑ کر پانی کو سکھلا ڈالا اور آگ کو بجھا کر اور ہوا کو اُڑا کر اور رسّوں کے جال کو کاٹ کر راستہ بنا دیا جب شری کرشن جی ساتویں قلعہ کے دروازے پر پہونچے تب لاکھ شور بیر دربان لڑائی کرنے کو سامنے آئے گرڑ جی نے اُن کو اپنے پنکھ اور چونچ سے مار کر گرا دیا اور شری کرشن جی نے قلعہ کے بھیتر جا کر پانچ جنیہ نام شنکھ اپنا بجایا۔

	دوہا	
تب ہیں سوت سے جگیو من میں کہت سائے		بھومائسر کے شرون میں شبد پڑو جب جائے

میں نے تینوں لوک میں کسی کو ایسا نہیں چھوڑا جو میرے ساتھ لڑنے کی سامرتھ رکھتا ہو یہ کون پُرش ہے جس نے آج یہاں آکر نیند سے مجھ کو جگا دیا اُس کو چلکر دیکھنا چاہیئے جس وقت بھومائسر یہی بچار کر رہا تھا اسی وقت مُرنام اُس کے منتری نے دربانوں کا مونا سنتے ہی نرکاسُر کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج میرے ہوتے آپ کو محنت کرنا لازم نہیں ہے میں جا کر دیکھتا ہوں جو حال ہوگا وہ آپ سے کہوں گا۔

	دوہا	
کون کاج شرم کرت ہو تم راجن کے راج		تم سے کون مہابلی تہوں لوک میں آج

یہ بات کہہ کر مردیت وہاں سے بدا ہوا اور ترشول ہاتھ میں لے کر شری کرشن جی کے سامنے آیا اور کرودھ سے لال آنکھ نکالکر دانت پیستا ہوا بولا کہ دیکھو مجھ سے بڑا بلوان کون ہے جو یہاں لڑنے آیا یہ کہہ کر اُس نے شری کرشن جی پر ترشول اور گدا آوک بہت ہتھیار اپنے چلائے اور لبدیونندن نے اُس کے سب ہتھیار اپنے سُدرشن چکر سے کاٹ ڈالے تب وہ دیت جو پانچ سر کا تھا جھنجھلا کر اپنے پانچوں منھ پھیلا کر اس اچھا سے شیام سُندر کی طرف دوڑا کہ اُن کو نگل جاؤں اُس وقت تربھون پت نے ست بھاما کو گھبرائی ہوئی دیکھ کر سُدرشن چکر سے پانچوں سر اُس کے کاٹ ڈالے اُسی دن سے سنسار میں شری کرشن جی کا مُرار نام پرگٹ ہوا جب مُردیت کے نام آدک ساتوں بیٹوں نے اپنے باپ کا مرنا سُنا تب وہ لوگ بہت طرح کے ہتھیار باندھ کر بہت فوج ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے آئے اور اپنے ہتھیار اُنپر چلانے لگے تب دیت سنگھارن لبدیونندن نے اُن لوگوں کو بھی اُنکی فوج سمیت ایک ساعت میں اپنے سُدرشن چکر سے کاٹ کر اس طرح گرا دیا جس طرح کسان لوگ جوار کا کھیت کاٹکر گرا دیتے ہیں جب بھومائسر نے سُنا کہ مُردیت میرا منتری اپنے ساتوں بیٹوں اور فوج سمیت مارا گیا تب وہ کرودھ میں آکر بہت شور بیر اور ہاتھی ساتھ لے کر شری کرشن چندر پر چڑھ دوڑا

	دوہا	
کچ سُتنگ آگے کرے جن کے لمبے دنت		تبہی چلو اُت کوپ کر اُسر مہا بلونت

کہ میں اپنے بیٹے کے مارنے سے … کہ وہ مارا جائے گا یہ بردان پاکر پرتھوی نے تپ
چھوڑ دیا کچھ دن کے بعد اُس سے بھوماسُر نام لڑکا بڑا بلوان پیدا ہو کر پراگ جوتش پُر میں سات قلعہ کے
راج کرنے لگا اور سب پرتھوی کے راجوں کو جیت کر اپنے بس میں کر لیا اور سولہ ہزار ایک سو بیٹی راجوں کی
بنا بیاہی جس میں ایک سو ایک بہت سندر تھیں چلتے پھرتے کھاتے پیتے زبردستی اُٹھا لایا اور اپنے یہاں ایک
مکان میں رکھ کر یہ پرن کیا کہ جب بیس ہزار لڑکی پوری ہوں گی تب ایک ساتھ اُن سے اپنا بواہ کروں گا ایک
دن سب لڑکیاں آپس میں بیٹھ کر رونے لگیں اُس وقت پرمیشور کی اچھا سے نارد مُن نے وہاں جا کر کہا کہ تم لوگ
کچھ چنتا مت کرو شری کرشن ترلوکی ناتھ تم کو یہاں سے چھڑا کر تمھارے ساتھ اپنا بواہ کریں گے یہ بات سنتے ہی سب
راجہ کی لڑکیاں خوش ہو کر اُس دن سے ہر چرنوں کا دھیان کرنے لگیں ایک دن بھوماسُر کرودھ کر کے پشپک بمان
جو لنکا سے لایا تھا اُس پر بیٹھ کر اندر آدک دیوتوں سے لڑائی کرنے گیا سورگ میں جا کر دیوتوں کو دُکھ دینے لگا
اور دیوتا لوگ اُس کے ہاتھ سے اپنے پران کا بچاؤ نہ دیکھ کر جدھر تدھر بھاگ گئے تب اُس نے ادت کے
کان کا کنڈل اور اندر کے سر کا چھتر چھین لیا اور اپنے شہر میں آکر رکھیشوروں اور ہر بھگتوں کو دُکھ دینے لگا جب
دیوتا اور ہر بھگت آدک سب اُس کے ہاتھ سے بہت دُکھی ہوئے تب ایک دن راجہ اندر دوارکا پُری میں آکر شری
کرشن جی کی سبھا میں پہونچ کر ہر چرنوں پر گر پڑا اور پرکرما اور اُستت کر کے ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے دنیا ناتھ بھوماسُر دیت
ایسا بلوان پیدا ہوا ہے کہ جس نے میری ماتا کے کنڈل اور میرا چھتر چھین کر سب دیوتوں کو سورگ سے باہر
نکال دیا اور ہر بھگتوں کو دُکھ دیتا ہے اس لیے میں آپ کی شرن آکر چاہتا ہوں کہ آپ اُس کو مار کر دیوتا اور ہر بھگتوں
کی رچھا کیجیے سوائے آپ کے دوسرے کا بھروسا نہیں ہے جو اُس کی شرن جاؤں یہ دین بچن سنتے ہی دنیا ناتھ
نے اندر کو دھیرج دے کر کہا کہ تم اپنے استھان کو جاؤ میں بھوماسُر کو مار کر تمھارا دُکھ ہروں گا جبکہ اندر شری کرشن مہاراج
کو ڈنڈوت کر کے اپنے استھان پر چلے گئے تب دتیہ سنگھارن گرُڑ پر چڑھ کر ست بھاما سے بولے کہ چل تجھ کو
بھوماسُر کی لڑائی دکھلا دیں اور اندر سے کلپ برچھ لے کر تیرے آنگن میں لگا دیں تو مجھ کو اُس درخت کے ساتھ
نارد مُن کو دان دیجیو پھر گئو اور سونا آدک شاستر کے موافق اُن کو دے کر اُن سے مجھ کو مول لے لیجیو تب میں
تیرے بس میں رہ کر سب استریوں سے زیادہ تیری پریت کروں گا اسی طرح اندرانی نے اندر کو اور ادت
نے کشیپ جی اپنے پت کو دان دے کر پھر مول لے لیا تھا جب یہ بات سنتے ہی ست بھاما بڑی خوشی سے چلنے
کو تیار ہوئی تب شیام سُندر نے اُس کو اپنے پیچھے بیٹھا کر گرُڑ کو اُڑایا۔

دوہا

یا بدھ ست بھاما ست مادھو پربھو جدوراے
بھوماسُر کے نگر میں چھن میں پہونچے جائے

اے راجہ پریچھت بھوماسُر کا نگر چھ قلعہ کے بھیتر اس تدبیر سے بنا تھا کہ پہلا قلعہ پہاڑ کا تیار ہو کر اُس کے
بھیتر دوسرا قلعہ بہت ہتھیاروں سے بنایا تھا تیسرا قلعہ پانی سے بھرا ہو کر چوتھے قلعہ میں چاروں طرف آگ

استریاں پنکھا ہلاتی تھیں اور جڑاؤ گڑوے سے ہاتھ دھلا کر پان الائچی دیتی تھیں اور جب سجیا پر سین کرتے تھے تب اُن کا پاؤں دابتی تھیں لیکن جُدناتھ کچھ اچھا اپنے من میں نہ رکھ کر سب جگت کو اپنے بس میں رکھتے ہیں کسی استری کے بس میں نہیں ہوتے تھے اور اُن استریوں کی سندرتائی کا حال کوئی نہیں کہہ سکتا وہ ایسی سندر تھیں جن کے سامنے سورج اور چندرما کا تیج میلا معلوم ہوتا تھا ایک دن شری مہادیو جی نے دوار کاپُری میں جا کر اُن استریوں کا روپ اور سنگار دیکھا تو کامدیو کو جلا دینے پر بھی موہت ہو گئے۔

دوہا	
ایسی سندر نار سنگ ماکھن پر جُدناتھ	کام کلول کریں سدا گھان پان اِک ساتھ

ادھیائے ساٹھ

ہنسی کرنا شری کرشن جی کا رُکمنی جی کے ساتھ

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت ایک دن شری کرشن جی رُکمنی جی کے مندر میں تھے وہ مکان نہایت جڑاؤ بہت اچھا بنا ہوا اور اُس میں مخملی بچھونے بچھے ہوئے تھے اور سب جگہ چندوے بندھے ہوکر دروازوں پر موتیوں کی جھالر لٹک رہی تھی اور کلپ برچھ کے پھولوں کے گجرے بہت جگہ لٹکائے ہوکر دھوپ اور چندن آدک کے جلنے سے خوشبو اُڑتی تھی۔

دوہا	
کلپ برچھ کے پھول کی کاسوں کہئے باس	جاسوں بن اُپبن سبے مہکے سباس نواس

سیتل مند سُگندھ ٹھنڈی ہوا بہنے سے سب کو سُکھ ملتا تھا اور نہر اور جھرنے بہگر مورناچتے تھے ایسے لعل اور رتن وہاں جڑے تھے کہ جن کی چمک سے آٹھوں پہر اُجیالا رہ کر چراغ جلانے کا کام نہیں رہتا تھا اور اُس استھان میں ایک سجیا رتن جٹت سامان سمیت بچھی تھی اور اُس کے چاروں طرف میوہ اور مٹھائی اور چوگڑا آدک رکھا ہوکر اُس سجیا پر شیام سندر لیٹے تھے اُن کے گہنے اور کپڑے اور روپ کی چھب دیکھ کر سب کا من موہ جاتا تھا

دوہا	
سو بھاتر بھون ناتھ کی کاسے برنی جائے	کام روپ کی چھب مہا سو یہ ہے لبھائے

چوپائی	
وہاں رُکمنی سندر بالا	سبے سنگار سجے تہ کالا
انگ انگ بھوکھن سب ساجے	مہا مدھر سُر نوپر باجے
سو دھن سُن موہے سُرباسی	مانو لگی کام کی پھانسی

دوہا

یا چھب سے شری رُکمنی ماکھن پربھ کے پاس	پون ڈلاوے پریم سے من میں بہت ہلاس

اُس وقت پرمیشور کی مایا سے رُکمنی جی کو یہ ابھمان ہوا کہ میں شری کرشن جی کی سب استریوں میں بہت سندر ہوں اِس سے موہن پیارے مجھ کو بہت چاہتے ہیں بیکنٹھ ناتھ انترجامی نے یہ حال بچار اکہ رُکمنی کو کرودھ دکھا کر اُس کے پریم کی پرچھاوں کہ اُس کو اپنے روپ کا ابھمان ہے یا میری پریت بہت ہے ایسا بچار کر بولے کہ اے رُکمنی تجھے ایسی سندری اور راجہ بھیشمک کی بیٹی ہو کر میرے ساتھ بواہ کرنا اُچت نہیں تھا بیر اور بواہ اور پریت برابر والے سے کرنا چاہیے میں کسی دیش کا تلک دھاری راجہ نہو کر جراسندھ کے ڈر سے بھاگا ہوا یہاں سمدر کے ٹاپو میں بسا ہوں اور جب سے میں نے جنم لیا تب سے کوئی کام اچھا نہیں کیا جو کوئی میرا بھجن اور اسمرن کرتا ہے اُس کو برکت اور نردھن کر دیتا ہوں اِس لیئے میرے بھگت کو سنساری سُکھ نہیں ملتا اور میں کسی کے ساتھ پریت نہ رکھ کر سب سے من اپنا ہٹا رکھتا ہوں لڑکپن میں مانگنے والوں کو کچھ درب آدک دیدیا کرتا تھا وہی نام سُن کر تو نے میرے ساتھ بواہ کر کے دھوکھا کھایا اور شسشپال چندیلی کے راجہ کو جو تلک دھاری اور بلوان ہو کر جراسندھ آدک بڑے بڑے راجوں کو اپنے ساتھ برات میں لایا تھا قبول نہ کیا۔

دوہا

رُکم دیو سشسپال کو باندھیو کنگن ہاتھ	آئیو ساج برات وہ سب راجن کے ساتھ

اے رُکمنی تجھ سے بڑی چوک ہوئی جو تو نے راجہ سشسپال کو جس کے ساتھ تیری منگنی رُکم اگرج نے کی تھی چھوڑ کر مجھ ایسے گئو چرانے والے کے ساتھ بواہ کیا اور اچھے بُرے کا کچھ بچار نہ کر کے اپنے کل میں کلنک لگایا

چوپائی

کہیے کہا کبدّھ تمھاری	بھلی بات من میں نہ بچاری
رُکم بھرات کی لاج گنوائی	تات مات کو لیک لگائی
چھانڈ نرپت موسوں ہت کینھو	نرگن مہاجات کو ہینیو
یاتے بات ست ہم مانی	اُلٹی بُدّھ ترین کی جانی
جو تم کہو لکھو بدھ جوئی	کرم پر ملن ہوت ہے سوئی

دوہا

ایسی چھوٹی بات کو مانے مورکھ ہوے	اپنے جس اور چین کو جتن کر رت سب کوے

سوائے اِس کے جس بات میں لڑکیوں کو شرم ہوتی ہے وہ بھی تو نے کی کہ براہمن کو چٹھی دیکر اپنے بواہ کا سندیسا میرے پاس بھیجا سچ ہے کہ استری نربُدّھ ہوتی ہے۔

چوپائی	تم جو کہو ہمیں کیوں لائے	کون کاج کنڈن پر آئے	

سا یچ بات سمجھ من ماہیں	تم سوں موہ ہمیں کچھ ناہیں
تہہ نریش آئے وہ ٹھائیں	بڑا گرب جن کے من ماہیں
تہہ کارن کُنڈن پُر آئے	اُنھیں بھگائے تھیں ہرلائے
تا سوں میں برکت من ماہیں	کبھوں ہوت موہ ہم ناہیں
سدا اُداس رہوں من ماہیں	تارن کی اچھا کچھ ناہیں

اے رُکمنی تیرے بلا بھیجنے سے میں نے وہاں جا کر تیرا پرن پورا کیا پرمیشور نے اتنے راجوں کے سامنے میری لاج رکھی۔ اور بلرام جی نے جیسا پراکرم کیا وہ تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا میں تجھ کو اپنی اچھا سے نہیں لایا اس لیے میں تجھ کو اگیا دیتا ہوں کہ تیرا من اب بھی چاہے تو مجھ کو چھوڑ کر کسی تلک دھاری راجہ کے پاس جو تیرے برابر کلین ہو جا کر رہ میں کچھ بُرا نہ مانوں گا۔

چوپائی

تارن میں سوئی نارِ سبھاگی	جا کو پُرش ہوے بڑبھاگی
یا کارن تم ڈھونڈھو سوئی	جا میں لوک مہاجس ہوئی

یہ کٹھور بچن سن کر رُکمنی رونے لگی اور منہ اُس کا پیلا ہو گیا اور شیام سندر کی باتوں کا کچھ جواب نہ دیکر بہت سوچ سے سر اپنا نیچا کر لیا اور ناخن سے زمین کھودنے لگی اور چیت اُس کا ٹھکانے نہ رہکر بدن کانپنے لگا

چوپائی

چنتا بہت بڑھی من ماہیں	کاہو بدھ سمجھے من ناہیں

دوہا

ایسی بدھ اُکلائے کے پری دھرن مُرجھائے	تن کی سُدھ بھولی سبے مرن نکٹ جھبی آئے

جب یہ شیام سُندر نے دیکھا کہ بہت سوچ سے پران پیاری مرا چاہتی ہیں تب اُس کو اُٹھا کر اپنی سیج پر بیٹھا لیا اور چتر بھُجی روپ دھر کر ایک ہاتھ سے جو اُس کے بال بکھر گئے تھے سنوارنے لگے اور دوسرے ہاتھ سے اُس کے آنسو پونچھکر تیسرے ہاتھ سے پنکھا ہلانے لگے اور چوتھا ہاتھ اپنا کمل کی طرح اُس کے ہردے پر رکھ کر اُس کو گلے سے لگا لیا جب اُن کا پریم دیکھ کر رُکمنی کا چیت ٹھکانے ہوا تب موہن پیارے بولے کہ اے پران پیاری گرہستھ آدمی کے پاس کچھ پرتھوی آدک ضرور رہنا چاہیئے جس سے وہ آنند پوربک اپنا کٹمب پالے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے اس لئے تجھ سے ہنسی کی تھی پر تو نے سچ مان کر اتنا دُکھ اُٹھایا میں تجھ سے زیادہ کسی کو پیار نہیں کرتا تو اُداس مت ہو تیرا بدن بہت نازک ہے اس لیے گھبرا گئی اور تو نے جانا کہ یہ مجھ کو چھوڑ دیں گے اب تو دھیرج رکھ اور خوشی سے ہنس بول۔

دوہا	امرت بین سُنائے کے ماکھن پربھ جُدرائے	لیتھی پریا منائے کے دینھی ریس بسرائے

جب موہن پیارے کی پریم پورنگ بات سننے سے رکمنی کا سوچ مٹ گیا تب وہ اپنے کو موہن پیارے کی
گود میں بیٹھی دیکھ کر لاج سے اُٹھ کر کھڑی ہوئی اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپنے کیا بچار کر ایسا
کٹھور بچن مجھ سے کہا میں منسا باچا کرمنا سے اپنے کو آپ کی داسی جانتی ہوں آپ مجھ کو تلک دھاری راجہ کے
پاس رہنے کو کہتے ہیں آپ سے بڑھ کر تینوں لوک میں کون دوسرا ہے جس کے پاس جا کر رہوں آپ کے برابر کسی کو
نہ دیکھ کر آپ کو ترلوکی ناتھ سمجھتی ہوں برھما اور مہادیو جی آدک دیوتا سدا آپ کے چرنوں کا دھیان رکھ کر اُن چرنوں
کی رج اپنے ماتھے پر چڑھاتے ہیں اور آپ کی دیا سے اُن کو یہ سامرتھ ہے کہ جسے چاہیں اُسے بردان دے کر
تلک دھاری راجہ بنا دیں۔

	دوہا	
تم چرنوں کی رینکا وہ چاہت دن رین		جن کے درشن پائے کے سکھ پاوت ہیں نین

اے مہا پربھو آپ کا دھیان اور اسمرن کرنے سے راجگدی آدک بہت طرح کے سکھ ملتے ہیں اور بڑے بڑے
راجہ سنساری سکھ اور راج چھوڑ کر آپ کا بھجن کر کے بھو ساگر پار اُتر جاتے ہیں اور آپ رجوگن اور تموگن سے کچھ
کام نہ رکھ کر آٹھوں پہر چھیر سمدر میں سین کرتے ہیں جبکہ دیتیوں کے ادھرم کرنے سے پرتھوی دکھی ہو کر آپ کی
شرن جاتی ہے اور براہمن اور ہر بھگت لوگ دکھ پاتے ہیں تب آپ سگن اوتار لے کر پرتھوی کا بھار اُتار کر گئو اور
براہمن کو سکھ دیتے ہیں مجھ کو ایسی سامرتھ نہیں جو آپ کے گنوں کو کہ سکوں آپنے مجھ میں کوئی دوش دیکھ کو ایسی
بات کہی ہے اس لیے میں چاہتی ہوں کہ آپ دین دیال جگت کے پردہ ڈھانپنے والے میرا اوگن چھپا کر
چھما کیجئے بڑے لوگ سدا سے چھوٹوں پر دیا کرتے آئے ہیں اے دنیا ناتھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا
کہ جراسندھ اور سشپال بڑے بڑے راجوں کو جو اپنے بل کا گھمنڈ رکھتے تھے آپنے ایک ساعت میں بھگا دیا
اس سے میں جانتی ہوں کہ تینوں لوک میں کوئی دوسرا آپ سے زیادہ زبردست نہیں ہے اور جو آپ اپنے بھگتوں کو
کنگال رکھتے ہیں اُس کا یہ کارن ہے کہ دنیا کے لوگ روپیہ اور راج کے غرور میں اندھے ہو کر دھرم اور کرم اپنا اور
دھیان اور اسمرن آپ کا چھوڑ دیتے ہیں اس لیے آپ اپنی کرپا سے اُن کو کنگال بنا کر اپنا بھجن کراتے ہیں جس میں
وہ بھو ساگر پار اُتر جائیں اور سنساری سکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا اور ہر بھجن کے پرتاپ سے مہا پربھو تک سکھ ملتا ہے
جیسا ہر بھجن غریبی میں بن پڑتا ہے ویسا دولتمند ہونے میں نہیں ہو سکتا اسی واسطے سنساری سکھ اور بیوہار جھوٹھا
سمجھ کر امبریکھ اور پرہلاد اور رکھبھ دیو اور پریہ برت اور جڑ بھرت آدک گیانی راجوں نے ساتوں دیپ کا راج اور
پروار اپنا چھوڑ دیا اور برکت ہو کر آپ کے چرن کا دھیان لگایا آج تک اُن کا جس چھا رہا ہے اور آپنے کہا کہ میں
کچھ اچھا نہ رکھ کر تیری چاہنا سے تجھ کو یہاں لایا ہوں سو یہ بات سچ ہے جہاں لچھمی جی آپ کی داسی ہو کر دن
رات آپ کی سیوا میں رہتی ہیں وہاں میری کون گنتی ہے جو آپ کے لائق ہوں آپ دین دیال نے مجھے دین جان کر
میری اچھا پوری کی اے جگت پالک سشپال چندیلی کا راجہ بھی آپ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے جو میں آپ کی سیوا چھوڑ کر

اُس کو قبول کرتی تو آواگون میں پھنسی رہتی جس طرح راجہ امبریکھ آدک آپ کا بھجن کرکے مکت ہوئے ہیں اُسی طرح میں بھی آپ کا چرن دھو کر بھو ساگر پار اُتر جاؤں گی اور آپ کی دیا سے میرا نام ہمیشہ بنا رہے گا۔

	دوہا	
ویس چندیلی کو گیے سُرگ لوک میں ناہہ		جیسی بدھ سو بھارچی نگر دوار کا ماہہ

اے بیکنٹھ ناتھ جو استریاں آپ کے بھجن اور کتھا سے دور ہو ویں اُن کو ششپال اور دنت آدک پت ملیں جس طرح امبا نام بیٹی کاشی نریس کی راجہ سالو کو چاہتی تھی اس کارن بھیشم راجہ نے اُس کو چھوڑ دیا اُسی طرح آپنے بھی بچار کیا کہ یہ راجہ ششپال کو چاہتی ہے اور میں منسا باچا کرمنا سے آپ کی داسی ہو کر اُس کو اپنا دشمن جانتی ہوں جو استری نہہ کپٹ ہو کر اپنے پت کی سیوا کرتی ہے اُس کی منوکامنا سنسار میں پوری ہو کر انت سے مکت ہوتی ہے اے پران ناتھ جیسے راجہ اندر دین کی لڑکی نے تپ کر کے شکھنڈی کا جنم لے کر بھیشم پتامہ سے بدلا لیا تھا ویسا میں نہیں کر سکتی کیونکہ آپ کی بہت جنم کی داسی ہوں اور آپ نے یہ کہا کہ تو نے مانگنے والوں کے منہ سے میری تعریف سُن کر دھوکھا کھایا سو آپ کی اُستت بید اور شاستر میں لکھی ہے اور برھما دک دیوتا اور نارد مُن آٹھوں پہر آپ کا گُن گایا کرتے ہیں وہی بڑائی سُن کر میں نے براہمن کو آپ کے پاس بھیجا تھا آپ دیال ہو کر اس داسی کو لے آئے اب میں یہی چاہتی ہوں کہ جنم جنمانتر آپ کی داسی ہو کر میرا پریم انُراگ آپ کے چرنوں میں بنا رہے۔

	دوہا	
تھرے چرنن کو سداہت سے کروں پرنام		پورن پُرش پُران ہو الکھ نرنجن نام
	دوہا	
انترجامی ہوئے کے کیوں ٹھانت انریت		تم تو جانت ہو پیا پریم پریت کی ریت
	دوہا	
تھر بچن کیسے کہو ماکھن پہ بھجگوپال		دیندیال کرپال ہو بڑھے تھارو لال
	دوہا	
جیسی تم ہم سے کری ماکھن ٹہ بہ جناتھ		یا ہی بدھ ہانسی کریں بچ نارن کے ساتھ

یہ سُن کر موہن پیارے بولے کہ اے پران پیاری تیرا پریم اور بشواس بڑا ہے میں نے ایسا کٹھور بچن کہکر کیول تیری پریت کی پرکھا لی تھی تیرا پریم سچا پایا جس طرح میرے نہہ کام بھکت ہوتے ہیں اُسی طرح تجھ کو بھی دیکھا میرا کٹھور بچن سننے سے تیرا رنگ پیلا ہو گیا لیکن بھیتر سے پریم نہیں گھٹتا اے پران پیاری تو اپنی بڑائی اس طرح سمجھ کہ آدمی تیری اُستت کر کے اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اور میں تیری اُستت اور گُن اس طرح برنن کرتا ہوں جس وقت میں نے تیرے بھائی کا سر مُنڈوا کر اُس کے ہاتھ بندھوائے تھے اس وقت

بھی تونے سوائے ادھینتائی کے اور کچھ منھ سے نہیں کہا پت برتا استریوں کا یہی دھرم ہے کہ اپنے پت کی
آگیا انسار چلیں اور میں تیری سندرتائی دیکھ کر کُندن پور نہیں گیا تھا بلکہ تیرا سچا پریم دیکھ کر تجھے لے آیا
اب تو کچھ چنتا نہ کر کے ہمیشہ خوش رہا کر و جو کوئی اس ادھیائے کو سچے من سے کہے یا سُنے گا اسی طرح اُس کی
بھی پریت استری اور پُرش میں ہو گی ۔ اے راجہ پرکچھت یہ بات شیام سندر کی سُن کر رکمنی بڑی خوشی
سے اُن کی سیوا کرنے لگی ۔

	دوہا	
جیسی یہ لیلا کری ماکھن پربھ برجناتھ		یا ہی بدھ کریڑا کریں سب نارن کے ساتھ

ادھیائے اکسٹھ

کتھا شری کرشن جی کے بنش کی

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت اسی طرح شری کرشن جی دوارکا پُری میں سولہ ہزار ایک سو آٹھ
استریوں سے بھوگ اور بلاس کر کے گرہستھ آشرم کا دھرم شاستر کے موافق رکھتے تھے اور سب استریاں پت
برتا دھرم سے آٹھوں پہر اُن کی سیوا کرتی تھیں اور ہر اچھا سے سب استریوں کے دس دس بیٹے شیام رنگ
کمل نین بڑے بلوان اور ایک ایک لڑکی بہت سندر پیدا ہو کر وہ سب اپنے بال چرتر کا سُکھ ماتا اور پتا کو
دکھلاتے تھے اور اُن کے ماتا اور پتا اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر خوش ہوتے تھے اور سب ایک لاکھ
اکسٹھ ہزار لڑکے اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ لڑکیاں شری کرشن جی کے پیدا ہوئیں اور پھر اُن کے آگے
اتنی سنتان بڑھی کہ اُن کی گنتی نہیں ہو سکتی ۔

	دوہا	
تب آٹھوں رانین کی کا سوں برنی جائے		شو بر پنج سنتکا دُمن دیکھت رہیں لُبھائے

اے راجہ پرکچھت سب استریاں شری کرشن جی کو آٹھوں پہر اپنے پاس دیکھ کر بہت خوش رہتی
تھیں جو سنتان ہوئی تھی اُن کے نام کہتے ہیں شُنو کہ پُردمن آدک رکمنی اور بھان آدک ست بھاما اور
شامست آدک جاموتی اور سورت آدک کالندی اور شری مان آدک سیتیا اور پرگھوکھ آدک لچھمنا اور
برک آدک متربندا اور سنگرام جت آدک بھدرا کے بیٹوں کے نام تھے اور تا کیئت اور دت مان دو
لڑکے بلرام جی کے روہنی سے ہوئے تھے پُردمن کے انردّھ ہو کر انردّھ سے بجر نابھ پیدا ہوا تھا اگر کسی
نے شری کرشن جی کے یہاں پُردمن آدک بیٹے ہونے کا حال سُن کر اپنی استری سے کہا کہ رکموتی میری
کنیا جو کرت برما کے بیٹے سے مانگی گئی ہے اُس کو وہاں نہ بیاہ کر سو یمبر اُس کا رچوں گا تو چٹھی بھیجکر رکمنی میری

بہن کو اُس کے بیٹوں سمیت بلُا یہ بات سُن کر اُس نے چٹھی لکھ کر براہمن کے ہاتھ رُکمنی جی کے پاس بھیج دی رُکمنی جی نے
یہ حال پاتے ہی شری کرشن جی سے اگیاے کر پُردمن سمیت بھوج کٹ نگر میں گئیں رُکم اپنی بہن کو دیکھ کر بہت خوش
ہوا لیکن اُس نے پچھلی بات یاد کر کے سر اپنا نیچا کر لیا اور اُس کی استری نے پیروں پر سر رکھ کر رُکمنی جی سے کہا کہ
جب سے میرا نندوئی تم کو ہر لے گیا تب سے آج تمھارا درشن پایا تم میرے اوپر کرپا کر کے پُردمن کا بواہ میری
بیٹی سے کر دو یہ سُن کر رُکمنی بولی کہ بھیا کا حال تم کو معلوم ہے پھر جھگڑا کراؤ گی ایسی بات کہنے اور سُننے سے مجھ کو
ڈر معلوم ہوتا ہے جبکہ یہ حال رُکم نے اپنی استری سے سُنا تب وہ رُکمنی سے بولا کہ اے بہن اب تم کچھ مت ڈرو
بید کی اگیا اُنسار بھانجے کو کنیا دیتے ہیں اس لیے رُکوتی کا بواہ پردمن کے ساتھ کر کے شری کرشن جی سے نئی
ناتے داری کروں گا جس میں پہلا بیر مٹ جاے جبکہ یہ بات کہہ کر رُکم اگرج اپنی سبھا میں جہاں راجہ لوگ
اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے سوئمبر کرنے آئے تھے جا بیٹھا تب پُردمن بھی اپنی ماتا سے اگیاے کر وہاں
جا کھڑے ہوے جبکہ رُکموتی کنیا جیمال ہاتھ میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی پُردمن کے پاس پہونچی تب
اُس نے سانولی صورت پر موہت ہو کر جیمال اس کے گلے میں ڈال دی یہ حال دیکھتے ہی سب راجوں نے
آپس میں صلاح کی کہ جب پُردمن راجکماری کو لے کر یہاں سے چلے تب ہم راہ میں چھین لیں اسی اِچھا سے
سب راجہ لوگ راہ میں کھڑے ہوے اور یہاں رُکم نے بدھ پوربک رُکموتی کو پُردمن سے بواہ کر بہت رتن
اور درب آدک جہیز میں دیا جب رُکمنی جی اپنے بھائیوں اور بھوجائیوں سے بدا ہو کر بیٹے اور پتوہ سمیت دوارکا
کو چلیں اور راہ میں اُن سب راجوں نے آ کر گھیر لیا تب پُردمن نے بان مار کر ساعت بھر میں سب راجوں کو
بھگا دیا جب رُکمنی جی دولھا اور دولھن کو ساتھ لیے ہوئے آنند پوربک دوارکا میں پہونچیں تب بسدیو اور دیوکی
آدک ریت رسم کر کے دولھا اور دلھن کو راج مندر پر لے گئے اور گھر گھر منگلاچار ہونے لگے جب کئی برس کے پیچھے
پُردمن کے رُکموتی کے پیٹ سے ایک لڑکا بہت سندر اور تیجوان پیدا ہوا تب شیام سندر نے منگلاچار منا کر
منھ مانگا دان اور دچھنا براہمن اور مانگنے والوں کو دیا اور جوتشیوں کو بُلا کر جنم لگن اُس کی پوچھی تب براہمنوں نے
اُس لڑکے کا انرودھ نام رکھ کر کہا کہ مہاراج یہ لڑکا بہت سندر اور بلوان اور چودھوں بدیا ندھان ہوگا یہ بات
سُن کر بسدیو نندن نے جوتشیوں کو سنمان پوربک بدا کیا اور وہ لڑکا ہر روز چندر کلا کی طرح بڑھنے لگا جب رُکم نے
سُنا کہ میرے ناتی پیدا ہوا تب اُس نے بڑی خوشی سے گہنا اور کپڑا بھیجکر ایسی چٹھی شری بسدیو نندن کو لکھی کہ
میں اپنی پوتی کا بواہ تمھارے پوتے کے ساتھ کروں گا جب رُکم نے یہ چٹھی بھیجکر کچھ دنوں کے بعد سامان تلک کا
دوارکا میں بھیج دیا تب شیام سندر نے بڑی خوشی سے وہ تلک انرودھ کے چڑھایا اور اُس براہمن کو درب آدک
دے کر بدا کیا اور راجہ اُگرسین سے اگیاے کر شیام اور بلرام بڑی دھوم دھام سے انرودھ کو بیاہنے گئے جب
برات بھوج کٹ نگر کے پاس پہونچی تب رُکم اگرج نیوتہری راجوں سمیت آگے سے لینے گیا اور سب براتیوں کو
بڑے آدر بھاؤ سے شہر میں لا کر جنواسا دیا اور جتھا جوگ سب کا آدر سنمان کر کے دولھا کو منڈپ میں لے گئے

جبکہ بیدھ پورنک پوتی کا کنیا دان دے کر رُکم نے بہت درب جہیز میں شیام سندر کو دیا جب راجہ بھیشمک نے جاکر شری کرشن
جی سے کہا کہ مہاراج بیواہ ہو چکا اب یہاں رہنا بہت اُچت نہیں ہے کس واسطے کہ رُکم نے جن راجوں کو اپنے
یہاں نیوتے میں بُلایا ہے وہ سب آپ سے دشمنی رکھتے ہیں ایسا نہو کہ کوئی جھگڑا فساد کرے یہ کہہ کر راجہ بھیشمک
اپنے گھر چلے گئے اور کیشو مورت نے رُکمنی سے سب حال سُنا کر چلنے کے واسطے کہا تب رُکمنی رُکم سے بولی کہ
اے بھائی تمہارے نیوتے والے راجہ لوگ میرے پران پت سے دشمنی رکھتے ہیں اس لیے اب ہم کو بدا کر دو نہیں تو
اچھے کام میں گھبن ہوا چاہتا ہے یہ سُن کر رُکم بولا کہ اے بہن تم کسی بات کی چنتا مت کرو میں پہلے نیوتے والے
راجوں کو بدا کر آؤں پیچھے جو تم کہو گی وہ میں کروں گا جب یہ کہہ کر رُکم سب راجوں کو بدا کرنے کے واسطے
اُن کے ڈیروں پر گیا تب کالنگ دیش کے راجہ اور کئی راجوں نے رُکم سے کہا کہ دیکھو تم نے شیام اور بلرام کو
اتنا مال جہیز میں دیا لیکن اُنھوں نے ابھمان کی راہ سے اُس کو کچھ نہیں سمجھا ایک تو اس بات کا رنج ہم لوگوں
کو ہے دوسرے اُس دن کی کسک ہمارے من سے نہیں بھولتی جو بلرام جی نے رُکمنی ہرن میں تمہاری گت
کی تھی ہم لوگ لڑائی میں جدبنشیوں کو جیت نہیں سکتے تم بلرام جی کو ہمارے استھان پر بُلا دو تو ہم چوپڑ کھیل کر
سب مال اُن کا جیت لیں اور شری کرشن جی سے بگاڑنے کا کچھ کام نہیں ہے جب یہ بات سُن کر رُکم کو بھی
پچھلی بات یاد آئی اور غصہ پیدا ہوا تب وہ وہاں سے اُٹھ کر کچھ اور بچار کرتا ہوا بلرام کے پاس جاکر بولا کہ
مہاراج آپ کو سب راجوں نے ڈنڈوت کر کے چوپڑ کھیلنے کے واسطے بُلایا ہے یہ بات سُن کر جب بلرام جی
رُکم کے ساتھ راجوں کی سبھا میں آئے تب اُنھوں نے آدر پورنک بیٹھا کر اُن سے کہا کہ ہم لوگ آپ سے
چوپڑ کھیلنا چاہتے ہیں اتنا کہہ کر اُنھوں نے چوپڑ بچھادی اور رُکم اور بلرام جی چوپڑ کھیلنے لگے جبکہ پہلے رُکم
نے دس بازیاں بلرام جی سے جیتیں اور وہ بہت روپیہ ہار گئے تب رُکم نے ابھمان کر کے بلرام جی سے کہا کہ
سب روپیہ تو تم ہار گئے اب کاہے سے کھیلو گے اور کلنگ دیش کا راجہ یہ بات کہہ کر ہنسنے لگا تب بلرام جی
شرمندہ ہو کر دس کروڑ روپیہ کی بازی لگا کر بولے ۔

	دوہا	
اکھیو ہمارے من بکے جو نہیں کپٹ کمھاؤ		تو اب کی ہم جیت ہیں نشچے کر یہ داؤ

جب وہ بازی جیت کر دیوتی من روپیہ اُٹھانے لگے تب سب راجہ ادھرم سے بولے کہ رُکم نے بازی
جیتی ہے یہ بات سُن کر بلرام جی نے وہ روپیہ رُکم کو دے ڈالا پھر دوسری بازی ایک ارب روپیہ کی لگا
بلدیو جی نے پانسا پھینکا جب وہ بازی بھی بلدیو جی جیتے تب پھر سب راجہ جھوٹھ بول کر کہنے لگے کہ رُکم
بازی جیتا ہے اور کلنگ دیش کا راجہ ہنسنے لگا جبکہ یہ ادھرم سب کا دیکھ کر بلرام کو کرودھ پیدا ہوا تب رُکم
ابھمان سے بولا کہ سُنو بلرام جی تم سچ بات کہنے پر کیوں کرودھ کرتے ہو تم نے جنم اپنا گوالوں کے ساتھ
بن میں بتایا ہے راجسی کھیل چوپڑ کھیلنے کا تم کیا جانو جُوا کھیلنا اور دشمن سے لڑنا راجوں کا دھرم ہے ۔

دوہا

بسے جائے گھر نند کے رہے چراوت گائے	تم راجن کی سبھا کو جانت نہیں سُبھائے

یہ سُن کر بلدیوجی کو ایسا کرودھ ہوا جیسے پورنماسی کو سمدر کی لہر بڑھتی ہے لیکن اُنھوں نے رُکمنی کے لحاظ سے اپنا کرودھ چھپا گیا اور ساٹھ ارب کی بازی لگا کر کھیلے جب وہ بازی بھی بلدیوجی جیتے اور سب راجہ جھوٹھ بولکر رُکم کا جیتنا بتلانے لگے تب یہ آکاش بانی ہوئی کہ بازی بلدیوجی نے جیتی ہے تم سب کیوں جھوٹھ بولتے ہو جب آکاش بانی ہونے پر بھی سب لوگ ادھرم سے بلدیوجی کو جھوٹھا بنانے لگے تب بلدیوجی بڑا غصہ کرکے رُکم سے بولے کہ تو نے ناتے داری کرنے پر بھی ہم سے دُشمنی نہیں چھوڑی اب بھو جائی چاہے بُرا مانے چاہے بھلا میں تجھ کو بنا مارے نہیں چھوڑوں گا یہ بات کہہ کر ریوتی رمن نے سب راجوں کے سامنے اپنے ہل اور موسل سے رُکم کو مار ڈالا جب کلنگ دیش کا راجہ یہ حال دیکھ کر وہاں سے بھاگ چلا تب اُس کو بھی پچھاڑ کر گھونسوں سے دانت اُس کے توڑ ڈالے اور دوسرے راجہ لوگ جو اُس سبھا میں جھوٹھ بول کر بلدیوجی کو ہنستے تھے اُن میں کسی کا ہاتھ اور کسی کا پاؤں اور کسی کی ناک مارے گھونسوں کے توڑ ڈالی یہ حال دیکھتے ہی اور سب راجہ اپنے پران کے ڈر سے بھاگ گئے جب بلدیوجی نے شیام سُندر کے پاس جاکر سب حال وہاں کا کہہ سُنایا تب کیشو مورت انترجامی نے رُکم کا ادھرم سمجھ کر اپنے بھائی کو کچھ نہیں کہا اور وہاں سے دولھا اور دُلھن اور رُکمنی اور سب براتیوں کو اپنے ساتھ لے کر شیام سندر دوارکا پُری کو چلے۔

دوہا

یادو پوتر بواہ کے ماکھن پربھو جدُناتھ	آنند سے پہونچے سدن سُکل سین لئے ساتھ

جب اُن کے آنے کا حال دوارکا باسیوں نے سُنا تب سب چھوٹے اور بڑے گاتے بجاتے آگے سے آکر دولھا اور دُلھن کو راج مندر میں لے گئے اور گھر گھر منگلاچار ہونے لگے اور بلرام نے راجہ اُگرسین سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج آپ کے پُتّ اور پرتاپ سے انرودھ کو بواہ لائے اور رُکم اگرج کو جو بڑا ادھرمی تھا مار ڈالا یہ بات سُن کر راجہ اُگرسین بہت خوش ہوئے۔

ادھیائے باسٹھ ۶۲

کتھا انرُدھ اور اوکھا کی

راجہ پریکھت نے اتنی کتھا سُن کر شُکدیوجی سے بنے کہ اے مہاراج آپ دیال ہوکر انرُدھ ہرن کی کتھا سُنائیے

دوہا

کھو پرگٹ سمجھائے کے سکل رکھن کے رائے	شری ماکھن پربھو کی کتھا شرون سدا سُہائے

یہ سن کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرچھت دوارکا ناتھ کی دیا سے اوکھا اور انرودھ کی کتھا کہتا ہوں سنو کہ برھما جی کے نبش میں کشیپ جی ہوکر اُن کا بیٹا ہرن کشیپ دیت بڑا بلوان پیدا ہوا جس کے یہاں پرہلاد بھگت نے جنم لیا اور پرہلاد کا بیٹا بیروچن ہوکر اُس کے یہاں راجہ بل ایسا دھرماتما ہوا جس کا جس آج تک سنسار میں چھا رہا ہے اور راجہ بل کے سو بیٹے پیدا ہوکر اُن میں بانا سُر بڑا بیٹا بہت بلوان اور ست بادی اور دھرماتما تھا اور شونت پور میں برھم چرج سے راج کر کے ہمیشہ کیلاس پربت پر جاکر شری مہادیو جی کی پوجا اور تپ پریم پوربک کرتا تھا ایک دن بانا سُر مردنگ لے کر بڑے پریم سے شری مہادیو جی کے سامنے ناچنے اور گانے لگا تب بھولا ناتھ نے خوش ہوکر پاربتی جی سمیت اُس کو درشن دے کر کہا کہ اے بیٹا تیرا پریم دیکھ کر میں بہت خوش ہوا جو اچھا ہو وہ بردان مانگ بانا سُر نے ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ نے دیال ہو مجھ کو درشن دیا تو پہلے مجھ کو امر کر دیجئے پھر چودھوں لوک کا راج دے کر ایسا بل دیجئے جس میں کوئی دیوتا آدک بھی مجھ کو جیت نہ سکے۔

دوہا	
بہت بھانت بنتی کروں ہوں داس کو داس	تم ٹھاکر تہوں لوک کے پُروت سب کی آس

یہ بات سنتے ہی بھولا ناتھ نے ہزار بھجا بانا سُر کو دے کر کہا کہ میں نے تجھ کو تیری اچھا کے موافق بردان دیا اب تو جا راج کر تجھ کو کوئی نہیں جیت سکے گا جب شری شیو شنکر سے بردان پانے کے سبب سے بانا سُر کے ہزار بھجا ہو گئیں تب وہ اُن سے بدا ہو کر ہنستا ہوا راج مندر میں آیا اور اپنی بھجا کے بل سے سنساری راجہ اور سب دیوتوں کو جیت کر تینوں لوک کا راج کرنے لگا اور ہمیشہ کیلاس پہاڑ پر جاکر بدھ پوربک شری شیو جی کی پوجا کرتا تھا اور سب دیوتا اُس کے بس میں رہتے تھے اور شیو جی نے بانا سر سے یہ کہا تھا کہ ہم تیرے نگر کی رچھیا کریں گے اس لئے مہادیو جی کے گن شونت پور میں رچھیا کرنے کے واسطے رہتے تھے جب بانا سُر سے کوئی دشمن لڑنے والا نہیں ٹھہرا اور ہزار بھجا اُس کی بنا لڑے کھجلانے لگیں تب وہ بڑے بڑے پہاڑ اُٹھا کر دو دو پہاڑوں پر پٹک کر چور چور کرنے لگا تس پر بھی اُس کو سنتوکھ نہیں ہوا تب اُس نے بچار کیا کہ بنا لڑائی کئے سب ہاتھ مجھ کو بوجھ معلوم ہوتے ہیں اس لئے مہادیو جی کے پاس چلکر اُن سے کسی دشمن کا پتا پوچھوں ایسا بچار کر کیلاس پہاڑ پر چلا گیا اور شیو جی سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو تینوں لوک میں کوئی ایسا بلوان نہیں دکھلائی دیتا جو میرے ساتھ لڑ سکے جبکہ میں دگپال ہاتھیوں سے لڑنے گیا اور وہ لوگ بھی مجھ سے ہار مان گئے تب میں نے بڑے بڑے پہاڑوں کو ٹکا مار کر چور کر ڈالا بنا لڑائی کئے سب ہاتھ مجھ کو بوجھ معلوم ہوتے ہیں کوئی لڑنے والا بتلائیے جس سے جُدھ کروں۔

چوپائی	
جدپ یہ جانو من ماہیں	تم سے اور بلی کوؤ ناہیں

	نہ کارن تربھون کے ناتھا		ترم ہیں جدھ کرو مم سا تھا	

یہ اہنکار کی بات سُن کر شری شیوجی نے بچار کیا کہ میں نے اس کو بھگت جان کر ایسا بردان دیا تھا یہ اگیان مجھ ہی سے لڑنے آیا ہے اِس سے اس کا ابھمان توڑنا اُچت ہے ایسا بچار کر شیوجی مہاراج بولے کہ اے مورکھ ابھمانی تو مت گھبرا ابھی تو تینوں لوک میں ایسا کوئی بلوان نہیں ہے جو تیرے ساتھ لڑ سکے لیکن تھوڑے دنوں میں شری کرشن جی اوتار لے کر تجھ سے لڑیں گے یہ بات سنتے ہی بانا سُر نے خوش ہو کر مہادیو جی سے پوچھا کہ مہاراج مجھ کو کس طرح اُن کے اوتار لینے کا حال معلوم ہوگا تب بھولا ناتھ نے ایک دھوجا بانا سُر کو دے کر کہا کہ تو اس دھوجا کو لیجا کر اپنے راج مندر پر کھڑی کر دے جس دن دھوجا آپ سے ٹوٹ کر گرے اُسی دن تو جانیو کہ میرا دُشمن پیدا ہوا بانا سُر وہ دھوجا لے کر بڑی خوشی سے اپنے مکان پر چلا آیا اور اُس کو راج مندر پر کھڑا کر دیا اور ہمیشہ اُس کو دیکھ کر اپنے دُشمن کے پیدا ہونے کی اِچھا رکھتا تھا جبکہ کئی برس کے بعد بانا سر کی بانا وتی بڑی استری سے ایک لڑکی اوکھا نام بہت سندر پیدا ہوئی تب اُس نے خوش ہو کر براہمنوں اور محتاجوں کو بہت دان اور دچھنا دیا جبکہ اوکھا سات برس کی ہوئی تب بانا سُر نے اُس کو سہیلیوں سمیت کیلاس پربت پر شری مہادیو جی اور پاربتی جی کے پاس بدّیا پڑھنے کے واسطے بھیج دیا اوکھا نے وہاں پہونچکر شری مہادیو جی اور پاربتی جی کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے ترلوکی ناتھ اس داسی کو بدّیا دان دے کر سنسار میں جس لیجئے تب بھولا ناتھ اُس کو بدّیا پڑھانے لگے کچھ دنوں میں اوکھا اُن کی کرپا سے سب شاستر اور گانے بجانے میں ایسی ہوشیار ہوگئی کہ بہت طرح کا باجا بجا کر چھ راگ اور چھتیس راگنی گانے لگی ایک دن اوکھا بین بجا کر شری پاربتی جی کے ساتھ سنگیت گاتی تھی اُس وقت شری مہادیو جی نے شری پاربتی جی سے کہا کہ اے پران پیاری جس کامدیو کو میں نے جلا دیا تھا اُس نے شری کرشن جی کے یہاں پردمن نام سے جنم لیا ہے یہ کہہ کر شری مہادیو جی شری پاربتی جی کو ساتھ لیے ہوے گنگا کنارے چلے گئے اور بڑی خوشی سے اُن کے ساتھ اشنان اور جل بہار کیا اور شری پاربتی جی کو اپنے ہاتھ سے اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنائے جبکہ جگت ماتا بین بجا کر سنگیت راگ اُن کو سُنانے لگیں اُس وقت بھولا ناتھ نے بڑے پریم سے شری پاربتی جی کو گلے سے لگا لیا یہ حال دیکھ کر اوکھا کو اس بات کی چاہنا ہوئی کہ میرا بھی بواہ ہوتا تو میں بھی اپنے پت کے ساتھ اسی طرح بہار کرتی جیسے رات بنا چندرما کے اچھی نہیں معلوم ہوتی اُسی طرح استری بنا پُرش کے اچھی نہیں ہوتی اُس کے من کا حال شری پاربتی جی انترجامی نے جان کر اُس کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ اے بیٹی دھیرج رکھ تیرا سوامی تجھ کو آکر سپنے میں ملے گا تو اُس کو ڈھونڈھ کر بھوگ اور بلاس کیجیو جب یہ کہہ کر شری پاربتی جی نے اُس کو بدا کیا اور اوکھا اُن کو ڈنڈوت کر کے راج مندر پر آئی تب بانا سُر نے ایک مکان رتن جٹت میں اُس کو سہیلیوں سمیت رکھا جس طرح چندرما کا پرکاش دوتج سے پورنماسی تک بڑھتا ہے اسی طرح اوکھا بارہ برس تک بڑھ کر ایسی خوبصورت اور جوان ہوئی

کہ جس کے سامنے پورنماشی کا چندرما دھول سمان دکھلائی دینے لگا ایک دن اوکھا نے سولھوں سنگار کیے اور سہیلیوں کو ساتھ لیے اپنی ماتا اور پتا کے پاس جاکر ڈنڈوت کی تب باناسُر نے اُس کو بیاہنے جوگ دیکھ کر بچار کیا کہ اب یہ بیاہنے لائق ہوئی یہ سمجھ کر اُس نے بہت سے دیت اور راچھسوں کو اُس کے مکان پر نگہبانی کرنے کو بیٹھا دیا جس میں کوئی مرد وہاں جانے نہ پاوے اور اوکھا اپنے سوامی کے ملنے کے واسطے آٹھوں پہر پوجا اور دھیان شری پاربتی جی کا کرنے لگی ایک دن اوکھا نے رات کو سیجیا پر اکیلی بیٹھی ہوئی یہ بچار کیا کہ دیکھوں راجہ میرا بواہ کب کریں گے جبکہ وہ اسی بچار اور سوچ میں سوگئی تب سپنے میں کیا دیکھا کہ ایک آدمی نوجوان شیام رنگ کمل میں چندر مکھ بہت سندر جڑاؤ مکٹ سر پر رکھے کریٹ کنڈل اور پیتامبر پہنے انگ انگ پر جڑاؤ گہنا ساجے موتیوں کی مالا گلے میں ڈالے پیلا اُپرنا ریشمی اوڑھے آکر کھڑا ہوا اوکھا وہ مورت دیکھتے ہی لجت ہوگئی جبکہ اُس پُرش نے پریم پوربک باتوں سے لاج اُس کی چھڑا کر اپنے گلے سے لگا لیا تب وہ سندری اُس مورت کو اپنی سیجیا پر بیٹھا کر پریم کی باتیں کرنے لگی جیسے اوکھا نے ہاتھ پھیلا کر اُس کمل نین سے ملنا چاہا ویسے آنکھ اُس کی کھل گئی اور من کی اچھا من ہی میں رہی -

دوہا

جاگ پڑی سُوچیت کھڑی بھیو پرم دُکھ تاہ	کہاں گیو وہ پران پت دیکھت چہُنہ دس چاہ

جب اوکھا نے جاگ کر اُس پُرش کو نہیں دیکھا تب بیاکل ہو کر کہنے لگی کہ اب میں اپنے پران پیارے کو کس طرح دیکھوں جو نہ جاگتی تو کس طرح وہ میرا من چرا کر بھاگ جاتا اب جو رات باقی ہے وہ کیسے کٹے گی -

چوپائی

بن پیتم جیہ نپٹ اچین کان سُنو چاہت ہیں بین جو سپنے میں پھر نکھ لیوں	دیکھے بن ترست ہیں نین کہاں گئے پیتم سُکھ دین پران ساتھ اُن کے کر دیوں

جب اوکھا اس طرح انرُدھ کو سپنے میں دیکھ کر اُس پر موہت ہوگئی تب اُس روپ کا دھیان اپنے ہردے میں رکھ کر سیجیا پر پڑی رہی اور اسی سوچ میں اُس کو نیند نہ آئی جبکہ پہر دن چڑھے تک نہیں اُٹھی تب اُس کی سہیلیاں آپس میں کہنے لگیں کہ آج کیا کارن ہے جو راج کنیا سو کر نہیں اُٹھی جب وہ سب گھبرا کر اوکھا کا حال لینے کے واسطے شیش محل میں گئیں تب اُس کو روتی ہوئی بیاکل دیکھ کر بہت سمجھانے لگیں لیکن وہ برہ کی ماری ہوئی نہیں اُٹھی جب سہیلیوں سے چترریکھا کمبھانڈ کی بیٹی نے اوکھا کا حال سنا تب اُس نے راج کنیا کے پاس جا کر دیکھا کہ اوکھا چھپر کھٹ پر لیٹی ہوئی رو رہی ہے یہ حال اُس کا دیکھتے ہی چترریکھا نے گھبرا کر پوچھا کہ اے پیاری آج تجھ کو کیا دُکھ ہوا جو اتنا روتی ہے اپنا بھید مجھ سے بتا تو میں اُس کی

تدبیر کروں مجھ کو تیری دیا سے یہ سامرتھ ہے کہ چودھوں لوک میں جاکر جو کام کسی سے نہ ہو وہ کر لاؤں برہما جی کے بروان دینے سے شاردا دیبی آٹھوں پہر میرے ساتھ رہتی ہیں اُن کی کرپا سے میں برہما وک دیوتوں کو بھی اپنے بس کر سکتی ہوں میرا گُن ابتک تجھ کو نہیں معلوم تھا آج یہ تیری دشا دیکھ کر اپنا حال کہا۔

چوپائی

اب تو کر سب اپنی بات	کیسے کٹی آج کی رات
مجھ سے کپٹ کرو مت پیاری	پورن کر ہوں آس تمہاری

دوہا

انگ انگ بیاکل مہا منو لگیو ہے پریت	کہو پرگٹ سمجھائے کے کاسوں بارھیو ہیت

اوکھا یہ پریم کی بات سُن کر چھپر کھٹ سے اُتر پڑی اور لجا سمیت پاس آکر دھیرے سے بولی کہ اے سکھی میں تجھ کو اپنا ہتو جان کر رات کا حال کہتی ہوں تو یہ بات اپنے من میں رکھ کر جو تدبیر تجھ سے بن پڑے وہ کیجیو۔ آج رات کو ایک پُرش شیام برن کمل نین بہت سندر میری سجیا پر سپنے میں آبیٹھا جبکہ اُس نے پریم کی باتیں کہہ کر میرا من ہر لیا تب میں نے بھی چھوڑ کر اُس کو گلے لگانے کے واسطے اپنا ہاتھ پھیلایا تب جاگ اُٹھنے سے پھر اُس کو نہیں دیکھا لیکن وہ موہنی روپ آنکھوں میں بس رہا ہے اُس کا نام اور گھر میں نہیں جانتی۔

چوپائی

واکی چھب برنی نہیں جاے	میرو من لے گیو چرائے
من لاگیو تہہ صورت ماہیں	اک چھن کبھوں بھولت ناہیں

جب میں کیلاس پربت پر بدیا پڑھتی تھی تب مجھ سے شری پاربتی جی نے کہا تھا کہ تیرا سوامی سپنے میں آکر ملے گا تو اُس کو ڈھونڈوا لیجیو وہی پت آج مجھ کو سپنے میں ملا تھا لیکن اُس کو کہاں ڈھونڈھ کر پاؤں

دوہا

پڑی نین نیند نہیں دھرے نہیں چت چین	وہ مورت سکھ دھام کی ڈھونڈھت ہوں دن رین

جب اوکھا یہ حال کہہ کر ٹھنڈی سانس لینے لگی تب چترریکھا نے کہا کہ اے پیاری اب تم کسی بات کی چنتا مت کرو میں تمہارے چت چور کو جہاں ہوگا وہاں سے لاکر ملا دوں گی تم اگیا دو تو میں تینوں لوک میں جتنے سُندر پرش ہیں جن کی تصویر کھینچکر دکھلا دوں تم اُن میں اپنے چت چور کو پہچان کر مجھ سے بتا دو پھر اُس کا لانا میرا کام ہے یہ بات سنتے ہی اوکھا خوش ہوکر بولی کہ بہت اچھا میں اپنے چت چور کو پہچان لوں گی یہ بات سنتے ہی چترریکھا گنیش جی اور شاردا دیبی کو مناکر تصویر کھینچنے لگی اور دیوتا اور کنرلوک کی کروڑوں تصویریں کھینچکر اُس کو دکھلائیں جب اوکھا نے

اپنے چت چور کو اس میں نہیں پایا اُس نے شری کرشن جی اور پردیمن جی کی تصویر کھینچکر اوکھا کو دکھلائی جب وہ
تصویر دیکھتے ہی اوکھا اس طرح لجت ہو گئی جس طرح استری اپنے سُسر آدک کو دیکھ کر لجت ہو جاتی ہے
وہ چترریکھا سے بولی کہ میرا چت چور انھیں کے بنش میں ہوگا یہ بات سنتے ہی جیسے چترریکھا نے
انرُدھ کی تصویر کھینچ کر راج دُلاری کو دکھلائی ویسے اوکھا بیہوش ہو گئی جب چت اُس کا ٹھکانے ہوا
تب چترریکھا سے بولی کہ سپنے میں یہی پُرش میرا من چُرا لے گیا ہے اب ایسی تدبیر کرنا چاہیئے کہ
جس میں یہ مجھ کو ملے نہیں تو میرا پران اُس کے برہ میں نکلا چاہتا ہے یہ بات سُن کر چترریکھا بولی کہ
اے پران پیاری اب یہ پُرش میرے ہاتھ سے بچکر نہیں جا سکتا یہ جدُبنشی کُل میں شری کرشن جی کا
پوتا اور پردیمن کا بیٹا انرُدھ نام دوارکا پُری میں رہتا ہے اور سُدرشن چکر کی رچھیا کرنے سے کوئی آدمی
یا دیت یا راچھس بغیر حکم شری کرشن جی کے وہاں نہیں جا سکتا یہ بات سُنتے ہی اوکھا اُداس ہو کر
بولی کہ جو وہاں پہونچنا ایسا کٹھن ہے تو میرے پران ناتھ کو کس طرح لے آوے گی چترریکھا نے کہا کہ
تو چنتا نہ کر میں تیرے واسطے ایک مرتبہ تدبیر کرتی ہوں جب یہ کہہ کر چترریکھا چیلہ بنکر وہاں سے
اُڑتی ہوئی دوارکا پُری کے پاس پہونچی تب اُس نے کیا دیکھا کہ سُدرشن چکر چاروں طرف گھوم کر
اُس پُری کی رچھیا کر رہا ہے اور بغیر اُس کے حکم کے کوئی دوارکا پُری میں نہیں جا سکتا جبکہ یہ حال
دیکھ کر وہ کھڑی ہو رہی تب پربھو کی اِچھا سے نارد مُن نے وہاں آکر چترریکھا سے پوچھا کہ تو یہاں کس واسطے
آئی ہے جب چترریکھا نے نارد مُن کو ڈنڈوت کر کے اپنے آنے کا حال سب اُن سے کہدیا تب نارد مُن
نے اُس کو ایک منتر بتا کر کہا کہ تو سادھو کا بھیس بنا کر دوارکا میں جا سدرشن چکر تجھ کو نہیں روکے گا اور
انرُدھ کو بانا سُر سے لڑتے وقت میرا سمرن کرنا چاہیئے جب ایسا کہہ کر نارد مُن چلے گئے تب چترریکھا نے
اُسی وقت بیشنو کا روپ تمام دکھال بنا لیا اور اندھیاری رات میں شیام گھٹا کے ساتھ بجلی کی طرح
چمکتی ہوئی دوارکا پُری میں چلی گئی اور سُدرشن چکر نے بیشنو سمجھ کر نہیں روکا تب ڈھونڈھتی ہوئی
انرُدھ کے محل میں جہاں وہ سجیا پر اکیلا سویا ہوا سپنے میں اوکھا کے ساتھ بہار کر رہا تھا پہونچی اور
اُس کو وہاں سے سجیا سمیت اُٹھا کر لے اُڑی اور ایک ساعت میں اُس کا پلنگ اوکھا کے محل میں
جا کر رکھدیا اور اوکھا سے بولی کہ میں نے تمھارے چت چور کو یہاں لا کر پہونچا دیا اب تم اُس کے ساتھ
بہار کرو اوکھا یہ حال دیکھ کر چترریکھا کے پاؤں پر گر پڑی اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی کہ تو دھن ہے جو تو نے
میرے چت چور کو ساعت بھر میں یہاں لا کر اپنا اقرار پورا کیا اب عمر بھر تیرا احسان نہ بھولوں گی یہ
سُن کر چترریکھا بولی کہ سنسار میں پراُپکار کے برابر کوئی اچھی بات نہیں ہے اب تم اپنے پران پت کو
جگا کر اپنی اچھا پوری کرو یہ کہہ کر چترریکھا اپنے گھر چلی گئی اور اوکھا ڈر اور شرم سے اپنے من میں
کہنے لگی کہ کس طرح اس کو جگا کر منورتھ اپنا پورن کروں پھر کچھ سوچ بچار کر جب راجکماری بیٹھے سروں

سے بین بجانے لگی تب انردھ نے جاگ کر چاروں طرف دیکھا اور اپنے کو دوسرے مکان میں پا کر من میں کہا کہ مجھ کو یہاں پلنگ سمیت کون لے آیا۔

دوہا

پہلے شری پردیمن کی سُنی ہتی اُن بات ۔ تاہی بدھ موکو بھیو جانو کچھُ اتپات

انرُدھ تو یہی سوچ اور بچار کر رہے تھے اور اوکھا نے پران ناتھ کو جاگتے دیکھ کر روپ رس اُن کا آنکھوں کی راہ پینے لگی تب انرُدھ نے اُس سندری کو دیکھ کر کہا کہ اے پران پیاری تم کون ہو اور مجھ کو کس واسطے یہاں اُٹھا لائیں جب اوکھا اس بات کا کچھُ جواب نہ دے کر شرم سے کونے میں سمٹ گئی تب انرُدھ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی سیجا پر بیٹھا لیا اور پریم بھری باتیں کہہ کر شرم چھُڑا دی جبکہ دونوں نے آپس میں گندھرب بواہ کر کے اپنے من کی اچھّا پوری کی تب انرُدھ نے ہنس کر اوکھا سے پوچھا کہ اے پران پیاری تو نے مجھے کس طرح دیکھ کر یہاں منگایا یہ سُن کر اوکھا بولی کہ میں تجھ کو سپنے میں دیکھ کر بہت موہت ہو گئی چترریکھا مجھ کو تمھارے برہ میں بیاکُل دیکھ کر نہ معلوم تم کو کس طرح یہاں لے آئی یہ بات سُن کر انرُدھ بولے کہ اے پران پیاری آج میں بھی تجھ کو سپنے میں دیکھ کر تیرے ساتھ اپنا بواہ کر رہا تھا نہ معلوم کون مجھ کو یہاں اُٹھا لایا جب میں بین کی آواز سن کر جاگا تب تجھ کو دیکھا اسی طرح سُکھ اور بلاس کرتے ہوئے سبیرا ہو گیا تو اوکھا نے انرُدھ کو اپنی سکھی اور سہیلیوں سے چھپا کر کہیں الگ رکھا اور اُس کی سیوا آپ کرنے لگی جب کئی دن کے بعد انرُدھ کا حال سب سکھی اور سہیلیوں پر ظاہر ہو گیا تب اوکھا اُن کو چھتیس طرح کے بنجن کھلا کر اچھّا اچھّا کپڑا اور گہنا پہنانے لگی۔

دوہا

ہیں پتر سُکھ دین کے پریم لگی دِن رین ۔ کال کیلی کرتی سدا بولت امرت بین

ایک دن اوکھا اور انرُدھ آپس میں چوپڑ کھیل رہے تھے اُس وقت اوکھا کی ماتا اپنی بیٹی کو دیکھنے آئی تو انرُدھ کی سندرتائی دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر دبے پاؤں پھر گئی اور اوکھا اور انرُدھ یہ حال نہ جان کر جیوں کے تیوں کھیلتے رہے چار مہینے انرُدھ کا حال چھپا رہ کر پھر اس طرح کھُل گیا کہ ایک دن اوکھا نے انرُدھ کو سوتا ہوا دیکھ کر یہ بچار کیا کہ میرے باہر نہ جانے سے سب لوگ سندیہہ کریں گے ایسا بچار کر اوکھا اپنے رنگ محل کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور ساعت بھر میں پھر بند کر کے بھیتر چلی گئی اور انرُدھ کے ساتھ بہار کرنے لگی یہ دیکھ کر اُس محل کے چوکیداروں نے آپس میں کہا کہ دیکھو بھائی آج کیا کارن ہے جو راجہ کی بیٹی اتنے دنوں بعد باہر نکل کر پھر اُلٹے پاؤں محل میں چلی گئی یہ بات سُن کر دوسرا دربان بولا کہ میں اوکھا کا محل آٹھوں پہر بند دیکھ کر وہاں کسی مرد کے بولنے کی آواز سُنتا ہوں یہ سُن کر دوسرے نے کہا کہ جو یہ بات سچ ہے تو باناسر سے کہہ دینا چاہیئے دوسرے

نے کہا کہ راجہ کی بیٹی کی چغلی کھانا نہ چاہیئے چپ چاپ بیٹھے رہو ہونے والی بات آپ کھل جائیگی جس وقت وہاں آپس میں یہ چرچا کر رہے تھے اُسی سے راجہ بانا سُر بہت شور بیروں سمیت ٹہلتا ہوا وہاں آنکلا اور شری مہادیوجی کی دی ہوئی دھوجا محل پر نہ دیکھ کر چوکیداروں سے اُس کا حال پوچھا تب اُنھوں نے کہا کہ مہاراج بہت دن ہوئے کہ وہ دھوجا آپ سے آپ ٹوٹ کر گر پڑی ہے یہ بات سنتے ہی بانا سُر خوش ہوکر اور شری مہادیو سوامی کا بردان یاد کرکے بولا کہ دھُوجا گر جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ میرا دشمن لڑنے والا پیدا ہوا یہ بات بانا سُر کے منھ سے نکلتے ہی ایک چوکیدار نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے پرتھوی ناتھ راج کنیا کے محل میں کئی دن سے ایک پُرش کے ہنسنے بولنے کی آواز سنتا ہوں لیکن یہ نہیں معلوم کہ وہ کون ہے اور کس راہ سے آیا ہے یہ سنتے ہی بانا سُر کرودھ میں آکر ہتھیار لئے ہوے دبے پاؤں اوکھا کے محل میں چلا گیا تو کیا دیکھا کہ ایک پُرش شیام رنگ بہت سندر اوکھا کے پاس پلنگ پر سوتا ہے اُس کا سوروپ دیکھتے ہی بانا سُر نے خوش ہوکر کہا کہ یہ اوکھا سے بواہ کرنے کے لائق ہے لیکن اس بات کی شرم سمجھ کر محل سے باہر چلا آیا اور اپنے ساتھیوں سے بولا کہ میرا دشمن ابھی سوتا ہے اور سوتے ہوے کو مارنا نہ چاہیئے اس لئے تم لوگ اس محل کو گھیرے کھڑے رہو جس میں وہ بھاگنے نہ پاوے جب سو کر اُٹھے تب مجھ سے آکر کہنا یہ حکم دے کر بانا سر اپنی سبھا میں چلا گیا اور بہت فوج اُن کا مکان گھیرنے کے واسطے بھیج کر اُن سے کہا کہ تم لوگ ہاں چلو میں بھی وہاں ہو پہنچتا ہوں اُس کا حکم پاتے ہی جب ہزاروں پہلوانوں نے اوکھا کا رنگ محل گھیر لیا اور انرودھ اور اوکھا اچانک جاگ کر آپس میں چوپڑ کھیلنے لگے تب ایک چوکیدار نے جاکر بانا سُر سے کہا کہ آپ کا دشمن نیند سے جاگا ہے یہ حال سنتے ہی اُس نے تلوار اور ترشول لیے ہوے اوکھا کے دروازے آکر للکارا کر تو کون چور راج مندر میں گھسا ہے جلدی نکل میرے سامنے آتو میں تجھ کو ڈنڈ دوں اب تو یہاں سے بچکر جیتا اپنے گھر نہیں جاسکتا جب اوکھا نے بانا سر کی آواز سُنی تب ڈرتی کانپتی ہوئی انرودھ سے بولی کہ اے پران ناتھ میرا باپ بہت دیت ساتھ لے کر تمھارے پکڑنے کے واسطے چڑھ آیا ہے اب تم اُس کے ہاتھ سے کیونکر بچوگے یہ بات سنتے ہی انرودھ اوکھا کو دھیرج دے کر بولے کہ اے پران پیاری تم دیکھتی رہو میں ایک ساعت میں دیتوں کو مار ڈالوں گا یہ کہہ کر جیسے انرودھ نے کچھ منتر پڑھا ویسے ایک سو ساٹھ ہاتھ کا پتھر جس کو شلا کہتے ہیں اُن کے پاس آ پہونچا جب انرودھ جی نے وہ شلا ہاتھ میں لے کر بانا سُر کو للکارا تب وہ اپنے شور بیروں سمیت اس طرح انرودھ پر جھپٹا جس طرح شہد کی مکھیاں چھتّا اُجاڑنے والے پر جھنڈ کا جھنڈ ٹوٹتی ہیں۔

دوہا

تھیں دیکھ کوپے سبھی مہابلی انرودھ	دوہا	اُن سے اور جودھان سے بھڑے پہ سپر جُدھ

جب باناسُر کی اگیا پاکر سب دیت اپنے اپنے ہتھیار انرُدھ جی پر چلانے لگے تب اُنھوں نے کرودھ کرکے اُسی شِلا سے دیتیوں کو مارنا شروع کیا جس کی چوٹ سے بہت سے دیت مرگئے اور کچھ گھائل ہوکر پڑے اور باقی اپنا پران لے کر بھاگ گئے جب باناسُر نے دیکھا کہ یہ شخص بڑا زبردست ہے جس نے سب فوج میری مارکر ہٹادی تب اُس نے ناگ پھانس جو شری مہادیو جی نے دی تھی پھینک کر انرُدھ کو اُس میں پھنسالیا اور اُسی طرح باندھے ہوئے انرُدھ کو اپنی سبھا میں لے جاکر کہا کہ اے بالک اب میں تیرا پران لوں گا جو تیرا سہایک ہو اپنی رچھا کرنے کے واسطے بلا انرُدھ جی نے اپنے من میں بچار کیا کہ جو میں اپنے بل سے ناگ پھانس کو توڑ کر نکل جاؤں تو شری شیو جی مہاراج کا اپمان ہوگا اس لیے مجھ کو دُکھ ہو تو کچھ چنتا نہیں لیکن شری مہادیو جی کا بچن جھوٹھا نہ کرنا چاہیئے جو اچھا پرمیشور کی ہوگی وہ ہوگا یہاں انرُدھ بندھے پڑے ہوئے بہت طرح کا سوچ اور بچار کر رہے تھے اور اوکھا اُن کا حال سنتے ہی بیاکُل ہوکر چترریکھا سے بولی کہ اے سکھی ایسے جینے پر دھکار ہے جو میرا پران پیارا دُکھ پاوے اور میں سُکھ سے رہوں ایسے جینے سے میرا پران نکل جائے تو اچھا ہے جب یہ کہہ کر اوکھا بہت بلاپ کرنے لگی تب چترریکھا اُس کو دھیرج دے کر بولی کہ تو کچھ چنتا نہ کر تیرے پت کا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ابھی شیام اور بلرام جدبنشیوں کو ساتھ لے کر شونت پور میں ہو پہنچتے ہیں اور سب دیتیوں کو مار کر تجھے انرُدھ سمیت دوارکا پُری کو لے جاویں گے اور وہ جس راج کنیا کو سندری سنتے ہیں اُس کو بنا لے گئے نہیں رہتے انرُدھ اُنھیں شری کرشن جی کا پوتا ہے جو کُندن پور سے شِشُپال اور جراسندھ آدک بڑے بڑے پرتاپی راجوں کو جیت کر رُکمنی راجہ بھیشمک کی بیٹی کو ہر لائے تھے یہ بات چترریکھا کی سُن کر اوکھا بولی کہ اے سکھی اپنے پران ناتھ کو ناگ پھانس میں بندھے سُن کر میرا کلیجا جلا جاتا ہے اور مجھ کو کھانا پینا سونا بیٹھنا کچھ اچھا نہیں لگتا باناسُر چاہے مجھ کو بھی انرُدھ کے ساتھ مار ڈالے تو اچھا ہے لیکن ایسے بڑے دُکھ میں مجھ سے اس کا ساتھ چھوڑا نہیں جاتا ایسا کہہ کر اوکھا باہر چلی گئی اور لاج چھوڑ کر راج سبھا میں انرُدھ کے پاس جا بیٹھی یہ حال سنتے ہی باناسُر نے اسکندھ اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ تم اپنی بہن کو یہاں سے لے جاکر گھر میں بیٹھا رکھو اور پھر اُس کو باہر نکلنے نہ دو یہ بات سنتے ہی اسکندھ نے اوکھا کے پاس جاکر کرودھ سے کہا کہ تو نے لوک لاج چھوڑ کر اپنے ماتا اور پتا کا نام ڈبویا میں تجھ کو ابھی مار ڈالتا لیکن پاپ ہونے سے ڈرتا ہوں اوکھا نے جواب دیا کہ اے بھائی جو چاہو سو کہو اور کرو میں نے تو شری پاربتی جی کے بردان سے یہ پت پایا ہے اب جو اُس کو چھوڑ کر دوسرے سے بیاہ کروں تو سنسار میں اپنے کو کلنک لگاؤں برہما جی نے جو میرے بھاگ میں لکھ دیا تھا وہ ملا اس کے ساتھ چاہے میرا بھلا ہو یا بُرا اُس کے سوائے میں دوسرے کو نہیں چاہتی جب اسکندھ نے اوکھا کی یہ بات سُنی تب زبردستی اُس کا ہاتھ پکڑ کر محل میں لے گیا اور اُس پر چوکی پہرہ رکھ کر پھر اُس کو انرُدھ کے پاس نجانے دیا اور انرُدھ کو وہاں سے دوسرے مکان میں لے جاکر ہتھکڑی اور بیڑی ڈالکر قید رکھا ادھر تو انرُدھ جی اوکھا کے

برہ میں بیاکل رہنے لگے اور ادھر اوکھا نے بھی اُن کے برہ ساگر میں ڈوب کر کھانا پینا چھوڑ دیا جبکہ کئی دن
پیچھے انرُدھ نے چترریکھا کا کہنا یاد کرکے نارد مُن کا دھیان کیا تب نارد مُن نے اسی وقت وہاں پہنچکر
انرُدھ جی سے کہا کہ اے بیٹا تم کسی بات کی چنتا مت کرو شری کرشن چندر آنند کند بلرام جی اور
جدبنشیوں سمیت یہاں آکر تم کو چھڑا لیں گے انرُدھ کو اِس طرح دھیرج دے کر نارد مُن نے بانا سُر سے
جاکر کہا کہ اے راجہ تم نے جس کو باندھ کر یہاں قید کر رکھا ہے وہ انرُدھ نام پردیمن کا بیٹا اور شری
کرشن جی کا پوتا ہے تم جدبنشیوں کا پرتاپ اچھی طرح جانتے ہو جیسا مناسب ہو ویسا کرو میں تمہارے
بھلے کے واسطے یہ کہنے آیا ہوں بانا سُر یہ بات سُن کر ابھمان سے بولا کہ اے مُن ناتھ میں سب کو
جانتا ہوں تمہارے آشیرباد سے اُن کو بھی دیکھ لوں گا نارد مُن اِس بات کا کچھ جواب نہ دے کر چپ چاپ
چلے گئے ۔

ادھیائے ترسٹھ ۶۳

جُدھ ہونا بانا سُر اور شیام سندر سے

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریکھشت جب انرُدھ کو چار مہینے سے زیادہ ہوئے اور پتہ اُن کا نہ ملا تب
ایک دن پردیمن آدک جدبنشی شیام اور بلرام کے پاس بیٹھ کر بڑی اُداسی سے انرُدھ کی چرچا کرنے لگے
لیکن شری کرشن انترجامی نے سب حال جاننے پر بھی کچھ حال اُس کا اپنے بیٹے اور پوتہ سے نہیں بتلایا
پرنت اُن کی اچھا سے اُسی وقت نارد مُن وہاں آ پہونچے اُن کو دیکھتے ہی سب چھوٹے بڑوں نے ڈنڈوت
کرکے آدر کے ساتھ بیٹھالا تب نارد مُن نے پردیمن آدک کو اُداس دیکھ کر پوچھا کہ آج تم لوگ اُداس
دکھلائی دیتے ہو یہ بات سنتے ہی شری کرشن جی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مُن ناتھ آپ چاروں طرف
گھومتے پھرتے ہیں کچھ حال انرُدھ کا معلوم ہو تو بتلائیے جس میں ہم لوگوں کا سوچ چھوٹ جائے
جب سے کوئی اُس کو پلنگ سمیت اُٹھا لے گیا تب سے کچھ پتہ اُس کا نہیں لگا یہ بات سن کر نارد مُن بولے
کہ تم لوگ چنتا مت کرو انرُدھ جی شونت پور میں جیتے ہیں وہاں جاکر بانا سُر کی بیٹی سے بھوگ کیا تھا اس
سبب سے بانا سُر نے ناگ پھانس سے اُن کو باندھ کر اپنے یہاں قید کیا ہے وہ بغیر لڑائی کئے
انرُدھ کو نہیں چھوڑے گا اُن کا ٹھکانا ہم نے تم سے بتا دیا آگے جیسا جانو ویسا کرو جب یہ کہہ کر نارد مُن
برہم لوک کو چلے گئے تب شیام اور بلرام نے راجہ اُگرسین کے پاس جاکر جو حال نارد مُن سے سُنا تھا وہ
سب کہہ سُنایا راجہ نے کہا کہ تم ہماری سب فوج ساتھ لے کر ابھی شونت پور میں چلے جاؤ اور جس طرح بن پڑے
اس طرح انرُدھ کو میرے پاس لے آؤ یہ اگیا پاتے ہی شیام سندر اور پردیمن سمیت گرڑ پر بیٹھکر شونت پور

کو چلے اور بلرام جی بارہ اچھوہنی فوج ساتھ لے کر شونت پور میں چڑھ دوڑے اُس وقت ایسی شوبھا اُن کی
معلوم ہوتی تھی کہ تم سے کہاں تک کہوں اور بلدیو جی راہ میں سب قلعے اور شہر باناسُر کے توڑتے اور لوٹتے
ہوے شونت پور میں پہونچے اور شیام سندر اور پُردمن جی بھی اُن سے آملے تب باناسُر کے سیوکوں نے
دیت سنگھارن کی فوج دیکھتے ہی اپنے مالک کے پاس جا کر کہا کہ مہاراج شیام اور بلرام تمھارا شہر لوٹتے
اور اُجاڑتے ہوئے بڑی بھاری فوج لے کر چڑھ آئے ہیں اور شونت پور کو اُنھوں نے چاروں طرف
سے گھیر لیا اب آپ کا کیا حکم ہوتا ہے یہ بات سنتے ہی باناسُر نے اپنے سنیا پتیوں کو بلا کر حکم دیا کہ تم لوگ
اپنے شور بیروں کو ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے جا کر کھڑے ہو میں بھی پیچھے سے آتا ہوں یہ بات
سنتے باناسُر کا منتری بارہ اچھوہنی فوج دیتوں اور راچھسوں کی ساتھ لے کر شہر سے باہر نکلا اور بہت
ہتھیاروں سمیت جدھ بنتیوں کے سامنے آیا اور باناسُر بھی شری شیوجی کی پوجا اور دھیان کر کے اپنی فوج
میں آیا باناسُر کے دھیان کرتے ہی بھولا ناتھ کو معلوم ہوا کہ اس وقت میرے بھگت پر کچھ دُکھ پڑا ہے
اس لیے وہاں چلکر اُس کی سہائتا کرنا چاہیئے ایسا بچار کر بھولا ناتھ نے پاربتی جی کو کیلاس پربت پر
اکیلے چھوڑ دیا اور آپ جٹا باندھ کر اور بھبھوت لگا کر بھانگ اور دھتورا کھا کر سفید ناگوں کا جنیو اور مُنڈن
کی مالا پہن کر باگھمبر اوڑھ کر ترشول اور دھنکھ بان اور کھپر ہاتھ میں لے کر نندی بیل پر سوار ہو بھوت
پریت اور پشاچ آدک ساتھ لے شونت پور کو چلے جبکہ بھولا ناتھ کانوں میں رگج مکتا اور سندر اپنے اور
ماتھے پر چندرما اور سر پر گنگا جی دھارن کیے اور لال لال آنکھیں نکالے گاتے بجاتے اپنی سنیا کو نچاتے
ہوے باناسُر کے پاس ساعت بھر میں آپہونچے تب اُن کو دیکھتے ہی باناسُر اُن کے چرنوں پر گر پڑا اور
ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے کرپا ندھان آپ کے سوا اس بڑے دُکھ میں کون میری سُدھ لے آپکے
پرتاپ کے سامنے جادو لوگ میرا کیا کر سکتے ہیں یہ بات شیوجی سے کہہ کر باناسر نے شیام اور بلرام کی فوج
میں کہلا بھیجا کہ ہمارا اور تمھارا اکیلی اکیلا دھرم جدھ ہو یہ بات بیکنٹھ ناتھ نے مان کر اس طرح پر ایک ایک
آدمی کی لڑائی دونوں طرف سے ٹھہرائی یعنے شیام سندر اور بھولا ناتھ اور ساتکی اور باناسُر سے
جدھ ہونے لگا۔

دوہا

سوام کارتک ارت بلی جن کو جگ میں نام	رتن سوں اور پُردمن سوں ہوں لگو سنگرام

جب بلرام جی اور کُمبھانڈ منتری اور اسکندھ باناسُر کا بیٹا اور چارُ دیشن شری کرشن جی کے بیٹے
اور کُمبھ کرن دوسرے منتری اور ساتکی سے لڑائی ہونے لگی تب اسی طرح سب شور بیر اپنے اپنے
جوڑ سے بہت ہتھیار لے کر لڑنے لگے اور دونوں فوج میں مارو باجا بجنے لگا اور برہما دک دیوتا اپنے اپنے
بمانوں پر بیٹھ کر یہ لڑائی دیکھنے کے واسطے آئے تب شیوجی نے جیسے پناک دھنکھ پر برہم بان رکھ کر چلایا

ویسے دووار کا ناتھ نے شارنگ دھنکھ سے بان مار کر اُن کا بان کاٹ دیا جبکہ مہادیو جی نے بان چلا کر بڑی آندھی
پرکٹ کی تب شری کرشن جی نے اپنی مہما سے اُس آندھی کو مٹا دیا پھر کیلاس پت نے جُدھ بنشیوں کی فوج میں اگن بان
چلایا تب شیام سندر نے پانی برسا کر اُس بان کی آگ بجھادی اور ایک بان اپنا اگن بان کی طرح ایسا چھوڑا کہ
مہادیو جی کی فوج میں سب کا بدن داڑھی مونچھ سمیت جلنے لگا تب بھولا ناتھ نے اپنی مہما سے پانی برسا کر جلے
اور ادھ جلے بھوت پریتوں کو ٹھنڈا کیا اور کرودھ میں آکر نارائن بان چلانے کے واسطے ترکش سے باہر نکالا اور
پھر کچھ سوچ بچار کر رکھ دیا اُس وقت شیام سندر جی آتش بان چھوڑ کر دشمن کی فوج کو اس طرح کاٹنے لگے جیسے کسان
لوگ جوار کا کھیت کاٹتے ہیں یہ حال دیکھ کر جب مہادیو جی نے تین بان شیام سندر پر چلائے تب شیام سُندر
نے اُن بانوں کو بھی کاٹ کر ایک بان ایسا مارا جس کے لگنے سے شیو جی گر پڑے اور جمھائی لینے لگے ۔

		دوہا		
	ماکھن پر بھر بھگوان سے کہ بدھ جیتو جاے		باناسُر کے کاج شیو کینھو بہت اُپاے	

جب سوام کارتک (مہادیو جی کے بیٹے) نے پردیمن شری کرشن جی کے بیٹے سے لڑائی کی تب پردیمن جی
نے تین بان اس مور کو جس پر سوام کارتک چڑھے تھے ایسے مارے کہ وہ مور رن بھوم چھوڑ کر آکاش میں اُڑ گیا
جب سوام کارتک آکاش سے جدبنشیوں کو تیر مارنے لگے تب پردیمن جی نے شری کرشن جی سے اگیا لے کر
مارے تیروں کے اُس مور کو سوام کارتک سمیت زمین پر گرا کر بیہوش کر دیا اور بلرام جی اور سامب نے
دونوں منتری باناسر کے مار ڈالے یہ حال دیکھتے ہی باناسُر ساتکی سے لڑنا چھوڑ کر شری کرشن جی کے
سامنے آیا اور پانچ سو کمان جو اپنے ہاتھوں میں لیئے تھا دو دو تیر ایک ایک کمان پر رکھ کر ساون بھادوں
کی طرح تیروں کا مینھ شیام سندر پر برسانے لگا اُس وقت بیکنٹھ ناتھ نے اپنے تیروں سے سب تیر اُس کے
کاٹ کر ایک تیر ایسا مارا کہ پانچ کمانیں باناسُر کی کٹ کر زمین پر گر پڑیں اور اس کا رتھوان گھوڑوں سمیت مر گیا یہ حال
دیکھتے ہی جب باناسُر رن بھوم چھوڑ کر پیدل بھاگا اور شری کرشن جی نے اپنا رتھ اُس کے پیچھے دوڑا کر پانچ
جنیہ شنکھ جیت کا بجایا تب کوٹرا نام باناسر کی ماتا اپنے بیٹے کے بھاگنے کا حال سُن کر اُس کے بچانے کے
واسطے راج مندر سے ننگے بدن دوڑتی ہوئی رن بھوم میں آئی ۔

		دوہا		
	پتر ہیت بیاکل مہا کینھے نگن شریر		تُرت آکے ٹھاڑھی بھئی ماکھن پربھ کے تیر	

دیکھنا ننگی استری کا منع ہے دھرم شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پرائی استری کو ننگی دیکھ کر جبتک
تین مرتبہ گنگا جل سے آنکھ نہ دھوے تب تک دوش اُس کا نہیں مٹتا اس لیے شری کرشن جی نے
کوٹرا کو ننگی دیکھنا اُچیت نہ جان کر سر اپنا نیچا کر کے آنکھیں بند کر لیں تب باناسُر بھاگ کر شہر میں چلا آیا
اور پھر ایک اچھوہنی فوج ساتھ لے کر یدونندن کے سامنے لڑنے آیا جب کوٹرا اپنے بیٹے کو فوج

سمیست دیکھ کر راج مندر پر چلی گئی اور شری کرشن جی نے وہ فوج بھی باناسر کی ایک ساعت میں مار ڈالی تب
باناسُر بھاگ کر شیو جی کی شرن میں گیا جب بھولاناتھ نے اپنے بھگت کو بیاکل اور دُکھی دیکھا تب کرودھ
کر کے بکھم جُر کالا رنگ جس کے تین سر اور تین پیر اور چھ ہاتھ تھے شیام سندر کی فوج میں چھوڑا جبکہ وہ جُر یعنی
بُخار بڑے زور سے دوارکاناتھ کی فوج میں آکر سب کو جلانے لگا تب پردمین اور ساتکی آدک جُدھ بنشی لوگ
اُس کے ڈر سے تھر تھر کانپتے اور جلتے ہوئے شری کرشن جی کے پاس جاکر بولے کہ مہاراج شیو جی کے
بخار نے ہم لوگوں کو جلا کر مردے کے برابر کر دیا اُن کے ہاتھ سے جلدی ہمارے پران بچائیے نہیں تو
ایک ساعت میں سب مرا چاہتے ہیں یہ حال دیکھ کر شری کرشن جی نے شیتل جُر کو اگن جُر کے سامنے
جیسے چھوڑ دیا ویسے دونوں جُر یعنی بُخار آپس میں لڑنے لگے جب شیتل جُر کو اگن جُر نہیں اُٹھا سکا تب
اپنے پران کے ڈر سے بھاگا ہوا مہادیو جی کے پاس جاکر بولا کہ اے دنیاناتھ مجھ کو اپنی شرن میں رکھئیے نہیں تو
شیتل جُر میرا پران لیا چاہتا ہے یہ سُن کر بھولاناتھ نے کہا کہ سوائے شیام سندر کے کوئی دوسرا ایسا تینوں
لوک میں نہیں ہے جو اُس جُر سے تیرا پران بچا سکے اس لیئے تو اُنھیں کی شرن میں جا وہی بھگت ہتکاری
دیال ہو کر تجھ کو بچاویں گے یہ بات سنتے ہی اگن جُر دوڑتا ہوا شری کرشن جی مہاراج کے چرنوں پر جاکر گر پڑا
اور ادھینتائی سے بنے کیا کہ اے کرپاسندھ تپت پادن میرا اپرادھ چھما کر کے اپنے جُر کے ہاتھ سے میرا
پران بچائیے آپ کا آد اور انت کوئی نہیں جان سکتا اور آپ کا ناش کبھی نہیں ہوتا اور آپنے برھما اور مہادیو جی
آدک سب دیوتوں کے ایشور ہو کر اپنی اِچھا سے ہر بھگتوں کو سُکھ دینے اور ادھرمیوں کو مارنے اور پرتھوی کا بوجھ
اُتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے اور بناچرچا اور نام اور لیلا آپکے جو اچھر آدمی اپنے منھ سے نکالتے ہیں وہ
برہما ہیں رکھیشور اور جوگی لوگ آپ کے اسمرن اور دھیان کے پرتاپ سے جو کچھ بھلا بُرا کسی کو کہتے ہیں
وہ اُسی وقت ہو جاتا ہے لیکن وہ لوگ بھی آپ کا بھید نہیں جانتے اور آپ سب لیلا سنساری جیووں
کو بھوساگر پار اُتارنے کے واسطے کرتے ہیں اور آپ نربھی پت اور سب سے اُتم ہو کر تینوں لوک کے
اُتپت اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں۔

دوہا

ماکھن پربھ گوپال کی اُستت کہی نہ جائے		سرب روپ سب آتما سب گھٹ رہے سمائے۔

اے دنیاناتھ آپ جس طرح شرن آئے ہوئے پر دیال ہو کر اپرادھ اُس کا چھما کرتے ہیں اُسی طرح
مجھ کو بھی بڑا دُکھی اور دین جانکر شیتل جُر کے ہاتھ سے میرا پران بچائیے تینوں لوک میں سوائے آپکے
اور کوئی دوسرا مجھ کو اپنی رچھیا کرنے والا دکھلائی نہیں دیتا۔

دوہا

ماکھن پربھ کرتار کی مہما اسِت اپار		تپت شیت بیاپے تہاں جہاں نہ نام تمھار

یہ دین بچن سن کر شری کرشن جی نے کہا کہ اب میرے شرن میں آنے سے تیرا پران بچا اور تیرا اپرادھ
میں نے چھما کیا لیکن آج سے میرے سیوک اور ہر بھگتوں کو کبھی دُکھ نہ دیجیو اور جو کوئی یہ کتھا میری اور تیری
اپنے سچے من سے کہے اور سنے گا اُس کو کسی طرح کا جُر یعنی بُخار ہو تو چھوٹ جائے گا اب تو شری مہادیو جی کے
پاس چلا جا یہ بات سنتے ہی اگن جُر شری کرشن جی سے بدا ہو کر شری شیو جی کے پاس چلا گیا تب جد بنشی لوگ
اچھے ہو گئے اور بانا سُر جو بھاگا تھا پھر بہت سے ہتھیار اپنے ہزار ہاتھ میں لے کر شیام سندر کے سامنے
آیا اور للکار کر کہنے لگا کہ ابھی تک میرا من لڑائی کرنے سے نہیں بھرا تم ہوشیار ہو کر میرے ساتھ لڑو جبکہ
وہ ابھمانی ایسا کہہ کر شری بسدیو نندن پر ہتھیار چلانے لگا تب دیت سنگھارن دیوکی نندن نے کرودھ میں
ہو کر سُدرشن چکر کو حکم دیا کہ چار ہاتھ بانا سُر کے چھوڑ کر سب ہاتھ کاٹ ڈال یہ حکم پاتے ہی سُدرشن چکر
بانا سُر کے ہاتھ کاٹ کر اس طرح گرانے لگا جس طرح کوئی آدمی ساعت بھر میں پتلی پتلی ڈالیاں درخت
کی کاٹ ڈالتا ہے جب بانا سُر کا یہ حال ہو کر خون اس کے بدن سے ندی کی طرح بہنے لگا تب اُس نے
بخت ہو کر شیو جی مہاراج سے بنے کیا کہ اے بھولا ناتھ میں نے اپنے ابھمان کرنے کا ڈنڈ پایا اب سوائے
آپ کے اور کوئی دوسرا میرا پران بچا نہیں سکتا یہ دین بچن سُن کر مہادیو جی نے بچار کیا کہ اب غرور اُس کا
ٹوٹ گیا اس لیئے اپنے بھگت کا پران بچانا چاہیئے ایسا بچارتے ہی بھولا ناتھ بانا سُر کو ساتھ لے کر
بید اُستت پڑھتے ہوئے شری کرشن چندر کے پاس گئے اور بانا سُر کو اُن کے چرنوں پر گرا دیا۔

	دوہا	
ہاتھ جوڑ ٹھاڑے بھئے ہر کے سنکھ جائے		بانا سُر کے کاج شیو استت کریں سُنائے

اے دنیا ناتھ ترلوکی ناتھ آپ چیتن اور جڑ سب جیوؤں کے مالک ہو کر اُن کی اُتپت اور پالن اور ناش
کرتے ہیں اور آپ کی لیلا اور آپ کے کاموں کی کوئی گنتی نہیں کر سکتا آپ کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے اور
ہر بھگتوں کو سکھ دینے اور ادھرمیوں کو مارنے کے واسطے اپنی اچھا سے سگن اوتار لیتے ہیں نہیں تو آپکا
براٹ روپ میں چودھوں لوک کا بیوہار رہتا ہے میں آپ کے اس روپ کو ڈنڈوت کرتا ہوں۔

	دوہا	
تھری بھگت انت ہے انت نہ پایو جائے		پرگٹ گپت ولکھت سدا ہیو بشو بھر چھائے

جس نے سنسار میں آدمی کا تن پا کر آپ کا سمرن نہیں کیا اُس نے امرت چھوڑ کر زہر پیا جس طرح
سورج بدلی میں چھپے رہتے ہیں اُسی طرح آپ اپنے کو سنسار میں چھپا کر آدمی کی طرح لیلا کرتے ہیں جو آدمی
آپ کا دھیان چھوڑ کر سنساری جال میں پھنستا ہے اُس کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیئے ہم اور برہما دک دیوتا
آپ کے داس ہو کر آپ کا بھید نہیں جان سکتے سنساری آدمی کو کیا سامرتھ ہے کہ جو آپ کو پہچان سکے
جس پر آپ دیال ہو کر اپنے دھیان اور پوجا کی راہ دکھاتے ہیں وہ آپ کو کچھ جان کر ست سنگ کرنے سے

بھوساگر پار اُتر جاتا ہے۔

دوہا

سانس لیت ہی ایک چھن مہا چین سکھ ہوے	جیسے بوڑت جل بیچ سیس نکالے کوے

اے مہاپربھو جس طرح ڈوبتا ہوا آدمی سانس لینے سے سکھ پاتا ہے اُس سے بڑھ کر سکھ ہر بھجن میں ہوتا ہے لیکن ہر بھجن میں چت لگنا بہت کٹھن ہے سنساری لوگ جھوٹھی مایا موہ میں ایسے پھنسے ہیں کہ اُن کا من آپ کی طرف ایک ساعت نہیں لگتا اُن میں سے جو کوئی آدمی سنساری سکھ ملنے کے واسطے آپ کا بھجن اور دھیان کرتا ہے اُس کو ہم اور برھما جی بردان دیتے ہیں لیکن اُس کا منورتھ پورا ہونا اور ہماری بات سچ کرنا آپ ہی کے اختیار میں رہتا ہے اے کرپاسندھ کسی کو ایسی سامرتھ نہیں ہے جو آپکی اپرمپار مہما کا گُن برنن کر سکے باناسر اگیان کی راہ سے مجھ کو پرمیشور جان کر میری پوجا کرتا تھا اب یہ آپ سے بَیر کر کے مجھ کو اپنی سفارش کرنے کے واسطے آپ کے پاس لے آیا ہے مجھ پر دیال ہو کر اپرادھ چھما کیجئے اور اس کو پرہلاد اپنے بھگت کے کل میں جانکر ابھے دان دیجئے۔

دوہا

اور بھجا سب کاٹ کے راکھے چاروں ہاتھ	اگیا دیجئے چکر کو ماکھن پربھو برجناتھ

جب شری بھولاناتھ نے اس طرح بنے پوربک شری کرشن جی کی اُستت کی تب ترلوکی ناتھ ہنس کر بولے کہ اے بھولاناتھ ہم میں اور تم میں بھید سمجھنے والا آدمی ضرور نرک بھوگے گا اور تمہارا دھیان کرنے والا انت سمے مجھ کو پاوے گا اور تمہارے کہنے سے ہم نے باناسُر کو چترُبھجی روپ بنا دیا جس کو تم نے بردان دیا اُس کا نباہ میں نے کیا۔

دوہا

اور بھجا سب کاٹ کے راکھو چاروں ہاتھ	آئیس دیہو چکر کو ایسی بدھ ہرناتھ

اے کیلاس پت میں نے پرہلاد بھگت باناسُر کے پردادا سے یہ اقرار کیا کہ تیرے بنش کو ابھے دان دیا اس لئے جو تم نہ کہتے تو بھی اُس کا پران نہ لیتا لیکن باناسُر بڑا ابھمان کر کے کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا تھا اس واسطے میں نے سب ہاتھ اس کے کاٹ کر اس کو چترُبھجی روپ بنا دیا اور سب اپرادھ اس کا چھما کر کے تمہارا پارکھد اُس کو کیا یہ بات سنتے ہی بھولاناتھ خوش ہو کر کیلاس پربت کو چلے گئے تب باناسُر نے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ جس طرح آپنے کرپا کر کے اپنا درشن دیا اسی طرح اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیجئے اور انرُدھ کو اوکھا سے بیاہ کر اپنے ساتھ لیجائیے یہ بات سُن کر برندابن بہاری بھگت ہتکاری پردمن سمیت باناسُر کے گھر چلے تب اُس نے بڑی خوشی سے پتامبر راہ میں بچھاتا ہوا دوارکاناتھ کو راج مندر پر لیجا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور چرن کمل اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دنیاناتھ جن چرنوں کا درشن برھمادک

دیوتا اور سنکادک رکھیشوروں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا اُن چرنوں کو دھو کر آج میں اپنے کل پریوار سمیت کرتارتھ ہوا اے مہاپربھو اُنھیں چرنوں کو دھو کر برہما جی نے وہ جل اپنے کمنڈل میں رکھا اور شری مہادیو جی نے وہی جل اپنے ماتھے پر چڑھایا اور وہی جل بھگیرتھ نے بڑی تپسیا سے اپنے پرکھوں کے تارنے کے واسطے مرت لوک میں لاکر سنساری جیوؤں کا اُدّھار کیا اور وہی جل سنسار میں گنگاجی ہو کر پرگٹ ہوا جن کا درشن اور اسنان کرنے سے بہت جنموں کے پاپ چھوٹ کر دنیا کے لوگ مکت پاتے ہیں یہ اُستت کرکے بانا سُر نے اوکھا کو راج مندر سے بُلا بھیجا اور اُنردھ کی بیڑی اور ہتھکڑی کاٹ کر اُن کو اسنان کرایا اور اچھے گہنے اور کپڑے پہنا کر بدھ پوربک اوکھا کو انردھ سے بیاہ دیا اور بہت رتن اور سونا اور چاندی اور کپڑا اور گہنا اور گئو اور رتھ اور ہاتھی اور گھوڑے جن کی کچھ گنتی نہیں ہوسکتی جہیز میں دے کر دوارکا ناتھ کو اوکھا اور انردھ سمیت بدا کیا تب شری کرشن جی نے بانا سُر کو اپنی طرف سے راجگدی پر بیٹھال دیا اور دولھا دلھن کو ساتھ لے کر آنند سے دوارکا کو چلے اُن کے آنے کا حال سنتے ہی جدبنشی لوگ آگے سے آکر منگلاچار مناتے ہوئے راج مندر پر لے گئے اور رُکمنی جی اپنے کل کے موافق ریت رسم کرکے انردھ جی کو دلھن سمیت محل میں لے گئیں اور سب دوارکا باسیوں نے گھر گھر منگلاچار منایا۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جو کوئی ہر روز سبیرے اس ادھیائے کا دھیان اور اسمرن کیا کرے گا وہ لڑائی میں بہت دشمنوں سے کبھی نہ ہارے گا۔

دوہا

یہ لیلا او بُھت مہا کہے سُنے جو کوے		ہے سدا سکھ سمپدا جُر کی ستھانہ ہوے

ادھیائے چونسٹھ ۶۴

کتھا راجہ نرگ کی

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت ناگ کل میں نرگ نام بڑا پرتاپی اور دھرماتما پیدا ہوا تھا جو بے انتہا گئودیں بدھ پوربک براہمنوں کو دان دیتا تھا اگر کوئی چاہے تو گنگاجی کی رنیکا اور برسات کی بوندیں اور آکاش کے تارے گن لے لیکن اُس کے کیئے ہوئے گئو دانوں کی گنتی کرنا بہت مشکل ہے ایسا دھرماتما راجہ تھوڑا پاپ انجان میں کرنے سے گرگٹ ہو گیا تھا اُس کو شری کرشن جی نے اپنا درشن دے کر اُدّھار کیا اتنی کتھا سُن کر راجہ پریچھت نے پوچھا کہ من ناتھ ایسا دھرماتما راجہ کون اپرادھ کرنے سے اس حال کو پہنچا اُس کی کتھا کہیئے شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت راجہ نرگ ہمیشہ نیم کرکے ہر روز ہزاروں گئودیں براہمنوں کو بدھ کے موافق دان کرکے پیچھے بھوجن کرتا تھا

ایک دن اُس کی دان دی ہوئی گئو آکر بنا دان دی ہوئی گئوؤں میں مِل گئی راجہ نے بے جانے اُس گئو کو دوسرے براہمن کو دان کر دی اور وہ براہمن گئو لے کر اپنے گھر چلا اور پہلے دان لینے والے براہمن نے اپنی گئو پہچان کر اُس کو راہ میں روکا تب دونوں آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے گئو سمیت راجہ نرگ کے پاس آئے راجہ نرگ نے دونوں براہمنوں سے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

چوپائی

کوؤ لاکھ روپیا لیؤ		گیا اِک کا ہو کو دیؤ

یہ بات سنتے ہی وہ براہمن کرودھ کر کے راجہ سے بولا کہ جو گئو سوستِ کہکر ہم نے دان لی اُس کو کروڑ روپیہ پانے پر بھی ندیں گے یہ گئو ہمارے پران کے ساتھ ہے یہ بات سُن کر راجہ نے بنتی کر کے اُن سے کہا کہ اے مہاراج یہ بات انجان میں ہوئی ہے تم ایک گئو کے بدلے لاکھ گئو لے کر کر وہ اپنا چھما کرو جبکہ لاکھ روپیہ اور لاکھ گئو دینے پر بھی دونوں براہمنوں نے نہیں مانا اور وہ گئو چھوڑ کر اور یہ شاپ دے کر اپنے گھر چلے گئے کہ تو نیائے نہ کر کے گرگٹ کی طرح سرہلاتا ہے اس لیئے گرگٹ ہو جا تب راجہ نے اُداس ہو کر کہا کہ دیکھو انجان میں مجھ سے یہ پاپ ہو گیا سو کیسے چھوٹے گا ایسا بچار کر راجہ نے اس پاپ سے چھوٹنے کے واسطے اور بہت سا دان براہمنوں کو دیا پر اُس کا سندیہہ نہ چھوٹا جب کچھ دن بعد راجہ مر گیا اور جم دوت اس کو جمراج کے پاس لے گئے تب جمراج نے راجہ کو بڑے آدر سے اپنے پاس سنگھاسن پر بٹھا کر کہا کہ اے راجہ تمھارا بہت پُنیہ ہو کر تھوڑا پاپ بھی ہے اس سے تم پہلے اپنے پُنیہ کا سکھ بھوگو گے یا پاپ کا دُکھ بھوگو گے یہ بات سُن کر راجہ بولا کہ اے مہاراج پہلے اپنے پاپ کا دُکھ بھوگ کر پیچھے سے پُنیہ کا سکھ بھوگوں گا یہ بات سُن کر جمراج نے کہا کہ تم نے انجان میں جو دان کی ہوئی گئو پھر دوسرے براہمن کو دان کر دی تھی اس پاپ سے تم کو گرگٹ ہو کر کچھ دنوں تک اندھیارے کنوئیں میں رہنا پڑے گا جب دواپر کے انت میں پر برہم پرمیشور شری کرشن نام سے اوتار لے کر تم کو اپنا درشن دیں گے تب تمھاری مکت ہو گی یہ بات جمراج کے منہ سے نکلتے ہی راجہ گرگٹ ہو کر گر پڑا اور سمدر کے کنارے ایک اندھیرے کنوئیں میں رہنے لگا جن دنوں شری کرشن جی باناسُر کو جیت کر دوارکا پہونچے انھیں دنوں پردمن اور سامب آدک جدونبشی اُس کنوئیں کی طرف شکار کھیلنے گئے تب ایک لڑکا پیاسا ہو کر اُسی پر پانی بھرنے گیا تو کیا دیکھا کہ ایک گرگٹ سے کنواں بھرا ہے یہ آشچرج دیکھ کر اُس لڑکے نے اپنے ساتھ والے لڑکوں کو بُلا کر وہ گرگٹ دکھایا۔

دوہا

دیا دان سب پُتر ہر کینھو یہی بچار		یا گرگٹ کو کوپ تے ہم کاڑھیں اِکبار

جبکہ لڑکوں کے بہت تدبیر کرنے سے بھی وہ گرگٹ کنوئیں سے نہیں نکلا تب اُنھوں نے آکر یہ حال شری کرشن جی سے کہکر بنتی کیا کہ اے مہاراج آپ دیا کی راہ سے چل کر اُس گرگٹ کو نکالیے شیام سندر

انتر جامی نے یہ بات سنتے ہی اُس کنوئیں پر جا کر جیسے اپنا چرن اُس کو چھوادیا ویسے وہ گرگٹ آدمی کی صورت سندر گہنا اور کپڑا پہنے راجوں کی طرح ہو گیا۔

	دوہا	
تاکے ماتھے مکٹ کی شوبھا کہی نہ جاے		مانو آبھا سورج کی رہی چہون وش چھاے

اور وہ کنوئیں سے نکل کر ہر چرنوں پر گر پڑا اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے بیکنٹھ ناتھ آپنے مجھ کو بڑے دُکھ میں درشن دے کر اُدھار کیا سواے آپ کے مجھ ایسے ادھرمی کو سکھ دینے والا تینوں لوک میں کوئی نہیں ہے جب اس طرح راجہ نرگ کرشن بھگوان کی بہت اُستت کرنے لگا تب پردیمن آدک لڑکوں نے یہ تعجب دیکھ کر شری کرشن جی سے پوچھا کہ اے مہاپربھو یہ کون ہے اور کس اپرادھ سے گرگٹ ہوا تھا اس کا بھید کہئے جس میں ہمارا سندیہہ چھوٹ جاے جب یہ بات شیام سندر نے سُنی تب آپنے انجان کی طرح راجہ نرگ سے پوچھا کہ تم کوئی دیوتا ہو یا کسی دیش کے راجہ ہو کون ہو اور کس واسطے گرگٹ کے تن میں پڑے تھے راجہ نرگ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے انتر جامی آپ سے کچھ چھپا نہیں ہے لیکن آپ کی اگیا سے اپنا حال کہتا ہوں سُنئیے کہ میں اگلے جنم میں راجہ اچھواک کا بیٹا نرگ نام بڑا پرتاپی راجہ ہو کر دس ہزار گئو گرہستھ اور بید پاٹھی براہمن کو بدھ پوربک ہر روز دان دیتا تھا اور سواے گئو دان کے بہت سے مکان بنوا کر سب سامان سمیت دان کئے تھے اور براہمنوں کی لڑکیوں کے بواہ بھی کر دیتا تھا اور بڑے بڑے ڈھیر اناج اور مٹھائی کے براہمنوں کو دان دے کر بہت سے دیواستھان اور تالاب وغیرہ سنساری جیوؤں کے پانی پینے کے واسطے بنوا دیے تھے جگت میں میرے دان اور اچھے کرم کرنے کا جس ایسا پھیلا تھا کہ جس کا برنن نہیں کر سکتا ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ میری دان دی ہوئی ایک گئو براہمن کے گھر سے بھاگ آئی اور جو گئوئیں میں نے دوسرے دن دان دینے کے واسطے منگائی تھیں اُن میں مل گئی جب پرات سمے انجان میں وہ گئو دوسرے براہمن کو دان کر دی اور پہلے دان لینے والے براہمن نے راہ میں اُس گئو کو پہچانا تب دونوں براہمن جھگڑا کرتے ہوے گئو سمیت میرے پاس آئے میں نے اُن سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مجھ سے لاکھ روپیہ یا لاکھ گئو اِس کے بدلے لے کر اپنا جھگڑا چھوڑ دو لیکن اُنھوں نے نہیں مانا اور گئو چھوڑ کر اپنے گھر چلے گئے اور جاتے وقت مجھ کو شاپ دیا کہ تو گرگٹ کی طرح سرہلاتا ہے اس لیے تو گرگٹ ہو جا جب کچھ دنوں کے بعد میں مر گیا تب اُسی شاپ سے جمراج نے مجھ کو گرگٹ کا تن دے کر اس کنوئیں ڈال دیا اور میرے بنے کرنے پر یہ کہا کہ شری کرشن جی کے درشن پانے سے تیری مکت ہو گی اُسی دن سے آپ کے درشن کی ابھلاکھ رکھتا تھا آج آپنے اپنے کمل روپی چرنوں کا درشن دے کر میرا اُدھار کیا جس طرح آپنے مجھ ایسے ادھرمی کو اپنا درشن دے کر کرتارتھ کیا اُسی طرح دیال ہو کر ایسا بردان دیجئے جس میں آپکے چرنوں کی بھگت مجھ کو بنی رہے جب شری کرشن جی نے راجہ نرگ کو اِچھا پوربک بردان دے کر بدا کیا اور وہ اچھے بمانوں پر بیٹھ کر دیو لوک چلا گیا تب

شری کرشن جی نے اپنے سنتان اور جدُبنشیوں سے جو وہاں کھڑے تھے کہا کہ دیکھو براہمن کی اتنی بڑی مہما ہے
کہ بنا اپرادھ بھی براہمن کسی پر کرودھ کرے تو اُس کے واسطے اچھا نہیں ہوتا گیانی کو چاہیئے کہ کسی براہمن
کا مال نہ لے جس طرح آگ کھانے سے مُنھ جل جاتا ہے اسی طرح براہمن کا انش لینے والے کا حال
سمجھنا چاہیئے زہر کھانے سے ایک آدمی مرتا ہے اور براہمن کا انش جو لیتا ہے اُس کے کُل پریوار کا پتا
نہیں لگتا زہر کھانے والا علاج سے اچھا ہوتا ہے لیکن برہم انش لینے والے کا دُکھ چھوٹنے کے واسطے
کوئی اُپائے کام نہیں آتا جو آدمی لاعلمی میں بھی براہمن کا مال زبردستی چھین لیتا ہے اُس کے دس پُرکھا ماتا
اور دس پتا کے نرگ بھوگتے ہیں اور جو لوگ دان دیا ہوا اپنا براہمن سے پھیر لیتے ہیں اُن کو ساٹھ ہزار
برس تک نرک کا کیڑا ہو کر پھر نیچ ذات میں جنم ملتا ہے لیکن گر بہ اُس کا کئی مرتبہ گر گر جب پیدا ہوتا ہے
تب کنگال اور روگی ہو کر جنم اُس کا آخر ہوتا ہے راجہ نرگ کی دشا جس سے انجان میں ادھرم ہوا تھا
دیکھ کر یہ بات سچ سمجھنا چاہیئے۔

دوہا	
دان دیت دُج راج کو نگھن کرے جو کوے	سو ہوئے ات پاتکی نرگ باس تہہ ہوے

جو براہمن تلوار کھینچ کر مارنے آوے تو سر اپنا اُس کے چرنوں پر رکھ دینا اُچت ہے اور سوائے ادھینتائی
کے اُس کو کٹھور بچن کہنا نہ چاہیئے میرے اوپر براہمن کرودھ کرے یا بُری بات کہے تو میں کچھ برا نہ مانکر اور اُس کی
سیوا کرتا ہوں تم لوگوں نے سُنا ہوگا کہ بھرگ رکھیشور نے بنا اپرادھ سوتے وقت میری چھاتی میں لات
ماری تھی تب میں پاؤں اُن کا یہ سمجھ کر دابنے لگا کہ میری چھاتی کی چوٹ اُن کے نہ لگی ہو یہ سمجھ کر براہمن کا
سنمان کرنا اُچت ہے اور براہمن کے خوش ہونے سے لوک اور پرلوک دونوں بنتے ہیں اور براہمن سے
جھوٹھ بولنا اور سود لینا نہ چاہیئے جو لوگ براہمن کو میرے برابر نہ جان کر اُس میں کچھ بھید سمجھتے ہیں اُن کو
ضرور نرگ بھوگنا پڑتا ہے اور براہمن کے ماننے والے میرے چرنوں کی بھگت پا کر پرم پد کو پہونچتے ہیں
اس لئے تم لوگ میرے کہنے کے موافق کیا کرو۔

دوہا	
ایسی بدھ سمجھائے کے ماکھن پربھو جُدرائے	جُدبنش کو ساتھ لے مندر پہونچے آئے

جب شیام سُندر نے راجہ اُگرسین سے یہ سب حال کہا تب اُنھوں نے براہمن کو اُتّم جان کر
ڈنڈوت کی اتنی کتھا سُن کر راجہ نے پوچھا کہ اے مُنی ناتھ راجہ نرگ ایسے دھرماتما نے انجان میں
تھوڑا پاپ کرنے سے کیوں اتنا ڈنڈ پایا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت راجہ نرگ
کو اپنے دان اور دھرم کرنے کا ابھمان رہتا تھا اسی سے اُن کا یہ حال ہوا تھا دان اور دھرم کر کے
غرور کرنا نہ چاہیئے۔

ادھیائے پینسٹھ ۶۵

جانا بلرام جی کا برندابن میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت ایک دن شیام اور بلرام دونوں بھائی راج مندر میں بیٹھے تھے اُس وقت بلرام جی نے برندابن اور گوکل کا سکھ اور نند اور جسوداجی کا پریم برنن کرکے شری کرشن جی سے کہا کہ برندابن سے آتے وقت ہم دونوں بھائیوں نے جسوداجی اور گوپیوں سے یہ اقرار کیا تھا کہ پھر آکر تم سے ملیں گے سو وہاں جانے کا اتفاق نہیں ہوا اور ہم لوگ دوارکا میں رہتے ہیں سب برجباسی ہمارے برہ میں چِنتا کرتے ہوں گے آپ اگیا دیجئے تو ہم وہاں جاکر سب کو دھیرج دے آویں شری کرشن جی بولے کہ بہت اچھا یہ بات سنتے ہی بلرام جی اور شری کرشن جی اپنی ماتا اور پتا سے بدا ہوکر ہل اور موسل اپنا ہتھیار لے کر رتھ پر سوار ہوکر برندابن کو چلے جس جس دیش اور نگر میں بلدیوجی پہونچتے تھے وہاں کے راجہ آگے سے آکر سنمان پوربک اُن کو اپنے گھر لے جاتے تھے اور چھتیس پرکار کے بنجن کھلا کر بہت طرح کے اسباب اُن کو بھینٹ دیتے تھے اُسی طرح ریوتی رمن سب راجوں سے بھینٹ کرتے اور سکھ دیتے ہوئے اُجین میں ساندیپن اپنے گرو کے استھان پر پہونچے تب گرونارائن اور اُن کی استری کو ساشٹانگ ڈنڈوت کرکے اُن کا آشیرباد لیا جب دس دن وہاں رہنے کے بعد برندابن میں آئے تو کیا دیکھا کہ جن گئوؤں کو گوپال جی آپ چرایا کرتے تھے وہ سب گئوویں شیام سندر کا دھیان کرکے بن میں چاروں طرف بڑی پھرتی ہیں اور منہ بائے ہوئے سوا اُسے چلانے کے گھاس چرنے پر کچھ چاہ نہیں رکھتیں اور اُن کے پیچھے پیچھے سب گوال بال شری کرشن جی کا جس گاتے اور پریم رنگ راتے چلے جاتے ہیں اور ٹھور ٹھور برجباسی لوگ موہن پیارے کا بال چرتر آپس میں کہہ سُن کر اسی چرچا میں اپنا جنم کاٹتے ہیں جب بلرام جی نے یہ حال دیکھتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر کر اپنا رتھ کھڑا کیا تب نند اور سب گوپیان اور گوال اُن کے آنے کا حال سُن کر بڑے پریم سے ملنے کے واسطے دوڑے اور بلرام جی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

دوہا

نند تات دیکھے جبھی اور جسودا مائے	بلدا اوت پریم سے گرے چرن پر دھائے

سو نند اور جسوداجی نے بلدیوجی کو اپنے چرنوں پر سے اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور منہ چوم کر پیار کیا جب بلرام جی نے گوال بالوں سے گلے مل کر اُن کی کشل پوچھی تب برجباسی لوگوں نے شیام اور بلرام کا بال چرتر یاد کرکے آنکھوں میں پریم کے آنسو بھر لئے پھر نند اور جسودا نے بڑے پریم سے بلرام جی کو گھر لے جاکر کہا کہ اے بیٹا ہم لوگوں کو تمھارے برہ میں پل بھر ایک برس کے برابر گذرتا ہے تم اپنا حال کہو کہ اتنے دن وہاں کیونکر رہے ہے تم دھن ہو

جو اتنے دن پر یہاں آکر ہماری سُدھ لی اور اپنا چندر مکھ دکھا کر ہماری آتما ٹھنڈی کی کہو موہن پیارے اور راجہ اُگرسین اور بسدیوجی آدک جدبنشی کبھی ہماری یاد کرتے ہیں یا نہیں بلرام جی بولے کہ اے بابا تمھاری کرپا سے مُرلی منوہر اور سب جدبنشی خوش رہ کر دن رات تمھارا جس گاتے ہیں یہ سُن کر جسودا جی بولیں کہ اے بلرام جی جب سے موہن پیارے ہم لوگوں کی سُدھ چھوڑ کر متھرا کو چلے گئے تب سے ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیارا چھایا رہ کر آٹھوں پہر اُنہیں کی یاد اور چرچا میں گذرتے ہیں جو متھرا میں رہتے تو کبھی کبھی اُن کو دیکھ آتیں اتنی دور دوارکا میں نہیں جا سکتیں۔

چوپائی

کہیئے کہا کرشن کی باتا دے ہم کو کچھ چاہت ناہیں	جن کو ہم چاہیں دن راتا ایسے نٹھر بھئے من ماہیں	

اے بلرام جی وہ ایسے نرموہی ہیں کہ کبھی اپنا سندیسا بھی نہیں بھیجتے سچ پوچھو تو اب وہ دوارکا پُری کے راجہ ہو کر لوگوں کو کیوں یاد کریں گے۔

دوہا

اب تو مہا دھنی بھئے سب راجن کے راج	گوالن کی سُدھ کرت ہیں اُنکو آوے لاج

اے بلرام جی یہ تو بتاؤ کہ کنہیا کبھی میری اور رادھا آدک گوپیوں کی سُدھ کرتا ہے یا نہیں میری سمجھ میں یہاں سے وہاں بہت سکھ پاتا ہے لیکن ہم لوگوں کو اُس کے دیکھے بنا چین نہیں پڑتی دیکھو روہنی نے بھی میری پریت چھوڑ کر شیام سندر کو ایسا بس میں کر لیا کہ اُس نے کبھی اپنا درشن نہیں دیا جبکہ جسودا اس طرح بہت باتیں کہکر رونے لگی تب بلرام جی نے اُس کو سمجھا کر دھیرج دیا جبکہ بلرام جی شام کے وقت برندابن گانوں میں نکلے تو کیا دیکھا کہ رادھا آدک سب برجبالا بہت دُبلی اور من ملین جدھر تدھر پھرتی ہیں اور سوائے ذکر اور چرچا بال چرتر موہن پیارے کے دوسرا کچھ کام اُن کو نہیں ہے جیسے رادھا آدک گوپیوں نے بلرام جی کو اکیلا دیکھا ویسے ہی جھنڈ کی جھنڈ اُن کے پاس آکر ڈنڈوت کر کے پوچھنے لگیں کہ کہو بلرام جی تم کب آئے ہمارے پران ناتھ کبھی ہم لوگوں کی یاد کرتے ہیں یا نہیں جب سے ہم کو برندابن میں چھوڑ کر آپ متھرا گئے تب سے ایک مرتبہ اودھو کے ہاتھ جوگ سادھنے کا سندیسا ہم کو بھیجا تھا پھر کچھ سُدھ نہیں لی اب سُنا ہے کہ سمدر کے ٹاپو میں دوارکا پُری بسا کر وہاں رہتے ہیں اب ہم غریبوں کو کیوں یاد کریں گے یہ سُن کر دوسری سکھی بولی کہ اے پیاری اب اُنہیں کیا کام ہے جو راجگدی چھوڑ کر یہاں آویں۔

چوپائی

وہ کاہو کے ناہیں میت رادھا بن نہیں رہت گھڑی	مات پتا کی چھوڑی پریت سو وہ ہے برسانے پڑی	

دوہا

ایک سکھی یا بدھ کہے سُنو کرشن کے بھاے ۔ جب لون تم برج میں بنے رہے چراوت گاے

دوسری برجبالا نے کہا کہ اے پیارے یو ہم لوگوں نے لوک لاج اور کُل پروار چھوڑ کر اُن سے پریت لگا کر کیا سُکھ پایا اُس سے کوئی بھلائی کی آسا نہ رکھو دوسری بولی کہ دوارکا کی استریاں اُس کا بشواس کس طرح کرتی ہوں گی اور گوپی بولی کہ میں ایسا سُنتی ہوں کہ موہن پیارے نے دوارکا پُری میں جا کر سولہ ہزار ایک سو راج کنیا مہا سندری سے اپنا بواہ کیا ہے اور اُن کے ساتھ آٹھوں پہر پریت رکھتے ہیں اب اُنھیں چھوڑ کر ہم گنواریوں کے پاس کیوں آویں گے ۔

دوہا

سولہ ہس کمار کا سندر روپ ندھان ۔ دس دس سُت تنکے بھئے شری جُدناتھ سمان

دُوسری گوپی بولی کہ اے سکھی اب شیام سُندر کا پچھتاوا کرنا اُچت نہیں ہے اور جو اودھوجی نرگن رُوپ بتا گئے ہیں اُسی پر بشواس رکھ کر دھیرج دھرو دوسری گوپی ٹھنڈی سانس لے کر بولی کہ اے سکھی وہ سانولی صورت اور مُرلی کی دُھن نہیں بھولتی دھیرج کس طرح دھروں ۔

دوہا

نا جانوں سکھی شیام کو کون دیش کی ریت ۔ مانو کبھو نا ہتی برجبا سن سون پریت

دوسری گوپی برہ کی ماری بولی کہ اے بلدا اُوجی دیکھو موہن پیارے نے اتنے دن بیتنے پر بھی یہ نہیں بچارا کہ ہمارے برہ میں گوپیوں کا کیا حال ہو گا سنسار میں جو کوئی پشو اور پنچھی پالتا ہے اس کو بھی اس طرح نہیں بھول جاتا یہ کٹھورتائی اُن کی دیکھ کر میں نے جانا اُن کا انت کرن بھی اُنھیں کی طرح کالا ہے نہیں تو وہ نند پال اور گوپی ناتھ کہلا کر ایسا کٹھور پن نہ کرتے جبکہ گوپیاں اس طرح پر بہت کچھ کہکر روتے روتے بیہوش ہو گئیں تب بلدیوجی نے ان کو بہت دھیرج دے کر کہا کہ تم کیوں اتنا روتی ہو شیام سندر تمھاری پریت رکھ کر آٹھوں پہر تم کو یاد کیا کرتے ہیں یہ بات سنتے ہی سب گوپیاں چیتن ہو کر اُن میں سے ایک گوپی بولی کہ اے پیارے یو رونا بند کر کے جو میں کہوں وہ تم کرو ۔

چوپائی

ہلدھر جو سگے پر سو پانوں ۔ سدا رہو اُنھیں کی چھاؤں
ہے ہیں گور شیام نہیں گاتا ۔ کرہیں نہیں لیٹ کی باتا
سُن سُن تم کر کھن اُتر دیو ۔ ٹھرے ہمیت کہن ہم کیؤ
آون ہم تم سے کہ گئے ۔ تا کارن ہم آوت نکھئے
وہ دو ماس کریں گے راس ۔ پُر دیں گے سب تھری آس

جب بلرام جی گوپیوں سے پریم کی باتیں کہہ کر من اُن کا بہلانے لگے تب ایک برجبالا نے کہا کہ اے
بلبھدر جی تمہارا بھائی بڑا کٹھور ہے جو ہم لوگ پہلے سے ایسا جانتیں تو کبھی اُس سے پریت نہ کرتیں
دوسری سکھی بولی کہ اے بلداؤجی وہ چیت چوریہاں سوائے گائے چرانے اور ماکھن اور دہی چُراکر
کھانے کے دوسرا کام نہیں کرتا تھا اب وہاں دوارکاپُری کا راجہ ہو کر ہم غریبوں کی یاد کیوں کرے گا
ہمارا نام لینے سے شرم آتی ہوگی دوسری سکھی جو برہ میں بیاکُل تھی جھنجھلا کر بولی کہ اب میں نے بھی
اپنا جی شری کرشن جی کے برابر کٹھور کر لیا اُن کو دولت اور استری دِن دِن بہت ملیں میں اپنے اُسی غم
ساگر میں مگن ہوں اور گوپی بولی کہ میں سنتی ہوں کہ پردمن شیام سندر کا بیٹا اپنے باپ کے برابر سندر اور
بلوان ہوا ہے سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں اُن کی اور سب سنتان چرنجیو رہیں دوسری نے کہا
اکرور نردئی جو یہاں آکر ہمارے پران ناتھ کو لے گیا اور اودھو جو ہم سے جوگ سدھوانے آیا تھا وہ
دونوں اچھی طرح ہیں دوسری بولی کہ اے بلرام جی ہماری باتوں کو ہنسی نہ مانکر سچ سچ بتلاؤ کہ شیام سندر
کی استریاں اُن کی بات کا بشواس کرتی ہیں یا نہیں دوسری بول اُٹھی کہ اُن میں جو بُدھمان ہوں گی
وہ کبھی اُن کی بات کا بشواس نہ کریں گی دوسری گوپی بولی کہ اے بلداؤجی موہن پیارے اُن
استریوں کے سامنے ہماری بھی یاد اور چرچا کرتے ہیں یا نہیں بھلا تمہیں نیاؤ کرو کہ جس کے واسطے
ہم لوگ لاج چھوڑ کر اتنا دُکھ پاتی ہیں اُس نے ہم کو اس طرح چھوڑ دیا جس طرح سانپ کینچلی کو چھوڑ کر
پھر اُس سے کچھ واسطہ نہیں رکھتا ہے اُس کی بات کہتے ہوئے میری چھاتی پھٹی جاتی ہے جب
اس طرح سب برجبالا بہت باتیں کہہ کر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لینے لگیں تب بلداؤجی نے اُن کو دھیرج
دے کر کہا کہ آج پورنماسی کی چاندنی رات میں تم لوگ اپنا اپنا سنگار کر آؤ تو ہم تمہارے ساتھ
راس لیلا کریں یہ بات سنتے ہی سب برجبالاؤں نے اپنے اپنے گھر جا کر سنگار کیا جب شام کو بلرام جی
اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر برندابن کی کنجوں میں گئے تب رادھا آدک گوپیاں بھی وہاں پہونچیں۔

چوپائی

ٹھاڑھی بھئیں سبے سرنائے	ہلدھر چھب برنی نہیں جائے	
کنک برن نیلامبر دھرے	ششش مکھ کمل میں من ہرے	
انگ انگ سب بھوکھن ساجے	دیکھت کا مدیوات لاجے	

ریوتی رمن کی چھب دیکھتے ہی سب برجناریوں نے اُن کے چرنوں پر گر کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ
اپنے بچن پرمان راس لیلا کیجیے یہ بچن سنتے ہی جیسے بلرام جی نے ہوں کیا ویسے راس لیلا کا استھان جمنا کنارے
تیار ہو کر شیتل مند سگندھ ہوا بہنے لگی اور بہت طرح کا باجا اور گہنا اور کپڑا آدک وہاں پر پرکٹ ہو گیا
تب سب برج ناریوں نے لاج چھوڑ کر مردنگ اور کرتال آدک باجا اُٹھا لیا اور گت ناچ کر اپنے

گانے اور بھاؤ بتانے سے بلدیو جی کو رجھانے لگیں جب ریوتی رمن اُن کا سچا پریم دیکھ کر اُن کے سامنے ناچنے اور گانے لگے تب برُن دیوتا نے بہت اچھی بارُنی اُن کے پینے کے واسطے بھیج دی بلداؤ جی گوپیوں سمیت پی کر آنند مچانے لگے اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر آکر آکاش سے بلداؤ جی پر پھول برسانے لگے اور چندرما نے تاراگن سمیت راس منڈل کا سکھ دیکھ کر اُن پر امرت کی برکھا کی اور جتنے جیو جڑ چیتن وہاں پر تھے وہ سب یہ آنند دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور راس لیلا دیکھنے کے واسطے جمنا جل بہنے سے تھم گیا اور ہوا کا چلنا بند ہو گیا اسی آنند میں بلداؤ جی نے جل بہار کرنا بچار کر جمنا جی کو پکار کر کہا کہ تم ہمارے پاس آکر ہم کو اسنان کراؤ جب جمنا جی نے اُن کی اگیا نہیں مانی تب بلرام جی نے کرودھ کر کے ہل اپنا جمنا جل میں ڈال کر پانی اس کا اپنے پاس کھینچ لیا اور اُس میں جل بہار کر کے جاگنے کی ماندگی مٹائی اس وقت جمنا نے استری روپ بنکر ڈرتی اور کانپتی ہوئی ہلدھر کے پاس آکر بنے کیا کہ اے مہاپربھو میں نے آپ کو نہیں پہچانا کہ آپ شیش جی کا اوتار ہیں میرا اپرادھ آپ چھما کر کے ابھے دان دیجئے جب اس طرح جمنا جی نے بلداؤ جی کی بہت اُستت کی تب وہ اپرادھ اُس کا چھما کر کے گوپیوں سمیت اِس طرح جمنا جل میں بہار کرتے رہے جس طرح ہاتھی ہتھنیوں کے ساتھ نہا کر خوش ہوتا ہے۔

دوہا

کبھوں جمنا جل بچے کبھو جمنا تیر ۔ گوپن سنگ کریڑا کریں شری بلرام سدھیر

جب ریوتی رمن جل بہار کر کے گوپیوں سمیت باہر آئے تب برُن آدک دیوتوں نے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا اور موتیوں کی مالا لاکر ڈھیر لگا دیا اور بلرام جی اور گوپیوں نے من مانا گہنا اور کپڑا پہن لیا اور گلے میں پھولوں کے گجرے ڈالکر بن بہار کیا اُسی دن سے جمنا جل وہاں پر ٹیڑھا بہتا ہے جب اسی طرح بلداؤ جی نے دو مہینے چیت اور بیساکھ بزدابن میں رہ کر ہر روز برجباسوں کے ساتھ راس بلاس کیا اور جل بہار کر کے اُن کو سکھ دیا اور دن بھر نند اور جسودا آدک کو شری کرشن جی کی چرچا سے سکھ دے کر دوارکا جانے کی اچھا کی تب نند آدک نے بہت طرح کی چیزیں شیام سندر کے واسطے دے کر ریوتی رمن کو بدا کیا اُس وقت گوپیاں رو کر کہنے لگیں کہ اے بلدیو جی ہم کو بھی اپنے ساتھ لے چلو ریوتی رمن اُن سب کو دھیرج دے کر دوارکا کو چلے اور تھوڑے دنوں میں آنند سے دوارکا میں پہونچکر سب حال وہاں کا شری کرشن جی سے کہدیا۔

ادھیائے چھیاسٹھ

مارنا شری کرشن جی کا پُنڈریک جھوٹے باسدیو کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت انھیں دنوں پُنڈریک نام کنت کا راجہ بڑا پرتاپی ہو کر

کاشی پوری میں رہتا تھا اس کو یہ اِچھا ہوئی کہ میں اپنے کو باسدیو نام چترّبھجی روپ بنا کر سنساری جیوؤں
سے اپنی پوجا کراؤں تب اُس نے دو ہاتھ کاٹھ کے اپنے بدن میں لگا لیئے اور پیتامبر اور مکٹ اور بیجنتی مالا
اور کنڈل اور بنمالا شری کرشن جی کی طرح پہن لیا اور شنکھ چکر گدا پدم ہتھیار باندھ کر کاٹھ کا گروڑ چڑھنے
کے واسطے بنوایا جو راجہ اور پرجا پونڈریک کا ڈر مانکر اُس کو باسدیو کے برابر پوجتے تھے اُنپر وہ خوش
ہوتا تھا اور جو اپنا دھرم بچار کر اُس کی پوجا نہیں کرتے تھے اُن کو وہ دُکھ دیتا تھا یہ حال دیکھ کر سنسار کے
لوگ آپس میں یہ چرچا کرتے تھے کہ دیکھو ایک باسدیو تو شری کرشن نام جُدکُل میں اوتار لے کر دوارکا پوری
میں براجتے ہیں دوسرے راجہ اپنے کو باسدیو روپ بنا کر پجوانا چاہتا ہے ان دونوں میں ہم لوگ کس کو
سچ سمجھیں اور کس کو جھوٹا جب راجہ پونڈریک کو اپنی پوجا کرانے سے ابھمان پیدا ہوا تب ایک دن اپنی سبھا
میں بیٹھ کر بولا کہ شری کرشن جی نام کون دوارکا میں رہتا ہے جس کو لوگ باسدیو کہتے ہیں دیکھو میں پرتھوی کا
بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لے کر لیلا کرتا ہوں اور باسدیو جادو کا بیٹا میرا بھیس بنا کر سنساری جیوؤں
سے اپنی پوجا کراتا ہے اس لیئے اس کے ساتھ لڑنا چاہیئے ایسا کہکر راجہ پونڈریک نے ایک براہمن کو
بلا کر کہا کہ تم دوارکا میں جا کر شری کرشن سے کہدو کہ میرا بھیس چھوڑ کر میرا حکم مانیں نہیں تو میرے ساتھ
آکر جدھ کریں جب یہ سندیسا لے کر وہ براہمن دوارکا میں پہونچا اور راجہ اُگرسین کے سامنے جا کر کھڑا ہوا
تب دُوارکا ناتھ نے اُس براہمن کو ڈنڈوت کر کے پوچھا کہو دِوجراج کہاں سے آئے اپنا حال بتاؤ یہ بات
سنتے ہی اُس براہمن نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہا پربھو میں راجہ پونڈریک کا کچھ سندیسا کہنے کے واسطے
کاشی سے آیا ہوں لیکن کہتے ہوئے شرم آتی ہے اور دوت کا سندیسا چھپانا نہ چاہیئے اپنے پران کی
رچھا پاؤں تو کہوں شیام سندر بولے کہ تم بے کھٹکے کہو اس میں کچھ تمھارا اپرادھ نہیں ہے یہ سن کر براہمن بولا
کہ اے دنیا ناتھ راجہ پونڈریک نے یہ سندیسا کہلا بھیجا ہے کہ تینوں لوک کا مالک اور سب دنیا کا پیدا
کرنے والا میں ہو کر آٹھ پٹ رانیوں سے بھوگ اور بلاس کرتا ہوں اور پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے
میں نے اوتار لیا ہے اور شنکھ چکر گدا پدم میرے پاس رہ کر گروڑ پر چڑھتا ہوں تم میرا بھیس رکھ کر اپنے کو
باسدیو کیوں پرگٹ کرتے ہو اور جو تم تینوں لوک کے مالک ہوتے تو جراسندھ سے بھاگ کر دوارکا میں
کیوں رہتے اب تم کو اُچت ہے کہ شنکھ چکر گدا پدم آدک ہتھیار باندھنا اور باسدیو نام اپنا کہلانا چھوڑ کر
میرے حکم میں رہو نہیں تو جدبنشیوں سمیت تم کو مار کر پرتھوی کا بوجھ اُتاروں گا تب تم جانو گے کہ کون سچا
باسدیو ہے اور کون جھوٹا بھیس بنائے ہے آجتک تم نہیں جانتے کہ الکھ اگوچر ترلوکی ناتھ نرنجن روپ
میں ہوں سب رِکھ اور رشی میرے نام پر جگیہ اور دان اور جپ اور تپ کر کے بڑائی پاتے ہیں اور میں برہما
روپ ہو کر اُتپت اور بشن روپ ہو کر پالن اور مہادیو روپ ہو کر جگت کا ناش کرتا ہوں اور میں نے مچھ روپ
ہو کر بید کو سمدر سے نکالا اور کچھپ روپ سے مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر اُٹھایا اور باراہ روپ دھر کر

پرتھوی کو پاتال سے نکال لایا اور نرسنگھ اوتار لے کر ہرنیہ کشپ دیت کو مارا اور باون روپ دھر کر راجہ بل سے دان لیا اور شری رام اوتار لے کر راون کو مارا میرا یہی کام ہے کہ جب جب دیت اور ادھرمی راجہ ہر بھگتوں کو دکھ دیتے تب تب میں اوتار لے کر پرتھوی کا بھار اُتارتا ہوں اسی واسطے اب بھی اوتار لیا ہے شری کرشن چند آنند کند بڑی خوشی سے اُس کا سندیسا سنتے تھے لیکن دوسرے جُدبنشی یہ جھوٹھ بات سن کر اُس براہمن کو ہنسنے لگے اور ایک جُدبنشی کرودھ میں آکر بولا کہ اے براہمن دیوتا تم کیا جھوٹھ بکتے ہو دوسرا کوئی یہ جھوٹھی بات کہتا تو اُس کو بنا مارے نہ چھوڑتے یہ سُن کر شری کرشن جی نے جُدبنشیوں سے کہا کہ سُنو بھائی دوت پر کرودھ کرنا نہ چاہیئے۔

دوہا

راج سبھا میں بیٹھ کے کبھوں ہنسئے ناہہ ۔ یہ سماں اوگُن نہیں لکھیو پرانن ناہہ

جُدبنشیوں سے یہ کہہ کر شری کرشن مہاراج اُس براہمن سے بولے کہ اے دُجراج تم اپنے راجہ سے جاکر کہدو کہ ہم تمھارا سندیسا سُن کر بہت خوش ہوے وہ اپنے یہاں لڑائی کی تیاری کریں میں وہاں آکر اپنا بھیس چھوڑ دوں گا یا اُس کا مانس کوؤں اور کتّوں کو کھلاؤں گا یہ بات سُن کر براہمن نے کاشی میں آکر سب حال راجہ پُنڈریک سے کہا کچھ دن کے پیچھے شری کرشن جی نے جدبنشوں سمیت کاشی پُری کے پاس پہونچ کر پانچ جنیہ شنکھ اپنا بجایا تب راجہ پُنڈریک وہ آواز سنتے ہی دو اچھوہنی دل ساتھ لے کر شری کرشن جی کے سامنے آیا جب پارسنگرہ بھُومانُر کے بھائی اور متر ہی کاشی نریش نے جو پراگ میں راجہ تھا یہ حال سُنا تب وہ بھی تین اچھوہنی دل ساتھ لے کر اُس کی مدد کرنے کے واسطے آپہونچا جس وقت دونوں دل میں مارو بجا بجکر تیر اور تلوار آدک بہت طرح کے ہتھیار چلنے لگے اُس وقت شور بیر مار مار کہہ کر اپنا پران دیتے تھے اور کادر لوگ پیچھے کو بھاگ گر گر پڑتے تھے جبکہ رن بھوم میں راجہ پنڈریک نے چتربھجی روپ بنائے ہوے شیام سندر کے سامنے آکر اُن کو للکارا تب بیکنٹھ ناتھ نے ہنستے ہوے اُس کا مُکٹ اُتار کر کہا کہ اب تم بتاؤ کہ کس کا پاکھنڈی روپ ہے اے راجہ جو سندیسا تم نے ہم کو بھیجا تھا وہ تم کو یاد ہوگا اُسی کے موافق ہم تمھارے پاس آئے ہیں اب بھی تم ہمارا بھیس اپنے بدن سے اُتار کر یہ بات کہو کہ ہم سے قصور ہوا جو ایسا سندیسا بھیجا تو ہم تمھارا پران چھوڑ دیں گے نہیں تو تمھارا سر کاٹ لیں گے جب اُس اگیانی راجہ نے شیام سندر کا کہنا نہیں مانا تب دُشٹ سنگھارن نے سُدرشن چکر سے کہا کہ تم ابھی جاکر اپنی جوالا سے سب ہاتھی گھوڑے رتھ اور پیدل آدک جو دونوں راجہ کی فوج میں ہیں جلا دو یہ حکم سنتے ہی سُدرشن چکر نے دونوں راجہ کی فوج میں جاکر اس طرح اپنی آگ سے سب آدمی اور ہاتھی آدک کو جلا دیا جس طرح پرلے کال کی آگ سب دنیا کو جلا دیتی ہے جبکہ کیول پنڈریک اور بھومانُر کا بھائی دونوں راجہ رہ گئے تب جُدبنشیوں نے کہا کہ اے دوارکا ناتھ

پُنڈریک کو اس روپ سے ہم لوگ نہیں مار سکتے یہ بات سُن کر شری کرشن جی بولے کہ تم لوگ دھیرج رکھو
یہ ابھی اپنے ڈنڈ کو پہونچتا ہے جب یہ کہہ کر بسدیو نندن نے سُدرشن چکر کو اُن دونوں راجوں کا سر کاٹنے
کے واسطے حکم دیا تب سُدرشن چکر نے جا کر پہلے دونوں ہاتھ کاٹ کے جو پُنڈریک لگائے تھا اُکھاڑ ڈالے
یہ حال دیکھ کر جیسے پُنڈریک اپنا پران لے کر بھاگا ویسے سُدرشن چکر نے دونوں راجوں کا سر کاٹ لیا
شری کرشن ترلوکی ناتھ کی اِچھا کے موافق کاشی نریش کا سر شہر کے دروازے پر جا گرا اور جیتین آتما نے مُکت پائی

دوہا

بیر کیو جدناتھ سُوں رہیو سدا چت لائے	دیکھی تیہہ سایجیہ گت دیا نندھ جدرائے

جب نگر باسیوں نے راجہ پُنڈریک کا سر پہچان کر راج مندر میں جا کر یہ حال کہا تب رانیاں بہت
بلاپ سے رو کر کہنے لگیں کہ تم تو اپنے کو امر اجر کہتے تھے ساعت بھر میں تمہارا پران کس طرح نکل گیا جب سب
رانیاں اُس سر کے ساتھ ستی ہو گئیں تب سُدچھن پُنڈریک کا بیٹا کرودھ میں آ کر بولا کہ جس نے میرے باپ کو
مار ڈالا ہے اُس کو بنا مارے نہ چھوڑوں گا اِسی اِچھا سے وہ راجکمار شری مہادیو جی کا تپ کرنے لگا اور شیام سندر
جیت کر جدبنسیوں سمیت آنند سے دوارکا کو چلے آئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرتچھت جب
سُدچھن نے کچھ دنوں تک شری مہادیو جی کا تپ اور دھیان پریم پوربک کیا تب بھولا ناتھ اُس کو درشن دے کر
بولے کہ تو کیا چاہتا ہے راجکمار نے شری شیو جی کو ڈنڈوت کر کے بنے کیا کہ اے دینا ناتھ میں اپنے باپ کے
مارنے والے سے بدلا لیا چاہتا ہوں یہ سُن کر شری مہادیو جی بولے کہ جو تو پُنڈریک کا بدلا لیا چاہتا ہے تو بید کے
منتر پڑھ کر دچھناگن میں ہوم کر اُس اگن کنڈ سے ایک راچھسی نکل کر تیرا حکم مانے گی لیکن جو لوگ پرمیشور اور برہمن
کی بھگت نہیں رکھتے انپر تیرا زور چلے گا اور ہر بھگت مہاتما سے برودھ کرنے سے تیرا پران جاتا رہے گا جب
یہ کہہ کر شری مہادیو جی انتردھیان ہو گئے تب سُدچھن جگیہ کرانے لگا جبکہ جگیہ اُس کا اُس کی اِگیا انسار پورا ہوا
تب کرتیا نام راچھسی کالے کالے اور بڑے بڑے دانت والی ترشول ہاتھ میں لیئے ڈراؤنی صورت بنائے
ہونٹ چاٹتی ہوئی اگن کنڈ سے نکل کر بولی کہ اے سُدچھن تیرا دُشمن کہاں ہے بتا یہ سُن کر راجکمار نے کہا
کہ میرا دُشمن باسدیو نام دوارکاپُری میں ہے تو ابھی جا کر اُس کو مار ڈال یہ بات سنتے ہی کرتیا اُسی ساعت
چلکر راہ میں شہر اور جنگل کو جلاتی ہوئی دوارکا پہونچی جب وہ اپنے تیج سے دوارکاپُری کو جلانے لگی تب
دوارکا باسیوں نے گھبرا کر بسدیو نندن کے پاس جو چوپڑ کھیل رہے تھے جا کر بنے کیا کہ اے دیت سنگھارن
ایک راچھسی نہ معلوم کہاں سے آکر شہر کو جلاتی ہے اُس کے ہاتھ سے ہمارا پران بچائیے یہ سُن کر شری کرشن
جی بولے کہ تم لوگ مت گھبراؤ ابھی اُس راچھسی کو جو کاشی پُری سے آئی ہے نکالے دیتا ہوں اس طرح دھیرج
دے کر شری کرشن جی نے سُدرشن چکر سے کہا کہ تم کرتیا کو مار کر یہاں سے بھگا دو اور کاشی پُری کو جلا کر چلے آؤ
یہ بات سُن جب سُدرشن چکر نے کروڑ سورج کے برابر اپنا تیج بڑھا کر اُس راچھسی کو کھدیرا تب کرتیا وہاں سے

بھاگی اور اُس نے کاشی میں آکر سُدچھن کو سب براہمنوں سمیت جو جگیہ کراتے تھے مار ڈالا اور اپنے تیج سے کاشی پُری کو جلا دیا اُس وقت سب پرجا دُکھی ہو کر سُدچھن کو گالیاں دینے لگے اور سُدرشن چکر اپنی جوالا مین اگن کا کنڈ میں ٹھنڈھی کر کے دُوارکا پُری کو چلا آیا اور سب حال وہاں کا بیکنٹھ ناتھ سے کہہ دیا۔

دوہا

یہ پرسنگ چت لائے کے کہے سُنے جو کوے	رہے سدا سُکھ چین سے لہے نہیں دُکھ سوے

ادھیائے ۶۷

مارنا بلرام جی کا دُوِد بندر کو

راجہ پریکھشت نے اتنی کتھا سُن کر کہا کہ اے مہاراج کچھ لیلا بلرام جی کی برنن کیجئے شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ بلدیو جی نے جو دُوِد بندر کو مارا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ دُوِد نام بندر سُگریو کا متر کشکندھا پُری میں رہ کر دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتا تھا جب اُس نے بھوما سُر اپنے متر کے مارے جانے کا حال پایا تب اُس کا بدلا لینے کے واسطے بڑے کرودھ سے دوارکا پُری کو چلا جو شہر اور گانوں اُس کو راستے میں ملتے تھے اُن کو اُجاڑتا ہوا اور استریوں سے زبردستی بھوگ کرتا ہوا اور پہاڑ اور درختوں کو اُکھاڑ کر بستی آدک پر پھینکتا ہوا چلا جاتا تھا اور کبھی اپنے منتر اور مایا سے آگ اور پانی اور پتھر برسا کر بہت طرح کا دُکھ دیتا اور کبھی چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو پہاڑ کی کندرا میں چھپا کر بھاری پتھر اُس کے منہ پر رکھ آتا تھا اور کبھی درختوں کو اُکھاڑ کر اُن سے سنساری جیووں کو مار ڈالتا تھا اور کبھی لوگوں کو اُٹھا کر سمدر میں ڈال دیتا تھا اور جہاں ہر بھگت اور رکھ لوگوں کو بیٹھا دیکھتا تھا وہاں مل مُوتر لہو پیپ برسا کر اُن کو ستاتا تھا۔

چوپائی

کاہو نارن کو لے آوے	آن پُرش کے سنگ سواوے
کبھوں دے پتھرات بھاری	دھرے لائے کے دوار سنبھاری

دوہا

کبھوں بیٹھ سمدر میں ڈارے جل جھکجھور	ڈوب جات نہ نیر سوں بہت لوگ چہوں اور

جب وہ اس طرح لوگوں کو دُکھ دیتا ہوا دوارکا پُری پر پہونچا اور چھوٹا روپ بنا کر شیام سندر کے محل پر جا بیٹھا تب اُس کے ڈر سے سب رانیاں مرلی منوہر کی اپنا اپنا دروازہ بند کر کے بھیتر چھپ گئیں اُن دنوں بلرام جی ریوت پہاڑ پر گندھرب اور گندھربوں سے کھیل اور بہار کرنے گئے تھے دُوِد بندر نے یہ حال سُن کر بچار کیا کہ پہلے بلدھر کو مار کر پیچھے سے شری کرشن جی کا پران لونگا ایسا بچار کر اُس نے ریوت پہاڑ پر جا کر دیکھا

کہ بلدیو جی گندھربیوں کے ساتھ مدرا پی کر ایک تالاب میں جل بہار اور گان بدیا کر رہے ہیں دُبد بندر چھوٹا روپ بنا کر ایک درخت پر جو تالاب کے کنارے تھا چڑھ گیا اور کلکاریاں مار کر ایک ڈالی سے دوسری ڈالی پر کودنے اور ٹئی ٹوتر سے گندھربیوں کے کپڑے جو تالاب کے کنارے رکھے تھے خراب کر ڈالے ۔

دوہا

کبھوں شاکھا توڑ کے ڈارت چاروں اور	کبھوں بھوم پر اُتر کے تبد کرت ات گھور

جب اُس بندر نے پتھر مار کر مدرا کا گھڑا جو وہاں رکھا تھا توڑ ڈالا تب استریوں نے پکار کر سب حال اُس کا بلرام جی سے کہا یہ بات سنتے ہی ریوتی رمن نے تالاب سے نکل کر ایک ڈھیلا اُس بندر پر چلایا تب اُس نے ایک درخت کے نیچے آکر سب استریوں کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور جدھر تدھر پھینک دیے یہ حال دیکھتے ہی بلدیو جی نے دوڑ کر اُس بندر کو ہاتھ میں پکڑ لیا تب وہ چھوٹا روپ بنکر ہاتھ سے باہر نکل گیا اور پھر پہاڑ کے برابر روپ دھر کر بلدیو جی سے لڑنے کے واسطے سامنے آیا اور بڑے بڑے پہاڑ اور درخت زمین سے اُکھاڑ کر اُن کو مارنے لگا جب ریوتی رمن بڑے کرودھ سے ہل اور موسل اپنا اُٹھا کر اُس کو مارنے دوڑے تب دُبد نے ایک درخت بہت بڑا جڑ سے اُٹھا کر بلدیو جی پر چلایا تب بلدیو جی نے چوٹ بچا کر ایک موسل اُس بندر کے سر پر ایسا مارا کہ اُس کا سر پھٹ کر اس طرح خون بہنے لگا جس طرح برسات میں گیرو کے پہاڑ سے لال پانی بہتا ہے لیکن اُس بندر نے سر پھٹنے پر بھی دوسرا درخت اُکھاڑ کر بلدیو جی پر مارا تب ریوتی رمن نے اپنا موسل مار کر وہ درخت توڑ ڈالا جب اس طرح لڑتے لڑتے کوئی درخت اور پتھر وہاں نہیں رہا تب دونوں ایسے بیدھڑک ہو کر آپس میں کشتی اور مُکا لڑنے لگے کہ دیکھنے والے ڈر گئے جبکہ بہت دیر تک دُبد بندر نے بلرام جی سے جدھ کر کے چار گھٹے اُن کے مارے تب بلبھدر جی نے استریوں کو اُداس اور گھبرائی ہوئی دیکھ کر دُبد کے گلے کا ہنسوا ایسا دبایا کہ اُس کی ناک اور آنکھ اور کان سے خون بہہ کر وہ مر گیا جب اُس کی لاش گرنے سے زمین کانپنے لگی تب دیوتوں نے بلرام جی پر پھول برسائے اور اُن کی اُستت کرتے ہوئے اپنے اپنے لوک کو چلے گئے ۔

دوہا		
	آنند سے شری دوارکا بلدھر پہونچے آئے	پُرباسی پرپھلت بھئے جیوں نردھن دھن پائے

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرپھت دُبد بندر ترتیا جگ سے کشکندھا میں رہتا تھا بلدیو جی نے مار کر اُس کا اُدھار کیا ۔

ادھیائے ارسٹھ

بواہ ہونا سامب کا لچھنا سے

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرپھت جس طرح سامب بیٹا شری کرشن جی کا راجہ درجودھن کی بیٹی

لچھمنا نام کو ہستنا پور سے بواہ لایا تھا وہ کتھا کہتے ہیں سنو کہ لچھمنا نام راجہ درجودھن کی بیٹی جب بواہنے کے لائق ہوئی تب دُرجودھن نے اُس کا سوئمبر رچکر بہت راجوں کو اپنے یہاں جمع کیا جب شری کرشن جی کا بیٹا سامب بھی ہستنا پور میں گیا تو وہاں کیا دیکھا کہ بہت راجہ لوگ اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے اور ہتھیار لئے راجہ درجودھن کی سبھا میں بیٹھے ہیں اور بہت طرح کا منگلاچار وہاں ہورہا ہے اسی وقت راجہ کی بیٹی بہت سندر اور چندر مکھی رتن جڑت گہنا اور کپڑا پہنے جیمال ہاتھ میں لیے سب راجوں کو دیکھتی ہوئی ہنس روپی چال سے سامب کے پاس پہونچی تب اُس کا روپ دیکھتے ہی سامب نے موہت ہوکر بچار کیا کہ ایشور جانے یہ لڑکی کس کے گلے میں جیمال ڈالدے تو پھر اُس کا ہاتھ آنا مشکل ہوگا اس لیے زبردستی اُس کو رتھ پر بیٹھا کر دوارکا میں لے چلنا چاہیئے ایسا بچارتے ہی سامب نے شرم اور ڈر چھوڑ کر لچھمنا کا ہاتھ پکڑ لیا اور جلدی سے اُس کو رتھ پر بیٹھا کر دوارکا کو چلا یہ حال دیکھ کر سب راجہ جو سوئمبر میں آئے تھے شرمندہ ہو گئے اور دُرجودھن اور دھرتراشٹر آدک کورو شرمندہ ہوکر بڑے کرودھ سے آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو سامب نے ہم لوگوں کا کچھ ڈر نہ مانکر ایسا اندھیر کیا کہ راجہ کی بیٹی کو سوئمبر میں سے زبردستی لے گیا جو ان تلک دھاری راجوں میں سے کوئی ایسا کرتا تو کچھ سندیہ نہ تھا جادو لوگ ہمیشہ سے اپنی بیٹی ہمارے گھرانے میں دیتے آئے ہیں یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ اُن کا بیٹا جو بھالو (جام ونت) کا ناتی ہے ہم لوگوں کے سامنے راج دُلاری کو اُٹھالے جاوے یہ بدنامی ہماری کبھی نہ چھوٹے گی اور ہماری جان میں شری کرشن جی اپنے بیٹے کا قصور سمجھ کر اُس کی سہائتا نہیں کریں گے اور جو دھرم کی راہ سے لڑنے بھی آئے تو اس طرح ہار جائیں گے جس طرح کامی آدمی روگ پیدا ہونے سے جلدی مرجاتا ہے جبکہ ہم لوگ لڑتے وقت شیام سندر کو پکڑ لیں گے تب دوسرے جدبنشی ہم لوگوں کا کیا کر سکتے ہیں یہ سُن کر کرن بولا کہ جدبنشیوں کا ہمیشہ سے یہ چلن ہے کہ دوسری جگہ اچھے کام میں جاکر بگھن کرتے ہیں۔

چوپائی

ذات ہیں اہیں یہ بڑھے		راج پاے ماتھے پر چڑھے	

جب دھرتراشٹر نے یہ بات سُن کر بڑے کرودھ سے دُرجودھن کو سامب کے پکڑ لانے کے واسطے کہا تب وہ کرن اور بکرن اور شل اور بھور شروا اور جگیہ کیتُ مہا شور بیروں کو فوج سمیت ساتھ لے کر چڑھ دوڑا اور آپس میں کہنے لگا کہ دیکھو وہ کیسا بلی ہے جو ہمیں جیت کر راج کنیا لے جائے گا جبکہ دُرجودھن آدک نے اپنا اپنا رتھ دوڑا کر سامب کو چاروں طرف سے گھیر لیا تب سامب اپنا رتھ کھڑا کر کے دھنکھ بان لے کر دُرجودھن اور کرن سے بولا کہ تم لوگ میری ماتا کے کل کے مجھ کو ذات ہین مت سمجھو میں شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے بیج سے پیدا ہوا ہوں اس لئے لڑائی میں تم سے نہیں ہاروں گا بہا ہو تم لوگ اکیلے مجھ سے لڑو چاہے سب کوئی ملکر لڑو۔

دوہا

جدپ تمہرو تیج بل پرگٹ بھیو جگ ماںہہ ۔ تدپ ہم کو یا سمے پکڑ سکو گے ناںہہ

یہ بات سنتے ہی کرن نے سامب کے سامنے جاکر کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تو جلد ہم سے نہیں ہارے گا لیکن ہم لوگوں سے جیت کر تجھ کو دوار کا جانا مشکل ہے ہوشیار رہ ہم تجھے بان مارتے ہیں جبکہ ایسا کہکر کرن سامب پر بان چلانے لگا تب سامب نے اُس کا وار بچا کر اپنے بانئوں سے چاروں گھوڑے اور سارتھی کرن کے رتھ کے مار ڈالے اور دنل دنل بان درجودھن آدک سینا پتیوں کے مارے وہ لوگ اپنی بدیا سے اُس کا بان بچا کر سامب کی بڑائی کرنے لگے جب دُرجودھن آدک نے دیکھا کہ سامب اکیلی اکیلا ہم لوگوں سے نہیں مارا جائے گا تب چھیو شور بیر ایک سامب پر اپنے اپنے ہتھیار چلانے لگے اُس وقت سامب نے شری کرشن جی کے چرنوں کا دھیان دھر کر ایسے بان چلائے کہ چھیو سارتھی کو گھبرا دیا اور اُن کے گھوڑے سارتھی سمیت مار ڈالے جب درجودھن آدک نے اپنا یہ حال دیکھا تب چھیو مہارتھیوں نے ایک ہی مرتبہ ادھرم کی راہ سے بان مار کر ایک نے چاروں گھوڑے دوسرے نے سامب کے سارتھی کو مار ڈالا تیسرے نے دھنکھ کاٹ کر چوتھے نے دُھوجا رتھ پر سے گرا دی جبکہ سارتھی اور گھوڑوں کے مارے جانے سے سامب رتھ پر سے کود کر پیدل لڑنے لگے تب کرن نے بھونچکر سامب کو پکڑ لیا اور اپنے رتھ پر بیٹھا کر ہستناپور کو لے آیا تب دُرجودھن نے سامب کو اپنی سبھا میں کھڑا کر کے کہا کہ اے جادو تیرا پراکرم کیا ہوا جس گھمنڈ سے تو راج کنیا کو زبردستی اُٹھائے گیا تھا جب یہ سُن کر سامب شرم سے چپ ہو رہے تب بھیشم پتامہ نے دُرجودھن سے کہا کہ اس کا بواہ لچھمنا سے کر کے بدا کر دینا چاہیئے جب دُرجودھن نے بھیشم پتامہ کا کہنا نہ مانکر سامب کو قید کیا تب نارد مُنی نے ہستناپور میں آکر دُرجودھن اور کرن آدک سے کہا کہ سامب دوارکا ناتھ کے بیٹے سے تو چوک ہوئی تھی لیکن تم لوگوں کو اُسے قید کرنا اُچت نہ تھا اُس کا حال سُن کر بلرام جی یہاں آویں گے تم لوگ اپنا اپنا بل اُن کے سامنے پرگٹ کرنا جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا لیکن سامب کو کسی بات کا دُکھ نہ دینا نارد مُنی کے کہنے پر بھی دُرجودھن نے سامب کو نہیں چھوڑا تب نارد جی دوارکا میں گئے اور سامب کا حال کہکر راجہ اُگرسین سے بولے کہ دُرجودھن کورو سامب کو اپنے یہاں قید رکھ کر بہت دُکھ دیتا ہے جلدی جاکر اس کی خبر لو نہیں تو سامب کا پران بچنا کٹھن ہے

چوپائی

گرپ بھیو کورو کو بھاری ۔ لاج سکوچ نہ کرے تمہاری
بالک کو اُن باندھیو ایسے ۔ شترن کو باندھے کوئی جیسے

یہ بات سنتے ہی راجہ اُگرسین نے شیام سندر اور جدبنسیوں کو بُلا کر کہا کہ تم لوگ ابھی میری فوج لے کر ہستناپور کے اوپر چڑھ جاؤ اور کوروؤں کو مار کر سامب کو چھڑا لاؤ جبکہ راجہ اُگرسین کی آگیا سے شیام سندر سینا

سمیت ہستنا پور جانے کو تیار ہوئے تب بلرام جی نے جو دُرجودھن کے ساتھ مترتا رکھتے تھے مُرلی منوہر سے
بنے کیا کہ اے مہا پربھو کورو ہمارے پُرانے سمبندھی ہیں تھوڑی بات کے واسطے فوج لے جاکر اُن سے
برودھ کرنا نہ چاہیئے مجھ کو حکم دیجئے تو میں جاکر سبھ میں سانب کو چھڑا لاؤں جو وہ لوگ بغیر سمجھانے سے نہ مانینگے
تو میں اکیلا اُن کو ڈنڈ دینے بھر کو بہت ہوں جب شری کرشن جی نے یہ بات مانکر بلدیو جی کو جانے کی اگیا دی
تب بلدیو جی اودھو اور اکرور آدک کئی جدبنشیوں اور براہمن اور گیانیوں کو اپنے ساتھ لے کر دوارکا سے
چلے کچھ دن بعد ہستنا پور کے پاس پہونچ کر ایک باغ میں ڈیرا کیا اور اپنے آنے کا حال اکرور کی زبانی دُرجودھن
آدک سے کہلا بھیجا جب اکرور جی نے راجہ دھرتراشٹر کی سبھا میں جاکر بلبھدر جی کے آنے کا حال کہا تب
درجودھن جو بلرام جی کا چیلا تھا بڑی خوشی سے بھیشم پتامہ اور درونا چارج اور دھرتراشٹر آدک کو ساتھ
لے کر اپنے مندر پر لانے کے واسطے باغ میں گیا اور ریوتی رمن کے چرنوں پر گر کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو
جس طرح آپنے دیال ہو کر درشن دیا اُسی طرح آنے کا کارن کہہ کر اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیجئے یہ
سُن کر بلداؤ جی بولے کہ میں راجہ اُگرسین کا سندیسا کہنے یہاں آیا ہوں سُنو کہ جب سانب کے قید کرنے کا
حال دوارکا پُری میں پہونچا تب مہاراج اُگرسین کے حکم سے شری کرشن بیکنٹھ ناتھ نے فوج سمیت تمھارے
اوپر چڑھائی کی تیاری کی میں نے یہ حال سُن کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاراج کورو لوگ ہمارے
پُرانے سمبندھی ہیں اس لیئے اُن سے ابھی لڑنے کے واسطے جانا مناسب نہیں ہے میں اکیلا جاکر سانب کو
چھڑائے لاتا ہوں اے دُرجودھن اور دھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ مہاراجہ اُگرسین نے تم لوگوں کو یہ سندیسا
بھیجا ہے کہ جس بالک کو چھ مہا رتھیوں نے ملکر ادھرم کی راہ سے پکڑ لیا جبکہ اُس اکیلے کنور نے چھئوں
آدمیوں کو لڑائی میں گھبرا دیا تب تم نے یہ سمجھا کہ اُس کے سب گھر والے ہو نگے تو ہمارا کیا حال کریں گے
اے دھرتراشٹر جدپ اس بالک اگیان سے یہ اپرادھ ہوا کہ راج کنیا کو سوئمبر میں سے اُٹھا لے گیا
لیکن تم لوگوں کو سمبندھی ہو کر اُسے قید کرنا اُچت نہ تھا لڑکیوں کو اپنی ناتے داری میں دینا چاہیئے
اس سے کیا اچھا ہے کہ پُرانے سمبندھیوں کو دیجائے اب تم کو یہی اُچت ہے کہ سانب کو قید سے
چھوڑ کر لچھمنا کا بواہ اُس کے ساتھ کر دو۔

دوہا

تدپ تم پُرکھا ہتے کرتے نہیں اُپادھ	جدپ اُس اگیان نے کینو کاج اسادھ

یہ بات بلرام جی کی سنتے ہی دُرجودھن سب کوروں کی صلاح سے کرودھ کر کے بولا کہ اے بلرام جی
آپ چُپ رہیئے بہت بڑائی اُگرسین کی نہ کیجئے ہم لوگوں سے یہ نہیں سُنا جاتا ابھی چار دن کی بات ہے
اُگرسین کو سنسار میں کوئی نہیں جانتا تھا جب سے اُس نے ہمارے ساتھ ناتے داری کی تب سے
بدوی اُس کی بڑھی دیکھو اُگرسین نے ہمارے آدھین ہونے پر بھی ابھمان سے اس طرح کا سندیسا

ہم سے کہلا بھیجا جس طرح کوئی راجہ اپنے پرجا پر حکم کرے بڑا آشچرج ہے کہ پاؤں کی جوتی سر پر چڑھے
جدبنشیوں کو ہم نے چنور اور چھتر دے کر راجہ بنایا تھا اُن کو ایسی بات کہتے ہوئے شرم نہیں آتی دوارکا
کاراج پاکر پچھلی بات اپنی بھول گئے کہ متھرا میں گوال اور اہیروں کے ساتھ رہتے تھے جب ہم نے
اُن کو اپنے ساتھ کھلا کر راجگدی دلوائی تب اُن کی گنتی راجوں میں ہوئی جیسی بھلائی ہم نے اُن سے
کی ویسا پھل پایا کسی دوسرے کے ساتھ ایسا کرتے تو جنم بھر ہمارا احسان مانتا بڑے شرم کی بات ہے
کہ جادو لوگ ہمیشہ ہمارے آدھین رہ کر اب ہماری بیٹی بواہنا چاہتے ہیں۔

دوہا

تنکو یہ پدوی بھئی ہموں کرت بواہ		کالھ پرون مانگت ہتے آج بھئے ہیں ساہ	

آکاش سے پانی کی جگہ پتھر نہیں برس سکتا یہ سب ہماری ناتے داری کرنے کا کارن ہے جو دوسرے
راجہ ہمارے نام پر اُن کا آدر کرتے ہیں نہیں تو اُن کو کون پوچھتا تھا بے شرمی اور ڈھٹھائی سامب کی دیکھو
کہ جب لے سوئمبر میں سے میری بیٹی لے جانے کی اچھا کی ہم کو اُچت تھا کہ سامب کو مار ڈالتے جس میں
کوئی ایسا نہ کرتا ناتے داری ہونے سے ایسا نہیں کیا اسی واسطے بلدیوجی سفارش کرنے کو یہاں آئے
آج راجہ اندر بھی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو ہمارے اور بھیشم پتامہ اور درونا چارج کے سامنے آکر لڑ سکے
جبکہ کال جمن اور جراسندھ کے گھیر لینے سے متھرا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے تب یہ سب گھمنڈ اور بل اُن کا کہاں گیا تھا
کہ جو آج ہمارے اوپر حکم چلاتے ہیں یہ سب دوش بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر ہمارے پُرکھوں کا ہے جنہوں نے
جدبنشیوں کا سنمان کرکے اتنا ڈھیٹھ کیا نہیں تو ایسا کیوں کہلا بھیجتے دُرجودھن یہ کٹھور بچن راجہ اُگرسین کو
کہہ کر سبھا سے اُٹھ گیا۔

دوہا

تب جانیو بلرام جی نشچے کر من ماہ		سو دھی باتیں کُشل جن کبھوں سمجھت ناہ	

ایسا بچارتے ہی بلداؤجی ہنس کر اودھو آدک اپنے ساتھیوں سے بولے کہ دیکھو کوروں کو اپنے
راج کا اتنا ابھمان ہوا جو ہم لوگوں کو پاؤں کی جوتی جان کر اپنے کو سر سمجھتے ہیں جبکہ شری کرشن بیکنٹھ ناتھ
برہما اور مہادیو آدک دیوتوں کے مالک ہو کر راجہ اُگرسین کو ڈنڈوت کرتے ہیں تب اُن کے مہاراج ہونے
میں کیا سندیہ ہے آج شری کرشن ترلوکی ناتھ کی دیا سے اندر آدک دیوتوں کو یہ سامرتھ نہیں ہے جو راجہ
اُگرسین کو بُری بات کہہ سکیں تنکو دُرجودھن نے میرے سامنے ایسی بات کہی تو میرا نام بلداؤ کر ابھی شہر سمیت
اُن لوگوں کو جمنا جل میں ڈبو کر ناش کرواؤں نہیں آج سے اپنا نام بلرام نہ رکھوں ریوتی رمن نے یہ بات اپنے
ساتھیوں سے کہہ کر کرودھ میں بھرے ہوئے بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر سے کہا کہ دُرجودھن اگیان کو یہاں
بُلاؤ تو اپنی بات کا جواب ہم سے سُننے میں لے جانا کہ اب ناتے داری کی محبت چھوڑ کر لڑائی کرنا پڑے گی

جب بھیشم پتامہ کے بلا بھیجنے سے دُرجودھن پھر سبھا میں آ بیٹھا تب بلرام جی نے کہا کہ اے دُرجودھن گیانی اور اگیانی آدمی اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ گیانی لوگ سب بات کا خیر بچار کر وہ کام کرتے ہیں جس میں شرمندہ ہونا نہ پڑے اور اگیانی لوگ بے سمجھے کام کر کے پیچھے اپنے دنڈ کو پہونچتے ہیں ۔

	دوہا	
گیانی جو کارج کرت سمجھ نیت من مانہہ	کارن بن سمجھے کرتے تاہ گیان کچھ نانہہ	

نیا گھوڑا جب تک سوار کے ہاتھ کا کوڑا نہیں کھاتا تب تک کبھی نہیں چلتا تم نے ابھمان بھری باتیں کہہ کر یہ بچار نہیں کیا کہ میں کیسی بات کہتا ہوں یہ سب باتیں تم کو کہنا اُچت نہ تھا کس واسطے کہ میں نے بات تم سے پریم اور پریت بھری ہوئی کہی تھی اُس کا جواب تم سے ایسا دیا جیسے کوئی سیوک کو بھی نہیں کہتا میں نہیں چاہتا تھا کہ میرے اور تمھارے لڑائی ہو پر تم نے دُربچن کہہ کر کرودھ دلایا اور بھلمنسی کا میرا کہنا تم کو اچھا نہ معلوم ہوا اس لئے تم اپنے کئے کا ڈنڈ پا کر شرمندہ ہو گے تم نے یہ نہ سمجھا کہ اپنی تعریف اور دوسرے کی بُرائی کرنا اچھا نہیں ہوتا تجھے اپنی بیٹی کرشن جی کے بیٹے کو دینے سے شرم معلوم ہوتی ہے تو اُن بکنٹھ ناتھ کی پدوی نہیں جانتا جن کے چرنوں کی دھور اندر آدک دیوتا اپنے سر پر چڑھانے سے اپنی بڑائی سمجھتے تھے ۔

	دوہا	
جن کا دھیان دھریں سدا شو برہم جیت لائے	چرن کمل سیوت رہیں شری کملا سکھ پائے	

اے دُرجودھن تو یہ بتلا کہ یہ پدوی تیرے کُل میں کس کو ملی ہے جو تو نے ابھمان بھری باتیں کہیں ایسا کہہ کر بلدیو جی نے کرودھ کر کے اپنا ہل زمین میں گاڑ دیا اور ہستناپور کو زمین سمیت ہل سے اُٹھا کر جیسے جمنا جل میں ڈبونا چاہا ویسے ایک کونا زمین کا اُٹھا ہوا دیکھ کر بھیشم پتامہ اور دھرتراشٹر اور براہمن اور رکھیشور آدک جو اُس سبھا میں بیٹھے تھے کھڑے ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر شری بلدیو جی سے بنے کر کے بولے کہ اے دنیا ناتھ آپ ایشور روپ دھرم کے بڑھانے والے ہو کر اپنا کرودھ چھما کیجئے اور دُرجودھن اگیانی ایک آدمی کے دُربچن کہنے پر ہستناپور کو ڈبو کر بنا اپرادھ کروڑوں جیوؤں کا پران نہ لیجئے آج سے ہم لوگ ہمیشہ راجہ اُگرسین کا حکم مانیں گے ۔

دوہا	اُن سب نے بہہ بھانت سے منتی کرے سُنائے	دیاونت بلرام جی دینھی رس بسرائے

جب بلدیو جی نے بھیشم پتامہ آدک کے بنے کرنے سے کرودھ اپنا چھما کر کے اپنا ہل جو ہستناپور اُلٹنے کے واسطے زمین میں دھنسایا تھا نکال لیا تب دُرجودھن نے بہت اچھا گہنا او کپڑا سب کو پہنا کر اپنی بیٹی سمیت بلرام جی کے پاس لے آیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا ۔

	چوپائی	
تم ہو الکھ شیش اوتارا	دھرت شیش دھرنی کو بھارا	

	ہم اسادھات ہیں اگیانی اتنو ڈھونڈ جو ہم کو دینھا	تمہری گت اگادھ نہیں جانی سو تم بہت انگرہ کینھا

دوہا

اپنی شکت جنائے کے کینھو ہمیں سناتھ	ہم داسن کے داس ہیں تم ناتھن کے ناتھ

اسی طرح درجودھن نے بہت استت کرکے منگلا چار منایا اور بدھ پور بک لچھمنا کا بواہ سامب کے ساتھ کردیا اور بارہ ہزار ہاتھی اور دس ہزار گھوڑے اور چھ ہزار جڑاؤ رتھ اور ہزار داسی بہت گہنے اور کپڑے سمیت اور بہت اسباب جہیز میں دے کر جب دولھا اور دلھن کو بدا کیا تب بلرام جی سامب کو لچھمنا سمیت اپنے ساتھ لے کر خوشی سے دوارکا میں پہونچے اور سب حال وہاں کا راجہ اگرسین اور شری کرشن جی سے کہدیا اور کوروؤں کے غرور ٹوٹنے کا حال سن کر سب خوش ہوئے اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت تم دیکھ لو کہ ابھی تک ہستنا پور دکھن طرف اونچا اور اتر طرف نیچا دکھلائی دیتا ہے ۔

ادھیائے انہتر ۶۹

سندیہ کرنا نارد من کا شری کرشن جی کے سب محلوں میں رہنے کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت ایک دن نارد من نے امراوتی میں کیا دیکھا کہ راجہ اندر کی دونوں استریاں آپس میں جھگڑا کر رہی ہیں تب انھوں نے بچار کیا کہ دو سوت ہونے میں تو یہ حال ہے اور شری کرشن جی کے سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں ہیں ان میں کس طرح بنتی ہوگی نہ معلوم شری کرشن جی ان سے ایک ہی مرتبہ بولتے ہیں یا باری باندھ کر ان کے پاس جاتے ہیں یہ حال دیکھنا چاہیئے ایسا بچار کر نارد جی دوارکا میں گئے تو کیا دیکھا کہ وہاں اچھے اچھے باغ اور اچھے اچھے پھول اور پھل لگے ہو کر ان میں بہت پنچھی بول رہے ہیں اور بے انتہا تالاب اور باولیوں میں کمل پھولے ہو کر اُنپر بھوروں کا گونجنا بہت شوبھا دے رہا ہے اور سونے کے قلعہ کے چاروں طرف سمدر لہریں مار رہا ہے اور مالی لوگ میٹھے میٹھے سُروں سے گاتے ہوئے کیاریاں سینچ رہے ہیں اور پنگھٹ پر جھنڈ کی جھنڈ بہت استریاں اچھا اچھا کپڑا پہنے دکھلائی دیں جب نارد من یہ شوبھا دیکھتے ہوئے شہر میں گئے تو کیا دیکھا کہ محل اور مکان سب رتن جٹت بنے ہیں اور انپر بہت طرح کی کلسیاں لگی ہوئی ہیں ۔

دوہا

تن میں مندر مدھ کی شوبھا کہی نہ جائے	مانو رتن جڑاؤ میں مانک دھریو بنائے

اور سب دوکان اور سڑک اس شہر کی اچھی ہو کر گھر گھر ہر جرچا اور کتھا ہو رہی ہے اور جدھنشی لوگ

بہت جگہ راجہ اندر کی طرح آپس میں بیٹھے ہوئے شیام سندر کا جس گاتے ہیں اور سب چھوٹے بڑوں کے دروازوں پر عنبر اور ارگجا جلنے کی خوشبو اُڑ رہی ہے اور دوارکا باسی اپنے اپنے گھر ہوم اور جگیہ آدک اچھا اچھا کرم کرکے اچھے اچھے پدارتھ بڑے پریم سے براہمنوں کو کھلا رہے ہیں جب نارُومن یہ آنند دیکھتے ہوئے رُکمنی جی کے محل میں گئے تو وہاں ایسا رتن جٹت استھان دیکھا کہ جس کے سامنے آنکھ نہیں ٹھہر سکتی تھی اور اُس محل میں تانش کی دھوجا لگی ہو کر چھجوں پر کبوتر آدک پنچھیوں کا روپ ایسا بنا ہوا تھا جن کے پاس جنگلی پنچھی آکر بیٹھتے تھے اور ارگجا اور عنبر کے دھوئیں کو مُور لوگ بادل سمجھ کر بڑی خوشی سے ناچتے تھے اور موتیوں کی جھالر دروازوں پر لٹکائی ہو کر پارجاتک پھُول کی خوشبو چاروں طرف اُڑتی تھی ۔

چوپائی

سُندر بالک کھیلت ڈولیں		مدُھر منوہر بانی بولیں
روپ ونت داسی من ہریں		نج سوامی کی سیوا کریں

دوہا

یہ شوبھا رکھ دیکھ کے بھول گئے سب گیان		داسی اور ٹھکرائنین نہیں سکے پہچان

نارُومن نے وہاں دیکھا کہ شری کرشن مہاراج جڑاؤ مکٹ پہنے پتامبر باندھے ریشمی اُپرنا اوڑھے گھونگھروالی زُلفیں چھوڑے ماتھے پر کیسر کا تلک دیے جڑاؤ کنڈل کانوں میں ڈالے بنمالا اور بیجنتی مالا اور موتیوں کی مالا پہنے نٹوَر روپ بنائے اُتّم سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے ہنستے ہیں اور ہزاروں داسیوں کے رہنے پر بھی رکمنی جی آپ کھڑی ہوئی پنکھا ہلکتی ہیں جیسے ہی شری کرشن مہاراج نے نارُومن کو آتے ہوئے دیکھا ویسے اُٹھ کر ڈنڈوت کرکے جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور اپنے ہاتھ سے چرن اُن کے دھوکر چرنودک لے کر بدھ کے ساتھ اُن کی پوجا کی اور ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مُن ناتھ آپنے دیال ہو کر مجھ کو درشن دیا نہیں تو ہم سنساری لوگوں کو آپ کا درشن ملنا دُرلبھ ہے ہم کیا آپ کی سیوا کریں جس میں ہمارا بھلا ہو

چوپائی

جا گھر چرن سادھ کے جاویں		وہ نر سکھ سمپت سب پاویں

یہ بچن سُن کر نارُومن نے بنے کیا کہ اے آوپرش بھگوان میں آپ کا درشن کرنے آیا ہوں بنا آپ کی دیا اور کرپا کے سنساری لوگ بھو ساگر پار نہیں اُتر سکتے گنگا جی آپ کے چرنوں کا دھوون ہو کر سب جیوؤں کو سکھ دیتی ہیں میں کنگال براہمن کس گنتی میں ہوں جو آپ کی اُستت کر سکوں مجھ پر دیا کر کے ایسا بردان دیجئے جس میں آپ کا سمرن اور دھیان مجھ سے نہ چھوٹے ۔

چوپائی

میں سیوک تم سب کے راجا		مونھہ پر نام کیو کہہ کا جا

جگ میں لیو منُج اوتارا	پاتے کرت لوک بیوہارا
ناتو تم چرنن کی رینا	شیو برنچ چاہیں دن رینا
میں اُن کی پدوی کہاں پاؤں	داسن میں اک واس کہاؤں
تمھرو نام جپے جن سوئی	جا پر کرپا تمھاری ہوئی
یہ تمھرے سن میں جن آوے	ناروہم سے پاؤں دھواوے
جیسے پُترات کو بھاوے	دھوے گات پنچ کنٹھ لگاوے
یاہی بدھ ہم پُتر تمھارے	کرپاونت تم تات ہمارے
جا پر کرپا تمھاری ہوئی	اندھ کوپ سے نکرے سوئی

دوہا

بھگتن کے دُکھ ہرن کو دھرن اُتارن بھار	لینھو تم اوتار ہے ماکھن پربھ کرتا ر

جب اِس طرح اُستت کر کے نارُد مُن وہاں سے بدا ہو کر ست بھاما کے گھر گئے تو دیکھا کہ اودھو جی وہار شری کرشن جی سے چوپڑ کھیل رہے ہیں ۔

چوپائی

رکھ کو دیکھ اُٹھے گھنشیاما	واہی بھانت کری پرناما
کہیو دھن ہیں بھاگ ہمارے	جو تم سے رکھ راج پدھارے
کرپا کرو دُج راج گسائیں	کچھک دُوس بلو یہ ٹھائیں

یہ بات سنتے ہی نارُد مُن وہاں سے بھی شیام سُندر کو آشیرباد دے کر جاموتی کے گھر گئے شری کرشن جی کو بدن میں اُبٹن اور پھلیل لگواتے دیکھ کر بنا بھینٹ کئے پھر آئے کس واسطے کہ شاستر میں تیل لگاتے وقت ڈنڈوت کرنا اور آشیرباد دینا منع ہے پھر نارد جی کالندی کے محل میں گئے وہاں شیام سندر کو پلنگ پر سوتے دیکھا جب کالندی نے نارد مُن کو دیکھتے ہی شری کرشن جی کا چرن دبا کر جگا دیا تب تربھون پت ڈنڈوت کر کے بولے کہ اے مُن ناتھ تیرتھ روپی سادھوؤں کے چرن آنے سے سنساری جیوؤں کا گھر پوتر ہو جاتا ہے آپنے دیا کر کے اپنے درشن سے مجھ کو کرتارتھ کیا جب نارُد جی وہاں سے آشیرباد دے کر متربندا کے گھر گئے تب کیا دیکھا کہ شری کرشن جی براہمنوں کو بھوجن کراتے ہیں نارُد مُن کو دیکھتے ہی ہاتھ جوڑ بولے کہ اے دُج راج آپنے بڑی دیا کی جو اس وقت آئے آپ بھی بھوجن کر کے اپنی جوٹھن دیجئے تو اُسے کھا کر پوتر ہو جاؤں نارُد مُن نے کہا کہ اے مہا پربھو آپ براہمنوں کو کھلائیے میں پھر آ کر پرساد پاؤں گا یہ کہہ کر نارُد مُن سیتا کے محل میں گئے تو کیا دیکھا کہ برندابن بہاری بھگت ہتکاری آنند پوربک بہار کر رہے ہیں یہ تماشا دیکھتے ہی وہاں سے اُلٹے پاؤں بھدرا کے محل میں آئے تو دوارکا ناتھ کو بھوجن کرتے پایا

وہاں سے نچھنا کے گھر جا کر بیکنٹھ ناتھ کو اسنان کرتے دیکھا اسی طرح نارد من بہت محلوں میں گئے شری کرشن جی کی پریچھا لینے کے واسطے تو اُن کو کہیں پوجا اور دھیان کرتے اور کہیں جگیہ اور ہوم کرتے اور کہیں استریوں کے ساتھ پھول پر سا کر کھیلتے اور کسی جگہ تالاب آدک میں استریوں کے ساتھ نہاتے اور کہیں گھوڑے اور رتھ پر سوار اور کسی محل میں کتھا اور پران سنتے اور کہیں گئو براہمن کو دان دیتے اور کسی جگہ ہاتھیوں کی لڑائی دیکھتے اور کہیں روپیہ وغیرہ گنواتے اور کسی محل میں سنتان کے بیاہ کی چرچا کرتے اور کہیں بلرام جی کے پاس بیٹھے ہوئے ادھرمیوں کے مارنے کی صلاح کرتے اور کسی جگہ باؤلی اور تالاب کھودنے کے واسطے روپیہ دیتے اور کسی جگہ بسدیو جی اور دیوکی جی کے پاس بیٹھے ہوئے بھوجن کرنے کے واسطے اگیا پوچھتے اور کہیں لڑکیوں کو سسرال کو بدا کرتے اور کسی محل میں بھاٹوں کے کبت سنتے اور کہیں شکار کھیلنے کے واسطے جاتے دیکھا۔

چوپائی

کہوں نار کو کوتک دیکھیں	کہوں نار سوں کھیلت سیکھیں
کہوں نار سوں کرت ٹھٹھولی	بولت ببدھ بھانت کی بولی
کہوں نارن میں کلمہ کراویں	کہوں اگنی نار مناویں

دوہا

کہوں پتر کو بیاہ کے لائے بہو سمیت	تہاں کرت اتسو بہت لوگن کو دھن دیت
یا بدھ جس جس محل میں نارد پہونچے جاے	پر یاست دیکھے تہاں ماھن پربھ جدوراے

چوپائی

نارد کے سنشے من ماہیں	شیام بنا کو دوگرہ ناہیں

چوپائی

جس گھر جاؤں تہاں بہاری	ایسی پربھ لیلا بستاری

نارد جی نے یہ مہا شیام سندر کی دیکھتے ہی لجت ہو کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو تربھون پت نے میرا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور میں نے اپنے اگیان سے اُن کی پریچھا لینے کی اچھا کی مجھ سے بڑا اپرادھ ہوا جب ایسا بچار کر نارد من جی ڈر سے کانپنے لگے تب شری کرشن جی انترجامی ہنس کر بولے کہ اے من ناتھ آج تمہارا کیا حال ہے جیسے یہ بات نارد جی نے سُنی ویسے کرشن بھگوان کے چرنوں پر گر پڑے اور ہاتھ جوڑ بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ میں اپنی اگیانتا سے آپ کی پریچھا لینا چاہتا تھا سو لجت ہو کر اُس کا پھل پایا اب مجھ دین پر دیال ہو کر میرا اپرادھ چھما کیجئے۔

چوپائی	میں مُرکھ بھٹکت جدناتھا	گاؤں سدا نام گن گاتھا

تمھری مایا سب جگ جانی	تہہ سوں میری مت بھرمانی
تمھرو نام جپے جو کوئی	پرم دھام پاوت ہے سوئی
کرپا کرو میرو بھرم ٹارو	بھوساگر سے پار اُتارو

یہ اُستت سُن کر بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے مُن ناتھ کچھ سندیہہ اپنے مَن میں نہ لا کر میری مایا کو بہت بلوان سمجھو جب وہ مایا سب جگت کو موہ کر مجھے بھی نہیں چھوڑتی تو دوسرے کی کیا سامرتھ ہے جو سنسار میں پیدا ہو کر اُس کے بس نہو اے نارد مُن میرے بھید اور کاموں کو پہونچنا بہت کٹھن ہے اور کوئی جگہ مجھ سے خالی نہیں رہتی سب جیوؤں کو پیدا اور پالن کرنے والا اور چاروں برن اور آشرم کا دھرم رکھنے والا میں ہوں اور سگن اوتار لینا میرا کیول اس واسطے ہے کہ جس میں سنساری جیو مجھ کو اچھا کرتے دیکھ کر اسی طرح آپ بھی اچھا کرم کیا کریں اور تم میرے بھید اور کاموں کی پرچھا نہ کر کے ہر بھجن کیا کرو ۔

دوہا

کہ کارن بھرم میں پڑیو کرو اپنو کاج	لوگن کے پاتک ہرو درشن سے مہراج

یہ سُنتے ہی نارد مُن کرشن بھگوان سے اپنا اپرادھ چھما کرا کے بولے کہ اے مہا پربھو آپ دیال ہو کر ایسا بردان مجھے دیجئے جس میں آپ کے چرنوں کی بھگت ہمیشہ بنی رہ کر سنساری مایا میرے اوپر نہ بیاپے جب بیکنٹھ ناتھ نے نارد مُن کو اچھا پوریک بردان دے کر بدا کیا تب وہ ڈنڈوت کر کے بین بجاتے ہر گُن گاتے ہوئے ست بھاما کے پاس جا کر بولے کہ اے پرتھوی کا اوتار شری کرشن مہاراج رُکمنی کو تم سے زیادہ پیار کرتے ہیں اس لیئے شیام سندر کو مجھے دان دے کر مول لے لو تو وہ تمھارے آدھین رہیں گے یہ بات سنتے ہی ست بھاما نے پران ناتھ سے آگیا لے کر اُن کو پارجاتک سمیت نارد مُن کو سنکلپ کر دیا جب نارد مُن شیام سندر کو اپنے ساتھ لے چلے تب ست بھاما اُن کے برابر سونا دینے لگی نارد جی نے سونے کے بدلے تلسی دل لے کر شیام سندر کو پھیر دیا اور آپ آنند سے برہم لوک کو چلے گئے اور شری کرشن چند آنند کند اُس دن سے ست بھاما سے بڑی پریت کرنے لگے ۔

چوپائی

شری بھگوان مہا سکھ کاری	رہیں سدا جیسے گرہ چاری
سکل پُتر دارا سب ٹھائیں	اور کٹمب کہاں لگ گائیں
اچھا کر سب کو دکھ ہریں	اچھا اُن کی پوری کریں
کرشن ناریاں مَن میں جانیں	ہو سوں بہت پریت ہرماتیں
یہ لیلا آدو بھگت سکھدائی	جو جن کہے سُنے چیت لائی

دوہا		
	لہے مہا سکھ سمپدا دکھ پاوے کچھ ناہہ	نرمل جس پرگٹے سدا رہے بنش جگ ماہہ

ادھیائے ۷۰

کتھا شری کرشن جی کی کہ کس وقت کون کام کرتے تھے

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت شری کرشن جی مہاراج سنساری جیوں کو راہ دکھلانے کے واسطے جس وقت جو کام کرتے تھے اُس کا حال کہتا ہوں سُنو کہ جب دو گھڑی رات رہے پنچھی بولنے لگتے تھے اُس وقت بسدیو نندن سب محلوں سے اُٹھ کر دسا پھرنے اور داتون کرنے اور اسنان کرنے کے پیچھے سنساری لوگوں کی طرح اپنی آتما کا دھیان کرتے تھے۔

دوہا

جبے اُٹھیں ہر پیچ تے ہونہ نکل سب نار ۔ پنچھن دوش بچار کے دنہیہ سبے مل گار

جب سورج نکلنے کے پیچھے بسدیو نندن سب محلوں میں جا کر جڑاؤ چوکی پر بیٹھتے تھے اور اُن کے بدن میں سب استریاں پھلیل اور اُبٹن مل کر گرم پانی سے نہلاتی تھیں تب وہ تلسی چورا کے پاس بیٹھ کر سندھیا اور ترپن کر کے گایتری جپتے تھے جب چار گھڑی دن چڑھتا تھا تب ہر روز ایک ایک محل میں چودہ چودہ گئو دودھ دینے والی براہمنوں کو بدھ پوربک دان دے کر اور اُن کا آشیرباد لے کر بھوجن کرتے تھے۔

دوہا

کھان پان بھوگن بس بیدھ سگندھ منگائے ۔ پہلے بپرن ارپ کے آپ لیت جدرائے
جدپ شری بھگوان کو کرم لگے کچھ ناہیہ ۔ تدپ کرم کیو جہین جنم لیو جگ ماہیہ

جب شیام سندر بہت روپوں سے ایک روپ ہو کر اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہن کر دروازے پر آتے اور بندی گنوں سے اُستت سُن کر اُن کو سنمان پوربک بدا کرتے تھے تب دارُک رتھوان دروازے پر جڑاؤ رتھ لے جا کر کھڑا کر دیتا تھا۔

دوہا

دو س پاسے ہر کھین سے بتے جھکاویں ماتھ ۔ کر پا در شٹ تن پر کریں تا کھن پربھو جُناتھ

جب دوارکا ناتھ اُس رتھ پر بیٹھ کر اودھو سمیت گھومنے جاتے تھے تب ساتکی جادو پیچھے بیٹھ کر پنکھا اور چنور موہنی روپ پر ہلاتا تھا جب شیام سندر کا رتھ دھیرے دھیرے راجبی پتھ سے چلتا تھا تب انکی استریاں اپنے اپنے محل کی کھڑکیوں سے اُن کی چھب دیکھ کر اپنے اپنے بھاگ کی بڑائی کرتی تھیں جب تھوڑی دیر کے پیچھے شری کرشن چندر آنند کند سُدھرما سبھا میں آتے تھے اُس وقت سب جدبنسی کھڑے ہو کر آدر پوربک اُن کو رتن سنگھاسن پر بیٹھاتے تھے کچھ دیر کیشور مورت راجہ اُگرسین کے پاس بیٹھ کر کتھا اور پُران سُنتے تھے اور

بھاشتی آدک کا تماشا دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور کرشن بھگوان کی کرپا سے دُوار کا پُری میں کوئی روگ اور کال کسی کو نہیں ہوتا تھا اس سے سب چھوٹے اور بڑے بہت خوش رہتے تھے جب شری کرشن مہاراج مدھر ما سبھا سے اُٹھ کر بہت روپ دھارن کرکے سب محلوں میں جاتے تھے تب چھپّیس پرکار کے بنجن بھوجن کرتے تھے اور اُس میں سے اچھے اچھے پدارتھ اودھو اور اکرور آدک ہر بھگتوں کو بھی ملتے تھے اتنی کتھا سُنا کر شُکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت دیکھو شیام سندر تربھون پت گرہستھ آشرم ہونے پر بھی برکت ہوکر سنساری جیووں کو راہ دکھلانے کے واسطے یہ سب کام کرتے تھے ایک دن بیکنٹھ ناتھ سُدھرما سبھا میں رتن سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے جدونبشیوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے اُس وقت ایک براہمن دوار کا پُری میں آیا اور ڈیوڑھی داروں سے کہا کہ تم جاکر شری کرشن مہاراج سے کہدو کہ ایک براہمن تمہارے درشن کی اچھا سے دروازے پر کھڑا ہے حکم ہو تو بھیتر آکر اپنا منورتھ پورا کرے جیسے دوار کا ناتھ نے یہ سندیسا دوار پالک سے سُن کر اُس براہمن کو بُلا بھیجا اور وہ براہمن اُن کے سامنے گیا ویسے تربھون پت نے نیچے اُتر کر اُس براہمن کو ڈنڈوت کی اور اپنے پاس سنگھاسن پر بیٹھا کر کومل بچن سے پوچھا کہ مہاراج آپ کہاں سے کس واسطے یہاں آئے ہیں یہ مدھر بچن سنتے ہی وہ براہمن ہاتھ جوڑ کر بولا کہ اے مہا پربھو راجہ جراسندھ جو اپنے بل اور پرتاپ کا گھمنڈ رکھتا ہے دگبجے کے واسطے نکلا تھا جن راجوں نے اُس کا حکم مانا اُن کا دیش اُس نے چھوڑ دیا اور جو راجہ اپنے ابھمان سے اُس کے پاس نہیں آئے اُن کو لڑائی میں جیت کر اپنے یہاں قید کیا ہے بیس ہزار آٹھ سو راجہ جو اُس کے یہاں قید ہیں اُن کا سندیسا لے کر آیا ہوں شیام سندر بولے کہ کہو تب اُس براہمن نے کہا کہ مہاراج اُن سب راجوں نے ڈنڈوت کرکے یہ بنے کیا ہے کہ اے بیکنٹھ ناتھ ہمیشہ سے آپ کا یہ پرن ہے کہ جب جب دیت اور ادھرمی راجہ ہر بھگتوں کو دُکھ دیتے ہیں تب تب آپ سگُن اوتار سے ادھرمیوں کو مار کر اپنے بھگتوں کی رچھا کرتے ہیں جس طرح آپ نے ہرنیہ کشپ کو مار کر پرہلاد کا پران بچایا اور گراہ سے گجیندر کو چھڑایا اُسی طرح ہم لوگوں کو بھی بہت دُکھی اور دین جان کر ہمارا دُکھ چھڑا دیجیے جیسے کرم روپی پھانسی میں سب سنسار بندھا رہ کر خراب ہوتا ہے ویسے جراسندھ کی قید میں ہم لوگ پھنس کر بڑا دُکھ پاتے ہیں اس لیے دن رات آپ کے درشنوں کی اچھا بنی رہتی ہے۔

چوپائی

دُشٹ دلن ہے نام تمھارو
ہم پر پڑیو مہا دُکھ بھاری
جیسے کرپا جنن پر کرد

تم ہی سب کو کشٹ نوارو
بیگ آئے سُدھ لیو ہماری
جیسے کشٹ ہمارو ہرو

دوہا

رین دوس ہیں بند میں پڑے نہیں کچھ چین
ہم کو آے چھڑا ئیے ماکھن پربھ سُکھدین

اے مہاپربھو راجہ جراسندھ اگیان اپنے راج کے گھمنڈ میں ایسا متوالا اور اندھا ہو رہا ہے کہ سترہ مرتبہ آپ کے سامنے سے بھاگنے پر بھی کچھ شرمندہ نہیں ہے اور آپ ایک مرتبہ جو اُس کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے بھاگ گئے اس سے وہ بڑا اہنکار کرکے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا ہے آپنے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے اس لیے اُس کا گھمنڈ توڑ کر ہم لوگوں کا دُکھ چھڑانا چاہیے کیونکہ ہم لوگ سوائے آپکے دوسرے کا بھروسہ نہیں رکھتے۔

دوہا

تہہ کارن ہم سبن کی ہے تم ہی کو لاج | تم بن کو رچھا کرے ماکھن پربھ جدراج

چوپائی

ہم جو مہا ادھم اگیانی | دھرم کرم کی بات نہ جانی
دیا سندھ ہے نام تمھارو | ہم دینن کی اور نہارو
جب لون تمھری کرپا نہو ئی | تب لون گیان نہ پاوت کوئی
بشے بھوگ لوگن ات بھاوے | تمھیں چھوڑ اُن سے من لاوے
سنکٹ آن پڑے جہہ کالا | تمھرو نام جپے تند لالا
جب تن میں کچھ بیتا جناوے | تات مات کی سُدھ تب آوے
تاہی بدھ ہم تم کو جانیں | سب کے تات مات پہچانیں
دین بندھ بنتی سُن لیجے | جیو دان دینن کو دیجے

دوہا

جدپ سُندر بدن کو درشن پایو ناہنہ | تدپ چرن سروج کو دھیان دھرت من ماہنہ

یہ دین بچن سنتے ہی دینا ناتھ نے دیا کرکے اُس براہمن سے کہا کہ تم دھیرج دھرو میں سب راجوں کا دُکھ چھڑاؤں گا۔

چوپائی

دھیرج بن کارج نہیں ہوئی | یہ نشچے جانو سب کوئی

یہ بات سنتے ہی وہ براہمن شری کرشن مہاراج کو خوش ہوکر آشیرباد دینے لگا اُسی وقت نارد مُن بین بجاتے ہرگن گاتے دُوارکا میں پہونچے تب شیام سندر نے ڈنڈوت کرکے اُن کو بڑے آدر بھاؤ سے اپنے پلنگ پر بیٹھا کر پوچھا کہ اے مُن ناتھ کوئی نئی بات ہو تو سنائیے اور راجہ جدھشٹھر آدک پانڈو ہمارے بھائیوں کا کچھ حال معلوم ہو تو کہیئے اور ان دنوں وہ لوگ کیا کرتے ہیں بہت دنوں سے ہم نے اُن کا حال نہیں پایا یہ بات سُن کر نارد مُن بولے کہ اے مہاپربھو انترجامی آپ سب جگت کا حال جان کر دیا کی۔ اہ سے مجھ سے پوچھتے ہیں تو

سنیئے میں ابھی پانڈؤں کے پاس سے چلا آتا ہوں راجہ جدھشٹھر آدک پانچوں بھائی رات دن آپ کی یاد اور دھیان میں رہ کر ان دنوں راجسوی جگیہ کرنے کی راچھا رکھتے ہیں لیکن اُس کا پورا ہونا آپ کے آدھین سمجھ کر آٹھوں پہراُن کو یہ ابھلاکھا بنی رہتی ہے کہ دوار کا ناتھ دیال ہو کر آویں تو ہمارا منورتھ پورا ہو۔

دوہا

یاتے بلبت کیجئے اہیں ہو پنچو جاے | بھگتن کو کارج کرو ماکھن پربھ جدراے

اُسی وقت راجہ جدھشٹھر کی چٹھی نیوتے کی اس مضمون کی شیام سندر کے پاس ہونچی کہ اے مہاپربھو ہم نے مجھ سے راجسوی جگیہ کا سنکلپ تو کرادیا لیکن بنا آئے آپ کے میرا منورتھ پورا نہیں ہو سکتا میری لاج آپکے ہاتھ ہے جب شیام سندر نے پانڈؤں کا سندیسا نارد من سے سُن کر اُن کی چٹھی پڑھی تب جدبنشیوں سے جو وہاں بیٹھے تھے پوچھا کہ سنو بھائیو جراسندھ کے قیدی راجوں نے اپنے چھڑانے کا سندیسا میرے پاس بھیجا ہے اور نارد جی پانڈؤں کے پاس جانے کو کہتے ہیں ان دو باتوں میں کیا کرنا چاہیئے اس میں ایک جدبنشی بولا کہ اے مہاراج پہلے راجوں کی بندی چھڑانا اُچت ہے دوسرے نے کہا کہ پہلے پانڈؤں کے مکان پر جا کر اُن کا جگیہ پورا کرا دینا چاہیئے یہ سُن کر نبدیونندن نے اودھوجی سے کہا۔

چوپائی

اودھو تم ہو سکھا ہمارے | من آنکھن سے نہیں نیارے
دوؤ اُور کی بھاری بھیر | پہلے کہاں چلیں کہو بیر
اُت راجہ سنکٹ میں بھاری | دُکھ پاوت ہیں آس ہماری
اِت پانڈو بل جگیہ رچایو | ایسے ہی پربھ بچن سُنایو

یہ بات سنتے ہی اُدھو نے شیام سندر سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو میرا بڑا ابھاگ ہے کہ آپ انترجامی ہو کر دیا کی راہ سے مجھ سے پوچھتے ہیں نہیں تو آپ کیا نہیں جانتے۔

ادھیائے اکھتر

جانا شری کرشن جی کا پانڈؤں کے مکان پر

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت اودھو بھگت تینوں کال کے جاننے والے بولے کہ اے دنیا ناتھ میرے نزدیک پانڈؤں کے پاس چلکر اُن کو دھیرج دینا چاہیئے پھر وہاں سے بھیم سین اور ارجن کو ساتھ لیکر جراسندھ کے مارنے کے واسطے جانا چاہیئے کس واسطے کہ جراسندھ دس ہزار ہاتھی کا زور رکھتا ہے اُس سے اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتا بھیم سین جراسندھ کے ساتھ کُشتی لڑکر آپ کی کرپا سے اُس کو مار ڈالیگا

میری سمجھ سے جراسندھ کی موت بھیم سین کے ہاتھ ہے۔

دوہا

جراسندھ کو مار کے راجن لیو چھڑائے | پانڈ ستن کی جگیہ کو دو جو نہیں اپائے

اے بیکنٹھ ناتھ جب قیدی راجوں کے لڑکے رو کر اپنے باپ کو یاد کرتے ہیں تب اُن کی ماتا اُن کو دھیرج دے کر یہ کہتی ہیں کہ تم مت روؤ شری کرشن جی آدپُرش بھگوان نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے اوتار لیا ہے جس طرح اُنھوں نے شری رام اوتار لے کر شری جانکی ماتا کو راون ادھرمی کے یہاں سے چھڑایا تھا اُسی طرح جراسندھ پاپی کو مار کر تمھارے باپ کو بھی چھڑا دیں گے یہ وہی بیکنٹھ ناتھ ہیں جنھوں نے گجیند رہاتھی کو گراہ سے بچایا تھا اور شنکھ چوڑ دیت سے گوپیوں کو چھڑا لیا تھا۔

چوپائی

کنس بھوپ اُن ہیں پُن ماریو | تات مات کو کشٹ نواریو
دے پربھ ہیں سب سکھ کاری | تُنھیں کو ہے لاج ہماری

دوہا

کشٹ سکل سنسار کو دور کرت چھن مانہہ | تُنھیں تمھارے دُکھ ہرت بار لاگہے ناہہ

چوپائی

جو تم کو ایسی بدھ دھیاویں | دین دوس تُمھرو گُن گاویں
تن پر کرپا بیگ پربھ کیجے | تہاں جائے اُن کی سُدھ لیجے

دوہا

رچھپال سب جگت کے تم ہی ہو گوپال | ہیں بھی تمھری شرن ہوں ماکھن پربھ نندلال

اے دین دیال اُن سب راجوں کو جراسندھ کی قید سے چھڑانا چاہیئے لیکن راجہ یُدھشٹھر نے کیول آپ کے بھروسہ پر راجسوی جگیہ کرنے کی اِچھا کی ہے نہیں تو وہ پہلے اپنے پراکرم سے سب راجوں کو اپنے آدھین کر لیتے تب ایسی کٹھن جگیہ کا سنکلپ کرتے۔

چوپائی

تدپ اُن پر کرپا تمھاری | وے ہیں پرم بھگت ہتکاری
تہ کارن نشچے من آنے | کارج کٹھن سہج کر جانے

دوہا

یاتے بیگ سدھار کے کیجے اُن کو کاج | تم ہی کو سب لاج ہے ماکھن پربھ برجراج

جب تک جراسندھ مارا نہ جاوے یا ہار نہ مانے تب تک راجسوی جگیہ نہیں ہو سکتی اِس کے

مارے جانے میں دو کام سمجھیئے ایک تو راجہ جدھشٹھر کی جگیہ اچھی طرح پوری ہوگی دوسرے بیس ہزار
آٹھ سو راجہ قید سے چھوٹ کر آپ کی کرپا سے سکھ پاویں گے یہ دونوں کام ہو جانے سے آپ کا نام
سنسار میں بنا رہے گا اور راجسوی جگیہ میں سب کام سوائے راجوں کے دوسرا نہیں کر سکتا وہی راجہ
لوگ چھوٹ کر بڑے پریم سے جگیہ کا کام کریں گے اتنے راجہ اکٹھا دوسری جگہ ملنا بہت کٹھن ہے اور کوئی
آدمی جو لڑ کر و سو دشا کے راجوں کو جیت آوے تو بھی اتنے راجہ لوگ اکٹھا نہیں ہو سکتے اس لیئے پہلے
اندر پرستھ میں چلیے اور پانڈوں سے بھینٹ کر کے جیسا جانیے ویسا کیجیئے جراسندھ گئو اور براہمن کا بھگت
اور ایسا داتا ہے کہ کوئی اس کے دروازے پر سے خالی نہیں پھرتا اور جو بات کہتا ہے اس کو چھوڑتا نہیں

چوپائی

یا کارن تم بیگ سدھارو — شُبھ کارج میں بلمب نہ دوارو

دوہا

جراسندھ یہ جان ہے اپنے من میں بھاے — پانڈو سُت کے کاج کو آئے شری جدرائے

جب یہ صلاح اودھو جی کی سن کر شیام سندر اور نارد جی اور جدبنشیوں نے پسند کی تب شری کرشن جی نے
نارد منی سے کہا کہ مہاراج تم ہماری طرف سے جا کر پانڈوں سے کہدینا کہ ہم جلدی تمہارے یہاں آتے ہیں
اور اس براہمن کو بدا کرتے وقت کہا کہ تم سب راجوں سے جا کر کہدو کہ وہ لوگ دھیرج دھریں ہم جلدی
وہاں پہونچکر سب کو قید سے چھڑا لیں گے ۔

دوہا

ایسے امرت بین سن من میں بھیو ہلاس — آئیس نے تب ہی چلیو نج راجن کے پاس

جب اس براہمن نے سب راجوں کے پاس شری کرشن مہاراج کا سندیسا کہدیا تب وہ خوش ہو کر
ہر چرنوں کا دھیان کرنے لگے اور نارد جی نے اندر پرستھ میں جا کر شری کرشن مہاراج کا سندیسا راجہ جدھشٹھر
سے کہا اور یہاں شری کرشن مہاراج نے راجہ اگرسین کے پاس جا کر پانڈوں کے یہاں جانے کی ان سے
اگیا لی اور دوارکا کی رچھا کے لیے بلرام جی کو وہاں چھوڑ دیا اور آپ سب شور بیر جدبنشی اور فوج ساتھ لیکر
اندر پرستھ کو چلے پہلے آٹھوں پٹ رانیوں کو اچھی اچھی پالکی اور جھپان پر بٹھا کر اور کئی ہزار ہاتھی جڑاؤ ہودے
اور عماری کسے ہوے ساتھ لے لیئے اور آپ دارکا ناتھ جڑاؤ رتھ پر جس میں بہت اچھے گھوڑے جتے ہوے
تھے بیٹھ کر چلے اے راجہ پریچھت اس وقت کئی ہزار گھوڑے جڑاؤ ساز پہنے اور بہت سنگھاسن اور جڑاؤ
رتھ کوتل ان کے ساتھ چلے جاتے تھے ان کی شوبھا کہاں تک برنن کروں راہ میں جہاں وہ نکلتے تھے
وہاں بہت اچھا بازار اس کے ساتھ لگ جاتا تھا اور اس دیش کے راجہ اور پرجا موہنی صورت کا درشن
ملنے سے اپنی اپنی آنکھوں کا پھل پاتے تھے جب وہ لوگ بہت طرح کا مال شری کرشن مہاراج کو بھینٹ

دیتے تھے تب شیام سندر اُن لوگوں کو سنمان پوربک بداکرتے تھے جبکہ اسی طرح شیام سندر سب چھوٹوں اور بڑوں کو سُکھ دیتے ہوے بندر اور سورت کی راہ سے تیسرے دن راجہ جُدھشٹھر کے سوانے میں پہونچے تب کسی نے جاکر راجہ جُدھشٹھر سے کہا کہ مہاراج کوئی فوج لے کر تمھارے اوپر چڑھ آیا ہے یہ بات سنتے ہی راجہ جُدھشٹھر نے نکل اور سہدیو اپنے بھائیوں کو حال لانے کے واسطے بھیجا جب نکل اور سہدیو کو شری کرشن جی کے آنے کا حال معلوم ہوا اور اُنھوں نے بڑی خوشی سے پھر کر یہ حال راجہ جُدھشٹھر سے کہا تب وہ بڑی خوشی سے ارجن اور بھیم سین آدک اپنے چاروں بھائی اور بید پاٹھی براہمن اور رکھیشور اور بہت اسباب بھینٹ دینے کے واسطے ساتھ لے کر پیشوائی کو گئے ۔

چوپائی

شری مُکھ دیکھ مہا سُکھ پایو ہر درشن کی سیتلتائی	تہ سُکھ سے سب دُکھ بسرایو تاسُوں من کی تپن بجھائی

دوہا

روم روم ہرکھت بھئے کہے جدھشٹھر راج	سپھل بھیو سنسار میں جنم ہمارو آج

جیسے راجہ جُدھشٹھر نے پاس ہونچکر شری کرشن جی کے چرنوں پر گرنا چاہا ویسے دوارکا ناتھ نے اُن کو اپنے گلے لگایا اور شیام سندر راجہ جُدھشٹھر کو بڑا جانکر اُن کے چرنوں پر آپ گر پڑے ایسی کرپا تربھون پت کی دیکھتے ہی راجہ جُدھشٹھر بڑے پریم سے موہن پیارے کو گود میں اُٹھاکر پیار کرنے لگے اور بڑی خوشی سے بدھ پوربک اُن کی پوجا کی ۔

دوہا

روپ انوپم دیکھ کے مُدت بھئے من ماہنہ	نین سُکھ لاگے نہیں تن کی سُدھ کچھ ناہنہ

اور بدیونندن نے بھیم سین اور ارجن سے گلے ملکر اُن کو سُکھ دیا اور نکل اور سہدیو جو شری کرشن جی کے چرنوں پر گرے تھے اُن کو اُٹھاکر چھاتی سے لگالیا ۔

چوپائی

پُن پترن کو ماتھ نوایو	کشل پوچھ کر ہر کھ بڑھایو

اور دوسرے چھتری آدک جو راجہ جُدھشٹھر کے ساتھ ہستناپور نے شری کرشن جی کے دیکھنے کو آئے تھے اُن سب کا بھی آدر سنمان جتھا جوگ کیا جبکہ راجہ جُدھشٹھر پٹیا مبر بچھاتے اور چندن اور گلاب چھڑکاتے اور سونے اور چاندی کے پھول لٹاتے اور بہت طرح کے باجے بجاتے ہوے بڑی خوشی سے شیام سندر کو شہر میں لائے تب سب استری اور پُرش وہاں کے رہنے والے اپنے اپنے دروازوں اور کھڑکیوں اور کوٹھوں پر بیٹھے ہوے شیام سندر کے درشن کی ابھلاکھا رکھتے تھے اُنھوں نے موہنی مورت کی چھب

دیکھ کر اپنی آنکھوں کا پھل پایا اور خوشبودار پھول اور رتن آدک دوارکا ناتھ پر نچھاور کر کے ایک استری دوسری استری سے کہنے لگی کہ دیکھو بڑا بھاگ شیام سندر کی استریوں کا ہے جو رات دن اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کر کے اپنا جنم سوارتھ کرتی ہیں اور براہمنوں نے جنیو کے ساتھ آشیرباد دے کر دوسرے نگر باسیوں نے اپنے مقدور کے موافق رتن آدک اُن کو بھینٹ دیا اور بسدیو نندن نے جتھا جوگ سب کا سنمان کیا جب تربھون پت سب چھوٹے اور بڑوں کو آنند دیتے ہوئے راجہ جدھشٹھر کے رتن جٹت محل میں گئے تب کنتی پریم سے اُن کو دیکھنے دوڑی اور موہنی مورت کا چندر مکھ دیکھتے ہی خوش ہو گئی تب شیام سندر نے اپنا سر کنتی کے چرنوں پر رکھ کر ڈنڈوت کی تب کنتی نے اُن کا سر اُٹھا کر چھاتی سے لگالیا اور اُن کو گود میں بیٹھا کر پریم کے آنسو بہانے لگی تب دروپدی نے آکر دوارکا ناتھ کے چرنوں پر سر رکھ کر تب شیام سندر نے اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُس کو اور سبھدرا اپنی بہن کو اسیش دی جب رُکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں نے کنتی کے چرنوں پر اپنا سر رکھدیا تب کنتی ماتا نے اُن کو بڑی پریت سے چھاتی سے لگاکر اپنے پاس بیٹھالا۔

چوپائی

بڑی دیر لون بھینٹ رہے	بہت نیر نینن سے بہے
بارمبار دھریں جگدیشا	کنتی کے چرنن پر سیسا
وہ اُٹھائے کے کنٹھ لگاوے	روم روم بہہ آنند پاوے
دروں کرپا چارج کی ناری	پرم پنت مہا سُکماری
ہر جو تنھیں نوایو سیسا	ہوئے پرسن اُن دئی اسیشا

جب سب کوئی شیام سُندر اور رُکمنی آدک سے بھینٹ کر چکے تب کنتی نے دروپدی اور سبھدرا سے کہا کہ تم لوگ آور سہت ہر روز آٹھوں رانیوں کا شستاچار کیا کرو راجہ جدھشٹھر آدک پانچوں بھائی جو بھیتر سے شری کرشن جی کی بھگت رکھتے تھے بڑے پریم سے اُن کا سنمان کرنے لگے اور اُن پانچوں میں سے ارجن بڑی پریت اور مترتا شری کرشن جی سے رکھ کر ہمیشہ اُن کے ساتھ ایک رتھ پر سوار ہو کر شکار کھیلنے جایا کرتے تھے۔ اے راجہ پریکھشت اندر پرستھ میں شری کرشن جی کے آنے سے ایسا سُکھ اور آنند وہاں کے لوگوں کو ہوا جس کا حال مجھ سے برنن نہیں ہو سکتا جس طرح چندرما کی روشنی راجہ اور پرجا دونوں کے گھر میں برابر رہتی ہے اسی طرح اندر پرستھ میں شری کرشن مہاراج کی کرپا سے سب چھوٹے بڑوں کے گھر ہر روز نئے سُکھ اور آنند ہونے لگے۔

دوہا

یا بدھ پرم ہلاس سے کینھو تہاں نواس	پانڈ نندن کے کاج کو ماکھن پربھ سکھ راس

ادھیائے بہتر

جانا شری کرشن جی کا واسطے مارنے جراسندھ کے

شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب اسی طرح کئی مہینے شیام سندر کو وہاں بیت گئے اور کچھ چرچا جگیہ کی ہوئی تب ایک دن راجہ جدھشٹھر نے اپنی سبھا میں جہاں بہت سے چھتری اور براہمن اور رکھیشور لوگ بیٹھے تھے اُٹھ کر شیام سندر کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ جوڑ کر بنے پوربک اُن سے کہا کہ اے تربھون پت برھما اور مہادیو آدک سب دیوتوں کے مالک آپ کے چرنوں کا درشن بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا آپ نے مجھ کو اپنا داس جانکر گھر بیٹھے درشن دیا۔

چوپائی

تم ایسی پربھ لیلا کرو	کاہو سے نہیں جالو پرو
مایا میں بھولا سنسار	تم سے کرت لوک بیوہار
جو تم کو سمرت جگدیش	اُس کو جانو اپنا ایش

اے دنیا ناتھ آپ کی دیا سے جگت میں سب اچھا میری پوری ہوئی لیکن میں ایک اور ابھلاکھا رکھتا ہوں اگیا ہو تو بنے کروں شری کرشن جی مہاراج بولے کہ اے راجہ جو تم کو اچھا ہو وہ کہو پوری ہو جائے گی یہ بات سنتے ہی راجہ جدھشٹھر خوش ہو کر بولے کہ اے مہاراج میں راجسوی جگیہ کرنے کی اِچھا رکھتا ہوں اور سب رکھیشوروں اور منیشوروں کو بھی اِس میں خوشی ہے لیکن بنا کرپا آپ کی یہ کٹھن جگیہ پوری نہیں ہوسکتی جس طرح آپ نے کئی مرتبہ بڑی بپت میں میری خبر لے کر میرا منورتھ پورا کیا ہے اُسی طرح اب بھی دیا سے یہ جگیہ اچھی طرح پوری کرا دیجئے کہ اُس کا پھل آپ کو ارپن کر کے بھوساگر پار اُتر جاؤں کس واسطے کہ سنسار میں ہم پانچوں بھائی آپ کے داس کہلاتے ہیں اس سے سنساری لوگ ایسا کہیں گے کہ شری کرشن مہاراج کی دیا اور کرپا سے پانڈوں نے راجسوی جگیہ کی تھی اور یہ بھی آپ کے چرنوں کا پرتاپ ہے جو ایسی اچھا مجھ کو ہوئی میں اس بات کا بشواس رکھتا ہوں کہ جو آپ کی شرن میں آیا اُس کا کوئی منورتھ پورا ہونے سے باقی نہیں رہا۔

چوپائی

جا بدھ منتر دیو جدھ راجا	آیس مان کروں سوئی کاجا

دوہا

تم ہی سب کاجن بکھے ہم کو ہوت سہائے	اور ہمارے کون ہے مانگوں پربھ جدھ رائے

ایسے ادھین بچن سُن کر بھیکم پت نے ہنس کر کہا کہ اے راجہ تمھارا کہنا میں نے مان لیا یہ بات اچھی ہے سب دیوتا اور پُتر اور رکھیشور اور من لوگ تم سے جگیہ کرانے کی اچھا رکھتے ہیں جس میں اپنا حصّہ پا دیں جب تم نے اپنے پریم سے مجھ کو بس میں کر لیا تب مجھ کو راجسوی جگیہ یا اُس سے بھی کوئی بڑا کام کر لینا کون مشکل ہے جس کے بس میں ہوں اُس کی کوئی اچھا باقی نہیں رہتی ارجن آدک تمھارے چاروں بھائی ایسے زبردست ہیں کہ جن سے کوئی دوسرا راجہ لڑائی نہیں کر سکتا اور لوکپالوں کو بھی ایسی سامرتھ نہیں جو میرے سامنے اُن سے لڑ سکیں تم اپنے بھائیوں کو حکم دو کہ چاروں دشا میں جا کر اور سب راجوں کو جیت کر بہت سا روپیہ لادیں تب تم خوشی سے جگیہ کرو یہ بات سُن کر راجہ جدھشٹھر نے بہت سی فوج ساتھ دے کر ارجن کو اُتر طرف اور بھیم سین کو پورب طرف اور سہدیو کو دکھن طرف اور نکل کو پچھم کی طرف جانے کو حکم دیا اور وہ لوگ اُن کے حکم کے موافق چاروں طرف گئے جب چاروں بھائی کچھ دنوں میں بیکنٹھ ناتھ کے پرتاپ سے ساتوں دیپ اور نوؤں کھنڈ اور دسوں دِشا کے راجوں کو جیت کر بہت سا روپیہ لے آئے تب راجہ جدھشٹھر نے ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج یہ کام تو آپ کی کرپا سے پورا ہوا اب کیا حکم ہوتا ہے یہ بات سُن کر اودھو بھگت نے راجہ جدھشٹھر سے کہا کہ مہاراج سب دیش کے راجوں کو تمھارے بھائی جیت آئے لیکن جبتک راجہ جراسندھ مگدھ دیش کا تمھارے آدھین نہو گا تب تک تمھاری جگیہ پوری نہیں ہو سکتی اور وہ ایسا زبردست اور روپیہ والا ہے اُس کو دنیا میں کوئی نہیں جیت سکتا۔

چوپائی

جو تم جدھ کرو رن ماہیں ۔ واسوں جیت سکو گے ناہیں
ایک بات اپنے من لاؤں ۔ سو اب تم سے کہہ سمجھاؤں
بپر بھیس دھر کے ہر جائیں ۔ ارجن بھیم سنگ تہہ پاہیں
جراسندھ داتا ات بھاری ۔ جا کو جس تہوں لوک منجھاری
واسے جو کچھ مانگو بھچھا ۔ دیت وہی جو من کی اچھا
جدپ سیس ہو مانگے کوئی ۔ دیت بار لائے نہیں سوئی
بپر روپ جب واپے جہیں ۔ جدھ دان تاہی جہیں تہیں

دوہا

راجن یا سنسار میں استھر ہے کچھ ناہیہ ۔ اَندپ داتا پُرش کو نام رہے جگ ماہیہ

جب یہ بات سُن کر راجہ جدھشٹھر اُداس ہو گئے تب تربھون پت اُن کو دھیرج دے کر بولے کہ اے راجہ تم کسی بات کی چنتا مت کرو اودھو کے کہنے کے موافق تم بھیم سین اور ارجن اپنے دونوں بھائیوں کو ہمارے ساتھ کر دو کسی طرح چھل اور بل سے ہم لوگ جراسندھ کو مار آدیں گے جب یہ بات سُن کر راجہ جدھشٹھر

بھیم سین اور ارجن کو شری کرشن جی کے ساتھ جانے کو حکم دیا تب بجھی پت نے اُن دونوں کو ساتھ لے کر براہمن کا بھیس بنا کر مگدھ دیش کو گئے وہ تینوں براہمن روپ بہت سندر اور ایسے تیجوان معلوم ہوتے تھے مانو ستوگن اور رجوگن اور تموگن اپنا تن دھارن کئے ہیں جب کئی دن میں وہ لوگ دوپہر کے وقت براہمن روپ سے جو اتتھ کو بھوجن کرانے کا وقت ہے راجہ جراسندھ کے دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے تب ایک دوار کا پالک نے اُن کو دیکھتے ہی راجہ کے پاس جا کر کہا کہ اے مہاراج تین براہمن بڑے تیجمان آپ سے بھینٹ کرنے کے واسطے آکر دروازے پر کھڑے ہیں حکم ہو تو بھیتر آویں یہ بات سنتے ہی جراسندھ اُس وقت جو بھوجن کرنے کے واسطے جایا چاہتا تھا بہت خوش ہو کر آپ دروازے پر چلا آیا اور شیام سندر آدک براہمن روپ کو ڈنڈوت کر کے بھیتر لے گیا اور آدر کے ساتھ اپنے سنگھاسن پر بیٹھا کر اُن سے کہا کہ مہاراج جس طرح آپ نے دیا کی راہ سے یہاں آکر مجھ کو کرتارتھ کیا اسی طرح چل کر بھوجن کیجئے تو آپ کے چرن دھو کر اپنا پرلوک بناؤں

چوپائی

بپرن کی سیوا جو کرے	بھوساگر سے جلدی ترے

یہ بات جراسندھ کی سُن کر شیام سُندر بولے کہ اے راجہ ہم لوگ بہت دور سے تمہارا نام سُن کر یہاں آئے ہیں جو ہم کو اچھا ہے وہ دو کس واسطے کہ شوربیروں کو اپنا سر اور دانیوں کو اپنا پران تک دے ڈالنے میں کچھ لالچ نہیں رہتا ایک کبوتر ایک بہیلئے کے واسطے اس طرح اپنا پران دے کر تر گیا کہ ایک بہیلیا ماگھ مہینے میں چڑیاں پکڑنے کے واسطے جنگل میں گیا پانی برسنے اور آندھی چلنے سے کوئی چڑیا اُس کو نہیں ملی جب وہ سردی اور بھوکھ سے بہت بیاکل ہو کر اپنے گھر آنے لگا تب اُس نے ایک کبوتری کو جو سردی سے بیہوش ہو کر زمین پر پڑی تھی اُٹھا لیا اور رات ہو جانے سے ایک برگد کے درخت کے نیچے بیٹھ رہا جب آدھی رات کو اُس کبوتری کا پت جو اُسی درخت پر رہتا تھا اپنی استری کو یاد کر کے پکارنے لگا تب اُس کبوتری نے ہوش میں آکر کہا کہ اے سوامی اب تم کو میرے واسطے سوچ کرنا نہ چاہیئے بلکہ اس اتتھ (مسافر و مہمان) کا دُکھ جو سردی اور بھوکھ سے بیاکل ہے دھرم کی راہ سے چھڑانا چاہیے جب یہ بات سُن کر کبوتر کو گیان ہوا تب وہ کہیں سے آگ اپنی چونچ میں داب کر لے آیا اور اپنے جھونجھ کی لکڑی گرا کر وہاں آگ جلا دی تب اُس بہیلئے کی سردی چھوٹ گئی پھر وہ کبوتر اپنی خوشی سے آگ میں گر پڑا اور بہیلئے نے اُس کو کھا لیا تب وہ کبوتری بہیلئے سے بولی کہ اب تو مجھ کو بھی بھون کر کھالے بنا پرش کے استری کا جینا اچھا نہیں ہوتا جب بہیلئے نے کبوتری کو بھی کھا کر اپنی بھوکھ مٹائی تب پرمیشور نے اُن دونوں پنچھیوں کا ایسا دھرم دیکھ کر اُن کو بیکنٹھ میں بلانے کے واسطے بمان بھیجا تب وہ دونوں پنچھی پارکھدوں سے بنتی کر کے اُس بہیلئے کو بھی اپنے ساتھ بمان پر بیٹھا کر بیکنٹھ دھام کو لے گئے سوائے اس کے تم نے سُنا ہوگا کہ راجہ ہرشچندر ایسا دھرماتما ہوا جس نے سب راج اور مال اپنا پرمیشور کے نام پر براہمن کو دیدیا تھا آج تک جس اُس کا سنسار میں چھا رہا ہے

بستار کے ساتھ اُس کی کتھا کہتے ہیں سُنو۔
ایک وقت راجہ ہرشچندر کے شہر میں کال پڑنے سے پرجا لوگ بھوکے رہنے لگے تب اُس نے گہنا اور کپڑا وغیرہ سب مال اپنا بیچ کر پرجا کو پالا اُنھیں دنوں میں ایک دن راجہ ہرشچندر شام کے وقت اپنی استری سمیت بھوکے بیٹھے تھے اُسی وقت بشوامتر رکھیشور نے راجہ کے دھرم کی پرچھا لینے کے واسطے وہاں آکر کہا کہ اے راجہ مجھ کو میری اِچھا کے موافق روپیہ دے کر کنیا دان کا پھل لیو یہ بات سُن کر راجہ ہرشچندر نے گھر میں جا کر ڈھونڈھا تو کچھ گہنا اور کپڑا آدک استری اور بیٹے کا تھا وہ لاکر رکھیشور کو دیدیا اُس کو دیکھ کر بشوامتر بولے کہ مہاراج اتنے میں میرا کام نہو گا یہ سُن کر راجہ اپنی داسی اور داس جو کچھ تھے اُن کو بیچ کر جب روپیہ اُن کا بھی بشوامتر کے پاس لے آئے اور کیول ایک دھوتی اپنی استری اور پُتر کے پاس رہنے دی تب پھر بشوامتر بولے کہ اے راجہ اتنے روپیہ سے بھی میرا کام نہو گا اور مجھ کو تیرے برابر کوئی دوسرا دوھرماتما سنسار میں دکھلائی نہیں دیتا جس کے پاس جا کر اب مانگوں ایک ڈوم روپیہ والا ہے کہو تو اُس سے جا کر مانگوں لیکن وہاں جاتے مجھ کو شرم معلوم ہوتی ہے کہ تم ایسے دانی راجہ کو چھوڑ کر میں اُس سے مانگنے جاؤں یہ بات سنتے ہی راجہ ہرشچندر نے بشوامتر کو اپنے ساتھ لوالیا اور اُس ڈوم چانڈال کے گھر جا کر کہا کہ اے بھائی تم اپنے یہاں مجھ کو گِرو رکھ لو اور اِن رکھیشور مہاراج کو اِن کی اِچھا کے موافق روپیہ دو یہ سُن کر وہ ڈوم بولا

چوپائی

کیسے ٹہل ہماری کرہو تم ہو نرپت تیج بل دھاری		راجس تامس من سے ہر ہو مہا نیچ ہے ٹہل ہماری

اے راجہ تم کو مرگھٹ میں رہ کر مردہ جلانے والوں سے پیسہ لے کر ہمارے گھر پہونچانا ہو گا اور ہمارے مکان کی چوکیداری کرنا پڑے گی جو تم سے یہ دونوں کام ہو سکیں تو ہم اس براہمن کو منہ مانگا روپیہ دے کر تم کو گرو رکھ لیں یہ بات سنتے ہی راجہ ہرشچندر نے کہا کہ بہت اچھا ہم برس دن تک یہ دونوں کام تمھارے کر دیں گے یہ بات سنتے ہی اُس ڈوم نے اچھا پوربک بشوامتر کو روپیہ دے کر بدا کیا تب راجہ ہرشچندر وہاں رہ کر دونوں کام اُس کے کرنے لگا اور اُس کی رانی پُتر سمیت اُسی شہر میں کسی گرہستھ کے یہاں رہ کر سیوکائی سے اپنے دن کاٹنے لگی پرمیشور کی اِچھا سے کچھ دن کے بعد راجہ ہرشچندر کا بیٹا مر گیا اور رانی نے اُس کی لاش لے جا کر گنگا کنارے جلانے کی اِچھا کی تب راجہ ہرشچندر نے آکر اپنی استری سے کہا کہ پہلے تم اس مردے کا پیسہ دے دو تب اس کی لاش جلاؤ یہ بات سنتے ہی رانی رو کر بولی کہ اے مہاراج یہ تمھارے بیٹے کی لاش ہے جلانے کے واسطے لائی ہوں اور میرے پاس سوائے ایک دھوتی کے اور کچھ نہیں ہے یہ بات سُن کر راجہ ہرشچندر بولا کہ اے رانی جو میں پیسہ نہ لوں اور مفت میں جلانے دوں تو میرا دھرم جاتا رہے گا اس لئے اپنے بیٹے کو بھی بغیر پیسہ لئے نہ جلانے دوں گا یہ دھرم

کی بات سنتے ہی جیسے رانی نے اپنا آنچل پھاڑ کر پیسے کے بدلے دینا چاہا ویسے نارائن جی کرپاندھان نے ایسا دھرم اور ست راجہ کا دیکھ کر ایک بمان اچھا جڑاؤ اُس کے واسطے وہاں پر بھیجدیا اور پیچھے سے آپ بھی وہاں آئے اور راجہ کو درشن دے کر روہتا شو نام اُس کے بیٹے کو اپنی مہما سے جلا دیا اور راجہ ہرشچندر کو اُس کی رانی سمیت بمان پر بیٹھا کر کہا کہ بیکنٹھ میں چلو تب راجہ ہرشچندر نے تربھون پت سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو پیت پاون جس طرح آپ نے مجھ کو اپنا داس جانکر درشن دیا اسی طرح میرے سوامی ڈوم کو بھی بیکنٹھ میں لے چلئے تو میرا منورتھ پورا ہو یہ بات اپنے بھگت کی سنتے بھی پت اُس چانڈال ڈوم کو بھی پروار سمیت اُسی بمان پر بیٹھا کر بہ سندیہہ بیکنٹھ میں لے گئے اور راجہ ہرشچندر کو امر پدوی دی۔

اور راجہ رنت دیو ایسا دھرماتما ہوا جس نے اڑتالیسویں دن کچھ اناج بھوجن کرنے کے واسطے پایا تھا وہ بھی براہمن کو کھلا کر آپ بھوکھا رہ گیا اُسی دھرم سے مکت پدوی پر پہونچا۔

اور جب راجہ بل شری بامن جی کو سب راج اور دھن اپنا دے کر تن بھی دینے کے واسطے تیار ہوا تب اُس نے سُتل لوک کا راج پایا جس کا نام دُنیا میں آج تک روشن ہے۔

اور راجہ شِبو نے کبوتر کے بدلے اپنے بدن کا مانس کاٹ کر دے ڈالا۔

اور اُدالک رکھیشور نے جو چھٹویں مہینے بھوجن کرتے تھے آپ نہ کھا کر وہ بھوجن اتتھ کو کھلا دیا اور آپ بھوکے رہ گئے اُس دان کے پرتاپ سے بمان پر بیٹھ کر بیکنٹھ دھام کو پہونچے۔

اور دوھیچ رکھیشور نے اپنے بدن کی ہڈی اندر آدک دیوتاؤں کو دے ڈالی تھی۔

چوپائی

..	ایسے داتا بھئے اُپار		جن کا جس گاوت سنسار

اے راجہ سوائے ان لوگوں کے اور بہت سے دانی ایسے ہوئے ہیں جنھوں نے اپنا پران اور مال دینے میں کچھ لالچ نہیں کیا اُن کا حال کہاں تک تم سے کہوں جس طرح پچھلے جگوں میں وہ لوگ دھرماتما ہوتے آئے ہیں اُسی طرح تم بھی اس جُگ میں داتی پیدا ہوئے ہو جو ہماری اچھا پوری کروگے تو سنسار میں تمھارا جس بھی بنا رہے گا یہ بات سُننے اور اُن کا چندر مکھ دیکھنے سے جراسندھ سمجھا کہ یہ لوگ براہمن نہ ہوکر کوئی راج کنور معلوم ہوتے ہیں اس لیے جو یہ پران بھی مانگیں تو دینا چاہیئے جس میں میرا دھرم بنا رہے دیکھو راجہ بل نے شکراُپروہت سے منع کرنے پر بھی بامن جی کو تینوں لوک کا راج دے دیا سو آج تک اُن کا جس چھا رہا ہے اپنا ہی تن پالنے سے کچھ بڑائی نہ ہوگی پر اُپکار کرنے سے جس ملتا ہے ایسا بچار کر جراسندھ شیام سندر سے بولا کہ اے دُجراج پہلے تم بہ کپٹ ہو کر اپنا نام بتلاؤ پھر جس چیز کی اچھا ہو وہ مانگو میں اپنا پران بھی دینے میں لالچ نہیں کروں گا یہ بات سُن کر شری کرشن جی بولے کہ اے راجہ تم سچ سچ پوچھتے ہو تو میں کرشن چندر جدُبنسی ہوں اور یہ دونوں بھیم سین اور ارجن ہماری بُوا کے بیٹے ہیں اور ہمارے

تمہارے پہلے بھی متھرا میں ملاقات ہوئی تھی تم ہم کو پہچانتے ہو گے ہم تمہارے یہاں بھیک لینے نہیں آئے
بلکہ اکیلی اکیلا جُدھ دان مانگنے آئے ہیں سوائے اس کے اور نہیں چاہتے یہ سنتے ہی راجہ جراسندھ خوش ہو کر
بولا کہ بہت اچھا میں نے تمہارا کہا مان لیا لیکن تم میرے سامنے سے بھاگ کر دوارکا میں جا بسے ہو اس سے
تم سے لڑتے ہوئے مجھ کو شرم آتی ہے اور ارجن عمر میں چھوٹا ہے اور یہ برس دن تک ہیجڑا بنکر راجہ براٹ
کے یہاں رہا تھا اس سے کیا لڑوں ہاں بھیم سین کے ساتھ جو میرے برابر ہے لڑوں گا پہلے تم لوگ میرے
یہاں بھوجن کر لو پیچھے دھرم جُدھ کرو جبکہ شیام سندر نے بھیم سین اور ارجن سمیت راجہ جراسندھ کے یہاں
چھتیس پرکار کے بنجن بھوجن کیے تب جراسندھ نے دو گدا لوہے کی منگوائیں اور بھیم سین کا براہمن بھیس
چھڑا کر ایک گدا اُن کو دی اور ایک آپ لی جب دونوں شور بیر جو دس دس ہزار ہاتھی کا بل رکھتے تھے
شہر کے باہر جا کر اکھاڑے میں کھڑے ہوئے تب جراسندھ نے کہا کہ اے بھیم سین تم میرے مکان پر براہمن
روپ سے آئے تھے اس لئے پہلے اپنی گدا تم چلاؤ یہ سُن کر بھیم سین بولے کہ اے راجہ ایسے دھرم جُدھ میں گیان
چرچا اُچت نہ ہو کر جو چاہے وہ پہلے گدا چلاوے جب یہ کہہ کر دونوں بیر آپس میں گدا جُدھ کرنے لگے تب
ایک دوسرے کا وار گدا پر روک کر اپنا بدن بچا لیتا تھا اور لڑتے وقت بھیم سین کی سانس پون کے پُتر
ہونے سے نہیں پھولتی تھی لیکن جراسندھ بھیم سین سے گدا جُدھ اچھی جان کر پھرتی رکھتا تھا جب اسی طرح
لڑائی کرتے کرتے شام ہو گئی اور کوئی نہیں ہارا تب دونوں شور بیر راج مندر پر چلے آئے اور ایک ساتھ
بھوجن کر کے سو رہے اور پرات سمے اُٹھ کر پھر اُسی طرح گدا جُدھ کیا جب لڑتے لڑتے دونوں گدا ٹوٹ ٹوٹ کر
چور ہو جاتی تھیں تب دوسری گدا منگا کر آپس میں لڑتے تھے۔

دوہا

دن میں کاج کریں نہیں بنا جُدھ کچھ اور ۔ رین سمے مل بیٹھ کے کھان پان اک ٹھور

جب اسی طرح لڑتے لڑتے سب گدا ٹوٹ گئیں تب آپس میں کشتی لڑنے لگے چھبیسویں دن جراسندھ نے
ایک مُکا بھیم سین کی چھاتی میں ایسا مارا کہ وہ بیاکل ہو گئے تب بھیم سین نے رات کو شری کرشن جی سے
کہا کہ اے مہاراج جراسندھ بڑا بلوان ہے اس لیے اب میں اُس سے لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتا کل بھاگ
جاؤں گا نہیں تو میری شرم آپ کے ہاتھ ہے یہ بات سنتے ہی جیسے دوارکا ناتھ نے اپنا ہاتھ بھیم سین کی
چھاتی پر پھیر دیا ویسے سب درد اُن کا جاتا رہا اور بھیم سین کو چھاتی سے لگا لیا اور کچھ بل اپنا انھیں دے کے
کہا کہ لڑتے وقت تم میرا اشارہ سمجھ کر جراسندھ کو مار ڈالنا جب ستائیسویں دن پھر دونوں شور بیر
لڑنے لگے اُس وقت شری کرشن جی نے بھیم سین کو ایک تنکا دکھا کر بیچ سے چیر ڈالا تب پون پُتر نے
اُس کا بھید سمجھتے ہی شیام سندر کا بل پانے سے جراسندھ کو اُٹھا کر پٹک دیا اور ایک جانگھ اُس کی
اپنے پیر سے دبا کر دوسری جانگھ پکڑ کر چیر ڈالا تب بدن جراسندھ کا جو بیچ سے جوڑا ہوا تھا آدھو آدھ ہو کر

وہ مرگیا جراسندھ کے مرتے ہی دیوتوں نے خوش ہوکر بھیم سین آدک پر پھول برسائے اور بہت باجے بجاکر جے جے کار کرنے لگے اور شیام سندر اور ارجن نے بھیم سین کی بھجا پوج کر اُن کی تعریف کی ۔

	دوہا	
سب لوگن کو سُکھ دیو ماکھن پربھ جدناتھ		جراسندھ یا بدھ ہنیو بھیم سین کے ہاتھ

جب جراسندھ کے مرنے کا حال شہر میں پہونچا تب اُس کی رانی روتی پیٹتی ہوئی آکر شیام سندر سے بولی کہ مہاراج تم دھنّ ہو جو ایسا کرم تم نے کیا جس نے تم کو سروس دیا اُس کا پران تم نے لیا جو کوئی اپنا تن اور دھن تمھارے بھینٹ کرتا ہے اُس کے ساتھ تم ایسی بھلائی کرتے ہو جیسے راجہ بل سے کی تھی جب رانی نے اپنے پت کے واسطے بہت بلاپ کیا تب شیام سندر نے اُس کو دھیرج دے کر بدا کیا جب جراسندھ کا بیٹا سھدیو شری کرشن جی کو پرمیشور جان کر اُن کی شرن میں آیا تب دوارکا ناتھ نے جراسندھ کا کریا کرم ہونے کے بعد سھدیو کو راجگدی پر بیٹھا کر اپنے ہاتھ سے تلک لگایا اور دھیرج دے کر بولے کہ اے بیٹا تم دھرم کے ساتھ راج کرکے گئو اور براہمن اور پرجا کو پالن کیا کرنا ۔

	دوہا	
آنند سون نج دیش میں راج کرو چت لاے		جگدیش ہیں بند میں تے سب دیو چھڑاے

ادھیائے تہتّر

قید سے چھڑانا شری کرشن جی کا بیس ہزار آٹھ سو راجوں کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکچھت جب شری کرشن چندر آنند کند سھدیو کو راج گدی دے کر اُسے اپنے ساتھ لیے ہوئے جہاں پر سب راجہ لوگ قید تھے آئے تو کیا دیکھا کہ ایک گڑھا پہاڑ کی کھوہ کی طرح کھدا ہے اُسی میں سب راجہ قید ہیں اور ایک بھاری پتھر اُس گڑھے کے منہ پر رکھا ہے جب سھدیو نے شری کرشن دنیا ناتھ کی اگیا کے موافق سب راجوں کو کھوہ سے باہر نکلواکر اُن کے سامنے کھڑا کر دیا تب وہ لوگ جو بیڑی اور ہتھکڑی پہنے اور بال اور ناخنوں کے بڑھنے سے بہت دُکھی تھے نیا جنم پاکر ہر چرنوں پر گر پڑے اور موہنی مورت کا درشن پاتے ہی سب دُکھ اپنا بھول کر خوش ہو گئے اور بڑے پریم سے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ دیا ساگر آپ نے دیال ہو کر بڑی کرپا کی جو یہاں آکر ہماری خبر لی نہیں تو اُس قید سے چھوٹنا بہت مشکل تھا اب آپ کے درشن پاتے ہی ہم لوگوں کا پچھلا دُکھ سب بھول گیا ۔

	دوہا	
ماکھن پربھو کی لاج سون سیوا ٹھاوین ناتھ		ایسی بدھ راجہ سبے بار بار بل جاتھ

برندابن بہاری بھگت ہتکاری نے یہ حال اُن راجوں کا دیکھتے ہی دیال ہو کر جیسے اشارے سے بتایا
ویسے سہدیو نے ان سب کی ہتھکڑی اور بیڑی کٹوا کر حجامت بنوا دی اور اسنان کروا کے چھتیس پرکار کے بنجن
کھلا کر اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنائے اور بہت طرح کے ہتھیار بندھوا کر شری کرشن جی مہاراج کے پاس
لے آئے تب دوارکا ناتھ نے اپنی چتربھجی روپ سے شنکھ چکر گدا پدم لیے ہوئے جیسے اُن لوگوں کو درشن دیا
ویسے اُن لوگوں کے ہردے میں گیان کا پرکاش ہو گیا تب اُن راجوں نے بیکنٹھ ناتھ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر
بڑے پریم سے آنسو بہاتے ہوئے بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ تربھون پت سب جیوؤں کی اُتپت اور پالن کرنے
والے آپ کے آد اور انت کو کوئی نہیں جان سکتا ہم لوگ سنساری جیوؤں کو جو مایا جال میں پھنس رہے ہیں
سوائے آپ کے اور کوئی دوسرا اس جال سے باہر نکالنے والا نہیں ہے آپ چاہتے تو دوارکا ہی میں بیٹھے
ہوئے اپنی اچھا سے راجہ جراسندھ کو مار کر ہم لوگوں کو چھڑا دیتے کیول اپنی کرپا سے یہاں آکر ہم لوگوں کو
کرتارتھ کیا نہیں تو آپ کے چرنوں کا درشن بڑے بڑے دیوتا اور یگیشور لوگوں کو تپ اور جپ کرنے پر بھی
جلدی دھیان میں نہیں ملتا اے جہاپربھو آپ کو ہماری ڈنڈوت پہونچے اب ہم لوگوں کا راج کرنے کے
واسطے نہ چاہ کر یہ اچھا ہے کہ آٹھوں پہر آپ کے نام کا سمرن اور آپ کے چرنوں کا دھیان کر کے
آپ کی لیلا اور کتھا کو سُنا کریں جس میں استری اور پُتر کے مایا موہ روپی اندھیرے کنوئیں سے باہر نکل کر
بھوساگر پار اُتر جاویں جراسندھ نے ہمارے ساتھ بڑا سلوک کر کے اپنے یہاں قید کیا تھا جس سے
ہم لوگوں کو تپ اور جوگ کا پھل مل کر آپ کے چرنوں کا درشن ملا۔

	دوہا	
ماکھن پربھو گوبند کو ہت سے کروں پرنام		پربرہم بھگوان ہو باسدیو گھنشام

یہ بات گیان بھری سن کر لچھمی پت بولے کہ ابھمانی راجوں کو اسی طرح دُکھ ملتا ہے جس طرح تم نے
پایا سُنو جس کے من میں دیا اور دھرم اور میرے چرنوں کی بھگت رہتی ہے وہ لوگ سنسار میں جس کا کر
انت سے مکت پاتے ہیں بندھ اور موکش اپنے کرم کے موافق ملتا ہے جو کوئی کام کرودھ لوبھ موہ کو اپنے
بس رکھ کر بُرا کرم نہ کرے اُس کو گھر اور جنگل دونوں برابر رہتا ہے دیکھو پچھلے جگوں میں ابھمان نے راجہ
نہکہ اور راجہ بین اور راون آدک کو راج گدی سے کھو دیا اور جنھوں نے اہنکار چھوڑ کر میری شرن پکڑی
وہ لوگ ببھیکھن اور ہنومان اور امبریکھ اور پرہلاد کی طرح اپنے مطلب کو پہونچ کر میرے پاس بنے رہتے ہیں اور
ابھمانی آدمی بہت نہیں جیتا راجہ سہسرباہو کو اپنے بل اور ہزار ہاتھ ہونے کا ابھمان ہوا تھا تب پرشرام جی نے
اُس کے ہاتھ پھرسا سے کاٹ کر اُس کو مار ڈالا اور بھوماسر اور باناسر اور کنس آدک بہت راجہ ابھمانی خراب ہوئے

	چوپائی	
چھٹے گرب تب تربھے ہوئی		سوت گرب کر دجن کوئی

اس لئے تم لوگ دُکھ اور سُکھ کو برابر سمجھ کر ہمیشہ میرے اسمرن اور دھیان میں مگن رہو تو تم کو دُکھ نہوگا۔

چوپائی

جو جن چیت لاوے مم ماہیں ۔ سو ہوں سدا رہوں تہہ پاہیں
جو سب جنم پاپ میں رہے ۔ پھر وہ شرن ہماری گہے

دوہا

تا کو میں اتِ پریت کر دیت آپنو دھام ۔ جا میں دُکھ بیاپے نہیں رہے سدا بشرام

یہ سن کر سب راجوں نے ہنسے کیا کہ اے مہاراج آپ دیال ہو کر ہم کو اپنے جپ اور پوجا کی بدھ بتلا دیجئے تو اسی طرح آپ کے شرن اور دھیان میں رہ کر بھو ساگر پار اُتر جاویں یہ سُن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ سب بید اور شاستر کا مکھیہ گیان یہ ہے کہ کسی ساعت مجھ کو نہ بھول کر میری کتھا اور لیلا کو سُنا کرو اور سنساری بیوہار سپنے کے برابر سمجھ کر میرے نام پر جگیہ اور ہوم کیا کرو اور پرجا پالن اور براہمن اور سادھ اور مہاتماؤں کی سیوا کیا کرو اور جھوٹھ مت بولو اور کام کرودھ لوبھ موہ کو اپنے بس رکھ کر بُرا کام نہ کرو تم لوگوں کو راج کرنے پر بھی کسی طرح کا دُکھ نہ ہو کر انت سمے بیکنٹھ دھام ملے گا۔

چوپائی

جگ میں بُدھمان ہے سوئی ۔ جا کو لوبھ موہ نہیں ہوئی

دوہا

گیانی جن نیارا رہے ایسی بدھ جگ ماہنہ ۔ جیوں امبنج جل میں بسے جل کو پرست ناہنہ

اب تم لوگ اپنے اپنے گھر جا کر بال بچوں کا سُکھ دیکھو راجہ جدھشٹھر نے راجسوے جگیہ کر کے تم لوگوں کو نیوتا دیا ہے ہمارے پہونچنے سے پہلے تم لوگ ہستناپور میں جاؤ جب شیام سندر کی اگیا کے موافق سب راجہ لوگ اپنے اپنے گھر جانے کو تیار ہوئے تب شری کرشن بہاری بھگت ہتکاری نے رتھ اور گھوڑے اور ڈیرے اور سیوک وغیرہ اپنے یہاں سے اُن کے ساتھ کر دئے اور سب کے گلے میں ایک ایک ہار موتیوں کا اپنے ہاتھ سے پہنایا جب وہ سب راجہ بڑی خوشی سے شری کرشن مہاراج کا جس گاتے ہوئے اپنے دیس کو گئے اور سہدیو نے تربھون پت اور بھیم سین اور ارجن کی بدھ پور بک پوجا کی تب تربھون پت سہدیو کو ساتھ لے کر مگدھ دیش سے اندرپرستھ کو چلے جب ہستناپور کے پاس پہونچکر شری بسدیو نندن نے پانچ جنیہ اور بھیم سین نے پنڈریک اور ارجن نے دیودت نام شنکھ اپنا بجایا اُس کی آواز سنتے ہی جدھشٹھر بڑی خوشی سے نکلے اور سہدیو اپنے بھائی اور سینا پتوں سمیت آگے سے آکر لچھمی پت کو آدر پوربک اپنے گھر لوا لے گئے لیکن راجہ درجودھن شنکھ کی آواز سُن کر بہت اُداس ہو گیا جب بسدیو نندن اور ارجن اور بھیم سین راجہ جدھشٹھر کے چرنوں پر گر پڑے تب

اُنھوں نے اُن کو اپنی چھاتی سے لگا کر پریم کے آنسو بہائے اور جراسندھ کے مارے جانے کا حال سُن کر بہت خوش ہوئے۔

ادھیائے چوہتّر

آنا سب راجوں کا راجہ جُدھشٹھر کی جگیہ میں

شُکدیو جی نے کہا اے راجہ پریچھت راجہ جُدھشٹھر نے گیان کی راہ سے شری کرشن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے تربھون پت آپ نے شری برھما جی اور شری مہادیو جی آدک سب دیوتوں کے مالک ہو کر میرے واسطے براہمن روپ ہو کر بھیکھ مانگنا قبول کیا میں اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا دیکھیے جن چرنوں کا درشن بڑے بڑے جوگی اور رکھیشور اور دیوتوں کو جپ اور تپ کرنے سے بھی دھیان میں نہیں ملتا نہیں آپ نے مجھ کو اپنا بھگت جان کر میرا گھر پوتر کیا جن کے چرنوں کا دھوون گنگا جی ہو کر تینوں لوک تارتی ہیں وہی پربرھم پرمیشور تم ہو کر میری اگیا مانتے ہو یہ سب تمھاری دیا بھگت بتسلتا کی راہ سے ہے نہیں تو برھما اور مہادیو ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو تمھارے اوپر اگیا چلا دیں۔ دیکھیے سنساری آدمی راج اور دھن پانے سے کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے اور آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر میرے یہاں کوئی کام چھوٹا یا بڑا کرنے میں کچھ ابھمان نہیں رکھتے۔

دوہا

تمھرے سُمرن دھیان سے پاون ہوت شریر	یاتے سمرت ہوں سدا ماکھن پُربھ بل بیر

اور کنتی نے جراسندھ کا مرنا سُن کر شیام سندر سے کہا کہ اے مہاپربھو اب تمھاری کرپا سے راجسوئے جگیہ اچھی طرح پوری ہو گی یہ بات سنتے ہی بھیم سین ہنس کر بولے کہ اے ماتا تم جھوٹی اُستت شیام سندر کی کیا کرتی ہو جراسندھ کو میں نے مارا ہے۔

دوہا

ایک اور آنند سے بیٹھ رہے گھنشیام	جراسندھ بلوان سے میں کینھو سنگرام

یہ بات سُن کر شیام سُندر بولے کہ اے ماتا بھیم سین سچ کہتے ہیں لیکن میں نے اُن کو اشارے سے بتا دیا تھا کہ جراسندھ کو دونوں ٹانگیں چیر کر مار ڈالو اسی تدبیر سے وہ مارا گیا یہ سُن کر جُدھشٹھر آدک سب لوگ ہنسنے لگے جب ساتوں دیپ اور نوؤں کھنڈ کے چندر بنشی اور سورج بنشی راجہ اپنی اپنی استریوں سمیت روپیہ اور رتن آدک بھینٹ دینے کے واسطے لے کر ہستنا پور میں آئے تب راجہ جُدھشٹھر نے اُن کی بھینٹ لے کر شہر کے چاروں طرف اُن لوگوں کو ڈیرا دیا اور جگیہ جوگ کا سمان کیا اور اُن میں سے

جوراجہ لوگ جراسندھ کی قید سے چھوٹ کر آئے تھے وہ لوگ بڑی خوشی سے جگیہ کے سب کام کرنے لگے اور سب نیوتہری راجوں نے شیام سندر اور رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں کا درشن پریم سے کر کے آنکھوں کا پھل پایا اور نکل جاکر بھیشم پتامہ اور درجودھن آدک کوروں کو اپنے یہاں بلالایا اور شکدیو اور بید بیاس اور نارد منی اور کشپ اور بششٹھ اور بامدیو اور اتر اور پرشرام اور دھومر اور بھاردواج اور چیون اور کنو اور میترے آدک بہت سے رکھیشور اور برھماجی اور مہادیوجی اور اندر اور گندھرب اور کنتر اور جچھ اور لوکپال آدک سب دیوتا اور مہاتما لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت راجہ جدھشٹھر کا نیوتا اور شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے اُس جگیہ میں آئے اور اُنھوں نے تربھون پت کا درشن کر کے اپنا اپنا جنم سوارتھ کیا تب راجہ جدھشٹھر نے دیوتا اور رکھیشوروں کی پوجا بدھ کے موافق کر کے اُن کو جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھلا اور سوائے اُن کے اور بہت آدمی بے شمار چاروں برن کے جو دیش دیش سے وہاں آئے تھے اُن لوگوں کا آدر بھی جتھاجوگ کیا اور شیام سندر کی اگیا کے موافق ایک ایک کام جگیہ کا سب راجوں کو بانٹ دیا جبکہ جگیہ کرنے کا مہورت آیا تب دوارکاناتھ نے ہنس کر راجہ جدھشٹھر سے کہا کہ اب تم جگیہ کرنے کے واسطے بیٹھو ہم اور ارجن آدک سب لوگوں کا بیوہار ومنوہار کریں گے یہ سنتے ہی راجہ جدھشٹھر نے سب کپڑے اُتار کر نئی دھوتی پہن لی اور اچھی لگن میں سونے کے ہل سے اپنے ہاتھ سے جگیہ کرنے کے واسطے زمین جوت کر تیار کی اور شاکلیہ آدک سب سامان جگیہ کا سونے کے برتنوں میں منگا کر رکھیشوروں کے پاس رکھدیا جب براہمن رکھیشور بیدی اور اگن کنڈ بنا کر بید کے منتر پڑھنے لگے تب راجہ جدھشٹھر دروپدی سے گانٹھ جوڑ کر جگیہ شالا میں آئے اور آسن پر بیٹھا کر اگن کنڈ میں آہت دینے لگے اُس وقت دیوتوں نے بیکنٹھ ناتھ کی اگیا کے موافق اپنا اپنا ہاتھ پھیلا کر جگیہ کا بھاگ لیا اور راجہ جدھشٹھر نے سب براہمنوں کے ہاتھ میں سونے کا سُروا ہوم کرنے کے واسطے دیا اور جگیہ کے سب برتن سونے کے دیکھ کر نیوتے والے تعجب مان کر کہتے تھے کہ دیکھو راجہ نے اتنا روپیہ کہاں سے پایا جو ایسی تیاری کی ان میں جو گیانی تھے وہ جواب دیتے تھے کہ جس کے سہایک لچھمی پت کرشن چندر ہوں اُس کو کس چیز کی کمی ہوگی یہ بات اُن لوگوں کی سنتے ہی راجہ جدھشٹھر ہنس کر شیام سندر سے بولے۔

		دوہا	
	نمسکار تم کو کروں جگیہ پرش جدُراج		کہت تمھارے نام سے سدھ ہوت سب کاج

جب راجسوے جگیہ راجہ جدھشٹھر کی اچھی طرح پوری ہوئی تب سب دیوتا اور گندھرب آدک راجہ جدھشٹھر کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اور دُندبھی (یعنی نقارہ) بجاکر اُنپر پھولوں کی برکھا کی اُس وقت راجہ جدھشٹھر نے بھیشم پتامہ اور دوسرے چتردھاری راجوں سے جو وہاں بیٹھے تھے پوچھا۔

چوپائی	جگ میں جو کچھ کارج کیجے	اب پرکھن سے اگیا لیجے

تو وہ کاج سدا شبھ ہوئی	یہ نشچے جانو سب کوئی	
یاتے ہیں منتر اگ دیجے	پوجا پرتھم کون کی کیجے	
کون بڑے دیون کو ایش	تاہی پوج نو اویں شیش	

یہ بات سُن کر ابھی تک کسی نے جواب نہیں دیا تھا کہ سہدیو جراسندھ کے بیٹے نے اُٹھ کر راجہ جُدھشٹھر سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ جان بوجھ کر کیا پوچھتے ہیں سوائے شری کرشن تربھون پت کے دوسرا کون پوجنے جوگ ہے جس کی پوجا کروگے شیام سندر نے سب جگ کی اُتپت اور پالن اور ناش کرنے والے ہوکر پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور ادھرمیوں کے مارنے کے واسطے اپنی اچھّا سے اوتار لیا ہے اس لئے انھیں کو اگن روپ اور جگیہ پُرس جاننا چاہیئے جس طرح درخت کی جڑ میں پانی دینے سے سب ڈالی اور پتوں کو وہ پانی گُن کرتا ہے اسی طرح شری کرشن چندر کی پوجا کرنے سے سب دیوتا ترپت ہوں گے اُن کا بھید کوئی نہیں جانتا جتنی چیزیں دُنیا میں دیکھتے ہو سب اُنھیں کی پیدا کی ہوئی ہیں اور گنگا جی اُن کے چرنوں کا دھوون ہوکر تینوں لوک کو تارتی ہیں اور اُن کا اسمرن اور دھیان کرنے اور کتھا سُننے سے سب پاپ چھوٹ کر مکُت ملتی ہے جس جگہ آپ ساکشات پربرھم پرمیشور براجتے ہیں وہاں دوسرے کی پوجا نہیں ہوسکتی اور یہ سب پرمیشور کی مایا ہے جو ہم لوگ اُن کو اپنا بھائی بندھ اور جُدبنشی جانتے ہیں۔

چوپائی

سب سنسار سر یہ سمانا	پران روپ ہیں یہ بھگوانا	
سرب آتما اِن کو جانو	پورن شانت روپ پہچانو	

دوہا

ہر جو کی پوجا کرے من چت دے جو کوے	تانو پوجے دیو سب سپھل کامنا ہوے

یہ بات سہدیو کی سُن کر شری کرشن جی اشارے سے منع کرنے لگے کہ تم کچھ مت کہو لیکن جتنے دیوتا اور رکھیشور اور گیانی راجہ اُس جگیہ میں بیٹھے تھے یہ بات سُن کر بول اُٹھے کہ اے سہدیو تیری بدھ اور تیرے ماتا اور پتا اور گرو کو دھن ہے کہ جنھوں نے تجھ کو ایسا گیان سکھایا تمھارے پُرکھا بھی ایسے ہی گیانی اور دھرماتما ہوتے آئے ہیں جب راجہ جُدھشٹھر نے یہ بات سہدیو اور گیانی راجوں کی اپنی اچھّا کے موافق سُنی تب بڑی خوشی سے جڑاؤ سنگھاسن منگوا کر شری کرشن جی کو رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سمیت اُس پر بیٹھالا اور چرن اُن کا دھو کر چرنامرت لیا اور وہ جل اپنے پروار سمیت سر اور آنکھوں میں لگایا اور سب دیوتا اور راجوں نے وہ چرنامرت پاکر اپنا اپنا جنم سوارتھ کیا اور راجہ جُدھشٹھر نے بیکنٹھ ناتھ کو پیتامبر پہنایا اور کیسر اور چندن کا تلک لگا کر ریشمی اپٹنا گُرھایا اور رتن جٹت اچھا اچھا گہنا بدن میں پہنا کر جڑاؤ کریٹ مکٹ سر پر باندھا اور رتن اور موتیوں کا ہار اور خوشبودار پھولوں کا ہار گلے میں پہنایا اور بدھ پوربک

پوجا کر کے بہت رتن اور درب آدک اُن کے آگے بھینٹ رکھ کر بنے کیا کہ اے لچھمی پت آپ تینوں لوک
اور سب چیز کے مالک ہیں اس لئے کوئی چیز آپ کو بھینٹ دیتے ہوئے مجھے شرم معلوم ہوتی ہے یہ آنند
دیکھتے ہی دیوتوں نے شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے اُن پر پھول برسائے اور اُن کی اُستت کرنے لگے ۔

دوہا

ایسی بدھ پوجے جبھی ماکھن پربھ جگدیش ۔ بھئے لوگ آنند سب راجہ دیت اسیش

اُس وقت دوارکا ناتھ ایسے سندر معلوم ہوتے تھے جس کی اُپما کہی نہیں جاتی اور کوئی راجہ
اچھی طرح آنکھ اُٹھا کر اس سبب سے اُن کی طرف نہیں دیکھتا تھا جس میں اُن کو نظر نہ لگ جاوے
اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھچت شری کرشن جی کی پوجا کرنے سے جتنے چھوٹے اور
بڑے وہاں پر تھے سب خوش ہوئے لیکن ششپال چندیلی کے راجہ کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی اِس لئے وہ
تھوڑی دیر نہیں بولا پھر کچھ سوچ بچار کر اپنی موت نزدیک پہونچنے سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کرودھ سے
سبھا میں ہاتھ اُٹھا کر بولا کہ اے راجہ جدھشٹھر اور دھرتراشٹر اور بھیشم پتامہ اور درجودھن آدک تم لوگ
بڑے گیانی اور دھرماتما ہو کر ایسے نادان ہو گئے کہ ایک لڑکے کے کہنے سے شری کرشن کی پوجا
اس طرح پر کی جس طرح کوئی آدمی جگیہ اور ہوم کرنے کی کھیر کوّے کو کھلاوے تم لوگ نہیں جانتے
کہ بسدیو نندن نے بہت دن تک جنگل میں گئو چرا کر اہیروں کے ساتھ روٹی کھائی اور پرائی استریوں کے
ساتھ راس لیلا کر کے بھوگ اور بلاس کیا جب سے آج تک یہ بات اچھی طرح نہ معلوم ہوئی کہ شری کرشن چندر
بسدیو جادو کے بیٹے ہیں یا نند گوپ کے بیٹے ہیں تو پھر اُن کو کون برن اور کس کا بیٹا کہا جاوے یہ بڑا تعجب ہے
کہ تم لوگ ایسے آدمی کو جس کے ماں اور باپ کا ٹھکانا نہیں لگتا الکھ اگوچر پرمیشور کہتے ہو انھیں شری کرشن جی
نے راجہ اندر کی پوجا چھڑا کر گوبردھن پہاڑ پجوایا تھا یہ شاستر کے موافق نہ چلکر جو کچھ اِن کے من میں آتا ہے
وہی کرتے ہیں سوائے دودھ آدک چرانے کے اور ادھرم کرنے کے کوئی اچھا کام اُنھوں نے نہیں کیا
دیکھو یہ دشمن کے ڈر سے اپنی جنم بھوم چھوڑ کر سمدر کے ٹاپو میں جا بسے ہیں اس لئے برجباسیوں کو اُن کے
برہ میں بہت دُکھ ہوتا ہے تس پر بھی یہ کچھ دھیان نہیں کرتے اور برندابن میں رہ کر اُنھوں نے گوپیوں کے
کپڑے چرائے تھے اور جدبنسی لوگ راجہ ججات کے شاپ دینے سے تلک دھاری راجہ نہو کر تھوڑے
دنوں سے بڑھ گئے ہیں پھر تم لوگوں نے کیا سمجھ کر اُن کی پوجا کی میں پرمیشور کی سوگند کھا کر کہتا ہوں یہ
سب بات کہنے سے مجھے کچھ اپنی پوجا کرانے کی اچھا نہیں ہے جو بات سچ تھی وہ کہدی دیکھو جہاں پر بیداس
ورنارد من اور پاراشر آدک بڑے بڑے رکھیشور اور شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور اندر آدک بڑے
بڑے دیوتا بیٹھے ہیں وہاں پر شری کرشن جی کی پوجا کرنا ایسا ہے جیسے کوئی ہوم کی سامگری کتّے کو کھلاوے
اور راجہ جدھشٹھر جو شری کرشن جی کی بڑائی کرتے ہیں اُس کا یہ سبب ہے کہ جس طرح کنتی نے اپنے پت کو

چھوڑ کر دوسرے کے بیچ سے جدھشٹھر آدک کو پیدا کیا اُسی طرح شری کرشن کے باپ کا بھی ٹھکانا نہیں لگتا اپنے برابر والوں کی سب چاہنا کرتے ہیں شری مہاراج ششپال کی باتوں کا کچھ جواب نہ دے کر ایک ایک بُری بات کہنے پر لکیر کھینچتے جاتے تھے ۔

	دوہا	
اُتھرا گیا پراگ تج گیو اور ہی دیش		کھاری جل اور بسیو کیو ٹھگن کو بھیش

جب اسی طرح بہت سی بُری بُری باتیں ششپال شری کرشن جی کو کہنے لگا تب گیانی لوگ پرمیشور کی نندا سُننے میں ادھرم سمجھ کر وہاں سے اُٹھ گئے اور بھیم سین اور دروناچارج اور ارجُن نے کرودھ کرکے ششپال سے کہا کہ اے مورکھ ابھمانی تو ہمارے سامنے تربھون پت کی نندا کرتا ہے چپ رہ نہیں تو ابھی تجھ کو مار ڈالیں گے جب یہ کہہ کر بھیم سین ششپال کے مارنے کے واسطے دوڑے تب ششپال بھی اُن کے سامنے جا کر للکارا کہ سبھا والے ڈر گئے اُس وقت شری کرشن جی نے سنگھاسن سے اُتر کر بھیم سین آدک کو سمجھایا کہ تم کوئی ششپال پر ہتھیار مت چلاؤ اور بُرا کہنے سے منع مت کرو جو یہ چاہے وہ کہے دیکھو ساعت بھر میں یہ آپ مارا جائے گا ۔

	دوہا	
بھیما دک سب سے کہیو کرودھ نہ کیجے آج		تج بھراتا کی جگیہ میں گھن کر دکھہ کاج

جب بیکنٹھ ناتھ کے منع کرنے سے بھیم سین نے ششپال کو نہیں مارا تب راجہ جدھشٹھر سوچ میں ہو کر بولے کہ دیکھو ششپال میری سبھا میں بھگوان کو ایسی بُری بات کہتا ہے کیا کروں بغیر حکم تربھون پت کے کچھ نہیں کر سکتا جب اس طرح ششپال نے ایک سَو ایک کٹھور بچن شری کرشن جی کو کہے اور جدھشٹھر اُن کے بھگت کو بھی بُرا کہا تب بسدیو نندن نے کرودھ کرکے پوجا کی تھالی کو اپنے منتر سے سدرشن چکر بنا کر ششپال کا سر کاٹ ڈالا تب اُس کے دھڑ سے ایک جوت نکل کر پہلے آکاش میں جا کر پھر شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے منھ میں سما گئی یہ چرتر دیکھ کر دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور رکھیشور لوگ اُن کی اُستت کرنے لگے اور دوسرے راجوں نے ششپال ایسے ادھرمی کی مکت دیکھ کر تعجب مانا تب کتھا سن کر راجہ پرچھت نے پوچھا کہ اے مُن ناتھ شری کرشن جی نے ششپال کو ایسا کٹھور بچن کہنے پر کس طرح مکت دی اور ایک سَو ایک لکیر کھینچ کر اُسے مارنے کا کیا کارن تھا شکدیو جی بولے کہ اے راجہ یہ حال اس طرح پر ہے کہ جے اور بجے نے سندکادک کے شاپ دینے سے تین بار سنسار میں جنم لیا اور تین مرتبہ پرمیشور سے دشمنی کرکے مکت پائی جب پہلے اُن دونوں نے ہرن کشپ اور ہرنیاکش ہو کر دیوتوں کو دُکھ دیا تب نارائن جی نے باراہ اور نرسنگھ اوتار لے کر اُن کو مارا دوسری مرتبہ جب راون اور کُمبھ کرن ہو کر گؤ اور براہمن کو دُکھ دینے لگے تب بیکنٹھ ناتھ نے شری رام چندر نام اوتار لے کر اُن دونوں کو مار ڈالا ۔

دوہا	اب یہ بیج جنم میں بھیو ایک ششپال	دنت بکر ہے دوسرا سُرن کو بھوپال

اے راجہ پرکچھت ششپال اور دنت بکر شری کرشن جی کو اپنا دشمن جانکر دن رات اُن کا دھیان کرتے تھے اسی سبب سے شری کرشن پر برہم اوتار نے شراپ کی مُدت پوری ہونے پر ششپال اور دنت بکر کا سر سُدرشن چکر سے کاٹ کر اُن کو مکت دی اور لکیریں کھینچنے کا یہ کارن ہے کہ مہادیبی تمام بسدیو جی کی بہن دم گھوش نام چندیلی کے راجہ کو بیاہی گئی تھی جب اُس کے پیٹ سے ششپال جس کے تین آنکھیں اور چار ہاتھ پیدا ہوا اور راجہ نے جوتشیوں کو بُلاکر اُس کی جنم کنڈلی کا پھل پوچھا تب براہمنوں نے بچار کر کہا کہ اے مہاراج یہ لڑکا بڑا بلوان اور پرتاپی ہو کر اُس آدمی کے ہاتھ سے مارا جائے گا جس کے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور دو ہاتھ اُس کے جاتے رہیں گے دوسرا کوئی سنسار میں اُس کو نہیں مار سکے گا جب یہ بات جوتشیوں کی مہادیبی نے سُنی تب وہ اس بات کی پرچھا لینے کے واسطے ششپال اپنے بیٹے کو سب کی گود میں دے کر گلے لگانے لگی ایک مرتبہ مہادیبی ششپال سمیت دوارکا میں سورسین اپنے باپ کے گھر جاکر تھوڑے دن رہی جب اُس کو جوتشیوں کی بات یاد آئی اور اپنے بیٹے کو جدونشیوں کے گلے ملایا تب شری کرشن جی سے گلے ملنے سے ایک آنکھ اور دو ہاتھ اُس کے جاتے رہے یہ حال دیکھتے ہی مہادیبی نے بنتی کر کے کہا کہ اے دوارکا ناتھ میں تم سے یہ بھیکھ مانگتی ہوں کہ ششپال کو اپنی بوا کا بیٹا اپنا بھائی سمجھ کر کبھی نہ مارنا یہ بات سُن کر تربھون پت بولے کہ اے بُوا میں تیرے بیٹے کے سَو قصور معاف کروں گا اس سے زیادہ قصور کرے گا تو بنا مارے نہ چھوڑوں گا اس بات کا اقرار مہادیبی لچھمی پت سے لے کر اپنے گھر چلی گئی اور اُس نے یہ بچار کر اپنے من کو دھیرج دیا کہ میرا لڑکا کس واسطے سَو قصور شری کرشن جی کے کرے گا جو مارا جائے گا اسی سبب سے سَو کٹھور بچن ششپال کے سہکر تب اُس کو شری کرشن جی نے مارا اور یہی گپت بات دو ہزار کا ناتھ نے راجسوے جگیہ میں کہہ کر سب راجوں کا سندیہہ چھڑایا تھا یہ سُن کر راجہ پرکچھت نے کہا کہ اے مُنی ناتھ اب آگے کی کتھا سُنائیے شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت جب راجہ جدھشٹر کی جگیہ اچھی طرح پوری ہوئی تب اُنھوں نے نیوتری راجوں کو اُن کی استریوں سمیت جیسا جوگ تھا گہنا اور کپڑا دے کر بدا کیا اور وہ لوگ خوشی سے اپنے گھر پہونچے اور جتنے چھوٹے بڑے اُس جگیہ میں آئے تھے وہ سب راجہ جدھشٹر سے ایسے خوش ہوئے کہ کسی کا من گھر جانے کے واسطے نہیں چاہتا تھا لیکن راجہ درجودھن کو دھرم پتر یعنی راجہ جدھشٹر کی بڑائی سننے اور اُن کا پرتاپ دیکھنے سے ایسا ڈاہ پیدا ہوا کہ کرودھ کے مارے اپنے گھر چلا گیا۔

ادھیائے پچھتر

راجہ جدھشٹر کے استھان کی شوبھا کا برنن

راجہ پرکچھت نے کتھا سُن کر بولے کہ اے مُنی ناتھ جہاں سب راجہ اُس جگیہ کرنے سے خوش ہوئے تھے وہاں

درجودھن نے کیوں دُکھ مانا اور جگیہ کا کام کس طرح سب کو بانٹا گیا یہ کتھا کہئیے شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پرکچھت
تم دھن ہو جو ہر کتھا سننے سے آسودہ نہیں ہوتے سُنو کہ ارجُن آدک چاروں بھائی راجہ جُدھشٹھر کا حکم خوشی سے
مان کر کسی چھوٹے اور بڑے کام کرنے میں کچھ شرم نہیں کرتے تھے لیکن سب باتوں کے مالک شری کرشن جی ہی تھے
اس لئے اُنھوں نے جتھا جوگ سب کام راجوں کو بانٹ دیا تھا بھیم سین کو بھوجن کرانے کا کام سونپ کر
بانٹ دینا اُس کا دھرشٹ دیمن کے اختیار رکھا تھا اور خزانہ وغیرہ دُرجودھن کو سونپ کر خرچ اُس کا کرن
کے ذمہ کیا تھا جس کا دان آج تک سنسار میں ظاہر ہے اور آدر سنمان کرنا اور خبر لینا نیوتے والے راجوں کا ارجُن کو سونپ
کر آراستہ کرنا سبھا کے مکان کا بدُرجی کے حوالہ کیا تھا اور دیوتا اور رکھیشور اور براہمنوں کی پوجا اور سیوا کرنا
سہدیو کو سونپ کر جمع کرنا درب آدک سب سامان کا نکُل کے ذمہ کیا تھا اور شری کرشن جی نے برہمنوں
کے پانوں دھونا اور اُن کی جوٹھی پتل اُٹھانا اپنے ذمہ لیا تھا اور درُوپدی جی رُکمنی آدک استریوں
کا شِشٹاچار انت کرن سے کرتی تھیں اسی طرح پر راجہ جُدھشٹھر نے شری کرشن جی کی اگیا کے موافق جو
کام جگیہ کا جس راجہ کو سونپ دیا تھا وہ لوگ اُس کام کو بڑے پریم سے کرتے تھے لیکن راجہ درُجودھن کپٹ
کی راہ سے ایک روپیہ دینے کی جگہ دس روپیہ راجہ جُدھشٹھر کا اس لئے لوگوں کو دے ڈالتا تھا کہ جس میں
روپیہ گھٹ جاے تو راجہ جُدھشٹھر کی ہنسی ہو بیکنٹھ ناتھ کی کرپا سے اس طرح بہت دینے میں بڑا نام اور
دھرم راجہ جُدھشٹھر کا ہوتا تھا اور درجودھن کے ہاتھ میں چکر رکھا ہونے سے ایسا پربھاو تھا کہ جس
بھنڈار سے ایک روپیہ خرچ کرے اُس میں دس گنا بڑھ جاے اسی سبب سے شری کرشن جی انترجامی
نے اُس کو روپیہ وغیرہ خزانہ سونپا تھا لیکن دُرجودھن کو یہ مہا اپنے چکر کی معلوم نہ تھی اے راجہ پرکچھت
جب اچھی طرح راجہ جُدھشٹھر کی جگیہ بڑے جس کے ساتھ پوری ہوئی تب دھرم راج نے بے گنتی روپیہ اور
رتن اور گہنا اور کپڑا جگیہ کرنے والے براہمن اور رکھیشور اور اُن کی استریوں کو اچھا پوربک دے کر خوش کیا
اور سب چھوٹے اور بڑوں کو ساتھ لیے ہوے گنگا کنارے جا کر وہاں دروپدی سمیت بدھ پوربک اسنان
کیا اُس وقت براہمن اور رکھیشوروں نے بید پڑھا اور دیوتوں نے راجہ جُدھشٹھر پر پھول برساۓ اور کہا
کہ دھن بھاگ دھرم راج کا ہے جس نے ایسی کٹھن جگیہ پوری کی اور اپسراؤں نے اپنے اپنے بمانوں پر
ناچ کر گندھربوں نے گانا سُنایا۔

چوپائی

یا پدھ مُکل سور کے باسی — دیکھ جگیہ پدھ بھئے ہلاسی

دوہا

نرناری چھوٹے بڑے کہت دھن جُدراج — جن کی کرپا سُدرشٹ سے بھیو جگیہ کو کاج

اُس وقت سب ہستناپور باسی اچھے اچھے گہنے اور کپڑے پہنے ہوے شوبھا دیکھنے کے واسطے اپنے

اپنے کوٹھوں اور کھڑکیوں پر بیٹھ کر راجہ جدھشٹر کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے اُن کا روپ اور نگر کی شوبھا دیکھ کر سب جدبنشی آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگ جانتے تھے کہ دُوارکا پُری کے برابر دوسرا شہر سنسار میں نہ ہوگا مستنا پور اُس سے بھی اچھا دکھائی دیا جب راجہ جدھشٹر اسنان کر کے اپنے مکان پر آئے تب جتنے براہمن اور جاچک اور بھکھاری وہاں اکٹھا ہوے تھے اُن کو منھ مانگا دان اور دچھنا دے کر آنند پوربک بدا کیا جب ایسی مرضی راجہ جدھشٹر کی دیکھ کر سب چھوٹے بڑے اُن کا جس گانے لگے تب درجودھن کو جدھشٹر کی بڑائی سُننے اور سب راجوں کو اُن کے سامنے ڈنڈوت کرتے دیکھنے سے بڑا ڈاہ پیدا ہوا۔

دوہا

جگیہ کتھا ششپال بدھ کہے سُنے جو کوے	پاوت پھل وہ جگیہ کو لہے مکت پھل سوے

شیام سندر اپنی پٹ رانیوں کو ہر روز سمجھایا کرتے تھے کہ تم لوگ کنتی اور درو پدی کی سیوا اچھی طرح کرنا جس میں وہ کسی بات کا دکھ نہ پاویں اور پٹ رانیوں کی سُندرتائی اور گہنے اور کپڑے کی تیاری دیکھنے اور گھونگھرو کی آواز سننے سے دیوتوں کا چت ٹھکانے نہیں رہتا تھا آدمی کون گنتی میں ہے جب راجہ جدھشٹر اپنے خاص مکان میں جو مے دانو نے بنا دیا تھا جڑاؤ سنگھاسن پر درُوپدی سمیت بیٹھے تب دوارکا ناتھ کی اچھا کے موافق اپسرا اور گندھرب لوگوں نے دیو لوک سے آکر وہاں ناچنا اور گانا شروع کیا اُس وقت کیسی شوبھا راجہ جدھشٹر کی معلوم ہوتی تھی کہ جیسے اندر امراوتی پُری میں اپنی استری کو ساتھ لے کر اندراسن پر بیٹھے لیکن راجہ جدھشٹر ایسے سُکھ اور جس ملنے پر کچھ اُبھمان نہ لا کر یہ سمجھتے تھے کہ شیام سندر کے پرتاپ سے میری جگیہ پوری ہو کر یہ جس ملتا ہے جس وقت راجہ جدھشٹر اندر کے برابر راج سبھا میں بیٹھے ہوئے اپسراؤں کا ناچ دیکھتے تھے اُسی وقت راجہ درجودھن بہت فوج ساتھ لے کر ابھمان پوربک وہاں آکر مکان دیکھنے چلا اس میں بلور اور رتن آدک جڑے ہو کر کئی جگہ ایسے کُنڈ بلور کے بنے تھے جن میں پانی بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا اور کئی جگہ پانی بھرے ہوے کُنڈ سوکھے دکھلائی دیتے تھے جب درجودھن نے سوکھے آنگن میں پانی سمجھ کر اپنا جامہ اُٹھایا اور دوسری جگہ سوکھا مکان جانکر پانی میں کپڑے سمیت چلا گیا تب رُکمنی اور دروپدی آدک استریاں کھڑکیوں سے یہ حال دیکھ کر ہنسنے لگیں اور بھیم سین کھلکھلا کر بولے کہ اندھے دھرتراشٹر کے بیٹے آگے چلو یہ حال درجودھن کا دیکھ کر راجہ جدھشٹر نے بھیم سین کو ہنسنے سے بہت منع کیا لیکن وہ اُن کے منع کرنے پر بھی کھلکھلا کر ہنستے رہے تب درجودھن بہت لجت ہو کر من میں کہنے لگا کہ دیکھو لوگ مجھے اندھا بنا کر میری ہنسی کرتے ہیں جب ایسا بچار کر درجودھن کرودھ میں ہو کر بنا دیکھے مکان اُسی جگہ سے اپنے گھر پھر گیا تب راجہ جدھشٹر بہت سوچ کرنے لگے بھیم سین اور شیام سندر بہت خوش ہوے اور درجودھن اپنی سبھا میں بیٹھ کر منتریوں سے بولا کہ دیکھو شری کرشن کا بل پاکر جدھشٹر کو ایسا ابھمان ہو گیا کہ آج سبھا میں بھیم سین نے میری ہنسی کی اس بات کا بدلہ اُن سے نہ لوں تو آج سے اپنا نام درجودھن نہ رکھوں اتنی کتھا

سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرتچھت درجودھن کی دشمنی زیادہ ہونے کا یہی سبب تھا اُسی دن سے درجودھن نے جدھشٹر آدک کے پیچھے پڑ کر اُن کو بن باس دیا بستار پوربک حال اُس کا مہا بھارت میں لکھا ہے شری کرشن پربرھم پرمیشور مہا بھارت کرا کے بڑے بڑے شور بیروں کا ناش کرنا چاہتے تھے اسی سبب سے اُن کی اچھا کے موافق کوروؤں اور پانڈؤں سے دشمنی ہوئی تھی ۔

دوہا

جو پرگٹے سنسار میں بھار اُتارن کاج	بھارت چاہت ہیں کرن ماکھن پربھ جُدراج

ادھیائے چھہتّر

جُدھ کرنا راجہ شالو کا دوارکا میں

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرتچھت جس دن راجہ شالو ششپال کی برات میں کُنڈن پور جا کر شیام اور بلرام سے ہار مان کر بھاگ آیا تھا اُسی دن سے اُس نے یہ پرتگیا کی تھی کہ میں جدبنشیو کا نبش سنسار میں جیتا چھوڑ دوں تو آج سے چھتری نہ کہلاؤں ۔

دوہا

ملیو جب ششپال کو ماکھن پربھ گوپال	شالو نرپت ات دُکھ بھیو سنت متر کو کال

ششپال کا مرنا سنتے ہی راجہ شالو نے بچار کیا کہ جدبنشیوں کو جو بڑے زبردست ہیں بنا بردان پائے کسی دیوتا کے جیتنا مشکل ہے جب ویسا بچار کر راجہ شالو ششپال کا بدلا لینے کے واسطے شری مہادیو جی کا تپ اور دھیان سچے من سے کرنے لگا اور برس دن تک برابر مٹھی بھر راکھ شام کے وقت کھا کر رہا تب بھولا ناتھ نے پرشن ہو کر اپنا درشن اُس کو دیا اور کہا کہ تجھ کو جو اچھا ہو وہ بردان مانگ ۔

دوہا

مہا دُکت کر جور کر بولیو شالو نریش	شتر بیر موہنہ دیجئے بھولا ناتھ مہیش

اے مہا پربھو مجھ کو ایسا بمان آکاش میں اُڑنے والا دیجئے جس کو دیکھ کر جدبنشی لوگ ڈر جائیں اور کوئی ہتھیار کسی دیوتا یا دیت کا اُس بمان پر نہ لگے یہ بات سنتے ہی شری شیو جی نے مے نام دانو کو بلا کر کہا کہ تو ایک بمان بہت بڑا اور چوڑا راجہ شالو کے واسطے ایسا بنا دے کہ جس میں کوئی ہتھیار نہ لگے اور جہاں چاہے وہاں اُڑا تا ہوا ساعت بھر میں لے جائے جب مے دانو نے شری مہادیو جی کی اگیا کے موافق ایک بمان اشٹ دھاتی بہت لمبا اور چوڑا اپنی مایا سے تیار کر دیا تب راجہ شالو نے اپنے شور بیر اور سینا کو ہتھیار سمیت بمان پر بٹھال کر بڑے بیگ سے دوارکا پوری کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور وہاں

کے درخت اور مکانوں کو جڑ سے اُکھاڑ کر گرانے لگا اور اُس کی مایا سے دُوار کا پُری میں پرلے کال کی آندھی چل کر آگ اور پتھر برسنے لگے تب دوار کا باسیوں نے گھبرا کر یہ حال راجہ اُگرسین سے کہا راجہ نے پُردیمن اور سامب کو بلا کر حکم دیا کہ شیام اور بلرام کا نہ رہنا سُن کر راجہ شالُو ہم لوگوں کو دُکھ دینے آیا ہے اس لئے تم دونوں بھائی ہماری سب فوج ساتھ لے کر اُس سے لڑو یہ بات سنتے ہی جب پردیمن جی نے دوار کا باسیوں کو دھیرج دیا اور سامب اور سانکی اور کرت برما آدک شور بیر اور بہت فوج اپنے ساتھ لے کر شہر کے باہر لڑنے آئے تب راجہ شالُو نے پُردیمن جی کو دیکھ کر ایسے بان چلائے کہ چاروں طرف گھٹا روپی اندھیارا چھا گیا اُس وقت پُردیمن جی نے دُت ونت نام شستر اپنا جیسے چھوڑا ویسے اس طرح اُجیالا ہو گیا جس طرح سورج کے نکلنے سے کہرا نہیں رہتا جب راجہ شالُو کا رتھ پُردیمن جی نے ایک بان سے رتھ کی دھوجا کاٹ کر دوسرے بان سے سارتھی کو مار ڈالا اور تیسرے بان سے رتھ کے گھوڑے کو مار گرا دیا اور اُس کے ساتھ کے بہت شور بیروں کو اپنے بانوں سے گھائل کر ڈالا جب راجہ شالُو ایسی بہادری پُردیمن جی کی دیکھ کر گھبرا گیا تب سامنے لڑنے کی سامرتھ نہ رکھ کر مایا یُدھ کرنے لگا کبھی بڑا روپ رکھ کر سامنے آتا اور کبھی چھوٹا روپ بن کر آکاش سے آگ اور پتھر برساتا۔

دوہا

ایسی بدھ مایا بہت کری موڑھ رن ماہنہ	شری پُردیمن پرتاپ تے دور ہوت چھن ماہنہ

ادھر تو راجہ شالُو اپنی مایا یُدھ سے جدبنشیوں کو دُکھ دے رہا تھا اُدھر دیومان اُس کے منتری نے پُردیمن جی پر بان چلانا شروع کیا اُس وقت کام روپ نے اپنے بانوں سے اس کا بان کاٹ کر ایک بان ایسا مارا کہ دیوبان بیہوش ہو گیا جب تھوڑی دیر میں دیومان کا چت ٹھکانے ہوا تب اُس نے کرودھ کر کے ایسے زور سے ایک گدا پُردیمن جی کے سر پر ماری کہ وہ مورچھا کھا کر رتھ میں گر پڑے تب دیومان چلّا کر بولا کہ میں نے کام روپ کو مار ڈالا جب یہ بات سن کر جدبنشی گھبرا گئے اور داڑک سارتھی کے بیٹے دھرم پت اُنھوں نے کرشن کمار کو بہت بیہوش دیکھا تب وہ رتھ اُن کا رن بھوم سے ہانک کر الگ لے گیا جب تھوڑی دیر کے بعد پُردیمن جی چیتن ہوئے تب وہ رتھ اپنا رن بھوم میں نہ دیکھ کر بڑے کرودھ سے سارتھی سے بولے کہ تو نے بہت بُرا کیا جو مجھ کو رن بھوم سے الگ لے آیا

چوپائی

ایسو نہیں اُچت ہے تو ہنہ جُدکُل میں ایسا نہیں کوئی	جان اچیت بھگایو موہنہ کھیت چھوڑ جو بھاگا ہوئی

اے دھرم پت تو نے مجھ کو کبھی لڑائی سے بھاگتے دیکھا تھا جو آج رن بھوم سے بھاگ کر میرے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکا لگایا اب میں شری شیام سندر اور بلرام جی کو اپنا منھ کیا دکھاؤں گا سنساری لوگ میری ہنسی

کر کے بھائی لوگ مجھ کو نامرد کہیں گے اور رُکمنی ماتا میرے پیدا ہونے کا دُکھ مانگر سب بھوجائیاں لجت کرینگی تو نے یہ کام کر کے اپنے باپ کا نام دھرایا اور جگ میں میری ہنسی کرائی۔

چوپائی

رن میں مرے پرم پدپاوے	جیت ہوے تو شور کہاوے

دوہا

رام کرشن سُن ہیں جبے پچھتے ہیں من ماہنہ	کہہ ہیں پرگٹیو پردمن مہا کپوتن ماہنہ

جب دھرم پت نے یہ بات پردمن جی کی سُنی تب رتھ سے اُتر کر اور ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے دنیدیال آپ سے کچھ حال راج نیت کا چھپا نہیں ہے میرے گرو نے ایسا بتایا ہے کہ جب مہارتھی لڑتے وقت بیہوش ہو جائے تب اُس کے سارتھی کو چاہیئے کہ رتھ اُس کارن بھوم سے الگ لے جا کر کھڑا رکھے اور جو سارتھی گھائل ہو جاے تو مہارتھی کو اُس کی رچھا کرنا اُچت ہے اس لیے جب آپ گدا لگنے سے بیہوش ہو گئے تب میں نے آپ کا رتھ رن بھوم سے الگ لاکر کھڑا کر دیا۔

دوہا

گرو کی اگیا جان کریں کینھو یہ کاج	تو نہہ دوش لاگے نہیں جدکل کے سرتاج

اے مہاپربھو رتھ دوڑاتے وقت میرا پیچھے رہ جاتا یا رسی یا پہیا اُس کا ٹوٹ جاتا تو میں قصور مند ہوتا بے قصور سیوک پر غصہ کرنا نچاہیئے تھوڑی دیر آرام کر چکے اب چلکر لڑائی کیجیے یہ بات سُن کر پردمن جی نے کہا کہ اے دھرم پت تم نے تو اپنے گرو کی اگیا کے موافق یہ کام کیا لیکن اس میں میری نام دھرائی ہوئی اس لیے تم قسم کھاؤ کہ یہ حال ہم کسی سے نہ کہیں گے جب دھرم پت نے سوگند کھاکر پردمن جی کا سوچ چھڑا دیا تب اُنھوں نے ہاتھ منھ دھو کر دھنکھ بان اُٹھا لیا اور رتھ رن بھوم میں لے گئے۔

ادھیائے ستتر

آنا شری کرشن جی کا دوارکا میں اور مارنا راجہ شالو کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جو جدبنشی لوگ پردمن جی کو بیہوش دیکھ کر اُداس ہو گئے تھے وہ پردمن جی کا رتھ دیکھتے ہی ویسے خوش ہو گئے جیسے مردے کے بدن میں جان آجاوے اُس وقت پردمن جی نے اپنے ساتھیوں کو دھیرج دیکر دھرم پت سے کہا کہ تم جلدی رتھ میرا دیومان کے پاس جہاں وہ جدبنشیوں کو مار رہا ہے لے چلو جب یہ بات سُن کر سارتھی نے رتھ پردمن جی کا دیومان منتری کے سامنے پہونچا دیا تب کرشن کمار نے للکار کر اُس سے کہا کہ تو اودھر اُدھر غریبوں کو کیا مارتا ہے ہم سے

آکر جدھ کر یہ بات سنتے ہی دیو مان جدبنشیوں سے لڑنا چھوڑ کر پردیمن جی پر بان چلانے لگا تب پردیمن جی
نے چار تیروں سے چاروں گھوڑے اس کے رتھ کے مار کر ایک تیر سے سارتھی کو مار ڈالا اور دو تیر سے
دھوجا اور چھتر اور ایک تیر سے دھنکھ کاٹ کر تین تیروں سے دیو مان کو مار گرایا اُس وقت سامب جی بھی
اس طرح شالو کی فوج کو مار کر گرانے لگے جس طرح کسان لوگ جوار کا کھیت کاٹ گراتے ہیں ایسا جدھ
سامب اور پردیمن جی کا دیکھ کر بہت سارتھی راجہ شالو کے بھاگ چلے بہت آدمی بھاگتے وقت سمدر میں
ڈوب کر مر گئے جب اسی طرح ستائیس دن برابر راجہ شالو پردیمن آدک سے لڑتا رہا تب جدبنشیوں نے
ایسی سامرتھ اور شورتا اُس کی دیکھ کر آپس میں کہا کہ یہ کوئی بڑا شور بیر ہے جو اتنے دن ہمارے سامنے
لڑائی میں ٹھہرا نہیں تو شری کرشن مہاراج کی کرپا سے آج تک کوئی شور بیر پانچ دن سے زیادہ ہمارے
سامنے نہیں لڑا ہے ۔ اے راجہ پریکھشت جب اسی طرح راجہ شالو مایا جدھ کر کے جدبنشیوں کو دکھ دینے لگا
تب اندر پرستھ میں شری کرشن جی نے کیا سپنا دیکھا کہ دوارکا پری کو کسی نے جلا کر سمدر میں ڈبو دیا اور جدبنشی لوگ
رن بھوم میں مرے پڑے ہیں تب انھوں نے راجہ جدھشٹھر سے کہا کہ مہاراج برا سپنا دیکھنے سے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ ششپال کے ساتھی دیت دوارکا پری میں جدبنشیوں کو مار کر ناش کیا چاہتے ہیں اگیا دو تو وہاں
جا کر اُن کی رچھا کروں راجہ جدھشٹھر نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو مجھ کو آپ کا کہنا ٹالنا نہیں
ہے یہ بات سنتے ہی جب شیام سندر اور بلرام رتھ پر بیٹھ کر دوارکا کو چلے تب شہر کے باہر آکر کیا دیکھا ایک
ہرنی بائیں طرف سے نکل گئی اور کتا سامنے کھڑا ہوا سر اپنا جھاڑتا ہے یہ دونوں اسگن دیکھتے ہی شری کرشن
انترجامی سب حال دوارکا کا جان کر سارتھی سے بولے کہ رتھ جلدی لے چلو ۔

دوہا

دارک رتھ ہانکیو تبھی ہر کی اگیا پاے	بان روپ دوجے دوس رن میں پہونچے جائے

شیام سندر نے جدھ واجہ شالو کا دیکھ کر بلداؤ جی سے کہا کہ اے بھائی تم دوارکا میں جا کر راجہ اگرسین
اور پرجا کی رچھا کرو میں شالو کو مار کر وہاں آؤں گا جب ریوتی رمن یہ اگیا پا کر دوارکا کو گئے تب دیت
سنگھارن بسدیو نندن نے دارک سے کہا کہ جلدی میرا رتھ شالو کے سامنے لے چل جیسے دارک سارتھی
رتھ شیام سندر کا دوڑا کر شالو کے سامنے پہونچا دے راجہ شالو نے بیکنٹھ ناتھ کے رتھ کی دھوجا پہچان کر ایک
سانگ دارک رتھوان پر چلائی تب لچھمی پت نے ایک بان سے اُس کی سانگ کاٹ کر سولہ بان ایسے
مارے کہ بمان راجہ شالو کا کمہار کے چاک کی طرح گھومنے لگا اُس وقت شالو نے ایک بھالا بڑے زور
سے شیام سندر پر چلایا تب دوارکا ناتھ اُس کو بھی اپنے بان سے کاٹ کر اس طرح بان مارنے لگے کہ راجہ
شالو گھبرا گیا لیکن اُس نے پھرتی سے ایسا بان شیام سندر کے بائیں ہاتھ میں مارا کہ سارنگ دھنکھ اُن کے
ہاتھ سے گر پڑا جبکہ اُس کے گرنے کی آواز تینوں لوک میں پہونچی تب دیوتا اور جدبنشی لوگ ڈر کر

اُداس ہو گئے اور راجہ شالُو اگیان نے اپنی جیت سمجھ کر چلا کر کہا کہ اے کرشن چندر تم رُکمنی کو جس کی منگنی
ششُپال میرے متر سے ہوئی تھی زبردستی اُٹھا لے گئے اور راجہ جُدھشٹھر کی جگیہ میں تم نے ششُپال
کو مار ڈالا جو تم دو گھڑی میرے سامنے کھڑے رہ جاؤ گے تو میں آج اپنے متر کا بدلا تم سے لوں گا
مجھ کو بھوماسُر اور شنکھاسُر آدک دیت جن کو بل اور چھل سے تم نے مار ڈالا تھا مت سمجھنا یہ بات سُن کر
دیت سنگھارن بولے کہ اے شالُو شور بیر لوگ اپنی بڑائی آپ نہیں کرتے سنسار میں اپنے جس گانے
والے کو کوئی نہیں اچھا کہتا اس لیے جو کچھ بل رکھتے ہو وہ دکھلاؤ جس کی موت نزدیک آ پہونچتی ہے
اُس کو بھلی اور بُری بات کہنے کا بچار نہیں رہتا جس طرح ششُپال مارا گیا اُسی طرح تو بھی ایک ساعت
میں مارا جائے گا ایسا کہہ کر شیام سندر نے ایک گدا شالُو کے سر پر اس زور سے ماری کہ خون اُس کے
منہ سے گر کر بدن اُس کا کانپ اُٹھا لیکن وہ انتردھیان ہو کر مایا جدھ کر کے آگ برسانے لگا تب
بسدیو نندن نے ایسے بان مارے کہ سب مایا چھوٹ کر راجہ شالو بمان سمیت پرتھوی پر گر پڑا جب پھر
اُٹھ کر اُس نے ایک گدا شیام سندر پر چلائی تب لچھمی پت نے وہ گدا کاٹ کر ایک گدا اُس کے ایسی
ماری کہ وہ بیہوش ہو گیا جب تھوڑی دیر میں وہ ہوش میں آیا تب منتر کے زور سے وہ اپنے کو دوت
بنا کر سر اور منہ میں دھول لپیٹے پسینا بہتا ہوا شیام سندر کے پاس آیا اور رو کر بولا کہ اے ترِبھون پت
مجھ کو دیو کی تمھاری ماتا نے بھیج کر کہا ہے کہ راجہ شالُو بسدیو تمھارے باپ کے مارنے کے واسطے
پکڑے گیا ہے تم اُن کی خبر کیوں نہیں لیتے یہ بات دوت کی سُن کر ایک ساعت بسدیو نندن نے
سوچ کر کے بچار کیا کہ بلرام جی کے سامنے جن کو کوئی دیوتا بھی جیت نہیں سکتا راجہ شالُو بسدیو جی
کو کس طرح پکڑے گیا ہو گا جس وقت شیام سندر اس طرح کا سوچ اور بچار کر رہے تھے اُسی وقت راجہ شالُو
مایا روپی بسدیو بنا کر اُن کے بال پکڑے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے لے آیا تب مایا روپی بسدیو
تڑپتا ہوا شیام سندر سے رو کر بولا کہ اے بیٹا ہم تم کو پیدا اور پالن اور رچھّا کرنے والا سنسار کا جانتے ہیں
راجہ شالُو تمھارے سامنے مجھے لا کر میرا پران لینا چاہتا ہے اس کے ہاتھ سے جلدی چھڑاؤ یہ بڑے شرم کی
بات سمجھنا چاہیئے کہ جو میں تم ایسا ترِبھون پت بیٹا رکھ کر اتنا دُکھ پاؤں جس وقت مایا روپی بسدیو اس طرح
بلاپ کر رہا تھا اُسی وقت شالُو نے للکار کر شیام سندر سے کہا کہ دیکھو ہم تمھارے سامنے بسدیو کو پکڑ لا کر
مارتے ہیں تم کو بل ہو تو چھڑا لو ایسا کہہ کر راجہ شالو نے مایا روپی بسدیو کا سر تلوار سے کاٹ کر برچھی
کی نوک پر اُٹھا لیا اور سب لوگوں کو دکھلا کر بولا کہ اے شری کرشن تم نے دیکھا جس طرح میں نے
تمھارے باپ کو مار ڈالا اُسی طرح سب جُدبنشیوں کو مار کر سمدر میں ڈال دوں گا یہ حال دیکھ کر شیام سندر
کو ایک ساعت مورچھا آ گئی پھر اُنھوں نے دھیان دھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مایا روپی بسدیو ہے اتنی
کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ جس وقت مایا روپی دوت نے آ کر دیو کی جی کا سندیسا کہا اور شالُو نے

مایا روپی بسدیو کا سر کاٹ لیا اُس وقت لچھمی پت کو کچھ سندیہہ ہوا تھا یہ حال سُن کر رکھیشور اور گیانی لوگ ایسا کہتے ہیں کہ جن پرمیشور کا نام لینے سے سندیہہ چھوٹ کر من شُدھ ہو جاتا ہے اُن کے کاموں میں سندیہہ کرنا نہ چاہیئے ۔

چوپائی

جو پربھ کیول برہم کہاویں	کہہ کارن اتنو بھرم پاویں
جگ میں سنکھ دیہہ دھرآئے	تہہ کارن اتنو بھرم پاے

دوہا

ماکھن پربھ بھگوان کو کہوں کچھ بھرم نانہہ	تدپ یہ لیلا کری جان لیو من ماہنہ

جب شیام سندر نے سمجھا کہ شالو نے مایا روپی بسدیو بنا کر سر کاٹا ہے تب پانچ جنیہ شنکھ اپنا بجا کر بڑے کرودھ سے اپنا رتھ اُس کے پیچھے دوڑایا اور ایک گدا ایسی ماری کہ بمان راجہ شالو کا سو ٹکڑے ہو کر سمدر میں گر پڑا اُس وقت شالو نے بمان پر سے کود کر ایک گدا بسدیو نندن پر چلائی تب دیت سنگھارن نے اپنی گدا سے اُس کی گدا توڑ ڈالی ۔

چوپائی

سوئی گدا بجرم سم بھاری	کیتک بار شالو پر ماری

دوہا

وا کو بل کیسے کہا جدھ کرت ات گھور	شری ماکھن پربھ کی گدا چھن میں ڈالی توڑ

جب اسی طرح راجہ شالو دیر تک دوارکا ناتھ سے گدا جُدھ کرتا رہا تب برندابن بہاری نے بان سے ہاتھ اُس کے کاٹ کر گدا سمیت گرا دیے اور سُدرشن چکر مار کر اس طرح سر کاٹ لیا جس طرح اندر نے برترا سُر دیت کو مارا تھا جب شالو کے دھڑ سے ایک جوت نکل کر شری کرشن بیکنٹھ ناتھ کے منہ میں سما گئی تب دیوتوں نے مرنا راجہ شالو کا دیکھ کر خوشی کا نقارہ بجایا اور شری کرشن جی پر پھول برسائے ۔

ادھیائے اٹھتّر

آنا راجہ دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائیوں کا شری کرشن جی سے لڑنے کے واسطے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جس طرح دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائی ششپال کے مارے گئے تھے وہ حال کہتے ہیں سُنو کہ جب دن راجہ ششپال راجہ جدھشٹھر کی جگیہ میں مارا گیا اُسی دن سے وہ دونوں بھائی شری کرشن جی سے ششپال اپنے بھائی کا بدلا لینے کے واسطے بچار کرتے تھے جبکہ

اُنھوں نے سُنا کہ راجہ شِسْپال ہمارے بھائی کا متر دوارکا میں جاکر لڑا رہا ہے تب اُن دونوں نے بھی بہت فوج ساتھ لے کر دوارکا پُری پر لڑنے کے واسطے چڑھائی کی ۔

دوہا

گج رتھ پیدل تُرنگ کی سین لیے نج ساتھ ۔ چلے دوارکا اور کو سب اُسرن کے ناتھ

شیام سندر راجہ شِشپال کو مار کر ابھی تک دُوارکا پوری میں نہیں پہونچے تھے کہ اُسی وقت دنت بکر اور بدورتھ دونوں بھائی اپنی فوج سمیت وہاں پہونچے اور مُرلی منوہر کو گھیر لیا جب اُن کو دیکھ کر سب جدبنشی گھبرا گئے تب دنت بکر باسدیو کے سامنے جاکر ابھمان سے بولا کہ تم نے میرے بھائی اور متر کو مارا ہے اس لئے آج تم کو جُدبنشیوں سمیت جم پُری میں بھیج کر اُن کا بدلا لوں گا پہلے تم اپنا ہتھیار میرے اوپر چلاؤ پیچھے سے میں تم کو ماروں گا جس میں تم کو یہ ابھلاکھا نہ رہ جائے کہ میں نے دنت بکر پر ہتھیار نہیں چلایا تم نے بڑے بڑے شور بیر جُدھ میں مارے ہیں لیکن آج میرے ہاتھ سے جیتے بچکر تم کو گھر جانا مشکل ہے ۔

چوپائی

کہت سُنو موہن گوپالا ۔ جہہ کے بیر کاج یہاں آیوں
جاکو درس تمھارو ہوئی ۔ اب موکو چنتا کچھ ناہیں
جو میں مروں تمھارے ہاتھا ۔ دُھن بھراتا میر و شِشپالا
درشن مہاراج کے پایوں ۔ بھوساگر سے اُترے سوئی
دوہوں بھانت نربھے من ماہیں ۔ ہوہوں سرگ لوگ کو ناتھا

دوہا

اور جو تم کو مار کر جیت رہوں جگ ماہنہ ۔ تو راجن کو راج ہوں یا میں سنشے ناہنہ

جب اس طرح بہت باتیں کہہ کر دنت بکر نے ایک گدا شری کرشن جی پر چلائی تب دیت سنگھارن اپنی گدا سے اُس کی گدا گرا کر بولے کہ اے دنت بکر جتنا زور تیرے بدن میں تھا وہ سب تو نے گدا چلا کر پورا کیا اب ہوشیار ہو میری باری ہے یہ کہہ کر دوارکا ناتھ نے کومودکی نام گدا اپنی اس جلدی سے دنت بکر کی چھاتی پر لگائی کہ وہ خون منھ سے ڈالکر اُسی وقت مر گیا ۔

دوہا

پران جوت واکی نکس چڑھی سورگ کی چھانہہ ۔ پھیر سمائی آئے کے ماکھن پربھو مکھ مانہہ

یہ حال دیکھ کر بدورتھ دنت بکر کا بھائی ڈھال تلوار لیے ہوئے شری کرشن جی کے سامنے آیا تب لچھمی پتی نے اُس کا سر سدرشن چکر سے کاٹ کر مکٹ اور کنڈل سمیت زمین پر گرا دیا جبکہ اُن دونوں کے مرتے ہی سب فوج اُن کی بھاگ گئی تب تینوں لوک میں خوشی ہو کر دیوتوں نے شری کرشن جی پر پھول برسائے اور دُندبھی

بچارکر سب دیوتا اور رکھیشور اُستت کرکے بولے کہ اے دنیا ناتھ آپ کی لیلا اپرم پار ہے کوئی اُس کا بھید جان نہیں سکتا ہے جے اور بجے آپ کے دوارپال سنکادک کے شاپ دینے سے پہلے ہرنیاکش اور ہرن کشپ اور دوسری مرتبہ راون اور کمبھ کرن ہوئے اور تیسرے جنم میں ششپال اور دنت بکر ہوئے اور شتر بھاؤ سے آپ کا بھجن اور اسمرن کرتے تھے آپ نے اُن کا اُدھار کرنے کے واسطے تین مرتبہ سگن اوتار لیا اور اپنے ہاتھ سے اُن کو مار کر پھر بیکنٹھ میں بھیج دیا ایسا دینڈیال اپنے بھگت کی رچھیا کرنے والا دوسرا کون ہوگا جب سب دیوتا اُستت کرکے شری کرشن جی کو ڈنڈوت کرنے کے بعد اپنے اپنے لوک کو چلے گئے تب برندابن بہاری بھگت ہتکاری نے جیسے گھائل اور مرے ہوئے جدبنسیوں کو امرت روپی درشٹ سے دیکھا تو سب مرے ہوئے جی کر گھائل لوگ اچھے ہو گئے جب یہ مہا بیکنٹھ ناتھ کی دیکھ کر سب چھوٹے بڑے اُن کا جس گانے لگے تب لچھمی پت سب جدبنسیوں کو ساتھ لے کر آنند پوربک ڈنڈبھی بجاتے ہوئے دوارکا میں آئے اور راجہ شالوؔ وغیرہ کا جو مال لوٹ کر لائے تھے وہ سب اُگرسین کو دیا اُن کو دیکھتے ہی سب چھوٹے بڑوں نے خوش ہو کر اپنے اپنے گھر منگلاچار منایا اور بیکنٹھ ناتھ کی اگیا سے بشوکرما نے اُن سب مکانوں کو جو دیتیوں نے توڑ ڈالے تھے ساعت بھر میں جیوں کے تیوں بنا دیے اور شری کرشن جی نے اُسی دن سے جدھ کرنا چھوڑ کر یہ پرتگیا کی کہ اب میں ہتھیار نہ پکڑوں گا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جب کچھ دن بعد راجہ جدھشٹھر آدک پانڈوؤں اور درجودھن آدک کوروؤں سے مہابھارت کی تیاری ہوئی تب شیام سندر راجہ اُگرسین سے یہ حال کہہ کر بلرام جی سے بولے کہ اے بھائی اس مہابھارت میں مجھ کو کیا کرنا چاہیئے یہ بات سُن کر بلداؤ جی نے من میں بچار کیا کہ شیام سندر پانڈوؤں کی اِچھا پورن کرنے کے واسطے مہابھارت کرایا چاہتے ہیں میں وہاں رہ کر درجودھن اپنے چیلے کی سہائتا کروں گا تو شیام سندر بُرا مانیں گے اور شیام سندر کا حکم ماننے میں درجودھن بُرا مانے گا اس لیئے ہستناپور نہ جا کر تیرتھ جاترا کرنے چلا جاؤں گا آگے جو اِچھا بیکنٹھ ناتھ کی ہوگی وہ کریں گے یہ بات بچار کر ریوتی رمن نے شری کرشن جی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ ہستناپور جا کر جیسا اُچت ہو ویسا کیجیئے میں بھی تیرتھ جاترا کرتے ہوئے وہاں آ پہونچوں گا یہ سُن کر شری کرشن جی نے مہابھارت کرانے کی اِچھا سے بلداؤ جی کو روکنا اُچت نہیں جانا جب بسدیونندن کُرچھیتر میں جہاں اٹھارہ اکچھوہنی دل مہابھارت کرنے کے واسطے اکٹھا ہوا تھا گئے تب بلداؤ جی بھی پربھاس چھیتر اور جمنا آدک بہت تیرتھوں میں اسنان اور دان اور جاترا کرتے ہوئے نیکھارشر کھیتر میں پہونچے وہاں پر اُنھوں نے کیا دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے رکھیشور اور منیشور اکٹھا ہو کر جگیہ کر رہے ہیں اور دوسری جگہ روم ہرکھن سوت پورانک چیلہ بید بیاس جی کا سنگھاسن پر بیٹھا ہوا شونکادک رکھیشوروں کو کتھا سنا رہا ہے بلداؤ جی کو دیکھتے ہی شونکادک سب رکھیشور آور سنان کرنے کے واسطے اُٹھ کھڑے ہوئے لیکن روم ہرکھن بدیا کے ابھمان سے نہیں اُٹھا

تب ریوتی رمن کرودھ کرکے بولے کہ اس مورکھ کو کس نے بیاس گدّی دنی اور کتھا باچنے کے واسطے ایسا بھگت
اور گیانی چاہیئے جس کو لوبھ اور اہنکار نہ ہو آپ رکھیشور لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ پورانک بدیا پڑھنے پر بھی شاستر
کے موافق نہ چلکر ابھمان کے نشہ میں اندھا ہو رہا ہے جس طرح کلجگ کے براہمن دوسروں کو اُپدیش دیکر
آپ مرجاد کے موافق نہیں چلتے اسی طرح یہ کام اور کرودھ اور لوبھ اور موہ کے بس ہو کر چھوٹے بڑوں
کو نہیں پہچانتا اور ہمارا اوتار کیول ادھرمی کچلیوں کے مارنے کے واسطے ہوا ہے اس لئے جو کوئی
ہمارے سامنے کمارگ پر چلتا ہے اُس کا اپرادھ ہم چھما نہیں کرسکتے ایسا کہہ کر شیش اوتار نے ایک
کُشا منتر پڑھ کر کرودھ سے اُس پورانک کی طرف پھینکا تب اُس کُشا کے لگتے ہی اُس کا سر کٹ کر
گر پڑا یہ حال دیکھتے ہی شونک آدک رکھیشوروں نے چلا کر بلبھدر جی سے کہا کہ مہاراج یہ سوت ہر چرتر سُنا کر
اپنے اور سننے والوں کو کرتارتھ کرتا تھا اُس بیاس گدّی پر بیٹھے ہوئے آپنے مار ڈالا اچھا نہیں کیا ہم لوگ جانتے
ہیں کہ آپ نے اپنی اِچّھا سے اوتار لیا ہے لیکن اُس کو جو براہمن اور بیش سے پیدا ہوا ہے اور ہماری اگیا
سے بیاس گدّی پر بیٹھا تھا آپ نے جو مار ڈالا اُس سے آپ کو برہم ہتیا لگی اب آپ کو پرائشچت کرنا چاہیئے
جو آپ ایسا نہ کریں گے تو دوسرا کوئی برہم ہتیا سے کس واسطے ڈرے گا اور شاستر میں جو آدپرش بھگوان کی
سانس ہے براہمنوں کو بہت اُتم لکھا ہے دیکھئے جبکہ شیام سندر آپ کے چھوٹے بھائی پربرہم پرمیشور کو
بھرگ رکھیشور نے بنا اپرادھ لات ماری تھی تب اُنھوں نے رکھیشور کا پاؤں اپنے ہاتھ سے دبا کر کہا تھا کہ
میرے کٹھور ہردے سے آپ کے کومل چرنوں میں چوٹ لگی ہوگی اس سے براہمن کی بدی بڑی سمجھنا چاہیئے
یہ گیان روپی بات سُن کر بلرام جی کا کرودھ شانت ہوا تب اُنھوں نے رکھیشوروں سے کہا کہ مہاراج آپ لوگ
سچ کہتے ہیں مجھ سے اپرادھ ہوا جو میں نے کرودھ بس ہو کر براہمن کو مار ڈالا آپ کوئی پرائشچت اُس کا بتلائیے
جس میں میرا بدن شُدھ ہو جاوے اور اگر کوئی بیٹا اُس سوت کے ہو تو بتلائیے میں اُس کو بیاس گدّی پر
بیٹھال دوں ۔

دوہا

ہم ہون کو دوکھن لگے جو کچھ کریں انیت	اور ن کو کہیے کہا کٹھن کرم کی ریت

یہ سُن کر رکھیشور بولے کہ تیرتھوں کے اسنان کرنے سے تمھارا پاپ چھوٹ جائے گا جب شونک
آدک نے اُگرشروا نام روم ہرکھن کے بیٹے کو وہاں بھیجا تب بلدیوجی نے اُس کو اُس کے باپ کی جگہ
بیاس گدّی پر بیٹھا کر یہ بردان دیا کہ تجھ کو بنا پڑھے سب بدّیا یاد ہو جاوے جیسے یہ بات ریوتی رمن کے
منھ سے نکلی ویسے سوت کے بیٹے کو چھئو شاستر اور اٹھارہ پُران بنا پڑھے یاد ہوگئے تب وہ بیاس گدّی
پر بیٹھ کر کتھا باچنے لگا یہ مہما بلرام جی کی دیکھتے ہی سب رکھیشور خوش ہو کر بولے کہ مہاراج آپ کی دیا
سے سوت کے مرنے کا سوچ تو چھوٹ گیا لیکن بلول دیت بندر روپ سے جو پورنماسی اور اماوس

اور دُشٹ دو ادسی کو آکر ہمارے جگیہ اور ہوم میں پیپ اور لہو اور ہڈّی پھینک دیتا ہے اس سے ہم لوگ بڑا دُکھ پاتے ہیں آپ تیرتھ باسیوں پر دیال ہو کر اُس بندر کو مار ڈالیے تو ہم لوگ نربھے ہو کر جگیہ اور ہوم کیا کریں یہ بات سُن کر بلرام جی بولے کہ بہت اچھا ہم اُس کو مار کر تمہارا دُکھ چھڑاویں گے ۔

ادھیائے اناسی ۷۹

مارنا بلرام جی کا بلوَل نام دیت بندر روپ کو

شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت ریوتی رمن نے رکھیشوروں کے کہنے سے بلول دیت کو مارنے کے واسطے کئی دن تک نیمکھارنشر کہ میں نواس کیا جب پورنماسی کے دن بڑی آندھی چل کر پانی اور لہو اور پیپ برسنے لگا اُس وقت رکھیشوروں نے بلرام جی سے کہا کہ اے مہاراج یہ سب لچھن اُس بندر کے آنے کے ہیں یہ بات سُن کر بلدیو جی نے ہل اور موسل اپنے ہتھیار کو یاد کیا ویسے دونوں اُن کے پاس آ پہونچے تب وہ بندر روپ دیت کالا رنگ پہاڑ ایسا لمبا اور چوڑا بڑے بڑے دانت لال لال آنکھیں ڈراونی صورت بنائے ترشول ہاتھ میں لیے بادل کی طرح گرجتا ہوا وہاں آیا تب بلدیو جی اپنا ہل اور موسل لے کر اُس کی طرف چلے ۔

	دوہا	
اُن ہوں راہہ دیکھ کے جان لیو من ماہہ		ان سمان جودھا بلی تہوں لوک میں ناہہ

جب اُس بندر نے بلرام جی کو اپنے سے زیادہ دیکھا تب وہ منتر کے زور سے انتردھیان ہو کر مل اور موتر برسانے لگا یہ حال دیکھتے ہی ریوتی رمن نے اُس بندر کو ہل کی نوک سے اُٹھا کر زمین پر پٹک دیا اور ایک موسل اُس کے سر پہ ایسا مارا کہ پران اُس کا نکل گیا اُس دیت کا مرنا دیکھ کر سب رکھیشور اس طرح خوش ہو گئے کہ جس طرح برتراسُر دیت کے مرنے سے دیوتا خوش ہوئے تھے اور اُسی وقت رکھیشوروں نے ریوتی رمن کو آشیرباد دے کر ایسے خوشبودار پھولوں کی مالا گلے میں پہنا دی جس کے پھول کبھی نہ کمھلاویں اور دیوتوں نے بلدیو جی پر پھول برسا کر دُندبھی بجائی ۔

	دوہا	
تہاں لائے سب دیوتا بھوکھن بسن بنائے		پہرائے بلرام کو شوبھا کہی نہ جائے

جب رکھیشوروں نے دیت کے مارے جانے سے بے ڈر ہو کر بلدیو جی کو بدا کیا تب ریوتی رمن گڑھ مکتیشور اور گومتی اور گنڈک اور بپاسا اور گنگا اور کوشکی اور سرجو اور پلہہ آشرم اور شون بھدر اور پریاگ اور کاشی آدک تیرتھوں میں گئے اور وہاں پر اسنان اور دان کیا پھر وہاں سے گیا جی اور گنگا ساگر اور گوداوری اور بھاگیرتھی اور سنگدیپ اور بھیم رتھی اور سیت بندھ رامیشور اور بندھیاچل چھیتر اور شری شیل آدک تیرتھوں

میں جاکر اسنان کیا اور دس دس ہزار گئو بدھ پور بک براہمنوں کو دان دیا پھر وہاں سے سوام کارتک اور اگست مُن اور پرشرام جی اور ارجنُ بالا کا درشن کرتے ہوئے اور راہ میں سب لوگوں کو سُکھ دیتے ہوئے برسویں دن پرتھوی پرکرما کر کے ہردوار میں آئے ۔

دوہا	
تہاں سنی بلرام جی لوگن سے یہ بات	پانڈ سُتن اور کوروں جُدھ ہوت دن رات

یہ حال سنتے ہی بلد یو جی کُرچھیتر کو چلے اور جس وقت راجہ دُرجودھن اور بھیم سین مہابھارت کرا کے اٹھارھویں دن آپس میں گدا جدھ کرتے تھے اُسی وقت وہاں پہونچے جب اُن کو دیکھ کر جدھشٹھر آدک پانچوں بھائی اور راجہ درجودھن نے ڈنڈوت کی تب بلدیو جی اُن لوگوں کو آشیرباد دے کر بولے کہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ شیام سندر تربھون پت کے رہنے پر بھی کوروؤں اور پانڈوں نے رجُوگن کے بس ہو کر اپنے بھائی آدک لاکھوں آدمیوں کا ناش کیا اور بھیم سین اور دُرجودھن دونوں آدمی زور میں برابر ہیں لیکن بھیم سین کی سانس لڑتے وقت نہیں پھولتی اور درجُودھن گدا جدھ اس سے اچھی جانتا ہے یہ حال اُن کا دیکھ کر بلداوجی نے بھیم سین اور دُرجودھن سے کہا کہ تم لوگ لڑنا چھوڑ دو جس میں تمھارا انبش بنا رہے دیکھو مہابھارت کرنے میں اتنا کلُ اور پروار تمھارا مارا گیا تسپر بھی تم کو اپنا بُرا بھلا نہیں سوجھ سمجھ پڑتا یہ بات سنتے ہی پرمیشور کی اچھا سے دونو بیروں نے بلداؤجی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج اب رن پر چڑھ کر ہم لوگوں سے اُترا نہیں جاتا ۔

دوہا	
ہمد پ برچین رام جو جُدھ کرو ست کوے	تدپ ان مانو نہیں ہونی پربل ہوے

جبکہ ریوتی رمن کے سمجھانے پر بھی اُن دونوں نے لڑنا نہیں چھوڑا تب بلداؤجی اِچھا بیکنٹھ ناتھ کی اس طرح سمجھ کر چپ رہے اور اُسی وقت بھیم سین نے ایک گدا درجودھن کی جانگھ میں ایسی ماری کہ جانگھ اُس کی ٹوٹ گئی اور وہ پرتھوی پر گر پڑا تب درجودھن نے بلرام جی سے رو کر کہا کہ اے مہاپربھو آپ میرے گرو ہیں میں آپ سے جھوٹھ نہیں کہتا کہ اس مہابھارت میں سب آدمی آپ کے بھائی شری کرشن جی کی صلاح سے مارے گئے ہیں اور پانڈوں لوگ اُنھیں کے زور سے لڑتے ہیں نہیں تو اُن کو کیا سامرتھ تھی جو پھر کوروں سے لڑتے جُدھشٹھر آدک پانچوں بھائی اس طرح شیام سندر کے بس میں ہو رہے ہیں جس طرح کاٹھ کی پتلی کو نٹ اپنے آدھین رکھ کر جدھر چاہتا ہے اُدھر نچاتا ہے دوار کا ناتھ کو ایسا اُچت نہیں ہے کہ پانڈوں کی سہائتا کر کے ہمارے ساتھ لڑائی کریں دیکھو بھیم سین نے دُساسن کی بھجا اُکھاڑ کر اُس کو مار ڈالا اور ہم لوگوں کے سامنے خون اُس کا پیا اور ادھرم کی راہ سے میری جانگھ میں گدا مار کر مجھ کو پرتھوی پر گرا دیا اور میں اس سے زیادہ پانڈوں کے ادھرم کا حال آپ سے کہاں تک برنن کروں جو کچھ

تیسرے بھاگ میں لکھا تھا وہ ہوا جس طرح اس مہا دُکھ میں آپ نے دیال ہو کر درشن دیا اُسی طرح میرے
واسطے جو اُچت ہو وہ کیجے جب ایسے آدھین بچن دُرجودھن سے بلداؤجی نے سُنے تب شری کرشن کے پاس
جاکر بولے کہ اے بھائی تم نے یہ کیسی مایا پھیلائی جو اپنے آدمی مہابھارت میں تمھارے سامنے مارے
گئے اور دساسن کی بھُجا اُکھاڑ کر دُرجودھن کی جانگھ توڑ ڈالی یہ دھرم جُدھ کی بات نہیں ہے کہ کوئی زبردست
آدمی کسی کا ہاتھ اُکھاڑ ڈالے اور کمر کے نیچے گدا چلاوے دھرم جُدھ میں ایک ایک آدمی اپنے برابر والے
کو للکار کر لڑتا ہے یہ سُن کر شری کرشن جی بولے کہ اے بھائی تم نہیں جانتے کہ کورو لوگ بڑے ادھرمی اور
پاپی ہیں اُن کا حال کچھ کہا نہیں جاتا دیکھو پہلے دُرجودھن نے دساسن اور شکنی کے کہنے سے کپٹ کا جوا کھیل کر
سب مال اور دیش راجہ جُدھشٹر آدک کا جیت لیا اور ان کو تیرہ برس بن باس دیا پھر دساسُن نے سر کے بال
پکڑ کر دروپدی کو راج سبھا میں لا کر ننگی کرنا چاہا جس وقت دُرجودھن نے دروپدی ایسی پت برتا کو اپنی جانگھ
پر بیٹھنے کے واسطے کہا تھا اُسی وقت بھیم سین نے سوگند کھا کر یہ پرتگیا کی تھی کہ دساسن کی بھُجا اُکھاڑ کر
دُرجودھن کی جانگھ اپنی گدا سے توڑوں گا وہی پرتگیا اپنی بھیم سین نے پوری کی اس کے سوائے اور
جو جو پاپ اور ادھرم کوروؤں نے جُدھشٹر آدک سے کیے ہیں اُس کا حال کہاں تک تم سے کہوں یہ مہابھارت
کی آگ جو جل رہی ہے کسی طرح نہیں بجھ سکتی تم اس بات کا سوچ ست کرو جب بلداؤجی نے یہ بات
شری کرشن جی کے منھ سے سُنی تب اچھّا اُن کی جانکر کرچھیتر سے دُوارکاپُری میں چلے آئے اور وہاں سے
ریوتی اپنی استری اور کئی جُدھشٹیوں کو ساتھ لے کر نیم کھار مشرکھ میں اس اچھا سے گئے کہ جس میں برہم ہتیا کا پاپ
جو تیرتھ کرنے سے چھوٹ گیا تھا وہ رکھیشوروں کو دکھلاویں جیسے شونک آدک رکھیشوروں نے بلداؤجی
کو دیکھا ویسے بہت خوشی سے آشیرباد دے کر کہا کہ تمھاری برہم ہتیا چھوٹ گئی جب یہ بات بلداؤجی نے
سُنی تب بڑی خوشی سے وہاں اسنان اور دان اور جگیہ آدک شبھ کرم کیا اور رکھیشوروں کو گیان اُپدیش
دے کر جُدھشٹیوں سمیت دُوارکاپُری میں چلے آئے اور اپنے ذات بھائیوں کا سنمان کیا۔

رام کتھا پاون سدا کہے سُنے جو کوے	دوہا	تاکو شری بھگوان سوں پریم پریت اتی ہوئے

ادھیائے اسّی

کتھا سُداما براہمن کی

راجہ پریچھت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے بنے کیا کہ اے مہاراج آپ سمجھتے ہوں گے کہ پرمیشور
کی کتھا اور لیلا سُن کر اُس کو سنتوکھ ہوا ہوگا لیکن میرا من ابھی تک سننے سے نہیں بھرا ست سنگ بنا بھاگ

کے نہیں ملتا اس سے میں جانتا ہوں کہ میرے پچھلے جنم کا پُن سہاے ہوا جو میں نے انت سمے گنگا کنارے
آکر آپ کا درشن پایا جس جگہ پرمیشور کی کتھا ہو کر ست سنگ رہتا ہے وہاں پر دیوتا لوگ سورگ سے آتے ہیں
دیکھیئے جو نارد مُن دن رات پھرتے رہ کر کہیں نہیں ٹھہرتے وہ بھی ست سنگ میں آ کر بیٹھے ہیں میرے پتروں
نے اپنے کرم کے انسار بیکنٹھ سے بھی اچھا استھان پایا ہوگا لیکن آپ کے مُکھاربند سے جو میں نے شری
مدبھاگوت سُنی ہے اس سے میرے پتر لوگ اچھے سے اچھا استھان اپنے رہنے کے واسطے پاویں گے جس
آدمی کے منھ سے پرمیشور کا نام نہیں نکلتا اُس کو جانور سے بھی بدتر سمجھنا چاہیئے جو کان کتھا اور اُستت بھگوان کی
نہیں سنتا وہ کان بچھو اور سانپ کے بل کے برابر ہے جو سر ہر مندر اور دیو استھان اور سادھ اور براہمن کے
سامنے ڈنڈوت نہیں کرتا وہ سر بدن پر بوجھ کے برابر ہے اور جو آنکھ شیام سندر کا درشن پرگٹ یا دھیان میں نہیں
کرتی وہ آنکھ مور پنکھ کے برابر ہے جو گرہستھ بیکنٹھ ناتھ کا پریم رکھ کر اپنے برن کا دھرم کرتے ہیں اُن کو جوگی
اور سنیاسی اور پرم ہنس سے اُتم جاننا چاہیئے اِس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ آدمی کا تن پا کر ہر بھجن اور
ست سنگ میں اپنا جنم بتا دے اے شکدیوجی مہاراج آپ کے اوپر بھگوان کی بڑی کرپا ہے اس لئے
چاہتا ہوں کہ مجھ کو کچھ اور ہر چرتر سُنائیے شکدیوجی بولے کہ اے راجہ تیری بدّھ دھن ہے جو تو ہر کتھا سے
سے اتنی پریت رکھتا ہے ۔

	دوہا	
جو یا بدھ چیت دے سنے ہر کی کتھا پُران		کرپا کرت ہیں تاہ پر ماکھن پربھ بھگوان

اے راجہ پرکچھت اب ہم کتھا سُداما براہمن کی جس کا دردر شری کرشن دوارکا ناتھ نے چھڑا کر اُس کو
کبیر دیوتا کے برابر درب اور راجہ اِندر کے سمان سکھ دیا تھا کہتے ہیں سُنو کہ دکھن طرف دروڑ دیس میں بدربھ
نام ایک شہر تھا وہاں کے راجہ اور پرجا اپنے کرم اور دھرم سے رہ کر سادھ اور براہمن کی سیوا کیا کرتے
تھے اُسی شہر میں سُداما نام براہمن بید اور شاستر پڑھتا ہوا شری کرشن کا گُربھائی رہ کر اس غریبی سے
اپنا جنم کاٹتا تھا کہ اُس کو تن بھر کپڑا اور پیٹ بھر بھوجن نہ ملکر کبھی کبھی اُپاس ہو جاتا تھا تس پر بھی وہ من اپنا
برکت رکھ کر آٹھوں پہر خوش رہتا تھا اور سُشیلا اُس کی استری بھی بھوجن اور کپڑے کا دُکھ پانے پر بھی
پریم پوربک اپنے پت کی سیوا کرتی تھی اور وہ دونوں استری پُرش سنساری سُکھ سپنے کے برابر سمجھ کر دن
رات اسمرن اور دھیان پرمیشور کا کیا کرتے تھے اور بنا مانگے جو کچھ ملتا تھا اُس کو کھا کر خوش رہتے تھے ایک
مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ سُداما براہمن کو اُس کی استری اور چاروں بیٹوں سمیت دو اُپاس ہو گئے جب تیسرے
دن دو لڑکے بھوکھ سے بہت بیاکل ہو کر رونے لگے اور سُشیلا سے بیٹوں کا دُکھ نہیں دیکھا گیا تب اس نے
ڈرتی اور کانپتی ہوئی اپنے سوامی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مہاراج میں نے سنا ہے کہ شری کرشن جی تمھی بہت
تمھارے متر اور گُربھائی ہیں اور اُنھوں نے کیول براہمنوں کی رچھا کرنے اور ہر بھگتوں کا دُکھ چھڑانے

کے لیے اوتار لیا ہے تم اُن کے پاس کیوں نہیں جاتے جس میں تمہارا سب دُکھ اور درد چھوٹ جائے تم کو گرہستھ براہمن سمجھ کر وہ اتنا روپیہ دیں گے کہ پھر تم کو سنساری اِچھّا نہ رہے گی یہ سُن کر سُدامانے کہا کہ اے پیاری تیرا گیان کہاں جاتا رہا جو تجھ کو اتنی ترشنا یعنے ہوس پیدا ہوئی براہمنوں کو لالچ کرنا اچھا نہ ہو کر ترشنا رکھنے میں برہم تیج جاتا رہتا ہے جس طرح تین پن میرے بیت گئے اسی طرح چوتھا پن بھی پرمیشور کی دیا سے بیت جائے گا اگر اس وقت لالچ کر کے وہاں جاؤں اور کہیں راہ میں بڑھاپے کے مارے گر پڑوں تو سنساری لوگ کہیں گے کہ سُدامانے بڑھوتی سے لالچ میں آکر اپنا ہاتھ پاؤں توڑا یہ بات سُن کر سُشیلا بولی کہ اے مہاپربھو میں آپ کو لالچ کی راہ سے وہاں جانے کو نہیں کہتی بلکہ اس واسطے کہتی ہوں کہ مہاتما اور بڑے لوگوں کا درشن کرنے سے سب دُکھ چھوٹ کر سکھ ملتا ہے شری کرشن ترلوکی ناتھ براہمنوں پر بڑی دیا رکھتے ہیں وہاں جانے سے تم کو سوائے سُکھ کے دُکھ نہ ہوگا۔

دوہا

تہہ کارن بنتی کرت چت دے سُنیئے کنت	اُن پے کیوں نہیں جات ہو جن کی کرپا انت

یہ سُن کر سُدامانے کہا کہ اے پران پیاری سچ ہے کہ میں شری کرشن جی سے مترتا اور جان پہچان رکھ کر اپنے کو اُن کا سیوک سمجھتا ہوں لیکن جب میں اُن کے پاس بھینٹ کرنے کے واسطے جاؤں گا تب وہ مجھ کو کنگال جان کر درب آدک سنساری سُکھ کرنے کے واسطے دیں گے اس لئے میرے نزدیک اُن تربھون پت سے جو ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ کے دینے والے ہیں درب آدک جو ہمیشہ بنا نہیں رہتا لینا اُچت نہیں ہے کس واسطے کہ جب اُن کی دیا سے مجھے روپیہ ملے گا تب مجھ کو دھیان اور اسمرن اُن کا جیسا غریبی میں بن پڑتا ہے ویسا روپیہ پانے سے نہیں ہو سکے گا اور سنساری سکھ میں لپٹ جانے سے پرلوک کا سوچ بھول جائے گا میں نے پچھلے جنم میں کسی کو کچھ دان دیا ہوتا تو اس جنم میں مجھے ملتا بنا دیئے کوئی نہیں پاتا اس بات میں تم مجھ کو دوش مت دو میرے دن بہت اچھے چلے جاتے ہیں یہ سُن کر سُشیلا نے جانا کہ میرے سوامی سنساری سکھ سپنے کے برابر سمجھ کر کچھ اچھا نہیں رکھتے تب پھر ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے مہاپربھو میں کچھ دھن کی اِچھّا نہ رکھ کر اس واسطے کہتی ہوں کہ اُن پربرہم پرمیشور کے درشن کرنے سے مکت ہو گی سُداما بولا کہ اے پیاری گرو اور مہاتما کے یہاں بنا کچھ بھینٹ لیے جانا اُچت نہیں ہے اور میں اتنا مقدور نہیں رکھتا کہ کچھ چیز اُن کی بھینٹ کے واسطے لے جاؤں یہ بات سُنتے ہی سُشیلا خوش ہو کر چار مٹھی چاول اپنے پیار پڑوسیوں سے مانگ لائی اور پُرانی دھوتی کے لتے میں باندھ کر اپنے سوامی کو دے کر کہا کہ اے مہاراج ہم کنگالوں کی تھوڑی سی بھینٹ وہ تربھون پت بڑی خوشی سے لیں گے جب سُداما نے چاول بھینٹ دینے کے واسطے پائے تب وہ پوٹلی بغل میں دبا کر لوٹا ڈوری کندھے پر ڈال کر گنیش جی کو منا کر لاٹھی لے کر راہ میں یہ بچار کرتا ہوا دوارکا کو چلا کہ دیکھو میرے بھاگ میں درب ملنا تو نہیں لکھا ہے لیکن شری کرشن چندر

آنند کند کا درشن پا کر اپنا جنم سوارتھ کروں گا لیکن ایک بات کی چنتا مجھ کو ہے کہ شری کرشن چندر ترلوکی ناتھ سولہ ہزار ایک سو آٹھ محل میں رانیوں کے پاس رہتے ہیں جہاں بڑے بڑے راجوں کا پہونچنا کٹھن ہے وہاں مجھ کنگال آدمی کو کون جانے دیگا اور میری خبر اُن کو کیسے پہونچے گی ۔

دوہا

یہ من میں سوچت چلیو ہیں تو دین اناتھ	کیسے موہنہ پہچان ہیں دے تربھون کے ناتھ

اب میں شرم سے اپنے گھر بھی پھر کر نہیں جا سکتا دیکھو بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں نے اپنی جھونپڑی کو جس میں بھیکھ مانگ کر آنند سے دن کاٹتا تھا ہاتھ سے کھویا اور شیام سندر کے پاس پہونچنا بھی کٹھن معلوم ہوتا ہے جب سُداما براہمن اس طرح سوچ بچار کرتا ہوا تین پہر میں دوارکا پُری کے پاس پہونچا تب اُس نے کیا دیکھا کہ چاروں طرف اُس پُری کے سمدر لہر مار رہا ہے اور اچھے اچھے سونے کے رتن جٹت مکان بنے ہیں اور سب چھوٹے بڑوں کے گھر میں منگلاچار اور ہر جا ہو رہا ہے جب سُداما براہمن یہ آنند دیکھتا ہوا شری کرشن دوارکا ناتھ کی ڈیوڑھی پر پہونچا تب اس ڈر سے کہ کوئی مجھ کو بھیتر جانے سے روک نہ دے بار بار پیچھے پھر کر دیکھتا ہوا آگے کو چلا شری کرشن دوارکا ناتھ جی کی آگیا سے کسی براہمن کو کسی وقت محل میں جانے کی روک نہ تھی اس لئے کسی ڈیوڑھی بان نے بھیتر جانے سے منع نہیں کیا جبکہ سُداما براہمن تین ڈیوڑھی نانگھ کر چوتھی ڈیوڑھی پہ جہاں شری دوارکا ناتھ جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے رُکمنی مہارانی سے چوپڑ کھیل رہے تھے پہونچا تب دربان نے اُس کا حال پوچھ کر شری کرشن جی کے پاس جا کر کہا ۔

کبت

سیس پگا نہ جھنگا تن میں نہیں جانو کو آہ بسے کہ گراما	دھوتی پھٹی سی لٹی دوپٹی اور پانوں اُپانہ اور نہ ساما
دوار کھڑو دِوج دُربل دیکھ رہیو چک سو بسُدھا بھراما	پوچھت دین دیال کو دھام بتاوت آپن ناؤں سُداما

یہ بات سنتے ہی شری کرشن چندر جی چوپڑ کھیلنا چھوڑ کر سنگھاسن پر سے اُتر پڑے اور آنکھوں میں آنسو بھر کر ملنے کے واسطے دوڑے جب سداما نے شری کرشن جی کو آتے دیکھا تب دوڑ کر اُن کے چرنوں پر گر پڑا تب شیام سندر نے سُداما کو بڑے پریم سے اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگا لیا اتنی کرپا دوارکا ناتھ کی اپنے اوپر دیکھ کر سُداما من میں کہنے لگا کہ اے پرمیشور میں یہ حال پرگٹ دیکھتا ہوں یا سپنے میں دوارکا ناتھ نے سُداما کا ہاتھ پکڑے ہوئے اپنے سنگھاسن پر لے جا کر اُس کو بیٹھالا اور اپنے ہاتھ سے دھور جھاڑ کر پاؤں کا کانٹا نکالا اور اُن کا چرن دھونے کے واسطے رُکمنی جی سے پانی مانگا اور سُداما سے بولے ۔

کبت

کاہے بیحال بوائیں تے پگ کنٹک جال گڑے پُن جوے
دیکھ سُداما کی دین دسا کرُنا کرکے کرُنا مے روے
ہاے سکھا دُکھ پاے مہا تم آئے اتے نہ کتے دن کھوئے
پانی پرات کو ہاتھ چھیُو نہیں نینن کے جل سے پگ دھوے

پانوں دھوتے وقت سداما مارے شرم کے جیوں جیوں پانوں اپنا سمیٹ لیتے تھے تیوں تیوں بیکنٹھ ناتھ اُس پر بہت دیال ہوکر اپنے ہاتھ سے چرن دھوتے تھے یہ بات دیکھ کر رُکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیاں چاہتی تھیں کے سُداما کی سیوا ہم لوگ اپنے ہاتھ سے کریں جس میں ہمارے پران پت کو محنت نہ پڑے لیکن تربھون پت نے یہ بات نہ مانکر اپنے ہاتھ سے سُداما کے بدن پر چندن لگایا اور دیوتا کے برابر بدھ پوربک اُس کی پوجا کی اور چھتیس پرکار کے بنجن کھلا کر پان اور الائچی دے کر عطر لگا کر پھولوں کا گجرا اُس کو پہنایا اور رُکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سے کہا کہ تم لوگ جتنی سُداما ہمارے متر کی پریم سے کروگی اُتنا ہم تم لوگوں سے خوش ہوں گے جس وقت رُکمنی جی سُداما پر چنور ہلانے لگیں اُس وقت دیوتا لوگ اپنے اپنے بمانوں پر یہ حال دیکھ کر سُداما کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگے ۔

دوہا

یا بدھ بیرہ پوج کے ماکھن پربھ جُدراے
کمشل چھیم پوچھن لگے امرت بین سُناے

اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرِیچھت یہ چرتر دیکھتے ہی رُکمنی اور ست بھاما آدک سب استریاں دوار کا ناتھ کی اور سب جدبنشی جو وہاں پر تھے تعجب مانکر کہنے لگے کہ دیکھو روپ والے اور روپیہ والے کا سب کوئی آدر کرتا ہے اس دردری بوڑھے براہمن نے پچھلے جنم میں نہ معلوم کون ایسا بھاری تپ کیا تھا اور کیا گن اُس میں بھرا ہے کہ جس سے تربھون پت اپنے ہاتھ سے اتنی سیوا اُسکی کرتے ہیں

چوپائی

یاہ کرشن پوجت ہیں جیسے
بج پرکھن مانت ہیں تیسے

دوہا

یا برنج سنکا وہیں یا رکھ نارد آہ
یا تھو گوری ناتھ ہیں ہر پوجت ہیں جاہ

اُس وقت ست بھاما جو بڑی بولنے والی تھی دوسری استریوں سے کہنے لگی کہ شیام سندر ہم لوگوں کے ساتھ ابھمان بھری باتیں کیا کرتے تھے اب اُن کے متر کو دیکھو کہ جس نے تمام عمر اچھا کپڑا سپنے میں بھی نہیں دیکھا پہرنے کا کیا ذکر ہے نہ معلوم یہ براہمن دیوتا کس دیس میں رہتے ہیں جن پر ایسا دردّر چھا رہا ہے لیکن اُس کو بڑا ابھاگمان سمجھنا چاہیئے جس نے بیکنٹھ ناتھ کو ایسا بس میں کر لیا ہے پہلے میں نے نند اور جسودا اُن کی ماتا اور پتا کے گئو چرانے کا حال سُنا تھا اور آپ ہی اور ماکھن چھاچھ اگر کھایا کرتے تھے اب اُن کے متر کو دیکھ کر مجھے بشواس ہوا کہ وہ سب باتیں سچ ہیں جب سُداما نے ایسی کرپا شیام سندر کی اپنے اوپر دیکھی تب اُس نے اپنے من میں سمجھا کہ شری کرشن جی

نے مجھ کو نہیں پہچانا کسی دوسرے کے دھوکے سے میری ٹہل اور سیوا کرتے ہیں میں اس لائق نہیں ہوں شری کرشن جی انترجامی نے ترنت یہ حال جانکر سُداما کے من کا سندیہہ دور کرنے کے واسطے کہا کہ اے متر تم کو یاد ہوگا کہ جب ہم اور تم دونوں آدمی ایک ساتھ ساندیپن گرو کے یہاں پڑھتے تھے اور اُنھیں دنوں تمھارا بیاہ ہوا تھا بتلاؤ ہماری بھوجائی اچھی طرح ہے اور تم راہ میں خیر صلاح سے یہاں آئے ہم کو تمھارے دیکھنے کی بڑی لالسا لگی تھی تم نے بڑی دیا کی جو اپنے چرنوں سے ہمارا گھر پوتر کرکے درشن دیا ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم اُن دنوں بھی اپنا من برکت رکھتے تھے اب بتاؤ کس طرح بیتتی ہے دیکھو جس طرح سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں رہنے پر بھی میں کسی کے آدھین نہیں رہتا اسی طرح گیانی لوگ سنسار میں رہ کر اپنا من برکت رکھتے ہیں

دوہا

مُشکل بسُت سنسار کی کبھوں استھر ناتھہ
تہہ کارن گیانی پُرش چیت نہ دھرت دھن ماتھہ

اے سُداما جیسی پریت اور دیا سے ساندیپن گرو مہاتما پُرش نے سب بدیا ہم کو پڑھائی تھی اُس میں سے ایک اچھر پڑھنے کے بدلے ہم تمام عمر اُن سے اُرن نہیں ہو سکتے جو کوئی گرو کو پرمیشور کے برابر جانکر سیوا کرتا جتنا ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں اتنا ہی جگیہ اور تپ اور دان کرنے والوں سے خوش نہیں ہوتے ۔

دوہا

گرُ سیوا اور شُبھ مہا چیت دے کرے جو کوے
جو من میں اِچھا کرے سو سب پُورن ہوے

اے سُداما تم نے بھی پڑھنے لکھنے میں ہماری بہت سہائتا کی تھی اور ہمارے بدلے گرو کی سیوا کر دیتے تھے اور یہ بات تم کو یاد ہو گی جب ایک دن گرو کی استری نے ہمیں اور تمھیں جنگل میں لکڑی لانے کے واسطے بھیجا تھا تب تم نے ہمارے بدلے بھی لکڑی توڑ کر کہا تھا کہ تمھارے ہاتھ کو ملائم ہیں لکڑی توڑنے میں دُکھ ہوگا جب لکڑی کا بوجھ سر پر رکھ کر دونوں آدمی گھر کو چلے تب ایسی آندھی چلکر پانی برسنے لگا کہ دس قدم راہ چلنا مُشکل تھا ۔

دوہا

پون جھنکورے بیگ سون سیت بھیو دکھدائے
بہت بھانت اِچھا کری آپ رہے دُکھ ماتھہ
کاٹھ بھار مستک دھرے ہم کو لیو چھپائے
تھری پریت اننت ہے اُرن ہوت ہم ناتھہ

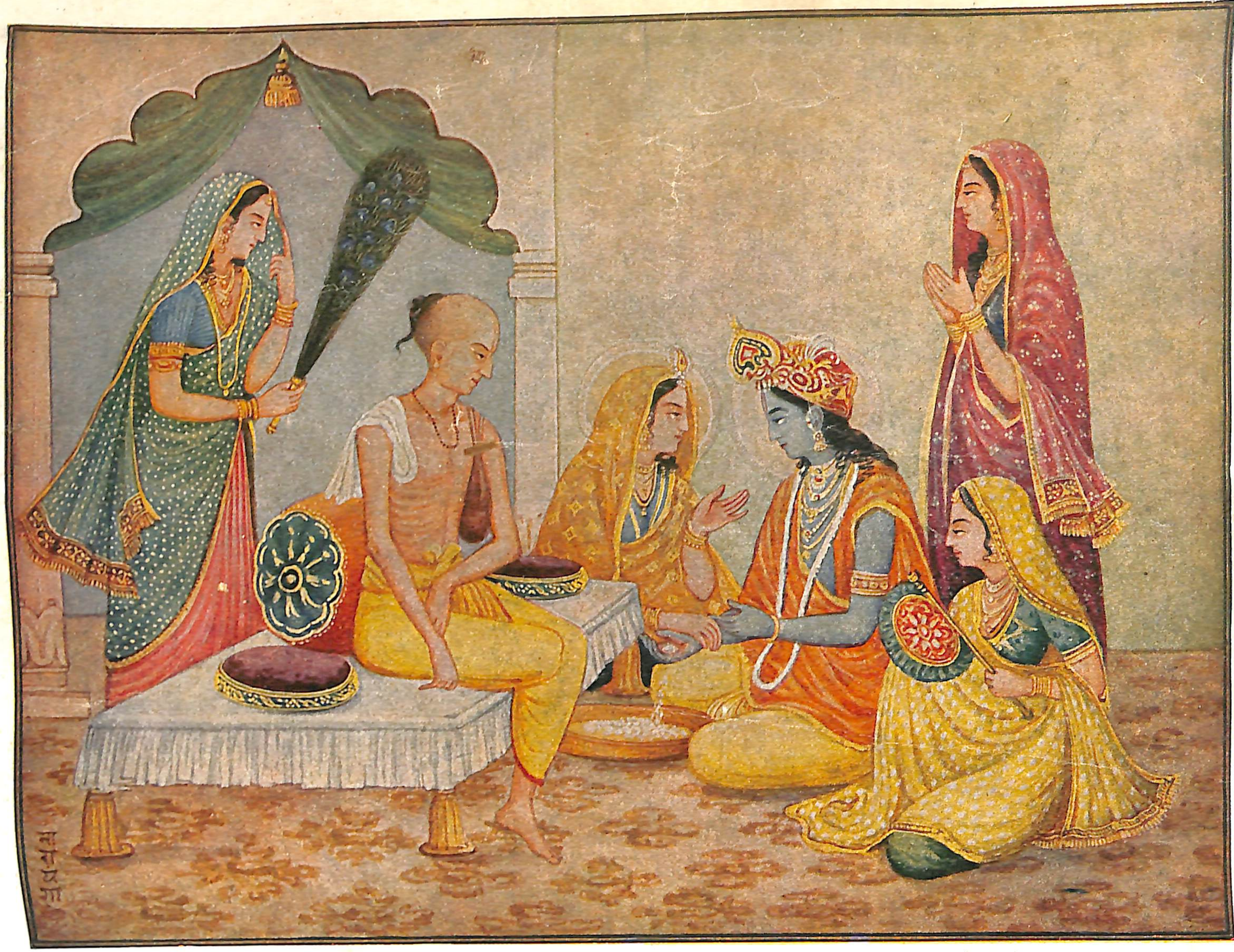
جب ہم اور تم آندھی چلنے اور پانی برسنے سے گھر تک نہیں پہونچکر رات کو جنگل میں رہ گئے تب گُرو جی اپنی استری پر بہت کرودھ کرکے پرات سمے ہم دونوں کو جنگل میں ڈھونڈھنے آئے اور بیاکل ہو کر ہمارا اور تمھارا نام پکار کر کہنے لگے کہ تم لوگ جہاں ہو وہاں سے بولو جس میں ہم کو دھیرج ہو

نہیں تو تمہارے سوچ میں میرا پران نکلا چاہتا ہے جبکہ گروجی روتے اور چلاتے ہوئے ہمارے پاس
پہونچے اور ہم کو سردی سے کانپتے دیکھا تب دوڑ کر پریم سے اُٹھا لیا اور منہ ہمارا چوم کر بولے کہ تم لوگوں
نے اپنی سیوا سے ہم کو خوش کیا اس لیے ہم تم کو آشیرباد دیتے ہیں کہ سب بدّیا تم کو یاد ہو کر کبھی نہ بھُولے اور
گرُو کے چرنوں میں نہہ کپٹ پریت بنی رہے اے سُداما جب سے بدّیا پڑھ کر ہم تم الگ ہوئے تب سے
تم کو آج دیکھ کر ایسی خوشی ہم کو ہوئی کہ گویا ہم نے ساندیپن گرُو کا درشن پایا جب یہ سُن کر سُداما کا ڈر چھوٹ
گیا تب اُس نے عاجزی سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے سوامی آپ تینوں لوک کے مالک ہو کر مجھ کو کیوں
اتنا شرمندہ کرتے ہیں جہاں چاروں وید آپ کے سوانس ہو کر تینوں لوک کے جیو آپ کی پوجا کرتے ہیں
وہاں آپ نے کیول سنساری جیووں کو راہ دکھلانے کے واسطے بدّیا پڑھی ہے اور آپ کے آد اور
انت اور بھید کو کوئی نہیں پہونچ سکتا آپ سب جگ کے ماتا اور پتا ابناشی پُرش ہو کر سنساری
بیوہار اپنی اچھا سے کرتے ہیں اور آپ کا ناش کبھی نہیں ہوتا جو لوگ پریم پوربک آپ کا نام جپ کر
آپ کی کتھا اور کیرتن سُنتے ہیں اُن کو سنسار میں جنم مرن کے گرانت سے مکت ملتی ہے جبکہ شیش ناگ ہزار
منہ سے دن رات آپ کا جس گانے پر بھی آپ کے بھید کو نہیں جان سکتے تب دیوتا اور سنساری جیووں
کی کیا سامرتھ ہے جو آپ کے آد اور انت کو جان سکیں آپ پلک مارنے میں چودھوں بھون کی اُتپت
اور ناش کی سامرتھ رکھ کر سب جیووں کا پالن کرتے ہیں اور آپ ہمیشہ ایک رس رہ کر گھٹنے بڑھنے سے
کچھ پرَیوجن نہیں رکھتے اور آپ کا چمتکار سب جیووں میں ہو کر آپ اپنے تیج سے پرکاشت رہتے ہیں اور آپ
اپنی اچھا سے آدمی کا تن دھر کر جو کام آدمی کو کرنا چاہئے وہ کام سنساری جیووں کو راہ دکھلانے کے واسطے
کرتے ہیں نہیں تو آپ جیوں مرن سے رہت ہیں آپ کے کام اوتاروں کی گنتی کوئی نہیں کر سکتا اے دنیا ناتھ
جس چتر بھجی مورت سے آپ پیتامبر اور بیجنتی مالا پہنے شنکھ چکر گدا پدم دھارن کیے گرڑ پر سوار ہیں اُس
روپ کو میں ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں اور آپ سب چھوٹے بڑوں کو اپنا بالک سمجھ کر غریبوں پر بہت دیا
کرتے ہیں اور تینوں لوک میں کسی کا ڈر نہ رکھ کر ابھمانیوں کا اہنکار توڑ دیتے ہیں شیام برن بدن آپ کا
ایسا سندر اور کومل ہو کر ہنستے ہوئے مُنھ پر کمل سی آنکھیں ایسی شوبھا دیتی ہیں کہ جس کا برنن مجھ سے
نہیں ہو سکتا میرے پوربجنم کا پُنّ سہائے ہوا جو آپ کے چرنوں کا درشن پایا اب میں کچھ اچھا نہ رکھ کر یہی
چاہتا ہوں کہ آٹھوں پہر آپ کے دھیان اور اسمرن میں لین رہ کر سنساری بیوہار سپنے کے برابر سمجھوں ۔

ادھیائے اکیاسی

بدا ہونا سُداما براہمن کا شری کرشن جی سے

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریکھشت جب سُداما نے اسی طرح بہت اُستت شری کرشن جی



سداما جی کا شری کرشن بھگوان کے پاس جانا اور بےشمار مال پانا

کی پریم پوربک کی تب دوارکا ناتھ انترجامی نے ہنس کر کہا کہ اے متر ہم تمھاری امرت روپی باتوں سے بہت خوش ہوئے اب جو سوغات ہماری بھوجائی نے بھیجی ہے وہ دیو یہ بات سنتے ہی سُداما نے پچھتا کر من میں کہا کہ دیکھو بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں مٹھی بھر چاول تربھون پت کو بھینٹ دوں جب ایسا بچار کر سُداما شرم کے مارے چاول کی پوٹلی بغل میں چھپانے لگے اور منہ اُن کا نیچے ہو گیا تب بدیونندن نے من میں کہا کہ دیکھو ایک مرتبہ ہمارا کلیوا چھپا کر سُداما اور دُرتا کو پہونچا تسپر بھی وہی بات کرتا ہے تب دوارکا ناتھ نے وہ پوٹلی اُس کی بغل سے کھینچ کر کھول ڈالی اور بڑے پریم سے بھوسی ملے چاول دو مٹھی کھا کر بولے کہ اے سُداما جتنا پریت سے ایک پھول اور تلسی دل چڑھانے میں خوش ہوتا ہوں اُتنا بغیر پریم اور بھگت کے لاکھوں من مٹھائی اور جڑاؤ گہنے سے خوش نہیں ہوتا۔

چوپائی

درجودھن بہہ پاک بنایو بدر بھگت کی ریت جو جانی بدھ بھانت شتان جو لادے جو کچھ تم لائے اسم پاہیں	پریت بنا مو کو نہیں بھایو باسی ساگ بہت رُچ مانی بنا پریت کچھ کام نہ آوے تھوڑ دمت جانو من ماہیں

دوہا

ساگ پات بھی پریت سے ہم کو تُرے جو کوے	تھہ سمان سب سرشٹ میں کچھو سواد نہیں ہوے

دوہا

تنڈل کی مہما کہت ماکھن پربھ جدراج	سُرنر منی تھوں لوک کے ترپت بھئے ہیں آج

پوٹلی کھولتے وقت تھوڑے چاول زمین پر گر پڑے تھے اُن کو شیام سُندر اپنے ہاتھ سے اُٹھانے لگے اور رکمنی آدک آٹھوں پٹ رانیوں سے کہا کہ ایک ایک دانہ چاول کا چُن کر مجھ کو اُٹھا دو جس میں کوئی دانہ پاؤں کے نیچے نہ پڑے اور چاول کھاتے وقت دوارکا ناتھ بولے کہ جیسا سواد اس چاول میں ملتا ہے ویسا بھوجن آج تک جسودا اور دیوکی ماتا نے مجھ کو نہیں کھلایا تھا یہ کہکر شیام سُندر نے تیسری مٹھی چاول کی اُٹھا کر کھانا چاہا ویسے رکمنی جی اُن کا ہاتھ پکڑ کر بولیں کہ مہاراج بس کیجیے ہم لوگ بھی آپ کے چرن آدھین ہیں کچھ ہمارے کھانے کے واسطے بھی رکھیے گا یا نہیں۔

کبت

ہاتھ گہے پربھ کو کملا کہے ناتھ کہا تم نے چت دھاری کھائے مٹھی تیسری اب ناتھ کہاں نج باس کی آس بچاری	تنڈل کھائے مٹھی دوہی دین کیو تم نے دوہی لوک بھاری رنکھہ آپ سمان کیو تم چاہت آپہہ ہون بھکھاری

یہ سُن کر شری کرشن جی بولے ۔

کبت

کیوں رس میں کچھ بام کیو اب اور نہ کھان دیو اک پھنکا — بپّرہ لوک ترقی یک دیت کری تم کیوں اپنے چیت شنکا
بھیا من مونہہ جنواے بھلی بدھ کون رہیو جگ میں نر نکا — لوگ کہیں ہر مترّ دُکھی ہم سے نہ سہیو یہ جات کلنکا

یہ سُن کر رکمنی جی بولیں ۔

کبت

بھار کو ہوئے تم جیت ٹھراوے بپّرن کو ات ہی سکھ مانو — بپّرن کاڑھ دیو تم کو نش تاون کو بسرہ کھسیانو
سندھ ہٹاے کیو تم ٹھور و جنم سُبھاؤ بھلی بدھ جانو — سو تم دیت دُجہہ سب لوک کیو تم نے اب کون ٹھکانو

یہ سُن کر شری کرشن جی نے جواب دیا ۔

کبت

بھامن دیون دُجے سب لوک تجو ہٹھ موہے یہی من بھائی — لوک چُھتر دس کی سکھ سمپت لاگت بپر بنا دکھدائی
جاے بسوں اُن کے گرہ میں کرہوں دُج بست کی سُگھڑائی — تو من مانہہ رُچے سو رُچے ہم کو یہ ٹھور سہائی

یہ سُن کر رکمنی جی بولیں

کبت

نیکٹ کان کریں دُج لیے نرگ سے نرپ گرہائی کر ڈار یو — شاپ دیو پُن شنکر کو اب لون مُکھ تے شیو بھاگ بسار یو
بپّرن پھیر بچے جتنے کو تم دیکھت گھور گجو میں وار یو — نہو تم جان سبے گن دوش کرو جگنیہ ہون دُج کو پیارو

یہ سُن کر شری کرشن جی بولے ۔

کبت

بپّرن کے مُکھ تے سُر جیوت بپر رچی شرُت ریت سُہائی — بپّر بنا جگ اندھ شیو بن بپر نہیں گن دوش لکھائی
بپّرہ مونہہ رُچے نِش باسر بپّرن ہی مم شاک چلائی — بپّرن سے نہیں اُرن کبھوں ہٹھ چھوڑ پریا کر بپّر بھلائی

یہ سُن کر رکمنی جی بولیں ۔

کبت

تاتھ چھاہ کلنک بھرا تو ناتھ ہتیو اُر لات اپر ہاری — سالت سو اچھوں اُریں ہم سنگ کریت سدا دُج پاری
براہمن ہوے تم ہون جل پے پیہ جات سُبھاؤ دیا پرہاری — سو تم جان سبے گن دُوش پر وُدج ہاتھن شیام بھاری

یہ سُن کر شری کرشن جی نے جواب دیا ۔

کبت

بھامن کیوں بسیری اب ہیں بچ بیاہ سے دُج کی ہت آئی — سُوپچ لجو دُج کی کرنی جاکے کر سوں پیتا ٹھوائی
بپر سہاے بھیو تہ اوسر کو دُج کے سم ہے سکھد بھلائی — جو گیہ نہیں ارودھانگن ہے تم کو دُج ہیت اتی ٹھرائی

جبکہ تربھون پت نے دیکھا کہ تیسری مٹھی کھانے سے رُکمنی اُداس ہو جائے گی تب وہ تیسری مٹھی نہ کھا کر رُکمنی سے بولے کہ اے پران پیاری یہ براہمن میرا بڑا متر ہے اور یہ سنسار میں دُکھ اور سکھ کو برابر جانتا ہے اور آٹھوں پہر میری اسمرن اور دھیان میں رہ کر سنساری سکھ کی چاہ نہیں رکھتا جب شیام سندر نے اسی طرح بہت باتیں سمجھا کر رُکمنی جی کا بودھ کیا تب بسدیو اور دیوکی اور اودھو آدک جدبنشی جو جو وہاں بیٹھے تھے یہ حال دیکھ کر آپس میں ہنسی سے کہنے لگے کہ دیکھو اس براہمن کے برابر دوسرا کنگال کہیں دُنیا میں نہو گا کہ اتنی دور سے مٹھی بھر چاول سوغات لایا ہے اور کرشن چندر کو براہمن سے بھی زیادہ کنگال سمجھنا چاہیئے جو اکیلے اس چاول کو کھا کر اُس کی بڑائی کرتے ہیں اور دوسرے کو نہیں دیتے اُن کی بات سُن کر شری کرشن نے جواب دیا کہ تم لوگ اس چاول کا مزہ کیا جانو تمھارا بھاگ اُدے ہوا جو اس براہمن کے چرنوں کا درشن پایا۔

دوہا

ان تندل کے سواد کو جانت ہے نہیں کوے
ہم بن ایسو کون ہے جا کو پراپت ہوے

جب پہر رات بیتے دوار کا ناتھ نے سُداما کو محل میں لے جا کر اپنے پلنگ کے پاس دوسرے پلنگ پر سُلایا تب بیکنٹھ ناتھ کی آگیا سے رُکمنی جی نے سُداما کا پاؤں دابا اور شیام سندر آدھی رات تک اپنے متر سُداما سے لڑکپن کی باتیں کرتے رہے جب سُداما سو گئے تب شری کرشن انترجامی نے بچار کیا کہ یہ براہمن روپیہ کی پرواہ نہیں رکھتا لیکن اس کی استری نے سنساری سکھ اور لچھمی ملنے کی اچھا سے اس کو زبردستی میرے پاس بھیجا ہے اس لیے سُداما کو اتنا روپیہ دینا چاہیئے جو دیوتاؤں کو بھی نہ ملے ایسا بچار کر بیکنٹھ ناتھ نے بشوکرما کو اُسی وقت بلا کر حکم دیا کہ ابھی سُداما پُری میں جا کر سُداما کے رہنے کے واسطے ایسا رتن جٹت مکان بنا دو کہ جس کے برابر چودھوں لوک میں دوسرا مکان نہو اور آٹھوں سدھ اور نوؤں ندھ وہاں بنی رہیں جس میں کوئی کامنا سُداما کی باقی نہ رہے

دوہا

بسوکرما تب ہی چلیو پربھ کی آگیا پاے
مندر رتن جڑاؤ کو چھن میں دیو بناے

جب سُداما نیند میں ایک کروٹ سے دوسری کروٹ لیتے تب بسدیو نندن پریم سے اُن کے بدن پر ہاتھ پھیر کر بڑائی کرتے تھے جب تیسرے دن سُداما پرات سے نت نیم کر کے شری کرشن جی سے بدا ہونے لگے تب شری کرشن جی نے ڈیوڑھی تک سُداما کے ساتھ جا کر آنسو بھر کر کہا کہ اے بھائی تم نے بڑی دیا کی جو اپنا درشن دیا میں تم سے یہی مانگتا ہوں کہ مجھ کو بھول مت جانا جب سُداما شری کرشن جی کو ڈنڈوت کر کے گھر کو چلے تب وہ اپنی آنکھوں کی راہ سے شیام سندر کا موہنی روپ اپنے ہردے میں رکھ کر کہنے لگے کہ دیکھو شری کرشن جی نے میرے اوپر اتنی دیا کی جس کا بدلا میں کئی جنم تک

نہیں دے سکتا لیکن کچھ درب نہیں دیا جس سے میرا درّ در چھوٹ جاتا جس طرح کنگال صورت اپنے گھر سے آیا تھا اُسی صورت سے خالی ہاتھ پھر چلا۔

چوپائی

پھر وہ دُج سمجھے من ماہیں		نِھن انیک ہوت دھن باہیں
	دوہا	
یا ہی کارن گرگرپا متر آپنو جان		مو نہہ درب دینھو نہیں ما کھن پُر بھ بھگوان

میرے واسطے یہ غریبی بہت اچھی سمجھنا چاہیئے جس میں پرمیشور کا بھجن آنند سے بن پڑتا ہے روپیہ والے ہمیشہ کھٹکے میں رہتے ہیں اس سے بڑھ کر کیا دھن ہوگا کہ تربھون پت کا درشن مجھ کو ملا میں نے بہت اچھی بات کی کہ دوارکا ناتھ سے کچھ نہیں مانگا مانگنے سے دھن تو ملتا لیکن وہ مجھ کو لالچی سمجھتے اب میں اپنے گھر جاکر براہمنی کو سمجھا لونگا جب سُداما اسی طرح سوچ بچار کرتے ہوئے اپنے گاؤں کے پاس پہونچے تب وہاں اپنی جھوپڑی کا پتہ نہ پاکر کیا دیکھا کہ اُس جگہ ایک سونے کا محل جواہرات سے جڑا ہوا بنا ہے اور اُس کے چاروں طرف باغوں میں بہت طرح کے پھل پھول لگے ہیں کر درختوں پر طوطے اور کوئلا اور مور آدک سندر پنچھی بیٹھے ہوئے میٹھی میٹھی بولی بول رہے ہیں اور پھولوں پر بھونرے رس چوسنے کے واسطے گونج رہے ہیں اور محل کے دروازے پر چوبدار اور سپاہی لوگ بیٹھے ہیں اور بہت سے داسی اور داس اپنا کام سب کر رہے ہیں سُداما یہ آشچرج دیکھتے ہی سوچ کر کے کہنے لگے کہ اے پرمیشور تھوڑے ہی دنوں میں ایسا عمدہ بڑا مکان یہاں کس نے بنایا یا میں راہ بھول کر کہیں دوسری جگہ چلا آیا اور مجھ کو یہ حال پرتچھ جاگنے میں دیکھ پڑتا ہے یا سپنے میں دیکھ پڑتا ہے نہ معلوم میری پُرانی جھوپڑی کیا ہوئی اور وہ میری پتبرتا استری کیا ہوئی کہاں چلی گئی بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں نے لالچ میں آکر باہر نکل کر اپنے گھر اور استری کو بھی ہاتھ سے کھویا اے ناراین اب میں کیا کروں کہاں جاؤں ایک تو غریبی کے دُکھ میں پڑا تھا دوسرے استری ڈھونڈھنے کا سوچ اور زیادہ ہوا اب میں اُس کو جاکر کہاں ڈھونڈھوں جس وقت سُداما اُسی سوچ بچار میں وہاں کھڑے تھے اُسی وقت سُشیلا اُن کی استری اپنے سوامی کو دیکھنے کے واسطے کوٹھے پر چڑھی جیسے اُس نے سُداما کو دروازے پر کھڑا دیکھا ویسے داسیوں کو حکم دیا کہ ہمارے پت جو دروازے پر کھڑے ہیں اُن کو آدر کے ساتھ بھیتر لوالاؤ جب دوارپالک اور داسیوں نے یہ حکم پاتے ہی سُداما کے پاس جاکر ڈنڈوت کر کے اُن کو بھیتر چلنے کے واسطے کہا اور کوئی بدن کی دھول جھاڑ کر کوئی پنکھا ہلانے لگا تب سُداما اُن کے آدر بھاؤ کرنے سے گھبرا کر بولے کہ مجھ غریب براہمن کو راجوں کے محل میں کیوں لیئے جاتے ہو

یہ سن کر دوار پالکوں نے کہا کہ اے مہاراج یہ مکان آپ ہی کا ہے بے کھٹکے بھیتر چلئے جب سُداما اُن کی بات کا بشواس نہ مانکر ڈر سے کانپنے لگے تب سُشیلا سورھوں سنگار کئے ہوئے سہیلیوں کو ساتھ لیے آرتی کرنے کے واسطے دروازے پر آئی اور سُداما کے چرنوں پر گر کر پرکرما کی اور آرتی کر کے ہاتھ جوڑ کر کہا ۔

چوپائی

ٹھاڑھے کیوں مندر پگ دھارو	من سے سوچ کرو تم نیارو
تم پاچھے بسو کرما آئے	اُن مندر پل مانہہ بنائے

گہنا اور کپڑا پہرنے سے سُشیلا کا روپ بدل گیا تھا اس سے کچھ دیر بعد سُداما نے پہچانکر دھیان میں شری کرشن بہاری بھگت ہتکاری کو ڈنڈوت کی اور سُشیلا کے ساتھ بھیتر جا کر کیا دیکھا کہ مخملی پردے موتیوں کی جھالر لگا کر سب دروازوں میں لٹکائے ہیں اور رتن جٹت چوکی اور سیجا بچھی ہو کر سب استھانوں میں اگر اور چندن آدک جلنے سے خوشبو اُڑ رہی ہے اور ایسے من اور رتن آدک وہاں رکھے تھے کہ جن کی روشنی سے رات کو اُجیالا رہ کر چراغ جلانے کا کچھ کام نہیں پڑتا تھا ۔

دوہا

رتن جٹت گھر دیکھ کے چکرت بھیو من مانہہ	یہ سمان تہوں لوک میں اور ٹھور کہوں نانہہ

یہ راجسی سامان دیکھ کر جب سُداما کا منہ ملین ہو گیا تب سُشیلا نے آشچرج مانکر پوچھا کہ اے سوامی دھن دولت ملنے سے لوگ خوش ہوتے ہیں آپ یہ اندر پُری کا سُکھ اور اِتنا دھن پا کر کیوں اُداس ہو گئے اس کا بھید بتلایئے یہ سن کر سُداما بولے کہ اے پران پیاری یہ دھن پرمیشور کی جڑ روپی مایا بہت زبردست ہو کر سب جگت موہ لیتی ہے اس لیے جیسا غریبی میں مجھ سے ہر بھجن بن پڑتا تھا ویسا دھن دولت اور سُکھ پانے سے نہ ہو سکے گا یہ سمجھ کر منہ میرا اُداس ہو گیا دیکھو شری کرشن مہاراج نے بنا مانگے اتنا دھن مجھ کو دیا لیکن تھوڑا سمجھ کر منہ سے کچھ نہیں کہا اس لیے میں یہ سب سامان ملنے کا حال کچھ نہ جانکر اپنی ٹوٹی جھونپڑی کے واسطے پچھتاتا تھا سچ ہے بڑے لوگ جو کچھ کسی کو دیتے ہیں تو اپنے منہ سے نہیں کہتے مجھ کو اس بات کا بڑا سوچ ہے کہ اتنے دنوں تک تربھون پت کا درشن نہ کر کے عمر اپنی بے فائدہ کھوئی اے پریا تم اس دھن کو اپنا نہ جانکر آٹھوں پہر یہ سمجھتی رہنا کہ سب سُکھ اور دھن مجھ کو دوارکا ناتھ کی کرپا سے ملا ہے جس میں تم کو ابھمان پیدا نہ ہو اور میں تربھون پت سے دن رات یہی مانگتا ہوں کہ جنم جنمانتر اُن کا داس اور سیوک ہو کر اُن کی سیوا اور ٹہل میں لگا رہوں ۔

دوہا

جب لوں سمرے ناہری جو سنتن کے میت	وہ دن گنتی میں نہیں گئے برتھا سب بیت

یہ بات سُشیلا نے سن کر اپنے من میں کہا کہ دیکھو شری کرشن انترجامی نے بنا مانگے میری اِچھا پوری

کی پھر وہ بولی کہ اے سوامی تم شنچت ہو کر ہر بھجن کیا کرو ایسا سمجھ کر سشیلا نے سُدامّا کو اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنایا اور خوشبو وغیرہ اُن کے بدن میں لگا کر ہر بھجن ست اُن کے ساتھ سنساری سُکھ بھوگنے لگی اور تن چھوڑنے کے بعد دونوں بیکنٹھ میں جا کر لچھمی نارائن کے داس اور داسی ہوئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت دیکھو چار مٹھی چاول پرمیشور کے دینے سے سُداما ایسی اُتم گت کو پہونچے اور جو لوگ ہمیشہ پریم کے ساتھ چھتیس پرکار کے بنجن پرمیشور کو بھوگ لگاتے ہیں اُن کو نہ معلوم کیسا سُکھ ملے گا اور سُداما کا مکان بشوکرما نے ایسا سندر بنایا تھا کہ جس کو دیکھ کر سب دیو اندر آدک موہ جاتے تھے۔

دوہا

یہ چرتر ادبھت مہا کہے سُنے جو کوئے	رہے سدا سُکھ چین سے انت مکت پھل ہوئے

ادھیائے بیاسی ۸۲

جانا شری کرشن جی کا سورج گرہن اسنان کرنے کے واسطے کُرچھیتر میں

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت اب ہم شری کرشن جی کے کُرچھیتر جانے کی کتھا کہتے ہیں سُنو کہ ایک سمے سورج گرہن لگنے سے شیام اور بلرام جی نے راجہ اُگرسین سے کہا کہ اے مہاراج کُرچھیتر میں سورج گرہن اسنان کا بڑا پھل ہوتا ہے جو چیز وہاں دان کرے اُس کا ہزار گُنا ملتا ہے یہ سُن کر جدبنسیوں نے پوچھا کہ اے مہا پربھو ایسا مہاتم وہاں کا کس طرح ہوا۔ شری کرشن جی نے کہا کہ وہ استھان بہت پُرانا اور پوتر ہو کر پہلے اُس کا نام سمینتک چھیتر تھا جب سے پرشرام جی نے وہاں چھتریوں کو مار کر خون کی ندی بہائی اور اُسی خون سے وہاں پتروں کا ترپن کیا اور رکھیشوروں نے اس استھان پر تپ اور دھیان پرمیشور کا کیا تب سے وہاں کا نام کُرچھیتر ہوا وہاں سورج گرہن نہانے کا بڑا پھل ہے یہ بات سنتے ہی جب راجہ اُگرسین اور جدبنسی لوگ خوش ہو کر وہاں چلنے کے واسطے تیار ہوئے تب بسدیو نندن نے اپنے ماتا اور پتا اور رُکمنی آدک سب استریوں کو ساتھ لیا اور بڑے سامان سے راجہ اُگرسین اور جدبنسیوں سمیت کُرچھیتر کو کُوچ کیا اور انردھ اپنے پوتے اور کرت برما جدبنسی کو دُوارکا پُری میں چھوڑ دیا جبکہ جدبنسی لوگ بہت ہاتھی اور گھوڑے اور رتھوں پر بیٹھ کر چلے اور رانیوں کے چنڈول اور نالکی آدک شہر کے باہر نکلے اُس وقت شوبھا شری شیام سندر موہنی روپ کی ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے تاروں میں چندرما شوبھائمان ہوتے ہیں۔

دوہا

چلے کٹک سب ساج کے مالک پربھ جدراج	ببدھ بھانت باجے بجے سُکھ کو بھیو سماج

جب شیام سُندر جدبنشیوں سمیت کرچھیتر کے پاس پہونچے اور تیرتھ وہاں سے دکھلائی دینے لگا تب چھوٹے بڑے سواریوں سے اُتر اُتر کر پیدل چلے کس واسطے کہ بید اور شاستر میں ایسا لکھا ہے کہ تیرتھ جاتے وقت اگر سب راستہ پیدل نہ جاسکے توجہاں سے تیرتھ کا استھان دکھلائی دے وہاں سے ضرور پیدل چلنا چاہیئے اس لیے دوارکا ناتھ نے سب کو ساتھ لیے ہوے پہلے برہم کنڈ میں جس میں سے بید نکلا تھا جاکر اسنان کیا پھر بدھ پوربک گئو اور سونا اور درب اور ہاتھی گھوڑے بہت طرح کا سامان تیرتھ باسی براہمنوں کو دان دیا اور اچھے اچھے ڈیروں میں مُلک کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم لوگ یہاں تیرتھ میں براہمنوں کا سنمان کرکے کسی کو بُرا نہ رکھنا اور شیام سندر نے جہاں جہاں رکھیشوروں اور مہاپُرشوں کے آنے اور رہنے کی خبر پائی وہاں وہاں آپ جاکر اُن کا درشن کیا اور اپنے سیوکوں کو یہ حکم دیا کہ ۔

	دوہا	
اُن کی سُدھ جو کچھ ملے ہمسوں کہیو آے		تات ہمارے نندجی اور جسودا مائے

جب درجودھن آدک بہت دیش کے راجہ لوگوں نے جو گرہن اسنان کرنے وہاں آئے تھے شری کرشن جی کے پاس آکر اور اُن کا درشن کرکے اپنا جنم سپھل جانا تب دھرتراشٹر آدک بڑے بڑے راجہ اور بھیشم پتامہ نے راجہ اُگرسین کی بہت اُستت کرکے اُن سے کہا کہ مہاراج آپ کا بڑا بھاگ ہے دیکھیئے جن پرپرم پرمیشور کا درشن شری برہما جی اور شری مہادیوجی اور دیوتا لوگوں کو بھی جلدی دھیان میں نہیں ملتا وہی تربھون پت دن رات آپ کی اگیا میں رہ کر بنا پوچھے کوئی کام نہیں کرتے اور سب کے مالک ہو کر آپ کو ڈنڈوت کرتے ہیں ایسی پدوی کسی دیوتا کو بھی نہیں مِل سکتی یہ بات سن کر جب راجہ اُگرسین نے سنمان کرکے اُن کو بدا کیا تب راجہ بھیشمک اور راجہ نگن جیت وغیرہ شری کرشن جی کے سُسرا اور سالوں کا حال جو اسنان کرنے وہاں آئے تھے سُن کر شری کرشن جی کی استریاں اُن سے بھینٹ کرنے کے واسطے گئیں تب وہ لوگ اُنھیں دیکھ کر بہت خوش ہوے اور اُنھوں نے بہت سامان اپنے اپنے دیس کا شیام سندر کو بھینٹ دے کر اُن کا درشن پریم پوربک کیا اور کُنتی نے شری کرشن جی سے کہا کہ میں جانتی تھی کہ میرے بیٹوں پر تم دیا رکھتے ہو تمھارے بھائیوں نے درجودھن کے ہاتھ سے اِتنا دُکھ اُٹھایا لیکن تم نے کچھ خبر نہیں لی اس واسطے مجھ کو بڑا پچھتاوا ہے یہ بات سُن کر لچھمی پت نے کہا کہ اے بوا اس میں کچھ میرا قصور نہ ہو کر سب دُکھ اور سُکھ اپنی قسمت سے ملتا ہے جس طرح آندھی چلنے سے کوئی تنکا بنا اُڑے نہیں رہ سکتا اسی طرح سب جیو پرمیشور کے آدھین رہ کر اپنے اپنے کرموں کا پھل بھوگتے ہیں تل بھر گھٹنا بڑھنا نہیں ہو سکتا یہ سُن کر کُنتی نے بسدیوجی سے کہا کہ اے بھائی جب سے تم نے میرا بواہ کر دیا تب سے کچھ میری خبر نہیں لی اور میں نے

جیسا دُکھ دُرجودھن کے ہاتھ سے پایا اُس کا حال پریشور جانتا ہے دیکھو شیام اور بلرام نے بھی ہر بھگتوں کا دُکھ چھڑانے کے واسطے سنسار میں اوتار لے کر میرے اوپر کچھ دیا نہیں کی اس میں کچھ تمھارا بھی دوش نہ ہو کر یہ بات سچ ہے کہ جب کھوٹے دن آنے سے پریشور دیا نہیں کرتے تب باپ اور بھائی آدک کسی کی سہائتا کچھ کام نہیں کرتی یہ سُن کر بسدیوجی نے رو کر کہا کہ اے بہن ہر اچھا بلوان ہو کر کرم کی گت کچھ جانی نہیں جاتی جس وقت دُرجودھن نے تم کو دُکھ دیا تھا انھیں دنوں کنس نے مجھ کو قید رکھ کر میرے بیٹوں کے مارنے کے واسطے جو جو تدبیریں کی تھیں وہ تم نے سُنی ہونگی جبکہ پریشور کی دیا سے دونوں لڑکے کسی طرح بچے تب جراسندھ آکر ایسا لڑا کہ جس کے ڈر سے اپنا دیش چھوڑ کے ٹاپو میں جا بسے اسی سبب سے کچھ تمھاری خبر نہ لے سکے اسی طرح کی بہت سی باتیں کہہ کر بسدیوجی نے کنتی کا بودھ کیا جب نند اور جسودا آدک نے کہ وہ بھی گرہن اسنان کرنے کے واسطے وہاں جا کر شیام سندر کے ڈیرے سے تین کوس پر ٹکے تھے یہ حال سُنا کہ موہن پیارے اپنے کٹب سمیت یہاں آئے ہیں تب وہ لوگ اُن سے بھینٹ کرنے کے واسطے بیاکل ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ اب موہن پیارے سب راجوں کے سرتاج ہوئے ہیں اس لیے اُن کو ہماری طرف دیکھتے شرم معلوم ہوگی جہاں بہت سے ڈیوڑھی بان رہنے سے راجوں کو پہونچنا مشکل ہے وہاں ہم گنواروں کو کون جانے دیگا۔

	دوہا	
جس جاگہہ نرپت دھنی بیٹھیں پاوت ناہہ		ہم سب گوال گنوار جن کیسے اب تہاں جاہہ

جب نند اور جسودا آدک برجباسیوں سے بنا دیکھے موہن پیارے کے رہا نہیں گیا تب وہ لوگ گھبرا کر شیام سندر کا ڈیرہ پوچھتے ہوئے وہاں سے دوڑے اُسی وقت کسی نے آکر شری کرشن جی سے کہا کہ نند اور جسودا آدک بھی گرہن نہانے کے واسطے یہاں آکر ٹکے ہیں یہ بات سنتے ہی موہن پیارے اُن کے پریم سے رونے لگے یہ حال اُن کا دیکھ کر دیو کی ماتا گھبرا گئی اور اپنے آنچل سے آنسو پوچھ کر بولی کہ اے لالن جہاں تمھارا نام لینے سے جگت کا دُکھ چھوٹ جاتا ہے وہاں تم کو کون ایسا دُکھ ہوا جو اتنا روتے ہو یہ سُن کر تربھون پت نے کہا کہ اے ماتا جب سے نند اور جسودا کے آنے کا حال سُنا ہے تب سے میرا من اُن کے چرن دیکھنے کے واسطے بیاکل ہو کر کچھ اچھا نہیں لگتا تم جلدی سے رتھ آدک بھیجکر اُن کو یہاں بلاؤ تو مجھ کو اُن کے درشن ملنے سے دھیرج ہو ہم بہت اچھی ساعت میں دوارکا سے چلے تھے جو تیرتھ اسنان کرنے کا پھل پا کر برجباسیوں سے بھینٹ ہوئی یہ بات سنتے ہی بسدیوجی نے رتھ اور پالکی اور نالکی اور ہاتھی اور گھوڑے آدک سواری برجباسیوں کے لانے کے واسطے بھیج کر کہا کہ اے بیٹا آج بڑی خوشی کا دن ہے اس لیے کچھ تم سے لے کر تب نند اور جسودا کو تمھارے پاس آنے دیں گے یہ سُن کر موہن پیارے نے کہا کہ اے پتا سنسار میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جو میں تمھاری بھینٹ کروں میرا بدن تمھارے

اوپر نچھاور ہے۔

دوہا

یہ سُن کے بسدیو جی مُدت کہت سُکھ پاے	تم سے پوت سپوت کی مہا کہی نہ جاے

جب ایک سکھی نے موہن پیارے کو روتے دیکھ کر رُکمنی آدک پٹ رانیوں سے جاکر کہا تب وہ سب گھبراکر بیکنٹھ ناتھ کے پاس چلیں آئیں اور منہ ڈھانپ کر دیوکی جی سے اُن کے رونے کا سبب پوچھنے لگیں۔

چوپائی

یہ سُن کہت دیوکی ماتا	شری جُدناتھ پریم کی باتا
نند جسودا برج تے آئے	جن یا کو ہیں لاڑ لڑائے
یا تے اُن کی یہ گت بھئی	سُدھ بُدھ سکل بھول تن گئی

دوہا

کنس کُٹل کے تراس تے باس کیو جن پاس	تنکو گن نہیں کہ سکیں جو مُکھ ہویں پچاس

یہ سُن کر رُکمنی آدک پٹ رانیاں ہنسکر آپس میں کہنے لگیں کہ دیکھو آج ہمارے پران ناتھ رادھا آدک گوپیوں سے بھینٹ کر کے اپنا کلیجا ٹھنڈا کریں گے اور بالاپن کی پریت سمجھ کر برج گوپیوں کو بھی بہت سُکھ ملے گا اور ہم لوگ رادھا پیاری کی سندرتائی جو سُنا کرتی تھیں اب اُسے دیکھ کر معلوم کریں گی کہ وہ کیسی سندر ہے جبکہ گوال بالوں کی سنگت میں نند لال جی مورپنکھ سر پر رکھ کر ناچیں اور گاویں گے تب وہ آنند دیکھ کر ہم لوگوں کو بھی بڑا سُکھ ملے گا۔

دوہا

دھن جسودا نند دھن دھن نند کے نند	دھن ہم اب جو دیکھ ہیں برج جن آنند کند

یہ بات رُکمنی آدک کی سُن کر شیام سندر نے رونے میں مسکرا دیا اور گھبرا کر نند جسودا آدک کو آگے سے لینے کے واسطے چلے جب جسودا جی نے موہن پیارے کو آتے ہوئے دیکھا اور اپنا جنم سپھل جانکر اُن کو اٹھانے دوڑیں تب موہن پیارے گوپیوں کے غول میں گھسکر جیسے جسودا ماتا کے چرنوں پر گر پڑے ویسے جسودا جی نے اُٹھا کر چھاتی سے لگا لیا اور مُنھ چوم کر بلائیں لینے لگیں۔

دوہا

ماکھن پر چھبیہ نہار کے مُدت جسودا مارے	راج چنھ سب دیکھ کے پھولی انگ نہ سماے

جب موہن پیارے نند بابا کو دیکھ کر بڑے پریم سے روتے ہوئے اُن کے چرنوں پر گر پڑے تب نند راے نے آنسو بھر کر اُن کو اپنی گود میں اُٹھا لیا اور اپنے لال کو جھاڑ پونچھ کر بہت پیار کیا پھر

موہن پیارے نے شری داما آدک گوال بالوں سے گلے مل کر اچھا اچھا گہنا اور کپڑا اُن کو دیا اور وہ لوگ جو سوغات اُن کے واسطے لائے تھے اُس کو بڑے پریم سے لیا۔

دوہا

ہیم برن پیتامبر گوال بال سب لینھ ۔ تا کے پلٹے کانھ کو کاری کامر دینھ

جبکہ شیام سندر رادھا پیاری اور للتا آدک سکھیوں کو دیکھتے ہی جیسے آنکھوں میں آنسو بھر کر اُن کے پاس پہونچے ویسے رادھا پیاری اپنے پران پیارے کو دیکھتے ہی مارے پریم کے روتے روتے بیاکل ہو گئی۔

دوہا

انگ انگ بیاکل بھئی ہاری دھرن مرجھاے ۔ یہ گت دیکھت کنور کی لینی دھائے اٹھاے

جب یہ حال شیاما پیاری کا دیکھ کر للتا آدک سکھیوں نے اس کو بہت سمجھایا تب رادھا پیاری نے ہوش میں آکر گھونگھٹ کاڑھ لیا اے راجہ پریچھت اُس وقت موہن پیارے کا منہ دیکھنے سے برجباسیوں کو جیسا آنند ہوا وہ مجھ سے کہا نہیں جا سکتا پھر بسدیو جی نے نند راے سے گلے مل کر کشل پوچھ کر کہا کہ تمھاری دیا سے یہ سب سُکھ مجھ کو ملا ہے برج کی گئوؤں نے جو نند راے کے ساتھ آئی تھیں موہن پیارے کو دیکھا ویسے آنکھوں میں آنسو بھر کر پونچھ اُٹھائے ہوئے موہن پیارے کے پاس دوڑی چلی آئیں شیام سُندر نے بڑے پریم سے اُن کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر پیار کیا اور گوال بالوں سے سب گئوؤں کا حال نام لے لے کر پوچھنے لگے۔

دوہا

لگائن کی باتیں کہت ماکھن پربھ جُدراے ۔ جیوں تیوں ہر کہت لوگ سب آنند اُر نہ سماے

جب شیام اور بلرام بڑے پریم سے نند اور جسودا آدک برجباسیوں کو ساتھ لے کر اپنے ڈیرے میں آئے تب دیوکی اور روہنی نے جسودا سے گلے ملکر اور کشل پوچھ کر کہا کہ اے نند رانی جی جو ہم لوگ جنم بھر تمھاری سیوا کریں تو بھی تم سے اُرن نہیں ہوسکتی ہیں کس واسطے کہ ہمارے لڑکوں کا پران تمھاری کرپا سے بچا ہے نہیں تو کنس پاپی کے ہاتھ سے اُن کا بچنا کٹھن تھا یہ سُن کر جسودا جی بولیں کہ میں اپنے کو موہن پیارے کی دھائے سمجھتی ہوں کنھیا نے بال چرتر اپنا دکھا کر جیسا سُکھ مجھ کو دیا ہے ویسا سُکھ دوسرے کو سپنے میں بھی نہیں مل سکتا اور اُس کے بچھڑنے میں جیسا دکھ میں نے اُٹھایا ہے اُس کا حال پرمیشور جانتا ہے آج تمھاری کرپا سے کانھ کو دیکھ کر سب سوچ میرا چھوٹ گیا جب رادھا آدک گوپیوں نے دیوکی ماتا کے چرنوں پر سر رکھ کر ڈنڈوت کی تب دیوکی جی نے سب کو اسیش دے کر رادھا پیاری کو گلے سے لگا لیا اور رادھا پیاری کا مہا سندر روپ جو سب

پٹ رانیوں سے بھی بہت سُندر تھی دیکھ کر من میں کہا کہ ایسی مہا سندر استری میرے پران پیارے سے کس طرح چھوڑی گئی جب رُکمنی آدک استریوں نے جسوداجی کے پاس ملنے کے واسطے آکر شری رادھا مہارانی کا روپ دیکھا تب اپنی اپنی سندرتائی کا ابھمان سب بھول گئیں اُس وقت رُکمنی نے موہن پیارے سے کہا کہ اے برجناتھ تمہاری اگیا پاؤں تو آج رادھا پیاری کو اپنے یہاں لے جاکر آدر سنمان کروں۔

دوہا	
ناتھن پربھ اگیا دیوئے جاؤں نج دھام	رادھا کنور جنوائے کے پورن کیجئے کام

یہ بات سُنتے ہی رُکمنی جی نے رادھا پیاری کے پاس آکر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور بڑے پریم سے اپنے یہاں لے جاکر چھتیس پرکار کے بنجن کھلائے اور اپنے یہاں سے اچھا اچھا گہنا اور کپڑا پہنا کر سولھوں سنگار کرکے بیٹھا دیا تب ست بھاما آدک استریاں شیام سندر کی شیاما کا روپ جو چندرما سے بہت سندر تھا دیکھ موہت ہو گئیں اور سب نے شرم کے مارے اپنی اپنی آنکھ نیچی کر لی اُس وقت برندابن بہاری نے وہاں جاکر برکھبھان دُلاری کی شوبھا دیکھی تب رُکمنی آدک سے کہا۔

دوہا	
جو چاہے موہنہ بس کرن تہوں لوک میں کوے	شری برکھبھان کمار کو ہت سے سیوے سوے

یہ بات موہن پیارے کی سُن کر رادھا پیاری مُسکرانے لگی اور رُکمنی آدک نے سمجھا کہ موہن پیارے رادھا پیاری کو ہم سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں جس وقت موہن پیارے نے نند اور جسودا آدک سب برجباسیوں کو ایک طرف بیٹھا کر بڑے پریم سے سونے کی تھالیوں میں چھتیس پرکار کے بنجن اُن کے سامنے پروس دیئے اور دوسری طرف آپ جدبنشیوں سمیت بیٹھ کر بھوجن کرنے لگے اُس وقت سب چھوٹے بڑے وہ آنند دیکھ کر خوش ہو گئے۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی بولے کہ اے راجہ پریچھت شیام سُندر جتنا پریم برجباسیوں کے ساتھ رکھتے تھے اُس کا حال مجھ سے کہا نہیں جاتا جب سب کوئی بھوجن کرکے سچنت ہوئے تب شیام سندر نے برجباسیوں کو پان اور الائچی اور عطر دے کر نندجی سے کہا کہ اے بابا میری بھگت کرنے والے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں تم لوگوں نے اپنا تن من دھن میرے اوپر نچھاور کرکے مجھ سے پریت لگائی اس لیے تمہارے برابر کوئی بھاگمان نہیں ہے دیکھو مانند برہمادک دیوتا اور بڑے بڑے رکھیشوروں کے میرا پرکاش گھٹ گھٹ میں بیاپک سمجھ کر تم کو میرے بچھڑنے کا سوچ کرنا نہ چاہیئے جب شری کرشن چندر آنند کند نے اسی طرح نند اور جسوداجی آدک کو بہت سمجھا کر دھیرج دیا تب وہ لوگ آپس میں بیٹھ کر بال چرتر اور جس موہن پیارے کا کہنے لگے پھر مرلی منوہر سب گوپیوں کو جو اُن سے بہت پریت رکھتی تھیں ایکانت

میں بیٹھا کر جب پریم کی باتیں اُن سے کرنے لگے تب سب گوپیوں نے شیام سندر کی سندر چھب دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں اُس وقت ایک گوپی بالاپن کی پریت سمجھ کر بے ڈر ہو کر بولی کہ اے مُرلی منوہر تم نے اتنا دھن اور سب سامان کہاں سے پایا اور یہ سب ہاتھی اور گھوڑے کسی سے مانگ لائے ہو یا تمھارے ہیں تم کو یہ بات یاد ہوگی کہ ہم سب برجبالا تمھارے ایک بواہ ہونے کے واسطے ہنسی کرتی تھیں اب تم سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں سے اپنا بواہ کرکے اُن کے ساتھ بھوگ اور بلاس کرتے ہو بھلا یہ تو بتلاؤ کہ تم کو ہمارا دودھ دہی چُرا کر کھانا اور اوکھل سے اپنا باندھے جانا اور بن میں گوپیوں کو روک کر دودھ دان لینا یاد ہے یا نہیں ہم لوگوں کو تمھارے بجوگ میں ایک دن ایک برس کے برابر گذرتا ہے تم نے اتنے دن ہمارے بنا کس طرح کاٹے جیسی کٹھورتائی تم نے ہمارے ساتھ کی ایسا نِرموہی سنسار میں کوئی نہ ہوگا جب موہن پیارے نے ایسی ایسی بہت باتیں گوپیوں کی سُنیں تب ادھینتائی سے اُن سے بولے کہ اے پران پیاریو جو سکھ اور بلاس میں نے تمھارے ساتھ کیا وہ آنند سب طرح کا سامان رہنے پر بھی نہیں ملتا جو کوئی پریم کے ساتھ میرا دھیان اور اسمرن کیا کرتا ہے اُس سے میں ساعت بھر بھی الگ نہیں ہوتا میں گرہن اسنان کرنے کے بہانے سے کیول تم لوگوں سے ملنے کے واسطے یہاں آیا ہوں۔

چوپائی

ہم کو تم سمرو من ماہیں	ہمون سدا رہین تم پاہیں
سرب آتما ہم کو جانو	سب جیوں کے جیو بکھانو
آتم ہی سے آتم دیکھو	یہ ادھیاتم گیان بشیکھو
راجن ایسی وہ بدھ ٹھانیں	ہرجو سب گوپین سمجھانیں
سپھل جنم تاکو جگ ماہیں	جاکو من ہر چرنن ماہیں

یہ سُن کر گوپیوں نے کہا کہ اے مہاپربھو گیان اُپدیش کرتے وقت ہم لوگوں کو اودھو کا کہنا اچھا نہیں معلوم ہوا تھا لیکن اب اِس گیان کا گُن جان کر ہم لوگ اپنے کو تم سے الگ نہیں سمجھتیں تمھارا دھیان رکھنے سے ارتھ دھرم کام موکش چاروں پدارتھ مل کر جو سُکھ ہم کو ملا ہے وہ سُکھ بڑے بڑے جوگیشوروں کو بھی نہیں مل سکتا اور ہم لوگوں کا آنا تمھارے درشنوں کی اچھا سے یہاں ہوا اب دیال ہو کر ایسا بردان دیو کہ جس میں دن رات تمھارے کمل روپی چرنوں کا دھیان ہمارے ہردے میں بنا رہ کر ہر روز تم سے پریت بڑھتی جاے شیام سُندر اُن کو اچھا پورک بردان دے کر بہت دیر تک اُن سے لڑکپن کی باتیں کرتے رہے پھر وہاں سے اُٹھ کر رادھا پیاری کے پاس چلے گئے۔

دوہا

شری برکھبھان کمار سنگ لاگے کرن بلاس	بھول گئے رنواس سب باطن پریم سُکھ راس

ایک دن رُکمنی آدک پٹ رانیاں آپس میں بیٹھ کر ابھمان سے کہنے لگیں کہ جتنی پریت شیام سُندر کی ہم لوگ کرتی ہیں اُتنا پریم گوپیوں کو ہونا کٹھن ہے شری کرشن انتر جامی نے یہ بات جانکر اُن کا غرور توڑنے کے واسطے اپنی استریوں اور گوپیوں کو ایک جگہ بیٹھا کر کہا کہ تم لوگوں میں سے جس کو میری پریت ہو گی اُس کے ہردے میں میرا باس ضرور ہو گا یہ بات سنتے ہی سب برجبالا اور استریوں نے اپنا اپنا آنچل اُٹھا کر دیکھا تو رُکمنی آدک کو اپنے بدن میں کچھ چہنہ نہیں دکھلائی دیا اور گوپیوں کے ہردے میں شیام رنگ چھوٹا سا سُوروپ بھیس تربھون پت کا دیکھ پڑا یہ مہابرج گوپیوں کی دیکھتے ہی وہ لوگ اپنے پریم کا گھمنڈ بھول کر من میں کہنے لگیں کہ جتنی پریت گوپیاں شیام سُندر کی رکھتی ہیں اُتنا پریم ہونا ہم لوگوں کو بڑا دُرلبھ ہے ۔

دوہا	گوپ روپ بھگوان کو دیکھت ات سُکھ پائے	دوہا	ہرجن پر گرپڑیں من میں بہت لجائے

جب دوارکا ناتھ لوکاچار کرنے کے واسطے دوسرے راجوں کے ڈیرے پر جو وہاں ٹکے تھے گئے تب اُنھوں نے آگے سے آکر شری کرشن مہاراج کو ساشٹانگ ڈنڈوت کی اور بڑے آدر سنمان سے لیجا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور بہت طرح کا سامان بھینٹ دے کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو ہم لوگ آپ کی تعریف سُن کر ہمیشہ درشنوں کی اچھا رکھتے تھے اب آپ کا چرن دیکھنے سے اپنے برابر کسی کا بھاگ نہیں سمجھتے جس طرح آپ نے دیال ہو کر ہم کو کرتارتھ کیا اُسی طرح کرپا کر کے ایسا بردان دیجئے کہ جس میں آپ کے چرنوں کی بھگت اور پریت ہمارے ہردے میں ہمیشہ بنی رہے یہ سُن کر شری کرشن بِرِندابن بہاری بھگت ہتکاری اُن کو بردان اور دھیرج دے کر اپنے استھان پر چلے آئے ۔

ادھیائے تراسی ۸۳

بات چیت کرنا دروپدی اور رُکمنی آدک کا آپس میں

شُکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت جس طرح دروپدی اور رُکمنی آدک نے آپس میں بواہ کی بات چیت کی تھی وہ کتھا کہتے ہیں سُنو کہ ایک دن جدھشٹر آدک پانچوں بھائی اور کورو لوگ اپنے اپنے راجوں سمیت شری دوارکا ناتھ کی سبھا میں بیٹھے ہوئے اس طرح اُن کی اُستت کرنے لگے ۔

چوپائی	پرم ہنس ہے نام تمھارو	تم سے پرگٹ بید ہیں چارو
	ببہر دھین رُچھا کے کاجا	تم اوتار لیؤ جدُ راجا
	آدانت تم پورن کاما	تم کو ہت سے کروں پرناما
دوہا	اسی بدھ اُستت کری سب راجن سُکھ پائے	پاتک تج پاون بھئے پرست پربھو کے پائے

اس دن کُنتی اور دروپدی جن کی مہا سب جگت جانتا ہے رُکمنی آدک پٹ رانیوں کے پاس بیٹھ کر ادھر اُدھر

کی باتیں کرنے لگیں تب کنتی نے رکمنی سے ہنسکر کہا کہ تم نے ابھی تک اپنے بواہ کا نیگ مجھ کو نہیں دیا اب دینا چاہیئے رکمنی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ اے ماتا میرا تن اور دھن سب تمہارے بھینٹ ہے پھر دروپدی بولی کہ اے رکمنی بہن جس طرح شیام سندر تم لوگوں کو بواہ لائے تھے وہ حال سُننے کی مجھ کو ابھلاکھا ہے دیا کرکے اپنے بواہ ہونے کی کتھا سُناؤ یہ بات سُن کر رکمنی بولی ۔

چوپائی

جو تم ہمنسو نہیں گن گیاتا — تو ہم کہیں بیاہ کی بہاتا
دیش چندیلی سب جگ جانو — تہاں ششپال نریش بکھانو
پہلے تہ سے بھئی سگائی — سکل بیاہ کی ساج منگائی

دوہا

شو نریش آیو تبھی بہہ راجا لے ساتھ — ریت بھانت کل کی کری کنگن باندھیو ہاتھ

مجھ کو منسا باچا کرمنا سے یہ چاہنا تھی کہ میں دوارکا ناتھ کی داسی ہو کر رہوں اس لیے تربھون پت انترجامی کُنڈن پور میں آئے اور سب راجوں کو جیت کر مجھ کو ہر لائے تب سے اُن کی سیوا میں رہ کر اپنا جنم سوارتھ کرتی ہوں پھر ست بھامے اپنے بواہ ہونے کا حال برنن کیا اور جاموتی نے اپنے بواہ کا حال کہہ سنایا ۔

چوپائی

پھر بولی کالندی رانی — چت دے سُنو دروپدی رانی
لین دھر ہر چرنن کی آسا — بہتہ دن جل میں کیوں نواسا

دوہا

ایک دوس ارجن سہت آئے شری بھگوان — ہاتھ پکڑ موہنہ لائے کے دیکھو پد زبان

اس کے بعد متربندا نے کہا کہ اے دروپدی رانی شیام سُندر کی تعریف سُن کر مجھ کو یہ ابھلاکھا ہوئی کہ سوائے بیکنٹھ ناتھ کے دوسرے سے اپنا بواہ نہ کروں گی میرے بھائیوں نے یہ حال جانکر میرا بواہ تربھون پت کے ساتھ کردیا اب مجھ کو دِن رات یہی اچھا رہتی ہے کہ جنم جنمانتر بیکنٹھ ناتھ ہی کی داسی ہو کر رہوں پھر ستیا نے اپنا حال جس طرح دوارکا ناتھ اُس کو بواہ لائے تھے کہہ دیا ۔

چوپائی

بھدرا کہت سُنو تم رانی — یہ گن اسُتت شیام بکھانی
تب تے نیم کیو من ماہیں — اُن بن اور بھجوں میں ناہیں
پاتے پتا کرشن کو دیکھی — تم اچھا سب پوری کیھی

دوہا

چرن کمل شری کرشن کے جو سیوے چت لائے — سبھگ بھاگ تہہ نار کو کاسوں برنو جائے

چوپائی

بولی لکشمنا رانی — نج بواہ کی کتھا بکھانی
میرے پتا سویمبر کینھو — میرو من ہر کے رس بھینو
تہاں آئے موہن سُکھدائی — بان گرہن کرو یا جنائی
تب تے بھئی کرشن کی داسی — رین دوس نت رہت ہلاسی
اب تم مو کو دیو اشیشا — جنم جنم سیوؤں جگدیشا

جب آٹھوں رانیاں اپنے اپنے بواہ کا حال کہہ چکیں تب سولہ ہزار ایک سو راج کنیا بولیں کہ اے دروپدی جی ہم لوگوں کو بھوما سُر دیتہ زبردستی اُٹھا لا کر اپنا بواہ کرنے کے واسطے ایک مکان میں رکھ کر وقت کا منتظر تھا۔

چوپائی

جب ہم شرن کرشن کی آئیں
ہر انتر جامی سُکھ دائی

بنتی بہت کری اُن پاہیں
ابلا سمجھ دیا من آئی

دوہا

ترت آئے ہو نچے تہاں ماکھن پر بھ جدرائے
بھوما سُر کو مار کے لینھو ہمیں چھڑائے

اُسی دن سے ہم لوگ بیکنٹھ ناتھ کی سیوا میں رہ کر اپنے کو پٹ رانیوں کی داسی سمجھتی ہیں اے دروپدی تم ہم کو ایسا آشیرباد دیو کہ جس میں ہم سدا دوارکا ناتھ کی سیوا میں بنی رہیں جب دروپدی اور گاندھاری اور کُنتی اور جسودا جی آدک نے شیام سندر کے سب بواہوں کا حال سُنا تب خوشی سے اُن کو آشیرباد دے کر رُکمنی آدک کے بھاگ کی بڑائی کرنے لگیں۔

چوپائی

پھر ست بھاما پوچھن لاگی
ہم اپنی سب کتھا سُنائی

سُنو دروپدی پرم سُبھاگی
اب تم ہمسوں کہو جتائی

دوہا

پانچ جنن سے کون بیدھ کھر وتھیو بواہ
او سُبھت لینا سُنن کو من میں بہت اُچھاہ

یہ بات سُن کر دروپدی بولی کہ اے پیارو میرے پتا نے میرا سوئمبر رچ کر یہ پرن کیا تھا کہ جو کوئی تیل کے کڑاہ میں پرچھائیں دیکھ کر اپنے بان سے مچھلی کو بندھیگا اُسی کو میں اپنی کنیا بواہ دوں گا جب دُرجودھن اور جراسندھ آدک بہت راجے آکر مچھلی نہ بیدھ سکنے سے شرمندہ ہو گئے اور ارجُن نے وہ مچھلی بیدھ کر میرے پتا کا پرن پورا کیا تب میں نے اُن کے گلے میں جیمال ڈال دی یہ حال دیکھ کر سب چھوٹے بڑے خوش ہوے لیکن دُرجودھن آدک ادھرمی راجوں نے شرمندہ ہو کر اُن پانچوں بھائیوں سے جُدھ کیا آخر کو ہار کر بھاگ گئے جب ارجُن نے مجھ کو گھر لے جا کر اپنی ماتا سے کہا کہ ہم ایک سوغات لائے ہیں تب اُن کی ماتا کُنتی کھانے کی چیز سمجھ کر بولی کہ پانچوں بھائی آپس میں بانٹ لیو۔

دوہا

پاتے پانچوں پانڈوُں لینھو موہنہ بواہ
پرگٹ دیہہ سے پانچ ہیں جیو ایک ہی آہا

یہ بات سُن کر رُکمنی آدک دروپدی جی کی بڑائی کرنے لگیں اتنی کتھا سُنا کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت ایک دن شری کرشن مہاراج کی سبھا میں راجہ جُدھشٹر آدک پانڈو اور سب جُدبنشی اور

بہت سے راجہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اُس وقت نارد مُنی اور بید بیاس اور بشوامتر اور دیول اور چیئوں اور ستانند اور بھاردواج اور گوتم اور بششٹھ اور بھرگ اور اتر اور مارکنڈے اور اگست اور بامدیو اور پاراشر اور پرشرام آدک بہت سے رکھیشور بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے وہاں آئے اُن کو دیکھتے ہی شیام سندر نے سب راجوں سمیت کھڑے ہوکر آدر سنمان کرکے سب رکھیشوروں کو آسن پر بیٹھالا اور اُن کے چرن دھو کر چرنامرت لیا اور بدھ پوربک اُن کی پوجا کرکے ہاتھ جوڑ کر یہ اُستت کی۔

چوپائی

رکھ درشن دُرلبھ جگ ماہیں آج سپھل ہے جنم ہمارو	دیوں ہو کر پراپت ناہیں جو ہم پایو درس تمھارو

دوہا

ہر بھگتن کے درش کی مہما کہی نہ جائے	جنم جنم کے پاپ سب چھن میں جات نسائے

ادھیائے چوراسی

جگیہ کرنا بسدیو جی کا

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرتچھت جب شیام سندر رکھیشوروں کی پوجا اور اُستت کرچکے تب اُنھوں نے کورو اور پانڈو آدک راجوں سے جو وہاں پر تھے کہا کہ ہم لوگوں کا بڑا بھاگ سمجھنا چاہیئے کہ ان رکھیشوروں نے دیال ہوکر گھر بیٹھے اپنا درشن دیا سادھوؤں کے درشن سے گنگا اسنان کا پھل مل کر مرنے کے پیچھے استھان رہنے کے واسطے ملتا ہے کہ جہاں پر بڑے بڑے جوگی اور گیانی نہیں پہونچ سکتے اِس لیے رکھیشوروں کا ست سنگ ملنا سب تیرتھ نہانے اور دیو استھان کے درشن کرنے سے اتم جان کر اُن کی پوجا پرمیشور سمان جاننا چاہیئے جو لوگ رکھیشور اور مُنی کو نہیں مانتے اُن کو گدھوں اور بیلوں کے برابر سمجھنا چاہیئے۔

دوہا

چرن سادھ کے پریت کر پوجت ہے جو کوئے	سنساری سکھ بھوگ کے انت مکت پد ہوئے

جب رکھیشور لوگ یہ بات تربھون پت کی سُن کر مگن ہوگئے تب نارد مُنی دوارکا ناتھ سے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ اے مہا پربھو ہم لوگ اس قابل نہیں ہیں جیسا آپ نے اپنے مُنھ سے کہا آپ نے کیول سنساری جیئوں کے اُپدیش کے واسطے اتنی بڑائی ہماری کی جس میں وہ لوگ براہمنوں کو بڑا جان کر ان کا سنمان کریں نہیں تو

ہم لوگ کون گنتی میں ہیں ہمارا کلیان اسی میں ہے کہ آپ کے چرنوں کا دھیان کسی وقت ہم کو نہ بھولے دیکھئے جدبنشی لوگ جس کل میں آپ نے اوتار لیا ہے وہی لوگ آپ کو نہ پہچان کر اپنا ناتے دار سمجھتے ہیں تب دوسرے کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کے بھید کو پہونچ سکے آپ کیول اپنے بھکتوں کو سکھ دینے اور شترؤں کو مارنے کے واسطے بار بار اوتار لیتے ہیں نہیں تو جنم مرن سے آپ رہت ہیں ۔

چوپائی

تم جگ جیوں جگت نواسا ۔ ہم تمھرے داسن کے داسا
تم جو اُستت کری ہماری ۔ ہم کو بھرم ہوت ہے بھاری
جگت گرو جگدیش گسائیں ۔ تم سے سرشٹ ہوت سب ٹھائیں
تم ہی سب دیوں کے دیوا ۔ تمھرو ہم جانیں نہیں بھیوا
تمھری مایا سب جگ چھائی ۔ لوگن کی سدھ بدھ بسرائی
تاتے بدھ بجھانت بھرم نانے ۔ تمھرو بھید کون بدھ جانے

دوہا

تمھری اُوبھت شکت ہے گھٹ گھٹ رہی سمائے ۔ پھر سب تے نیارے رہو مائکھن پربھ جدرائے

چوپائی

کوؤ تمھیں پتا کر جانے ۔ کوؤ پتر بھاؤ من آنے
تم ہی سب کے پالن ہارے ۔ کوؤ کہہ سکے چرتر تمھارے
تمھرو داس بہت سکھ داتا ۔ تہہ پرتاپ جانے یہ باتا
دھرتی بھار اُتارن کاجا ۔ بھگتن ہت پرگٹے جدراجا
بیدکہت ہے تمھری بانی ۔ تمھری گت ان ہو نہیں جانی
تمھری بھگت سکل سکھ راسا ۔ کوؤ جن نہیں ہوت نراسا
تم دیال پربھ پورن کاما ۔ تم کو ہم سب کرت پرناما

دوہا

تم تو پورن پربرہم ہو سکل دھرم کے دھام ۔ بیرن کی اُستت کرت تہہ کارن گھنشیام

اے بیکنٹھ ناتھ تمھاری کرپا سے ہم لوگ یہ چاہنا رکھتے ہیں کہ آٹھوں پہر تمھارے چرنوں کا دھیان ہمارے ہردے میں بنا رہے اور ہر کتھا سننے میں کبھی پریت نہ گھٹے جبکہ رکھیشور لوگ یہ اُستت کرکے اپنی اپنی کٹی کو جانے لگے تب بسدیوجی نے اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج کوئی تدبیر ایسی بتلائیے کہ جس میں آواگون سے چھوٹ کر بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ بات سن کر جیسے رکھیشوروں نے نارد جی کی طرف

دیکھا ویسے نارد منی ہنسکر بولے کہ اے رکھیشور بیکنٹھ ناتھ کی مایا ایسی زبردست ہے کہ جس نے سب سنساری جیوؤں کو موہ کر اپنے بس کر لیا ہے جس طرح گنگا کنارے کے رہنے والے گنگا جی کا مہاتم نہ جان کر کنوئیں سے اشنان کرتے ہیں اسی طرح بسدیو جی سنساری مایا میں لپٹنے سے شیام سندر تربھون پت جگت کرتا کو اپنا بیٹا جان کر مکت ہونے کی راہ ہم لوگوں سے پوچھتے ہیں وہی گت سب جدبنشیوں کی ہو کر اپنے اگیان سے کوئی اُن کو نہیں پہچانتا یہ بات رکھیشوروں سے کہہ کر نارد منی بولے۔

چوپائی

کہت سُنو بسدیو سُجانا — تمھرے گھر میں شری بھگوانا
تمہیں چھانڑ تم سے گن گیاتا — ہم سے کہہ پوچھت ہو باتا

اے بسدیو ابھی تمھارے سامنے سب رکھیشوں نے شری کرشن ترلوکی ناتھ کی اُستت کی تب بھی تم نے اُن کو نہیں پہچانا اس بات کا ہم کو بڑا آشچرج معلوم ہوتا ہے کہ تم ایسا گیانی ہو کر پرمیشور کو نہ پہچانے لیکن اس میں کچھ تمھارا دوش نہیں ہے یہ بات سچ سمجھنا چاہیئے کہ بنا کرپا پرمیشور کے دیوتا آدک بھی اُن کو نہیں پہچان سکتے سنساری آدمی کون گنتی میں ہے جو اُن کے بھید کو پہونچ سکے۔

دوہا

کوُ جن جانے نہیں ماکھن پُربھ کے بھیُو — اِن گت اگم اپار ہے سب دیوں کے دیو

اس لیے بید کے موافق ایک بات کہتا ہوں کہ تم کُرکھیتر میں بدھ پوربک جگیہ کر کے اُس کا پھل شری کرشن جی کو ارپن کر دو تو تمھارے ہردے سے اگیانتا کی گانٹھ چھوٹ کر مکت ملے گی۔

چوپائی

پاپ ناس بن دھرم نہوئی — یہ جانے نشچے سب کوئی
جو ہر سیوا میں چیت دھرے — من میں کچھ اچھا نہیں کرے
تنکو پاپ کٹے چھن ماہیں — مکت ہوے کچھ سنشے ناہیں

دوہا

شری ماکھن پُربھ یوج کے پھل چاہے جو کوے — تنکو کرم کٹے نہیں مکت کون بدھ ہوے

چوپائی

ہر کے کاج کرم شُبھ کیجے — تاکو پھل اُن ہی کو دیجے
یا بدھ کرم کرے جو کوئی — بھو ساگر سے اُترے سوئی
جو تم کہو کہ ہم گرہ چاری — جوگ ریت کے نہیں ادھکاری
تو تم کو اک بات جناؤں — کرم جوگ کی راہ بتاؤں

	جو کچھ پنّ دان تم کرو تا کو پھل ہر جو کو دیجے وہ ہر تم سے نیارو ناہیں		نیم دھرم برت میں من دھرو من میں کچھ اچھا نہیں کیجے سدا بسے تمھرے گھر ماہیں	

دوہا

یا بدھ ناردٗ کو بچن سن کے شری بسدیو		مہا مدت من میں بھئے جب جانیو یہ بھیو

یہ بات سنتے ہی بسدیو جی نے نارد آدک رکھیشوروں سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاراج آپ لوگ دیال ہو کر ایسی جگیہ کرا دیجئے کہ جس میں میرا منورتھ پورا ہو یہ سن کر ناردٗ جی بولے کہ بہت اچھا تم تیاری کرو ہم لوگ تم کو سوم جگیہ کرا دیں گے یہ بات سنتے ہی بسدیو جی نے سب سامان منگوا کر جو استھان گرچھیتر میں بہت پوتر تھا وہاں جگیہ کی تیاری کی جبکہ جگیہ شالا میں سب رکھیشور اور جدبنشی اور راجہ لوگ آکر اکٹھا ہوئے تب بسدیو جی اچھی ساعت میں برھم چرج سے مرگ چھالا پہن کر دیوکی آدک اٹھارھوں پٹ رانیوں سمیت جگیہ کرنے کے واسطے جا بیٹھے اس وقت بہت راجہ جدبنشی لوگ اپنی اپنی استریوں سمیت بڑے پریم سے جگیہ کی ٹہل کرنے لگے جبکہ بسدیو جی نے نارد من آدک رکھیشوروں کو برن دیکر اگن کنڈ میں آہت ڈالنا شروع کیا تب شری کرشن جی مہاراج کی اچھا سے دیوتا لوگ اگن کنڈ سے پرتچھ نکل کر اپنا اپنا بھاگ لینے لگے اس وقت ارشی آدک اپسراؤں نے وہاں آکر اپنا اپنا ناچ دکھلایا اور گندھربوں نے گانا سنایا اور نقارہ بجا کر آکاش سے پھول برسائے اور سب چھوٹے بڑے جو وہاں پرتھے انھوں نے گاے بجا کر منگلاچار منایا اور برہمنوں نے بید پڑھا اور بھاٹوں نے کبت سنائے۔ اتنی کتھا سنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرچھت اس وقت جیسا آنند وہاں پر ہوا تھا وہ مجھ سے برنن نہیں ہو سکتا جب بیکنٹھ ناتھ کی دیا سے وہ جگیہ اچھی طرح پوری ہو گئی تب بسدیو جی نے اس کا پھل شری کرشن جی کو سنکلپ دے کر بدھ پوربک ان کا پوجن کیا اور جگیہ کرانے والے رکھیشوروں کو پیتامبر اور سونا اور گئو اور رتن آدک دان دچھنا دیا اور سوائے رکھیشوروں کے اور جتنے براہمن اور مانگنے والے وہاں پر تھے سب کو منھ مانگا درب آدک اتنا دیا کہ پھر ان کو کچھ چاہنا نہ رہی جب رکھیشور اور براہمن لوگ بسدیو جی کو آشیرباد دے کر اپنے اپنے استھان کو چلے گئے تب شیام سندر نے کورو اور پانڈو اور دوسرے راجوں کو جتھا جوگ گہنا اور کپڑا دے کر سنمان پوربک بدا کیا اس وقت بسدیو جی نے رو کر نند رائے جی سے کہا کہ اے بھائی تم نے شیام اور بلرام کو پال کر ان کی رچھا کی ہے اس لیے میں جنم بھر تم سے ارن نہیں ہو سکتا اور مجھ سے آج تک کوئی سیوا تمھاری نہیں بن پڑی کہ اس سے ارن ہو جاتا۔ اگر تم ہم پر کرپا کر کے دو چار مہینے کرچھیتر میں برجباسیوں سمیت رہتے تو میں بھی تمھاری سیوا اور ٹہل کر کے ارن ہو جاتا جب نند رائے یہ سن کر بڑی خوشی سے چار مہینے برجباسیوں سمیت کرچھیتر میں ٹکے رہے تب بسدیو جی نے ہر روز ان کا نیا نیا شِشٹاچار

اور شیام اور بلرام نے اُن کی سیوا پریم پوربک کی۔

دوہا

مہا تربھون ناتھ کی کا سوں برنی جائے	برجباسن اَت سُکھ دیو آنند اُر نہ سمائے

جب چار مہینے کرچھیتر میں رہ کر راجہ اُگرسین نے دوار کا پُری چلنے کی تیاری کی تب موہن پیارے نے نند اور جسودا سے رو کر کہا کہ مجھ سے تمہارا چرن چھوڑا نہیں جاتا لیکن لاچاری سے کہتا ہوں کہ آپ بھی برندابن جاکر گئوؤں کی خبر لیجئے یہ بات سنتے ہی نند اور جسودا بیاکل ہو کر پرتھوی پر گر پڑے اور گوال بال اور گوپیوں نے رو کر کہا کہ اے پیارے ہم لوگ تمہارا چرن چھوڑ کر برندابن کو نہ جاویں گے ہم کو بھی اپنے ساتھ دوار کاپُری میں لے چلو جیسی کٹھورتائی تم نے پہلے متھرا میں رہ کر کی تھی وہی اب بھی کیا چاہتے ہو پھر جسودا جی بہت بلاپ کرکے بولیں کہ اے دیو کی بہن تم مجھ کو موہن پیارے کی دودھ پلانے والی سمجھ کر اپنے ساتھ لے چلو میں سوائے درشن کرنے موہنی مورت سانولی صورت کے تم سے کھانا کپڑا آدک کچھ نہ مانگوں گی۔

دوہا

میرے گھر گودھن بہت جو چاہو سو لیو	سن موہن کو نین بھر پرت دن دیکھن دیو

جب رادھا پیاری نے سُنا کہ شیام سُندر ہم لوگوں کو بدا کر کے آپ دوار کا کو جایا چاہتے ہیں تب وہ بہت بلاپ کرکے مُرلی منوہر سے بولی کہ اے پران ناتھ ایک مرتبہ تم مجھ کو برندابن میں چھوڑ کر چلے گئے تھے سو میری یہ دشا ہوئی اب پھر اُسی طرح میرا پران لیا چاہتے ہو اس سے اب میں تمہارا چرن نہ چھوڑوں گی دودھ کا جلا چھاچھ پھونک کر پیتا ہے جس طرح سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں تمہاری سیوا میں رہتی ہیں اسی طرح مجھ کو بھی اپنی داسی سمجھ کر اپنی سیوا ٹہل میں رکھو جب تربھون پت نے یہ حال برجباسیوں کا دیکھ کر سمجھا کہ یہ لوگ میرا پیچھا نہ چھوڑ کر دوار کا کو چلا چاہتے ہیں تب اپنی مایا پھیلا کر اُن لوگوں کا من اس طرح پھیر دیا کہ سمجھانے بجھانے سے برندابن جانے کے واسطے سب راضی ہو گئے تب شیام سندر نے نند اور جسودا آدک سب چھوٹے بڑوں کو بہت طرح کا گہنا اور رتن آدک دے کر بدا کیا۔

چوپائی

شری بسدیو مہا سُر گیانی	برجباسن سے بولت بانی
تم تو پران سمان ہمارے	تم سے کیسے ہوویں نیارے
یا بدھ کہت پریم کی باتا	نین نیر بھیجے سب گاتا

دوہا

برجباسی برج کو چلے سب گودھن لے ساتھ	گھر آئے آنند سوں ماکھن پُربھ جدناتھ

اتنی کتھا سُن کر شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکچھت بدا ہونے وقت جیسا بلاپ نند اور جسودا اور شری رادھا

آدک گوپیوں نے کیا تھا وہ مجھ سے کہا نہیں جاتا جب شیام سندر دوار کاپُری میں پہونچے تب سب چھوٹوں اور بڑوں نے خوش ہو کر منگلاچار منایا اور دیوتوں نے خوش ہو کر آکاش سے دوار کاپُری پر پھول برسائے ۔

ادھیائے پچاسی

اُستت کرنا بسدیوجی کا شیام سندر کی

شُکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جس طرح شیام اور بلرام اپنے مرے ہوئے بھائیوں کو لوالائے تھے وہ کتھا ہم کہتے ہیں سُنو کہ ایک دِن شیام اور بلرام دونوں بھائی پراتہ کال اُٹھ کر جیسے اپنے ماتا اور پتا کے چرنوں کو ڈنڈوت کرنے گئے ویسے ہی بسدیوجی نے اپنا سر شیام سُندر کے چرنوں پر دھر دیا یہ حال دیکھ شری کرشن جی بولے کہ اے پتاجی آپ میرے چرنوں پر گر کے کیوں مجھ کو دوش لگاتے ہیں تب بسدیوجی نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے کرشن تم پر برہم پرمیشور کا اوتار ہو کر جنم اور مرن سے کچھ واسطہ نہیں رکھتے اور تمھارے آد اور انت کو کوئی نہیں پہونچ سکتا میں آج تک تمھاری مہما نہیں جانتا تھا اب رکھیشوروں کے کہنے سے مجھ کو بشواس ہوا کہ آپ ترلوکی ناتھ ہیں اور سب جیوں میں آپ ہی کا پرکاش رہتا ہے دیکھئے سورج دیوتا کے تیج سے پرکاشت رہ کر سب جگت میں اُجیالا کرتے ہیں اور جس پانی سے جڑ اور چیتن سب جیوؤں کا پالن ہوتا ہے اُس کو بھی آپ ہی کا روپ سمجھنا چاہیئے اور چندرما جو اپنی کرن سے امرت برسا کر سنساری جیو اور درختوں کو سکھ دیتا ہے اور ہوا چلنے سے جیوؤں کو آرام ملتا ہے اور پہاڑ اپنے بوجھ سے زمین کو دبائے رہ کر ہلنے نہیں دیتے اور گنگا اور سمُدر آدک سدا بھرے رہ کر کبھی نہیں سوکھتے ان سب کو بھی کیوں آپ کی اگیا اور اچھا سے برھماجی نے پیدا کیا ہے اور بشن بھگوان پالن کر کے شری مہادیوجی سب کا ناش مہاپرلے میں کرتے ہیں اور آپ آدپرش بھگوان کا اوتار ہو کر برھما اور بشن اور مہادیوجی سے بھی بڑے ہیں اور آپ کی مایا ایسی بلوان ہے کہ جس نے سب جگت کو موہ لیا ہے اس لیے آپ کو کوئی نہیں پہچان سکتا بنا تمھاری شرن آئے آدمی کو سنساری مایا جال سے چھوٹنا بہت کٹھن ہے جس طرح باجا بجانے والا اپنا من مانا راگ اور راگنی اُس میں سے نکالتا ہے اسی طرح آپ سنساری جیوؤں کی بُدھ اپنے آدھین رکھ کر جیسا چاہتے ہیں ویسا کرم اُن سے کرا لیتے ہیں اور آپ کے ایک ایک رؤئیں میں ہزاروں برھمانڈ بندھے رہ کر آپ کا بھید کوئی نہیں جانتا آج تک میں نے اپنی اگیانتا سے آپ کو اپنا بیٹا سمجھا تھا اب ناردمُن کے کہنے سے بشواس ہوا کہ آپ کسی کے بیٹے اور باپ اور بھائی اور ستر نہیں ہیں کیوں پرتھوی کا بوجھ اُتارنے اور دیتیہ اور ادھرمی راجوں کو مارنے اور ہر بھگتوں کو سکھ دینے کے واسطے جُگ جُگ میں اوتار

لیا ہے سو مجھ کو ایسا گیان دیجئے کہ آپ کو اپنا بیٹا نہ جان کر آدپُرش بھگوان سمجھوں اور جس طرح آپ نے اجامل ایسے مہا پاپیوں کو تار مکُت دی ہے اُسی طرح مجھ پر بھی دیال ہو کر بھوساگر پار اُتار دیجئے اور جب تک سنسار میں جیتا رہوں تب تک سوائے اُسمرن اور دھیان آپ کے مایا جال میں نہ پھنسوں ۔

	چوپائی	
تم ہی سب کے سرجن ہارے		پانچ تتوں ہیں الش نہارے

	دوہا	
جنم سمے جانیو ہتو برہم روپ من ماہنہ		سو مایا کے موہ میں گیان رہیو پھر ناہنہ

جب شری کرشن ترلوکی ناتھ نے یہ اُستت اپنی سُنی تب ہنسکر بولے کہ اے بسدیو جی تم کو جو بات جاننا چاہیئے تھی وہ تم نے جا نکر ہی آپ اپنے کہنے پر استھرہ کر میرا پرکاش سب جیوؤں میں برابر سمجھا کرو تو میری مایا تم کو نہیں بیاپے گی یہ بات سُن کر بسدیو جی کو ایسا گیان پیدا ہوا کہ اُسی دن سے شیام اور بلرام کو اپنا پتر نہ سمجھ کر ایشور روپ سمجھنے لگے اور ہر چرنوں کے دھیان میں لین ہو کر جیون مکُت ہو گئے پھر ایک دن شری کرشن جی نے دیوکی جی سے کہا کہ اے ماتا تمہارا اُرن میرے اُوپر بڑا ہے اس لیے جو کچھ تم مانگو وہ ہم تم کو دیویں یہ بات سنتے ہی دیوکی نے رو کر کہا کہ اے بیٹا تم پر برہم پرمیشور کا اوتار ہو جس طرح تم نے اپنے گرو کا مرا ہوا بیٹا لا دیا تھا اُسی طرح میرے چھٹو بالک جو کنس ادھرمی نے مار ڈالے ہیں لادو تو میرا سوچ چھوٹ جائے ۔

	دوہا	
تہہ کارن جانیو تمھیں اپنے من بشواس		کرتا ہو سب سرشٹ کے مالکھن پُربھ سُکھ راس

	چوپائی	
یہ سُن بولے کرشن مُراری جو اچھیا تمری من ماہیں		سُنو مات تم بات ہماری پُربھ پورن کرہیں چھین ماہیں

یہ کہہ کر شیام اور بلرام سُتل لوک میں چلے گئے اُن کو دیکھتے ہی راجہ بل آگے سے آکر دونوں بھائیوں کے چرنوں پر گر پڑا اور پیتامبر راہ میں بچھاتا ہوا بڑے آدر بھاؤ سے اپنے گھر لے جا کر جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھالا اور دونوں بھائیوں کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگا کر سب گھر والوں پر چھڑک دیا ۔

	دوہا	
راجہ بل چاہت ہتو ہر چرنن کی رین		شری مالکھن پُربھ درشن تے تن من پایو چین

راجہ بل نے بدھ پوربک شیام اور بلرام کی پوجا کر کے اسگندھ آدک اُن کے بدن پر لگایا اور پھولوں کا

گجرا اور موتیوں کا ہار گلے میں پہنا کر چھتیس پرکار کے بنجن بھوجن کرائے اور بڑی خوشی سے شیام اور بلرام پر چنور ہلانے لگا اور ہاتھ جوڑ کر اس طرح استت کی کہ اے دنیا ناتھ جن چرنوں کا درشن برھما وک دیوتا اور بڑے بڑے جوگی اور رکھیشوروں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا سو آپ نے دیال ہو کر انھیں چرنوں سے مجھ غریب کی جھونپڑی پوتر کی اس سمے میں اپنے برابر دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا جب کہ پرہلاد میرا دادا اور شیش ناگ بھی آپ کے بھید کو نہیں پہونچ سکتے تب مجھ اگیان کو کیا سامرتھ ہے جو آپ کی مہما اور استت برنن کر سکوں جس طرح آپ نے دیال ہو کر گھر بیٹھے اپنے چرنوں کا درشن دیا اسی طرح میری استری اور لڑکے بالوں کو گھر اور دھن سمیت جو میں بھینٹ کرتا ہوں لیجئے اور مجھے اپنا داس سمجھ کر اپنے آنے کا کارن برنن کیجئے یہ وچن بچن سن کر کرشن بھگوان بولے کہ اے راجہ بل ایک دن مریچ رکھیشور کے چھو بیٹوں نے جوانی کے غرور سے برھما جی کی ہنسی کی تھی تب برھما جی نے کرودھ کر کے ان کو یہ شاپ دیا تھا کہ تم لوگ ونتیہ جون میں جنم لیو اسی سبب سے ان چھو بیٹوں نے پہلے ہرنیا کش اور ہرن کشپ کے یہاں پیدا ہو کر پھر ہماری ماتا کے پیٹ سے جنم پایا جب راجہ کنس نے ان چھو بیٹوں کو مار ڈالا تب وہ تمھارے گھر پیدا ہوئے اب دیوکی ماتا ہمارے بھائیوں کے واسطے بہت سوچ کرتی ہیں اس لیے میں ان کو لینے آیا ہوں - یہ بات سنتے ہی راجہ بل نے بڑی خوشی سے ان چھو لڑکوں کو لا دیا تب تربھون ناتھ ان کو اپنے ساتھ لے کر دوارکا میں چلے آئے جب دیوکی ماتا نے اپنے چھو بیٹوں کو دیکھا تب بڑی خوشی سے اٹھا کر دودھ پلانے لگی -

<table>
<tr><td colspan="2">چوپائی</td></tr>
<tr><td>بار بار نج کنٹھ لگاوے</td><td>رام کرشن کو ہانسی آوے</td></tr>
</table>

اس وقت بسدیو اور دیوکی جی کو بشواش ہوا کہ شیام اور بلرام پرمیشور کا اوتار ہیں یہ سمجھ کر ان کو بڑی خوشی ہوئی اور شیام سندر کی اچھا سے ان چھو لڑکوں کو گیان پیدا ہو کر اپنے پورب جنم کی سدھ آئی تب وہ اپنی ماتا اور شیام اور بلرام کو ڈنڈوت کر کے اسی وقت دیولوک کو چلے گئے یہ حال دیکھ کر دیوکی ماتا کو بڑا سوچ ہوا لیکن شیام بلرام کے سمجھانے سے سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھ کر اپنے من کو دھیرج دیا اور ہر چرنوں میں دھیان لگا کر اپنا من سنساری مایا سے برکت کیا -

<table>
<tr><td>دوہا</td><td>یہ چرتر چت لائے کے کہے سنے جو کوے</td><td>شری ماکھن پربھ چرن سے کبھوں بلگ نہ ہوے</td></tr>
</table>

ادھیائے چھیاسی

اٹھا لیجانا ارجن کا سبھدرا کو زبردستی سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جس طرح ارجن کا بواہ شیام سندر کی بہن سبھدرا سے ہوا تھا وہ کہتے ہیں

سنو کہ جب دروپدی کنتی ماتا کی آگیا سے جدھشٹر آدک پانچوں بھائیوں کی استری ہو کر رہنے لگی تب نارد من نے
آ کر راجہ جدھشٹر آدک سے کہا کہ استری اور دھن کے واسطے باپ اور بیٹے اور بھائی بھائی میں ہمیشہ سے
جھگڑا ہوتا آیا ہے اس لیے میں ایک تدبیر بتائے دیتا ہوں اُس کے کرنے سے تم پانچوں بھائیوں میں
دروپدی کے واسطے کچھ جھگڑا نہ ہوگا یہ سُن کر جدھشٹر آدک نے کہا کہ اے من ناتھ جو آپ کہیں وہ ہم
کریں یہ سن کر نارد مُن بولے کہ ایک برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں تم پانچوں بھائی بہتر بہتر دن
کی باری باندھ کر اُس پرن سے دروپدی کو اپنے پاس رکھا کرو کہ جب ایک بھائی کی باری میں دوسرا بھائی
دروپدی کے محل میں جاوے تو جانے والا بارہ برس تک بن باس کرے یہ بات نارد من کی پانچوں بھائی
مانکر اُسی طرح دروپدی کو اپنے پاس رکھنے لگے ایک دن ایسا سنجوگ ہوا کہ دروپدی آدھی رات کو راجہ جدھشٹر
کے مندر میں تھی اور اُس دن دھنکھ بان ارجن کا راجہ جدھشٹر کے محل میں رکھا تھا اُسی وقت ایک
براہمن نے آ کر ارجن سے کہا کہ میری گئو چور چرا کر لیئے جاتا ہے دلا دیجئے یہ سُن کر ارجن نے بچار کیا کہ
اُس وقت راجہ جدھشٹر کے محل میں اگر اپنا دھنکھ بان لینے جاتا ہوں تو بارہ برس تک بن میں رہنا
پڑے گا اور جو چور کو مار کر گئو نہیں لادیتا تو چھتری کا دھرم نہیں رہتا اس لیے دھرم چھوڑنے سے بن میں
رہنا اُتم ہے یہ بچار کر ارجن اُسی وقت راجہ جدھشٹر کے محل میں جا کر اپنا دھنکھ بان لے آئے اور چور کو
مار کر براہمن کی گئو دلادی اور پرات سے اپنے بچن کے موافق سنیاسی روپ دھر کر جنگل میں چلے گئے
اور تیرتھ جاترا کرتے ہوئے دوارکا میں پہونچکر کیا سُنا کہ سبھدرا بسدیو جی کی بیٹی مہا سندر جو بیاہنے کے جوگ
ہوئی ہے اُس کا بواہ بلدیو جی درجودھن کے ساتھ کیا چاہتے ہیں اور شیام سندر کی اچھا جھے دینے کے واسطے
ہے یہ سن کر ارجن نے چاہا کہ میرا بواہ اس کے ساتھ ہوتا تو بہت اچھی بات تھی جبکہ ارجن نے اسی اچھا
سے چار مہینے برسات بھر اپنے کو سنیاسی بھیس میں چھپا کر راج مندر کے پاس مرگ چھالا بچھا کر بیٹھے تب دوارکا
باسی اُن کو مہاپرش جانکر اپنے گھر بھوجن کھلانے کے واسطے بجانے لگے یہ سُن کر بلرام جی نے ایک دن
اُن کو اپنے راج مندر میں بلا بھیجا اور چرن دھو کر بڑے پریم سے چھتیس پرکار کے بھجن کھلائے جیسے
ارجن نے سبھدرا مرگ نینی کو دیکھا ویسے اُس چندر مکھی پر موہت ہو کر اُس کے ملنے کے واسطے دیوتا اور
پتر منانے لگے اور سبھدرا بھی ارجن کے روپ پر موہت ہو کر من میں کہنے لگی کہ یہ سنیاسی نہیں ہے
کوئی راجکمار معلوم ہوتا ہے پرنتو اُس کو میرا پت بناتا تو اچھا تھا۔

دوہا

ارجن بھوجن کر چلیو من تو رہیو لبھائے	اُنو رسبھدرا لُون کو لاگیو کرن اُپائے

شیام سندر انتر جامی کو ارجن اپنے بھگت اور سبھدرا اپنی بہن کے من کا حال معلوم ہو کر یہ اچھا لگی
تھی کہ ہماری بہن سبھدرا ارجن کو بواہی جائے لیکن انھوں نے بلدیو جی کے ڈر سے یہ بات ظاہر کرنا مناسب

نہیں جاتا جب ایک دن کتھا سننے کے بہانے سے ارجن کے پاس گئے تب ارجن نے تربھون پت کو
بڑے آدر بھاؤ سے بیٹھا کر بنے کہا کہ اے دنیا ناتھ مجھ کو سبھدرا سے بواہ کرنے کی بڑی چاہنا ہے
جس طرح آپ سب منورتھ میرے پورے کرتے آئے ہیں اُسی طرح دیال ہو کر یہ کامنا بھی پوری کیجیے
یہ سُن کر دوارکا ناتھ نے کہا کہ اے ارجن تم تھوڑے دن یہاں ٹکو شوراتر کو سب چھوٹے بڑے دوارکا
باسی سبھدرا سمیت ریوت پہاڑ پر شری مہادیو جی کی پوجا کرنے جائیں گے اُس دن تم بھی میرے رتھ
پر بیٹھ کر وہاں جانا جب اُدھر ملے تب سبھدرا کو اُٹھا کر اپنے رتھ پر بٹھال لینا اور رتھ دوڑا کر ہستناپور
چلے جانا جو کوئی سامنا کرے تو تم بھی اُس کے ساتھ لڑنا اس میں کچھ میرے بُرا ماننے کا ڈر نہ کرنا یہ سُن کر
ارجن خوش ہو کر وہاں ٹکے رہے جب شوراتر کو سب استری پُرش دوارکا باسی سبھدرا سمیت ریوت
پہاڑ پر پوجا کرنے گئے تب سنیاسی روپ ارجن بھی مرلی منوہر کے رتھ پر بیٹھ کر وہاں چلے گئے اور
دھنکھ بان لے کر راستے پر کھڑے ہوئے جیسے سبھدرا پوجا کر کے اپنی سہیلیوں کو ساتھ لیے ہوئے پھری
ویسے ارجن نے لاج اور سنکوچ چھوڑ کر سبھدرا کا ہاتھ پکڑ لیا اور رتھ پر بیٹھا کر ہستناپور کو چلے جب یہ
بات جدبنشیوں نے سُنی اور ریوتی رمن سے کہا تب بلرام جی کرودھ میں آ کر بولے۔

چوپائی

ابھی جائے پرے میں کرہوں
میری بہن سبھدرا پیاری
مہا ڈنڈ ارجن کو دیہوں

بھوم اُٹھائے سیس پر دھرہوں
تاکو کیسے ہرے بھکھاری
کنور سبھدرا کو لے ایہوں

جبکہ بلرام جی کرودھ کر کے بہت سے جدبنشیوں کو ساتھ لے کر ارجن کے پیچھے جانے کے واسطے
تیار ہوئے تب شیام سندر نے بلداؤ جی کے پاس جا کر کہا کہ سنو بھائی ارجن ہماری بوا کا بیٹا پرم مترو ذات
اور کُل میں اُتم ہو کر بان بدیا اچھی جانتا ہے اور جدبنشیوں میں دوسرا کوئی ایسا نہیں دکھلائی دیتا جو
اُس کا سامنا کر سکے یہ سچ ہے کہ ارجن نے اَنچت کیا لیکن ہم کو اُس کے ساتھ لڑنا اُچت نہیں ہے
کس واسطے کہ بیٹی اپنے ذات بھائی کو دینا چاہیئے اس سے کیا اُتم ہے کہ ارجن پُرانے ناتے دار کو
دی جاوے اس سے آپ دیال ہو کر کرودھ اپنا چھما کیجئے اور اب اس بات کا بواد کرنا اُچت نہ
ہو کر سامان جہیز کا ہستناپور بھیج دینا چاہیئے۔ یہ سُن کر بلداؤ جی نے جھنجھلا کر ہل اور موسل اپنا زمین پر
پٹک دیا اور جدبنشیوں سے کہا کہ یہ سب کام مُرلی منوہر کا ہے جو آگ لگا کر پانی کو دوڑتے ہیں
اُن کو اپنے بھکتوں کی خوشی کے سامنے کچھ لوک لاج کا بچار نہیں رہتا اُنھوں نے سکھلا دیا ہوگا
تب ارجن سبھدرا کو اُٹھا لے گیا نہیں تو اُس کی کیا سامرتھ تھی جو ایسی انچت بات کرتا میں اپنے بھائی
کی اگیا نہیں ٹال سکتا اس لیے جیسا یہ کہتے ہیں ویسا کرو یہ کہہ کر بلرام جی نے بہت گہنا اور کپڑا وغیرہ

اسباب اور ہاتھی اور گھوڑا اور رتھ اور داسی اور داس آدک سنکلپ کر کے ہستناپور کو بھیجدیا اور ارجن اپنے گھر
پہونچکر بید کے موافق سبھدرا سے بواہ کر کے سنساری سُکھ اُٹھانے لگے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے
راجہ پرکشت دیکھو نارائن جی اپنے بھگتوں کا ایسا مان رکھتے ہیں اتنی اِچھا سنساری آدمی بھی نہیں کر سکتا
اب میں دوسری کتھا اُن کی مہما کی کہتا ہوں سُنو متھلا نگری میں ایک بھولاشو نام راجہ پرم بھگت پرکرشنا باجا کرتا
سے اپنے کو لچھمی پت کا داس سمجھتا تھا اور اُسی نگر میں شرت دیو نام براہمن ہر بھگت رہ کر آٹھوں پہر پرمیشور کے
اسمرن اور دھیان میں مگن رہتا تھا اور بنا مانگے جو کچھ ملتا اُسی میں سنتوکھ رکھ کر کسی سے کچھ نہیں مانگتا تھا
ہر روز رات کو دونوں پرم بھگت آپس میں بیٹھ کر یہ بچار کیا کرتے تھے کہ کل بکنٹھ ناتھ کے درشن کے واسطے
دوارکا کو چل کر اپنا جنم سوارتھ کریں گے پرات سمے ہونے پر وہاں نہ جا کر کہتے تھے کہ شیام سندر انتر جامی
دنیدیال آپ یہاں آکر درشن دیتے تو بہت اچھا ہوتا جبکہ ان دونوں کی سچی بھگت تربھون پت نے
دیکھی تب وہ مجھے اور نارد مُن اور بید بیاس اور بششٹھ اور اگست اور دیول اور بامدیو اور اترا اور پرشُرام جی
آدک رکھیشوروں کو اپنے رتھ پر بیٹھا کر متھلا نگری کو چلے راہ میں جو دیش اور نگر ملتا تھا وہاں کا راجہ آگے
سے آکر بہت طرح کی عمدہ عمدہ چیزیں سوغات لا کر بھینٹ دیتا تھا اور اُن کے درشن سے اپنا جنم
سوارتھ کرتا تھا۔

دوہا

پہونچے اتِ آنند سوں متھلا نگری جاے	مارواڑ پنچال ہوے ماکھن پربھ جدُراے

جب شیام سُندر کے آنے کا حال راجہ بھولاشو اور شرت دیو براہمن نے سُنا تب آگے سے جا کر اُن کو
ڈنڈوت کی جس جس جگہ پر شری کرشن مہاراج کا چرن پڑتا تھا وہاں کی دھور اُٹھا کر وہ دونوں پرم بھگت
اپنے سر اور آنکھوں میں لگاتے تھے اے راجہ پرکشت اُس دن شری کرشن چندر آنند کند کا درشن پاکر متھلاپور
کے سب چھوٹے بڑوں کو ایسا سُکھ ملا جس کا حال مجھ سے کہا نہیں جاتا پھر راجہ اور براہمن نے شری کرشن
مہاراج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اے مہاپربھو جس طرح آپ نے دیال ہو کر اپنا درشن دیا اسی طرح اپنے
چرنوں سے ہمارا گھر پوتر کیجیے یہ سُن کر برندابن بہاری بھگت ہتکاری نے بچار کیا کہ راجہ اور براہمن دونوں
میرے بھگت ہیں اور اُنھیں کی خوشی کے واسطے یہاں آیا ہوں اس لیے دونوں کے گھر جا کر اُن کا مان
رکھنا چاہیئے پہلے راجہ کے گھر جانے سے براہمن کہے گا کہ مجھ کو کنگال جانکر میرے گھر نہیں آئے راجہ دھن دولت
والے کو مجھ سے اچھا جانا اور جو براہمن کے گھر پہلے جاتا ہوں تو راجہ بُرا مانکر کہے گا کہ شیام سُندر میرا اپمان کر کے
پہلے براہمن کے گھر چلے گئے اِس لیے وہ بات کرنا چاہیئے جس میں دونوں خوش رہیں ایسا بچارتے ہی
کرشن بھگوان دو سروپ اپنے رتھ اور رکھیشوروں سمیت بنا کر راجہ اور براہمن دونوں کے استھان پر چلے گئے
اور کرشن بھگوان کی مایا سے راجہ بھولاشو نے سمجھا کہ دوارکا ناتھ کیول میرے ہی گھر آئے اور براہمن نے

جانا کہ شری دوارکا ناتھ راجہ کے گھر نہ جا کر میرے ہی گھر آئے ہیں جب شری بیکنٹھ ناتھ راج مندر میں پہونچے تب راجہ نے شری کرشن مہاراج کو جڑاؤ سنگھاسن پر بیٹھا کر چرنامرت لے کر وہ جل اپنے سر اور آنکھوں میں لگایا اور اپنے گھر والوں پر چھڑک دیا اور سب رکھیشوروں کو الگ الگ سنگھاسن پر بیٹھا کر بدھ پوربک شیام سندر اور سب رکھیشوروں کی پوجا کی اور بہت رتن آدک لچھمی پت کو بھینٹ دیکر پریم سے اُن کے چرن داسنے لگا اور بڑی خوشی سے بولا کہ آج میں آپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتا دیکھو جن چرنوں کا درشن شری مہادیو جی آدک بڑے بڑے دیوتا اور جوگی اور رکھیشوروں کو جلدی دھیان میں بھی نہیں ملتا وہی چرن آج میری گود میں براجتے ہیں اور بیکنٹھ ناتھ نے مجھے اپنا داس سمجھ کر اپنے چرنوں سے میرا گھر پوتر کیا اُسی طرح بہت اُستت کر کے راجہ بھولاشو نے شیام سندر اور رکھیشوروں کو چھتیس پرکار کے بھجن کھلائے اور بیکنٹھ ناتھ کو اُتم اُتم گہنا اور کپڑا پہنا کر چنور ہلاتے وقت اُن سے بنے کیا۔

	چوپائی	
موہنہ ساتھ کیو جُد ناتھا		درشن دیو رکھن کے ساتھا
	دوہا	
تم تو جگت نواس ہو ماکھن پربھ سکھ راس		نج داسن کے گھر کبھے کچھ دن کرو نواس

یہ دین بچن سُن کر تربھون پت اپنے بھگت کا منورتھ پورا کرنے کے واسطے اکیس دن وہاں رہے اور اُس کو برہم گیان اُپدیش کیا جب شیام سندر اُس کنگال براہمن کے گھر گئے تب شرت دیو براہمن نے کُشا کے آسن پر انگوچھا بچھا کر دوارکا ناتھ کو بٹھایا اور اپنی استری سمیت اُن کے پریم میں ڈوب کر بڑی خوشی سے ناچنے لگا اور بیکنٹھ ناتھ کا چرن دھو کر چرنامرت لیا اور گنگا جی کی مٹی کا تلک بسدیو نندن کے لگا کر تلسی دل اُنپر چڑھایا اور املی اور بڑہر اور آنولا وغیرہ کھٹے میٹھے پھل اور موٹے چاول کھیت کے بنے ہوئے اور ساگ پات لا کر بڑے پریم سے تربھون پت اور رکھیشوروں کے سامنے رکھدیا اور جس کی مٹی سے گنگا جل سگندھت بنا کر پینے کو لے آیا تب بیکنٹھ ناتھ نے رکھیشوروں سمیت آنند پوربک بھوجن کیا جب شرت دیو ہاتھ اور منہ برندابن بہاری اور رکھیشوروں کے دھلا سچت ہوا تب مرلی منوہر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو جب سے میں بال اور ستھا بھوگ کر سیانا ہوا تب سے سوائے اسمرن اور دھیان آپ کے چرنوں کے دوسرا کوئی اُدّم نہیں رکھتا آج آپ نے کمل روپی چرنوں کا درشن دیکر مجھ کنگال کی اچھا پوری کی جو لوگ سنساری جال میں پھنسے رہ کر اپنے دھن اور پروار کا ابھمان رکھتے ہیں اُن کو آپ کے چرنوں کا درشن سپنے میں بھی نہیں ملتا اور جو آپ کے اسمرن اور دھیان اور پوجا اور کتھا سُننے میں پریت رکھتے ہیں وہ لوگ سنساری کامنا اپنی پاکر انت سمے

مکت ہوتے ہیں اس واسطے میں آپ کو ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں ۔

دوہا

ہاتھ جوڑ بنتی کروں دھوؤں چرن پرناتھ ۔ سوانا تھم کو درشن دے کینہو ناتھ سناتھ

ایسی بھگت اور پریت اُس براہمن کی دیکھ کر شیام سندر نے کہا کہ اے دُج راج ہم تم کو اپنا بھگت اور متر جان کر بہت پیارا سمجھتے ہیں اور جو آدمی بید اور شاستر پڑھے ہوئے براہمنوں کی پوجا کرتا ہے اُس کا منورتھ ہم جلدی پورا کر دیتے ہیں سب رکھیشور تم پر دیال ہو کر اپنا درشن دینے یہاں آئے ہیں جس طرح تیرتھ اسنان کرنے اور دیواستھان کے درشن کرنے سے آدمی پوتر ہو جاتا ہے اُسی طرح ان رکھیشوروں کا چرن دیکھنے سے بدن میں پاپ نہیں رہتا تم اُن کی سیوا اچھی طرح کرو میں اپنے تن سے بھی براہمن کو بہت پیارا جانتا ہوں جو آدمی براہمن کی سیوا نہیں کرتا اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے گیانی لوگ براہمن کو پرمیشور کے برابر جانتے ہیں اور آدمی کے تن میں جو اچھا کام بن پڑے اُسی کو اُتم سمجھنا چاہیئے نہیں تو یہ بدن ایک دن ناش ہو کر کچھ کام نہیں آتا اس لیے تم کو بید کے موافق ہمارے سمرن اور پوجن میں رہنا چاہیئے شری برندابن بہاری بھگت ہتکاری اکیس دن شرت دیو براہمن کے گھر بھی رکھیشوروں سمیت رہ کر گیان سمجھانے کے پیچھے دوارکا پوری کو چلے اور راہ میں رکھیشوروں کو بدا کر دیا ۔

دوہا

نج گرہ پہونچے آئے کے مانکن پربھو سُبھ ساز ۔ پُرباسی پربھلت بھئے درشن پرشن سکھ پاے

ادھیائے ستاسی ۸۷

اُستت ترنجون پت کی

راجہ پرکھت نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے شکدیو سوامی دوارکا ناتھ نے شرت دیو براہمن سے کہا کہ تم شاستر کے موافق میرا دھیان اور پوجن کیا کرو سو مجھ کو بڑا سندیہ ہے کہ پربرہم نرنکار کی اُستت جو کچھ روپ اور ریکھا نہیں رکھو کر دیکھنے میں نہیں آتے بید نے کس طرح کی ہوگی بستار پوربک کہہ کر میرا سندیہ چھڑا دیجیئے یہ بات سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پرکھت بید میں اُستت بیکنٹھ ناتھ کی بہت لکھی ہے میں اتنی سامرتھ نہیں رکھتا جو سب گُن اُن کا برنن کر سکوں لیکن تھوڑا سا حال جو مجھ کو معلوم ہے وہ میں کہتا ہوں سُنو کہ جس آدجوت نرنکار نے بدھ اور اندری اور پران اور دھرم اور ارتھ اور کام اور موکش کو بنایا ہے وہ مہا پربھو سدا نرگن روپ رہ کر برھمانڈ رچنے وقت برات روپ دھارن کرکے سب لوگ پرشن کرتے ہیں اُن کی کتھا اس طرح پر ہے کہ سنک اور سنندن اور سناتن اور سنت کمار چاروں بھائی

پرمیشور کا اوتار سرشٹ ہونے سے پہلے برھما جی کی اچھا کے موافق پیدا ہوئے ہیں اُن کے سبھاؤ میں راجس
اور تامس کا پرویس نہ ہو کر ہمیشہ ستوگن روپ رہتے ہیں اور اُن میں سے ایک بھائی ہمیشہ لیلا اور کتھا
پرمیشور کی کہا کرتا ہے اور تین بھائی سُنا کرتے ہیں جو کچھ اُستت آدجوت بھگوان کی اُنھوں نے کی ہے
وہی بات نرناراین نے نارد مُن سے ست جُگ میں کی تھی وہی کتھا ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ جس طرح
مکڑی اپنے منھ سے جالا نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے اُسی طرح سب جیو جڑ اور چیتن تینوں لوک کے
پرمیشور کی اچھا سے پلک مارنے میں پیدا ہو کر پھر اُنھیں کے روپ میں سما جاتے ہیں اُس وقت مہا
پرلے ہونے سے چاروں طرف پانی دکھائی دے کر کیول آدجوت بھگوان رہ جاتے ہیں جب
اُن کو سنسار رچنے کی پھر اچھا ہوتی ہے تب اُن کی سانس سے چاروں بید پیدا ہو کر جیسے برات
سے بندی گن راجوں کی اُستت کر کے جس گاتے ہیں اُسی طرح وہ بید دیبیہ روپ سے چتر بھجی
روپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر جگانے کے واسطے بنے کرتے ہیں ۔

دوہا	
تپا گو ندرا جوگ کی جاگو ہری مُرار	تج مایا بتار کے سر جو پنج سنسار

اے پربرھم ابناشی پُرش تم جنم لینے اور مرنے اور سونے اور جاگنے سے رہت اور نردوش رہ کر
آٹھوں پہر چیتن بنے رہتے ہو اور چودھوں لوک تمھاری مایا سے پیدا ہو کر وہ مایا تم کو نہیں بیاپتی
ہے تمھارا پرکاش آد اور مدھیہ اور انت میں رہ کر تمھاری مہما کو کوئی نہیں جان سکتا اور تینوں لوک
میں تمھارے برابر کوئی سندر نہیں ہے اور تم سدا آنند روپ رہتے ہو اور سب جیوؤں کی اُتپت
اور پالن اور ناش تمھاری اچھا سے ہوتا ہے اور جتنی دیا تم اپنے بھکتوں پر رکھتے ہو اتنی دیا اور
رچھا کوئی دیوتا اپنے بھگت کی نہیں کر سکتا اور تم سب میں ملے ہوئے اور سب سے الگ رہ کر جوگُن
اور تموگُن اور ستوگن سے کچھ کام نہیں رکھتے کیول تمھارے اسمرن اور دھیان کرنے سے سنسار کی
جیو مکت پدوی پر پہونچتے اور تمھارا نام جپنے کے برابر جگیہ اور تیرتھ اور دان اور تپ اور جپ اور
آچار کوئی دھرم نہیں اور برھما اور مہادیو آدک سب دیوتا تمھارے کمل روپی چرنوں کے دھیان
میں آٹھوں پہر لیں رہتے ہیں اسی سے اُنھوں نے ایسی پدوی پائی ہے چودھوں لوک میں تمھارے
برابر کوئی نہیں ہے اور تمھاری کرپا کے بغیر کوئی سنسار کی مایا جال سے نہیں چھوٹ سکتا جب بڑے
بڑے جوگی اور رکھیشور سب اندریوں کو اپنے بس رکھ کر تمھارا اسمرن اور دھیان سچے من سے
کرتے ہیں تب تمھاری دیا سے اُن کی مکت ہوتی ہے ۔

دوہا	
آد انت سب جگت کے تم ہی پُرش انت	سدا ایک رس رہت ہو ما کہن پربھ بھگونت

اے دنیا ناتھ شِشپال اور کنس اور راون اور ہرن نیاکشپ آدک بہت جیوؤں نے تمہارے ساتھ دشمنی کی تھی وہ لوگ بھی اپنے پران کے ڈر سے تمہارا دھیان کرنے میں بھو ساگر پار اُتر گئے اور بہت جیو تمہاری کتھا اور کیرتن کا چرچا آپس میں رکھ کے اپنا جنم سوارتھ کرتے ہیں اُن میں تم بھاگ اُسی کا سمجھنا چاہیئے جو آٹھوں پہر تمہارے چرن کمل کا دھیان رکھ کر سنساری مایا سے برکت رہتا ہے اور سوائے بھگت کے مکت کی بھی اِچھّا نہیں رکھتے اور ست سنگ کے برابر دوسری چیز اچھی نہیں سمجھتے اور سادھو اور بیشنو کی سیوا اور ست سنگ پریم کے ساتھ کرتے ہیں وہ آدمی تمہاری مایا کا کچھ ڈر نہ مانکر سیدھے بیکنٹھ میں جہاں سورج اور چندرما کا پرکاش نہیں ہوتا بمان پر بیٹھ کر چلے جاتے ہیں۔

	دوہا	
انت کال تم کو ملت ما کھن پربھ بھگوان		وہ جن پرم پنیت ہے پاوت پد نربان

اے بیکنٹھ ناتھ جو آدمی اپنے اگیان سے تمہارا اسمرن اور دھیان چھوڑ کر دوسرے دیوتا کو پوجتا ہے وہ آواگون میں پھنسا رہ مکت پدوی نہیں پاتا اور تمہارے روئیں روئیں میں ہزاروں برہمانڈ بندھے رہ کر کسی جیو کا حال تم سے چھپا نہیں رہتا جس طرح سونے کا گہنا بنانے سے الگ الگ نام ہو کر سب گہنا گلانے پر کیول سونا رہ جاتا ہے اُسی طرح تمہارا پرکاش سب کے بدن میں رہ کر دیوتا آدک کو پوجتے ہیں وہ پوجا بھی آپ ہی کو پہونچتی ہے اس لیے جو لوگ گیان کی درشٹ سے جڑ اور چیتن میں تمہارا روپ برابر دیکھ کر سنساری ترشنا چھوڑ دیتے ہیں اُنھیں کا کلیان ہوتا ہے۔

	دوہا	
بھگت بنا پاوے نہیں کبھوں پد نربان ॥		جدپ گیان پرکاش تے بہُ بادھ کرے بکھان

اے دنیا ناتھ برہما جی بنا شکت اور اگیا تمہاری کے سنسار رچنے کی سامرتھ نہیں رکھتے جگت کا سب بیوہار جھوٹھا ہو کر کیول تمہارا نام سچا ہے جس طرح آگ کا ڈھیر ایک جگہ رہ کر اس میں سے چنگاریاں اڑتی ہیں اُسی طرح اگن روپی ڈھیر آپ ہو کر سب جیوؤں کو چنگاری کے برابر سمجھنا چاہیئے جیسے آگ کی چنگاری سُلگانے سے بہت آگ ہو جاتی ہے ویسے چنگاری روپی جیو آپ کی بھگت کرنے سے آپ کے برابر ہو جاتا ہے۔

		چوپائی
سوالس روگ برہمانڈ چڑھاویں اُدبھت روپ انوپم پیکھیں وہ تم کو پاوت بھگوانا چار پدارتھ چاہت ناہیں		جوگیشور جو تم کو دھیاویں ہردے کمل میں تم کو دیکھیں بھگت تمہاری پڑھت پُرانا تمھری بھگت نے ہو پن من ماہیں

دوہا

ہنست تمھارے دھیان میں روم روم ہرکھاے	دیکھ دسا سنسار کی رودن کر پچھتاے

چوپائی

ہوتم کہو سنت ہتکاری	ہمتے اُتپت جھتی تمھاری
تم ہم کو کیسی بدھ جانو	جو اُستت یہ بھانت بکھانو
ہو ناتھ یہ کرپا تمھاری	نا تو کیتک بدھ ہماری
ہم ہوں جدپ بید کہاویں	تدپ تمھرو بھید نہ پاویں
تمھرو روپ نہ دیکھو جاے	پنتھ تمھارو دیت بتاے
گیان بھکت بیراگ جو ہوئی	تب تم کو پہچانت کوئی
جو جن بستے بھوگ پر ہرے	گیان جوگ یگ من میں دھرے

دوہا

تم چرنن کے دھیان میں مگن رہے دن رین	تمھری امرت کتھا سُن لہے سدا سکھ چین

اے بیکنٹھ ناتھ جو آدمی سنسار میں منکھ کا تن پاکر اندریوں کے بس رہتا ہے اور استری اور پتر کے پریم میں لپٹ کر تمھاری بھکت نہیں کرتا اُس کو ابھاگی اور مردے کے برابر سمجھنا چاہیئے وہ آدمی چوراسی لاکھ جون میں جنم پاکر بڑا دُکھ پاتا ہے اور سب جیو پرانے ہو کر اپنے کرم کے ہت جون میں جنم پاکر دُکھ اور سکھ بھوگتے ہیں جس طرح تالاب کا پانی ہر روز کم ہوتا جاتا ہے اسی طرح گرہستی کرنے والے کی بدھ اور سامرتھ ہر روز گھٹتی جاتی ہے۔

دوہا

یا ہی بدھ پرانی سبے بورت مایا ناتھ	ناہیں تو وہ آپ سے کاہو بیاپت ناتھ

چوپائی

منکھ جنم درلبھ جگ ماہیں	دیوں ہو کو پراپت ناہیں
سکل دیوتا منا کریں	مانکھ ہوے بھوساگر ترین
نرسریر نوکا سم جانو	بید پُران ڈانڈ ہے مانو
کیوٹ روپ گرو ہے سوئی	نوکا پار لگاوت جوئی
جبتک بھکت کرے نہیں کوئی	بھوساگر سے پار نہ ہوئی

دوہا

پاتے کیجیے کرم شبھ یہی دھرم کی ریت	ماٹھن پربھ کرتار سوں جب لون اتیجے پریت

اشٹ سدھ کو دیکھ کے لوبھ کرے جو کوے یہ اُستت بید ن کہی اپنی بدھ پرمان		تاہ پدارتھ بھگت کو کیسے پراپت ہوے نرگن روپ انوپ کو کیسے کروں بکھان	

اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکھشت یہی اُستت کہہ کر چاروں بید چتر بھجی روپ بھگوان کو سرشٹ رچنے کے واسطے جگاتے ہیں اور سنکادک آٹھوں پہر یہ چرچا آپس میں رکھتے ہیں اور یہی بات نرنارائن نے نارد جی سے کہی تھی اور نارد مُنی نے بید بیاس ہمارے باپ سے کہی اور انھوں نے بستار پورک مجھ کو پڑھائی اور میں نے وہی کتھا جو سب بید اور شاستر کا سار ہے تم کو سُنائی اور یہی گیان شیام سندر نے راجہ بھولاشو اور شرت دیو براہمن کو بتلایا تھا۔

دوہا

یہ اُستت جو رین دن کہے سُنے چت لاے		تاکو پاپ رہے نہیں بشن لوک کو جاے	

ادھیائے اٹھاسی

کتھا بھسما سُر دیتیہ کی

راجہ پرکھشت نے اتنی کتھا سُن کر شکدیوجی سے کہا کہ اے مُنی ناتھ مجھ کو سنسار میں یہ بات بہت الٹی دکھلائی دیتی ہے کہ نارائن بیکنٹھ ناتھ لکشمی پت ہو کر اپنے بھکتوں کو ایسا کنگال رکھتے ہیں کہ اُن کو اچھی طرح کھانا اور کپڑا بھی نہیں ملتا اور شری مہادیوجی اوگھڑوں کی طرح اپنا بھیس رکھ کر سانپوں کی سیلی اور مُنڈوں کی مالا گلے میں پہنے رہتے ہیں اور اُن کی بھگت اور سیوک دھنوان ہو کر بڑے آنند سے اپنا جنم بتاتے ہیں اس کا کیا کارن ہے یہ سندیہہ میرا چھڑا دیجئے یہ بات سُن کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکھشت تم نے بہت اچھی بات پوچھی اس کا حال ہم کہتے ہیں سُنو۔

دوہا

سدا تین گن بست ہیں شو کی مورت ماہہ		سکل کامنا دیت ہیں ایک مکت کو ناہہ	

اے راجہ پرکھشت پرمیشور تربھون پت سنساری سکھ سے الگ رہ کر کسی چیز کی چاہنا نہیں رکھتے اسی سے اُن کے بھگت لوگ بھی ناش ہونے والی سنساری چیز کو نہیں چاہتے اور لکشمی پت بھگوان ایسی اچھا نہیں کرتے کہ ہمارے بھگت سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہوویں تم نے سُنا ہوگا کہ کئی آدمی شری شو جی کے بھکتوں نے اُن سے بردان پاکر انھیں کے ساتھ دشمنی کی تھی اسی کارن پربرہم پرمیشور مایا روپی دھن جس کے نشے میں آدمی اندھا ہو کر بہت گرم کرتا ہے اپنے بھگتوں کو نہیں دیتے ہیں اے راجہ جو بات تم نے ہم سے پوچھی ہے یہی بات ایک مرتبہ راجہ جدھشٹر تمھارے دادا نے

شری کرشن مہاراج سے پوچھی تھی تب شری کرشن مہاراج نے کہا تھا کہ اے راجہ جدھشٹھر مایا روپی لچھمی ملنے سے جس میں بہت سی بُرائیاں بھری ہیں آدمی سنساری سُکھ میں لپٹ جاتے ہیں اور جبتک مجھ کو یاد نہیں کرتے تب تک آواگون سے نہیں چھوٹتے اِس لیے میں اپنے بھکتوں کو دھن دولت نہیں دیتا جس میں وہ لوگ سنساری سُکھ میں لپٹ کر پرلوک کا سوچ بھول نجاویں اس واسطے جو آدمی میری شرن پکڑتا ہے اُس کا دھن اور ابھمان کرپا کی راہ سے میں ہر لیتا ہوں جبکہ نردھن ہونے سے استری اور پُتر اور بھائی آدک سب پروار والے اُس کا نرادر کرتے ہیں تب وہ اُن کا پریم چھوڑ کر آنند سے سادھ اور بیشنو کا ست سنگ کرتا ہے جبکہ مہا پُرشوں کے ست سنگ سے گیان پاکر میرے بھجن اور اسمرن اور دھیان میں چِت لگاتا ہے تب میں اُس کو مکت پدوی دیتا ہوں اور برھما دوسرے دیوتوں کی پوجا کرنے سے جو لوگ سورگ آدک میں جاتے ہیں وہ سُکھ سدا استھر نہیں رہتا اور میری بھکت اور پوجا کرنے والے بھبیکھن اور ارجن اودہ سُگریو اور پرہلاد اور امبریکھ آدک سنساری سُکھ بھوگ کر اٹل پدوی کو پاتے ہیں۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرکھشت شری مہادیو جی آدک دوسرے دیوتا اپنی پوجا پانے سے خوش ہو کر چھوڑ دینے میں دُکھ مانتے ہیں اور بیکنٹھ ناتھ سدا ساتوکی سبھاؤ رہ کر کسی کو شاپ نہیں دیتے۔

دوہا	
بہہ اُسرن کو رُدر جی دیو ترت بردان	تن ستن سون آپ ہی پایو کشٹ ندان

اے راجہ پرکھشت بانا سُر کی کتھا تم سُن چکے ہو جو شری شیوجی سے بردان پاکر انھیں کے ساتھ لڑنے آیا تھا اب ہم دوسرے دیتیہ کا حال کہتے ہیں سُنو کہ ایک دن برکا سُر دیتیہ مہا مورکھ شکُنی کا بیٹا تپ کرنے کی اِچھا کر کے گھر سے باہر نکلا جب اُس نے راہ میں نارد مُن کو آتے دیکھا تب ڈنڈوت کر کے پوچھا کہ اے من ناتھ مجھ کو تپ کرنے کی اِچھا ہے تم دیال ہو کر بتلاؤ برھما اور بشن اور مہادیو جی تینوں دیوتاؤں میں کون جلدی خوش ہو کر بردان دیتا ہے کہ میں اُسی کا تپ کروں یہ بات سُن کر نارد مُن بولے کہ اے برکا سُر ان تینوں دیوتوں میں شری مہادیو بھولے ناتھ جلدی خوش ہو کر بردان دیتے ہیں اور تھوڑا سا اپرادھ کرنے میں اپنا کرودھ چھما کرتے ہیں دیکھو اُنھوں نے سہسرارجن کو تپ کرنے سے خوش ہو کر ہزار ہاتھ دیے تھے اِس لیے تم شری مہادیو جی کا تپ کرو تو جلدی پھل ملے گا جب نارد من یہ بات کہہ کر چلے گئے تب برکا سُر اُسی وقت کیدار اِیشور کی طرف چلا گیا۔

دوہا	
شومورت استھاپ کر اگن کُنڈ کے تیر	بیٹھو آسن مار کر ہومن لگیو شریر

جب سات دن رات میں اُس نے اپنے بدن کا سب ماس چھُری سے کاٹ کاٹ کر ہوم کر دیا

اور آٹھویں دن اِشنان کر کے اپنا سر کاٹنا چاہا تب بھولا ناتھ نے اگن کنڈ سے نکل کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا
اور اپنے کمنڈل کا جل اُس پر چھڑک دیا جبکہ اُس کے پرتاپ سے برکاسُر کا بدن دبیہ روپ ہو کر کندن
کی طرح چمکنے لگا تب مہادیو جی بولے کہ اے برکاسُر ہم تیری پوجا سے بہت خوش ہوئے اب
تجھ کو جو اچھا ہو بردان مانگ یہ بات سنتے ہی برکاسُر نے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو مجھ کو ایسا
بردان دیجیے کہ جس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھدوں اُسی وقت جلکر راکھ ہو جاوے یہ سُن کر شری مہادیو جی
نے بچار کیا کہ یہ ادھرمی دیتیہ ایسا بردان مانگ کر سنساری جیوں کو دُکھ دینا چاہتا ہے کیا کروں بچن
دے چکا یہ سمجھ کر شری مہادیو جی بولے کہ اچھا ہم نے تُم مانگا بردان تجھ کو دیا جب وہ دیتیہ یہ
بردان پا کر خوش ہوا تب اس ادھرمی نے شری پاربتی جی کی سندرتائی دیکھ کر بچار کیا کہ اس سے
اُتم دوسری بات نہیں ہے کہ میں اپنا ہاتھ مہادیو جی کے سر پر رکھ کر اُن کو جلا دوں اور پاربتی کو
اپنے گھر لے جاؤں جبکہ وہ پاپی ایسا بچار کر شری مہادیو جی کے مستک پر ہاتھ رکھنے کے واسطے
چلا تب شری شِوانترجامی وہاں سے بھاگ کر سب لوک اور دسو دسا میں بھاگتے پھرے لیکن
اس دیت نے اُن کا پیچھا نہیں چھوڑا برھما جی آدک کوئی دیوتا اُن کی رچھا نہ کر سکے تب وہ بیاکل
ہو کر بیکنٹھ ناتھ کے سامنے دوڑے چلے گئے اور ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے ترلبھون پت
میں نے یہ دُکھ اپنے اوپر آپ اُٹھایا ہے جس میں دیتیہ پاپی کے ہاتھ سے میرا پران بچے وہ اُپائے
کیجیے یہ دین بچن سنتے ہی نارائن جی بھگت ہتکاری نے شری مہادیو جی سے کہا کہ تم دھیرج
رکھو میں اس کی تدبیر کرتا ہوں ایسا کہہ کر بیکنٹھ ناتھ نے اُسی وقت اپنے کو براہمن بنالیا اور رکھیشوروں
کی طرح کمنڈل اور مرگ چھالا لیے ہوئے جہاں برکاسر دوڑا چلا آتا تھا وہاں آ کر اس سے کہا
کہ اے برکاسُر تو اتنا گھبرایا ہوا کہاں بھاگا جاتا ہے اپنا حال تو ہم سے بتاؤ جبکہ اُس دیتیہ نے
بردان پانے اور اپنی اچھا کا حال شری بیکنٹھ ناتھ سے کہا تب بیکنٹھ ناتھ رکھیشور روپ بولے کہ
تو بڑا اگیان ہے جو مہادیو جی کی بات جو زہر اور دھتورا کھاتے اور بھوتوں کو ساتھ لیے ننگے
پھرا کرتے ہیں اور منڈوں کی مالا اور سانپوں کا ہار گلے میں پہن کر شاستر کے موافق نہیں چلتے اور مسان پر بیٹھے
ہوئے بوروں کی طرح ہنستے اور ناچتے ہیں سچ مان کر اتنا دُکھ اُٹھاتا ہے جب سے دچھ پرجاپت نے مہادیو جی
کو شاپ دیا تب سے سب بات اُن کی سچ نہیں ہوتی اس لیے تو اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر پہلے اس دان کی
پریچھا کرلے جبکہ تیرے نزدیک اُن کی بات سچ ٹھہر جاوے تب جو چاہنا سو اُن کے ساتھ کرنا یہ سنتے
ہی برکاسُر نے پرمیشور کی مایا سے یہ بات سچ مان کر جیسے اپنے سر پر ہاتھ رکھا ویسے وہ آپ جل کر راکھ کا
ڈھیر ہو گیا یہ چرتر دیکھتے ہی بھولا ناتھ جی خوش ہو کر ناچنے لگے اور دیوتوں نے آکاش سے
ترلبھون پت پر پھول برسائے اور اپسراؤں نے ناچ کر گندھربوں نے گانا سُنایا اُس وقت آدپرش بھگوان نے

پران بچا تب وہ بھولا ناتھ کو موہن کے بس دیکھ کر وہاں سے بشن بھگوان کی پرچھا لینے کے واسطے بیکنٹھ کو
گئے وہ بیکنٹھ کیسا ہے جہاں سورج اور چندرما کا پرکاش نہ ہونے پر بھی دن رات برابر اُجیالا بنا رہتا ہے
اور وہاں کی سب زمین سونے کی رتنوں سے جڑی ہوئی ہے اور بارہوں مہینے اُتّم اُتّم پھل اور خوشبودار
پھول اور تلسی کے برچھ لگے رہتے ہیں اور اچھے اچھے تالاب اور باؤلی آوک بنے ہوئے اُس کے کنارے
بہت طرح کے پنچھی بولتے ہیں جب بھرگُ رکھیشور نے بیدھڑک محل میں جہاں بشن بھگوان جڑاؤ پلنگ
پر سو رہے تھے اور لچھمی جی اُن کے پاؤں داب رہی تھیں جاکر ایک لات بشن بھگوان کے بائیں طرف
چھاتی میں ماری تب بیکنٹھ ناتھ چونک کر رکھیشور کو دیکھتے ہی اُن کا پاؤں دابنے لگے اور چرنوں پر
[illegible] کر نے پور بک بولے کہ اے دُج راج میرا اپرادھ چھما کیجئے میری چھاتی بڑی کڑی ہے اس سے
[illegible]پ کے کومل چرن میں ضرور دکھ پہنچا ہوگا مجھ کو آپ کے آنے کا حال جو معلوم ہوتا تو آگے سے
[illegible]تا اور آپ نے دیا کی راہ سے میرا لوک پوتر کر کے یہ جو لات ماری ہے اس چرن کا چنھ سدا میں
[illegible]ھاتی پر بنا رہنے دونگا اس میں مجھ کو کچھ لاج نہیں ہے جب بھرگُ رکھیشور نے ایسی چھما بھون پت
[illegible] اور میٹھا بچن سُنا تب لجّت ہو کر اُن کی اُستت کرنے لگے اور لچھمی جی نے لات مارتے وقت
[illegible] کرودھ کیا تھا لیکن بیکنٹھ ناتھ کے ڈر سے رکھیشور کو کچھ شاپ نہیں دیا جبکہ تربھون پت نے
[illegible] رکھیشور کا پوجن کر کے اُن کو بدا کیا تب اُنھوں نے سرسوتی کنارے جا کر تینوں دیوتوں کا حال
[illegible] ساتھیوں سے کہدیا یہ حال سُن کر سب رکھیشور دوسرے دیوتوں کا پوجن چھوڑ کر بشن بھگوان کا
[illegible]ن اور دھیان سچے من سے کرنے لگے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت ایک
[illegible] مہا شری کرشن مہاراج کی کہتے ہیں سُنو ۔ دوارکا پری میں ایک براہمن بہت شکتوان اپنے دھرم
[illegible] تھا جبکہ اس براہمن کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہو کر مرگیا تب وہ براہمن اپنے بیٹے کی لاش
[illegible]ن کے پاس لے جا کر کہنے لگا کہ تمھارے ادھرم کرنے سے میرا بیٹا باپ کے سامنے مرگیا اور
[illegible] پاتے ہیں دواپر جگ میں کلجگُ کے لچھن راجہ کے پاپ سے ہوتے ہیں اس طرح بہت
[illegible] وہ براہمن مرا ہوا بیٹا راجہ اُگرسین کے دروازے پر رکھ کر اپنے گھر چلا گیا اسی طرح سات
[illegible]کے اور اُس براہمن کے گھر پیدا ہو کر مر مر گئے وہ براہمن اُن کی لاش بھی اسی طرح راجہ اُگرسین
[illegible]ے دروازے پر رکھ گیا جب نویں مرتبہ اُس کی استری کے گربھ رہا تب اُس براہمن نے راج سبھا
[illegible]یں جا کر شیام اور بلرام کے سامنے بہت بلاپ کر کے کہا کہ اے دنیا ناتھ پہلے راجہ اُگرسین پاپی کو
دھکار ہے جس کے راج میں پرجا دُکھ پاتی ہے دوسرے اُن لوگوں کو دھکار ہے جو اس ادھرمی
[illegible]ی سیوا میں رہتے ہیں تیسرے مجھے دھکار ہے جو ایسے پاپیوں کے دیش میں رہتا ہوں جن کے ادھرم
[illegible] میرے بیٹے نہیں جیتے اور تم چھتری ہو کر براہمن کا دُکھ نہیں چھڑاتے جب اُس براہمن نے راج سبھا میں

مہادیوجی سے کہا کہ ایسے ادھرمی دَیتیہ کو اس طرح کا بردان دینا نہ چاہیئے جگت گرو کو اپرادھ کرنے سے وہ دَیتیہ اپنے دنڈ کو پہونچا یہ بات سُن کر شیوجی نے کہا کہ اے مہاپربھو تم ہماری رچھا کرنے والے بنے ہو اس لیئے ہم سے اپرادھ بھی ہو جاتا ہے جبکہ بھولا ناتھ بہت اُستت بیکنٹھ ناتھ کی کر چکے تب ترِبھون پت نے اُن کو دھیرج دیکر بدا کیا اتنی کتھا سُنا کر شکدیوجی بولے۔

چوپائی	
جو جن کہے سنے چت لائی	نر ور موکش لیلا سکھدائی
سب پاپن سے چھوٹ کے مُکت ہوئے چھن ماہنہ	رہے سدا سُکھ چین سے دُکھ پاوے وہ ناہنہ

ادھیائے نواسی ۸۹

لات مارنا بھرگُ رکھیشور کا لچھمی پت کی چھاتی پر

شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت ایک سمے بھرگُ آدک ساتوں رکھیشور سرسوتی کے بیٹھے ہوئے آپس میں گیان چرچا کر رہے تھے اُس وقت کئی رکھیشوروں نے بھرگُ جی سے پو[چھا کہ] برھما اور بشن اور مہادیوجی تینوں دیوتاؤں میں کون بڑا ہے جبکہ یہ بات سن کر کسی نے مہادیوجی کسی نے بشن جی کو اور کسی نے برھما جی کو بڑا بتلایا تب بھرگُ رکھیشور نے کہا کہ ان تینوں دیوتاؤں جو دیوتا کرودھ اپنا چھما کرکے بُرائی کے بدلے بھلائی کرے اُسی کو تم سمجھنا چاہیئے میں جا کر سب کی لیتا ہوں یہ کہکر بھرگُ رکھیشور وہاں سے اُٹھ کر برھما جی کی سبھا میں چلے گئے اور بنا ڈنڈوت کیئے سامنے جا بیٹھے یہ دیکھ کر سب رکھیشور اور براہمنوں نے جو وہاں بیٹھے تھے اچنبھا مانا اور برھما کرودھ میں بھرگُ جی کی طرف دیکھ کر شاپ دینا چاہا لیکن اپنا بیٹا سمجھ کر نہیں بولے۔

دوہا	
پرتھم پرچھا پتا کی ست لینھی یہ بھانت	پُتر آپنو جان کے بھیئے کوپ تے شانت

جب بھرگُ رکھیشور نے برھما جی کو رجوگُن کے بس اپنے اوپر کرودھ کرتے دیکھا تب وہاں سے اُٹھ کیلاس پربت پر جہاں گوری شنکر براجتے تھے گیا جیسے بھولا ناتھ نے بھرگُ رکھیشور کو آتے ہوئے ویسے کھڑے ہو گئے اور ہاتھ پھیلا کر گلے ملنا چاہا تب رکھیشور نے شیوجی سے کہا کہ تم اپنا کرم دھرم چھوڑ کر مسان میں بیٹھے رہتے ہو اسلیئے مجھ کو مت چھوؤ یہ ابھمان کی بات سنتے ہی گوری پت نے کرودھ سے ترشول اُٹھا کر بھرگُ رکھیشور کو مارنا چاہا تب شری پاربتی جی نے ہاتھ جوڑ کر مہادیوجی سے بنے کیا کہ اے مہاراج یہ رکھیشور تمہارا چھوٹا بھائی ہے اس کا اپرادھ چھما کیجیئے جب شری پاربتی جی کے کہنے سے بھرگُ رکھیشور

کھڑے ہوکر بہت باتیں اُسی طرح پر کہیں اور شیام اور بلرام اور پردیمن آدک کسی جدبنشی نے اس کا جواب نہیں دیا تب ارجن جو اُس وقت وہاں بیٹھے تھے بان ودیا کا گھمنڈ رکھ کر غرور سے بولے کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ اُگرسین راجہ مہاراجہ کہلا کر براہمن کا دُکھ دور نہیں کر سکتے جس راجہ کے راج میں گئو اور براہمن دُکھ پاتے ہیں اُس کا جس اور دھرم نہیں رہتا یہ کہہ کر ارجنؑ اُس براہمن سے بولے کہ اے دُج راج تم کس واسطے اتنا رودکر دُکھ اُٹھاتے ہو آجکل کے راجہ آپ سوارتھی ہوکر گئو اور براہمن کی رچھا نہیں کرتے۔

چوپائی

تمھرے پُتر جنمتے سرہیں	پرُکے لوگ جتن نہیں کریں

دوہا

جُدپتی یہہ جو دھا بسیں نگر دوار کا مانہہ	مدتپ بد بادھنکھ کی کوؤ جانت نا نہہ

اے براہمن دیوتا اب تم دھیرج دھر کر اپنے گھر بیٹھو جب تمھاری استری کے لڑکا پیدا ہونے کا سمے آوے تب ہم سے آکر کہدینا ہم اُس بالک کی رچھا کریں گے یہ سُن کر اُس براہمن نے ارجنؑ سے کہا کہ جہاں شیام اور بلرام اور پردیمن ایسے شورویر بیٹھے ہوکر کچھ نہیں بولتے وہاں تم کیا ایسی غرور کی بات کہتے ہو تمھاری کیا سامرتھ ہے جو تم میرے بالک کو مرنے سے بچاؤ گے یہ بات سُن کر ارجنؑ بولے کہ مجھ کو شری کرشن اور بلبھدر اور پردیمن مت سمجھنا میں ارجنؑ گانڈیو دھنکھ کا باندھنے والا ہوں میرے سامنے موت کی یہ طاقت نہیں ہے کہ تیرے بیٹے کو مار سکے۔

چوپائی

شو سے جدھ کیو ایک باری میرو بچن سانچ تم جانو تمھرے ست کی رچھا کرہوں	مہاپرسن بھیے ترپُراری کچھ سندیہہ نہ من میں آنو ناتو اگن مانہہ میں جرہوں

یہ بات سُن کر براہمن اپنے گھر چلا گیا جب اُس براہمن کی استری کے لڑکا پیدا ہونے کا وقت نزدیک آیا اور اُس نے ارجنؑ کے پاس جاکر یہ حال کہا تب ارجنؑ شری مہادیوجی کو نمسکار کرکے دھنکھ بان لے کر اُس براہمن کے گھر پہونچے اور بانوں کا قلعہ چاروں طرف ایسا بنا دیا کہ جس میں ہوا بھی براہمن کے گھر میں نہ جا سکے اور آپ دھنکھ بان لے کر اُس لڑکے کا پران بچانے کے واسطے چاروں طرف پھرنے لگے جب اُس براہمن کے گھر لڑکا پیدا ہوکر بغیر روئے نہ معلوم کہاں غائب ہوگیا تب اُس کی استری اپنے سوامی سے بولی کہ اے مہاراج تم نے ارجنؑ کی بہت تعریف کی تھی کہ وہ بالک کی رچھا کریں گے سو اُس کا حال یہ ہوا کہ پہلے تو میں ساعت دو ساعت لڑکے کو روتے بھی دیکھتی تھی اس مرتبہ تو میں نے اسکو اچھی طرح آنکھوں سے دیکھا بھی نہیں نہ معلوم کہاں لاش تک اُس کی غائب ہوگئی یہ بات سُنکر

استری کی سنتے ہی اُس براہمن نے ارجنُ کے پاس جاکر ایسا دُربچن ارجن کو کہا کہ وہ بہت شرمندہ ہوکر راجہ اُگرسین کی سبھا میں چلے گئے اور ارجنُ کے پیچھے پیچھے براہمن نے بھی وہاں پہونچکر سبھا والوں کے سامنے کہا کہ اے ارجنُ تو نے میرے پتر بچانے کا پرن کیا تھا سو وہ ابھمان تیرا کیا ہوا جو تو میرے بالک کا پران نہ بچا سکا اس لیے تجھ کو دھکار ہے جو کچھ شرم وغیرت رکھتا ہو چلّو بھر پانی میں ڈوب مر اور کسی کو اپنا منھ نہ دکھا اور آج سے دھنکھ بان رکھنا اور جھوٹھ بولنا چھوڑ کر بن میں چلا جا تو نے راجہ براٹ کے یہاں ہیجڑا بنکر برس دن تک اپنے دن کاٹے تجھ سے کیا شورتائی ہوگی جب اسی طرح اس براہمن نے بہت سے دُربچن راج سبھا میں ارجنُ کو کہے تب ارجنُ بہت شرمندہ ہوکر بولے کہ اے دُج راج تم یہ سب بات سچ کہتے ہو اب میں تم سے یہ پرتگیا کرتا ہوں کہ تینوں لوک میں سے تمھارے مرے ہوئے بالک ڈھونڈھ کر لا دونگا نہیں تو دھنکھ بان سمیت آگ میں جلکر مرجاؤں گا یہ بات براہمن سے کہہ کر ارجنُ نے اسنان کیا اور دھنکھ بان اُٹھاکر اُن لڑکوں کو ڈھونڈھنے کے واسطے سورگ لوک اور پاتال لوک میں گئے جب چودھوں لوک اور جمُ پُری اور دھرم راج کا استھان اور آٹھوں لوکپال کے یہاں ڈھونڈھنے پر بھی اُن لڑکوں کا پتہ نہیں پایا تب سوچ کرتے ہوئے دوارکا پری میں آکر اپنے سیوکوں سے بولے۔

	چوپائی	
بہت کاٹھ لاؤ یہ ٹھائیں	اگن لگاوے دیو جھوگھائیں	
	دوہا	
اگر ہوں اگن پرویش میں جرہوں دھنکھ سمیت	بچن ہار سنسار میں پت دھر ہوں کہ ہیت	

جب ارجنُ چتا بناکر آگ میں کودنے لگے تب شری برندابن بہاری گرب پرہاری بھگت ہتکاری نے ارجنُ کے پاس جاکر کہا کہ اے بھائی تمھاری بہادری میں کچھ شبہہ نہیں ہے ابھی تم کس واسطے جلتے ہو تم ہمارے ساتھ چلو جہاں براہمن کے لڑکے ہونگے وہاں سے ڈھونڈھ لاکر تمھاری پرتگیا پوری کروں گا یہ کہہ کر شری کرشن مہاراج ارجنُ سمیت اپنے رتھ پر چڑھے اور پورب طرف ساتوں دیپ اور ساتوں سمدر اور لوکالوک پربت جو دنیا کے سرے پر ہے اُس کے اُس پار جاکر ایسی جگہ ہوپنچے جہاں سوائے اندھیرے کے کچھ دکھلائی نہیں دیتا تھا تب شری کرشن جی نے سدرشن چکر کو آگیا دی کہ تم اپنے پرکاش سے راستہ دکھلاتے چلو یہ بات سنتے ہی سُدرشن چکر ہزار سورج سے زیادہ اپنا تیج بڑھاکر آگے آگے چلا۔

دوہا	تیج سُدرشن چکر کو رہیو جھونس چھپاے	ارجنُ دیکھ سکے نہیں راکھیو نین چھپاے

جب اسی طرح بہت دور تک وہ رتھ چلا گیا تب وہاں پر اس زور سے پانی لہر مارتا ہوا دکھلائی دیا

کہ جس طرح دو پہاڑ آپس میں لڑتے ہوں۔ جب شری کرشن جی نے اپنا رتھ پانی میں ڈالدیا تب ارجن نے اپنی آنکھ کھولی تو اُن کو وہاں پر ایک مندر رتنوں سے جڑا ہوا بہت لمبا اور چوڑا چمکتا ہوا دکھائی دیا جبکہ رتھ سے اُتر کر دونوں بھیتر گئے تب اُس مکان میں کیا دیکھا کہ شیش ناگ جی اپنے کومل انگ پر نیلا امبر پہنے اور ہزار مکٹ اور دو ہزار کُنڈل جڑاؤ دھارن کیے ہوئے لیٹے ہیں اور سوائے لیٹنے نے پتے نام پرمیشور کے دونوں ہزار زباں سے دوسری کچھ بات نہیں کرتے اور شیش ناگ کی چھاتی پر پُرش بھگوان موہنی مورت کمل نین اشٹ بھجی روپ سے مکٹ اور کنڈل اور جڑاؤ گہنا انگ انگ پر ساجے جنیو کا جوڑ اپہنی مالا اور کوستبھ من گلے میں ڈالے پیتا امبر پہنے اُپرنا ریشمی اوڑھے اس سُندرتائی سے براجتے ہیں کہ جن کا روپ دیکھ کر ایکسا ایک انگ مہا سندر تینوں لوک کے جیو موہت ہو جاویں اور شنکھ چکر گدا پدم چاروں ہتھیار اپنا اپنا روپ دھارن کیے نند اور سنند اور ملنیہ اور شنبل اور شیش پُشک اور گرڑ اور سیش اور سنابھ نو منتری اُن کے چاروں طرف بیٹھے ہیں اور برہما جی اور مہادیو جی آدک دیوتا سامنے کھڑے ہوئے اُستت کرتے ہیں جبکہ ارجن یہ چرتر دیکھ کر سب ابھمان اپنا بھول گئے تب شری کرشن جی نے ارجن سمیت اشٹ بھجی روپ کے سامنے جاکر اس طرح اُن کو نمسکار کیا کہ جس طرح کوئی اپنی پرچھائیں کو ڈنڈوت کرے اُس روپ نے شری کرشن جی کو دیکھتے ہی ہنسکر کہا کہ تم نے ایک سو پچیس برس مرت لوک میں رہ کر پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور میری شکت سے اوتار لے کر بہت دیتیہ اور راکھشس کو مارا اور دیوتا اور براہمن اور ہر بھگتوں کو سکھ دے کر مجھ کو خوش کیا ان دنوں میرا من تمھارے دیکھنے کو بہت چاہتا تھا اس لیے میں نے براہمن کے لڑکے یہاں منگا کر ارجن سے ابھمان کی بات کہلادی کہ اُس کی پرتگیا رکھنے کے واسطے تم ضرور یہاں آؤگے وہ سب بالک یہاں پر ہیں اُن کو لے جاؤ یہ کہکر جب اشٹ بھجی روپ بھگوان نے شری کرشن جی کو بدا کیا تب وہ آپس میں نمسکار کرکے اور براہمن کے لڑکوں کو لے کر ارجن سمیت دوارکا پُری میں آئے اور ارجن نے وہ سب لڑکے اُس براہمن کو دے کر اپنی شرمندگی مٹائی اور اپنا سر شری کرشن جی کے چرنوں پر رکھ کر سمجھ گئے انھیں کی دیا سے میں نے مہابھارت کیا تھا نہیں تو مجھ کو کیا سامرتھ تھی جو کرن اور بھیشم پتامہ آدک بیروں کو جیت سکتا اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا۔

چوپائی	جو یہ کتھا سُنے دھر دھیان	تاکے پُتر ہوئیں کلیان

اُدھیائے نوّے

کتھا شری کرشن جی کے سنتان کی

شکدیو جی منی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت کوئی ایسی سامرتھ نہیں دیکھتا جو شری بیکنٹھ ناتھ کا

سب گن برنن کر سکے لیکن میں اُن جوت سروپ کو ہزاروں ڈنڈوت کرتا ہوں جن کی دیا سے
ہم اور تم اس امرت روپی کتھا کہنے اور سننے سے مکت پدوی پاویں گے اس لیے تھوڑی سی
مہما اُن کی اور کہتا ہوں سنو کہ بیکنٹھ ناتھ نے کیول پرتھوی کا بوجھ اُتارنے کے واسطے جُدکل میں سگن اوتار
لے کر یہ سب لیلا کی تھی اور اُن کی اچھا سے سونے کی دُوارکا پُری میں سب مکان جڑاؤ ہو کر باغوں میں
بہت طرح کے خوشبودار پھول اور پھل بارھوں مہینے لگے رہتے تھے اور تالاب اور باؤلی کے کنارے
بہت طرح کے پنچھی میٹھی میٹھی بولیوں میں دوارکا ناتھ کی اُستت کرتے تھے اور کئی ہزار ہاتھی دروازے پر
بندھے ہو کر بہت سے پہلوان جانور اور مشک ایسے ال جدھ کرنے کے واسطے ہمیشہ وہاں بنے رہتے تھے
اور سب سڑک اور گلی اور چوراہوں پر چندن اور گلاب کا چھڑکاؤ ہو کر بہت دیش کے بیوپاری سب طرح کا
اسباب وہاں بیچنے کے واسطے آتے تھے اور جدبنسیوں کے گھر میں ردّھ اور سدّھ بنی رہ کر اُن کی
استریاں جڑاؤ گہنا اور اچھا کپڑا پہنے عطر اور پھلیل لگائے ہوئے ہمیشہ خوشی سے رہا کرتی تھیں اور
سب چھوٹے بڑے دوارکا باسی ہر کتھا سننے اور سادھو اور براہمن کی سیوا کرنے میں پریت رکھ کر اپنے
دھرم کرم سے رہتے تھے ۔

	دوہا	
جن کو روپ نہار کے لجکا دیں سُرنار		تہاں نار جادوُن کی اتِ سُندر سکمار

اور سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریاں شیام سندر کی اپنے اپنے جڑاؤ محل اور باغوں میں الگ الگ ترجھوں بیٹھ
کے ساتھ بھوگ اور بلاس کر کے اپنا اپنا جنم سوارتھ کرتی تھیں اور اندر پُری سے اپسرا لوگ اپنا اپنا ناچ دکھلانے
کے واسطے دوارکا میں آ کر گندھرب لوگ گانا سُناتے تھے اور شیام سُندر اپنے سولہ ہزار ایک سو آٹھ روپ
سے سب استریوں کے پاس رہ کر اُن کی اچھا پوری کرتے تھے اور وہ استریاں آٹھوں پہر دوارکا ناتھ کی
سیوا میں رہ کر ایسا اُن پر موہت تھیں کہ ایک ساعت اُن کو بنا دیکھے شیام سندر کے چین نہیں پڑتا تھا کسی وقت
موہن پیارے کے رہنے پر بھی بیاکل ہو کر پنچھیوں سے پوچھتی تھیں کہ ہمارے پران ناتھ کہاں چلے گئے
پھر چیتن ہو اُن کے درشن سے اپنے برابر کسی دوسرے کا بھاگ نہیں سمجھتی تھیں ایک دن موہن پیارے
نے سب استریوں کے ساتھ جل بہار کرنا بچار کر جیسے سمدر کو اگیا دی ویسے گھٹنے بھر پانی وہاں رہ گیا۔

	دوہا	
جل بہار لاگے کرن ماکھن پربھ جدناتھ		پورنماسی رات کو سب نارن کے ساتھ

جس وقت شیام سندر نے چاندنی رات میں سولہ ہزار ایک سو آٹھ استریوں کے ساتھ الگ الگ روپ
دھر کر جل بہار کیا اس وقت سمدر میں ایسی شوبھا معلوم ہوتی تھی جس کا حال برنن نہیں ہو سکتا ۔

		چوپائی
تاسوں کہن لگی اک رانی	تبھی ٹھہری بولی بانی	

کارن کون شبد تو کرے ۔ ہرسنجوگ بجوگ من دھرے
چکئی بول اُٹھی تہہ کالا ۔ ایسی بدھ بولی اک بالا
تیرو بھید جان ہم لینھا ۔ پیت بجوگ نے اَت دُکھ کینھا
کیوں ہر کاج شبد تو کرے ۔ سگری رین چین نہیں پڑے
پھر اُن سُنی سندھ کی بانی ۔ تہہ اوسر بولی اک رانی
ایک کہی شری کرشن مراری ۔ شین کرت ہیں سندھ سنبھاری
تیہی کاج شبدات کرے ۔ شری برج راج پریت اُردھرے
پھر اُن دیکھ چندر کی کانت ۔ سکھی ایک بولی یہ بھانت
تو نہہ کرشن کو درشن بھیو ۔ تیرو تجھی روگ سب گیو
ریوت گر دیکھا تہہ کالی ۔ یا بدھ بول اُٹھی ایک بالا
تو دن رین تپسیا کرے ۔ من میں دھیان کرشن کو دھرے
راجن ایسی بدھ سب بالا ۔ کہیں منوہر بچن رسالا

دوہا شٹ نایکا آدے سب نارن کے ساتھ ۔ ایسی بدھ کریڑا کریں ماکھن پربھ جُدناتھ

شری کرشن جی کی اتنی سنتان بڑھی تھی کہ تین کروڑ اٹھاسی ہزار تین سو براہمن اُن لڑکوں کے پڑھانے کے واسطے رہتے تھے اس لیے جُدبنشیوں کی گنتی نہیں ہوسکتی دیکھو جو شیام سُندر اپنے بنش کی رچھا کے واسطے نت اسنکھیہ درب اور گئو براہمنوں کو دان دیا کرتے تھے وہی تربھون پت اتنا پریم رکھنے پر بھی دُرباسا رکھیشور کے شاپ سے سب جُدبنشیوں کا ناش کرکے بیکنٹھ کو چلے گئے شری کرشن جی کے بنش میں کیول بجر نابھ انردھ کا بیٹا جیتا بچا تھا وہ متھرا اور اندرپرستھ کا راجہ ہوا اس کے کل میں برت باہو اور ست سین آدک راجہ بڑے پرتاپی اور ہربھگت اور دھرماتما ہوئے اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا اے پرتچھت جو آدمی دشم اسکندھ کی کتھا سچے من سے کہتا اور سنتا ہے اُسکو بڑا اچھا گمان سمجھنا چاہیئے وہ آدمی سنسار میں کامنا پاکرانت اُسے مُکت ہوتا ہے۔

گیارھواں اسکندھ

گیان سمجھانا نارد مُن کا بسدیو جی کو

ادھیائے پہلا۔ آنا دُرباسا آدک رکھیشوروں کا دوارکا میں

راجہ پرتچھت نے دشم اسکندھ کی کتھا سُن کر شکدیو جی سے پوچھا کہ اے مُن ناتھ جُدبنشی لوگ دھرماتما

اور ہر بھگت تھے اُن کو دُرباسا رکھیشور نے کس واسطے شاپ دیا تھا یہ سُن کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ
اس کا حال اس طرح ہے کہ ایک دن شیام سندر نے اپنے من میں بچار کیا کہ ہم نے پرتھوی کا بوجھ اُتارنے
اور دشٹوں کے مارنے کے واسطے اوتار لیا تھا جس میں سنساری لوگ ہماری لیلا اور کتھا کہ سُن کر بھوساگر پار
اُتر جاویں اور بڑے بڑے دتیہ کنس اور جراسندھ آدک ادھرمی راجوں کو مارا اور کوروں اور پانڈوں سے
مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بھار اُتارا لیکن چھپن کروڑ جدبنشی جو بڑے زبردست اور دولتمند ہیں اُن کا بھار
ابھی بنا ہے اور یہ سب میرے سنتان اور بھائی بندھ ہو کر مجھ سے پالن ہوئے ہیں اس واسطے اُن کو
اپنے ہاتھ سے مارنے میں پاپ ہو گا کسی براہمن سے شاپ دلوا کر مروا ڈالنا چاہیئے ایسا بچارتے ہی
اُن کی اِچھا سے دُرباسا اور بشسٹھ آدک بہت سے رکھیشور تیرتھ جاترا جاتے ہوئے دوارکا پری میں آئے
تب جگت ایشور نے اُن کا پوجن اور آدر بھاؤ کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ جس طرح آپ لوگوں نے
دیال ہو کر اپنا درشن دیا اُسی طرح تھوڑے دن یہاں رہ کر میری اِچھا پوری کیجیئے یہ بات سُن کر رکھیشوروں
نے کہا کہ اے مہاراج ہمارا تپ اور جپ بدھ کے موافق نہیں بن پڑتا ہے شری کرشن جی بولے کہ تم لوگ
پنڈارک چھیتر میں جو یہاں سے نزدیک ہے رہ کر اسمرن اور دھیان کرو یہ بات مان کر سب رکھیشور پنڈارک
چھیتر میں چلے گئے اور بدھ پوربک پریشور کا تپ کرنے لگے ایک دن کرشن بھگوان کی مایا سے پردمن
اور سامب آدک اُسی طرف شکار کھیلنے کے واسطے گئے تب اُنھوں نے رکھیشوروں کو تپ اور اسمرن کرتے
ہوئے دیکھ کر آپس میں کہا کہ یہ سب براہمن سنساری لوگوں کو ٹھگنے کے واسطے جھوٹھی سمادھ لگائے
بیٹھے ہیں جو یہ لوگ سچے مہاپرش ہوں گے تو اُن کو بھوت بھوشیہ برتمان یعنے ماضی و حال و مستقبل تینوں
کا معلوم ہو گا یہ بات سُن کر سامب نے پردمن آدک اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم مجھ کو جو مونچھ اور
داڑھی نہیں رکھتا ہوں استریوں کا کپڑا پہنا کر کچھ کپڑا پیٹ میں باندھ دو اور مجھ کو ان رکھیشوروں کے پاس
لے جا کر پوچھو کہ اس گربھوتی استری کے بیٹا پیدا ہو گا یا بیٹی دیکھو یہ لوگ کیا کہتے ہیں جب ہو نہار کے
بس ہو کر پردمن آدک نے اسی طرح رکھیشوروں سے پوچھا تب اُنھوں نے کہا کہ تم لوگوں کو شیام سندر
کے بیٹے اور پوتے ہو کر براہمنوں سے ٹھٹھا کرنا نہ چاہیئے جب کہ اُن لڑکوں نے رکھیشوروں کے منع کرنے
پر بھی اس بات کے جواب دینے کے واسطے بہت ہٹھ کی تب ہر اِچھا سے درباسا رکھیشور نے کرودھ
کر کے یہ شاپ دیا کہ اس کے پیٹ سے ایک موسل پیدا ہو کر سوائے شیام اور بلرام کے تمھارے سب
کُل کی ناش کرے گا یہ بات سُنتے ہی پردمن آدک اُداس ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ دیکھو ہم لوگوں نے
بہت بُرا کام کیا جو براہمنوں کو دُکھ دے کر اُن کا شاپ اپنے اوپر لیا جب یہ کہ کر پردمن نے سامب کے
پیٹ سے جو کپڑا باندھا تھا کھولا تب اُس کپڑے کے اندر سے ایک موسل لوہے کا چھوٹا سا نکلا یہ چمتکار
دیکھتے ہی وہ سب گھبرا کر چلے آئے اور راجہ اُگرسین کی سبھا میں جہاں شیام اور بلرام اور جدبنشی لوگ بیٹھے

تھے اور وہ موسل دکھلا کر شاپ ہونے کا سب حال کہدیا یہ بات سنتے ہی راجہ اُگرسین نے سب
جدبنشیوں سمیت سوچ کرکے آپس میں یہ صلاح کی کہ یہ موسل لوہار سے سوہن کرا کے اس کی چور سمدر
میں ڈالدینا چاہیئے جس میں اس شاپ کی جڑ نہ رہے یہ بات ٹھہرا کر راجہ اُگرسین نے شیام سندر سے
پوچھا کہ اس میں تم کیا کہتے ہو جگت پت اگم جانی نے شاپ کا حال سُنتے ہی من میں خوش ہو کر کہا کہ
بہت اچھا جیسا جدبنشی لوگ کہتے ہیں ویسا کیجیے ۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت
شری کرشن ترلوکی ناتھ کو وہ شاپ چھڑا دینا کچھ کٹھن نہ تھا لیکن اُن کی اچھا سے یہ بات ہوئی تھی
اس لیے اُنھوں نے کچھ تدبیر اس کی نہیں کی اور جدبنشیوں نے اس موسل کو سمدر کے کنارے لے جا کر
سوہن سے رتوا کر چور اس کی سمدر میں ڈال دی اور ایک ٹکڑا جو سوہن کرتے وقت چھوٹا سا بچ گیا تھا
اُس کو بھی سمدر میں پھینک کر اپنے گھر چلے آئے اور شری کرشن جی کی اچھا سے وہ ٹکڑا ایک مچھلی
نگل گئی اور اُس مچھلی کو ایک کیوٹ نے جال میں پھنسا کر جب اُس کا پیٹ چیرتے وقت وہ ٹکڑا پایا
تب اُس نے اُس کو تیر کی گانسی بنا کر اپنے پاس رکھا اور جس جگہ اُس موسل کو ہار نے سوہن کیا تھا
وہاں پر سمدر کے کنارے ایک گھاس سرپت جس کی چٹائی بناتے ہیں پیدا ہوئی ۔

ادھیائے دوسرا

گیان سکھلانا نارد مُن کا بسدیو جی کو

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت جب دُرباسا رکھیشو کے شاپ دینے سے دوارکا پوری
میں بہت اسگُن ہونے لگے تب شری کرشن جی نے بچار کیا کہ یہ سب جدبنشی دُرباسا رکھیشو کے شاپ
دینے سے تھوڑے دن میں مارے جائیں گے اس لیے اُچت ہے کہ بسدیو اور دیوکی اپنے پتا اور
ماتا کو گیان سمجھا کر مکت کروں لیکن وہ لوگ مجھ کو اپنا بیٹا جا نکر میرے کہنے پر بشواس نہیں کریں گے
نارد جی آکر اُپدیش کرتے تو اُن کے واسطے اچھا ہوتا جب ایسا بچار کر تربھون پت نے نارد مُن کو یاد کیا
اور وہ اُسی وقت اُن کے پاس آئے تب دوارکا ناتھ نے ڈنڈوت کرکے کہا کہ اے مُن ناتھ تم تھوڑے
دن یہاں رہتے تو بہت اچھا تھا نارد مُن نے کہا کہ اے دنیا ناتھ آپ کو معلوم ہے کہ دچھ پرجاپت
کے شاپ دینے سے میں دو گھڑی سے زیادہ ایک جگہ نہیں ٹھہر سکتا یہ سُن کر شری کرشن جی نے کہا
کہ تم دوارکا میں بے کھٹکے ہو کر رہو یہاں شاپ نہیں بیاپے گا یہ بردان پا کر نارد جی بڑی خوشی سے
وہاں رہے جبکہ ایک دن نارد مُن بین بجاتے ہر گن گاتے بسدیو جی کو دیکھنے کے واسطے گئے تب
بسدیو جی نے آدر کرکے اُن کو بٹھالا اور بید کے موافق پوجا کرکے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مُن ناتھ

میرا بڑا بھاگ ہے جو آپ کے چرن یہاں آئے اور ہم لوگ سنساری آدمی مایا روپی اندھیارے کنوئیں استری
لڑکوں میں پڑے رہتے ہیں سوائے ملنے گیان روپی رسّی کے اس کنوئیں سے باہر نکلنا کٹھن ہے جو آپ یہ کہیں کہ
تم بڑے بھاگمان ہو کہ پربرہم پرمیشور نے تمہارے گھر اوتار لیا ہے سو اے نارد منی مجھ سے بڑی بھول
ہوئی جو میں نے پورب جنم میں تپ کرتے وقت پرمیشور کا درشن پا کر اُن سے یہ بردان مانگا کہ تم
میرے بیٹے ہو مجھ کو اپنی مکت مانگنا اُچت تھا اس لیے اب میں چاہتا ہوں کہ آپ کے منہ سے بھاگوت
دھرم سُن کر بھوساگر پار اُتر جاؤں یہ سُن کر نارد منی نے کہا کہ اے بسدیو جی جو بھاگوت دھرم نو جوگیشوروں
نے راجہ جنک کو سُنایا تھا وہی پرانا اتہاس ہم کہتے ہیں سُنو۔ رکھبھ دیو کے سو بیٹے جینتی نام استری سے
پیدا ہو کر ان میں سے نو بیٹے نو کھنڈ کے راجہ ہوئے اور اکیاسی بیٹوں نے بید اور شاستر پڑھا بھرت نام
بڑا بیٹا ان کا اپنے باپ کی جگہ راج سنگھاسن پر بیٹھا اور نو بیٹے اُن کے جو نو جوگیشور کہلاتے ہیں پرم گیانی اور
بال جتی مہاتما ہوئے جہاں اُن کا من چاہتا تھا وہاں پھرا کرتے تھے اور بھجن کے پرتاپ سے اُن کو ایسی
سامرتھ تھی کہ جہاں چاہیں وہاں ساعت بھر میں چلے جاویں ایک دن وہ نوں جوگیشو گھومتے ہوئے راجہ
جنک کی سبھا میں جہاں بہت سے پنڈت اور گیانی لوگ بیٹھے تھے گئے اور اُن کے کھار بند کا پرکاش
جو سورج سے زیادہ چمکتا تھا دیکھتے ہی راجہ جنک نے سبھا والوں سمیت اُٹھ کر ایک ساتھ نوؤں جوگیشوروں
کو ڈنڈوت کی اور پرکرما کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے کہ آپ لوگ بیکنٹھ سے آتے ہیں اس لیے میں آپ کو بشن بھگوان
کا پارکھد سمجھتا ہوں میرے پورب جنم کے پُنیہ سہائے ہوئے جو آپ کا درشن پایا اور سنساری آدمی کی
زندگانی کا اعتبار نہیں ہوتا یہی سمجھ کر میں نے آپ کو ایک ساتھ ڈنڈوت کی جس طرح آپ نے دیال ہو کر اپنے
چرنوں سے میرا گھر پوتر کیا ہے اُسی طرح جو بات میں پوچھوں اُس کا جواب دے کر میرا سندیہہ چھڑا دیجئے
یہ سُن کر وہ جوگیشور بولے کہ اے راجہ جو کچھ تمہاری اِچھّا ہو وہ پوچھو تب راجہ جنک نے کہا کہ مہاراج
سنسار میں کون ایسی بست ہے جو سدا استھر رہ کر اُس کا بجوگ کبھی نہیں ہوتا جو یہ کہا جاوے کہ جو کوئی
اپنے گھر میں بہت دھن دولت اور استری اور پُتر آگیا کاری رکھتا ہے اس کو کچھ دُکھ نہیں ہوتا میری
جان میں اُس کو بھی وہ سکھ سدا بنا نہیں رہتا کس واسطے کہ جب وہ دھن جاتا رہتا ہے اور استری اور
پُتر بھی مر جاتے ہیں تب وہ بہت دُکھ پاتا ہے سکھ اس کو کہنا چاہیئے جو ہمیشہ بنا رہے اور ہر روز زیادہ
ہو سر کبھی گھٹے نہیں آپ لوگ بتلائیے کہ وہ کون بست ہے جس کا ناش کبھی نہیں ہوتا یہ سن کر ان نوؤں
جوگیشوروں میں سے کشب نام بڑے بھائی نے کہا کہ اے راجہ وہ سُکھ اُنھیں کو ملتا ہے جو آٹھوں پہر
من اپنا آدپُرش بھگوان کے دھیان اور اسمرن میں لگائے رہتے ہیں اور دھن اور استری اور پتر آدک
ناش ہونے والی چیز سے کچھ پریت نہیں رکھتے لیکن سنساری جیودں کا یہ سبھاؤ ہے کہ دھن ملنے اور
استری اور پتر آگیا کاری ہونے سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے برابر کوئی دوسرا سُکھی نہ ہوگا اور جب اُن کا

دھن ناش ہو جاتا ہے یا گھر کا کوئی آدمی مرجاتا ہے تب اُن کے سوچ میں ایسے بیاکل ہو جاتے ہیں کہ
اُن کا چت ٹھکانے نہیں رہتا اس لیے سنساری آدمی سے جو کوئی پوچھے کہ تم سُکھ سے ہو یا نہیں تو
اُن دونوں کو مورکھ سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ جو سُکھ ہمیشہ بنا نہیں رہتا اُس کا ہونا اور نہ ہونا دونوں
برابر ہیں اے راجہ تم اس بات کا بشواس مانو کہ جو آدمی پرمیشور سے بمکھ رہ کر اپنے پرلوک کا سوچ نہیں
کرتا اُس کو کبھی سُکھ نہیں ملتا اور دھرم وہی سمجھنا چاہیئے جو شری کرشن جی نے اپنے مکھار بند سے گیتا
میں ارجن سے کہا ہے اُس گیان کا سارانش یہ ہے کہ آدمی آٹھوں پہر من اپنا نارائن جی کے اسمرن
اور دھیان میں لگائے رہے اور کسی کام کو ایسا نہ سمجھے کہ میں نے کیا اور دن رات یہ جانتا رہے کہ سب
کام پرمیشور کی اچھا سے ہوتا ہے اور پرمیشور بغیر تپ اور اسمرن اور بھجن کیے جس کو بھگت کہتے ہیں
نہیں مل سکتی اس لیے ان کی بھگت اور پریم پیدا ہونے کے لیے پہلی راہ جو سہج بتاتے ہیں سُنو جس
میں سنساری جیو اُسی راہ پر چلکر اپنے سُکھ کے استھان پر پہونچ جاویں جس طرح پر برہم پرمیشور نے
کرشن اوتار لے کر گوبردھن پہاڑ اپنی اُنگلی پر اُٹھایا اور کنس اور جراسندھ آدک ادھرمی راجوں کو مار کر
اور برج کو راس لیلا کرکے سُکھ دیا اور شری رام چندر اور باون آدک بہت سے اوتار لے کر جو لیلا
سنسار میں کی ہیں وہ کتھا سچے من سے کہہ اور سُن کر اس بات کا ابھمان نہ رکھے کہ ایک بار وہ کتھا سُن چکے
پھر سن کر کیا کریں گے وہ آدمی ہر چرتر کے کہنے اور سننے کے پرتاپ سے برکت ہو کر انت سمے پرمیشور
کے چرنوں میں پہونچتا ہے اور گیانی کو چاہیئے کہ سب استھان میں پرمیشور کو برابر سدا دیکھ کر یہ سمجھتا رہے
کہ آدپرش بھگوان کیول اسی واسطے اوتار لیتے ہیں کہ جس سے سنساری آدمی اُن کی لیلا اور کتھا سُن کر بھوساگر
پار اتر جاویں اس لیے آدمی کا تن پاکر ان کے دھیان اور اسمرن سے ایک ساعت بھی بمکھ رہنا نہ چاہیئے
جو من چنچل آدمی کا ایک مرتبہ پرمیشور کے چرنوں میں نہ لگے تو تھوڑا تھوڑا پریم اُن سے ہر روز بڑھاوے جس طرح
سنساری آدمی کسی نگر اور دیش کے جانے کی اچھا رکھ کر ہر روز ایک ایک قدم بھی اس راہ پر چلتا رہے تو
کچھ دنوں میں اُسی استھان پر پہونچ ہی جائے گا اسی طرح سورج روپی ہر چرنوں کا دھیان اور پریم
دھیرے دھیرے بڑھانے سے اُس کے ہردے میں گیان کا دیپک روشن ہو کر گیان کا اندھیارا
چھوٹ جاتا ہے اور جو کوئی اپنے گھر سے نہیں چلتا اُس کو دوسرے استھان پر پہونچنا بہت کٹھن ہے
جس طرح تین دن کے بھوکے آدمی کو بھوجن دیکھنے سے دھیرج ہو کر جیوں جیوں وہ لقمہ اُٹھا کر
کھاتا ہے تیوں تیوں اُس کو سامرتھ ہوتی جاتی ہے اسی طرح پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرتے کرتے
آدمی کے من سے ہر روز سنساری مایا چھوٹ کر ہر چرنوں میں ادھک پریم بڑھتا جاتا ہے۔

جب وہ جوگیشور یہ سب گیان کہہ چکے تب راجہ جنک اُٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ڈنڈوت کرکے
اُن سے پوچھا کہ اے مہاراج جو آدمی بھاگوت دھرم سے رہ کر اُسی طرح سب کرم کرتے ہیں

اُن کا روپ کس طرح کا ہوتا ہے اور کون لچھن سے اُن کو پہچاننا چاہیئے یہ سُن کر ہرنام دوسرے بھائی
نے کہا کہ اے راجہ پرم دھرم رکھنے والے آدمی کبھی ہنس کر رو دیتے ہیں اُن کے ہنسنے کا یہ کارن ہے
کہ کسی وقت خوش ہو کر کہتے ہیں کہ اے پرمیشور تمہارا نرنکار روپ کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اس لیے
تم اپنے بھگتوں پر دیال ہو کر سگُن اوتار دھارن کرتے ہو جس میں سنساری جیو تمہارا اسمرن اور دھیان
کر کے مُکت پدوی پاویں اور یہ بات سمجھ کر رو دیتے ہیں کہ اتنی عمر ہماری بنا چرچا اور
جپ پرمیشور کے بے کام بیت گئی اور بھگت نارائن جی کے تین طرح پر ہیں - اُتم - مدھم - نکرشٹ
اُتم بھگت کا یہ لچھن ہے کہ وہ جڑ اور چیتن سب جیوؤں میں پرمیشور کی شکت برابر سمجھ کر کسی سے دشمنی
یا دوستی نہیں رکھتے اور آٹھوں پہر ہر چرنوں کے دھیان اور اسمرن میں لین اور مگن رہتے ہیں اور
جس طرح نشہ پئے ہوئے آدمی بیہوش ہو کر اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ نہیں رکھتے اُسی طرح
اتم بھگت رکھنے والے اپنے بدن کی سدھ نہیں رکھ پرمیشور کے دھیان میں مگن رہتے ہیں اور پرمیشور
کے براٹ روپ میں سب سنساری جیوؤں کو ہمیشہ برابر دیکھ کر ہر بھگت اور مہاتما لوگوں سے پریت رکھتے
ہیں اور اپنے اور دوسرے میں کچھ بھید نہ جان کر استری اور پتر اور دھن آدک سنساری سُکھ سے
کچھ پریت نہیں رکھتے اور تین لوک کا راج ست سنگ اور بھگت کے برابر نہیں سمجھتے -
اور مدھم بھگت کا یہ لچھن ہے کہ وہ لوگ سادھ اور مہاتما سے پریت رکھ کر بُری سنگت میں نہیں بیٹھتے اور
کسی کا بُرا نہ چاہ کر سب سنساری جیوؤں پر دیا رکھتے ہیں لیکن گیانی ہونے سے پرمیشور کی شکت سب جیوؤں
میں برابر سمجھتے ہیں -
اور نکرشٹ بھگت کا لچھن یہ ہے کہ وہ لوگ سنساری مایا موہ میں پھنسے رہ کر کسی وقت پوجا اور
جپ پرمیشور کا بھی کر لیتے ہیں جب تک آدمی کا من سنسار ترشنا - (یعنی دنیاوی ہوس) کو نہیں چھوڑتا
ہے تب تک اُس کا من سنساری مایا سے بوکت یعنی الگ نہیں ہوتا ہے

ادھیائے تیسرا

گیان اُپدیش کرنا تین جوگیشوروں کا راجہ جنک کو

شُکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریکشت راجہ جنک نے تینوں طرح کی بھگت کا حال سُن کر
ان جوگیشوروں سے پوچھا کہ اے مہاراج مایا پرمیشور سے الگ ہے یا پرمیشور میں ملی ہوئی ہے سو برنن
کیجیے یہ سُن کر انترکش نام تیسرے بھائی نے کہا کہ اے راجہ پیدا ہونا اور مرنا سب جیوؤں کا پرمیشور
کی مایا سے ہوتا ہے اور اُس مایا کو ہر اچھا سمجھنا چاہیئے اور مایا کے تین گُن ستوگن اور رجس اور

اس سے اُپت اور پالن اور ناش سنساری جیوؤں کا ہو کر اپنے کرم کے موافق سب جیو پھل پاتے ہیں اور سنساری آدمی مایا کے بس ہو کر ہمیشہ کام کرودھ لوبھ موہ میں پھنسا رہتا ہے اور پرمیشور کا اسمرن اور دھیان نہیں کرتا جس میں آواگون سے چھوٹ کر بھو ساگر پار اُتر جاوے بنا دیا اور کرپا نارائن جی کے کوئی آدمی مایا روپی جال سے نہیں چھوٹ سکتا جب آدپرش بھگوان کو مہا پرلے ہونے کے پیچھے پھر سنسار رچنے کی اچھا ہوتی ہے تب وہ مایا کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے ہیں اُسی وقت مایا سے مہا تتو پرگٹ ہو کر ایسا موسلا دھار پانی برستا ہے کہ سوائے پانی کے زمین پر اور کچھ نہیں ہوتا اس لیے گیانی آدمی کو جگت کا پیدا اور ناش ہونا مایا روپی کھلونا سمجھ کر آٹھوں پہر اپنے بھو ساگر پار اُترنے کی تدبیر کرنا چاہیئے یہ سُن کر راجہ جنک نے پوچھا کہ جب آپ لوگ مایا کو پرمیشور کی اچھا بتاتے ہیں تب سنساری آدمی اُس مایا جال سے کس طرح چھوٹ سکتا ہے کوئی تدبیر اس کی بتائیے یہ بات سُن کر پربدھ نام جو ساتھ تھے جوگیشور نے کہا کہ اے راجہ جب اس بات کا بشواس ہوا کہ مایا پرمیشور کی اچھا ہے اور بنا اگیا پرمیشور کے کوئی کام پورا نہیں ہوتا تب آدمی کو اُچت ہے کہ سب کام پرمیشور کو کرتا او دھرتا جان کر اپنے کو مایا کا کھلونا سمجھے اور جو کام شروع کرے اُس کو پرمیشور کی اچھا پر چھوڑ کر من میں یہ بشواس رکھے کہ بکنٹھ ناتھ چاہیں گے تو یہ کام پورا ہوگا اپنے کو وہ کام کرنے والا نہ جانے اور کسی کے گالی دینے سے برا نہ مان کر بنا پریوجن بہت نہ بولے اور سب جیو جڑ اور چیتن میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھ کر اُن پر دیا رکھے اور کسی جیو کو دُکھ نہ دے اور دوسرے کی استری ماتا کے برابر جان کر تھوڑا یا بہت جو کچھ اپنے بھاگ سے ملے اُس پر سنتوکھ رکھ کر بہت ملنے کی چاہنا نہ کرے اور اکیلے میں بیٹھ کر ہر چرنوں کا اسمرن اور دھیان کرتا رہے اور جب دوسرے کے پاس بیٹھے تب سوائے چرچا اور کتھا پرمیشور کے بیتھا بات نہ کرے اس طرح ابھیاس رکھنے سے سنساری مایا چھوٹ کر من اُس کا ہر چرنوں میں لگ جاتا ہے جو کوئی یہ کہے کہ بہت آدمی تدبیر اور اُدم کرنے والے اپنی کامنا کو پہونچ کر ہمیشہ خوش رہتے ہیں سو اے راجہ تم اس بات کا بشواس مانو کہ بنا اچھا پرمیشور کے کسی کا منورتھ نہیں ملتا ہے اور سب طرح ہان اور لابھ پرمیشور کی اچھا سے ہوتی ہے دیکھو جو سنسار میں پیدا ہوا ہے وہ ایک دن ضرور مرے گا اور مرتے وقت کوئی اُس سے یہ بات نہیں کہے گا کہ تم استری اور پتر اور ہاتھی اور گھوڑے وغیرہ کا نام لیو سب اشٹ اور متر یہی کہیں گے کہ اس وقت پرمیشور کا نام لے کر اُن کا اسمرن کرو جس میں تمہارا پرلوک بنے پھر کس واسطے پہلے سے اس پرمیشور کو یاد نہیں کرتا کہ انت سمے اُسی سے کام پڑتا ہے اور دوسرا کوئی نہیں سہائتا کر سکتا جو تم ایسا کہو کہ اب تو سنساری سکھ اُٹھا لیں مرتے وقت پرمیشور کو یاد کر لیں گے سو تم بشواس کر کے جانو کہ جب من تمہارا پہلے سے استری اور پتر اور درب آدک کے پریم میں لگا رہے گا تب مرتے وقت پرمیشور میں لگنا بہت کٹھن ہے اس لیے آدمی کا تن پا کر پہلے سے

اُن کے اسمرن اور دھیان میں چت لگانا چاہیئے جو انت سمے کام آوے جس طرح درب گاڑ ر کھنا سے آٹھوں پہر اُس جگہ کا دھیان من میں بنا رہتا ہے اور چور آدک کے ڈر سے کبھی کبھی جا کر اُس استھان کو دیکھ آتا ہے اور کسی دوسرے سے درب گاڑنے کا حال نہیں کہتا اسی طرح بیکنٹھ ناتھ کو دن رات یاد رکھ کر اُن سے پریم رکھنے کا حال کسی سے کہنا نہ چاہیئے یہ گیان سُن کر راجہ جنک نے بنے کیا کہ آپ نے جو کہا کہ پرمیشور کی لیلا اور کتھا سُننے اور دھیان کرنے سے سنساری مایا چھوٹ جاتی ہے اس لیے تھوڑی اُستت نارائن جی کی سُنا چاہتا ہوں دیال ہو کر کہیئے یہ سُن کر پپلائن نام پانچویں بھائی نے کہا کہ اے راجہ پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے تینوں لوک کے وہی بیکنٹھ ناتھ ہیں اور اُنھیں کا پرکاش چوراسی لاکھ جون میں رہتا ہے لیکن کسی جیو کے مرنے سے اُن کا ناش نہیں ہوتا اور کسی جیو کے پیدا ہونے سے وہ پیدا بھی نہیں ہوتے وہ ابناشی پرش اپنے تیج سے پرکاشت رہ کر سدا ایک طرح پر سب بست میں ملے اور سب سے الگ رہتے ہیں اور سب جیووں میں چلنے اور پھرنے کی سامرتھ اور آدمی کو بھلی اور بُری بات کا گیان اُنھیں کی شکت سے ہوتا ہے اور اُن کا پرکاش کسی کو دکھلائی نہیں دیتا اور ہاتھ سے بھی پکڑائی نہیں دیتا اور اس طرح ہر دے میں چھپا رہتا ہے جس طرح پتھر اور لکڑی میں آگ چھپی رہ کر دکھلائی نہیں دیتی جس طرح تدبیر کر کے پتھر اور لکڑی میں سے آگ نکالتے ہیں اسی طرح گیان کی راہ سے اُن کی شکت کو بھی شریر میں دیکھنا چاہیئے جس طرح گولر کے درخت میں ہزاروں پھل لگے ہو کر اُن کے بھیتر مچھر بھرے رہتے ہیں اسی طرح کروڑوں برہمانڈ پرمیشور کے روئیں میں بندھے رہتے ہیں اور سب جیووں کا پالن وہی کرتے ہیں ایسے تربھون پت کا پہچاننا بہت مشکل ہے اور جب اُن کی بھکت اور پریت سچے من سے کرے تب اُن کی مہما کو جان سکتا ہے اور آدمی کی دشا چار طرح پر ہے جاگرت سوپن سکھوپت تُریا جاگرت جاگنے اور سوپن سو جانے کو کہتے ہیں اور سکھوپت اُس کو سمجھنا چاہیے جس طرح کسی وقت آدمی نیند سے اُٹھ کر کہتا ہے کہ ہم ایسا سوئے کہ نہ جاگتے تھے نہ نیند میں بیہوش ہو کر سوتے تھے اور تُریا اُس کو کہتے ہیں جیسے پرمیشور کے دھیان میں لین ہو کر بیٹھا رہے اور اپنے تن اور بستر کی کچھ سُدھ نہ رکھے اور چاروں اوستھا میں پرمیشور کا پرکاش شریر میں رہتا ہے اور اُنھیں کی شکت سے سب اچھے بُرے کام آدمی کرتا ہے اور یہ بات اس طرح سمجھنا چاہیئے کہ جب پرمیشور اپنا پرکاش بدن سے کھینچ لیتے ہیں تب وہ مر جاتا ہے اور اُس سے کوئی کام نہیں ہو سکتا اور جو کوئی یہ کہے کہ پرمیشور سب جگہ موجود ہے تو دکھائی کیوں نہیں دیتا اُس کو یہ جواب دینا چاہیئے کہ مورکھ کو دکھائی نہیں دیتا اور گیانی سے وہ چھپا نہیں رہتا ۔

ادھیائے چوتھا

کتھا اوتاروں کی

نارد مُنی نے کہا کہ اے بسدیو جی اتنی کتھا سُن کر راجہ جنک بولے کہ اے رگھو راج جن دنوں میں بالک تھا اُن دنوں ایک مرتبہ سنکادک میرے پتا کے پاس آئے تھے میں نے ہاتھ جوڑ کر اُن سے پوچھا کہ اے مہاراج پرمیشور کی بھگت اور تپسیا کس طرح کرنا چاہیئے تب اُنھوں نے کچھ جواب نہ دے کر ہنس دیا اور مجھ کو وہ گیان سننے کے لائق نہیں سمجھا یہ بات راجہ جنک کی سُن کر اُپ برہوتر نام چھٹویں جوگیشور نے کہا کہ اے راجہ تم گیان سُننے کے جوگ ہو لیکن اِن دنوں تم اگیان بالک تھے اس سے سنت کمارآدک نے کچھ گیان تم سے نہیں بتلایا اب ہم کہتے ہیں سنو کہ کرم تین طرح کا ہوتا ہے کرم بکرم اکرم۔ کرم اُس کو کہنا چاہیئے کہ براہمن اور چھتری اور بیش اور شودر چاروں برن اپنے اپنے دھرم پر جیسا اُن کے واسطے بید اور شاستر میں لکھا ہے استھر رہیں۔ اور بکرم وہ ہے کہ یک برن کا دھرم دوسرا برن کرے اور اکرم اُس کو سمجھنا چاہیئے کہ جان بوجھ کر چوری آدک بُرے کرم کر کے سنساری جیوؤں کو دُکھ دیوے اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ نت پوجا اور دھیان شری رام چندر جی یا شری نرسنگھ جی آدک کسی اوتار کا اپنے گرو کے اُپدیش کے موافق کرے اور اسمرن اور دھیان کرنا پرمیشور کا کیول ایک ہی اوتار پر منحصر نہیں ہے چوبیس اوتاروں میں سے جس پر من اُس کا چاہے اسی روپ کی پوجا اور بھگت کیا کرے یہ سن کر راجہ جنک نے کہا کہ مہاراج جس طرح آپ نے دیا کر کے پوجا کرنے کے واسطے کہا ایسے ہی دیال ہو کر اوتاروں کی کتھا کہیئے یہ سن کر دروملن نام ساتویں جوگیشور نے کہا کہ اے راجہ کوئی ایسی سامرتھ نہیں رکھتا جو پرمیشور کے سب اوتاروں کا حال کہہ سکے اور جو کوئی ایسا بچار کرے اُس کو اور کھ سمجھنا چاہیئے تو آکاش کے تارے اور بالو کی کنکا اور پانی برسنے کی بوندیں گن لے لیکن بیکنٹھ ناتھ کے اوتاروں کو نہیں گن سکتا پرتھوی اور آکاش اور سورج اور چندرما اور دسوں دشا اور چودھوں بھون اور چوراسی لاکھ جون آدک پرمیشور کے براٹ روپ میں ہو کر سب سنساری بست کے مالک اور پیدا کرنے والے وہی ہیں جب براٹ روپ کی نابھ سے کمل کا پھول نکلتا ہے تب اُس پھول سے برھما جی پیدا ہو کر تینوں لوک کو پیدا کرتے ہیں اور پرمیشور نر نارائن کا اوتار لے کر بدری کیدار میں بیٹھے ہوئے کیوں اس واسطے تپسیا کرتے ہیں جس میں سنساری لوگ اُن کو دیکھ کر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کر کے بھوساگر پار اُتر جاویں جب راجہ اندر کو ترلوکی کی مہمانہ جاننے سے یہ ڈر پیدا ہوا کہ یہ میرا اندراسن لینے کے واسطے تپسیا کرتے ہیں تب اُس نے اُن کا تپ

بھنگ کرنے کی اِچھا سے کامدیو اور بسنت رِتُ اور مند سگندھ ہوا اور دس اپسرا کو وہاں بھیجا جیسے
وہ سب نرنارائن کے تپسیا کرنے کے استھان میں پہونچے ویسے بسنت رت نے ایک باغیچہ بہت اچھے اچھے
پھل اور پھولوں اور بھوگ بلاس کے سب سامان سمیت وہاں پرگٹ کر دیا اور مند سگندھ سیتل پون
چل کر اُس باغ میں اپسرا ناچنے لگیں اور کامدیو کلا روپ بن کر ایک درخت پر بیٹھ کر جب کام بڑھانے
والی بولی بولنے لگا تب نرنارائن نے جن کا مکھاربند سورج سے زیادہ چمکتا تھا جیسے آنکھ اُٹھا کر اُن لوگوں
کی طرف دیکھا ویسے کامدیو آدک مارے ڈر کے سوکھ گئے اور من میں کہنے لگے کہ ایسا نہو کہ یہ مہاتما
پُرش ہم کو شاپ دے کر بھسم کر ڈالیں یہ حال اُن کا دیکھتے ہی تربھون پت انترجامی نے ہنسکر کامدیو
آدک سے کہا کہ تم لوگ مت ڈرو اس میں تمہارا کچھ اپرادھ نہو کر اندر نے تم کو اپنا راج چھوٹنے کے
ڈر سے یہاں بھیجا ہے سو میں اندر لوک کی کچھ چاہنا نہیں رکھتا یہ سُن کر کامدیو اور بسنت رِتُ آدک
نے نرنارائن جی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ سنساری جیو کوئی ایسی سامرتھ
نہیں رکھتا ہے جو ہمارے پھندے میں نہ پھنسے لیکن ہم لوگ آپ کو جو آد پُرش بھگوان کا اوتار ہیں کچھ
دھوکا نہیں دے سکے جب آپ کا بھجن اور اسمرن کرنے والے اپنے بل سے ہمارے سر پر لات
دھر کے سیدھے بیکنٹھ چلے جاتے ہیں تب آپ پر کس کا بس چل سکتا ہے سنسار میں بہت آدمی
بھوکھ اور پیاس اور کامدیو آدک کو اپنے بس رکھ کر سنساری سُکھ کی چاہ نہیں رکھتے لیکن کرودھ ایسا
بلوان ہے کہ اُس کے بس میں ہو کر وہ لوگ بھی اپنے شبھ کرم اور تپسیا کا پھل ساعت بھر میں کھو دیتے
ہیں آپ میں کرودھ کا لگاؤ نہو کر آپ کی بھگت اور پریت کرنے والے بھی کام اور کرودھ کے بس
نہیں ہوتے اس لیے آپ ہماری ہزاروں ڈنڈوت پہونچے یہ بات سنتے ہی نرنارائن نے اپنی مایا
سے اُسی وقت ہزار سندر استریاں جن کے سامنے رمبھا آدک اپسرا کچھ مال نہیں ہیں اور کوسوں تک
اُن کے بدن کی خوشبو اُڑتی تھی وہاں پرگٹ کر دیں اور وہ سب لچھمی پت کی سیوا کرنے کے واسطے
ہاتھ جوڑ کر چاروں طرف کھڑی ہوگئیں اُن کا روپ دیکھتے ہی کامدیو آدک لجت ہو کر اپنا اپنا ابھمان
بھول گئے اور اُن استریوں پر موہت ہو کر آپس میں کہنے لگے کہ ہم لوگوں نے ایسی روپ والی
استری کبھی اندر لوک میں بھی نہیں دیکھی تھیں یہ سُن کر تربھون پت نے کامدیو آدک سے کہا کہ تم لوگ
ان سب استریوں کو اندر پُری میں لے جاؤ کامدیو نے کہا کہ مہاراج اِن کو یہاں ہی رہنے دیجیے نہیں تو
وہاں لے جانے میں سب دیوتا آپس میں لڑ کر مر جائیں گے یہ بات سُن کر شری نرنارائن نے کہا
کہ ان سب میں تمہارے نزدیک جو بدصورت ہو اس کو لے جاؤ جب کامدیو اُربسی نام استری کو شری
نرنارائن جی کی آگیا سے اپنے ساتھ لے کر وہاں سے بدا ہوئے اور اُنھوں نے اندر لوک میں پہونچ کر سب
مہما شری نرنارائن جی کی کہی تب اندر اُن کو پورن برھم جان کر اُن کی اُستت کرنے لگا اور اُربسی کا رنگ

اور روپ دیکھتے ہی بہت خوش ہو کر اُس کو سب اپسراؤں کا مالک بنایا پھر پرمیشور نے ہنس روپی پنچھی کا اوتار لے کر سنت کمار کو اُتر دیا - اور ہے گریو اوتار دھر کے مدھو کیٹبھ دیتیہ کا بدھ کیا اور پاتال سے بید لاکر برھماجی کو دیا - اور متس اوتار لے کر راجہ ست برت کو گیان سکھلایا - اور کچھپ اوتار لے کر مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر اُٹھایا - اور موہنی اوتار لے کر دیوتوں کو امرت پلایا - اور باراہ اوتار دھر کر پرتھوی کو پاتال سے نکال لائے اور باون اوتار دھر کر راجہ بل سے پرتھوی کا دان لیا اور کپل دیو اوتار دھر کر دیو ہوتی نام اپنی ماتا کو سانکھیہ جوگ کا گیان اُپدیش کیا اور پرشرام اوتار ہو کر ہسر باہ آدک بہت چھتریوں کو مار ڈالا اور شری رام چندر اوتار لے کر لنکا پت راون کو مارا - اور نرسنگھ اوتار ہو کر پرہلاد بھگت کی رچھا کی - اور شری کرشن اوتار دھر کر کنس آدک راجہ اور ادھرمی دیتوں کو مار ڈالا اور کوروا اور پانڈوں سے مہابھارت کرا کے پرتھوی کا بوجھ اُتارا اور بودھ اوتار دھر کر دیتوں کو جگیہ کرنے سے منع کیا - اور جب کلجگ کے انت میں کچھ دھرم نہیں رہے گا تب کلنکی اوتار لے کر ست جگ کا دھرم اور کرم چلاویں گے ان اوتاروں میں سے جس اوتار پر من چاہے اُسی کے روپ کا پوجن کیا کرو اور دھیان کرنے سے منو کامنا ملکر انت سے مکت ملتی ہے -

ادھیائے پانچواں

گیان کہنا آٹھویں اور نویں جوگیشور کا

راجہ جنک نے اتنی کتھا سُن کر پوچھا کہ اے مہاراج جو لوگ پرمیشور کے اسمرن اور دھیان سے بمکھ رہتے ہیں اُن کا حال مرنے کے پیچھے کیا ہوتا ہے یہ سُن کر چمس نام آٹھویں جوگیشور نے کہا کہ اے راجہ چوراسی لاکھ طرح کے جیو جڑ اور چیتن سب پرمیشور کی اچھا سے پیدا ہو کر مرنے کے پیچھے جیو آتما سب کسی کا پھر پرمیشور کے روپ میں مل جاتا ہے اور سب جیوؤں کا پالن کرنے اور سکھ دینے والے وہی آدپُرش بھگوان ہیں جو کوئی اُن کو جیوؤں کا پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا جان کر دن رات اُن کے اسمرن اور دھیان میں لین رہ کر کہتا ہے کہ اے بکنٹھ ناتھ شری مہادیو جی اور شری برھماجی آدک دیوتا تمہارے بھجن اور اسمرن کے پرتاپ سے جو کچھ آشیرباد یا شاپ کسی کو دیتے ہیں وہ سچ ہو کر ہر بھگتوں کا دُکھ آپ کی دیا سے چھوٹ جاتا ہے اس لیے سنسار روپی سمدر پار اُترنے کے واسطے آپ کے چرنوں کا دھیان جہاز کے برابر سمجھنا چاہیئے اے راجہ اس طرح کا گیان اور دھیان رکھنے کے واسطے آدمی مکت پدوی پر پہونچتے ہیں اور جو لوگ آدمی کا تن پا کر چاروں برن اور چاروں آشرم میں پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں کرتے اور کتھا سننے میں پریت نہ رکھ کر سنساری

مایا میں پھنسے رہتے ہیں اور دھرم کی کمائی سے کٹمب اور شریر پالن کر کے پرمیشور کا چمتکار سب
جیوؤں میں برابر نہیں سمجھتے اور بنا مطلب دوسروں کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور پرائی استری اور
پرایا دھن لینے کی اچھا رکھ کر جیوؤں کو مار ڈالتے ہیں اُن کا کبھی بھلا نہیں ہوتا وہ آدمی بہت دنوں
تک نرک بھوگ کر چوراسی لاکھ جون میں جنم پاکر بہت طرح کا دُکھ پاتا ہے اور جو آدمی اپنے پیدا
اور ناش کرنے والے کو نہیں جانتا ہے اُس کو ادھرمی جاننا چاہیئے جس طرح مل اور موتر پیٹ سے
الگ ہو جانے پر اُشدھ ہو جاتا ہے اُسی طرح پرمیشور سے الگ رہنے والے آدمی بھی اُشدھ
ہو کر نرک میں جاتے ہیں اور جو براہمن اپنے فائدے کے واسطے دوسروں کو بسی کرن اور مارن
اور اُچاٹن بتا کر مکت ہونے کی راہ نہیں سکھاتے اُن کو پاکھنڈی اور ادھرمی سمجھنا اُچت ہے اور جو
لوگ سنت اور مہاتما اور ہر بھکتوں کو تچھ جان کر سب جیوؤں میں پرمیشور کا روپ برابر نہیں دیکھتے اور بید
کے موافق نہ چلکر کیول اپنا سوارتھ سمجھتے ہیں اور دھن پاکر دھرم نہیں کرتے ان کو ابھاگی اور پاپی سمجھنا
چاہیئے کس واسطے کہ دھرم کرنے سے گیان پراپت ہو کر ترشنا چھوٹ جاتی ہے اور برکت ہونے سے
مکت پدوی پاتے ہیں دیکھو جب مرتے وقت اپنا شریر اور استری اور پتر اور سیوک آدک کوئی
رچھا نہیں کر سکتا تب اُن کے پریم میں پھنس کر خراب ہونا بے فائدہ ہے جس طرح آدمی اپنا بدن
پالنے کے واسطے پشو اور پنچھی آدک کو مار کر کھاتا ہے اُسی طرح وہ پشو اور پنچھی بھی دوسرے جنم
میں اُس کو مار کر اپنا بدلا لیتے ہیں اور مدرا پینے والے اور سادھو اور براہمن اور پرمیشور سے بمکھ رہنے
والوں کو جم دوت زبردستی نرک میں ڈالکر بڑا دُکھ دیتے ہیں اتنی کتھا سُن کر راجہ جنک نے پوچھا
کہ اے مہاراج سب جگوں میں آدپرش بھگوان کا اوتار کس طرح پر تھا یہ سُن کر بھاجن نام نویں جوگیشور
نے کہا کہ ست جگ میں اوتار پرمیشور کا چتربھُج روپ چندرما کے برابر سفید ہو کر اس جگ میں سب
آدمی دھرماتما اور سچے اور ہر بھکت تھے اور دھرم کے چاروں پیر بنے رہ کر انت سمے سب کو بیکنٹھ
دھام ملتا تھا اور ترتیا جگ میں اوتار پرمیشور کا آگ کی طرح لال ہو کر جلن اپنا برھم چاری کے برابر رکھتے
تھے اور دھرم کے تین پیر رہ کر باسدیو نام کا چرچا رہتا اور دواپر جگ میں پرمیشور کا اوتار شیام رنگ
نیل من کے برابر چمکتا ہو کر دھرم کے دو پاؤں تھے اور مکٹ جڑاؤ سر پر رکھے ہوئے پرمیشور کی پوجا
ہوتی تھی اور کلجگ میں اوتار پرمیشور کا شیام رنگ سورج کے برابر چمکتا ہو کر دھرم کا ایک ہی
چرن رہجاتا ہے اور کلجگ کے آدمی نردھن رہتے ہیں اور دھن وان آدمی بھی سوم ہو کر جیسا دان
اور دھرم کرنا چاہیئے ویسا نہیں کرتے اس واسطے کلجگ کے آدمی کیول پرمیشور کا نام جپنے اور
ہر چرنوں میں دھیان لگانے اور اُن کی کتھا اور لیلا سننے سے بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں اور پرمیشور
کی شرن جانے والے کسی دیوتا کا ڈر نہ رکھ دیورن اور پترن اور رکھ رن سے چھوٹ جاتے ہیں

اور ہر بھگتوں پر پرمیشور کی چھایا رہنے سے کوئی ان کو کچھ دکھ نہیں دے سکتا اور نارائن جی اپنے بھگتوں پر
دیال ہو کر ان کو گرم کرنے سے بچائے رہتے ہیں اور اے راجہ کلجگ میں جو کوئی یہ اشلوک پڑھ کر پرمیشور کو
ڈنڈوت کرے گا اُس کو نارائن جی بانچھت پھل دے کر انت سمے اُدھار کریں گے اور ارتھ اُس اشلوک کا
یہ ہے کہ اے شری نارائن جی مہاراج میں تمھارے کمل روپی چرنوں کا دھیان جو پھول سے بھی زیادہ کومل
ہے اپنے ہردے میں رکھتا ہوں آپ کا چرن چھوڑ کر دوسرا کوئی دھیان کرنے جوگ نہیں ہے جو کوئی
ان چرنوں کا اسمرن کرتا ہے وہ بھاگمان ہو کر اُس کو کسی دیوتا اور دیتیہ اور منکھ اور پشو آدک کا کچھ
ڈر نہیں رہتا اور آپ کے چرنوں کا دھیان کرنے کے پرتاپ سے میرا من کام کرودھ لوبھ موہ میں
کہ یہ سب ادھرم کی جڑ ہیں نہیں پھنستا جس وقت میں آپ کے کمل روپی چرنوں کا دھیان کرتا ہوں
اُس وقت میرا سب منورتھ پورا ہو کر کوئی اچھا نہیں رہتی اور گنگا اور جمنا اور نربدا اور سرسوتی آدک
سب تیرتھ آپ کے چرنوں میں رہ کر وہ چرن آپ کا سب دکھ اپنے بھگتوں کا دور کرتا ہے میں آپ کو
پیدا اور پالن اور ناش کرنے والا تینوں لوک کا جان کر ڈنڈوت کرتا ہوں یہ سُنا کر نوین جوگیشور نے
کہا کہ اے راجہ ست جُگ میں دس ہزار برس تک تپ کرنے سے پرمیشور خوش ہوتے تھے اور ترتیا
جگ میں ہزار برس تک تپ کرنے سے آدمی پھل پاتا تھا اور کلجگ میں ایک دن رات پرمیشور کو
سچے من سے ایک چت ہو کر اگر یاد اور دھیان کرے تو پرمیشور پرسن ہو کر اُس کی اچھا پوری کر دیتے ہیں
اِس لیے سب جوگی اور من تپ اور جپ کرنے والوں کو یہ اچھا رہتی ہے کہ ایک مرتبہ ہمارا جنم بھی کلجگ
میں بھرت کھنڈ میں ہوتا تو تھوڑی محنت کرنے سے ہم پرمیشور کا درشن پاتے اے راجہ ہم کو اس بات کا
بڑا اپچھتاوا ہے کہ کلجگ کے آدمی ایسے سہج میں ملنے والے پرمیشور کو یاد نہیں کرتے اور بیکنٹھ ناتھ
نے گیتا میں اپنے مکھار بند سے کہا ہے کہ جو کوئی منسا باچا کرمنا سے اپنے کو مجھے سونپ دے اُس کو
جگت میں کسی طرح کا ڈر اور دکھ نہیں ہوتا اتنی کتھا سُنا کر نارد مُن نے کہا کہ اے بسدیو جی جوگیشوروں
نے یہ سب گیان راجہ جنک سے کہا تب راجہ نے بدھ پوربک پوجا اور پرکرما جوگیشوروں کی کر کے
اُن کو بدا کیا اور اپنے من سے راجہ اور پرجا اور پروار اور دھن کی پریت چھوڑ کر اسی گیان کے پرتاپ
سے سیدھے بیکنٹھ میں گئے سو تم بھی اسی گیان پر بشواس کر کے ہر چرنوں کا دھیان کرو تمھاری
مکت ہو جاوے گی اے بسدیو جی جب بیکنٹھ ناتھ نے تمھارے گھر پتر ہو کر اوتار لیا اور تم اُن کو
اپنے پران سے زیادہ چاہتے ہو تو تمھارے بھوساگر پار اُترنے میں کیا سندیہ ہے لیکن اُن کو اپنا بیٹا
جاننا چھوڑ کر آدپرش بھگوان سمجھو اُنھوں نے کیول پرتھوی کا بھار اُتارنے اور بھگتوں کو سکھ دینے
کے واسطے سنسار میں اوتار لیا ہے اور میں اُنھیں کا درشن کرنے کے لیے سدا یہاں آتا ہوں جبکہ یہ
گیان نارد مُن سے سُن کر بسدیو اور دیوکی جی کو بشواس ہوا کہ شری کرشن جی پر برھم پرمیشور کا اوتار

ہیں تب دونوں آدمی اُن کے چرنوں پر گر پڑے اور پُتر بھاؤ چھوڑ کر پرمیشور کے برابر اُن کو سمجھنے لگے
اور نارد مُن بیکنٹھ ناتھ سے بدا ہو کر برھم لوک کو چلے گئے۔ شکدیو جی بولے کہ اے راجہ پریچھت جو کوئی
اِس ادھیائے کو بدھ پوربک کہے اور سُنے گا وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر انت سمے مکت پدوی
پر پہونچے گا۔

ادھیائے چھٹواں

آنا برھما جی آدک دیوتوں کا شری کرشن جی کے پاس

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پریچھت نارد مُن کے جانے کے پیچھے ایک دن شری کرشن
مہاراج سُدھرما سبھا میں بیٹھے تھے اُس وقت شری برھما جی اور شری مہادیو جی اور اِندر اور برُن اور
کُبیر اور دچھّ پرجاپت آدک دیوتا اور رکھیشور لوگ شری کرشن جی بیکنٹھ ناتھ کا درشن کرنے کے واسطے
آکاش مارگ سے دوار کا پُری میں آئے اور نندن باغ کے پھُول شری کرشن مہاراج پر برسائے
اور ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر بنے کیا کہ اے مہا پربھو جن چرنوں کا دھیان بڑے بڑے جو گیشور اور
رکھیشور لوگ آٹھوں پہر اپنے ہردے میں رکھ کر مکت پدوی پاتے ہیں اُنھیں تیرتھ روپی چرنوں کے
درشن کرنے کے واسطے ہم لوگ یہاں آکر بھوساگر پار اُترنا چاہتے ہیں اے نرگُن نرنکار آپ سب
جگت کے پیدا اور پالن اور ناش کرنے والے ہیں اور سنساری لوگ جگیہ اور تپ اور دھیان اور تیرتھ
کرنے پر بھی ہر چرنوں کی بھگت بنا سنسار اور پرلوک کا سُکھ نہیں پاتے اور جب تک آپ کی دیا سے
پورب جنم کا پُن سہائے نہیں ہوتا تب تک آپ کے چرنوں میں پریت نہ ہو کر ہر کتھا میں چت نہیں لگتا
اور ہم لوگوں کے بنے کرنے سے آپ نے مِرت لوک میں سگُن اوتار لے کر پرتھوی کا بھار اُتارا اور
ایک سو پچیس برس تک سنسار میں رہ کر سادھو اور بیشنوؤں کو سُکھ دیا اور ادھرمی اور دُکھدائی راجوں کو
مار کر دھرم کی رچھا کی اے تربھون پت اب دُرباسا رکھیشور کے شاپ سے چھپن کروڑ جدبنشی
اس طرح جل رہے ہیں جس طرح درخت سوکھ کر بھیتر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے آپ سب جیووُں
کے مالک ہیں جیسا اُچت ہو تیسا کیجئے یہ سُن کر شری کرشن جگت پت بولے کہ اے برھما مین نے
تمھاری اِچھا جان لی کنس اور جراسندھ اور کال جمن ادھرمی راجہ اور دیتیوں کو مار کر کورو اور پانڈوں
سے مہا بھارت کرا کے پرتھوی کا بھار اُتار چکا ہوں کیول جدبنشیوں کا ناش کرنا باقی ہے
تھوڑے دن میں اُن کا بھی ناش کر کے بیکنٹھ میں آ پہونچتا ہوں تم لوگ اپنے اپنے استھان پر
چلو یہ سن کر برھما دک دیوتا بدا ہو کر اپنے اپنے لوک کو چلے گئے اور تربھون پت نے گولوک کا

جانا بچار کر ایک دن راجہ اُگرسین کی سبھا میں جدبنشیوں سے کہا کہ اِن دنوں براہمن کے شاپ دینے سے دوارکا پری میں ہر روز نئے نئے اسگن ہوتے ہیں اس لیے سب کسی کو پربھاس چھیتر میں چلکر اسنان اور دان اور جگیہ اور ہوم وہاں پر کرکے یہ دوش مٹانا چاہیئے جس طرح سُمدر میں رہنے سے چندرما کا چھئی روگ چھوٹ گیا اُسی طرح پربھاس چھیتر میں نہانے اور دان کرنے سے تمھارا دوش بھی چھوٹ جائے گا جب کہ راجہ اُگرسین آدک سب جدبنشی شیام سندر کی اگیا سے پربھاس چھیتر میں جانے کے واسطے تیاری کرنے لگے تب اودھو بھگت نے جو لڑکپن سے نند لال جی کے متر اور سیوک تھے ڈنڈوت اور پرکرما کرکے آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑ کر تربھون پت سے کہا کہ اے مہا پربھو جدبنشیوں کو پربھاس چھیتر میں بھیجنے سے میں جانتا ہوں کہ آپ اُن کا ناش وہاں کرا کے بیکنٹھ کو پدھاریں گے نہیں تو آپ کے تیرتھ روپی چرنوں کا دھیان کرنے سے ہزاروں شاپ چھوٹ جاتے ہیں اُن کو وہاں بھیجنے کا کیا کام ہے جس طرح لڑکپن سے آج تک میں آپ کی سیوا میں رہا اُسی طرح آپ مجھ کو اپنے چرنوں سے الگ نہ کرکے اپنے ساتھ لے چلیے اور ایسا بردان دیجئے کہ اگر کسی جون میں میرا جنم ہو تو وہاں بھی آپ کے کمل روپی چرنوں کی بھگت اور پریت میرے ہردے میں بنی رہے۔

ادھیائے ساتواں

اگیان کہنا شیام سندر کا اودھو جی سے

شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ جب اودھو جی نے شری کرشن مہاراج کے ساتھ چلنے کے واسطے بہت بنتی کی تب جگت پت نے اُن کو اپنا بھگت اور متر جانکر کہا کہ اے اودھو سچ ہے جدبنشی لوگ دربا سا رکھیشور کے شاپ سے جل رہے ہیں آج کے ساتویں دن سب جدبنشیوں کا ناش ہوکر دوارکا سمدر میں ڈوب جائے گی اور برھماوک دیوتا مجھے بلانے آئے تھے اس لیے میں بھی جوگ ابھیاس کے ساتھ تن اپنا تیاگ کر بیکنٹھ کو چلا جاؤں گا اس لیے تم کو بھی اُچت ہے کہ پہلے سے برکت ہوکر میرے چرنوں میں دھیان لگاؤ میں نے براہمن کے شاپ سے تم کو چھوڑ دیا اور اے اودھو میرے چلے جانے کے بعد دھرم سنسار سے اُٹھ جائے گا یہ بات سنتے ہی اودھو رو کر بولے کہ اے تربھون پت میں نے بنا گیان پائے سنساری موہ چھوڑ دیا تو برکت ہونے سے کیا فائدہ ہوگا اس لیے دیال ہوکر ایسا گیان اُپدیش کیجئے جو مرتے وقت نہ بھولے یہ بات سن کر دوارکا ناتھ نے کہا کہ اے اودھو سنسار میں جو کچھ تم دیکھتے اور سنتے ہو سب کو جھوٹھا بیوہار سمجھ کر اپنا من ہمارے

چرنوں میں لگاؤ جب تم سنساری چیز ناش ہونے والی سے پریم توڑ کر میرے ابناشی روپ کا دھیان سچے من سے کرو گے تب تم کو میری مایا نہیں بیاپے گی اور تم مجھ کو آٹھوں پہر اپنے پاس دیکھو گے جس طرح پو سالے پر بہت آدمی اکٹھا ہو کر اور پانی پی کر الگ ہو جاتے ہیں اُسی طرح ماتا اور پتا اور استری اور پُتر تھوڑے دن ساتھ رہ کر انت سمے چار قدم بھی مرنے والے کے ساتھ نہیں جاتے اپنے مطلب اور دنیا کے لوگوں کو دکھلانے کے واسطے چار دن رو لیتے ہیں اس لیے اُن کا پریم سپنے کے برابر جھوٹا سمجھنا چاہیئے کیونکہ گیان اور بیراگ اور پاپ اور پُن اپنے ساتھ جا کر اُسی سے دُکھ اور سُکھ ملتا ہے اِس لیے آدمی کو چاہیئے کہ اپنا مرنا آٹھوں پہر یاد رکھ کر بُرے کرموں سے بچا رہے اور سب جڑ اور چیتن میں میرا پرکاش برابر سمجھ کر کسی جیو کو دُکھ نہ دے جس طرح دِن رات بدلا کرتے ہیں اُسی طرح سنسار میں پیدا ہونے اور مرنے کی گت ہو کر یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ میرے مرنے کے پیچھے کون جون میں میرا جنم ہوگا یہ گیان سُن کر اودھو نے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ انترجامی استری اور پُتر کا موہ چھوڑ کر برکت ہونا بہت کٹھن ہے مجھ اگیان پر دیال ہو کر کوئی سہج تدبیر ایسی بتا دیجئے کہ جس میں سنساری مایا چھوٹ کر آپ کے چرنوں میں بھکت پیدا ہو اور مجھ کو گیان روپی ناؤ پر بیٹھا کر بھو ساگر پار اُتار دیجئے یہ سُن کر شری کرشن مہاراج بولے کہ اے اودھو جس طرح ہوا کسی چیز سے ملاوٹ نہ رکھ کر الگ رہتی ہے اُسی طرح تم بھی سب چیز بھلی اور بُری کو اُس بدن سے الگ سمجھ کر سنساری مایا کو چھوڑ دو دیکھو جس طرح چندرما کی کلا ہر روز گھٹتی بڑھتی ہے اُسی طرح یہ بدن لڑکپن اور جوانی اور بڑھاپا بھوگ کر ہمیشہ ایک طرح پر نہیں رہتا جس طرح سورج دیوتا اپنا پرکاش زمین اور پہاڑ اور پانی پر برابر رکھ کر کسی کے ساتھ کچھ پریم نہیں رکھتے اسی طرح پر تم بھی سب کی پریت چھوڑ کر مجھ میں اپنا پرکاش کر لیو جیسے کبوتر اور کبوتری اپنے بچوں کی پریت میں پھنسکر خراب ہوئے تھے ویسے ہی سنساری آدمی بھی استری اور پُتر کا پریم رکھنے سے دُکھ اُٹھاتے ہیں یہ سُن کر اودھو نے کہا کہ مہاراج اُن دونوں کبوتروں کی کتھا بستار کے ساتھ کہیئے شری کرشن مہاراج نے کہا کہ اے اودھو ایک کبوتر اپنی مادہ اور بچوں سمیت ایک درخت پر رہ کر جس طرح اِندر اِندرانی کے ساتھ بھوگ بلاس کرتا ہے اُسی طرح وہ بھی اپنی مادہ سے گھونسلے میں بھوگ کر کے سُکھ اُٹھاتا جبکہ ایک دن وہ کبوتر اپنے بچے اکیلے چھوڑ کر مادہ سمیت چارہ لینے کے واسطے چلا گیا تب ایک بہیلے نے وہاں آکر اُن بچوں کو جال میں پھنسا لیا جب وہ کبوتر اور کبوتری یہ حال اپنے بچوں کا دیکھ کر مارے پریم کے آپ بھی اُس جال میں کود پڑے تب وہ بہیلیا سب کو پھنسا کر اپنے گھر لے گیا دیکھو جس طرح اُن دونوں پنچھیوں نے بچوں کی پریت سے جال میں کود کر اپنا پران دیا اور بچوں نے اُن کی سہائتا نہیں کی اسی طرح سنساری لوگ بھی استری اور پُتر کے موہ میں پھنسکر

نرک بھوگتے ہیں تب وہاں پر کوئی اُن کی سہاتیا نہیں کرتا اس لیے اُن لوگوں کے واسطے جو دُکھ میں
کبھی کچھ کام نہیں آتے دُکھ اُٹھانا اور اپنا پرلوک بگاڑنا اُچت نہیں ہے۔ اے اودھو پہلے جگ
میں جدنام راجہ گیان سیکھنے کی ابھلاکھا رکھ کر بہت سے جوگی اور رکھیشوروں کے پاس اسی اچھا
سے جایا کرتا تھا ایک دن اسی چاہنا میں گوداوری کنارے چلا گیا وہاں پر دتاترے نام براہمن
اَت تیجوان روپ کو بیٹھے دیکھ کر سکھپال پر سے اُتر پڑا اور ڈنڈوت اور پرکرما کرکے ہاتھ جوڑ کر
نے کہا کہ اے مہاپُرش ایشور کو پہونچے ہوئے اس جوانی میں اتنی پدوی تم نے کہاں پائی
تمہارا تیج دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بڑے گیانی ہو کر گُن کو چھپائے ہوئے ہو اور سنسار
میں رہنے پر بھی کچھ چیز اپنے پاس نہ رکھ کر اس طرح سنسار سے برکت دکھلائی دیتے ہو جس طرح
کمل کا پھول پانی میں پیدا ہو کر پانی سے الگ رہتا ہے اور سنساری آدمیوں کو میں دیکھتا ہوں
کہ کام کرودھ لوبھ موہ کی آگ میں جل کر ایک ساعت سُکھ سے نہیں رہتے اور تم اس طرح آنند
مورت دکھلائی دیتے ہو جس طرح ہاتھی جیٹھ کے مہینے کی دھوپ کا مارا ہوا پانی میں جا کر ٹھنڈھا
اور مگن ہو جاتا ہے اس لیے تم سے بنے کرتا ہوں کہ جو کچھ گیان اور پرمیشور کی مہما تم کو معلوم ہو دیال
ہو کر مجھ کو بتاؤ یہ بات سنتے ہی دتاترے جی نے اُس کی طرف دیکھا اور ہنس کر کہا کہ اے راجہ
میں نے چوبیس گرو اپنے سمجھ کر جو کچھ گیان ان سے سیکھا ہے وہ کہتا ہوں سُنو اور پچیسواں گرو
میرا یہ بدن ہے جب میں نے اپنے تن کو بچار کر دیکھا تب معلوم ہوا کہ اس تن میں مل اور موتر
اور لہو اور مانس اُشدھ بست بھری ہو کر سوائے پرمیشور کے نام لینے اور اچھے کرم کرنے کے
دوسری اچھی چیز نہیں ہے پھر کس واسطے سنساری مایا میں پھنس کر اپنا جنم برتھا کھوؤں جب
میں یہ سمجھ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے کے واسطے اکیلا اپنے گھر سے باہر نکلا اور بورہوں
کی طرح چاروں طرف پھرنے لگا تب لڑکوں نے مجھ کو بورہا سمجھ کر پیچھے پیچھے پھرنا اور پتھر مارنا
اور گالی دینا شروع کیا اور سوائے چوبیس گرو کے ایک گرو جس نے مجھ کو گایتری منتر اُپدیش
کیا تھا وہ الگ ہے پہلا گرو میرا پرتھوی ہے اس سے تین باتیں میں نے سیکھی ہیں ایک تو
میں نے پہاڑ کو دیکھا کہ وہ زمین سے بہت اونچا رہ کر بہت سے آدمی اور پشو اور پنچھی آدک
جیوؤں کو اپنے اوپر رہنے اور آندھی چلنے اور پانی برسنے سے وہ اپنے استھان سے نہیں
ہلتا تب میں نے بچار کیا کہ گیانی کو بھی سنساری مایا اور چاہنا میں جو ہوا اور پانی کی طرح ہے
پٹ کر اپنی جگہ سے ہلنا نہ چاہیئے کس واسطے کہ آدمی کا تن مٹھی بھر مٹی سے بن کر عمر ہوا کی طرح گذرتی چلی
جاتی ہے دوسرے میں نے درختوں کو دیکھا کہ وہ زمین میں پیدا ہو کر اپنی چھایا اور پھل اور
پھول سے سب جیوؤں کو سکھ دیتے ہیں اور ایک پیر سے کھڑے رہ کر برسات اور گرمی اور

سردی کا دُکھ اُٹھا کر اپنے استھان سے نہیں ہلتے ایک دن میں نے گھر سے نکل کر گیا دیکھا کہ
بہت سے آدمی ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے جب ٹھنڈے ہو کر وہاں سے چلنے لگے
تب کسی نے اُس کی ڈالی اور کسی نے پتے اور کسی نے پھل توڑ لیے لیکن وہ درخت کچھ نہیں بولا
یہ حال اُس کا دیکھ کر میں نے اپنے من سے کہا کہ اسی طرح گیانی آدمی کو اپنا تن اور دھن سب پر
اُپکار کے واسطے سمجھ کر اپنا پران تک دینے میں انکار نہ کرنا چاہیئے کس واسطے کہ یہ بدن مٹی کا
پُتلا ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس سے کیا اُتم ہے جو دوسرے کے کام آوے تیسرے
میں نے [illegible] رکھتے ہیں مل موتر کرتے ہیں
لیکن وہ کسی کو کچھ بھلا بُرا نہیں [illegible]
سے خوش ہونا اور بُری بات کہنے سے [illegible]
کو خوشبودار پھول اور لہسن وغیرہ بدبو کی چیز [illegible]
بھی جو کچھ میٹھا یا کڑوا کرم کے موافق [illegible]
اور کسی کی اُستت اور نندا نہ کرے۔ [illegible]
اُس میں چھوٹے چھوٹے پتھر بھرے [illegible]
سب جیو جنتو اور چیتن رہا کرتے [illegible]
اور مٹی کے پانی بھرے [illegible]
پانی گر جانے سے وہ [illegible]
گھٹ نہیں جاتا [illegible]
آکاش کے [illegible]
ایک [illegible]
[illegible] اُس کو ید [illegible]
[illegible] بیٹھنے والے کو گیان اُپدیش کر کے پوتر کر دینا
[illegible] اس کو اچھا کہیں پانچواں گرو میرا اگن ہے کہ جس میں سب چیز
اور دوسرے دن کے واسطے کچھ نہیں رہتی ہے اور جو لوگ اگن میں چڑھاتے
[illegible] کا پاپ جلکر چھوٹ جاتا ہے اُسی طرح گیانی کو بھی چاہیئے کہ جو کچھ اُس کو ملے
[illegible] رکھ دے دوسرے دن کے واسطے کچھ نہ رکھے اور جو کوئی اُس کو کھلا دے وہ کھا کر
[illegible] نے والے کا پاپ چھڑا دے۔ چھٹواں گرو میرا چندرما ہے جس طرح چندرما سدا

ایک روپ رہ کر سورج کے پاس اور دور ہونے سے اُس کا تیج گھٹتا اور بڑھتا ہے اسی طرح جنم لینا اور
مرنا سنسار میں ہو کر وہ پرماتما پُرش جس کا پرکاش چوراسی لاکھ جون میں رہتا ہے سب سے الگ اور سدا ایک
رس رہتے ہیں اس لیے ہم نے اپنا گرو پرماتما کو بھی سمجھا۔ ساتواں گرو اپنا سورج کو مان کر اُن سے
دو چیزیں میں نے پائیں ایک تو یہ کہ جس طرح آٹھ مہینے تک سورج دیوتا سمدر اور ندی آدک کا پانی
سوکھ کر چار مہینے برکھا رُت میں وہ پانی برستے ہیں اسی طرح گیانی کو چاہیئے کہ جو کچھ لے اس کا لالچ [illegible]
کر کے کسی کو دے ڈالے دوسرے یہ کہ بہت سے برتن پانی بھر کر دھوپ میں رکھ دو تو سورج کی
پرچھائیں اُن برتنوں میں دکھائی دیتی ہے لیکن بہت سورج دکھائی دینے سے سورج دیوتا بہت
نہیں ہو جاتے اس سے میں نے جانا کہ پرماتما پُرش ایک ہو کر یوں اُن کی چھایا سب جیووں میں
[illegible]ہتی ہے۔ آٹھواں گرو میرا کبوتر ہے جب کہ وہ اپنے بچوں کے پالنے کے واسطے جال میں دانہ چگنے
گیا اور پھنسا وہ جال اُٹھا کر اپنے گھر چلا آیا تب میں نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو جس طرح [illegible]
بچوں کے واسطے جال میں پھنس کر خراب ہوا اسی طرح گیانی آدمی دنیا کی محبت [illegible]
پاوے گا جتنا دکھ اُس پنچھی نے سنسار میں پایا اُتنا دُکھ ہزار برس میں بھی اُس کو نہیں ملتا اس [illegible]
استری اور پُتر کا پریم چھوڑ کر اکیلا ہی بہت خوش رہتا ہوں۔

ادھیائے آٹھواں

گیان کہنا دتّا ترے جی کا راجہ جدھ سے

[illegible] جی نے کہا اے راجہ نواں گرو میرا اجگر سرپ ہے کہ جب سے اُس نے جنم پایا تب سے
[illegible] جگہ رہ کر کہیں بھوجن ڈھونڈھنے نہیں گیا جب کہ ہرن آدک پُش اپنا سینگ اس کے بدن میں [illegible]
[illegible] کر نگل جاتا تھا اُسی طرح نت بِش بھگوان اُس کا پالن کرتے تھے اور
وہ اثر دہا کسی دن بھوکے رہ جانے پر بھی سنتوکھ رکھتا تھا اس کو دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی کو بھی
گرہستھوں کے دروازے پر مانگنے جانا نہ چاہیئے اُسی دن سے میں کسی کے گھر پر بھوجن کے
واسطے نہیں جاتا جو کچھ پرمیشور بنا مانگے بھیج دیتے ہیں اُسی کو کھا کر خوش رہتا ہوں اور [illegible]
کھانے کا مزہ زبان ہی تک رہ کر پیٹ میں جانے سے سب غلیظ ہی ہو جاتا ہے [illegible]
سمدر ہے جو برسات میں بہت ندیوں کا پانی ملنے سے کچھ نہیں بڑھتا ہے اور نہ گرمی اور جاڑے میں
سوکھ ہی جاتا ہے ہمیشہ ایک طرح پر رہ کر اُس کے آد اور انت کو کوئی نہیں دیکھتا اُس کو [illegible]
میں نے بچار اکہ گیانی کو بھی سمدر کی طرح بے فکر رہنا اُچت ہے لابھ اور ہان ہونے میں [illegible]

سردی کا دکھ اُٹھا کر اپنے استھان سے نہیں ہلتے ایک دن میں نے گھر سے نکل کر گیا دیکھا کہ
بہت سے آدمی ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے جب ٹھنڈے ہو کر وہاں سے چلنے لگے
تب کسی نے اُس کی ڈالی اور کسی نے پتے اور کسی نے پھل توڑ لیے لیکن وہ درخت کچھ نہیں بولا
یہ حال اُس کا دیکھ کر میں نے اپنے من سے کہا کہ اسی طرح گیانی آدمی کو اپنا تن اور دھن سب پر
اُپکار کے واسطے سمجھ کر اپنا پران تک دینے میں انکار نہ کرنا چاہیئے کس واسطے کہ یہ بدن مٹی کا
پُتلا ہمیشہ بنتا اور بگڑتا رہتا ہے اس سے کیا اُتم ہے جو دوسرے کے کام آوے تیسرے
میں نے پرتھوی کو دیکھا کہ سنساری لوگ اس کی چھاتی پر لات رکھتے ہیں مل موتر کرتے ہیں
لیکن وہ کسی کو کچھ بھلا بُرا نہیں کہتی میں نے بچار کیا کہ گیانی آدمی کو بھی کسی کے تعریف کرنے
سے خوش ہونا اور بُری بات کہنے سے بُرا ماننا نہ چاہیئے۔ دُوسرا گرو میرا ہوا ہے کہ میں نے ہوا
کو خوشبودار پھُول اور لہسن وغیرہ بدبو کی چیزوں میں بہتے ہوے دیکھ کر اپنے من سے کہا کہ گیانی آدمی
بھی جو کچھ میٹھا یا کڑوا کرم کے موافق ملے اُس کو خوشی سے کھا کر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کیا کرے
اور کسی کی اُستت اور نندا نہ کرے۔ تیسرا گرو میرا آکاش ہے جس طرح گولر کا پھل بھیتر سے کھوکھلا ہو کر
اُس میں چھوٹے چھوٹے مچھر بھرے رہتے ہیں اسی طرح پرتھوی اور آکاش گول ہو کر اُس کے بھیتر
سب جیو جڑ اور چیتن رہا کرتے ہیں میں نے اس برھمانڈ میں کیا دیکھا کہ سورج کا پرکاش چاندی اور سونے
اور مٹی کے پانی بھرے ہوے برتنوں میں برابر پڑ کر اُس کو کسی سے لگاؤ نہیں رہتا اور برتن ٹوٹنے اور
پانی گر جانے سے وہ پرکاش پھر سورج میں مل جاتا ہے اور برتنوں میں چھپا پڑنے سے کچھ تیج سورج کا
گھٹ نہیں جاتا یہ حال دیکھ کر میں نے جانا کہ پرماتما پُرش کو جن کی شکت چوراسی لاکھ جون میں رہتی ہے
آکاش کے سمان سمجھنا چاہیئے اس لیے جیوؤں کے مرنے سے اُن کی کچھ ہان نہ ہو کر وہ اپنے تیج سے
ایک جگہ پرکاشت رہتے ہیں اور اُن کی شکت سب جیوؤں میں رہنے سے کچھ اُن کا تیج کم نہیں ہو جاتا
چوتھا گرو میرا پانی ہے کہ وہ موتی کی طرح اُجل ہو کر کسی جگہ جو میلا دکھلائی دیتا ہے وہ کارن مٹی اور
راکھ آدک ملنے کا سمجھنا چاہیئے نہیں تو وہ اُجل اور پوتر ہو کر سب جگت کو شدھ کر دیتا ہے اس کو میں نے
کہا کہ گیانی کو بھی پانی کی طرح شدھ رہ کر اپنے پاس بیٹھنے والے کو گیان اُپدیش کر کے پوتر کر دینا
چاہیئے جس میں سب چھوٹے اور بڑے اُس کو اچھا کہیں پانچواں گرو میرا اگن ہے کہ جس میں سب چیز
ڈالنے سے جل جاتی ہے اور دوسرے دن کے واسطے کچھ نہیں رہتی ہے اور جو لوگ اگن میں جگیہ
اور ہوم کرتے ہیں اُن کا پاپ جلکر چھوٹ جاتا ہے اُسی طرح گیانی کو بھی چاہیئے کہ جو کچھ اُس کو ملے
اُسی دن سب خرچ کر ڈالے دوسرے دن کے واسطے کچھ نہ رکھے اور جو کوئی اُس کو کھلاوے وہ کھا کر
آشیرباد سے کھلانے والے کا پاپ چھڑا دے۔ چھٹواں گرو میرا چندرما ہے جس طرح چندرما سدا

ایک روپ رہ کر سورج کے پاس اور دور ہونے سے اُس کا تیج گھٹتا اور بڑھتا ہے اسی طرح جنم لینا اور مرنا سنسار میں ہو کر وہ پرماتما پُرش جس کا پرکاش چوراسی لاکھ جون میں رہتا ہے سب سے الگ اور سدا ایک رس رہتے ہیں اس لیے ہم نے اپنا گرو پرماتما کو بھی سمجھا۔ ساتواں گرو اپنا سورج کو مان کر اُن سے دو چیزیں میں نے پائیں ایک تو یہ کہ جس طرح آٹھ مہینے تک سورج دیوتا سمدر اور ندی آدک کا پانی سوکھ کر چار مہینے برکھا رُت میں وہ پانی برستے ہیں اسی طرح گیانی کو چاہیے کہ جو کچھ ملے اس کا لالچ نہ کر کے کسی کو دے ڈالے دوسرے یہ کہ بہت سے برتن پانی بھر کر دھوپ میں رکھدو تو سورج روپی پرچھائیں اُن برتنوں میں دکھائی دیتی ہے لیکن بہت سورج دکھائی دینے سے سورج دیوتا بہت نہیں ہو جاتے اس سے میں نے جانا کہ پرماتما پُرش ایک ہو کر کیوں اُن کی چھایا سب جیوؤں میں رہتی ہے۔ آٹھواں گرو میرا کبوتر ہے جب کہ وہ اپنے بچوں کے پالنے کے واسطے جال میں دانہ چگنے گیا اور بہیلیا وہ جال اُٹھا کر اپنے گھر چلا آیا تب میں نے اپنے من میں کہا کہ دیکھو جس طرح یہ پنچھی اپنے بچوں کے واسطے جال میں پھنس کر خراب ہوا اُسی طرح گیانی آدمی دنیا کی محبت رکھنے سے دُکھ پاوے گا جتنا دُکھ اُس پنچھی نے سنسار میں پایا اُتنا سُکھ ہزار برس میں بھی اُس کو نہیں ملتا اس لیے میں استری اور پُتر کا پریم چھوڑ کر اکیلا ہی بہت خوش رہتا ہوں۔

ادھیائے آٹھواں

گیان کہنا دتاترے جی کا راجہ جدو سے

دتاترے جی نے کہا اے راجہ نواں گرو میرا اجگر سرپ ہے کہ جب سے اُس نے جنم پایا تب سے اسی جگہ رہ کر کہیں بھوجن ڈھونڈھنے نہیں گیا جبکہ ہرن آدک پشو اپنا سینگ اس کے بدن میں چبھوتے تھے تب وہ ایک دو کو اُٹھا کر نگل جاتا تھا اُسی طرح نت بشن بھگوان اُس کا پالن کرتے تھے اور وہ اژدہا کسی دن بھوکے رہجانے پر بھی سنتوکھ رکھتا تھا اس کو دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی کو بھی گرہستھوں کے دروازے پر مانگنے جانا نہ چاہیے اُسی دن سے میں کسی کے گھر پر بھوجن مانگنے کے واسطے نہیں جاتا جو کچھ پرمیشور بنا مانگے بھیجدیتے ہیں اُسی کو کھا کر خوش رہتا ہوں اور اچھے بُرے کھانے کا مزہ زبان ہی تک رہ کر پیٹ میں جانے سے سب غلیظ ہی ہو جاتا ہے دسواں گرو میرا سمدر ہے جو برسات میں بہت ندیوں کا پانی ملنے سے کچھ نہیں بڑھتا ہے اور نہ گرمی اور جاڑے میں سُوکھ ہی جاتا ہے ہمیشہ ایک طرح پر رہ کر اُس کے آد اور انت کو کوئی نہیں دیکھتا اُس کو اس طرح دیکھ کر میں نے بچارا کہ گیانی کو بھی سمدر کی طرح بے فکر رہنا اُچت ہے لابھ اور ہاں ہونے میں سکھ دُکھ کرنا

نہ چاہیئے۔ گیارھواں گرو میرا پتنگا ہے جس طرح وہ دیپک پر موہت ہو کر اُس سے ملنے کے واسطے بیدھڑک جل مرتا ہے اُسی طرح سنساری جیو اپنی استری اور پتر آدک کے موہ میں پھنس کر انت سمے نرک بھوگتے ہیں اس لیے گیانی کو استری سے پریت نہ رکھ کر پتنگے کی طرح پرمیشور سے پریم کر کے اپنا پران دنیا چاہیئے جس میں مکت پدارتھ ملے جب استری سے پریت کرنے میں دونوں پنکھ گیان اور بیراگ کے جل جاتے ہیں تب وہ لنگڑا ہو جانے سے بیکنٹھ میں نہیں پہونچ سکتا نرک میں پڑ کر بہت دُکھ پاتا ہے اس واسطے مایا روپی استری سے علیحدہ رہکر کبھی اُس کے پاس اکیلے میں بیٹھنا نہ چاہیے استری اور دھن سے سکھ چاہنے والے لوگ پتنگے کی طرح جلکر خراب ہو جاتے ہیں اور استری کے پاس بیٹھنے سے گیانی آدمی بھی ایسے اندھے اور بہرے ہو جاتے ہیں کہ اُن کو اپنا بھلا اور بُرا نہ سوجھ کر کسی کی لاج نہیں رہتی یہی بات سمجھ کر میں نے استری کی سنگت چھوڑ دی۔ بارھواں گرو میرا شہد کی مکھیاں ہیں ایک مرتبہ میں نے کیا دیکھا کہ مکھیوں نے بڑی محنت کر کے جو شہد چھتے میں اکٹھا کیا اور مارے کنجوسی کے آپ نہ کھا کر کسی دوسرے کو بھی نہیں دیا وہ شہد ایک آدمی سب مکھیوں کو جلا کر چھتے سے نکال لے گیا یہ حال دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ روپیہ جمع کرنے والے کی بھی یہی دشا ہوتی ہے اُس دن سے دوسرے روز کے واسطے کچھ نہ رکھ کر سب خرچ کر ڈالتا ہوں گیانی آدمی کو اپنے کھانے بھر کو مانگ کر زیادہ نہ لینا چاہیئے روپیہ جمع کرنے سے مکھیوں کی طرح دُکھ پاتا ہے۔ تیرھواں گرو میرا ہاتھی ہے میں نے دیکھا کہ ہاتھی پھنسانے والوں نے جنگل میں گڑھا کھود کر سری گھاس سے پاٹ کر کالے کاغذ کا ہاتھی اور ہتنھی بنا کر اُس پر کھڑا کر دیا جب ایک جنگلی ہاتھی اُس کو سچی ہتنھی سمجھ کر کام کے بس ہو کر دوڑا ہوا جا کر اُسی گڑھے میں گر پڑا تب ہاتھی پھنسانے والوں نے اُس کو رسوں سے باندھ کر پکڑ لیا یہ حال ہاتھی کا میں نے دیکھ کر بچار کیا کہ گیانی کو استری کی چاہنا اُچت نہ ہو کر کٹھ پتلی سے بھی پریت نہ رکھنا چاہیئے جس طرح ہاتھی نے ہتنھی کے واسطے گڑھے میں گر کر دُکھ اُٹھایا تھا اُسی طرح پر استری گمن کرنے والے نرک میں پڑ کر بہت دُکھ پاتے ہیں۔ چودھواں گرو میرا مدھو اکھٹی کے چھتے سے شہد نکال لینے والا ہے جو شہد بھونرے بہت دنوں میں اکٹھا کرتے ہیں اُس کو وہ ایک مرتبہ نکال لے جاتا ہے اُس کو دیکھ کر میں نے بچارا کہ جو بھونرے اُس شہد کو کھا جاتے تو وہ کس طرح لینے پاتا جمع کرنے والوں کو سوائے دُکھ کے سکھ نہیں ہوتا اس لیے گیانی کو چاہیئے کہ جس گرہستھ نے بہت لڑکے بالے رکھ کر اپنے یہاں روپیہ جمع کیا ہو اُس کے یہاں سے اپنے مطلب بھر کو مانگ کر بھوجن کرے جھولی باندھ کر نے چلنے سے راہ میں کوئی چھین لے گا۔ پندرھواں گرو میرا ہرن ہے جس طرح وہ راگ سُننے کے واسطے جا کر بان لگنے سے گھائل ہو جاتا ہے اُسی طرح سنساری آدمی مایا روپی استری کا گانا اور بچن سُن کر اُس کے

بش ہو جاتا ہے اِس لیے گیانی کو اپنے استھان سے اُٹھ کر دوسری جگہ جانا اور استری کا گانا سننا اچت نہیں ہے۔ سولھواں گرو میرا مچھلی ہے کس واسطے کہ تھوڑے مانس آدک کے لالچ سے جو کنڈیا میں لگا کر شکار کھیلتے ہیں اپنا پران کھوتی ہے ایک مچھلی کو کنڈیا میں پھنسی ہوئی دیکھ کر میں نے سمجھا کہ گیانی آدمی کو بھی اچھا بھوجن ڈھونڈھنا اُچت نہ ہو کر جو کچھ بھلا بُرا پرمیشور کی اِچھا سے مِل جائے اُسی کو کھا کر پنچ بھوت آتما اور اپنی زبان کو قابو میں رکھے جس میں اُس کو بڑائی ملے۔ سترھواں گرو میرا پنگلا نام طوائف ہے ایک دن میں نے راجہ جنک کے شہر میں جا کر کیا دیکھا کہ پنگلا نام پتریا سولھوں سنگار کرکے شام سے کسی تماش بین کے آنے کے انتظار میں آدھی رات تک اپنے دروازے پر بیٹھی رہی لیکن کوئی چاہنے والا اُس کا نہیں آیا تب وہ بہت اُداس ہو کر اپنے بھیتر جا کر پلنگ پر لیٹ رہی لیکن کام روپی میں اُس کو رات بھر نیند نہ آئی کر ایسا گیان پیدا ہوا کہ جیسا کسی کو دس ہزار برس تک تپ اور دھیان کرنے سے بھی نہیں ملتا اُس طوائف نے اپنے من میں یہ کہا کہ بڑے سوچ کی بات ہے کہ میں نے اپنا جنم برتھا کھو کر اسمرن اور دھیان تربھون پت جگت پالک کا نہیں کیا اور پرماتما پُرش سچے متر کا پریم چھوڑ کر سنساری آدمی جھوٹھے چاہنے والوں سے پریت لگائی میرے برابر کوئی دوسرا مورکھ نہ ہوگا جیسا میں نے اپنے ساتھ کیا ویسا کوئی اندھا بھی نہیں کرتا اپنے مالک کو جو بدن میں موجود ہے بھول کر بھی نہیں دیکھا جس طرح یہ بدن ہوا اور پانی اور مٹّی اور ہڈی اور مانس سے بنکر نس روپی رسیوں سے بندھا ہے اسی طرح کاٹھ کا چرخا ڈوری سے بندھا رہ کر گھومتا ہے جیسے مکان میں بہت دروازے ہوتے ہیں ویسے بدن میں بھی نو دروازے ناک کان آدک ہو کر ہر ایک دروازے سے اُشدھ بست نکلتی ہے میں چاہتی تھی کہ اس گھر میں خوش رہوں لیکن اب میں نے جانا کہ اس جھوٹھے سنسار میں سوائے دُکھ کے کچھ نہیں ملتا اور کیوں پرمیشور کا دھیان اور اسمرن کرنے اور کتھا سننے سے لوک اور پرلوک بنتا ہے جتنا میں روپیہ لینے کے واسطے جوکر مرنے کے بعد کچھ کام نہیں آتا اپنے تماش بین کو رجھاتی تھی اُتنا سنگار کرکے تربھون پت کو لبھاتی تو میرا پرلوک بنتا دیکھو جو لوگ مایا روپی رسّی سے بندھے ہو کر اپنے دُکھ میں آپ پھنسے ہیں اُن سے مورکھتائی کی راہ سے اپنا سُکھ چاہ کر گیان اور بیراگ سنساری بندھن کاٹنے والوں سے پریت نہیں لگائی اس لیے آج میں نے سنساری مایا چھوڑ کر یہ پرن کیا کہ آدپُرش بھگوان سے جو بیکنٹھ کا سُکھ دینے والے ہیں پریت لگا کر اُن کے ساتھ بہار کروں اور سنساری آدمی کی طرف جو دُکھ میں کام نہیں آتے آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھوں اور سوائے پرمیشور کے اور کسی سے کچھ چیز نہ مانگوں کس واسطے کہ مہاتما لوگوں نے ایسا کہا ہے کہ آدمی جس چیز کی اچھا رکھتا ہو پرمیشور سے مانگے دوسرے کسی سے کچھ نہ چاہیئے پرمیشور اپنے پاس سب چیز رکھ کر یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ہم سے

کچھ مانگے اور سنساری آدمی ایسی سامرتھ نہیں رکھتے جو سب کی اچھا پوری کرسکیں جو میں ایسا کہوں کہ کوئی تماش بین نہ آئے اور روپیہ نہ ملنے سے یہ گیان مجھ کو ملا تو اس طرح کئی مرتبہ میرے گھر پر تماش بین نہ آنے سے مجھ کو اُپاس ہوگیا تھا نہ معلوم کون جنم کا پُن سہائے ہونے سے آج یہ گیان مجھ کو ملا پھر رات گئے تک گیان کی باتیں بچار کرتی ہوئی پلنگ پر سو رہی اور اُسی دن سے اپنا اُدّم چھوڑ کر ہر چرنوں کا اسمرن اور دھیان کرنے لگی۔ اتنی کتھا سُنا کر شکدیو جی نے کہا کہ اے راجہ پرچھت یہ سب گیان اُس طوائف کو دتاترے جی کے درشن ملنے سے پیدا ہوا تھا لیکن وہ یہ بات نہیں جانتی تھی۔ دتاترے جی نے کہا کہ اے راجہ یہ حال اُس پنگلا پتریا کا دیکھتے ہی میں بھی اُسی دن سے سنساری مایا چھوڑ کر پرمیشور کے دھیان اور اسمرن میں مگن رہتا ہوں سنساری چیز کی چاہنا رکھنے سے بڑا دُکھ ملتا ہے اور ترشنا چھوڑ دینے اور بھجن کرنے سے ایسا سُکھ اور مکت پدارتھ ملتا ہے کہ جیسے وہ بیشیا یعنی پتریا اپنے تماش بین کی پریت چھوڑ کر بھوساگر پار اُتر گئی۔

اَدّھیائے نواں

اگیان کہنا دتاترے جی کا راجہ جدُ سے

دتاترے جی نے کہا کہ اٹھارھواں گرو میرا چیلہ ہے ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک چیلہ مانس کا ٹکڑا اپنے چنگل میں لیے اُڑی جاتی ہے جب اور چیلیں وہ مانس کا ٹکڑا چھین لینے کے واسطے اُس کو چونچ اور چنگل سے مارنے لگیں تب چیلہ نے اپنے من میں کہا کیا دیکھو مجھ کو ان چیلوں سے کچھ دشمنی نہیں ہے کیول مانس کے ٹکڑے کے واسطے یہ سب مجھ کو مارتی ہیں جب یہ سمجھ کر اُس نے وہ ٹکڑا مانس کا گرادیا تب دوسری چیلیں جو مارتی تھیں چلی گئیں اور وہ چیلہ آنند سے ایک برچھ پر بیٹھی ہی اُس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ دھن رکھنے سے پہ دار والے اور چور اور ٹھگ میرے ساتھ شترتا کریں گے اس لیے کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھ کر آنند سے پرمیشور کا بھجن کرتا ہوں اور انیسواں گرو میرا اگیان بالک ہے جو کام کرودھ لوبھ موہ کے بش میں نہ ہو کر اتنا برکت رہتا ہے کہ جو وہ رتن بھی اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو اور کوئی آدمی میوا اور مٹھائی کے بدلے اُس سے وہ رتن مانگے تو وہ دے ڈالتا ہے اور سوائے کھیلنے کے دوسرا کام نہیں رکھتا اور اپنے گھر بار سے کچھ پریت نہ رکھ کر گیانیوں کی طرح برکت رہتا ہے اُس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ گیانی کو بھی اسی طرح نربھ رہ کر کچھ ترشنا نہ رکھنا چاہیئے سنسار میں دو ہی آدمی ایک اگیان بالک اور دوسرا برہم گیانی خوش رہتے ہیں اور سب کوئی دُکھ اور سُکھ میں پھنسے رہتے ہیں۔ بیسواں گرو میری کنواری کنیا ہے ایک دن میں نے

ایک گرہستھ براہمن کے گھر بھیکھ مانگنے کے واسطے جا کر گیا دیکھا کہ اکیلی ایک کنواری کنیا وہاں ہو کر اور سب گھر والے کہیں باہر گئے تھے اُس وقت تین آدمی دوسرے شہر سے اُس کے بواہ کا سندیسا لے کر وہاں آئے اُس لڑکی نے سب کو بڑے آدر سے بیٹھالا اور چاول تیار نہ رہنے سے آپ کوٹھری میں جا کر مہمانوں کے واسطے دھان کوٹنے لگی جب دھان کوٹنے سے اُس کے ہاتھ کی چوڑیاں بولنے لگیں تب اُس نے بچارا کہ یہ لوگ چوڑیوں کا بولنا سُن کر کہیں گے کہ ان کے گھر ایک دن کے کھانے کے واسطے بھی چاول نہیں ہیں اِس بات کی شرم سمجھ کر اُس نے دو دو چوڑیاں ہاتھ میں رکھ لیں اور سب چوڑیاں ایک ایک کر کے توڑ ڈالیں تسپر بھی اُن کا بولنا بند نہ ہوا جب اُس نے ایک ایک اور توڑ کر اکیلی چوڑی رہنے دی تب بولنا چوڑیوں کا بند ہونے سے دھان کو ٹکر مہمانوں کو بھوجن کرایا یہ حال دیکھ کر میں نے سمجھا کہ بہت لوگوں کی سنگت کرنے سے آپس میں جھگڑا ہوتا ہے دو آدمی ساتھ رہنے سے بھی بہت باتیں ہو کر ہر بھجن نہیں بن پڑتا اس لیے گیانی کو کسی سے سنگت اور پریت کرنا اُچت نہ ہو کر اکیلے ہی ہر بھجن کرنا چاہیئے۔ اکیسواں گرو میرا تیر بنانے والا ہے ایک دن میں نے بازار میں تیر بنانے والے کی دوکان پر کھڑے ہو کر دیکھا کہ وہ تیر بنا رہا ہے اُسی وقت راجہ کی سواری بڑی دھوم سے اُس دوکان کے پاس ہو کر دوسری طرف چلی گئی تھوڑی دیر کے بعد راجہ کے ایک نوکر نے جو پیچھے رہ گیا تھا آ کر اُس تیر بنانے والے سے پوچھا کہ راجہ کی سواری کدھر گئی ہے اُس نے جواب دیا کہ میں نے راجہ کی سواری نہیں دیکھی یہ بات سُن کر میں نے تیر بنانے والے سے کہا کہ ابھی سواری راجہ کی بڑی دھوم سے تمھارے سامنے ہو کر چلی گئی ہے تم کیوں جھوٹھ بولتے ہو تب وہ بولا کہ میں تیر بنانے میں لگا تھا اِس سے کچھ دھیان سواری کا نہیں کیا اُس وقت میں نے اپنے مَن سے کہا کہ اے مَن تجھ کو بھی سب اندریوں کو بس رکھ کر اسی طرح پرمیشور کا دھیان کرنا چاہیئے۔ بائیسواں گرو میرا سانپ ہے جو اپنے رہنے کے واسطے گھر نہ بنا کر چوہوں کے بل میں رہا جاتا ہے اُس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ گیانی سادھو کو بھی گھر بنانا اُچت نہ ہو کر جہاں رات ہو جائے وہاں ہی اپنا گھر سمجھنا چاہیئے۔ تیئسواں گرو میرا مکڑی ہے جو سُوت کی طرح تار اپنے منھ سے نکال کر پھر اُس کو کھا جاتی ہے اُس کو دیکھ کر میں نے بچار کیا کہ پرمیشور کو بھی اُسی طرح جاننا چاہیئے کہ چوراسی لاکھ طرح کے جیو اُن سے پیدا اور پالن ہو کر انت سمے سب کا جیو آتما ان کے روپ میں سما جاتا ہے اس لیے گیانی کو منا ہا چاکر منا سے گھٹ گھٹ بیاپک بھگوان کے اسمرن اور دھیان میں لین رہنا اُچت ہے۔ چوبیسواں گرو میرا بھرنگی کیڑا ہے جس کے ڈر سے دوسرے کیڑے بھی اُسی کا روپ ہو جاتے ہیں اُس کو

دیکھ کر میں نے بچارا کہ گیانی کو چاہیئے کہ اُسی طرح پرمیشور میں من لگاوے جس میں اُنھیں کا روپ ہو جاوے یہ سب گیان کہہ کر دتاترے جی بولے کہ اے راجہ جو کچھ گیان میں نے ان چوبیسوں گروؤں سے سیکھا وہ تم کو سنا دیا اسی گیان کو تم سمجھ کر پرمیشور کا سمرن اور دھیان کیا کرو تمھاری مکت ہو جائے گی اے راجہ چوراسی لاکھ جون میں جنم پاکر بہت سوچ اور دُکھ اُٹھا کر بڑی مشکل سے آدمی کا تن پاکر سنساری مایا موہ میں پھنسنا اُچت نہیں ہے کیول پرمیشور کا تپ اور دھیان کرنے کے واسطے آدمی کا تن ملتا ہے سوائے اس چولے کے دوسری جون میں پرمیشور نہیں مل سکتے جو کوئی آدمی کا تن پاکر ہر بھجن نہیں کرتا وہ پھر چوراسی لاکھ جون میں جنم پاکر بڑا دُکھ اُٹھاتا ہے جب اس جیو نے آدمی کا تن پایا تو یہ سمجھنا اُچت ہے کہ وہ ایک پیر اپنا بھوساگر پار اُترنے کی ناؤ پر رکھ چکا جس نے اس شریر میں شبھ کرم کیا وہ دوسرا پاؤں بھی اُس ناؤ پر رکھ کر بھوساگر پار اتر گیا نہیں تو اس ناؤ سے پھر چوراسی لاکھ جون میں گر کر دُکھ بہت سا پاوے گا یہ بدن کبھی دُبلا رہ کر کبھی موٹا ہو جاتا ہے اس لیے ناش ہونے والے بدن کا موہ کرنا نہ چاہیئے جو لوگ استری اور پُتر اور درب اور ہاتھی اور گھوڑا آدک کو اپنا جان کر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب انت سمے میری سہاتیا کریں گے اُن کو ضرور نرک بھگتنا پڑتا ہے یہ من چنچل جو اپنے بس میں نہیں رہتا اُس کو ضرور اپنے قابو میں رکھنا چاہیئے نہیں تو جس طرح چھ چوروں نے ایک رتن چُرا کر حصہ نہ لگنے سے آپس میں جھگڑا کرکے پھانسی پائی اُسی طرح سب اندریاں اپنا اپنا سکھ بھوگنے کے واسطے من کو اپنی طرف کھینچ کر اُسے نرک میں ڈال دیتی ہیں اور اگیان آدمی اُن کے بش میں آکر بہت دُکھ پاتا ہے جس طرح سنسار میں کئی استری رکھنے والے آدمی خراب ہوتے ہیں اسی طرح یہ من چنچل ناک اور کان اور زبان اور سنگ آدک اندریوں کے بش ہو کر دُکھ پاتا ہے پہلے پرمیشور نے پشُو اور پنچھی اور برکچھ آدک کو پیدا کرنے سے خوش نہ ہو کر جب آدمی کا تن بنایا تب خوش ہو کر کہا کہ اس بدن میں گیان پراپت ہونے سے جیو مکت پدوی کو پاوے گا اس لیے آدمی کا تن کیول بھگوت بھجن کرنے کے واسطے ہے آدمی کو سنساری مایا موہ میں پھنسنا نہ چاہیئے پیٹ بھرنا اور بھوگ کرنا دوسری جون میں بھی ملتا ہے پہلے سے پانی بھرا ہوا آگ بجھانے کے کام آتا ہے اور آگ لگتے وقت کنواں کھودنے اور پانی بھرنے سے وہ آگ نہیں بجھ سکتی اے راجہ میں پرمیشور کا چمتکار سب جیوؤں میں برابر سمجھ کر خوش رہتا ہوں تم کو اور سنساری جیوؤں کو اس تن میں مکت ملنے کے واسطے تدبیر کرنا اُچت ہے نہیں تو پیچھے سوائے پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔ اے اودھو دتاترے یہ سب گیان راجہ جدُ سے کہہ کر تیرتھ جاترا کرنے چلے گئے اور راجہ جدُ اسی گیان کے پرتاپ سے مکت پدوی پر پہونچا اس سے تم بھی یہی گیان اپنے من میں دڑھ رکھ کر سنساری مایا موہ کو چھوڑ دو۔

ادھیائے دسواں

گیان اُپدیش کرنا شری کرشن جی کا اودھو جی کو

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو سنساری آدمی کو چاہیئے کہ اپنے برن اور آشرم کا دھرم شاستر کے موافق رکھ کر کسی بات کی چاہ نہ رکھے جگیہ اور شرادھ آدک دیو کرم اور پتر کرم کرکے گرُو کی سیوا میں پریت رکھ کر گرُو کی بات سچ مانے جب تم من اپنا سنساری مایا سے الگ کرکے ایک چت ہو جاؤ گے تب گرُو کا اُپدیش تمھارے ہردے میں پرویش کرے گا یہ بدن شُبھ اور اشُبھ کرم کرکے بہت جنم پاتا ہے اس لیئے منکھ تن میں آتما کو بدن سے الگ سمجھ کر سنساری سُکھ اور بیوہار کو جھوٹھا سمجھنا چاہیئے بناہر بھگت کیے اور آتما کو بدن سے الگ جانے مکت نہیں مل سکتی لڑکپن اور جوانی اور بڑھاپا تینوں حالتیں اس بدن پر گذرتی ہیں مگر آتما سدا ایک روپ رہتا ہے اور آدمی اپنے اگیان سے دُکھ پا کر سُکھ ملنے کی تدبیر نہیں کرتا جگیہ اور تیرتھ آدک اچھے کرم کرنے کے پھل سے سنساری جیو دیو لوک میں جا کر سُکھ بھوگتے ہیں مگر مدت پوری ہو جانے کے بعد پھر مرت لوک میں جنم پا کر ادھرم کرنے کے بدلے نرک بھوگنا پڑتا ہے جب تک مکت نہیں ملتی ہے تب تک یہ جیو آواگون میں پھنسا رہ کر بہت طرح کا دُکھ پاتا ہے اس لیے بھو ساگر پار اترنے کے واسطے سوائے ہر بھجن اور ست سنگ کے دُوسرا اُپائے نہیں ہے اور جو تم کہتے ہو کہ ہم کو اپنے ساتھ لے چلو جس میں تم سے الگ نہ ہوں سوائے اودھو گیان پراپت ہونے سے بجوگ کا دُکھ نہیں ہوتا اور تم سنسار میں جتنے جیوؤں کو دیکھتے ہو وہ سب برھما سے لے کر چینٹی تک موت کا لقمہ ہیں اور میں جنم مرن سے رہت ہو کر جب پرتھوی کا بھار اُتارنے کے واسطے اوتار لیتا ہوں تب مجھ کو بھی سُگن روپ چھوڑنا پڑتا ہے اس لیے تم کو چاہیئے کہ سدا من اپنا میرے بھجن اور اسمرن میں لگائے رہ کر میرے چرنوں کے دھیان میں لین رہو تو بجوگ (جُدائی) کا دُکھ تمھارے ہردے میں نہ رہے گا اے اودھو جگت میں گیان اور اگیان دو باتیں پرگٹ ہیں جو لوگ گیانی ہیں وہ اس بدن کو درخت کے برابر جان کر اُس پر دو پنچھی بیٹھے ہوئے سمجھتے ہیں اُن میں ایک پنچھی تھوڑا بھوجن کرکے سامرتھ بہت رکھتا ہے اُس کو پرماتما سمجھنا چاہیئے جو کام کرودھ لوبھ موہ اور اندریوں کے سُکھ سے کچھ کام نہیں رکھتا اور دوسرا پنچھی بہت کھانے پر بھی دُبلا رہ کر سنساری سُکھ میں خوش رہتا ہے اُس کو جیو آتما سمجھنا چاہیئے اور یہ استری اور درب اور سُکھ ملنے سے خوش ہو کر اُس کے بجوگ میں دُکھ پاتا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ ہاں اور لابھ اور سُکھ پرمیشور کی

اچھا ہے ہوتا ہے اس میں دوسرے کا کچھ بس نہیں چلتا اے اودھو سنساری آدمیوں کے بھو ساگر
پار اترنے کے واسطے جو تدبیر کرنا چاہیئے وہ ہم کہتے ہیں سُنو - من میں کسی بات کا ابھمان رکھنا
اور دُربچن کہنا اور دوسرے کو دھنوان دیکھکر ڈاہ کرنا اور بغیر مطلب بہت بولنا اور استری اور بیٹوں
سے بہت پریت کرنا اُچت نہ ہوکر پرماتما کو بدن سے الگ نہ سمجھنا چاہیئے جس طرح کاٹھ میں
اگن چھپی رہ کر تدبیر کرنے سے پرگٹ ہوتی اور کاٹھ جلا دینے میں وہ آگ اُس سے الگ ہو کر پھر
اُس کے ساتھ نہیں رہتی اسی طرح پریشور کا پرکاش سب جیوؤں میں رہ کر جب وہ اپنی شکت
بدن سے کھینچ لیتے ہیں تب مرجاتا ہے وہ لوتھ جلا دینے سے آتما کو کچھ دُکھ نہیں ہوتا اور پرماتما
کا پرکاش سب جیوؤں کے بدن میں برابر دیکھنے سے کچھ ڈر نہ ہو کر بھید سمجھنے میں بہت طرح کا ڈر
لگا رہتا ہے اس لیے آتما کو سب جگہ برابر جان کر سنساری مایا سے چھوٹنے کے واسطے آٹھوں پہر
تدبیر کرنا چاہیئے اے اودھو اس طرح کا گیان رکھنے والا آدمی ضرور مکت ہوتا ہے -

ادھیائے گیارھواں

گیان سکھانا شیام سندر کا اودھو جی کو

شری کرشن مہاراج نے کہا کہ اے اودھو سنسار میں دُکھ اور سُکھ مایا کے گنوں سے ہوتا
ہے اور وہ مایا مجھ کو نہیں بیاپتی جس طرح سپنے میں کوئی آدمی بہت طرح کا دُکھ اور سُکھ دیکھ کر
جاگنے کے پیچھے سب جھوٹھا سمجھتا ہے اُسی طرح سنساری بیوہار جھوٹھا ہو کر پریشور کی مایا سے
سچ معلوم ہوتا ہے اور جیو آتما سب کے بدن میں میری شکت ہو کر جبتک وہ جیو مجھ کو نہیں پہچانتا
تب تک مجھ سے الگ رہتا ہے اور میرا بھید جاننے والے اس طرح میرے سوروپ میں ملجاتے
ہیں جس طرح درپن میں اپنی پرچھائیں دکھائی دے کر اُس کو اُلٹنے سے پھر وہ روپ نہیں دکھ پڑتا
اور مورکھ آدمی درپن اگیان سے ہاتھ میں رکھ کر اپنے کو مجھ سے الگ سمجھتے ہیں اور گیانی لوگ
گرہستھ آشرم رکھنے اور سب جگت کا کام کرتے پر بھی من اپنا پرمکت رکھ کر سنساری جال میں
نہیں پھنستے گیان اور بیراگ دونوں مکت دینے والے ہیں اگیان آدمی کو سوا دُکھ کے سُکھ
نہیں ملتا پریشور کی شرن میں جانے سے گیان پراپت ہوتا ہے اور اُن سے بمکھ رہنے والے
گیان نہیں پاتے جس طرح ہوا سگندھ اور درگندھ دونوں طرح کی چیزوں میں ہو کر بہتی ہے
لیکن دونوں سے الگ رہ کر سگندھ اور دُرگندھ کا پرویش اُس میں نہیں ہوتا اسی طرح گیانی
کو بھی کسی کے بڑائی کرنے سے خوش ہونا اور بُرا کہنے سے کچھ دُکھ ماننا نہ چاہیئے جو لوگ

اپنی استری بدھ پر اور ہاتھی اور گھوڑا آدک کا روگ دیکھ کر میری مایا لپٹنے سے سوچ کرتے ہیں
اُن کو مُورکھ سمجھنا چاہیئے کیونکہ اُن کے سوچ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں نکلتا سب کو اپنے کرم کے
موافق دُکھ اور سُکھ ملتا ہے اس سے گیانی کو چاہیئے کہ ہان اور لابھ اور دُکھ اور سُکھ پرمیشور کی اچھا
پر جان کر اپنے کو کسی بات میں اگوا نہ سمجھے جو کوئی بید اور شاستر پڑھ کر نارائن جی کی بھگت نہیں
رکھتا اُس کا پڑھنا بیکار ہے بوڑھی اور بانجھ گئو کا رکھنا اور کرکشا استری اور ادھرمی سنتان کا پالن
کرنا دھرم کی راہ ہے کس واسطے کہ اُس سے کچھ سُکھ نہیں ملتا اور جو لوگ دھن پا کر دان اور دھرم
آدک اچھے کرم میں خرچ نہیں کرتے اور اُس کو اپنا سمجھ کر رکھ چھوڑتے ہیں اُس دولت کا ہونا
اور نہ ہونا دونوں برابر ہو کر اُن کو کچھ سُکھ نہیں ملتا اِس لیے گیانی آدمی کو دھن پا کر جگیہ اور تیرتھ
اور دان اور دھرم میں خرچ کر کے اُس کا پھل پرمیشور کو ارپن کر دینا چاہیئے جس میں لوک اور
پرلوک دونوں بن جائیں۔ اتنا گیان سُن کر اودھو نے بنتی کیا کہ اے مہاراج آپ نے
تربھون پت ہو کر کیول ہر بھگتوں کو بھو ساگر پار اُتارنے کے واسطے نرتن دھارن کیا ہے
دیال ہو کر مکت ہونے کی تدبیر بتلا دیجیے یہ بات سُن کر بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے اودھو جو گرہستھ
آدمی سنساری کام کرنے پر بھی من اپنا میری طرف لگائے رہ کر مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا
سمجھے اور کسی کا بُرا نہ چاہ کر بہت ترشنا نہ رکھے اور اپنے بدن کے برابر مجھ کو پیارا جان کر گُرو کا بتایا
ہوا منتر جپے اور دُکھ اور سُکھ کو برابر سمجھ کر کام کرودھ لوبھ موہ بھوکھ پیاس کے بس میں نہ ہووے
اور سوائے ہر بھگت کے دوسری چاہنا نہ رکھ کر ٹھاکر پوجا اور ہر بھجن میں پریت رکھ
اور کسی کے گالی دینے سے بُرا نہ مان کر میری شکت سب جیوؤں میں برابر سمجھے اور اپنی سرتھا
بھر پر اُپکار کر کے پرمیشور کی لیلا اور کتھا سننے میں خوش رہے اور سوائے اسمرن اور دھیان کر
سگُن یا نرگُن روپ میرے کے دوسرا کچھ اُدّم نہ رکھے اور دیو استھان اُتّم بنا کر ٹھاکر سیوا
پھول چڑھانے کے واسطے باغیچہ بناوے اور جو کچھ روپیہ گھر میں ہو اُس کو پرمیشور کا جان کر
اپنا نہ کہے اور جو کچھ اچھی چیز کھانے کے واسطے ملے وہ پہلے ٹھاکر کو بھوگ لگاوے پھر
اس میں سے براہمن آدک چاروں برن اور اپنے کُل پرواد والوں کو تھوڑا تھوڑا دے کر
آپ کھائے اور ہر روز سورج کو ڈنڈوت اور اگن میں ہوم کر کے براہمن کو اچھا بھوجن
کھلاوے اور اپنے سامرتھ بھر دان اور دچھنا دیا کرے اور گئو کی سیوا آپ کر کے سب جگہ
جل اور پرتھوی اور آکاش میں چتر بھُج سوروپ میرا دھیان میں دیکھے اور ہر روز دیوتوں
کے نام ہوم اور پتروں کے نام ترپن کر کے تالاب اور باؤلی اور کنواں اور دھرم شالا آدک
جیوؤں کے سُکھ پانے کے واسطے بناوے اور غریب آدمی اور براہمنوں کو مکان بنوا کر

ان کے واسطے آپ روپیہ دے اور سادھ اور مہاتما کی سدھ کھانے اور پہرنے سے نے کر اس بات
ابھمان اپنے من میں نہ لاوے کہ یہ اچھا کام ہم نے کیا اور دوسروں کے سامنے بھی اُس کی چرچا
اور اپنی بڑائی نہ کرے جو لوگ اچھا کام کرکے اپنے منھ سے کہتے ہیں تو اُن کا پُن اس وجہ سے کہ
زبان میں اگن دیوتا رہتے ہیں جل جاتا ہے اے اودھو اس طرح کا دھرم اور کرم رکھنے والے آدمی
سے میں بہت خوش رہتا ہوں لیکن بنا ست سنگ کیے یہ سب گیان نہیں ملتا سادھ اور مہاتما کی
سنگت کرنے اور میرا دھیان دھرنے سے آدمی گیان پاکر بھو ساگر پار اُتر جاتا ہے۔

ادھیائے بارھواں ۱۲

ست سنگ کا ماہاتم کہنا بیکنٹھ ناتھ کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو میں نے جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم اور گیان اور
بیراگ آدک کا حال تم کو سُنایا اب ست سنگ کی مہما جس سے بھگت پیدا ہوتی ہے کہتا ہوں سُنو
جیسا مجھ کو ست سنگ پیارا ہو کر بھگت کرنے سے میں جلدی پرسن ہوتا ہوں ویسا بید پڑھنے اور
جوگ ابھیاس سادھنے اور برت آدک رکھنے والوں سے خوش نہیں ہوتا کیوں ست سنگ کرنے
سے میرے چرنوں میں بھگت پیدا ہو کر سنساری جیو مجھ کو پہچانتے ہیں اور وہ جگت میں اپنی منو کامنا
[illegible]نت سے آواگون سے چھوٹ جاتے ہیں دیکھو راجہ بل اور باناسُر اور سُگریو اور ہنومان اور جامنو
اور جٹایو اور کبجا اور برجباسی آدک بہت جیو میری بھگت اور درشن کرنے سے بھو ساگر پار اُتر گئے
اور سیوری اور نکھا دآدک بہت جیو نیچ اور اونچ ذات بھگت کرنے سے مکت پدوی پر پہونچے
اور گوپیوں نے کچھ بید اور شاستر نہ پڑھنے اور تیرتھ اور برت نہ کرنے اور میری مہما نہ جاننے پر بھی
مجھ کو پت بھاؤ مان کر ایسی پریت میرے ساتھ کی کہ میرے بجوگ میں اُن کو ایک ساعت ایک
کلپ کے برابر معلوم ہو کر میرے ساتھ راس لیلا کرتے وقت چھ مہینے کی رات ایک پل کے برابر
جان پڑی تھی اُنھوں نے اُسی پریت اور بھگت کے پرتاپ سے بھچھی روپ ہو کر بیکنٹھ باس پایا
جس طرح کوئی آدمی جان یا انجان میں امرت پینے سے امر ہو کر اُتم اوکھدھ کھانے سے سداجوان
بنا رہتا ہے اُسی طرح جانے اور بنا جانے میری بھگت اور پریت رکھنے والے آدمی سنسار میں سُکھ
پاکر جنم اور مرن سے چھوٹ جاتے ہیں جیسے ملاگر میں وانے کاٹھ اور رُدراکش اور سونا آدک کے
پہر وکر مالا بنتی ہے اسی طرح سنساری جیو میرے سوروپ میں رہتے ہیں لیکن یہ بات بنا بتلائے
گرو اور سننے کتھا اور کرنے ست سنگ کے معلوم نہیں ہوتی اس لیے سنساری آدمی کو گرو کی

سیوا اور بھگت کرنا اور گیان روپی تلوار سے مایا روپی سندیہہ کاٹ کر سب جیووں میں پرمیشور کی شکت برابر سمجھنا چاہیئے یہ گیان سُن کر اودھو نے بنتی کیا کہ اے دنیا ناتھ جبکہ بھگت کی اتنی بڑی پدوی ہے تو پھر آپ نے جگیہ اور تپ آدک بہت طرح کے دھرم کیوں بنائے ہیں شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جگیہ اور تپ آدک کرم کرنے سے بھی گُن نکلتا ہے جس میں ہر چرنوں کی بھگت پیدا ہو جس نے بھگت پدارتھ پایا اُس کو دوسرا دھرم کرم کرنا نہ چاہیئے ۔

ادھیائے تیرھواں ۱۳

گیان کہنا شیام سندر کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو ساتوک اور راجس اور تامس تین گن مایا کے ہو کر پرماتما ان تینوں سے الگ رہتے ہیں جس وقت ساتوک بدن میں زیادہ ہو جاتا ہے اُس وقت دھرم اور شبھ کرم کی طرف من آدمی کا لگتا ہے اور ساتوک سبھاؤ والے کو سنسار میں سب لوگ اچھا کہتے ہیں جو آدمی کرودھ بہت رکھ کر کچھ کرم کیا کرتا ہے اُس کو تامسی سمجھنا چاہیئے اور جس کے بدن میں راجس بہت ہوتا ہے وہ سُکھ کی چاہ بہت رکھتا ہے اس لیے گیانی آدمی کو اُچت ہے کہ آٹھوں پہر من اپنا ساتوک کی طرف لگائے رہ کر ایسا کرم اور دھرم کرتا رہے جس میں میری یاد اُس کو نہ بھولے یہ سُن کر اودھو نے بنتی کیا کہ اے مہاپربھو جب آدمی نے جانا کہ کرم بُرا ہے اور اُس کے کرنے سے مجھ کو دُکھ ملے گا پھر جان بوجھ کر وہ دُکھ دینے والا کرم کر کے گربھ اور نرک میں پڑ کر سدا دُکھ کیوں اُٹھاتا ہے ایسا کرم کیوں نہیں کرتا جس میں جنم اور مرن سے چھوٹ جائے کون آدمی گیان اُس کا مٹا کر اُس کو بُرے کرم کی طرف لگا دیتا ہے یہ سُن کر تربھون پت بولے کہ اے اودھو اُس کی بدھ کو بگاڑنے والی دو چیزیں ہیں ایک ترشنا یعنی ہوس دوسری کرودھ یعنی غصہ جب آدمی کو کسی چیز کے لینے کی ہوس ہوئی اور دوسرا کوئی اُس میں بادھک یعنی خلل انداز ہوا تب کرودھ پیدا ہوتا ہے اور یہی دونوں یعنی ترشنا اور کرودھ سب جیووں سے بُرا کام کراتے ہیں اور یہ مجھ سے بمکھ رکھ کر اُس کا پرلوک بننے نہیں دیتے جس طرح چور اور لمپٹ درب لینے اور پراستری گمن کرنے کے واسطے دوسرے کے گھر جا کر پکڑے جاتے ہیں اُسی طرح جب تک مکت پدوی پر نہیں پہونچتا تب تک ترشنا اور کرودھ کے بش میں رہ کر جنم اور مرن کا دُکھ اُٹھاتا ہے جس نے کام کرودھ کو جیت کر مجھ کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا جانا اُس کو گیانی اور میرا بھگت سمجھنا چاہیئے ۔ یہ سُن کر اودھو نے پوچھا کہ مہاراج آپ نے سب جُد بنشیوں کو کس واسطے مکت نہیں دی

ایک پیدا کرنا اور دوسرے کو بھاگی چھوڑنا کیا کارن ہے شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو میں تم سے
پہلے کہ چکا ہوں کہ گیان اور اگیان دو مارگ ہیں جو ایک ہی مارگ ہوتا تو کسی کو کچھ سوچ اور ڈر پوجا
اور ہربھجن اور اچھے برے کرم اور نرک اور سورگ کا نہ رہتا اے اودھو سنسار میں دو طرح کے آدمی
ہیں ایک آتمارام دوسرے دیارام - آتمارام اُس کو کہنا چاہیئے جو آٹھوں پہر پرمیشور کے اسمرن اور
دھیان میں لین رہ کر دھن اور سنساری سُکھ ملنے میں خوشی اور اُس کے نقصان سے دُکھ نہیں پاتا اور
دیارام اُس کو کہنا چاہیئے جو سنسار میں روپیہ اور سندر استری اور پتر اگیاکاری ملنے سے خوش رہ کر
اُن سب کے چھوٹ جانے میں دُکھ اُٹھاتے ہیں اس لیے گیانی آدمی کو چاہیئے کہ اپنے برن اور
آشرم کے دھرم کے موافق چلن رکھ کر اپنی کرپا کبھی نہ چھوڑے اپنے دھرم سے پھرنے میں برھم
ہتیا کے برابر پاپ ہوتا ہے اے اودھو ایک مرتبہ سنت کمار آدک نے گیان کا ابھمان اپنے ہردے
میں رکھ کر برھما سے یہ بات پوچھی کہ سنساری آدمی کا من پنچ بھوت آتما سے کیوں الگ ہوتا ہے ہم نے
سب تیرتھوں کا اسنان کیا اور آٹھوں پہر پرمیشور کی کتھا اور لیلا آپس میں کہتے اور سنتے رہتے ہیں تس پر
بھی من ہمارا آج تک سنساری چاہنا سے الگ نہیں ہوا اس کا کیا کارن ہے جب برھما جواب
اس کا نہ دے سکے اور دوسرے دیوتا لوگ جو وہاں بیٹھے تھے برھما کو ہنسنے لگے تب برھما نے
شرمندہ ہو کر مجھ کو یاد کیا تب میں اُن کی بات رکھنے کے واسطے وہاں چلا گیا اور ہنس پنچھی
سفید رنگ برھما کے باہن کے بدن میں جو سبھا کے باہر بیٹھا تھا پرویش کر کے سنکادک کے
پاس چلا گیا اور اُن لوگوں کا ابھمان توڑنے کے واسطے بولا کہ تم کیا پوچھتے ہو یہ بات سُن کر
سنت کمار نے کہا کہ تم کون ہو تب میں نے جواب دیا کہ ہم اور تم الگ ہو کر بدن کے الگ رہنے
پر بھی پنچ بھوت آتما جس کو پران کہتے ہیں ہمارے اور تمہارے بدن میں ایک ہے اس لیے
پوچھنا تمہارا ابرتھا ہے جبکہ تم اگیان بالک کی طرح پوچھتے ہو تب برھما جی تینوں لوک کے
پیدا کرنے والے تم کو کیا جواب دیں اے سنت کمار جس طرح اگیان آدمی اپنے من میں منصوبہ
کر کے سنسار کے سب سُکھ بھوگ لیتے ہیں لیکن یہ سُکھ اُن کو نہیں ملتا اسی طرح سنساری بیوہار اور یہ
بدن جھوٹھا ہو کر پرمیشور کی مایا سے چار دن کے واسطے سچ معلوم ہوتا ہے جیسے اندھیرے میں
پڑی ہوئی رسی دیکھ کر سانپ کا سندیہ ہو جاتا ہے ویسے بہت سے تن ناش ہونے والے الگ
الگ دکھائی دے کر چوراسی لاکھ جون کے جیو آتما میں میرا پرکاش رہتا ہے اس لیے بدن کو رسی
روپی جھوٹھا سانپ سمجھ کر اس ناش ہونے والے بدن سے پریت رکھنا نہ چاہیئے میری شکت
نکل جانے سے یہ بدن کچھ کام نہیں آتا جس طرح بادل سمدر کا پانی سوکھ کر برساتے ہیں تو پھر وہ
پانی ندی اور نالے کی راہ بہہ کر سمدر میں مل جاتا ہے اسی طرح جتنے جیو جڑ اور چیتن سنسار میں

دکھلائی دیتے ہیں وہ سب میری اِچھا سے پیدا ہو کر مرنے کے پیچھے جیو آتما سب کا پھر میرے
روپ میں سما جاتا ہے جو لوگ سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھ کر مایا روپی جال میں پھنستے اور برت رہ کر
ہر چرنوں میں سچی پریت کرتے ہیں اُن کو جلدی میرا درشن مل کر بیکنٹھ کا سکھ ملتا ہے جس طرح مد
کے نشے میں آدمی متوالا ہو کر اپنے بدن اور کپڑے کی سُدھ نہیں رکھتا اسی طرح ہر بھگت لوگ
بھی میرے دھیان میں لین رہ کر اپنے بدن کی خبر نہیں رکھتے اور میں جگیہ اور تپ آدک شبھ کرم کا
پھل دینے والا ہو کر سب کسی کو اُس کے کرم کے موافق جنم بھر کھانا اور کپڑا دیتا ہوں اے
سنت کُمار میں آدمی کی کبھی چاہنا سے الگ نہیں ہوتا اس واسطے میں نے ہنسہ اوتار دھارن کر کے
راجہ ست برت کو گیان اُپدیش کیا تھا جس میں سنساری آدمی میری کتھا اور لیلا سن کر اسی گیان کے
موافق اسمرن اور دھیان کریں اور سنساری ترشنا چھوڑ کر ہر چرنوں میں پریت لگاویں اور جس طرح
سنسار میں پورب اور پچھم آدک چاروں طرف جانے کی راہ بنی ہے اسی طرح جگیہ اور تپ اور
دان اور دھرم اور تیرتھ اور برت اور ست سنگ اور بھگت آدک میرے پاس پہونچنے کے
واسطے راستے بنے ہیں آدمی جس راہ پر چاہے اُس راہ پر سچے من سے چلے تو میرے پاس پہونچ
جائے گا سنت کمار آدک یہ گیان سنتے ہی بہت لجت ہو کر اپنا ابھمان بھول گئے اور اپنے
من کا سندیہ چھوڑ کر ہنس روپی بھگوان کو ڈنڈوت کر کے بہت استت کی اور ان سے بدا ہو کر
اپنے استھان پر چلے گئے اور ہم اُن کا ابھمان توڑ کر بیکنٹھ میں چلے آئے ۔

ادھیائے چودھواں [۱۴]

پوچھنا اودھو جی کا حال بید اور شاستر کا شری کرشن جی سے

اودھو جی نے اتنی کتھا سن کر شری کرشن جی ترلوکی ناتھ سے بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ دیندیال
بہت سے منی اور جوگیشوروں نے بید اور شاستر میں آپ کے ملنے کے واسطے جگیہ اور تپ آدک
بہت سی راہیں لکھی ہیں سو آپ کے پاس پہونچنے کا جو راستہ سچ ہو وہ بتلائیے شری کرشن جی نے
کہا کہ اے اودھو جب برھما کمل کے پھول سے پیدا ہوئے تب اُنھوں نے بید جو میری سوانسا ہیں
میری اِچھا سے پا کر بھرگو رکھیشور آدک اپنے پانچوں بیٹوں کو پڑھایا اور رکھیشوروں نے بھید اُس کا
دیوتا اور دیتیہ اور گندھرب اور بدیا دھر اور جچھ اور کنر آدک کو سکھلایا اُن میں جس کو جتنا گیان تھا
اُس نے اُتنا سمجھ کر دنیا میں پھیلایا لیکن اُس بید کے اصل مطلب کو کوئی نہیں پہونچا بعضے آدمی
کام اور کرودھ اور استری اور پتر اور بعضے جگیہ اور تپ اور بعضے تیرتھ اور برت اور کوئی دان اور

دھرم کو اچھا جانتے ہیں لیکن ان سب کرموں سے آدمی بھوساگر پار نہیں اُتر سکتا اور جتنی چیزیں دنیا میں دکھلائی دیتی ہیں ایک دن ان سب کا ناش ضرور ہوگا جو لوگ پرمیشور کا سمرن اور دھیان اُتم سمجھ کر اُسی میں اپنا من لگائے رہتے ہیں وہ سنساری چیز کی کچھ چاہنا نہ رکھ کر اندر لوک آدک کا بھی سکھ کچھ مال نہیں سمجھتے اور سوائے بھگت ہر چرنوں کے کُٹ پدارتھ بھی نہیں چاہتے جو آدمی بغیر کسی اچھا کے میری بھگت اور سیوا کرتے ہیں اور سب کو اپنا متر جان کر کسی کے ساتھ دشمنی نہیں رکھتے اُن بھگتوں کے لچھن ہم کہتے ہیں سنو۔ وہ لوگ آٹھوں سدّھ ملنے پر بھی اُن کی طرف نہ دیکھ کر آٹھوں پہر من اپنا میری طرف لگائے رہتے ہیں اور میں اُن کو ساتوں دیپ اور تینوں لوک کا راج اور مکت پدارتھ دیتا ہوں وہ کبھی نہیں لیتے اس لیے میں اُن سے شرمندہ رہ کر اُن کے پیچھے پیچھے پھر کر یہی بچار کرتا ہوں کہ کون چیز اُن کو دے کر اُن کی سیوا سے اُرن ہو جاؤں جس جگہ وہ بھگت چرن اپنا رکھتے ہیں وہاں کی دھور اُٹھا کر اس کارن اپنے بدن پر مل لیتا ہوں کہ جس میں کروڑوں برھمانڈ کے جیو جو میرے بدن میں رہتے ہیں اُس کے لگنے سے پوتر ہو جاویں اے اودھو اُن بھگتوں کے برابر میں اپنے بدن اور لچھمی جی اور مہادیو جی کو بھی پیارا نہ جان کر سب سے اُتم ان کو سمجھتا ہوں جب میرا کوئی بھگت سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہونا چاہتا ہے تب میں اُس کے ہردے میں گیان کا پرکاش کر کے گرم کرنے سے بچا لیتا ہوں اور جو ہر بھگت کتھا بارتا سنتے وقت میرے پریم میں ڈوب کر رو دیتے ہیں اُن کا پاپ آنسوؤں کی راہ بہہ کر انتہ کرن شُدھ ہو جاتا ہے کچھڑ آدک انجان میں مرجانے کا پاپ ان کو نہیں لگتا جیسا بھگت کرنے سے میں جلد ملتا ہوں ویسی دوسری سہج راہ میرے پاس پہونچنے کے واسطے نہیں ہے جس طرح آگ میں ڈال دینے سے سونے کا سب میل چھوٹ جاتا ہے اسی طرح بھگت کرنے سے بدن میں پاپ نہیں رہتا لیکن یہ سب بات چت کے آدھین ہو کر یہی من سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہو جاتا ہے اور میری طرف سے دھیان لگانے والے آدمی سنسار میں اپنی منو کامنا پاکر انت سے بیکنٹھ باس پاتے ہیں اس لیے آدمی کو استری اور لمپٹ پُرش کی سنگت سے الگ رہ کر میری طرف من لگانا چاہیئے اُن کی سنگت کرتے ہیں آدمی کا گیان جلد چھوٹ جاتا ہے ویسا دوسری طرح نہیں بگڑتا اب ہم تم کو پرمیشور کی طرف من لگانے کی راہ بتلاتے ہیں سنو کہ اکیلے بیٹھ کر پہلے من اپنا ایک طرف کر کے پھر اپنے کمل روپی ہردے میں میرے چتربھجی روپ کا دھیان لگاوے جس طرح آم کی گٹھلی بوتے تو اُس کو بھنگا اور بکری آدک کے کھا جانے کا ڈر لگا رہتا ہے جبکہ حفاظت کرنے سے وہ درخت تیار ہو جاتا ہے تب ہاتھی بھی اُس کو نہیں اُکھاڑ سکتا اسی طرح جب ہر روز میرا سمرن اور دھیان

کرنے سے سنساری مایا چھوٹ کر جب برچھ روپی بھگت ہردے میں جڑ پکڑ لیتی ہے تب
پھر کم نہیں ہوتی اور جوگ ابھیاس سادھنے اور اندریوں کو بس کرنے سے اشٹ سِدھ
مِلی رہتی ہے اے اودھو تم ہر بھگتوں کی بڑی پدوی سمجھ کر میری بھگت سچے من سے
کیا کرو تمھارا منورتھ پورا ہو جائے گا

ادھیائے پندرھواں ۱۵

کہنا شری کرشن جی کا حال اشٹ سِدّھ کا اودھو جی سے

اتنی کتھا سُن کر اودھو جی نے شری کرشن مہاراج سے بنے کیا کہ اے مہاپربھو آپ نے کہا کہ جوگ
سادھنے اور اندریوں کو بس کرنے سے اشٹ سِدّھ بنی رہتی ہے سو اُن میں کیا گُن ہے شری کرشن جی بولے
کہ اے اودھو آٹھ سِدّھ بڑی اور دس سدھ چھوٹی ہیں اُن میں ایک سِدّھ ایسا گُن رکھتی ہے کہ
بوڑھا آدمی چاہے تو آپ کو لڑکا بنائے اور دوسری سِدّھ چھوٹے بدن کو بڑا بنا سکتی ہے اور تیسری
سِدّھ یہ سامرتھ رکھتی ہے کہ اپنا بدن روئی کی طرح ہلکا بنا کر جہاں چاہے اُڑتا ہوا چلا جاوے
چوتھی سِدّھ ہلکے سے بھاری بنانے کی سامرتھ رکھتی ہے پانچویں سِدّھ میں یہ گُن ہے کہ ہزاروں
کوس کا حال بیٹھا ہوا دیکھ لیوے چھٹویں سِدّھ سے ہزاروں کوس کی بات سُن سکتا ہے ساتویں سِدّھ
میں یہ گُن ہے کہ جو چیز جہاں سے چاہے منگا لیوے آٹھویں سِدّھ میں سب دیوتا بس میں ہو جاتے
ہیں یہ سامرتھ آٹھویں بڑی سِدّھ میں ہے۔ نویں سِدّھ سے بدن پر بڑھاپا نہیں آتا۔ دسویں سِدّھ میں
یہ سامرتھ ہے کہ جس جگہ من دوڑائے وہاں چھن بھر میں پہونچ جائے۔ گیارھویں سِدّھ سے دوسرے
کا روپ آپ بن سکتا ہے۔ بارھویں سِدّھ سے اپنے پران کو دوسرے کے بدن میں داخل کر سکتا
ہے۔ تیرھویں سِدّھ سے جب چاہے تب مرے۔ چودھویں سِدّھ میں یہ سامرتھ ہے کہ جس کے
ساتھ جہاں جانے کے واسطے من چاہے وہاں جا کر اُس کے ساتھ بہار کرے پندرھویں سِدّھ میں
یہ گُن ہے کہ جس چیز کی چاہنا من میں پیدا ہو وہ اُسی وقت آ کر مل جائے اور سولھویں سِدّھ سے
جس کو گیان دے وہ مان لے اور بھوت بھوشیہ برتمان تینوں کال کا حال جان لے اور سترھویں
سِدّھ سے دوسرے کے من کی بات جان کر کچھ گرمی اور سردی اُس کو نہ اثر کرے اٹھارھویں سِدّھ
سے جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی روک کر جس کو چاہے اُس کو زہر کی گرمی نہ اثر کرنے دے
سوائے اِن اٹھارہ سِدّھیوں کے چار اور بھی جوگ سادھنے سے مل سکتی ہیں ایک جنم سِدّھ دوسری
اوکھد سِدّھ تیسری تپ سِدّھ چوتھی منتر سِدّھ ہے جنم سِدّھ والا جہاں چاہے وہاں جنم لیوے اور

اوکھد سدّھ والا جس کو جو دوا دے وہ امرت کے برابر کام کرے اور منتر سدّھ والا منتر پڑھ کر جو کچھ
کہے وہ سچ ہو جاوے اور تپ سدّھ والے کا تپ کوئی بگاڑ نہیں سکتا اے اودھو یہ سب سدّھیاں
ایک ایک گن رکھتی ہیں اور میں سب سدّھیوں کا پھل دینے والا ہوں اور ان سدّھیوں کے بس
کرنے کا یہ اُپائے ہے سُنو کہ آگ میں گرمی اور پانی میں سردی اور زمین میں سختی اور ہوا میں اسپرش
اور آکاش میں شبد یہ پانچوں باتیں میری کرپا سے ہیں جو کوئی ان پانچوں چیزوں میں میرا دھیان
لگا کر سچے من سے میری مہما سمجھے اُس کو پہلی سدّھ ملتی ہے اور پانچوں بھوت آتما اور آکاش
اور اگن آدک کا جو دھیان دھرے وہ دوسری سدّھ پاوے اور میرے براٹ روپ کا دھیان
کرنے سے تیسری سدّھ ملتی ہے اور چتربھجی چھوٹے روپ کا دھیان رکھنے سے چوتھی سدّھ
اور مہاتتو روپ کا دھیان کرنے سے پانچویں سدّھ اور اہنکار روپ کا دھیان کرنے سے چھٹویں
سدّھ اور بشن روپ کا دھیان لگانے سے ساتویں سدّھ اور باسدیو روپ کا دھیان دھرنے
سے آٹھویں سدّھ ملتی ہے اور نرنکار روپ کا دھیان کرنے والے سنساری چاہنا چھوڑ کر پرم
آنند سے رہتے ہیں اور پرمیشور کا سفید روپ دھیان کرنے سے کبھی بوڑھا نہیں ہوتا اور اپنے بدن
میں پرماتما کا دھیان کرنے سے دور کی بات سُنائی دیتی ہے اور سورج روپی پرمیشور میں دھیان
لگانے سے ہزاروں کوس کی چیز دکھلائی دیتی ہے اور ہوا روپ پرمیشور کا دھیان کرنے سے
جہاں چاہے وہاں ایک ساعت میں چلا جاوے اور جوگ ابھیاس کر کے اگن میں من لگاوے
تو اپنا روپ جیسا چاہے ویسا بنا لیوے اور اپنے ہردے میں آتما کا دھیان رکھنے سے
دوسرے بدن میں اپنا جیو پرویش کرنے کی سامرتھ ہو جاتی ہے اور ستوگن کا دھیان کرنے سے
جس کے ساتھ چاہے اُس کے ساتھ بہار کرتا پھرے جو آدمی آٹھوں پہر اپنے من میں یہ
بچار کرتا رہے کہ سب بات پرمیشور کی اگیا سے ہوتی ہے اُس کو سب چھوٹے اور بڑے مانتے
ہیں اور جوگ ابھیاس کے ساتھ اپنی سواسا برہمانڈ میں چڑھانے سے بھوت بھوشیہ برتمان
تینوں کال کی باتیں معلوم ہوتی ہیں اگن اور جل آدک پانچوں تتو کے دھیان کرنے والے
جلتی ہوئی آگ اور بڑھتے ہوئے پانی کو روک سکتے ہیں اور جو آدمی اندریوں کو اپنے بس
رکھ کر سچے من سے میرے چرنوں کا دھیان کرتا ہے اُس کے سامنے اٹھارھوں سدّھ
ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی ہیں لیکن ان سدّھیوں کے سُکھ میں پھنسنے والا آدمی خراب ہو کر مجھ کو
نہیں پاتا اور جو لوگ میرے چرنوں میں دھیان لگائے رہ کر اُس سُکھ کو کچھ مال نہیں سمجھتے وہ
سنسار میں اپنی منو کامنا پا کر انت سے چتربھجی روپ سے بکنٹھ باس کرتے ہیں۔

ادھیائے سولھواں (۱۶)

کتھنا شری کرشن جی کا مکھیہ گیان بھگوت گیتا کا اودھو سے

اودھو نے اٹھارھویں سدھیوں کا حال سن کر تربھون پت سے پوچھا کہ اے دنیا ناتھ
آپ دیوتا اور رچھ آدک میں کہاں کہاں براجتے ہیں شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو جب وقت
مہابھارت ہونے کے واسطے اٹھارہ اچھوہنی دل کرچھیتر میں اکٹھا ہوا اور ارجن نے درونا چارج
اور بھیشم پتامہ آدک اپنے گرو اور پروار والوں کو درجودھن کی طرف دیکھ کر یُدھ کرنا قبول
نہیں کیا اس وقت میں نے تھوڑی سی مہما اپنی ارجن سے کہہ کر براٹ روپ اپنا اس کو دکھایا
اور اس کا موہ چھڑا کر مہابھارت کرایا تھا وہی حال تم سے کہتا ہوں سنو - جو آدمی اگیان کے
بس ہو کر سب جیوؤں میں میرا پرکاش نہ دیکھ سکے تو ان جگہوں میں جن کا نام ہم سناتے ہیں ضرور
میرا چمتکار سمجھے سب جیوؤں میں آتما ہو کر پُرش میں ہو کر آدِ اور انت اور مدھیہ سب کا مجھی کو جاننا
چاہیئے سورج دیوتا کی بارہ کلا ہو کر ہر مہینے میں وہ اپنے نئے روپ سے پرکاش کرتے ہیں ان میں
بشن نام سورج اور انچاس پون میں مریچ نام پون اور تارا گنون میں چندرما اور چاروں بیدوں
میں سام بید اور دیوتوں میں برھما اور اندر اور برن اور کبیر اور سوامی کارتک اور جمراج اور گیارہ رودروں
میں شنکر نام مہادیو اور پانچوں تتوں میں اگن اور پہاڑوں میں سمیر اور گئوؤں میں کامدھین اور
بیہ پتروں میں ارجما نام پتر اور پرجاپتیوں میں دچھ پرجاپت اور چاروں برن میں براہمن اور
چاروں آشرم میں سنیاسی اور ندیوں میں گنگا اور راگوں میں دیپک اور دھاتوں میں سونا اور
ہاتھیوں میں ایراوت ہاتھی اور گھوڑوں میں اچیہ شروا نام گھوڑا اور جگیوں میں گیان جگیہ اور
پروہتوں میں بششٹھ اور استریوں میں ست روپا اور راج رکھیوں میں سوایمبھو من اور جگوں میں
ست جگ اور سیوکوں میں ہنومان اور کتھا باچنے والوں میں بید بیاس اور دانیوں میں راجہ بل
اور رتنوں میں کوستھ من اور گھاسوں میں کشا اور پنچ گبیہ میں گھی اور دسوں اندریوں میں
گیارھواں من اور نو گرہوں میں برہسپت اور رکھیشوروں میں بھرگ اور منتروں میں اونکار اور
درختوں میں پیپل اور دیو رکھیشوروں میں نارد من اور سنت کمار اور بشنوں میں کپل دیو اور ساتوں
سمدر میں چھیر ساگر اور آدمیوں میں راجہ اور سانپوں میں باسک اور ناگوں میں شیش ناگ اور
دیتوں میں پرہلاد بھگت اور پشوؤں میں سنگھ اور پنچھیوں میں گرڑ اور شور بیروں میں پرشرام اور
بید شاستر میں گایتری اور بارھوں مہینوں میں اگھن اور رتوں میں بسنت رت اور پھولوں میں

گلاب اور سچ بولنے والوں میں سچائی اور گندھربوں میں وشوا بسُ نام گندھرب اور اپسراؤں
میں پورب چتّی نام اپسرا اور پانچوں پانڈوں میں ارجنُ اور بدیا جاننے والوں میں شکراچارج
اور جُد بنشیوں میں باسدیو میں ہوں اور وہ کام جس میں آدمی اولاد پیدا ہونے کے واسطے ارادہ
کرکے اپنی استری سے بھوگ کرتا ہے مجھ کو سمجھنا چاہیئے اور جو لوگ اپنی بڑائی کی چاہنا رکھ کر
گیان سے اچھا کرم کرتے ہیں وہ اچھّا اور گیان میں ہوں اور جتنی باتیں چھل کی ہیں اُن میں سب سے
بڑھ کر جوا اور مایا روپی لچھمی میں ہوں اور سب جیؤوں کی جڑ میں ہی ہوں میری شکت کے بغیر کوئی
جیو چلنے اور ہلنے کی سامرتھ نہیں رکھتا جو کوئی چاہے تو بالو کی رتیکا اور آکاش کے تارے اور
برسات کی بوندیں گن لیوے لیکن میرے روپ کی گنتی نہیں کر سکتا اے اودھو سنسار کی اُتپت
در پالن اور ناش میری بھبوت سے ہوتا ہے اور تم جتنی چیزیں دنیا میں دیکھتے ہو سب میں
ہوں اس لیے میرے بھید اور مہما کو پہونچنا بہت کٹھن ہے دیکھو سنساری آدمی بہت اناج اور
گھی آدک جو آگ میں ہوم اور جگیہ کرتے ہیں اُس کے کرنے سے یہ اُتم ہے کہ اپنی چاہنا کو
جو کام کرودھ لوبھ موہ کے بس ہو کر بُرے کرموں کی طرف دوڑتی ہے گیان روپی اگن میں جلاوے
اور گیانی اس کو کہنا چاہیئے جو اپنے گن کو آدر پوربک ایک جگہ لیے بیٹھا رہے اور در بدر پھر کر اپنی
بیقدری نہ کراوے اور بہت روپیہ رکھنے والوں کو دولتمند نہ جانکر جو میری بھگت اور پریت
رکھتا ہو اُسی کو دھن والوں میں جاننا اُچت ہے اور جو لوگ استری کو اوٹ میں رکھتے ہیں
اُن کو لجاوان نہ جان کر کرم سے بچے رہنے والوں کو اچھّا سمجھنا چاہیئے اور جو آدمی رن بھوم میں
بان اور تلوار آدک کا گھاؤ اُٹھا کر بہت جُدّھ کرتے ہیں ان کو شور بیر سمجھنا برتھا ہو کر رن دھیر
اُسے جاننا چاہیئے جو اپنے کام کرودھ لوبھ موہ اور اندری اور من بڑے زبردست دشمنوں
کو جیت کر اُن کے بس نہ ہووے اے اودھو میں نے تم کو اپنا بھگت جان کر تھوڑا سا حال
سُنا دیا تم اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھ کر میرا دھیان کیا کرو اٹھاروں سدّھ
تمھارے پاس بنی رہیں گی -

ادھیائے ستر ھواں

کہنا شری کرشن جی کا چاروں جُگوں کا اودھو سے

اودھو نے یہ سب مہاتر بھون پت کی سُن کر پوچھا کہ اے دنیا ناتھ چاروں جُگوں میں کون
دھرم بڑا ہو کر کس طرح لوگ رہتے تھے شیام سندر بولے کہ اے اودھو ست جُگ میں سفید رنگ

بویا ہوا اناج نہ کھاوے جب اس طرح تپ کرنے سے بدن دُبلا ہو کر بڑھاپا آجاوے تب سنیاس لے کر سوائے دنڈ اور کمنڈل اور کوپین کے اور کچھ اپنے پاس نہ رکھے اور سات گھر سے اپنے کھانے بھر کو بھوجن مانگ لاوے اور راہ چلتے وقت زمین کو دیکھتا رہے جس میں چینٹی آدک کوئی چھوٹا جیو پاؤں کے نیچے دب نہ جائے اور اپنے من اور اندریوں کو بس میں رکھ کر جیتا اپنا کسی استری اور اچھی چیز کی طرف نہ دڑاوے اور سوادوالے بھوجن کی چاہ نہ رکھ کر جہاں سے اچھا بھوجن ملے وہاں پھر نہ جاوے اور کبھی جھوٹھ نہ بولے اور سنساری سُکھ کو سپنے کے برابر جھوٹھا سمجھے اور آٹھوں پہر اکیلے میں پرماتما کا دھیان کرتا رہے اور ایک جگہ نہ زیادہ نہ رہ کر تیرتھوں میں پھرا کرے اور پاکھنڈی آدمی کی سنگت نہ رکھ کر کسی کا ڈر نہ مانے اور سدا پرسن چت رہے اور اپنے سُکھ کے واسطے کسی کے ساتھ دوستی اور دشمنی نہ رکھے اور اپنا سوبھاؤ نرم بنائے رہ کر ایسا میٹھا بچن بولے کہ جس میں کوئی دوسرا اُس سے نہ ڈرے اور ہان اور لابھ ہونے میں کچھ دُکھ اور سُکھ نہ کرے کیول بھچھا لینے کے واسطے گاؤں اور شہر میں جاوے اور بستی سے باہر رہ کر جس طرح گرو نے بتایا ہو اُسی طرح آٹھوں پہر پرمیشور کا سمرن اور دھیان کرتا رہے جبتک میرے نرگن روپ کا دھیان اُس کے ہردے میں نہ آوے تب تک روپ کی اُپاسنا کیا کرے جب نرگن روپ دھیان میں آجاوے تب سگن روپ کا سمرن چھوڑ کر سب جیوؤں میں میرا پرکاش برابر سمجھے اس طرح کے دھرم اور کرم رکھنے والے کو سنیاسی جاننا چاہیئے کیول دنڈ اور کمنڈل دھارن کرنے سے سنیاسی دھرم کا پھل نہیں ملتا ہے ہر بھجن کرنے میں اندر آدک دیوتا بگھن کرتے ہیں اس لیے تپ اور جپ کرتے وقت من کو استھر رکھنا چاہیئے جو لوگ دھرم اور کرم سے رہتے ہیں اُن کو نسندیہہ مُکت ملتی ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے والے کو چور اور ٹھگ کی طرح نرک میں ڈنڈوت ہے اس لیے میری بھگت چاروں آشرم کو کرنا چاہیئے۔

ادھیائے انیسواں ۱۹

کہنا شری کرشن جی کا چار طرح کی بھگت کی کتھا اودھو سے

اودھو نے اتنا گیان سُن کر پوچھا کہ اے دینا ناتھ جس طرح سنساری آدمی کال روپی سانپ کے مُنھ میں پڑے رہ کر ہر روز اپنا سُکھ چاہتے ہیں اسی طرح مجھ کو بھی سمجھ کر کوئی سہج اُپائے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے برنن کیجیے یہ سُن کر شیام سُندر نے کہا کہ اے اودھو جو گیان

بھیشم پتامہ نے راجہ جدھشٹھر سے کہا تھا وہی ہم تم سے کہتے ہیں سُنو کہ سنساری آدمی کو چار طرح
پر ایک کتھا پُران سُننے اور دوسرے لوگوں کا مرنا دیکھ کر اپنی موت بچارنے اور تیسرے سادھو
اور مہاتما لوگ برکت پرشوں کی سنگت کرنے اور چوتھے سنساری بیوہار جھوٹھا سمجھنے سے
گیان پراپت ہوتا ہے لیکن کتھا کو پریم پوربک سُن کر اس میں بشواس رکھنا چاہیئے اے اودھو
میرے نرگن روپ سے دھیان کرنے والوں کو جیون مکت سمجھو اور اُن کا لچھن سُنو کہ وہ لوگ
جس دھرم کرنے سے مجھ کو پاتے ہیں اُس کرم کا پھل مجھ سے دیگر کچھ چاہنا نہیں رکھتے اور سنسار
میں چار طرح کے بھگت ہوتے ہیں - ایک بپت پڑنے یا روگی ہونے سے میری بھگت کرتا ہے
اور دوسرے گیان ملنے سے اور بھوساگر پار اُترنے کی اچھا رکھ کر اور تیسرے درب اور سنتان
اور سنساری سُکھ ملنے کے واسطے میرا دھیان کرتے ہیں - چوتھے گیانی جو مجھ کو پرمیشور جان کر بھگت
کرتا ہے اور اُس کے بدلے کچھ اچھا نہیں رکھتا اُس کو میں ان تینوں سے بہت پیارا جانتا ہوں اے
اودھو جگیہ اور تپ اور دان اور دھرم اور تیرتھ اور برت آدک شبھ کرم اچھے ہوتے ہیں لیکن
بھگت اور گیان کے برابر جس سے مجھے پیدا کرنے والا اور مالک جانتا ہے جگیہ آدک نہیں
ہوتے تم بھی گیان کی راہ سے سنساری چاہنا چھوڑ کر میری بھگت رکھتے ہو اس لیئے اپنی
مکت ہونے میں کچھ سندیہہ مت سمجھو سوائے اس کے تھوڑا سا گیان کہیہ اور کہتے ہیں سُنو
آدمی کو اپنی بڑائی کرنا اُچت نہ ہو کر اہنکار چھوڑ دینا چاہیئے دیکھو ناک اور کان اور زبان اور
آنکھ اور کھال پانچ گیان اندری اور ہاتھ اور پاؤں اور باکیہ اور لنگ اور گدا پانچ کرم
اندری اور گیارھواں من ہو کر جو آدمی اُن سنساری سُکھ کی طرف لگاتا ہے اُس کو اگیان
سمجھنا چاہیئے اور گیانی کو اُچت ہے کہ اپنے من اور اندریوں کو سنساری مایا سے برکت
رکھ کر میری طرف اور ٹھاکر پوجنے میں لگاوے اور سنسار کے آد اور مدھ اور انت میں
پرمیشور کا چرتر جان کر میری کتھا اور لیلا پریم سے سُنے اور جو چیز کھانے اور پہننے کے واسطے کسی طرح کی
ملے اسکو پہلے میرے نام پر ارپن کر کے پیچھے آپ کھاوے اور پہنے اور جو تالاب اور باؤلی اور کنواں
اور باغ وغیرہ دھرم کی راہ پر بنواوے سب کا پھل مجھ کو دے کر اپنے من میں اس بات کا ابھمان
کرے کہ یہ سب شبھ کرم میں نے کیا ہے - اتنی کتھا سُن کر اودھو نے پوچھا کہ اے بیکنٹھ ناتھ تپ
دان اور نیم اور سنجم کا حال برنن کیجئے اور گیانی کس کو کہتے ہیں اور مورکھ کون کہلاتا ہے اور شبھ
کرم کرنے والے اور سورگ اور نرگ جانے والے اور دھن دان اور کنگال اور داتا سوم کا
ائیے یہ سُن کر شری کرشن بیکنٹھ ناتھ بولے کہ اے اودھو جیو ہنسا اور چوری آدک برُے
سے نیچے رہ کر سچ بولنا اور گرو اور بھگوان میں پریت رکھ کر بید اور شاستر کی بات سچ ماننا او

بغیر مطلب کے بہت نہ بولنا اور سب جیوؤں پر دیا رکھنا یہ سنجم ہے اور ہاتھ اور پاؤں مٹی سے ملکر دھونا اور سنان
اور سندھیا اور پوجا اور جگیہ اور تپ اور شرادھ اور تیرتھ اور برت کرنا یہ نیم کہلاتا ہے اور دان اُس کا نام ہے
کہ برکت آدمی ککرم چھوڑکر منسا باچا کرمنا سے کسی کا بُرا نہ چاہے اور گرہستھ آدمی کھانا اور کپڑا اور زمین اور
سونا آدک چیز براہمنوں کو دان کرے اور تپ یہ ہے کہ استری بھوگ کا سُکھ چھوڑ دے اور گیانی وہ
ہے کہ جو شاستر کے موافق راہ چل کر اپنی مکتُ کا سوچ رکھے اور جو کوئی پرمیشور کو بھول کر اپنا تن پالن کرتا
ہے اُس کو مورکھ سمجھنا چاہیئے اور میرے بچن کے موافق سب کام کرنا اُتم راہ ہو کر اُس کے برخلاف
چلنا کُمارگ جانو اور جو آدمی سنسار میں کسی چیز کی چاہ نہ رکھ کر میرے چرنوں کا دھیان پریم کے ساتھ
کرتے ہیں اُن کو سورگ میں پہونچنے والے سمجھو اور سنساری پریت رکھنے والے اور لوبھی اور جھوٹے
آدمی کو نرک کا جانے والا سمجھو اور جو لوگ گیانی ہو کر میری بھکت سچے من سے کرتے ہیں اُن کو
دھن دان اور جس کو سنتوکھ نہ ہو اُس کو دردری جاننا چاہیئے اور جو کوئی مورکھ آدمی کو اُپدیش کرکے
اُس کے بھوساگر پار اُترنے کا سوچ رکھتا ہے اُس کو داتا سمجھو اور جو لوگ اپنے من اور اندریوں کو
نہیں جیت کر اُن کے بس ہو رہے ہیں اُن کو سوم سمجھنا چاہیئے اے اودھو جو جو بات تم نے پوچھی
اُس کا جواب ہم نے کہدیا جو کوئی ہمارا بچن سچ مانکر اُسی کا پرمان کرے گا اُس کے واسطے سنسار
اور پرلوک دونوں جگہ میں اچھا ہے۔

ادھیائے بیسواں

کہنا شری کرشن جی کا مایا چھوٹنے کی تدبیر اودھو سے

اودھو نے بنے کیا کہ اے جدُناتھ میں نے آپ سے سب گیان سُن کر اُس کا ارتھ یہ سمجھا کہ
سنساری مایا میں پھنسنا بُرا ہو کر برکت رہنا اُتم ہے اِس سے اس کی کوئی تدبیر ایسی بتلایئے کہ
جس میں آدمی سنساری مایا میں نہ پھنسے یہ بات سنتے ہی بیکنٹھ ناتھ نے کہا کہ اے اودھو ہم نے
تین طرح کی راہ سنساری جیوؤں کے بھوساگر پار اُترنے کے واسطے تم کو بتلائی یعنی ایک گیان
دوسرا کرم تیسری بھکت جس کو گیان ملا وہ سنساری موہ میں نہیں پھنستا اور جو سنسار کی پریت میں
پھنسا ہے اُس کو شبھ کرم کرنا چاہیئے اور جو لوگ من اپنا گیان کی طرف کچھ لگائے وہ کر سنسار
مایا میں پھنستے ہیں اُن کو بھکت کرنا اُچت ہے جب تک میری کتھا سننے میں پریت نہ ہو کر من اُس
سنساری مایا سے الگ نہووے تب تک شاستر کے موافق کرم کرتا رہے اور جو دھرم کرم
جانے کے واسطے شاستر میں لکھے ہیں وہ کرم کرتا رہے اور سنساری سُکھ اور سورگ جا

چھوڑ اچھا نہ رکھے اُس کرم کرنے سے بنا اچھا بھی وہ سُکھ لے گا اس لیے آدمی کو چاہیے کہ آٹھوں پہر پرمیشور کا دھیان رکھ کر شبھ کرم پہلے سے کرتا رہے جبتک ہاتھ اور پاؤں اور ناک اور کان آنکھ آدک سب اندریوں میں سامرتھ ہتی ہے تب تک سب کرم اچھی طرح بن پڑتے ہیں اور بڑھاپے میں اندریوں کی طاقت گھٹ جانے سے کوئی کرم بدھ کے موافق بن نہیں پڑتا اس لیے کبھی ایسا بچار کرنا نہ چاہیے کہ ابھی جوانی میں دنیا کے سُکھ کر لیں بڑھاپے میں پرلوک کا سوچ کریں گے اس واسطے کہ بدن آدمی کا درخت کی طرح ہے اور کال روپی نوہار وہ درخت کاٹنے کے واسطے دن رات اُس پر کلھاڑا چلاتا ہے نہ معلوم کس وقت یہ درخت روپی بدن گر پڑے گا اس لیے آدمی کو دنیا کی محبت سے الگ رہ کر دن رات اپنی موت کو یاد رکھنا اور میرے چرنوں کا دھیان کرنا اُچت ہے جس میں اُس کی مکتُ ہو۔ اب دوسرا گیان سُنو۔ کہ ایک درخت پر دو پنچھی جھونجھ لگا کر رہتے تھے جب اُس درخت کو بار کاٹنے لگا تب ایک پنچھی نے کہا کہ یہاں سے اڑ چلو دوسرا پنچھی بولا کہ بیٹھے۔ ہو جس طرح اُڑ جانے والا پنچھی جیتا بچکر بیٹھے رہنے سے دُکھ پاتا ہے اُسی طرح آدمی سنساری مایا چھوڑ دینے سے مکتُ اور اُس کے ساتھ لپٹے رہنے سے آواگون سے نہیں چھوٹتا۔ تیسرا گیان یہ ہے کہ آدمی کا تن ناؤ روپی جان کر گرو کو ملاح کے برابر سمجھنا چاہیے وہ ناؤ سمند میں پڑی ہو کر ہوا روپی میرے چرنوں کا دھیان اس کو کنارے پہونچانے والا ہے جو کوئی ناؤ روپی آدمی کا تن پا کر بھو ساگر پار اُترنے کی تدبیر نہیں کرتا اس کو بڑا مورکھ اور آتم گھاتی جاننا چاہیے جب تک آدمی گیان کی راہ سے اپنے من کو کمارگ چلنے سے نہیں روکتا تب تک اُس کو بہت طرح کے دُکھ ملتے ہیں اس لیے من چنچل دُکرم کرنے سے دھیرے دھیرے روکے تو کچھ دن ایسا سادھن کرنے سے چت اُس کا برکت ہو جاتا ہے جب من آدمی کا برکت ہو کر میری طرف لگ جاتا ہے تب پھر وہ سنساری مایا میں نہیں پھنستا اور ہر روز اُس کو میری بھکت زیادہ ہوتی جاتی ہے جو کوئی اپنے برن اور آشرم کا دھرم اور میرے چرنوں میں پریت رکھ کر من میں اس بات کا بشواس رکھتا ہے کہ ہر چرنوں کا دھیان دھرنے کے پرتاپ سے سنساری مایا چھوٹ جائے گی وہ آدمی ضرور مکتُ پاتا ہے۔ اے اودھو ساگر پار اُترنے کے واسطے بھگت کے برابر دوسری تدبیر اُتم نہیں ہے اور میرے بھگت مکتُ کی بھی نہیں رکھتے اور چاروں طرح مکت مجھ سے نہ لے کر بھگت کو اُس سے اچھا جانتے ہیں جس پر میں کرپا کروں اُسی کو بھگت ملتی ہے اور برھما دک دیوتا اُس کے درشن کی چاہنا رکھتے ہیں۔

ادھیائے اکیسواں۔ بھگت پیدا ہونے کا گیان کہنا شیام سندر کا اودھو سے

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جو آدمی یہ سمارگ بھگت اور گیان کا جو ہم نے تم سے

کہا ہے چھوڑ کر دوسری طرف من اپنا لگاتے ہیں وہ گرم کرنے سے چوراسی لاکھ جون اور نرک
میں بہت دُکھ پا کر آواگون سے نہیں چھوٹتے جو لوگ آدمی کا تن پا کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن نہیں
کرتے اُن کو بڑا مورکھ اور ابھاگی سمجھنا چاہیئے اور جو آدمی آٹھوں پہر اپنا مرنا یاد رکھ کر شاستر کے
موافق اپنے برن کا دھرم رکھتے ہیں سنسار میں اُنھیں کا جنم لینا سپھل ہے اور اپنا دھرم چھوڑ دینے
کے برابر دوسرا پاپ ادھک نہیں ہے جیسا دھرم چاروں برن اور چاروں آشرم کے واسطے بید
میں لکھا ہے ویسا کرم کر کے اپنے آچار اور چلن سے رہے تو ہر روز گیان اور دھرم بڑھ کر اس کو
میرے ملنے کی راہ دکھائی دیتی ہے اور نیم اور آچار دھنی اور کنگال دونوں سے بنھ سکتا ہے
مقدور والا مل اور موتر کر کے دوسری دھوتی پہن لے اور کنگال آدمی جس کے پاس دوسرا کپڑا
نہ ہو وہ گیلی دھوتی پہن کر اپنا نیم رکھے اور سوکھا اناج ہوا لگنے سے پوتر رہتا ہے چانڈال کے
چھونے سے بھی اشدھ نہیں ہوتا اور سوتی کپڑا دھونے سے پوتر ہو کر ریشمی کپڑے کو جبتک
پہن کر شاپھر سنے نہ جائے اور بھوجن کرتے وقت اور سوتک میں نہ پہنے تب تک وہ شدھ رہتا
ہے اُس کو دھونے کی ضرورت نہیں اور تانبے اور پیتل کا برتن کھٹائی اور راکھ کے مانجنے اور
چاندی دھونے اور سونا ہوا لگنے سے پوتر ہوتا ہے جو کسی برتن یا کپڑے میں مل اور موتر لگ
جائے تو جبتک اُس کی درگندھ اور رنگ نہ چھوٹے تب تک وہ پوتر نہیں ہوتا اور بدن آدمی کا
ہر روز اسنان اور سندھیا اور ترپن اور ہوم کرنے سے شُدھ رہتا ہے اور گیانی آدمی کو سب چیز
ٹھاکر جی کو بھوگ لگا کر بھوجن کرنا چاہیئے بغیر بھوگ لگائے کوئی چیز کھانا اپنے ماس کے
برابر ہوتا ہے اور آدمی کو بھوجن بناتے وقت اپنا نام لینا اُچت نہ ہو کر یہ بات کہنا چاہیئے
کہ ٹھاکر جی کے بھوگ لگانے کے واسطے رسوئی تیار کرو اس طرح کا ابھیاس رکھنے سے سب
پاپوں کی جڑ اہنکار چھوٹ جاتا ہے اور اگیان بالک کو نیم اور آچار رکھنا اُچت نہ ہو کر پانچ برس
کی عمر تک کچھ پاپ اور پنیہ کسی بات کا اُس کو نہیں لگتا اور چھٹویں برس سے کر بارہ برس کی
عمر تک کچھ ہتیا ہو جائے تو اُس کا پرائشچت ماتا اور پتا کو کرنا چاہیئے اُس کے بعد جو کچھ پاپ کرے
تو اُس کا پرائشچت آپ کرنا چاہیئے اور بپت پڑنے سے کوئی ادھرم کر کے بھی اپنا پیٹ پالے
تو دوش نہیں لگتا اور سامرتھ رکھ کر دھرم چھوڑ دینے میں پاپ ہوتا ہے جس طرح سب دھرموں
کا بچار رکھنا براہمن اور چھتری اور بیش اُتّم برن کو اُچت ہو کر نیچ ذات کے واسطے کچھ آچار اور
بچار نہیں رہتا اُسی طرح کوٹھے پر سونے والے آدمی کو نیچے گرنے کا ڈر ہو کر زمین پر سونے
والا گرنے سے نہیں ڈرتا اس لیے جہاں تک ہو سکے اپنے کو ادھرم کرنے سے بچائے
جتنا پاپ کم کرے گا اُتنا اس کے واسطے ہر روز اچھا ہوگا جو لوگ سندر استری دیکھنے

عطر وغیرہ سونگھنے اور اچھا بھوجن کھانے اور کومل سیجا پر سونے سے خوش ہو کر سب طرح کا سکھ چاہتے ہیں اُن کو سوائے دُکھ کے کچھ سُکھ نہیں ملتا اور سنساری چاہنا جو سب دُکھوں کی جڑ ہے چھوڑ دینے والے بہت خوش رہتے ہیں جس طرح سنسار میں چاہنا سب کو دُکھ دیتی ہے اُسی طرح سورگ میں بھی تین چیزیں دُکھ دینے والی ہیں ایک تو یہ کہ دوسروں کو اپنے سے اونچے سنگھاسن پر بیٹھے دیکھ کر ڈاہ پیدا ہوتا ہے دوسرے اپنے برابر بیٹھنے والے سے جھگڑا ہوتا ہے تیسرے نیچے بیٹھنے والوں کو ابھمان کی راہ سے چھوٹا سمجھنا۔ اس لیے سورگ کی بھی اِچھا رکھنا نہ چاہیئے جو آدمی سنساری سُکھ اور سورگ کی چاہ نہ رکھ کر ہر چرنوں میں دھیان لگائے رہتے ہیں وہ مہاپرلے تک میرے بیکنٹھ استھان میں سُکھ بھوگ کر دوسرا جنم نہیں پاتے اے اودھو جو لوگ مجھ کو پرمیشور جان کر ایک مرتبہ بھی سچے من سے میرا اسمرن اور دھیان کرتے ہیں اُن کو میں نہیں بھولتا اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ شاستر کے موافق اپنا دھرم رکھ کر میرے چرنوں میں پریت لگائے رہے۔

ادھیائے بائیسواں [۲۲]

شری کرشن جی کا تتوں کا حال بیان کرنا

اودھو نے اتنی کتھا سُن کر بنے کیا کہ اے بیکنٹھ ناتھ میں نے چوبیس [۲۴] تتوں کا حال سنا لیکن بعضے رکھیشور تین اور کوئی چھ اور بعضے نو اور کوئی گیارہ تتو کہتے ہیں اُس کا بھید برنن کیجیے جس میں میرا سندیہ چھوٹ جائے شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو سنساری مایا سے جوگی اور رکھیشور کوئی نہیں بچکر جو بات کہتے ہیں وہ سچ مانو میری مایا بیاپنے سے جوگی اور رکھیشور کو بھی بہت راہ دکھلائی دے کر جب تک وہ میرے بھید کو نہیں پہونچتے تب تک من اُن کا ایک بات پر استھر نہیں رہتا جس نے گیان کی راہ سے مجھ کو پہچانا اس کے من سے سب بھید چھوٹ جاتے ہیں جب تک میری مایا کے تین گُن ستوگن اور رجوگن اور تموگن برابر رہتے ہیں تب تک سنسار کی رچنا نہیں ہوتی ان تینوں کے گھٹنے اور بڑھنے سے اور جگت کی اُتپت ہوتی ہے اور نو تتو جو تم نے سُنے تھے اُن کے نام یہ ہیں پُرش[۱] ۔ مہت تتو[۲] اہنکار[۳] آکاش[۴] باو[۵] اگن[۶] جل[۷] پرتھوی[۸] مایا[۹] اور گیارہ تتو جو سُنے ہیں اُن کو کھال آنکھ ناک کان زبان پانچ گیان اندری اور پاؤں اور ہاتھ اور لنگ اور گدا اور باک پانچ کرم اندری اور گیارھواں من سمجھنا چاہیئے بدن کی کھال سے ٹھنڈا اور گرم اور سخت اور نرم معلوم کرنا اور آنکھوں سے دیکھنا اور ناک سے سونگھنا اور کان سے سُننا اور زبان سے کھٹے میٹھے کا مزہ پانا اور ہاتھ سے شُبھ اشُبھ کرم کرنا اور پاؤں سے چلنا اور لنگ سے استری کا سکھ بھوگنا

ورگدا سے مل کا نکالنا اور باک سے بولنا اور من کی اچھا سے سب کام ہوتے ہیں - اے اودھو
سب اندریوں اور اہنکار اور مہت تتو سے سنسار پیدا ہوتا ہے - اور چھ تتو جو کہتے ہیں اُن میں پرتھوی
جل اگن بایو آکاش پانچ بھوت آتما اور چھٹھواں پرماتما پُرش کو جانو جب تک آدمی میری
مایا میں پھنسا ہے تب تک اُس کو لاکھوں طرح کے بھرم لگے رہتے ہیں اور جب اُس نے میری مایا
سے الگ ہو کر مجھ کو اپنا مالک جان لیا تب تک پھر من اُس کا دوسری طرف نہیں لگتا وہ سب
جیووں میں میرا پرکاش برابر دیکھتا ہے یہ سب بکھیڑا اہن کا ہو کر آدمی سنساری مایا میں پھنسنے سے
مجھ کو نہیں پہچانتا اور اپنے من کو میری طرف لگانے سے بھو ساگر پار اُتر جاتا ہے اے اودھو آدمی
مرتے وقت جس طرف من اپنا لگاتا ہے مرنے کے پیچھے وہی تن اس کو ملتا ہے اور ہر چرنوں کا
دھیان کرنے سے انتہ کرن شدھ ہو کر بیکنٹھ میں پہونچتا ہے جو لوگ اپنا بدن موٹا کرنے کے واسطے
جیووں کو مار کر کھاتے ہیں اُن کو ضرور نرک باس ہو کر چوراسی لاکھ جون بھوگنا پڑتا ہے دیکھو
سوتے وقت بدن ایک جگہ پڑا رہ کر من کئی جگہ گھومنے سے بہت طرح کا سپنا دیکھتا ہے اور
جاگنے میں بھی من ہزاروں کوس دوڑ جاتا ہے اس لیے من کو بدن سے الگ سمجھنا چاہیئے جس نے
مایا روپی برھمانڈ بنایا ہوا سمجھ کر من بس میں کر لیا اُس نے اندری آدک سب کو جیت لیا
اور اپنے من کے بس میں رہنے والے آدمی سنساری مایا میں لپٹ کر خراب ہوتے ہیں اور آتما
میں میرا پرکاش شدھ رہ کر کچھ نہیں کرتا لیکن اُس کو بھی مایا کے ساتھ پھنس کر سنسار پیدا کرنا
پڑتا ہے اور میں ستوگُن سے مل کر رکھیشور اور دیوتا اور رجوگن مل کر دیتیہ اور آدمی اور تموگن کے
ساتھ مل کر بھوت پریت اور پشُ آدک کو پیدا کرتا ہوں جس طرح مکڑی اپنے منھ سے جالا نکال کر
کھا لیتی ہے اُسی طرح میں بھی اپنی شکت سب جیووں میں رکھ کر مرنے کے پیچھے کھینچ لیتا ہوں
جیسے بہتی ہوئی ناؤ پر چڑھنے سے کنارے کے درخت چلتے ہوئے دکھلائی دیتے ہیں اور
گھومتے وقت پرتھوی اور آکاش گھومتا ہوا معلوم پڑتا ہے ویسے سب کرم شبھ اور اشبھ سنسار
کے میری مایا اور اِچھا سے ہو کر آدمی ایسا جانتے اور کہتے ہیں کہ یہ کام ہم نے کیا اس لیے گیانی
آدمی کو اپنا پرلوک بنانے کے واسطے کام اور کرودھ اور من آدک کو اپنے بس رکھ کر کسی کے گالی دینے
سے بُرا ماننا نہ چاہیئے -

ادھیائے تیئسواں ۲۳

برنن کرنا شری کرشن جی کا اِتہاس ایک براہمن کا اودھو سے

اودھو نے یہ سب گیان سُن کر شری کرشن جی سے کہا کہ اے مہاپربھو یہ بات بہت کٹھن ہے

کہ گالی اور کٹھور بچن سن کر چھما کرے شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو تم سچ کہتے ہو تیر اور تلوار
کا گھاؤ مرہم لگانے سے اچھا ہو جاتا ہے لیکن کٹھور بات کہنے سے جو گھاؤ کلیجے میں پڑ جاتا ہے
وہ کسی طرح نہیں مٹتا لیکن یہ سب بات من کے کارن سے ہوتی ہے جس نے اپنے من اور اہنکار کو
بس میں کر لیا اُس کو ان باتوں کا دُکھ نہیں ہوتا وہ سب جیوُوں میں پرمیشور کا چمتکار برابر دیکھ کر سب
باتوں کا پرمیشور کی اِچھا پر سمجھتا ہے اور جو لوگ اپنی اِندری اور من کے بس ہو رہے ہیں اُن کو
دربچن کہنے سے کرودھ پیدا ہوتا ہے اس بات پر ایک اتہاس کہتے ہیں من لگا کر سنو اجین شہر
میں ایک براہمن بڑا دھن والا بیاپار کرنے والا رہتا تھا وہ ایسا سوم اور لوبھی اور کامی اور کرودھی
تھا کہ اُس نے کبھی اپنے ذات بھائی اور سادھو اور براہمن آدک کو اپنے منہ سے بھوجن کرنے
کے واسطے نہیں کہا اور ایک کوڑی کے واسطے دوست کا بھی دشمن ہو جاتا تھا اور اپنے کھانے
اور پہرنے میں بھی سوم پن رکھتا تھا اس سے اُس نے بہت روپیہ جمع کیا لیکن سوم ہونے سے
سب پروار والے اور استری اور پتر بھی اُس سے دُشمنی رکھتے تھے سنساری آدمی کے پاس
روپیہ ہونے سے آتما اور پروار اور دیوتا اور پتر اور اتتھ کو سُکھ ملتا ہے یہ پانچوں اُس براہمن
کے دشمن تھے جب وہ بوڑھا ہو گیا اور بیاپار کرنے کی سامرتھ اُس میں نہ رہی تب اُنھیں پانچوں
کے شاپ سے آگ لگنے اور چور کے چرائے جانے اور راجہ کے لوٹنے اور قرضداروں کے ہضم کر لینے
سے سب مال اُس کا جاتا رہا اور جو دولت زمین میں گاڑی تھی وہ بھی مل گئی جب وہ براہمن سب
دھن اپنا کھو کر بنا بھوجن کے دُکھی ہوا اور ذات بھائی والے لوگ اُس کو بے آدر کرنے لگے
تب ایک دن بیٹھے بیٹھے اُس نے اپنے من میں بچار کیا کہ دیکھو میں نے اتنا روپیہ اکٹھا کر کے
کوئی دھرم اور کرم پرلوک بنانے کے واسطے نہیں کیا اور نہ خرچ کر کے سنساری سُکھ اُٹھایا سوم
کا مال اسی طرح اکارتھ جاتا ہے اور ترشنا رکھنے سے سب گُن آدمی کا ناس ہو کر جس نہیں رہتا
جس طرح خوبصورت آدمی کے مُنہ پر کوڑھ کا داغ ہونے سے سب خوبصورتی اُس کی خراب
ہو جاتی ہے اسی طرح لوبھی آدمی تیج سے رہت ہو کر کوئی اُس کو اچھا نہیں کہتا دیکھو جس دھن
کو لوگ اچھا جانتے ہیں وہ ایسا بُرا ہوتا ہے کہ پہلے بیاپار کرتے وقت اپنے اور بیگانے کے
ساتھ دشمنی کرنے اور جھوٹھ بولنے سے ملتا ہے اور رات اور دن اُس کی رچھّا کرنے میں چور
اور ڈاکو اور راجہ اور ذات بھائی کا ڈر لگا رہنے سے اچھی طرح نیند نہیں آتی جس میں کوئی لے نہ
جاوے اور روپیہ ملنے سے بیٹا گمن یعنی تماش بینی اور جُوا اور جیو ہنسا اور ذات بھائیوں سے
اُلجھان پیدا ہو کر بہت طرح کے پاپ کرنے میں آتے ہیں جس کارن دُنیا میں بدنامی اُٹھا کر مرنے
کے پیچھے نرک بھوگنا پڑتا ہے پرمیشور نے بہت اچھا کیا جو میرا سب دھن جاتا رہا جس دولت میں

استنے اوگن بھرے ہیں اُس کو پاکر اچھے کام میں خرچ کر ڈالنا چاہیئے روپیہ اکٹھا کرنے سے سوائے دُکھ کے سُکھ نہیں ملتا ہے چار دن کی زندگی میں مایا روپی درب اور استری کے واسطے بہت آدمیوں سے دُشمنی کرنا نہ چاہیئے جو لوگ بھرت کھنڈ میں آدمی کا تن پاکر درب اور استری اور پُتروں کی پریت میں پھنسکر خراب ہوتے ہیں اُن کا سنسار میں جنم لینا بیکار ہے اور اُن کو بڑا مورکھ سمجھنا چاہیئے دیوتا لوگ یہ اِچھا رکھتے ہیں کہ بھرت کھنڈ میں ہمارا جنم آدمی کے تن میں ہوتا تو اُس بدن سے جیتنی بڑی پدوی کو چاہتے پہونچ جاتے اور اب بڑھاپا آنے اور اندریوں کی طاقت گھٹ جانے سے میں کچھ شُبھ کرم نہیں کر سکتا اِس لیے اب جتنے دن میرے جینے میں باقی ہیں اُتنے دن اپنی آتما کو کچھ دُکھ دے کر پرمیشور کے اسمرن اور دھیان میں خوش رہوں ایسا بچارتے ہی اُس نے برکت ہو کر سنیاس لے لیا اور ایک جگہ بیٹھ کر پرمیشور کا بھجن اور اسمرن کرنے لگا جب وہ براہمن شہر میں بھیکھ مانگنے جاتا تھا تب شہر کے لوگ اُس کو پہچان کر پچھلی بات یاد کر کے بہت دُکھ دیتے تھے کوئی گالی دے کر اُس پر تھوک دیتا تھا اور کوئی دنڈ کمنڈل چھین کر اُس کو رسّی سے باندھ کر کہتا تھا کہ یہ بڑا سوم اور کپٹی ہو کر اب بگلا بھگت بنا ہے اے اودھو اُسی طرح وہ براہمن بہت دُکھ پانے پر بھی کسی سے کچھ بُرا نہ مان کر اپنے من میں سمجھتا تھا کہ مجھے کوئی دیوتا اور آدمی اور نوگرہ اور جاڑا اور گرمی اور برسات کچھ دُکھ نہیں دیتے سب دُکھ اپنی قسمت اور اپنے من سے ہوتا ہے جیسے سنساری آدمی اپنا من چلایمان ہونے سے اچھا اور بُرا کرم کرتے ہیں ویسا دُکھ اور سُکھ اُن کو بھوگنا پڑتا ہے جس نے اپنا من بس میں کر لیا اُس کو کوئی دُکھ نہیں ہوتا اور جگیہ اور تپ آدک کرنے کا کام نہیں رہتا لیکن یہ من چنچل زبردست دشمن جلدی بس میں نہیں آتا من کے کارن ہمیشہ سے دوست اور دشمن ہوتے آئے ہیں اور من کے روک لینے سے کوئی دوستی اور دشمنی نہیں رکھتا من کا بچارا ہوا ست ہوتا ہے اور بدن کا کیا کچھ نہیں ہو سکتا کس واسطے کہ آدمی اپنی استری کو بدن سے لپٹاتا ہے اور اپنی بیٹی کو بھی گلے لگاتا ہے لیکن من کے کارن استری کو لپٹاتے وقت کا دیکھتا ہے اور اپنی بیٹی کے گلے لگاتے وقت کا نہیں جاگتا جس نے اپنا من بس میں نہیں کیا اُس کا دھرم اور کرم کرنا برتھا ہے اس لیے من کو سنساری مایا سے روک کر ہر چرنوں میں لگانا اُچت ہے ۔

دوہا

من کے ہارے ہار ہے من کے جیتے جیت		پر برھم کو پائیے من ہی کی پرتیت

اے اودھو وہ براہمن اپنے من کو روک کر ایسا گیانی ہو گیا کہ دوست اور دشمن کو برابر سمجھ کر کسی کے گالی دینے اور مار پیٹ کرنے سے کرودھ نہیں کرتا تھا اسی طرح کا گیان من میں رکھ کر مرنے کے پیچھے مکت پدوی پر پہونچا۔ اس ادھیائے کو سچے من سے کہنے اور سُننے والے اپنے من اور کا

اور گرو دھ آدک کے بس نہ ہو کر بھو ساگر پار اُتر جاویں گے۔

ادھیائے چوبیسواں ۲۴

کہنا شری کرشن جی کا حال آدپُرش اور مایا کا

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو آتما پُرش اور مایا کا حال الگ کر کے کہتا ہوں سُنو۔ جہاں آتما پُرش نرنکار روپ ہے وہاں بانی اور من ہوپنچنے کی سامرتھ نہیں رکھتے جب اُس پُرش کو سنسار پیدا کرنے کی اچھا ہوتی ہے تب وہ پہلے اپنی مایا کو جس کو پرکرت بھی کہتے ہیں پیدا کرتے ہیں اُسی مایا سے ساتوک اور راجس اور تامس تین گُن پرگٹ ہوتے ہیں جبتک تینوں گُن برابر رہتے ہیں تب تک کوئی جیو پیدا نہیں ہوتا اور ان کے گھٹنے اور بڑھنے سے سنسار کی رچنا ہوتی ہے اور میرا پرکاش مایا میں ملا رہنے سے مہت تتو پرکٹ ہو کر اُس سے اہنکار پیدا ہوتا ہے اور اہنکار سے بیکارک اور تامس اور تیجس پرکٹ ہوتے ہیں بیکارک سے پنچ بھوت اور تامس سے گیارہ اندری اور تیجس سے گیارہ دیوتا اندریوں کے مالک پیدا ہو کر جب تک یہ سب الگ رہتے ہیں تب تک برھمانڈ پُرش پرکٹ نہیں ہوتا جبکہ میری شکت سے یہ سب چیزیں اکٹھا ہو جاتی ہیں تب برھمانڈ پُرش پیدا ہو کر بہت مدت تک پانی میں شیش ناگ پر شین کرتے ہیں اور وہ برھمانڈ روپ میرا ہو کر اُس روپ کی نابھ سے ایک پھول کمل کا نکلتا ہے اُس کی ڈار سے برھما پیدا ہو کر تپ کر کے رجوگُن سے سب جیو پیدا کر کے تینوں لوک کی رچنا کرتے ہیں دیوتا لوگ سورگ لوک میں اور دیتیہ اور دانو آدک پاتال لوک میں اور منشیہ آدک مرت لوک میں رہ کر اپنے کرم کے موافق سورگ اور نرک کا دُکھ سُکھ بھوگتے ہیں اور برھما کے ایک دن میں چودہ اندر بدل جاتے ہیں جب برھما دن کے آخر ہو جانے پر شام کے وقت سو جاتے ہیں تب کوئی لوک نہیں رہتا جب برھما صبح کے وقت اُٹھ کر رچنا کرتے ہیں تب پھر سب لوک اور سنسار پرکٹ ہو جاتا ہے اور برھما کے مرنے کے پیچھے سوائے پانی کے اور کچھ نہیں رہتا پرتھوی پانی میں اور پانی اگن میں اور اگن بایو میں اور بایو آکاش میں اور آکاش اہنکار میں اور اہنکار مہت تتو میں اور مہت تتو مایا میں ملکر وہ سب میرے نرنکار روپ میں ملجاتے ہیں۔

ادھیائے پچیسواں ۲۵

رجوگن اور ستوگن اور تموگُن کا لچھن برنن کرنا شری کرشن جی کا اودھو سے

شری کرشن جی نے کہا کہ اے اودھو اب ہم ستوگن اور رجوگُن اور تموگن کا لچھن کہتے ہیں سُنو

کہ جو آدمی من میں وِیار کھ کر اپنی اندریوں کے بس میں نہ ہووے اور اچھا اور بُرا کرم کرنے کا بچار کیا
کرے اور کسی کے گالی دینے سے بُرا نہ مانکر پرمیشور کا اسمرن اور دھیان کرتا رہے اور سچ بول کر
سبھاؤ میں دھیرج رکھے اور سب باتوں کو یاد اور من میں سنتوکھ رکھ کر کسی چیز کی چاہنا نہ کرے اور
ٹھاکر پوجا اور سیوا میں من لگائے رہے یہ لچھن ستوگن کے ہیں۔ اور جو کوئی سندر استری اور اچھا گہنا
اور کپڑا اور مکان اور باغ وغیرہ سنساری سُکھ کی چاہنا رکھ کر ابھمان سے کسی کا کہنا نہ مانے اور جو اچھا کرم
کرے اُس میں اپنا نام چاہے اور ہمیشہ طاقت اور دولت بڑھانے کی تدبیر کرتا رہے اُس کو رجوگن
سمجھنا چاہیئے اور جو آدمی کرودھ اور لوبھ بہت رکھے اور جھوٹھ بولا کرے اور جیوہنسا کرے اور نکرم
کرنے اور مانگنے میں بے شرم ہو کر لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرتا رہے اور آٹھوں پہر آلس میں بھرا رہ کر
بہت سووے یہ لچھن تموگن کے ہیں اور سب چیز کو اپنی سمجھنا اور میرا تیرا بچارنا اور اپنے کو جاننا یہ بات
تینوں گن سے ہوتی ہے لیکن میرا بھجن اور دھیان کرنے والے کو ستوگن کے پرتاپ سے کچھ چاہنا
نہیں رہتی اور تینوں گن آٹھوں پہر برابر نہ رہ کر گھٹا بڑھا کرتے ہیں۔ ستوگن بہت ہونے سے من میں
خوشی اور اگیان پیدا ہوتا ہے اور رجوگن بڑھنے سے سنساری سُکھ کی چاہنا ہوتی ہے اور تموگن بہت
ہونے سے چنتا اور کرودھ اور نیند اور آلس بڑھ کر جیوہنسا اور ادھرم کرنے کو من چاہتا ہے جاگنا ستوگن
اور سونا اور سپنا دیکھنا رجوگن اور اُداس ہو کر چنتا میں بیٹھے رہنا تموگن کے لچھن ہیں تھوڑا کھانا
ساتوکی اور اچھا پدارتھ بھوجن کرنے کے واسطے ڈھونڈھنا راجسی اور بھوکھ سے بہت کھانا جس میں
اجیرن ہو جائے تامسی جاننا چاہیئے اور آتما تینوں گنوں سے ملا اور سب سے الگ رہتا ہے اور
ستوگن سوبھاؤ والے سورگ کا سُکھ بھوگتے ہیں اور رجوگنی آدمی اپنے کرم کے موافق دُکھ اور سُکھ
بھوگ کر جنم اور مرن سے نہیں چھوٹتے اور تموگنی لوگ پشُ آدک چوراسی لاکھ جون میں پیدا ہو کر اپنے
کرم کے موافق نرک میں دُکھ پاتے ہیں اور سنسار سے برکت ہونے اور میرے چرنوں کا دھیان
اور بھگت کرنے والے ہمارے پاس بیکنٹھ میں پہونچتے ہیں اور گرہستی چھوڑ کر بن میں رہنا ستوگن
اور شہر اور گرہستی میں رہ کر سنساری سُکھ کی چاہ رکھنا اور مدرا پینا اور جوا کھیلنا اور پرائی استری گمن کرنا اور
بُری سنگت میں بیٹھنا تموگن اور دیواستھان پوجکر تیرتھ جاترا میں رہنا نرگن کے لچھن ہیں اور گیان
چرچا رکھنا ساتوکی اور شرادھ آدک سنساری کرم کرنا راجسی اور جیوہنسا اور پاپ آدک کرنا تامسی
اور میری پوجا اور جپ میں لگے رہنا نرگن دھرم سمجھنا چاہیئے اے اودھو اسی طرح سب باتوں
میں ستوگن اور رجوگن اور تموگن کے لچھن ہو کر کوئی جیو ان تینوں گنوں سے باہر نہیں ہے
ان تینوں سے الگ ہو کر میری پوجا اور نرگن بھگت کرنے والے میرے پاس پہونچتے ہیں۔

ادھیائے چھبیسواں

کہنا شری کرشن جی کا وہ گیان اودھو سے جو راجہ پرورا کو گندھرب لوک میں ہوا تھا

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جس کو میرے ملنے کی چاہ ہو وہ آدمی کبھی کمپٹ اور لوبھی اور
جواری اور سنساری پریت رکھنے والے اور اپنا بدن پالنے والے اور ادھرمیوں کی سنگت اور پریت
نہ رکھے ایسے لوگوں کی سنگت کرنے سے بھی نرک بھوگنا پڑتا ہے ایسے سادھو اور مہاتماؤں کا سنگ
کرنا چاہیئے جس سے ہر چرنوں میں پریت پیدا ہو جس طرح راجہ پُرورا اُربسی اپسرا کی پریت میں
پھنسکر خراب ہوا تھا اُسی طرح سنساری لوگ استری اور لمپٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا پرلوک بگاڑ دیتے
ہیں اے اودھو اُن لوگوں کی سنگت کبھی مت کرنا اتنی کتھا سُن کر اودھو نے پوچھا کہ اے تربھون پت
راجہ پُرورا کا حال کس طرح پر ہے یہ بچن سُن کر مُرلی منوہر نے کہا کہ اے اودھو جس طرح راجہ پُرورا نام
استری سے پیدا ہو کر اُربسی اپسرا کے واسطے گندھرب لوک میں جا بسا تھا وہ سب کتھا نویں اسکندھ
میں لکھی ہے اب اُس کے گیان ملنے کا حال سُنو کہ جب راجہ پُرورا نے گندھرب لوک میں رہ کر
ہزاروں برس اُربسی کے ساتھ بھوگ اور بلاس کیا اور من اُس کا نہیں بھرا تب میری اِچھا سے
ایک دن اُس نے گیان کی راہ سے اپنے من میں بچار کیا کہ اتنے دن کامدیو کے بس ہو کر میں نے
سنساری سُکھ اُٹھایا لیکن میری اندریوں کی اِچھا پوری نہ ہوئی جس طرح آگ میں گھی ڈالنے
سے آگ کی لپٹ بڑھتی جاتی ہے اسی طرح اندریوں کو جتنا بہت سُکھ دیو اتنی چاہنا بڑھ کر کبھی
سنتوکھ نہیں ہوتا دیکھو میں بدھ کا بیٹا ایسا گیانی اور پرتاپی راجہ ہو کر اُربسی کے جاتے وقت اُس کے
پیچھے اس طرح ننگا اُٹھ دوڑا جس طرح گدھا کام کے بس ہو کر گدھی کو کھدیرے جاتا ہے اُس نے
مجھ کو ایسا بس میں کر لیا کہ جیسے نٹ لوگ بندر کو اپنے بس کر لیتے ہیں اور میں اُس کے بھوگ اور
بلاس میں لپٹ کر ایسا اندھا ہو گیا کہ مجھ کو کسی چھوٹے بڑے کی شرم نہ رہ کر دن رات گذرنے کی
بھی کچھ خبر نہ رہی اور ساتوں دیپ کے ہزاروں راجہ جو میرے آدھین تھے اُس میرے
اگیان پر ہنسنے لگے سچ ہے کامی پُرش استری کے بس ہو جاتے ہیں اُن کو اپنا بھلا اور بُرا دکھلائی
نہ دے کر اُن کا تیج اور بل اور گیان اور دھرم کچھ نہیں رہتا دیکھو ماس کی پتلی پر جس میں مل اور
موتر اور لہو آدک بھرا رہ کر سب دروازوں سے اُشدھ بست نکلتی ہے میں ایسا دیوانہ ہو گیا کہ
جہاں اندر آدک دیوتا میرے ساتھ لڑنے کی سامرتھ نہیں رکھتے تھے وہاں ایک استری نے
پیت کر میرا ابھمان توڑ دیا اور میں اُس کی پریت میں پھنس کر ایسا اپنے کو بھول گیا کہ اُربسی

سکے سمجھانے پر بھی مجھ کو کچھ گیان نہ ہوا دیکھو جس بدن کو ماتا اور پتا اور استری بھوجن دینے والا مالک اور کال چکر موت اپنا سمجھتے ہیں وہ بدن مرنے کے پیچھے کچھ کام نہیں آتا اور پھر اُس کو کوئی ایک دن گھر میں نہیں رکھتا اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ پہلے سے سنساری مایا چھوڑ کر ہر چرنوں میں دھیان لگا کر مکُت پدوی پاوے اے اودھو استری میں من لگائے رہنے سے جگیہ اور تپ اور تیرتھ اور برت دان اور دھرم وغیرہ کا کرنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور بغیر ست سنگ کے گیان نہیں ملتا اور جو لوگ اپنے اگیان سے سنسار روپی سمدر میں غوطہ کھا رہے ہیں اُن کو بھوساگر پار اُترنے کے واسطے ست سنگ ناؤ روپی سمجھنا چاہیئے اگیانی اندھے کو ست سنگ آنکھ کے برابر ہے جس طرح ماتا پتا اپنے بیٹے کا بھلا چاہتے ہیں اُسی طرح سنساری آدمی کے بھلے کے واسطے ست سنگ ہوتا ہے جب ست سنگ کرنے سے آدمی کو گیان پراپت ہو کر اپنے بدن اور استری آدک کی پریت چھوٹ جاتی ہے تب وہ برکت ہو کر ہر چرنوں میں دھیان لگانے سے مکُت ہوتا ہے جبتک مایا روپی درب اور استری کی ترشنا نہیں چھوٹتی تب تک سپنے میں بھی گیان نہیں ملتا سنساری آدمی کو دُکھ سے چھُڑانے والی کیول میری بھگت اور میری شرن ہے اُس سے اُتم دوسری تدبیر نہیں ہے اس لیے دھن چاہنے والے کو دھرم کرنا اُچت ہے اور جو نرک جانے سے ڈرتا ہو وہ ست سنگ میں بیٹھے تو اُس کو گیان ہو کر مکُت ملے گی برکت پُرش اور سنت مہاتما کو میرا ہی روپ سمجھنا چاہیئے۔

ادھیائے ستائیسواں ۲۷

کتھا شری کرشن جی کا اودھو سے بدھ پوجا آدک کی

اودھو نے اتنی کتھا سُن کر بنے کیا کہ اے دنیا ناتھ برھم چاری اور بان پرستھ کا دھرم اور جوگ اور تپ آدک بہت کٹھن ہے اور بنا تمھاری پوجا کے بدن پوتر نہیں ہوتا اور برھما اور نارد اور برہسپت ا[illegible] بیاس جی نے بید اور شاستر میں بہت سی تدبیریں لکھی ہیں سو دیا کر کے اپنی پوجا کی بدھ جس کے کر[illegible] سے سنساری لوگ بھوساگر پار اُتر جاتے ہیں برنن کیجیے یہ سُن کر شری کرشن مہاراج بولے کہ ا[illegible] اودھو میری پوجا کا انت نہیں ہے لیکن میں تھوڑا سا حال اُس کا کہتا ہوں سُنو کہ ایک بدھ میری[illegible] کی بیدیں اور دوسری تنتر شاستر میں لکھی ہے آدمی کو چاہیئے کہ پرات سمے اُٹھ کر میرے اور گرو[illegible] چرنوں کا دھیان کرے پھر اُس کو دشا اور داتون اور اسنان اور سندھیا اور ترپن اور جب کرنے[illegible] سچیت ہو کر میرا نرگن روپ پوجنا چاہیئے اور میری آٹھ مورت اس طرح سے کہ ایک پتھر اور دو[illegible] کاٹھ اور تیسری سونا اور چوتھی چاندی اور پانچویں پیتل اور چھٹویں تانبا اور ساتویں زمین پ[illegible]

وغیرہ اور آٹھویں مٹی کا سروپ بنا کر پوجا اور دھیان کرے اور سوائے اس کے رتن اور کاغذ اور
دیوار شیشہ پر تصویر کھینچ کر جس طرح ہو سکے میری پوجا کرنا اُچت ہے اور دو طرح کی مورت میری
ہوتی ہے ایک چل مورت اور دوسری اچل مورت - ٹھاکر جی کی مورت جو سنگھاسن پر سے اُٹھا کر
اسنان کرا کے پھر سنگھاسن پر بیٹھال کے پوجتے ہیں اُس کو چل مورت سمجھنا چاہیئے اور جو مورت
ٹھاکر دوارے اور شوالے آدک مندروں میں استھاپن کر دیتے ہیں اور پھر وہ اُٹھ نہیں سکتی
اُس کو اچل مورت سمجھنا چاہیئے چل اور اچل دونوں مورت کو اسنان کرانے اور چندن لگانے
کے پیچھے گہنا اور کپڑا پہنا کر دھوپ دیپ پھول مالا اور تلسی دل اور نیبید سے پوجا کر کے عطر لگا کر
اور درپن دکھلانا چاہیئے اور تصویر کی مورت کو اسنان کرانا اُچت نہ ہو کر کپڑے سے پونچھ کر پوجن
کرنا اُچت ہے اور پرتھوی پر چبوترہ آدک بنا کر اُس میں پہلے میرا دھیان کر کے بدھ پوربک پوجنا
چاہیئے اور جو کوئی مانسی پوجا کیا چاہے وہ اپنے من میں میرے روپ کا دھیان کر کے جس طرح مورت
کو پوجتے ہیں اُسی طرح دھوپ دیپ نیبید آدک سے دھیان میں پوجا کرے اور میری پوجا کرتے
وقت دھیان سُدرشن چکر اور گدا اور پدم اور پانچ جنیہ سنکھ اور کھڑگ اور دھنکھ اور بان اور ہل اور
موسل میرے ہتھیار اور بیجنتی مالا اور نند اور سنند اور پُن اور شیل اور سیشل اور گرُڑ اور بشوک سین اور سنابھ
نوپار کھد اور درگا دیبی اور گنیش اور بید بیاس اور اندر آدک دیوتوں کا کرنا چاہیئے اور جتنی چیزیں
بھوجن کی اپنے کو بہت پیاری ہوں اُن کو بنوا کر ٹھاکر جی کا بھوگ لگاوے جو ہر روز سب طرح
کا بھوجن تیار نہ ہو سکے تو ان کوٹ وغیرہ پرب کے دن ضرور چھتیس بنجن ٹھاکر جی کے بھوگ کے
واسطے بنانا اُچت ہے اور جو آدمی ہر روز مٹی کی مورت بنا کر پوجا کرے اُس کو آواہن اور بسرجن کا
منتر ضرور پڑھنا چاہیئے اور ٹھاکر پوجنے والے کو آواہن اور بسرجن کا منتر پڑھنا نہ چاہیئے اور ہوم کرنے
والے کو اگن میں میرا دھیان لگانا اور جل اور سورج کو بھی میرا روپ سمجھنا اُچت ہے اور پوجا کرتے
وقت میرے چرنوں میں من لگائے رہے اور پوجا کر کے ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے ہاتھ جوڑ کر کہے
کہ اے مہاپربھو میں تمہاری شرن پڑتا ہوں مجھ کو اپنا داس جان کر اُدھار کیجیے اس طرح ہر روز پوجا کر کے
پرنامرت لے کر پرساد ٹھاکر جی کا بھوجن کرے اور بشن سہسترا نام کا پاٹھ کر کے میری کتھا اور لیلا سُننے اور
بھجن اور اسمرن کرنے میں دن رات لین رہے جس کو پرمیشور روپیہ دے وہ ٹھاکر مندر کے خرچ کے
واسطے گانوں اور جاگیر دے کر باغ لگاوے جس میں اچھی طرح ٹھاکر پوجا ہوا کرے اور بہت طرح
کے خوشبودار پھول اُن کو چڑھا کریں لیکن اُس باغ اور گانوں کے بیچنے یا ہوت یا کرایہ لینے کی
نیت نہ رکھے اے اودھو میں بھکت اور پریت کی راہ سے جتنا کیول پانی چڑھانے سے خوش ہوتا ہوں اتنا
کروڑوں روپیہ ہر مندر میں لگانے اور دان دینے سے خوش نہیں ہوتا جو آدمی سچے من سے ہر روز

اس طرح میری پوجا اور سیوا کرتا ہے اُس کے سامنے اٹھاروں سدھ بنی رہتی ہیں اور جتنا پھل پوجا کرنے اور دیو استھان بنا نیوالے کو ہوتا ہے اُتنا پُن اُن کو بھی سمجھنا چاہیئے جو لوگ پوجا کرنے اور دیو استھان بنانے کی صلاح دے کر اُس کام میں ساتھ دیتے ہیں اور جو لوگ اپنی یا دوسرے کی دان دی ہوئی پرتھوی براہمن سے یا دیو استھان آدک کا چڑھایا ہوا گانوں زبردستی چھین لیتے ہیں ایسی صلاح دینے والوں کو ساٹھ ہزار برس تک کیڑا ہو کر بشٹھا (یعنی غلیظ) میں رہنا پڑتا ہے ۔

ادھیائے اٹھائیسواں

کہنا شری کرشن جی کا گیان برکت ہونے کا اودھو سے

شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو گیانی کو کسی کی استت اور نند اکرنا اُچت نہ ہو کر سب جیووں میں پرمیشور کا چمتکار برابر سمجھنا چاہیئے دوسرے کی نندا کرنیوالے ضرور نرک بھوگتے ہیں اس لیے آدمی کو اُچت ہے کہ من اپنا ایک طرف لگائے رہ کر ٹھاکر کی پوجا کرتے وقت دوسری طرف دھیان نہ لگاوے اور بدن میں ایک آتما جو شُدھ ہے اُس کا دھیان آٹھوں پہر کرتا رہے اور یہ بات اپنے من میں بشواس کر کے جانے رہے کہ پرمیشور مایا کے گنوں کو ساتھ لے کر سب سنسار کو پیدا اور پالن اور ناش کرتے ہیں جب آدمی ایسا بچار کر ایک پرمیشور کو سچا اور سنساری بیوہار کو جھوٹھا سمجھتا ہے تب من اُس کا برکت ہو کر میری طرف لگ جاتا ہے اور جب آتما من اور اندریوں کے ساتھ ملجاتا ہے تب وہ سنساری پریت میں پھنس کر مایا جال سے نہیں چھوٹتا جس طرح آدمی سپنے میں بہت چیزیں دیکھ کر جاگنے پر اُن کو جھوٹھا سمجھتا ہے اُسی طرح سنساری بیوہار جھوٹھا ہو کر کیول پرمیشور کا نام سچا جاننا چاہیئے خوشی اور رنج اور سوچ اور ڈر غصہ اور لالچ اور غرور اور دوستی اور دشمنی اور جنم اور مرن یہ سب گن مایا کے ہو کر آتما اُس سے الگ رہتا ہے اور یہ سنسار نٹ اور بھان متی کے کھیل کے برابر جھوٹھا ہو کر نہ آدمیں تھانہ مدھیا پرے میں رہے گا اس لیے آدمی کو گیان روپی تلوار سے سنساری پریت اور من اندریوں کی ترشنا کاٹ ڈالنا چاہیئے جب آدمی نے سنساری مایا چھوڑ کر اپنے من اور اندریوں کو بس میں کر لیا تب اس کو گھر اور بن کا رہنا دونوں برابر ہیں جس طرح سونے کا بہت گہنا بنانے سے نام اُن کا الگ الگ ہوتا ہے اور وہ سب گہنا گلا ڈالو تو کیوں سونا کہلاتا ہے اسی طرح سنسار کے آد اور انت میں سوناروپی نارائن ہی رہتے ہیں اور اُن کی اچھا سے بہت جیو پیدا ہو کر الگ الگ نام اُن کا ہوتا ہے اور مہا پرلے ہونے میں سب جگت کا ناش ہو کر جیو آتما سب جڑ اور چیتن کا پرمیشور کے روپ [illegible] جاتا ہے جیسے سڑک میں سیپ کا ٹکڑا چاندی کی طرح چمکتا ہوا دیکھ کر کوئی لوبھی اُٹھائے اور اُٹھا[illegible]

سیپ سمجھ کر شرمندہ ہو جائے ویسے سنسار کی گت جھوٹھی سمجھنا چاہیئے جیسے اُڑتے ہوے بادل سے
آکاش کچھ ملاوٹ نہیں رکھتا اُسی طرح آتما چوراسی لاکھ جون میں بیاپک رہنے پر بھی سب سے الگ
رہتا ہے اس لیے آدمی کو چاہیئے کہ من اپنا مایا کے گنوں سے برکت رکھ کر ایسا دھیان ہر چرنوں میں
دے کہ سنساری چیز کی کچھ چاہنا اور پریت نہ رہے جس طرح علاج کرنے سے بدن میں روگ
نہیں رہتا اُسی طرح من اور اندریوں کو بس میں رکھنے سے سنساری ترشنا اور پریت چھوٹ جاتی ہے
جس نے من اور اندریوں کو اپنے بس نہیں کیا اُس کا تپ اور جپ کرنا بڑھا ہے جبکہ من آدمی کا
دھیان چرن پرمیشور کے لین ہو جاتا ہے تب اُس کو اپنے بدن اور سنسار کی پریت نہیں رہتی اس
آدمی چلتے پھرتے سوتے جاگتے کھاتے پیتے من اپنا آٹھوں پہر نارائن جی کی طرف لگائے رہے جس طرح
سورج نکلنے سے رات کا اندھیالا نہیں رہتا اُسی طرح میری بھگت رکھنے سے اگیان نہیں رہتا جو
تپ بھنگ ہو جانے سے جلدی گت نہیں ہوتی اور میرے بھگت سے جو اپرادھ بھی ہو جاتا ہے تو میں
دوسرے جنم میں اُس کا اُدھار کر دیتا ہوں اور آتما کے بدن میں رہتے سب اندریوں کو چلنے اور پھرنے
دینے کی سامرتھ رہتی ہے اور جتنے دیوتا اپنا پرکاش اندریوں میں رکھتے ہیں ان سب دیوتوں کو بھی آتما
سامرتھ دے کر آپ اُن سے الگ رہتا ہے اس واسطے گیانی اور جوگیوں کو چاہیے کہ آتما کی طرف
دھیان لگا کر سنساری مایا اور موہ میں نہ پھنسیں ایسے آدمی پر پچھلے جنم کے ادھرم کرنے سے کوئی
بھی پڑ جاتا ہے تو میں اُن کا دُکھ دُور کر دیتا ہوں یہ بات میری سچ مان کر ناش ہونے والے بدن
پریت رکھنا اور اندریوں کو سُکھ دینا اُچت نہیں ہے —

ادھیائے اُنیتسواں

من روکنے کا گیان کہنا شری کرشن جی کا اودھو سے

اودھو نے اتنی کتھا سن کر کہا کہ اے دنیا ناتھ آپ نے کہا کہ من کو روکنا چاہیئے سو موا
بھی زیادہ تیزی رکھنے والے من کو روکنا بہت کٹھن ہے کوئی ایسی تدبیر بتلائیے جس میں من روکا جا
ہر چرنوں میں پریت پیدا ہو سوائے آپ کے کوئی دوسرا اس کی تدبیر نہیں بتا سکتا اور آپ
نے سنساری جیووں کو ایسا بھلا رکھا ہے کہ بغیر آپ کی کرپا اور دیا کے کوئی اس مایا روپی جا
سے نہیں چھوٹ سکتا جہاں برہمادک دیوتوں کو آپ کا بھید جاننا کٹھن ہے وہاں سنساری آدمی ہر چرتر
کہاں سامرتھ رکھتا ہے یہ بات سن کر شیام سندر نے کہا کہ اے اودھو جو کوئی سنسار میں جنم
چرنوں کا دھیان اور اسمرن کرتا ہے تو اس کو دھیرے دھیرے سنساری پریت چھوڑ